میرے رہنما
تحریر :نور راجپوت

میرے راہنما تو ہے کہاں۔۔؟؟

میرے راہنما تو ہے کہاں۔۔؟؟

میری زندگی کا یہ سفر

تیرے بن جو ہے رواں دواں۔۔

یہ سفرِ صحرا سے کم نہیں ہے

میرے راہنما ذرا دیکھ تو۔۔

میرے سفرِ ذیست کا سلسلہ

تیرے انتظار سے ہے جڑا ہوا۔۔

میں کھڑی ہوں تنہا راہ پر

نہ ہمسفر ہے کوئی نہ راہبر۔۔

میرے راہنما تو ہے کہاں۔۔

میرے راہنما تو ہے کہاں۔۔؟؟؟

حرم نور

اس نے ڈائری بند کر کے بیڈ کے ساتھ سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور خود اسی جگہ اپنے بستر پر لیٹ گئی۔دسمبر کا مہینہ شروع ہو چکا تھا اور سردی کی شدت میں آہستہ آہستہ اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی اور پورا آسمان سیاہ بادلوں سے چھپ گیا تھا جس نے رات کو اور بھی زیادہ سیاہ بنا دیا تھا۔ بادلوں کے گرجنے کی آواز سے اس نے آنکھیں کھولیں۔

لگتا ہے آج موسم کچھ زیادہ ہی خراب ہونے والا ہے۔۔ پاس بیٹھی شزا نے کہا۔

اُسی وقت کمرے کا دروازہ کھلا اور حور عین اندر آئی اور دروازہ جلدی سے بند کر دیا۔ بارش شروع ہو گئی ہے حور عین نے کانپتے ہوئے کہا۔

اُف۔۔ بارش۔۔ حرم نے اکتا کر سوچا۔

دُعا کرو بارش صبح دس بجے تک ہوتی رہے تا کہ کالج سے ہماری چھٹی ہو جائے۔حور عین نے بستر میں لیٹتے ہوئے کہا

اللہ کرے ایسا ہی ہو۔۔ شزا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

بے فکر رہو تم لوگوں کی کالج وین بارش میں بھی آجائے گی۔ حرم نے جو کب سے انکی باتیں سن رہی تھی لیٹے لیٹے ہی جواب دیا۔

ہاں یہ تو سچ ہے ویسے کبھی تو خوش ہو لینے دیا کرو۔ شزا کا منہ بن گیا

مجھے صبح جلدی مت اٹھانا صبح بارش ہو رہی ہو گی مجھے مدرسے نہیں جانا۔۔ یہ جیا تھی جو بستر میں دبکی پڑی تھی۔

تمہیں بڑا پتا ہے کہ صبح تک بارش ہو رہی ہو گی یا نہیں؟ حورعین نے اسے ٹوکا

جی مجھے سب پتا ہے۔۔ جیا نے شرارت سے جواب دیا۔

چپ کر جاؤ تم دونوں چھٹی کرنے کا تو بہانہ چاہیئے تم لوگوں کو۔۔ حرم نے ان دونوں کو ڈانٹا۔ اسے سردیوں کی بارش وہ بھی رات کے وقت بلکل بھی پسند نہیں تھی۔ بارش برسنے کی آواز کمرے تک صاف سنائی دے رہی تھی

ایک تو یہ بارش اور لائٹ بھی چلی گئی اوپر سے۔۔ وہ بڑبڑا رہی تھی

یہ پاکستان ہے ڈئیر یہاں آسمان پر بادلوں کے چھانے سے پہلے ہی لائٹ کا انتقال ہو جاتا ہے میں تو لگی ہوں سونے۔۔ حورعین نے مسکراتے ہوئے کہا اور سونے کیلیئے لیٹ گئی

شزا جلدی سے ایمر جنسی لائٹ آن کرو اور اپنی کتابیں اٹھالو یہاں سے جو ٹاپک رہتا شزا جلدی سے ایمر جنسی لائٹ آن کرو اور اپنی کتابیں اٹھالو جو ٹاپک رہتا ہے وہ صبح کو کروادونگی تمھیں۔۔

حرم نے کمبل اوڑھتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔ شزا نے ہاں میں سر ہلایا۔۔

بارش تیز ہو چکی تھی وہ جلد از جلد سونا چاہتی تھی لیکن وہ دوبارہ اٹھی ڈائری نکالی اور اپنے لکھے گئے لفظوں کو دوبارہ پڑھا جس شدت سے اس نے وہ الفاظ لکھے تھے وہ آنسوں بن کر اسکی آنکھوں سے نکلنے کو بے تاب تھے اس نے جلدی سے ڈائری بند کی اور واپس اسے اسکی جگہ پر رکھ دیا۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ ایک بھی آنسو اسکی آنکھ سے باہر نکلے اور بے انمول ہو جائے۔۔

میرے راہنما کہاں ہو تم۔۔۔

وہ سونے کے لیے لیٹ گئی بارش میں بھیگی رات آہستہ آہستہ گزر رہی تھی۔۔

✸✸✸✸✸

#Rome

#The_capital_of_Italy

تیرے ساتھ چلے تو احساس ہوا

ہر ساتھ چلنے والا ہمسفر نہیں ہوتا۔۔۔

نے ایک دم رکتے ہوئے کہا [zee] رکو رکو رکو۔۔زی

کیا ہوا؟ ساتھ چلنے والے نے غصے سے پوچھا

وہ دیکھو۔۔زی نے آئسکریم بار کی طرف اشارہ کیا۔

واٹ ؟؟ تمھارا دماغ خراب ہے کیا اتنی ٹھنڈ میں آئسکریم کون کھاتا ہے۔۔وہ غصے سے بول رہا تھا

زی کھاتی ہے نا۔۔ویٹ فار ٹو منٹس میں ابھی آئی-زی نے بے فکری سے جواب دیا اور آئسکریم بار کی طرف بھاگی۔

اب اسکے پاس انتظار کرنے کے الاوہ اور کوئی راستہ نہیں تھا

آج تو روما میں بھی غضب کی سردی تھی اس نے اپنے کوٹ کے کالر سیدھے کھڑے کی ئے اور ہاتھوں کو ایک دوسرے سے رگڑتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھارات کے اندھیرے میں آسمان کچھ اور بھی سیاہ نظر آرہا تھا چاند اور تارے سیاہ بادلوں میں چھپ گئے تھے۔

میں آگ ئی۔۔زی نے ہانپتے ہوئے کہا وہ بھاگتی ہوئی واپس آئی تھی۔

اس نے غور سے زی کو دیکھا سیاہ جینز پر براؤن شرٹ پہنے اور جینز جو نئے فیشن کے مطابق گھٹنوں سے پھٹی ہوئی تھی۔۔۔ بھورے بال جو پونی ٹیل سے باہر نکلے ہوئے تھے اور ہوا چلنے کے باعث بار بار چہرے کو چھو رہے تھے ناک ٹھنڈ سے سرخ ہو گئی تھی نیلی نیلی آنکھوں سے پانی نکلنا شروع ہو گیا تھا اور وہ اتنی ہی لاپرواہی سے آئسکریم کھا رہی تھی وہ زی ہی کیا جو فکر کرلے۔ اسکے پاس کوٹ تو کیا سویٹر بھی نہیں تھا پہننے کے لیے۔ کتنی عجیب تھی وہ اور بہت خوبصورت بھی ویسٹرن بیوٹی۔۔

۔۔لوگ اسے دیکھنے کے لیے رکتے تھے پھر مڑتے تھے اور پھر پتھر کے ہو جاتے تھے۔۔

اب چلیں یا ادھر ہی کھڑے رہنے کا ارادہ ہے؟ زی نے ہاتھ ہلا کر پوچھا۔

ہاں چلو۔۔اس نے سر جھٹکتے ہوئے کہا اور چلنا شروع کردیا۔

تمہیں پتا ہے رات کو اتنی ٹھنڈ میں آئسکریم کھانے کا اپنا ہی مزہ ہے انسان اندر تک ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور ایسا لگتا ہے جیسے ہم ہواؤں میں اڑ رہے ہوں۔۔وہ چپ بھی نہیں رہ سکتی تھی تبھی بولے جا رہی تھی یہ جانے بنا ہی کہ ساتھ چلنے والا سن بھی رہا ھے یا نہیں؟تم بھی کھا کر دیکھو اور پھر ہواؤں میں اڑنے کا مزہ لو۔زی نے مسکراتے ہوئے مشورہ دیا۔

نہیں مجھے زمین پر ہی رہنا ہے وہ پھر غصے سے بولا تھا۔گاڑی کو بھی آج ہی خراب ہونا تھا اس راستے پر تو کوئی لفٹ بھی نہیں ملتی۔وہ بڑبڑا رہا تھا۔ہم گھر پہنچ جائیں گے زی نے سکون سے جواب دیا۔

چپ کر کے چلو زی اب مجھے تمھاری آواز نا آئے سمجھ آئی تمہیں۔۔وہ گرجا تھا

اوکے زی نے لاپرواہی سے شانے اچکائے اب وہ لوگ پیدل چلتے چلتے کافی آگے نکل آئے تھے

رکو رکو رکو۔۔۔زی نے ایک بار پھر اسے بازو سے پکڑ کر روکا

اب کیا ہوا۔۔اس نے پھر پوچھا

زی نے فٹ پاتھ پر بیٹھے ہوئے شخص کی طرف اشارہ کیا۔لمبے لمبے الجھے بال۔۔پھٹے پرانے کپڑے۔۔گلے میں منکے۔۔وہ آنکھیں بند کیے دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔۔

اُف۔۔ یقین نہیں آتا کہ روم جیسے شہر میں بھی ایسے ملنگ لوگ پائے جاتے ہیں۔۔وہ کتنی نفرت سے بول رہا تھا۔

وہ درویش ہے نا؟آنی کہتی ہے ایسے لوگ God کے بہت قریب ہوتے ہیں۔۔مجھے اس سے بات کرنی ہے۔۔زی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

واٹ نان سینس۔۔ یہ سب بکواس ہے ایسا کچھ بھی نہیں ہوتا۔وہ بھلا کب ماننے والا تھا۔

تم رکو میں ابھی آئی--اور پھر وہ بھی کب رکنے والی تھی۔وہ چلتے ہوئے اسکے پاس گئی اسے اب سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا بات کرے۔۔

بابا جی۔۔۔زی نے اسے پکارا۔۔میں جانتی ہوں کہ آپ گوڈ کے نیک انسان ہیں مجھے آپ سے کچھ پوچھنا کیا آپ مجھے سن سکتے ہیں؟؟درویش نے کوئی جواب نہیں دیا وی چند سیکنڈ کھڑی رہی اور پھر واپس جانے کے لیے مڑی تبھی اسے آواز آئی

ہمسفر یا راہنما؟؟؟

وہ ایک دم پلٹی اور دیکھا کہ درویش اسی طرح آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا

جج۔۔جی۔۔میں سمجھی نہیں وہ ہکلائی-

ہمسفر یا راہنما؟؟

درویش نے دوبارہ پوچھا

وہ میں چاھتی ہوں کے جو اس وقت میرا ہمسفر ہے وہ ہمیشہ کیلیے میرا ہمسفر بن جائے زی نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا اور دور کھڑے ہوئے شخص کی طرف دیکھا۔۔

جا۔۔ جا کر راہنما مانگ۔۔ اسے ڈھونڈ۔۔۔ وہ تجھے اس راستے پر لے جائے گا جس پر تیرا ہمسفر کھڑا ہے۔۔ جا چلی جا۔۔ جا مانگ اسے جا کر۔۔ جا راہنما ڈھونڈ۔۔ نہیں تو تڑپتی رہے گی۔۔ بھٹکتی رہے گی۔۔ کبھی نہیں ملے گا تیرا ہمسفر تجھے۔۔ جا چلی جا۔۔ جا کر راہنما مانگ۔۔

درویش اتنی زور سے چلایا تھا کہ زی ڈر کر دو قدم پیچھے ہو گئی تھی۔۔ درویش نے دور کھڑے شخص کی طرف دیکھ کر کہا تھا اور آنکھیں دوبارہ بند کر لیں۔۔

وہ جلدی سے پلٹی اور چلتی ہوئی اسکے پاس آگئی تھی

کیا کہہ رہا تھا وہ؟ یقین نہیں آتا کہ تم ایسی باتوں اور چیزوں کو مانتی ہو۔۔پتا ہے زی میری لائف میں ایسی باتوں کی کوئی جگہ نہیں ہے وہ چلتے ہوئے کہہ رہا تھا جبکہ زی ابھی تک اسی ملنگ کی باتوں میں الجھی ہوئی تھی۔۔

جلد آرہی ہے وہ مشرق سے"

"تیری دنیا بدلنے کے لیے۔۔رومان شاہ۔۔۔

پتا نہیں الفاظ تھے یا کچھ اور وہ دونوں کرنٹ کھا کر پلٹے تھے مگر وہ ملنگ غائب تھا۔۔رات کی خاموشی سائیں سائیں کر رہی تھی۔۔راستہ سنسان تھا۔۔ برف باری شروع ہو چکی تھی۔۔

تم نے میرا نام کیوں بتایا اسے؟ وہ زی پر دھاڑا تھا روم کی سڑکوں پر اسکی آواز گونج کر رہ گئی تھی۔۔

میں نے کب بتایا۔ وہ حیران ہوئی

اب ڈرامے بند کرو جلدی چلو گھر آنے ہی والا ہے اور کیا کہا اس نے کہ مشرق سے کوئی آنے والا ہے؟

ہاہاہاہا مشرق سے تو سورج نکلتا ہے کوئی انسان نہیں آتا۔۔ وہ ہنس رہا تھا میری مرضی کے بنا تو کوئی مجھ سے بات بھی نہیں کر سکتا دنیا بدلنا تو بہت دور کی بات ہے۔۔ مغرور شہزادے نے فخر سے کہا۔۔۔اب جلدی چلو۔۔

زی نے اسے ستائش سے دیکھا اور چلنا شروع کر دیا۔

اندھیری رات کی خاموشی نے مغرور شہزادے کے غرور اور نادانی پر بڑی زور سے قہقہا لگایا تھا۔

ہواؤں نے منادی کرادی کہ مغرور شہزادے کے کہے گئے لفظوں کو وقت کے پنّوں پر لکھ لیا جائے کیونکہ بہت جلد اسے اپنے کہے گئے لفظوں کو بدلنا تھا وہ چلتے جا رہے تھے برف کے بنے قالین پر۔۔

سفید برف سفید پنّوں میں ڈھل گ ئی--

رات کی سیاہی نے قلم کا کام کیا۔۔

وقت نے کرداروں کے نام لکھنے شروع کی ئے--- کیونکہ

!!روم کی سڑکوں پر بکھری محبت کی ایک داستان کا آغاز ہو چکا تھا۔۔۔

#Islambad

میں اسکی زات کا حصہ بن نہیں سکتا۔۔

اور جدا اس سے میری ذات بھی نہیں ہوتی۔۔

تو ڈاکٹر فرہاد علی آغا آپ کے کہنے کا مطلب ہے کہ ایک لڑکی پچھلے چھ ماہ سے آپکو تنگ کر رہی ہے؟
ڈاکٹر سمیع نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے اپنے سامنے بیٹھے فرہاد سے پوچھا

جی۔۔ فرہاد نے جواب دیا

ہاہاہاہاہا۔۔ڈاکٹر سمیع نے قہقہہ لگایا۔

بھائی آپ مزاق مت اڑائیں میرا۔ فرہاد ناراض ہوا

ارے بھئی میں اس بات پر حیران ہوں کہ کوئی لڑکی ڈاکٹر فرہاد علی آغا کو ڈسٹرب کرے اور وہ ڈسٹرب ہو جائیں یقین نہیں ہوتا۔ ویسے بات تو مزے کی ہے چلو کوئی تو آئی آپ جناب کو تنگ کرنے والی۔ ڈاکٹر سمیع نے وضاحت دی۔

نہیں بھائی وہ مجھے تنگ نہیں کرتی بس اسکو دیکھ کر میں ڈسٹرب ہو جاتا ہوں۔ فرہاد کے وجیہہ چہرے پر پریشانی تھی اب ڈاکٹر سمیع کو سیریئس ہونا پڑا۔

اچھاتوبتاؤ کہاں دیکھا تم نے اسے؟کہاں ملے اس سے؟ کون ہے؟کیسی ہے؟ کہاں رہتی ہے؟ نام پتا بتاؤ ہم ابھی مل کر پوچھ لیتے ہیں اس سے؟

پتا نہیں۔۔میں نہیں جانتا۔۔فرہاد نے آہستہ سے جواب دیا۔

واٹ؟ یہ کیا بات ہوئی؟ فرہاد صاف بتاؤ مجھے بات کیا ہے کیوں اتنے پریشان ہو؟ ڈاکٹر سمیع اب فکر مندی سے پوچھ رہا تھا۔

وہ خواب میں آتی ہے میرے۔۔

کچھ پل کی خاموشی کے بعد فرہاد نے بولنا شروع کیا

سیاہ چادر میں لپٹی۔۔اسکو دیکھ نہیں پاتا میں۔۔وہ درد میں ہے مجھے محسوس ہوتا ہے۔۔وہ فاصلے پر کھڑی ہوتی ہے مجھ سے اس تک پہنچ نہیں پاتا میں۔۔وہ تکلیف میں ہے ایسی تکلیف جسے میں دور کر سکتا ہوں ایسا محسوس کرتا ہوں میں جیسے وہ مجھے پکار رہی ہے۔۔۔

وہ بولے جا رہا تھا اور ڈاکٹر سمیع حیران تھا کہ یہ وہ فرہاد تو نہیں ہے یہ تو کوئی اور تھا۔

میں سوتا ہوں تو نیند سے اٹھ جاتا ہوں ایسا لگتا ہے جیسے وہ آس پاس تھی۔۔کچھ کہتی بھی نہیں۔۔
میں بہت پریشان ہوں سمیع بھائی میری مدد کریں۔۔ فرہاد اب سامنے کمرے کی کھڑکی میں جاکر کھڑا ہو گیا تھا سٹی ہاسپٹل کے کمرے سے پورا اسلام آباد دھند میں لپٹا نظر آرہا تھا۔۔

ہمممم۔۔۔تو یہ بات ہے۔۔ڈاکٹر سمیع نے گہرا سانس لیا۔

میں تھک چکا ہوں سمیع بھائی جانے وہ کون ہے؟ ہے بھی یا نہیں؟ ایک سراب ہے جسکے پیچھے بھاگ رہا ہوں۔۔اسکی زات کو جھٹلا بھی نہیں پا رہا ہوں۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے کہ کیا کروں۔۔ جانے وہ کھڑکی سے باہر دھند میں کسے تلاش کر رہا تھا۔

دیکھو فرہاد سننے میں یہ باتیں بہت عجیب سی ہیں۔ مضحکہ خیز۔۔ڈاکٹر سمیع اب اپنی جگہ سے اٹھ کر اسکے پاس آکر کھڑا ہو گیا تھا۔شاید کوئی بھی یقین نہ کرے اور ہم تو پھر ڈاکٹرز ہیں سائنس کے پیروکار۔۔ہمارے لیئے تو یہ باتیں اور بھی فضول ہیں لیکن بات اور بھی ہے۔۔ ہم مسلمان ہیں۔۔ ڈاکٹر سمیع نے فرہاد کے کان کے قریب سرگوشی کی۔ فرہاد نے حیرانی سے ڈاکٹر سمیع کو دیکھا کہ اس بات کا کیا تعلق ہے میرے خواب سے؟

ہمارا دین معجزہ ہے۔۔ڈاکٹر سمیع نے پھر بولنا شروع کیا

ہماری زندگی میں بھی کچھ ایسے معجزے ہو جاتے ہیں جنہیں ہم نہیں جانتے۔کچھ راز ہیں جو آنکھوں سے اوجھل ہیں۔۔کچھ باتیں ہیں جو شعور سے باہر ہیں۔۔ لیکن یاد رکھو اللہ پاک سب جانتے ہیں وہ جو کرتے ہیں سب ٹھیک ہی کرتے ہیں۔۔

اور رہی بات اس لڑکی کی تو اسکا تم سے کچھ تو تعلق ہے۔۔شاید تمھاری روح سے تعلق ہے اسکا۔۔

فرہاد نے چونک کر ڈاکٹر سمیع کو دیکھا روح سے تعلق بھلا کیسے ؟؟

ہاں روح سے۔۔اسکی روح جڑی ہے تم سے۔۔اسکے درد کو تمہاری روح محسوس کرتی ہے۔وجہ کچھ تو ہے۔شاید اسکی روح تمہارے ساتھ رہی ہو عالمِ ارواح میں۔۔ یا پھر اس دنیا میں ملنا ہو اس نے تم سے وجہ کچھ بھی ہو لیکن ایک بات تو ہے کہ تمھارا سکون اس کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے اس سکون کو اب تمھیں حاصل کرنا اور روح کا سکون دل کی خوشی سے بڑھ کر ہوتا ہے۔۔ سمجھ گ ئے نا؟ ڈاکٹر سمیع نے پوچھا۔۔

جی۔۔فرہاد نے اثبات میں سر ہلایا۔

ویسے یار اسلام آباد میں کچھ زیادہ ہی سردی ہے۔۔ڈاکٹر نے اب بات کا رخ بدل دیا تھا

کیوں آپکے لاہور میں سردیاں نہیں آتیں کیا؟فرہاد نے مسکراتے ہوئے پوچھا

ٹھنڈ تو ادھر بھی ہوتی ہے پر ادھر تو حد ہی ہو گ ئی۔اچھا میں چلتا ہوں دادو اور حمزہ انتظار کر رہے ہونگے لاہور سے سیدھا تمھارے پاس ہی آیا ہوں اور ادھر آکر پتا چلا موصوف لڑکی کے چکر میں ہیں۔۔ ڈاکٹر سمیع کی بات پر دونوں نے ہی قہقہہ لگایا۔۔۔

اچھا یار ڈیوٹی ختم ہوتے ہی آجانا۔شام کو ملتے ہیں آغاہاؤس میں۔۔ ڈاکٹر سمیع نے اپنا کوٹ اور بیگ اٹھاتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے جناب میں سیدھا گھر آجاؤں گا۔ فرہاد نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اپنا خیال رکھنا ڈاکٹر سمیع نے گلے ملتے ہوئے کہا اور اللہ حافظ کہتا ہوا چلا گیا۔۔

فرہاد وہیں کھڑا تھا سوچوں کا ایک لامتناہی سلسلہ اسکے سانے تھا وہ تصور میں اس سے مخاطب ہوا۔۔

کب ملو گی تم مجھے؟ کب آؤ گی میرے سامنے؟ کب کرو گی میری روح کو مکمل۔۔ میرا سکون مجھے واپس کردو۔۔

اس نے ہاسپٹل کے گیٹ سے ڈاکٹر سمیع کی گاڑی باہر نکلتے دیکھی اور خود بھی ایک گہرا سانس لے کر اپنے وارڈ کی طرف چلا گیا جہاں اسکی ڈیوٹی تھی۔

✸✸✸✸✸✸✸✸

#lahore

حرم۔۔ صابرہ خاتون نے اسے آواز دی۔

جی امی۔۔ حرم نے پلٹتے ہوئے کہا

یہاں کیوں کھڑی ہو؟اندر آجاؤ بہت ٹھنڈ ہے باہر۔وہ حرم کو بلاتے ہوئے اندر چلی گئی۔۔۔

آرہی ہوں تھوڑی دیر تک۔۔ حرم نے ادھر ہی کھڑے کھڑے جواب دیا۔۔۔

شام ہونے کی وجہ سے سردی کی شدت میں اضافہ ہو رہا تھا پرندوں نے اپنے اپنے گھونسلوں کا رخ کیا۔۔وہ وہیں کھڑی تھی کسی غیر مرعی نقطے پر سوچتی ہوئی اسک آنکھیں صحن میں رکھے گملوں پر تھیں جبکہ زہن کہیں اور پھر آہستہ آہستہ اسکی آنکھیں جلنے لگیں۔۔

پلکیں بھیگنے لگیں۔۔ڈھلتی شام میں گرل سے ٹیک لگائے سیاہ شال کو اپنے ارد گرد لپیٹے وہ اداسیوں کی ساحرہ لگ رہی تھی۔کب آؤ گے

تم؟آخر کب؟ مجھے یقین تو ہے پر میں ڈر جاتی ہوں میرے رہنما کے کہیں امید دم نا توڑ دے میری آنکھیں انتظار کرتے کرتے تھک نا جائیں۔۔ کیا تم سکون میں ہو میں ازیت میں ہوں کیا تم محسوس کر سکتے ہو؟ پلیز محسوس کرکے دیکھو ایک بار صرف ایک بار----

حرم۔۔ شزا نے پکارا وہ چونک کر خیالوں سے باہر آئی---

کیا کر رہی ہو یہاں؟ شزا نے پوچھا

کچھ نہیں ایسے ہی اندر دم گھٹ رہا تھا۔۔ وہ آنکھوں میں آئے پانی کو واپس اندر اتار گئی کمال کا فن تھا یہ بھی--

ہاہاہا اچھا جس لڑکی کو دنیا میں سب سے زیادہ ٹھنڈ لگتی ہے وہ کہہ رہی ہے کہ اسکا دم گھٹ رہا ہے وہ بھی اتنی ٹھنڈ میں۔۔ جھوٹ تھوڑا زیادہ نہیں ہو گیا حرم۔۔ اچھا بتاؤ کسکو سوچ رہی تھی؟ شزا نے دلچسپی سے پوچھا---

ارے نہیں تو۔۔حرم مسکرائی ٹیسٹ ہو گیا تیار تمہارا؟

بہت تیز ہو تم حرم بات بدل دی نا تم نے۔۔شزا نے خفا سے لہجے میں کہا۔

اچھا ہاہاہا مجھے نہیں پتا تھا حرم ہنس رہی تھی۔۔ہنستی رہا کرو بہت پیاری لگتی ہو شزا نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

اور حور عین اور ثنا کیا کر رہیں ہیں؟

[حو عین حرم کی چھوٹی بہن جبکہ ثنا شزا کی بڑی بہن تھی]

کرنا کیا ہے ڈرامہ لگا ہوا ہے آؤ اندر تمہیں ایک خوشخبری سناؤں۔شزا نے اندر جاتے ہوئے کہا۔

ارے رکو تو کیسی خوشخبری؟ حرم پیچھے لپکی۔آؤ تو اندر بتاتی ہوں۔۔

شام رات میں بدلنے کو بے چین تھی جبکہ گملوں میں رکھے پودے ویسے ہی پر سکون تھے۔۔

✸✸✸✸✸✸✸✸

آنی ایک بات پوچھوں مائنڈ تو نہیں کرینگی نا آپ؟ زی نے چائے بناتی آنی سے پوچھا ادر خود کچن کے دروازے میں ہی کھڑی رہی۔۔

پہلے یہ بتاؤ رومان اٹھا کہ نہیں؟ آنی نے الٹا سوال کیا

جی اٹھ گیا ہے تیار ہو رہا ہے۔۔۔

اب پوچھو کیا پوچھنا ہے آنی نے چائے کپ میں ڈالتے ہوئے کہا۔

سچ سچ بتائیں گی نا آپ؟ زی نے امید سے آنی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تم کچھ پوچھو گے تو ہی میں کچھ بتاؤں گی نا۔۔اب آنی ناشتہ ٹیبل پر لگا رہی تھی۔۔۔۔

آنی رہنما کونسی مارکیٹ سے ملے گا؟؟زی نے ہمت جمع کی اور ڈرتے ڈرتے پوچھ ہی لیا۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔ سیڑھیوں پر کھڑے رومان کا قہقہہ پورے گھر میں گونج گیا غالباًاس نے زی کا سوال سن لیا تھا۔ زی نے پہلے رومان کو دیکھا اور پھر آنی کی طرف جو کچن کے دروازے میں کھڑی مسکرا رہی تھیں۔۔۔

کیا ہوا تم لوگ ہنس کیوں رہے ہو میں نے کچھ غلط پوچھ لیا کیا؟ زی روہانسی ہوئی---

تم جتنی شکل سے سٹوپڈ لگتی ہو نہ ایکچولی اس سے بھی زیادہ سٹوپڈ ہو--رومان نے سیڑھیاں اترتے ہوئے کہا۔بڑی آئی اردو سیھکنے والی-- اب وہ کرسی پر بیٹھ کر اسکا مزاق اڑا رہا تھا۔-آنی اسے بولیں کہ چپ کر جائے-- زی نے خفا ہوتے ہوئے کہا۔

بس کرو رومان--آنی نے اسے کچن سے ہی ڈانٹا---

اوکے--اوکے--پھر اسے بھی بول دیں کے ایسے سٹوپڈ سے سوال مت کیا کرے اور خود ناشتہ کرنے لگ گیا---

ایسا بھی کیا غلط پوچھ لیا میں نے اگر آپ لوگوں کو نہیں پتا تو نا بتائیں وہ غصے سے بول رہی تھی---

اوکے آنی ہم چلتے ہیں رومان نے چائے کا کپ میز پر رکھا اور اٹھتے ہوئے کہا۔

پر میں نے تو ابھی ناشتہ بھی نہیں کیا زی نے احتجاج کیا۔

جو ٹائم تم نے ضائع کیا ہے بولنے میں اس ٹائم میں ناشتہ کر لیتی میں گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں تمھارا اگر ایک منٹ سے ایک سیکنڈ بھی اوپر ہوا تو میں چلا جاؤں گا۔رومان نے گاڑی کی چابی اور اپنا بیگ اٹھایا اور بگڑے شہزادے کی طرح حکم دیتا چلا گیا۔

اوشٹ۔۔زی نے جلدی جلدی ٹھنڈی ہو چکی چائے پی اپنا بیگ اٹھایا اور باہر کی طرف بھاگی وہ جانتی تھی وہ جو کہتا ہے وہ کرتا بھی ہے---

زی اپنا کوٹ لے لینا یاد سے بہت ٹھنڈ ہے باہر۔۔اسے آنی کی آواز آئی۔۔وہ رکی پلٹی کوٹ اٹھایا اور پھر دوبارہ باہر کی طرف بھاگی۔۔

باہر واقعی بہت ٹھنڈ تھی ہر چیز سفید برف سے چھپی نظر آرہی تھی لوگ اپنے گھروں کے آگے سے برف ہٹا کر گاڑی نکالنے کا راستہ بنا رہے تھے۔۔۔

تم ہر دفعہ ایسے کیوں کرتے ہو؟ زی نے گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی کا دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔
میں نے کیا کیا؟ رومان نے لا پرواہی سے پوچھا۔

کچھ نہیں زی نے کہا اور شیشے باہر دیکھنے لگ گ ئی جبکہ وہ مزے سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔

تم کب سمجھو گے؟ کب رومان؟ تم اتنے بے پرواہ کیو ہو؟ زی نے آنکھوں سے باہر تیزی سے گزرتے نظاروں کو دیکھتے ہوئے دل میں سوچا۔۔

وہ ہی تو سارے جہاں سے عزیز ہے مجھ کو۔۔

وہ ایک شخص جو بے حس ہے پتھروں کی طرح

آغا ہاؤس میں آج کافی رونق لگی تھی۔ڈاکٹر سمیع اور حمزہ ادھر ہی آئے ہوئے تھے۔لاؤنج میں اس وقت آغا جی، سجاد علی آغا

نتاشہ بھابھی، عالیہ اور مسز زیبا بیگم جو فرہاد کی ماما تھی سب اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے جبکہ فرہاد کا انتظار کیا جا رہا تھا۔

اور بھئی ڈاکٹر صاحب کیسا ہے آپکا کلینک؟ آغا جی نے ڈاکٹر سمیع سے پوچھا۔

جی بہت اچھا۔آپ آئیں کبھی لاہور آپکو سیر کرواؤں۔۔ڈاکٹر سمیع نے آغا جی کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

ارے کہاں مجھے تو کورٹ سے ہی ٹائی م نہیں ملتا اور اب تو عمر بھی اتنے دور کے سفر کے لی ئے اجازت نہیں دیتی۔ آغا جی ریٹائی رڈ کمشنر ہونے کے ساتھ اب کورٹ میں جج کے فرائی ض سر انجام دے رہے تھے۔

ارے آغا جی ابھی سے کہاں ابھی تو آپ بہت جوان اور ہینڈ سم ہیں آپکے آگے تو لڑکیاں ہمیں گھاس نہیں ڈالتیں۔۔ حمزہ نے مسکراتے ہوئے کہا وہ ہر وقت مزاق کے موڈ میں رہتا تھا۔

اسکی بات سن کر سبھی ہنس تھے۔ شرم کرو برخودار آپکے تو بہت پر نکل آئے ہیں--آغا جی نے مصنوعی ناراضگی سے غورا اسے۔

اور سمیع بیٹا فاریہ اور بچے کیسے ہیں تمہارے ؟ زیبا بیگم ڈاکٹر سمیع سے پوچھ رہی تھی۔

جی ممانی اللہ کا شکر ہیں سب ٹھیک ہیں۔

ہاں ہاں کیوں نہیں آپ اور سجاد بھائی دونوں بیوی بچوں والے ٹھیک ٹھاک ہیں کوئی میرا اور فرہاد کا کیوں نہیں سوچتا۔۔ حمزہ نے رونی صورت بنا کر کہا۔

ارے فرہاد کو تو کوئی جلدی نہیں ہے پر لگتا ہے آپکی پہلے کرنی پڑے گی۔۔ نتاشہ بھابھی نے حمزہ کو چھیڑتے ہوئے کہا۔

ارے واہ بھابھی آپ تو کمال کرتی ہیں دل کی بات جان لی آپ نے میری۔۔ حمزہ خوش ہوتے ہوئے بولا۔ سبھی اسکی بات پر مسکرائے تھے۔

واؤ اسکا مطلب ایک اور بھابھی آجائے گی میری۔۔عالیہ خوش ہوتے ہوئے بولی۔

ڈاکٹر سمیع اور حمزہ کی کوئی بہن نہیں تھی جبکہ سجاد اور فرہاد کی بھی ایک ہی چھوٹی بہن تھی عالیہ جو ایم بی اے کر رہی تھی یوں وہ چاروں کی اکلوتی اور لاڈلی بہن تھی۔

ارے عالی دعا کرو تمھاری یہ بھابھی جلدی سے مجھے مل جائے-- حمزہ نے حسرت سے کہا۔

اسلام و علیکم ! فرہاد نے لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

وعلیکم اسلام! سب نے ایک ساتھ جواب دیا۔ وہ اپنا بیگ صوفے پر رکھتے ہوئے زیبا بیگم کے پاس بیٹھ گیا تھا زیبا بیگم اپنے بیٹے کو بہت پیار سے دیکھ رہی تھی جو دو دن کی ڈیوٹی کے بعد آج گھر آیا تھا۔ تھکا ہوا لگ رہا تھا۔

کیسے ہو برخودار؟ آغا جی نے پوچھا۔

تھک گیا ہوں بہت مگر یہاں تو کافی رونق لگی ہوئی ہے۔ فرہاد نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

جی جی جناب بس آپکا انتظار کیا جا رہا تھا کہ آپ آئیں تو ہم کچھ کھائیں۔ قسم سے بہت بھوک لگی ہے مجھے۔ حمزہ نے جلتے ہوئے کہا۔

ہاہا اوکے میں فریش ہو کر آتا ہوں اور تم ہمیشہ بھوکے ہی رہنا بھوکڑ کہیں کے۔۔ فرہاد نے اٹھتے ہوئے کہا اور سیڑھیاں چڑتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔۔

ہاں تمھیں تو جیسے بھوک لگتی ہی نھیں۔۔ پیچھے سے حمزہ کی آواز آئی تھی دونوں کی نوک جھونک ایسے ہی چلتی رہتی تھی۔

٭٭٭٭٭٭٭٭

اب بتا بھی دو شزا کیا خوشخبری ہے؟ حرم نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا وہ پچھلے دس منٹوں سے شزا کی منتیں کر رہی تھی۔ حورعین جو کہ رسالا پڑھ رہی تھی اب اسے بند کر کے انکی طرف متوجہ ہو چکی تھی۔

ویسے خوشخبری اتنی بڑی نہیں ہے۔ حورعین کو بھی پتا ہے اس بات کا۔۔ شزا نے سوچتے ہوئے کہا۔

تم بتاؤ اب جلدی سے۔۔ حرم نے حورعین کی طرف دیکھا۔

بات یہ ہے کہ ثانی آپی آئی ہوئی ہیں اور وہ دسمبر کی چھٹیاں ادھر کی تایا ابو کے گھر گزاریں گی۔ شزا نے آخر بتا ہی دیا۔

واؤ یہ تو مزے کی بات ہے پر تم لوگوں کو کیسے پتا؟ حرم کو تجسس ہوا۔

آج فون آیا تھا انکا تم ویسے بھی اس دنیا میں نہیں رہتی تمہیں کیا خبر ہو گی کہ کون آ جا رہا ہے۔ شزا نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

ویسے انہوں نے ہمیں بلایا ہے چلو اس بہانے ہم تایا ابو کا نیا گھر بھی دیکھ لیں گے۔ حور عین خوش تھی۔

ہمم۔۔ حرم کچھ سوچ رہی تھی۔

یہ لو تمھاری چائے-- ثنا نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہااور چائے کا کپ حرم کے آگے کیا۔

شکریہ۔۔ حرم نے مسکرا کر جواب دیا۔

کبھی مجھے بھی پلا دیا کرو چائے-بہن تم میری ہو اور چائے حرم کو پلاتی ہو روز۔۔ شرزا نے خفا ہوتے کہا۔

اووووہو۔۔ جیلس نہیں ہوتے بچے۔۔ ثنا مسکرائی-

ویسے ثنا تم حرم سے اتنا پیار کیوں کرتی ہو؟ حور عین راز داری سے پوچھ رہی تھی۔

کیوں بتاؤں؟ یہ راز ہے۔۔ ثنا نے صاف انکار کیا بتانے سے۔

حرم انکی باتیں سن رہی تھی اور ساتھ ساتھ چائے پی رہی تھی۔اوکے میں نماز پڑھ لوں عشا کی تم لوگ باتیں کرو۔ حرم نے اٹھتے ہوئے کہااور کپ ثنا کو واپس کر دیا۔

ویسے کیا ہمیں وہاں جانے کی اجازت مل جائے گی؟ حرم کے جانے کے بعد شزا نے حور عین سے پوچھا۔

پتا نہیں میں بھی یہی سوچ رہی ہوں۔ حور عین نے کہااور اپنا رسالا دوبارہ اٹھالیا۔

مجھے بھی سناؤ کہانی۔ شزا اسکے پاس ہی لیٹ گئی

پہلے میں پڑھ لوں تم بعد میں پڑھنا۔ حور عین نے منع کر دیا۔

بہت خراب ہو تم۔۔ شزا نے حور عین کے بازو پر تھپڑ مارتے ہوئے کہا۔

اور تم تو جیسے بہت معصوم ہو حو عین نے الٹا مار کر بدلا لیا اپنا۔۔ دونوں نے ہنسنا شروع کیا

اوکے جلدی پڑھو پھر میں نے بھی پڑھنا ہے۔

اوکے حور عین نے اثبات میں سر ہلا یا۔

٭٭٭٭٭٭٭٭

پھرتی ہوں دربدر تجھے ڈھونڈتے ہوئے--

تو اپنے ہونے کا کوئی نشان تو دے۔۔

مدر مارگریٹ آپ سے ملنے کوئی آیا ہے۔۔ مس میری نے کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

مدر مارگریٹ نے جو بڑی سی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھی فائلز پر جکی ہوئی تھی چونک کر سر اٹھایا اور سوچا کہ اتنی صبح صبح کون آسکتا ہے؟ ٹھیک ہے آپ اسے اندر بیجھ دیں۔

مارگریٹ ایک عمر رسیدہ خاتون تھی جو پچھلے 30 سالوں سے ایک orphanage چلا رہی تھی institute کافی بڑا تھا جہاں یتیم بچوں کی پرورش کے ساتھ انکو institute تعلیم بھی دی جاتی تھی۔۔ سکول کے سارے ٹیچرز اور بچے اسے مدر مارگیٹ ہی پکارتے تھے جوان سب کیلیئے ماں کا درجہ ہی رکھتی تھی وہ مخصوص قسم کا سیاہ گاؤن پہنتی تھی انہیں موٹے

شیشوں والا چشمہ لگا ہوا تھا وہ ایک سمجھدار لیڈی تھی۔انکے آفس میں میز کے عین پیچھے دیوار پر ایک بڑا سا صلیب کا نشان تھا اور دائیں طرف لکڑی کے شیلف تھے جن میں بہت سی فائیلز اور کتابیں ترتیب سے رکھی تھیں جبکہ بائیں طرف دیوار پر ایک بورڈ لگا ہوا تھا جس پر سکول کے مختلف ایونٹس اور فنکشنز پر لی گئیں بچوں اور ٹیچرز کی تصویریں چسپاں تھیں۔۔!

گڈ مارننگ مدر۔۔اندر والے انسان نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

اووزی۔۔مائی چائلڈ۔۔اندر آؤ--اینڈ مارننگ ٹو یو۔۔مدر مارگریٹ نے خوشی سے کہا۔وہ اندر آگئی -

بیٹھو۔۔انہوں نے سامنے رکھی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔کیسی ہو مائی چائلڈ؟اب وہ پیار سے پوچھ رہی تھی۔

آئی ایم گڈ۔۔زی نے مسکرا کر جواب دیا۔

آج اتنی صبح صبح۔۔سب ٹھیک تو ہے نا؟مدر مارگیریٹ تھوڑا پریشان ہوئی۔

جی مدر سب ٹھیک ہے بس آپ سے ملنے کو دل کر رہا تھا۔

زی نے اسی سکول سے پڑھا تھا اور وہ مار گریٹ کی فیوریٹ بچوں میں سے تھی۔ سکول سے جانے کے بعد بھی بچے ان سے ملنے آتے رہتے تھے۔

کافی پیو گی؟

جی بہت ٹھنڈ ہے باہر۔۔ زی نے جواب دیا۔

ٹو کافی پلیز۔۔ مار گریٹ نے انٹر کام پر کہا اور زی کی طرف متوجہ ہوئی۔

مدر مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے۔۔ زی نے کہا۔

وائے ناٹ۔۔ مدر مسکرائی۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیسے بات شروع کرے؟ مار گریٹ جانتی تھی کہ زی کیسے بات شروع کرے گی وہ اپنی کرسی سے اٹھی اور میز سے چند فائی لز اٹھا کر شیلف میں رکھنے لگی۔ تم بولو زی میں سن رہی ہوں۔۔ انہوں نے زی کو کمفر ٹیبل کرتے ہوئے کہا۔

مدر یہ رہنما کیا ہوتا ہے ؟زی نے آخر پوچھ ہی لیا۔

مار گریٹ کا فائی لوں پر سر کتا ہاتھ ایک پل کو رکا انہوں نے پلٹ کر زی کو دیکھا اور مسکرائی بس اتنی سی بات اور تم اتنا پریشان تھی۔

رہنما کا مطلب ہے رہنما مطلب گائڈر مطلب لیڈر جو ہمیں گائیڈ کر سکتا ہو۔۔جو ہمیں غلط اور درست میں فرق بتاتا ہو۔۔جو ہمیں درست راستے کی طرف لے کر جاتا ہو۔۔جب ہم بھٹک جائیں تو رہنمائی کرتا ہو۔۔مار گریٹ پیار سے سمجھا رہی تھی۔

مگر یہ تو صرف گوڈ کہ ہی پتا ہوتا ہے کہ ہم بھٹک گئے ہیں یا نہیں؟ کونسا راستہ ہمارے لیئے ٹھیک ہے اور کونسا نہیں؟ رہنمائی کرنے کی طاقت تو بس اسی کے پاس ہوتی ہے تو پھر؟؟زی نے الجھتے ہوئے پوچھا۔

مس میری کافی رکھ کر جاچکی تھی مار گریٹ نے اسکا کپ اسکے آگے کیا۔ بالکل ٹھیک کہا تم نے زی۔۔ اتنی طاقت تو صرف اسی کے پاس ہوتی ہے کبھی کبھی وہ خود ہمیں گائیڈ کرتے ہیں اور جب ہم انکا اشارہ سمجھ نہیں پاتے تو وہ کچھ لوگوں کو چنتے ہیں۔۔ کچھ اچھے انسانوں کو ہماری رہنمائی کے لیے تاکہ ہم بھٹکنے سے بچ جائیں اور سیدھے راستے پر آجائیں۔۔ انہوں نے وضاحت دی۔

توکیا مجھے اپنا رہنما ڈھونڈنا پڑے گا؟ پتا نہیں کہاں ہو گا وہ؟ زی نے کافی پیتے ہوئے سوچا۔

اور کچھ پوچھنا ہے مائی چائلڈ؟ مار گریٹ نے پیار سے پوچھا۔

نو۔۔ تھینک یو سوچ مدر۔۔ زی نے کپ رکھتے ہوئے کہا۔

ہاں مگر رہنمائی کرنے والے بہت کم ہوتے ہیں ورنہ گمراہ کرنے والوں سے تو دنیا بھری پڑی ہے۔۔ مار گریٹ نے رازداری سے کہا۔

زی اپنے اکثر سوال اور باتیں مار گریٹ سے ہی شئیر کرتی تھی اور اسے ہمیشہ ہی فائدہ ہوتا تھا۔

اب مجھے جانا چاہیے--زی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

آتی رہا کرو مائی چائلڈ۔۔ گوڈ بلیس یو۔۔

زی چلتی ہوئی دروازے تک آئی پھر رکی اور پلٹ کر پوچھا کہ کیا رہنما کوئی بھی ہو سکتا ہے مدر؟؟ ہاں کوئی بھی ہو سکتا ہے مگر ہر کوئی نہیں۔۔ مارگریٹ نے مسکرا کر جواب دیا۔

اوکے۔۔ زی نے اثبات میں سر ہلایا۔

گڈ بائے مارگریٹ۔۔ زی نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا اور باہر نکل آئی باہر کاری ڈور میں لکڑی کے فرش پر اسکے ہل والے جوتوں کی آواز دیر تک گونجتی رہی پھر جب وہ کاری ڈور سے باہر نکلی تو سرد ہوا کے جھونکے اسکا استقبال کیا رات بھر برف باری ہوتی رہنے کی وجہ سے پورا انسٹیٹیوٹ برف سے ڈھکا ہوا تھا۔۔ ہمیشہ کی طرح کھلے بال البتہ آج اس نے گھٹنوں تک آتا اوور کوٹ پہنا ہوا تھا اس نے جلدی جلدی مین گیٹ کی طرف قدم بڑھائے۔

ٹن ن ن ن۔۔ ٹن ن ن ن۔۔ کی آواز متواتر سے گونج وہی تھی اور اسکے قدم رک گ ئے فوراً نگاہ انسٹیٹیوٹ کے دائیں طرف بنے چرچ پر گ ئی-- مار گریٹ کے آفس کی بلڈ نگ در میان میں تھی جبکہ ایک طرف سکول کی بلڈ نگ تھی جبکہ دوسری طرف چرچ تھا جہاں روز صبح دعا ہوتی تھی۔۔

جاجا کے پہلے رہنما مانگ۔۔

اسے ڈھونڈ۔۔ زی کے کانوں میں اچانک کچھ دن پہلے کہے گی ئے اس ملنگ کے الفاظ گونجے اور اسکے قدم چرچ کی طرف اٹھنے لگے۔۔ وہ چلتی ہوئی چ رچ میں داخل ہوئی-- چ رچ میں دونوں طرف بیٹھنے کے لی ئے بینچ رکھے ہوئے تھے درمیان سے گزرنے کا راستہ تھا اور آخری سرے پر بڑا سا صلیب کا نشان تھا جو مسیح کو ظاہر کرتا تھا۔ صلیب کے آگے دونوں طرف کینڈلز جلی ہوئی تھیں۔۔ زی نے بالکل صلیب کے پاس جا کر دونوں گھٹنوں کو زمین پر رکھا۔۔ دونوں ہاتھوں کو آپس میں جوڑ کر بند کی ئے پھر آنکھیں بند کی اسکے ہونٹ ہلنا شورع ہوئے--

پلیز گوڈیو نوا یوری تھینگ۔۔ آپکو تو سب پتا ہے پلیز مجھے وہ دے دیں جو مجھے چاہی ئے-- مجھے نہیں معلوم میرا رہنما کدھر ہے آپ جلد ہی مجھے اس سے ملوا دیں کیونکہ جو چیز مجھے پسند ہے صرف وہ ہی مجھے اس تک لے کر جا سکتا ہے۔۔ پلیز میرے رہنما کو جلد ہی میرے پاس بیجھ دیں۔۔ پلیز پلیز پلیز۔۔ اس نے آنکھیں کھولی پیشانی اور سینے پر کراس کا نشان بنایا اور پھر کھڑی ہو گ ئی--

اتنی صبح صبح جو تم نے اتنی شدت سے مانگا ہے آئی وش وہ تمھیں ضرور ملے گا۔۔ اسے ایک طرف سے چرچ کے فادر کی آواز سنائی دی۔۔

تھینک یو فادر۔۔ زی نے مسکرا کر کہا اور واپسی کے لی ئے قدم بڑھا دی ئے-- اسے اب گھر جلدی پہنچنا تھا۔۔ رومان کے اٹھنے سے پہلے۔

پتا نہیں صلیب کے اس نشان نے اسکی آواز سنی تھی یا نہیں لیکن تقدیر نے وقت کے پنوں پر کچھ لکھ لیا تھا جسے ہر صورت پورا ہونا تھا۔

بھولے ہیں رفتہ رفتہ انہیں مدتوں میں ہم۔۔

قسطوں میں خودکشی کامزہ ہم سے پوچھیے--

حرم آپی-- جیاپکارتی ہوئی کچن میں آئی-وہ چائے بنارہی تھی جبکہ ثناپاس ہی کھڑی تھی-ادھر ہوں میں-- حرم نے آواز لگائی-

آپی آپکی فرینڈ کی کال آرہی ہے-- جیانے موبائل آگے کرتے ہوئے کہا- حرم نے موبائل دیکھاجہاں شفق از کالنگ جگمگا رہاتھا-ماما کہہ رہی ہیں کہ حورعین اور شزا کالج سے آنے والی ہیں انکے لیے کھانا بنادیناوہ پڑوس میں آنٹی کے گھر گئی ہیں اور ثنا آپی آپکی ماما بھی ساتھ جارہی ہیں کیونکہ وہ آنٹی عمرہ کرکے آئی ہیں تو-- وہ بولے جارہی تھی-

چپ کروجیامجھے سمجھ آگئی ہے حرم نے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا-

ٹھیک ہے-- جیاکہتے ہوئے کچن سے باہر چلی گئی-

ہیلواسلام وعلیکم! حرم نے کال پک کرتے ہوئے کہا-

وعلیکم اسلام کیسی ہو حرم؟ دوسری طرف سے شفق کی آواز سنائی دی-

میں بالکل ٹھیک ہوں تم سناؤ کیاحال ہے-- حرم نے جواب دیا-

کیا کر رہی تھی؟ وہ پوچھ رہی تھی۔

کچھ خاص نہیں بس چائے بنانے لگی تھی۔ ٹھنڈ بہت ہے اور نہانے کے بعد تو اور بھی لگتی ہے۔۔ حرم نے ہنستے ہوئے کہا۔ چائے سے اسے کچھ یاد آیا اور اس نے فوراً چولہے کی طرف دیکھا جہاں چائے کے لیے پتیلی میں رکھا ہوا پانی ابل ابل کر خشک ہو چکا تھا۔۔ اووو شٹ۔۔ حرم نے فوراً گیس کا بٹن بند کیا۔ یہ کیا ہوا؟ پاس ہی سبزی بناتی ثنا بھی متوجہ ہوئی۔ ثنا پتیلی کو ہاتھ میں پکڑے اوپر سے نیچے تک معائنہ کر رہی تھی۔

سوری مجھے پتا نہیں چلا۔۔ حرم نے معصومیت سے کہا۔

ثنا نے اسکے ہاتھ میں موبائل دیکھا اور ہنستے ہوئے کہا کوئی بات نہیں میں دھو دیتی ہوں تم تب تک بات کرو۔

تھینک یو۔۔ حرم مسکرائی۔

اور شفق تم سناؤ کیسا ہو رہا ہے آج کل؟ اب وہ شفق کی طرف متوجہ تھی۔

کچھ نہیں یار ماما حیدر آباد گئی ہیں اور ادھر میرے پاس خالہ آئی ہوئی ہیں۔۔ شفق اب اسے بتا رہی تھی۔

ہم م م م ٹھیک۔۔ حرم نے کہا۔ تمھیں پتا ہے حرم میں نے اس سے بات کی پھر سے۔۔ شفق نے کہا۔

کیا؟؟ تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے میں نے منع کیا تھا نا تمھیں؟ حرم نے غصے سے کہا اور پاس ہی پتیلی دھوتی ہوئی ثنا نے چونک کر اسے دیکھا ثنا کو بس اسکی پشت نظر آ رہی تھی حرم کا منہ دوسری طرف تھا لمبے شہد رنگ کے بال پوری حرم کی کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔۔

سوری حرم مجھے پتا نہیں کیا ہو گیا تھا مجھے پتا ہی نہیں چلا۔۔ شفق رونے والی ہو گ ئی تھی۔

چھوڑی ہوئی چی ز، راستے اور انسان کو مڑ کر نہیں دیکھتے۔۔ حرم نے شدت سے کہا تھا

جانتی ہوں حرم مگر خود کو چھوڑ دینا آسان نہیں ہوتا۔۔ مجھ سے نہیں رہا جاتا اسکے بنا۔ شفق نے روتے ہوئے کہا۔

اچھا اب رونا بند کرو تمھیں پتا ہے مجھے روتی ہوئی لڑکیاں بالکل بھی پسند نہیں۔ حرم نے بے زاری سے کہا۔

جانتی ہوں۔۔ حرم تم بہت لکی ہو اور سمجھدار بھی۔ شفق نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

مجھے پتا ہے۔۔ حرم اسکی بات پر مسکرائی۔

تم دنیا کی سب سے خوش نصیب لڑکی ہو کیونکہ محبت تمہیں چھو کر تو کیا تمہارے پاس سے بھی نہیں گزری۔۔

حرم کا اسکی بات سن کر کیبن سے چینی نکالتا ہاتھ کانپا۔۔ ہونٹوں کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔۔ دل ڈوب کر ابھرا تھا اور چہرے پر گہری اذیت پھیل گئی۔۔یہ کیا کہہ دیا تھا شفق نے؟؟۔یہ لو ثنا نے پتیلی دھو کر چولہے پر رکھی اب دھیان سے بنانا اور مجھے بھی دے دینا ایک کپ۔۔ وہ کہتے ہوئے کچن سے باہر چلی گئی۔

کیا ہوا؟ تم خاموش کیوں ہو گئی ہو حرم؟ شفق کی آواز ابھری۔

کچھ نہیں۔۔ حرم نے مری مری آواز جواب دیا۔

اچھا ٹھیک ہے میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں۔۔ اللہ حافظ۔۔ شفق نے کہا۔

اللہ حاف۔۔ حرم نے کہتے ہوئے کال کاٹ دی۔ اور دونوں ہاتھوں سے شیلف کو تھام لیا کہ کہیں گر ہی نا جائے۔۔آنکھوں سے آنسو نکلے اور گالوں پر پھیل گئے۔

نہیں میں اتنی کمزور نہیں ہوں اس نے خود سے کہتے ہوئے ہاتھوں سے بے دردی کے ساتھ گال رگڑ ڈالے۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔ اسنے خود سے کہا اور بالوں کو فولڈ کیا۔ ایک لمحہ لگا تھا حرم کو

نارمل ہونے میں۔۔ بہت سٹوپڈ ہو تم حرم۔۔اس نے خود کو ڈانٹا اب ایسی غلطی مت کرنا۔اب وہ خود کو سمجھا رہی تھی بالکل پہلے والی حرم بن گ ئی اور چائے بنانے لگ گ ئی تھی۔۔ مگر کون جانے اندر دل نے کب تک رونا تھا۔۔

محبّتوں نے کس کس کو برباد کیا کون جانے۔۔

اسے اسطرح دیکھ کر ہواؤں کی ہنسی تھمی۔۔وقت اداس ہوا۔اور پھر وقت نے امید سے تقدیر کی طرف دیکھا۔ تقدیر بھیگی پلکوں سے مسکرائی--اور پھر اس نے مسکراتے ہوئے سفید پنوں پر نا جانے کیا لکھا جسے پڑھ کر ہواؤں کی ہنسی لوٹ آئی اور وقت نے بھی گنگناتے ہوئے گزرنا شروع کر دیا۔

✸✸✸✸✸✸✸✸

اسلام و علیکم آغاجان! وہ ہاسپٹل سے سیدھا آغا جی سے ملنے انکی کمرے میں آیا تھا جو اپنے بستر پر لیٹے

کوئی کتاب پڑھ رہے تھے۔

آؤ بھی نواب صاحب کیسے ہو؟ آغا جی نے سلام کا جوب دیتے ہوئے کہا کتاب بند کر کے سائیڈ

ٹیبل پر رکھی اور سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔

جی میں ٹھیک ہوں۔۔ فرہاد نے مسکرا کر جواب دیا۔

کہاں ہوتے ہو بھئی آج کل مجھے تو نظر ہی نہیں آتے ہو۔۔ آغا جی نے پوچھا۔

بس وہ ہاسپٹل میں کام زیادہ بڑھ گیا ہے ٹائم ہی نہیں ملتا اور کچھ کرنے کا۔۔ فرہاد نے جواب دیا۔

وہ تو ٹھیک ہے نواب صاحب مگر تمہیں اپنا بھی تو خیال رکھنا چاہئے یوں تو مریضوں کو دیکھتے

دیکھتے تم خود بھی مریض بن جاؤ گے اور بھئی گھوما پھرا کرو۔۔ زندگی کو اچھے طریقے سے

جیو۔۔ یہ عمر تمہاری عیش کرنے کی ہے۔۔ اتنا بورنگ تو میں بھی نہیں ہوا ابھی۔۔ اور تم ابھی سے

اتنے سنجیدہ اور اداس رہنے لگے ہو۔۔ آغا جی نے اسے سمجھایا۔

جی آغا جی۔۔ فرہاد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ایک حل میرے پاس بھائی کی اداسی دور کرنے کا۔۔عالیہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہ اوہ آغا جی کے لیے چائے لائی تھی اور اس نے غالباً دونوں کی باتیں بھی سن لی تھیں۔

بھئی وہ کیا؟؟آغا جی نے اشتیاق سے پوچھا۔

ہمیں نا بھائی کی شادی کر دینی چاہیے جب بھابھی آجائیں گی ناتو وہ ساری اداسی ختم کر دینگی بھائی کی۔کیوں آغا جی ٹھیک کہا نا میں نے؟عالیہ نے خوش ہوتے ہوئے پوچھا۔

عالیہ کی بات سن کر آغا جی کے چہرے کا رنگ بدل گیا جبکہ فرہاد کی مسکراہٹ غائب ہوئی اور اسکی جگہ اب چہرے پر سرد و جامد سے تاثرات تھے۔

ویسے کہہ تو تم ٹھیک ہی رہی ہو۔۔آغا جی نے فرہاد کی طرف دیکھتے ہوئے عالیہ سے کہا۔

ہر وقت فضول باتیں مت کیا کرو عالیہ۔۔فرہاد نے آغا جی بات سنتے ہوئے عالیہ کو ڈانٹا۔میں ابھی آتا ہوں آغا جی اور اتنا کہہ کر کمرے سے چلا گیا۔پیچھے آغا جی اور عالیہ رہ گئے تھے۔۔

یہ کیا ہو گیا ہے بھائی کو وہ ایسے تو نہ تھے ؟عالیہ نے روتے ہوئے کہا۔

وہ ابھی تک ماضی کو نہیں بھلا پایا ہے اور پھر بیٹا دودھ کا جلا تو چھاج بھی پھونک کر پیتا ہے۔

آغا جی نے عالیہ کو چپ کرواتے ہوئے کہا۔

پر بھائی نے تو کبھی کسی کے ساتھ برا نہیں کیا پھر انکے ساتھ ایسا کیوں ہوا؟ عالیہ نے پوچھا۔

شاید اللہ پاک کی کوئی بہتری ہو اس میں۔۔ آغا جی نے جواب دیا۔

وہ کونسی بہتری ہے آغا جی جس نے بھائی کی زندگی اجاڑ دی وہ جینا بھول گئے ہیں وہ تو ہمیں محسوس بھی نہیں ہونے دیتے کہ انہیں کوئی دکھ بھی ہے بس اندر ہی اندر مر رہے ہیں وہ ایک مشین کی سی زندگی گزار رہے ہیں۔

جانتا ہوں ایک ایسے شخص کو میں بھی منیر۔۔

غم سے پتھر ہو گیا مگر رویا نہیں وہ۔۔

عالیہ کے رونے میں اور شدت آگ ئی تھی۔بس کرو عالیہ آغا جی نے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے کہا تم دیکھنا اسکی زندگی میں ایک ایسا انسان آئے گا جو نی صرف اسکو ہنسنا اور جینا سکھا دے گا بلکہ اسکے ماضی کے زخموں پر ایسا مرہم رکھے گا فرہاد کو محسوس ہو گا کہ کبھی ایسے ناخوشگوار دن اسکی زندگی میں آئے ہی نہیں تھے۔

اللہ کرے ایسا ہی ہو عالیہ نے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا۔

آمین۔۔آغا جی نے بھی صدق دل سے کہا اور چائے اٹھا کر پینے لگ گ ئے

کی ا؟ کیا کہہ رہی ہیں امی آپ ؟حور عین کا منہ حیرت سے کھلا تھا۔

جی یہی بات ہے اور یہی سچ ہے۔۔صابرہ خاتون نے جواب دیا۔

امی آپکی طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟نادر بھائی کی لی ئے حرم کا رشتہ۔۔کتنا برا مزاق ہے یہ۔۔حور عین ابھی تک حیرت میں تھی۔

مزاق نہیں ہے یہ تمھارے تایا اور تائی دونوں نے بات کی ہے مجھ سے انہوں نے کہا ہے کہ حرم ہماری ہے اور جواب ہاں میں ہی ہونا چاہی ئے-صابرہ خاتون نے بتایا۔

دماغ خراب ہو گیا ہے تایا ابو اور تائی دونوں کا۔ حرم انکی کب سے ہو گئی اور اپنے نالائق بیٹے کے لیئے انہیں حرم ہی ملی تھی۔ حورعین کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا۔ نادر بھائی نالائق، آوارہ، بے روزگار اور مشکل سے میٹرک پاس کیا ہے۔۔ سارا دن دوستوں کے ساتھ آوارہ گردی کرتے ہیں اور حرم کو دیکھیں امی پورے خاندان میں ایسی لڑکی نہیں ہے پیاری بھی ہے سمجھدار بھی گریجوایشن مکمل ہو گیا ہے وہ ماسٹرز میں ایڈمیشن لینے والی ہے۔۔ دونوں کا کوئی جوڑ نہیں بنتا۔ امی آپ کیوں نہیں سمجھ رہی ہیں۔ حورعین تو پاگل ہونے کو تھی۔

تو کیا کروں میں ؟ تمہارے تایا کے بہت احسان ہیں ہم پر اب ہی موقع ہے کہ ہم۔۔

کونسے احسان ؟ حورعین نے انکی بات درمیان میں ہی کاٹی۔۔ کس احسان کی بات کر رہی ہیں آپ۔۔ کبھی تایا اور تائی نے آکر پوچھا کہ ہم زندہ ہیں یا نہیں جو تھوڑا بہت انہوں نے کیا وہ انکا فرض بنتا تھا اور بدلے میں کیا مانگ رہے ہیں وہ اپنے آوارہ بیٹے کے لیئے خاندان کی سب سے

بہترین لڑکی۔۔واہ واہ کیا خوب قیمت لگائی ہے اپنے احسان کی انہوں نے۔۔حور عین کو لگ رہا تھا کہ اسکے دماغ کی کوئی رگ پھٹ جائے گی۔

تو اب کیا کوئی شہزادہ آئے گا تم لوگوں کی لیۓ-- حرم کا تو پتا نہیں مگر تم تو خود ہی ڈھونڈ لو گی اپنے لیۓ۔آخر خون تو تم لوگوں میں بھی اسی باپ کا ہے نا جو اپنی مرضی کرتا تھا اب اولاد بھی وہی کرے گی۔۔میرے ہی نصیب برے ہیں۔۔جو اس نے کیا چھوڑ کر چلا گیا اب تم لوگ بھی وہی کر و جاؤ جی لو اپنی زندگی جا کر میرا کیا ہے آج زندہ ہوں کل کا پتا نہیں ساری عمر دکھوں میں ہی گزر گئی-- صابرہ خاتون باقاعدہ رونے لگ گئی تھی۔

امی پلیز روئیں مت۔۔چپ کر جائیں۔اسکے دل پر کسی خنجر کی طرح لگی تھیں امی کی باتیں۔آپ حرم کا بھی تو سوچیں اسکو کیسا لگے گا وہ سخت ناپسند کرتی ہے نادر بھائی کو وہ کیسے جیۓ گی--وہ مر جائے گی امی۔۔وہ مر جائے گی-- حور عین کو اپنی آواز بھیگ گئی۔

جانتی ہوں وہ لڑکا حرم کے لائق نہیں ہے میں نے سوچنے کا وقت مانگا ہے اور اللہ پاک پر چھوڑ دیا ہے سب۔۔اب جو گا بہتر ہی ہو گا۔۔امی نے اطمینان سے جواب دیا۔

کچھ بھی ہو جائے پر میں حرم کی شادی اس انسان سے نہیں ہونے دونگی۔۔ایسا کبھی بھی نہیں ہو گا۔۔حورعین نے بھی اتنے ہی یقین سے کہا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلی گئی۔

جب وہ اپنے کمرے میں آئی تو اس نے دیکھا کہ حرم جائے نماز پر بیٹھی تھی جبکہ وہ امی کے کمرے میں گئی تب حرم عشا کی نماز پڑھنے لگی اب اس نے نماز پڑھ لی تھی اسکا مطلب تھا کہ اس نے سب سن لیا تھا۔۔اس نے حرم کو دیکھا حرم کی نگائیں سجدے والی جگہ پر جمی تھیں۔۔

حورعین کو حرم پر کسی بت کا گمان ہوا سا کن بت۔۔حورعین کو حرم پر ترس آیا بہت اسکے لیے تو ضرور کسی شہزادے کو ہی آنا چاہیے کیونکہ وہ ایک اداس شہزادی تھی۔۔پھر اس نے دیکھا کہ حرم کہ ہونٹ ہلے آہستہ سے حرم نے ایک نام پکارہ۔۔حورعین بہت غور سے دیکھ رہی تھی اسے اور اسے محسوس ہوا جیسے حرم نے اللہ کو پکارا ہو۔۔ہاں اللہ ہی کہا تھا حرم نے کتنے ضبط کے

ساتھ۔۔وہ اٹھ گ ئی جائے نماز سے بنا دعا مانگے۔۔مطلب وہ ناراض ہو گ ئی تھی اللہ پاک سے۔۔اس نے جائے نماز طے کر کے صوفے پر رکھا اور لیٹ گ ئی اپنے بستر میں کمبل اوپر کر لیا۔

حرم چائے لاؤں؟ ثنا نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پ وچھا۔

نہیں مجھے نیند آئی ہے سونے لگی ہوں پلیز مجھے کوئی تنگ نا کرے۔۔حرم نے کمبل کے اندر سے ہی جواب دیا۔

اتنی جلدی سو گ ئی آج۔۔ثنا کو کسی گڑ بڑ کا احساس ہو۔

اور حور عین جانتی تھی وہ ساری رات نہیں سو پائے گی۔۔ی ا تو روئے گی ی ا پھر آنسو روک کر رکھے گی۔۔دونوں کام تکلیف دہ تھے۔

اللہ پاک کوئی معجزہ کر دیں۔۔مدد کریں ہماری۔۔حرم پر رحم کریں۔۔اس شخص سے بچا لیں اسے۔۔پلیز اللہ پاک سن لیں ہماری دعائیں۔۔ حور عین نے صدق دل سے دعا کی تھی اور شاید قبولیت کی گھڑی تھی وہ کیونکہ جو ہونے والا تھا وہ بھی معجزہ ہی تھا۔

✸✸✸✸✸✸✸✸✸✸

جا رہے ہو چھوڑ کر۔۔ وہ آج پھر آئی تھی۔ سیاہ چادر میں لپٹی۔۔ آج وہ بول رہی تھی کچھ پوچھ رہی تھی۔۔

کون ہو تم؟ فرہاد نے الٹا سوال کیا۔

کہاں جاؤ گے مجھے چھوڑ کر۔۔ وہ پوچھنے پر بضد تھی۔ کیوں جا رہے ہو مجھے ساتھ لی ئے بنا ہی۔۔ کہاں رہو گے میرے بنا؟ میرے وجود کو جھٹلا رہے ہو نا کہاں تک بھاگو گے مجھ سے؟؟ وہ فرہاد کے سامنے کھڑی تھی کچھ فاصلے پر۔ چاروں طرف دھند ہونے کے باعث وہ ٹھیک سے دیکھ نہیں پا رہا تھا۔ فرہاد نے ایک قدم آگے بڑھایا اسکی طرف۔۔ اور جیسے ہی فرہاد نے قدم بڑھایا وہ ایک قدم پیچھے ہوئی تھی۔

کون ہو تم؟ بتاؤ تو مجھے آخر مس ئی لہ کیا ہے تمھیں؟ فرہاد آگے بڑھ رہا تھا اور وہ پیچھے ہٹ رہی تھی۔

دور مت جاؤ مجھ سے۔۔مجھے بتاؤ کی اپرابلم ہے ؟کیوں پریشان ہو تم۔۔کیوں پکارتی ہو تم مجھے ؟کیا رشتہ ہے میرا تم سے ؟فرہاد آگے بڑھتے ہوئے پ وچھ رہا تھا جبکہ وہ تیزی سے پیچھے ہٹ رہی تھی۔

سنو۔۔رکو۔۔دور مت جاؤ --فرہاد نے قدموں کو تیز کرتے ہوئے کہا۔

مجھے ڈھونڈلو۔۔پلیز مجھے دھونڈلو۔۔وہ دھند میں غائب ہو رہی تھی۔

رکو۔۔فرہاد نے باقاعدہ بھاگنا شروع کر دیا تھا وہ اس طرف بھاگ رہا تھا جہاں وہ گم ہوئی تھی۔

سنو۔۔رک جاؤ --اب وہ چلا رہا تھا اور فل اسپیڈ سے بھاگ رہا تھا۔اب اسکا سانس پھولنے لگ گیا تھا۔

مجھے ڈھونڈلو۔۔بھیگی آواز کے ساتھ ایک سسکی ابھری اور فضا میں گم ہو گ ئی۔

وہ خالی سڑک پر پاگلوں کی طرح بھاگ رہا تھا۔۔ : رک جاؤ --وہ پوری قوت سے چلایا اور پھر اسکی آنکھ کھل گ ئی --فل سردی میں بھی وہ پسینے میں شرابور تھا وہ سانس ایسے چل رہی تھی جیسے وہ میلوں تک بھاگتا ہوا آیا ہے۔کمرے میں اندھیرا پھیلا ہوا تھا فرہاد نے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ لیمپ آن کیا۔پیاس سے اسکا گلا خشک ہو گیا گیا وہ بیڈ سے نیچے اترا اور سامنے میز پر رکھے ہوئے جگ سے پانی گلاس میں ڈالا اور ایک ہی سانس میں پی گیا اب وہ پر سکون ہونے کی کوشش کر رہا تھا اسے گبھراہٹ محسوس ہو رہی تھی وہ کھڑکی کے پاس آیا اور پورا کھول کر کھڑا ہو گیا ٹھنڈی ہوا کا ایک جھونکا اس سے ٹکرایا۔۔بہت عجیب خواب تھا وہ ابھی تک اس خواب کے زیرِاثر تھا اسکو کیسے پتا چلا میں جارہا ہوں ؟ابھی رات ہی تو بات کی تھی میں نے آغا جی سے کہ میں اسپیشلائی زیشن کے لی ئے ابروڈ جارہا ہوں۔۔پر اسے کیسے پتا چلا؟آخر کیسے ؟فرہاد کا دماغ ماؤف ہونے لگا۔ایک ٹھنڈی ہوا کا جھونکا آیا اور ساتھ ہی اللہ اکبر اللہ اکبر کی آواز گونجی۔

فرہاد نے ٹائی م دیکھا صبح کے ساڑھے تین بج رہے تھے مؤذن تہجد کی اذان دے رہا تھا۔۔وہ آنکھیں بند کر کے اذان سننے لگ گیا۔۔آؤ کامیابی کی طرف۔۔مؤذن پکار رہا تھا اور فرہاد کے

دل میں سکون اتر رہا تھااذان ختم ہو چکی تھی فرہاد نے کھڑکی سے باہر سر نکال کر ٹاؤن میں موجود مسجد کی طرف دیکھا جہاں سے کچھ دیر پہلے اذان کی آواز آرہی تھی۔ فرہاد نے کھڑکی بند کی اپنا کوٹ اٹھایااور کمرے کا دروازہ بند کرتے ہرئے سیڑھیاں اترتے نیچے آیا۔۔آغا جان کے کمرے کی لائٹس آن تھی اسکا مطلب وہ بھی اٹھے ہوئے تھے تہجد پڑھنا انکا معمول تھا۔اب وہ گیٹ کی طرف جارہا تھااسے دیکھ کر گارڈ نے گیٹ کھولا وہ گیٹ سے باہر نکل آیااب اسکے قدم مسجد کی طرف اٹھ رہے تھے اور کانوں میں ایک ہی آواز گونج رہی تھی۔۔آؤ کامیابی کی طرف۔۔آؤ کامیابی کی طرف۔۔

بے شک وہ اس زات سے ایک عرصہ تک ناراض رہا ہے پر آج اسے کسی اور کے لیئے کچھ مانگنا تھااور اس نے ہمیشہ آغا جی سے سنا تھا کہ یہ وقت بہت قبولیت کا ہوتا ہے۔اور آج اسے اپنی دعاؤں کو قبول کروانا تھا۔

✸✸✸✸✸✸✸✸✸✸

ہم اوس کے قطرے ہیں کہ

بھکرے ہوئے موتی۔۔

دھوکہ نظر آئے تو

ہمیں رول کر دیکھو۔۔

سینماہاؤس کے باہر کافی رش تھازی کا پورا گروپ مووی ختم ہونے کے بعد سینما سے باہر جا چکا تھا وہ جو اپنا بیگ اندر ہی اپنی سیٹ پر بھول گئی تھی اسے لینے واپس آئی تو تبھی وہ زی کے پاس آیا۔ ہے زی کیسی ہو؟ زی نے پلٹ کر دیکھا وہ اسکے پیچھے کھڑا تھا۔

تم۔۔ تمہیں اور کوئی کام نہیں ہے کیا؟ تم یہاں بھی آگئے--زی کے چہری پر واضح ناگواری تھی۔ ایک پل کے لیئے سامنے کھڑے شخص کے چہرے کا رنگ بدلا دوسرے ہی پل اس نے قہقہہ لگایا۔ تمہارا پیچھا نہیں کر رہا میں بھی یہاں مووی دیکھنے آیا ہوں ۳۰ منٹس کی بریک کے بعد سٹارٹ ہو گی۔ ویسے میں نے سنا ہے کہ تم لوگوں نے کوئی لو سٹوری مووی دیکھی

ہے۔۔اینڈنگ اچھی ہوئی کہ نہیں؟ہیرو کو ہیروئی ن ملی کہ نہیں؟وہ زی کو چڑانے کے لی ئے مسکراہٹ دبائے پ وچھ رہا تھا۔

تمہاری فضول باتوں کے لی ئے ٹائی م نہیں ہے میرے پاس۔زی نے جانے کے لی ئے قدم بڑھایا تو وہ اسکو راستے میں کھڑا ہو گیا بالکل اسکے سامنے راستہ روک کر۔۔چلی جانا پہلے جواب تو دے دو۔

راستہ چھوڑو میرا۔۔زی نے غصے سے کہا۔

اگر نا چھوڑوں تو؟؟اب وہ پوچھ رہا تھا۔

یہ میرا بیگ دیکھ رہے ہو شاید تم جانتے بھی نہیں ہو کہ اس میں کیا ہے۔یہ تمہارے منہ پر لگے گا مسٹر رون۔۔اور تم یہ بالکل بھی چاہو گے کہ موو ی دیکھنے کی بجائے تمہیں ہاسپٹل جانا پڑے اپنے ناک کی ٹوٹی ہوئی ہڈی جڑوانے یا ٹوٹے ہوئے دانت دوبارہ لگوانے کے لی ئے--زی نے ایک ایک لفظ چبا کر جواب دیا۔

ہاہاہا۔۔رون نے پہلے تو قہقہہ لگایا اور پھر ایک دم سیریس ہوا۔تمہاری یہی باتیں تو جان لیتی ہیں میری۔۔اچھا بس یہ بتادو کہ کیا ہے ایسا اس ریم <رومان> میں جو مجھ میں نہیں ہے؟ وہ زی کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پ وچھ رہا تھا۔بتاؤ مجھے۔۔وہ ایک قدم آگے بڑھا۔کیا ہے اس میں ایسا جو میرے پاس نہیں ہے؟

خود پر ایک نظر ڈالو رون اور پھر دیکھو۔۔فرق تمہیں خود ہی پتا چل جائے گ ا۔۔زی نے طنز سے کہا تھا۔رون گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا اسے اور اسکی باتوں پر بھی غور کر رہا تھا اور پھر اسے احساس ہو کہ وہ اسکا راستہ روکے کھڑا ہے۔۔وہ اسکے راستے میں حائل تھا۔اووووشٹ۔۔ریم تو ایسا کبھی بھی نہیں کر سکتا کہ وہ کسی لڑکی کا خواہ وہ زی ہی کیوں نا ہو اسکا راستہ روکے۔۔۔فرق واضح تھا۔۔رون اور ریم کا فرق واضح تھا رون کو احساس ہوا اور وہ بنا کچھ بولے اسکے راستے سی ہٹ گیا اور اسے گزرنے کے لی ئے راستہ دیا۔زی دل میں خدا کا شکر کرتے ہوئے بلڈ نگ سے باہر نکل گ ئی۔وہ زی کو جاتا دیکھ رہا تھا۔۔محبت۔۔۔محبت انسان کو راستے کا بھکاری بنا دیتی ہے۔۔رون کے گوپ کے لڑکوں نے اسے آواز دی اور پھر وہ سر جھٹک کر انکی طرف بڑھ گیا۔

زی ابھی تک نہیں آئی-- شالے نے رکتے ہوئے کہا۔ زی کے گروپ میں سے چھ لوگ مووی دیکھنے آئے تھے۔ ریم اور ڈیرک سب سے آگے چل رہے تھے جبکہ انکے پیچھے جمی، میشا اور شالے۔۔ تبھی شالے کو احساس ہوا کہ زی تو ابھی تک آئی ہی نہیں جبکہ وہ لوگ کافی آگے نکل آئے تھے۔

وہ دیکھو۔۔۔ ریم نے اشارہ کیا۔۔ زی بھاگتی ہوئی آ رہی تھی۔۔

تم لوگ رک نہیں سکتے تھے کیا؟ زی نے ہانپتے ہوئے کہا۔۔ سوری۔۔ شالے جو زی کی بیسٹ فرینڈ تھی اس نے سوری کیا۔ انہوں نے دوبارہ چلنا شروع کیا۔ پارکنگ ایریا بلڈنگ سے کافی دور تھا۔ مووی کافی بورنگ تھی نا اور اینڈنگ بھی اچھی نہیں ہوئی-- میشا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

ہیرو اور ہیروئین کو مل جانا چاہیے تھا۔۔ زی کو بھی دکھ ہوا۔

پر رئی ل لائی ف میں ایسا ہی ہوتا ہیر و اور ہیر وئی ن نہیں مل پاتے۔۔ شالے نے حقیقت پر نظر ڈالی۔ وہ تینوں لڑکیاں مووی پر تبصرہ کر رہی تھیں۔

اوئے سلی گرلز۔۔ لو جیسی کوئی چی زا یگزسٹ ہی نہیں کرتی یہ جسٹ موویز میں ہوتا۔۔ پاگل پن۔۔ ایسے ہی فضول ہے یہ سب جو دکھاتے ہیں۔۔ ٹائی م پاس۔۔ ریم نے کہا اور پھر ڈیرک اور ریم دونوں ایک ساتھ ہنسے تھے۔

پیار کا وجود ہے۔۔ زی نے جواب دیا۔ اس سے پیار کی توہین برداشت نا ہوئی۔

اچھا دکھاؤ زرا۔۔ مجھے تو کچھ نظر نہیں آرہا۔۔ : ریم، ڈیرک ار و جمی تینوں کا قہقہہ ریم کی بات پر ایک ساتھ بلند ہو تھا۔

یس یہ ایگزسٹ کرتا ہے اور ریم تم انکار مت کرو میں نے سنا ہے جو اس سے انکار کرتا ہے یہ اسی کو ہوتا ہے اور اپنے آگے جھکا دیتا ہے۔۔ شالے نے بھی زی کی تائی د کی۔

اوورئی لی۔۔ریم نے حیران ہوتے ہوئے کہ آؤ چیک کرتے ہیں۔ریم نے چند قدم آگے بڑھائے اور سڑک کے بالکل درمیان میں کھڑا ہو گیا۔۔لیٹس سی۔۔اس نے ان پانچوں کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔

”ہے لو۔۔اے محبت۔۔وہ آسمان کی طرف منہ کر کے پوری قوت سے چلایا۔۔یہ دیکھو میں نہیں مانتا تمہیں۔۔

آس پاس سے گزرتے ہوئے لوگوں نے حیرت سے دیکھا اسے۔

ہے لو (اے محبت) لک ایٹ می۔۔پورے غرور سے کھڑا ہوں تمہارے سامنے۔۔بالکل سیدھا۔۔جھکا کر دکھاؤ مجھے اپنے سامنے۔۔“

وہ ہنس رہا تھا ساتھ میں جمی،ڈیرک،میشا اور شالے بھی اسکے پاگل پن پر بس ایک زی خاموش کھڑی تھی۔حیرت سے دیکھ رہی تھی۔

اے محبت سناتم نے۔۔ کہاں رہتی ہو؟آؤ ڈھونڈو مجھے۔۔ جھکا کر دکھاؤ--اگر تم نے جھکا دیا میرا سر تو مان جاؤں گ ا تمہیں۔۔۔ ہے لو سنا تم نے۔۔اب وہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھے تھوڑا جھکا ہو تھا اور ہنس رہا تھا بے تحاشہ۔۔لو مائی فٹ۔۔۔ فضا میں نفرت سے بھری آواز گونج گ ئی اسکی۔۔

ٹھک۔۔اور کتاب پڑھتی حرم کے ہاتھ سے کتاب اچھل کر نیچے گر گ ئی۔۔ک مرے کی کھڑکی جو صحن کی طرف کھلتی تھی ایک جھٹکے سے کھلی تھی اور اسکے دیوار سے لگنے کی وجہ سے ٹھک کی بہت تیز آواز پیدا ہوئی تھی اور حرم جو کتاب پڑھنے میں اتنی مگن تھی اس آواز پر اسکا دل اچھل کر حلق میں آگیا وہ بری طرح ڈر گ ئی تھی۔۔

کیا ہوا حرم؟ شزا نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پ وچھا اور حرم کا دل ابھی تک زور زور سے دھڑک رہا تھا وہ ابھی تک خوف کے زیرِ اثر تھی اور نگاہیں کھڑکی پر تھیں جسکے دونوں پٹ اور آگے لگا ہوا پردہ بھی ابھی رک ہل رہا تھا۔ شزا کی آواز پر وہ چونکی۔کچھ نہیں وہ کھڑکی کھل گ ئی تھی۔ حرم نے کتاب اٹھاتے ہوئے جواب دیا۔

ہاں باہر بہت تیز ہوا چل رہی ہے۔۔ موسم خراب ہو رہا ہے۔ شزا نے کہا اور دوبارہ کمرے سے چلی گئی۔

وہ اٹھ کر کھڑکی کے پاس آئی اور باہر جھانکا واقعی ہوا بہت تیز چل رہی تھی۔ آسمان پر بادل چھا جانے کے باعث ایک بھی ستارہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ نا جانے کیوں اسکا دل ابھی تک دھڑک رہا تھا ایک عجیب سا احساس تھا جو اسے محسوس ہو رہا تھا۔۔

دور کہیں کسی نے محبت کو پکارا تھا بہت شدت سے۔۔ کسی نے محبت کا مزاق اڑایا تھا۔۔ فضا میں کسی صداکار کی محبت کی صدا دیر تک گونجتی رہی تھی پھر کیسے ہو سکتا تھا کہ وہ حرم تک کا پہنچتی اسے محسوس نا ہوتی۔۔ وہ کھڑکی بند کر کے کتاب اٹھا کر واپس اپنی جگہ پر بیٹھ چکی تھی۔۔ مگر فضا میں محبت کی صدا گونجتی رہی کوئی دیر تک محبت کی صدا لگا تا رہا تھا۔۔ وقت تقدیر کے فیصلے کا منتظر تھا۔ اور تقدیر نے وقت کے پنّوں پر ملن کی مہر لگائی۔۔ ملن مقرر کر دیا گیا۔۔ تو ملن طے تھا بہت جلد۔۔

✸✸✸✸✸✸✸✸

لاہور میں صبح سے ہی بادل چھائے ہوئے تھے۔ سردی کی شدت میں اضافہ ہونے کے ساتھ ساتھ موسم خاصہ خوشگوار ہو گیا تھا۔ خلاف توقع آج حرم کا موڈ کافی اچھا تھا۔ دل میں جو غبار تھا وہ پچھلی رات کو آنسوؤں میں بہا دینے کے بعد اب وہ کافی پرسکون تھی۔ اس نے سیاہ رنگ کا ٹراؤزر اور مہرون رنگ کی ٹخنوں سے ذرا اوپر تک آتی فراک پہن رکھی تھی۔ سیاہ سویٹر پہنے ہوا تھا۔ اپنے دھلے دھلائے چہرے اور اپنی نرم سی مسکراہٹ کے ساتھ وہ سیدھا دل میں اترتی محسوس ہو رہی تھی۔ شزا اور حور عین نے ٹی وی کے آگے ڈیرا لگایا ہوا تھا دونوں بہت خوش نظر آ رہی تھیں کیونکہ آج انہیں دسمبر کی چھٹیاں ہو گئی تھیں۔ پورے ایک ہفتے کے لیے وہ دونوں فارغ تھیں اور اسی خوشی کو سیلیبریٹ کرنے کے لیے انہوں نے ثنا کو پکوڑے بنانے پر لگایا ہوا تھا۔ موسم بھی بارش کا تھا اور سونے پر سہاگہ یہ ہو گیا تھا کہ ساجدہ اور صابرہ خاتون دونوں بازار گئی ہوئی تھیں اسطرح جوئی روک ٹوک نہیں تھی ان پر اور وہ سب کھل کر انجوائے کر رہی تھیں۔ حرم نے چائے بنا کر تھرمس میں ڈالی۔ پورے کچن میں پکوڑوں کی خوشبو پھیلی

ہوئی تھی۔ خوشبو تو شزا اور حو عین کے کمرے تک بھی پہنچ گئی تھی لیکن وہ دونوں صبر و شکر سے کام لے کر وہیں پر بیٹھی رہیں کہ اگر کچن میں گئی تو کام کرنے پڑے گا اور وہ دونوں تو پہلے ہی کام چور تھیں پھر رسک کیوں لیتیں۔۔۔

میں چھت کا راؤنڈ لگا آؤں۔۔ حرم نے پلیٹ میں پکوڑے رکھتے ہوئے کہا۔ اسے یہ موسم اچھا لگتا تھا اور چھت سے کھلے آسمان کو دیکھنا وہ بھی اس موسم میں تو جیسے پاگل کرتا تھا۔

ہمیں خواب کیوں نظر آتے ہیں؟؟۔ وہ حور عین اور شزا کے کمرے کے پاس سے گزری تو یہ آواز سن کر چونکی۔ آواز اندر سے آئی تھی۔ غالباً کوئی ٹی وی پروگرام چل رہا تھا۔ وہ بھاگنے کے انداز میں کمرے میں داخل ہوئی۔

پیچھے کرو۔ پیچھے کرو۔۔ وہ ان دونوں کے درمیان صوفے پر ہی جگہ بناتے ہوئے بیٹھ گئی۔ ریموٹ شزا کے ہاتھ میں تھا اور چینل سرچ کرتا ہوا اسکا ہاتھ رکا اب وہ دونوں حرم کو حیرت سے دیکھ رہی تھیں۔

ارے وہاں لگاؤ ناجہاں خواب کے بارے میں بتایا جا رہا تھا۔۔ حرم نے کہا۔

لواب یہ میڈم خوابوں کی تعبیر جانے گی۔ حورعین نے منہ بنایا۔ شزا چینل بیک کر رہی تھی جبکہ حرم کی نگاہیں ٹی وی پر ہی جمی ہوئی تھیں اور وہ پلیٹ سے پکوڑے اٹھا کر کھا رہی تھی۔ تبھی باہر گیٹ پر بیل ہوئی۔

جاؤ حورعین دروازہ کھولو لگتا ہے نبیل آگیا ہے۔

میں نہیں۔۔۔ حورعین نے منہ بناتے ہوئے کہا گرم بستر سے نکلنا عزاب لگتا تھا۔

جاؤ اب۔۔ برگر بھی تو تم لوگوں نے ہی منگوائے ہیں وہ ٹھنڈ میں باہر کھڑا ہے۔۔ حرم نے غصے سے کہا۔

مرو تم لوگ۔۔ حورعین بڑبڑاتے ہوئے چلی گئی۔

حرم لگتا ہے اس چینل پر بریک آگئی ہے۔۔ نہیں مل رہا پتا نہیں کہاں لگا ہوا تھا۔ شزا نے اکتا کر کہا۔

تبھی ثنا ٹرالی پر چائے اور پکوڑے رکھ کر کمرے میں لے آئی اور اس کے پیچھے پیچھے نبیل اور حورعین بھی آگئے۔ نبیل فوراً بیڈ پر پڑے ہوئے کمبل میں گھس گیا وہ حرم، حورعین کا

بھائی تھا اور حور عین سے چھوٹا تھا۔ ثنا نے سب کو انکی کھانے کی چیزیں دی وہ کھانے کے ساتھ ساتھ ہارر مووی دیکھنے میں مگن تھے۔

ایک بار پھر گیٹ پر بیل ہوئی۔

ہیں اب کون آگیا۔۔ وہ سبھی ایک دم اچھلے۔

اس گھر کی مالکنیں شاپنگ سے واپس آگ ئی ہیں۔۔ نبیل کا اشارہ امیّوں کی طرف تھا۔

اووشٹ۔۔ ہم نے تو کچن بھی اتنا گندا کیا ہوا ہے۔۔ ایسا حال دیکھ کر بہت ڈانٹ پڑے گی۔۔ ثنا کے منہ سے نکلا۔

اب بیٹھ جاؤ آرام سے کچھ نہیں ہوتا۔۔ حرم نے اسے بٹھاتے ہوئے کہا اور وہ جو برتن سمیٹنے لگ گ ئی تھی۔ نبیل دروازہ کھولنے چلا گیا۔ جبکہ شزا اور حور عین پوری طرح مووی دیکھنے میں غرق تھیں۔

دیکھو کون آیا ہے ؟؟ نبیل نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور اسکے پیچھے ثانی آپی کمرے میں داخل ہوئی-- ثانی آپی کو دیکھ کر ان چاروں کے منہ حیرت سے کھلے-- اور پھر وہ چاروں خوشی سے چینختی ہوئی اپنی جگہ سے اٹھیں۔ ثانی آپی، حرم نے بڑے تایا کی بیٹی تھی۔

سب سے پہلے حرم ان سے گلے ملی اور پھر باری باری وہ تینوں۔ ایک سال کا عبداللہ جو ثانی آپی کا بیٹا تھا اسے انکی گود سے شزا نے لے لیا۔

ہمیں تو یقین نہیں آ رہا-- حرم نے کہتے ہوئے انہیں بستر پر بٹھایا-- چچی لوگ کدھر ہیں ؟؟ ثانی آپی نے پوچھا۔

وہ لوگ بازار گ ئی ہیں-- ثنا نے جواب دیا۔ حرم نے ثانی آپی کے چہرے پر پریشانی کے آثار دیکھے۔

آپی سب ٹھیک تو ہے نا؟ تایا اور تائی سب خیریت سے تو ہے نا؟ حرم نے پریشان ہوتے ہوئے پ وچھا۔

ہاں اللہ کا شکر سب ٹھیک ہیں۔۔ابس جس دن سے ادھر آئی ہ وں اسی دن سے عبداللہ بیمار ہے۔امی ابو دونوں کسی شادی کی تقریب میں گ ئے ہیں--ثانی آپی نے بتایا۔

شادی کس کی ہے؟حور عین نے پوچھا۔

پتا نہیں ابو کے کسی دوست کے بیٹے کی تھی۔عبداللہ کی طبیعت آج زیادہ خراب تھی اس لی ئے میں ادھر آگ ئی کہ چ لو دونوں چچیوں میں سے کسی ایک کو اپنے ساتھ ہاسپٹل لے جاؤں گی۔

گڑیا کہاں ہے؟آپ اسکو نہیں لے کر آئیں؟ثنا نے انہیں چائے ک اکپ پکڑاتے ہوئے پ وچھا۔ثانی آپی کے دو ہی بچے تھے بڑی تین سالا گڑیا اور ایک سالا عبداللہ جو اس وقت انکے ساتھ تھا۔

اسے میں شہرین کے پاس چھوڑ کر آئی ہ وں۔ثانی آپی نے جواب دیا۔شہرین ثانی آپی کی چھوٹی بہن تھی جو خرم اور ثنا کی ہی ہم عمر تھی۔

میں فون کر کے پوچھتی ہوں شاید امی اور آنٹی آنے ہی والی ہوں۔۔ حرم نے کال ملاتے ہوئے کہا۔

انہیں پریشان مت کرو۔۔ تم چلو میرے ساتھ۔۔ باہر ڈرائیور گاڑی لے کر کھڑا ہے۔ثانی آپی نے مس ئی لے کا حل پیش کیا۔

اوکے۔۔ پانچ منٹ دیں مجھے میں بس ابھی ریڈی ہو کر آتی ہوں۔۔ حرم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گ ئی۔۔

پورے پانچ منٹس کے بعد وہ واپس کمرے آئی تھی۔سیاہ رنگ گے گرم سٹالر سے اس نے نقاب کیا ہوا تھا۔سیاہ اور مہرون رنگوں کے امتزاج کی گرم شال کو اس نے اپنے چاروں طرف پھیلا لیا تھا۔بند جوتے پہنے وہ ثانی آپی کے ساتھ جانے کے لی ئے ریڈی تھی۔

ویسے آپی جانا کونسے ہاسپٹل ہے؟ حرم نے پوچھا۔

ڈاکٹر سمیع کے کلینک وہ چائی لڈ اسپیشلسٹ ہیں۔۔ثانی آپی نے بتایا۔

ڈاکٹر سمیع اور ثانی آپی کے ہیسبنڈ وہاج بھائی دونوں بیسٹ فرینڈز ہیں۔۔وہاج بھائی کام کے سلسلے میں ملک سے باہر گئے ہوئے تھے اس لیے ثانی آپی اپنے مائیکے میں آئی ہوئی تھی۔

ارے حورعین وہ سامنے والی الماری سے میری بلیورنگ کی فائل لے کر آنا کچھ نوٹس ہیں مجھے وہ کشف کو دینے ہیں اسکا گھر کلینک کے پاس ہی ہے۔

فائل لینے کے بعد اب وہ دونوں گیٹ سے باہر نکلیں۔موسم کافی خراب ہو گیا تھا۔بارش شروع ہونے والی تھی جیسے۔وہ دونوں اب گاڑی میں بیٹھ گئی تھیں جبکہ شزا، حورعین اور ثنا گیٹ سے منہ باہر نکالے انہیں دیکھ رہیں تھیں۔

اب تم لوگ اندر چلو یا اعلان کروانا پڑے گا۔۔نبیل نے تینوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔اور وہ تینوں ہی منہ بنا کر اندر چلی گئں۔

ثانی آپی نے خیریت و عافیت کی دعا کی۔ڈرائیور گاڑی زن سے نکال کر لے گیا جبکہ حرم کو نہیں پتا تھا کہ اسکی زندگی کونسا نیا موڑ لینے والی ہے۔

✸✸✸✸✸

عالیہ اپنی فاریہ بھابھی کو تو فون لگاؤ زرا انہیں پوچھو کہ حمزہ اور فرہاد خیر خیریت سے لاہور پہنچ گ ئے کہ نہیں۔۔پتا نہیں کیوں دونوں کا نمبر بند ہے۔اب تک تو انہیں پہنچ جانا چاہی ئے تھا۔زیبا بیگم گے لہجے میں پریشانی تھی۔

فاریہ بھابھی ڈاکٹر سمیع کی وائ ف تھی جو لاہور ہی میں رہتی تھی۔

جی ماما کرتی ہوں۔۔عالیہ نے کال ملائی-دو تین بیل جانے کے بعد کال فاریہ بھابھی نے کال ریسیو کی۔اچھا بھابھی یہ بتائیں آپ کے دونوں دیور پہنچ گ ئے ؟سلام دعا کے بعد عالیہ نے پوچھا۔

ہاں جی وہ دونوں دو گھنٹے پہلے ہی پہنچ گ ئے تھے۔پریشان والی کوئی بات نہیں ہے۔فاریہ بھابھی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

مما پوچھ رہی ہیں کیا کر رہے ہیں بھائی ؟انکی طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟عالیہ نے پوچھا۔

حمزہ تو کھانا کھانے کے فوراً بعد سو گیا تھا جبکی فرہاد ہاسپٹل جانے کیلی ئے ریڈی ہو رہا ہے۔فاریہ بھابھی نے بتایا۔

اچھا یہ آپ مما سے بات کریں انہیں آپ سے بات کرنے کی جلدی ہو رہی ہے۔عالیہ نے فون زیبا بیگم کی طرف بڑھایا۔۔اسلام علیکم کیسی ہیں ممانی آپ؟فاریہ بھابھی اب زیبا بیگم سے بات کر رہی تھی۔

ارے فاریہ تم اسلام آباد کا چکر کب لگاؤ گی؟زیبا بیگم مسکرا کر پوچھ رہی تھی۔

ممانی جب آپ فرہاد کی شادی کریں گی تب آؤں گی-- فاریہ بھابھی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اسکا مطلب آپ نے اسلام آباد کبھی بھی نہیں جانا؟پیچھے سے فرہاد نے ہانک لگائی-اس نے فاریہ بھابھی کی آخری بات سن لی تھی۔

کیوں تم نے شادی نہیں کروانی کیا؟فاریہ بھابھی نے بھی الٹا سوال کیا۔

اوکے میں چلتا ہوں۔۔سمیع بھائی میرا ویٹ کر رہے ہونگے۔۔آپ مما سے بات کریں۔۔وہ بنا جواب دیئے چلا گیا۔اسکے جانے کے بعد فاریہ بھابھی دوبارہ زیبا بیگم کی طرف متوجہ ہو چکی تھی۔

وہ جا رہا تھا۔۔اسے نہیں پرا تھا زندگی کے اس راستے پر ایک نیا موڑ اسکا منتظر ہے۔۔کچھ بدلنے والا ہے یا سب کچھ۔۔کون جانے ؟؟تو ملن طے تھا۔۔ہاں آج ملن ہی تو تھا۔۔

❄❄❄❄❄

آپ لوگ ادھر بیٹھیں۔ڈاکٹر سمیع اس وقت میٹنگ میں ہیں بس کچھ ہی دیر میں آجائیں گے۔ملازم انہیں ڈاکٹر کے آفس میں بٹھا کر چلا گیا۔کمرہ کافی بڑا اور کھلا تھا۔کمرے میں سو دروازے تھے ایک وہ جس سے وہ لوگ اندر آئے تھے اور دوسرا دروازہ دوسری جانب تھا جو ہاسپٹل کے پیچھے کے لان میں کھلتا تھا۔جس دیوار میں دوسرا دروازہ تھا وہ پوری شیشے کی بنی ہوئی تھی البتہ اس وقت اس پر پردے لگے ہوئے تھے۔

آپی ڈاکٹر سمیع کا ہاسپٹل کافی شاندار ہوتا جا رہا ہے دن بدن۔۔حرم نے کمرے کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد کہا۔

ہاں۔۔کافی اچھا ہو گیا ہے۔ثانی آپی نے جواب دیا۔

ہمم ۔۔میں تو یہاں تین سال بعد آئی ہوں۔فرسٹ ٹائم بھی آپکے ساتھ ہی آئی تھی۔ حرم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تبھی دروازہ کھلا اور ملازم اندر آیا اور چائے رکھنے کے بعد واپس چلا گیا۔کمرے کی خاموشی کو ثانی آپی کے موبائل پر ہونے والی بیل نے توڑا۔۔وہاج بھائی کی کال ہے۔۔ حرم نے موبائل انکی طرف بڑھایا۔جبکہ وہ خود چائے پینے کے ساتھ ساتھ شیشے کی دیوار کے باہر لان کو دیکھ رہی تھی۔شام ہوگئی تھی اور بارش بھی شروع ہو چکی تھی۔۔

❄❄❄❄❄❄

اس نے دروازہ کھولنے کیلیے ہاتھ دروازے پر بنے ہینڈل پر رکھا اور پھر اندر سے آتی آواز پر چونک گیا۔

میں نے کہا نا نہیں جانا۔۔مجھے اکیلا چھوڑ کر۔۔مجھ سے ملے بنا۔۔پلیز مت جاؤ نا بھی۔۔

وہ حیران ہوا وہی لہجہ۔۔اسکے ذہن میں کچھ دن پہلے نظر آنے والا خواب گھوم گیا۔۔

جا رہے ہو مجھے اکیلا چھوڑ کر۔۔کہاں جاؤ گے مجھے چھوڑ کر۔۔کیوں جا رہے ہو میرے بنا۔۔

ہاں یہی تو کہا تھا اس نے خواب میں۔۔اور ایسا ہی کچھ اندر موجود لڑکی بول رہی تھی۔

اسکا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ تبھی موبائل پر بیل ہوئی اور وہ ٹرانس کی کیفیت سے باہر نکلا اور موبائل کو دیکھتے ہوئے واپس چلا گیا۔

کچھ دیر بعد وہ ڈاکٹر سمیع کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا۔

اسلام علیکم۔۔ڈاکٹر سمیع نے سلام کیا۔

ثانی بھابھی ان سے ملو یہ ہیں میرے بہت ہی پیارے کزن بھائی اور فرینڈ ڈاکٹر فرہاد علی آغا۔۔اور فرہاد یہ ہیں میرے بیسٹ فرینڈ وہاج کی بیگم۔۔ڈاکٹر سمیع نے تعارف کروایا۔

سمیع بھائی آپ بھول گئے ہیں شاید میں انسے پہلے بھی ملا تھا آپکے گھر پر ہی۔۔فرہاد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اووہاں۔۔میں تو سچ میں ہی بھول گیا تھا۔۔ڈاکٹر سمیع بھی مسکرائے---فرہاد کی نگاہیں کمرے میں کسی کو ڈھونڈ رہی تھی۔۔تو فون پر بات ثانی بھابھی کر رہی تھی؟ کیونکہ روم میں تو اور کوئی بھی نہیں تھا۔ڈاکٹر سمیع اب مکمل طور پر عبداللہ کا چیک اپ کر رہے تھے اور ثانی آپی اسکی کنڈیسن بتا رہی تھی۔

آپ اکیلی آئی ہیں؟ بالآخر فرہاد نے پوچھ ہی لیا۔

نہیں میری چھوٹی سسٹر ساتھ ہے وہ فون سننے باہر گ ئی ہے موسم کی وجہ سے ادھر روم میں نیٹ ورک پرابلم ہو رہا تھا۔ثانی آپی نے بتایا جبکہ فرہاد کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ ایک چھوٹی سی بات کو اتنا کیوں سر پر سوار کر رہا تھا۔

تبھی لائٹ چلی گ ئی کمرے میں صرف ایک ایمرجنسی بلب آن ہوا اور اسکی روشنی بھی دھیمی تھی۔

فرہاد یہاں پچھلے لان میں مالی بابا ہونگے اور ادھر ہی جنریٹر رکھا ہوا ہے مجھے لگتا ہے اس میں کچھ پرابلم ہو گیا ہے تبھی ساری لائٹس آن نہیں ہوئی تم زرا چیک کرو۔۔ڈاکٹر سمیع نے پچھلے لان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔بارش کافی تیز ہو رہی تھی۔فرہاد جو ہاتھ میں پکڑی فائل کھولنے والا تھا ڈاکٹر سمیع کی بات سن کر پچھلے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ یہاں کافی اندھیرا تھا اور بادلوں کی گرج و چمک نے کافی وحشت پھیلائی ہوئی تھی۔اندھیرے ہونے کی وجہ سے اسے کچھ نظر نہیں آیا اور تبھی اندر آتے ہوئے ایک وجود سے بری طرح ٹکرا گیا۔۔۔

ہلکی سی نسوانی چینخ ابھری اور فائی ل اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر دور جا گری۔ جبکہ حرم جو پہلے ہی بجلی کی گرج وچمک سے ڈر گ ئی تھی اس ن ئی افتاد پر اچھل پڑی اسکا دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا کہ ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آجائے گ ا۔

ایم سوری۔۔ وہ اندھیرا ہونے کی وجہ سے مجھے نظر نہیں آیا۔۔ وہ معزرت کر رہا تھا اور ساتھ ہی جھک کر فائی ل اٹھا رہا تھا۔۔ تبھی ایک بار پھر بجلی چمکی اور وہ دونوں چاندنی میں نہا گ ئے-- حرم جو کوئی سخت سا فقرہ بولنے والی تھی ایک دم چپ ہو گ ئی--سامنے کھڑا شخص بہت سے بھی بہت وجیہہ تھا۔۔۔ حرم سے نظریں اسکے چہرے سے ہٹانا مشکل ہو گیا تھا۔

سوری اگین۔۔ مجھے اندھیرے کی وجہ سے کچھ نظر نہیں آیا۔۔ وہ فائی ل پکڑاتے ہوئے بولا۔۔ تبھی بجلی ایک بار اور چمکی اور اس دفعہ وہ چونکا۔۔ وہ وہی تو تھی سیاہ شال میں لپیٹی۔۔ اندھیرا اور دوپٹہ آگے ہونے کی وجہ سے اسکا چہرہ صاف نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔ کچھ تھا۔۔ کچھ اپنا سا۔۔ وہ سمجھ نہیں سکا اور کچھ بول بھی نہیں سکا۔۔ خاموشی گفتگو چاہتی تھی پر الفاظ تو جیسے گم ہو گ ئے تھے۔۔ بس بارش برسنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔۔

اٹس اوکے۔۔میں ہی جلدی میں بنا دیکھے اندر آرہی تھی۔۔وہ بولی تھی اتنی دیر میں پہلی بار ۔۔ہاں۔۔وہی آواز تھی۔۔۔وہ کچھ نا بولا۔۔خاموشی نے پھر چاہا کہ کچھ کہا جائے پر لفظوں نے ایک بار پھر دم توڑ دیا وہ ایک مری مری سی نظر ڈال کر اس پر اندر کی جانب بڑھ گئی-- چلی گئی--؟ہاں وہ اندر جا چکی تھی شیشے کی دیوار کے اس پار۔۔

جبکہ وہ وہیں اسی کاریڈور میں کھڑا تھا۔۔بارش متواتر سے ہو رہی تھی۔۔وقت نے خاص موقع پر ملن کروایا تھا۔۔بارش کا میوزک بج رہا تھا جبکہ وہ اجنبیوں کی طرح آگے بڑھ چکی تھی تو پھر وہ کیوں کھڑا تھا وہیں پر۔۔بارش کے قطرے بجلی کی چمک میں موتیوں کی طرح ہی چمک رہے تھے۔۔اور فرہاد لگ رہا تھا کہ جیسے آج کی بارش کوئی پیغام دے رہی ہے اسے۔۔کوئی بہت ہی خاص پیغام۔۔وہ پیغام جو اس وقت دیا جاتا۔۔وہ نگاڑہ جو اس وقت بجتا ہے جب۔۔جب محبت حملہ آور ہوتی ہے۔۔پر محبت تو اسکی زندگی سے کب کی نکل چکی تھی تو پھر یہ کیا تھا؟

چنبیلی کی بھینی بھینی خوشبو آرہی تھی وہ اپنی فائل سینے سے لگائے اس کاریڈور میں پلر سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔برستی بارش سے اسے ان کہی داستانوں کی سرگوشیاں سنائی دے رہی تھیں۔۔کچھ ہوا تھا یا ہونے والا تھا۔۔۔فرہاد کا دل گبھرا رہا تھا وہ ایسی کسی کہانی کا مرکزی کردار

نہیں بننا چاہتا تھا۔۔ مگر تقدیر کے اپنے ہی فیصلے ہوتے ہیں۔۔۔ جس کے آگے سبھی بے بس ہوتے ہیں

جب وہ کمرے میں واپس آیا تو وہ دونوں جا چکی تھیں۔ نا جانے کیو عجیب خالی پن سا محسوس ہو رہا تھا اسے۔۔ چنبیلی کی خوشبو ابھی تک آ رہی تھی۔

چلے گ ئے وہ لوگ ؟؟ فرہاد نے ڈاکٹر سمیع سے پوچھا۔

ہاں جی چلے گ ئے- بارش کم ہو گ ئی تھی پہلے سے تو انہوں نے جانا مناسب سمجھا۔ ڈاکٹر سمیع نے جواب دیا۔

اوکے اب ہم بھی گھر چلیں بھابھی انتظار کر رہی ہو گی۔ فرہاد نے کہا۔

ہمم۔۔ چلتے ہیں۔۔ ڈاکٹر سمیع کی نگاہیں فائی لوں پر جمی ہوئی تھی جنہیں وہ پوری توجہ سے چیک کر رہے تھے۔

بس کچھ ہی رپورٹس چیک کرلوں اور ڈاکٹر منیب کو آ لینے دو میں اسی کا انتظار کر رہا ہوں۔ یہ رپورٹس اسکو دینی ہیں۔ ڈاکٹر سمیع نے تفصیل سے بتایا۔

اگر تم جانا چاہو تو جا سکتے ہو گھر میں بعد میں آ جاؤں گا۔

ارے نہیں نہیں بھائی۔۔ مجھے کوئی جلدی نہیں ہے۔ ہم دونوں ایک ساتھ جائیں گے۔ فرہاد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کیسی رہی تمھاری میٹنگ؟؟ ڈاکٹر سمیع نے پوچھا۔

ہاں جی اللہ کا شکر بہت اچھی رہی۔۔ کافی مدد مل گ ئی ہے۔کافی کچھ کلی ئی رہو گیا ہے پیشنٹ کا اب میں بہتر طریقے سے علاج کر سکتا ہوں۔فرہاد نے مسکرتے ہوئے جواب دیا۔

چلو شکر ہے جس مقصد کے لی ئے اسلام آباد سے لاہور آئے تھے وہ تو پورا ہوا۔ڈاکٹر سمیع بھی مسکرائے--وہ اب رپورٹس کی طرف دوبارہ سے متوجہ ہو چکے تھے۔

جی بھائی بالکل۔۔فرہاد نے اثبات میں سر ہلایا اور موبائی ل پر آنے والی کال کی طرف متوجہ ہو گیا۔

✿✿✿

ثانی آپی ایسے کیسے دروازے سے واپس چلی گ ئی؟ تم انہیں اندر لے آتی۔۔حور عین نے غصے سے کہا۔

ثانی آپی حرم کو دروازے پر ہی اتار کر واپس گھر چلی گ ئی تھی اس بات پر اب سب کو غصہ آرہا تھا۔امی اور آنٹی نے الگ کلاس لی تھی حرم کی اور اب رات کے ساڑھے دس بجے حور عین اور شزا اسے جینے نہیں دے رہیں تھیں۔۔

اور نہیں تو کیا۔شام کو بھی اتنی جلدی جلدی میں آئی تھی بیٹھی بھی نہیں تھی۔واپسی کا وعدہ کیا تھا اور اب ملے بغیر ہی چلی گ ئی۔۔شزا کو بھی افسوس ہو رہا تھا۔

اوہو۔۔تنگ آگ ئی ہوں میں تم لوگوں کی باتوں سے۔۔حرم جو لیٹی ہوئی تھی ایک دم اٹھ کر بیٹھ گ ئی۔ ک تنی بار بتا چکی ہوں کہ موسم خراب تھا گڑیا کو وہ شہرین کے پاس چھوڑ کر آئی تھی۔۔ثانی آپی کو گڑیا کی زیادہ فکر تھی شہرین اپنی مرضی کی ہے وہ پتا نہیں ٹھیک سے دھیان رکھ پاتی یا نہیں۔۔بس اسی لیۓ انہیں جانا پڑا۔۔اب آگ ئی سمجھ۔۔حرم نے ہاتھ اٹھا کر پوچھا۔

ہاہاہا۔۔ہاں آگ ئی سمجھ۔۔غصہ کیوں کر رہی ہو۔شزا مسکرائی۔

توبہ دماغ خراب کر دیا۔۔ حرم نے دوبارہ لیٹتے ہوئے کہا۔

ارے ہاں یاد آیا۔۔ حرم لیٹتے لیٹتے دوبارہ اٹھ بیٹھی۔ چہرے پر ایک دم ہی مسکراہٹ پھیل گئی۔

کیا یاد آیا؟؟ حور عین اور شزا دونوں فوراً متوجہ ہوئیں۔

آج میں نے ڈاکٹر سمیع کے کلینک پر ایک ڈاکٹر کو دیکھا۔۔ حرم نے کچھ یاد کرتے ہوئے کہا۔

پھر۔۔ شزا نے بے صبری سے پوچھا۔

ظاہر سی بات ہے ہاسپٹل میں یا تو ڈاکٹرز ملے گے یا مریض۔۔ کوئی ایکٹر تو آنے سے رہا۔۔

حور عین نے لاپرواہی سے کہا۔

قسم سے کسی ایکٹر سے کم نہیں تھا۔۔مجھے تو یقین نہیں ہوا کے یہ ڈاکٹر ہے۔۔ویسے تو ڈاکٹر سمیع بھی کافی ہینڈسم ہیں لیکن وہ تو پرسنیلٹی سے کوئی بہت بڑا ایکٹر یا بزنس مین لگ رہا تھا۔۔حرم نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

اووووووو۔۔تو یہ بات ہے۔۔شزا اور حور عین کے ہونٹ سیٹی بجانے کے انداز میں سکڑے۔۔ تو جناب حرم نور کو ایک ڈاکٹر پر کرش ہو گیا۔شزا نے شرارت سے کہا۔

اوہو۔۔ارے ایسی بات نہیں ہے۔۔وہ کافی وجیہہ شخص تھا میں نے تعریف کر دی تو اس میں کرش والی کیا بات ہے۔حرم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

ہاہاہا۔۔تو بات ہوئی کیا؟ارے نمبر شمبر لے لیتی۔۔ویسے نام کیا تھا؟حور عین نے مسکراہٹ دباتے ہوئے پوچھا۔

دفعہ ۔۔تم دونوں سے تو کوئی بات کرنا ہی فضول ہے۔۔اب حرم کو سچ میں غصہ آگیا تھا۔میں سونے لگی ہوں لائیٹ آف کردو۔حرم نے لیٹتے ہوئے کہا۔

جی جی کیوں نہیں۔۔سونے دو حرم میڈم کو خواب بھی تو دیکھنے ہیں۔شزا نے کہا

جی بالکل۔۔ڈاکٹر جی کے خواب۔۔حورعین نے شرارت سے کہااور دونوں کا قہقہہ پورے کمرے میں گونج گیا۔

دفعہ ہو جاؤ تم دونوں۔۔میں نے مڈر کردینا ہے تم دونوں کا۔۔حرم نے غصے سے لال ہوتے ہوئے کہا۔اس سے پہلے وہ اپنی جگہ سے اٹھتی وہ دونوں کمرے سے بوتل کے جن کی طرح غائیب ہو چکی تھیں۔۔جبکہ باہر سے دونوں کی ہنسنے کی آوازیں آرہیں تھیں۔۔

پاگل نا ہوں تو۔۔حرم بڑبڑائی۔۔پھر ایک دم ہی انکی باتیں سوچ کر ہنسنے لگی۔۔

اوہووووووو۔۔۔واؤ ---ہ نسی تو پھنسی۔۔۔ شزا کا چہرہ ایک دم ہی دروازہ سے نظر آیا اور پھر غائب ہو گیا۔۔

اب نہیں بچو گی تم۔۔بتاتی ہوں تمہیں۔۔

حرم بیڈ سے اتری۔۔ جبکہ شزا برآمدے کی گرل کھول کر صحن کی طرف بھاگ چکی تھی اور حرم شزا کے پیچھے۔۔

صحن میں کافی دیر تک دونوں کی آوازیں گونجتی رہیں۔۔

❀❀❀

حمزہ جلدی کرو ہم لیٹ ہو رہے ہیں فلائٹ کا ٹائم ہو چکا ہے۔ فرہاد نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ وہ واپس اسلام آباد جا رہے تھے۔ فرہاد ریڈی تھا جبکہ حمزہ کو نا جانے دنیا کی کون کونسی مصروفیات گھیرے تھیں۔

تم ابھی تک تیار نہیں ہوئے ؟فرہاد نے حمزہ کو دیکھتے ہوئے کہا جو آرام سے کانوں میں ہیڈ فون لگائے بیٹھا تھا۔

اووو فلائٹ کا ٹائم ہو گیا۔۔مجھے پتا ہی نہیں چلا۔حمزہ نے معصومیت سے جواب دیا۔

۱۰ منٹ میں تیار ہو کر نیچے آجاؤ۔ فرہاد کو سچ مچ غصہ آگیا تھا۔حد ہے لاپرواہی کی بھی۔

آرہاہوں یار۔اسلام آباد ہی تو جانا ہے نا کونسا اٹلی جا رہے ہیں ہم۔حمزہ نے اسکے غصے کی زرا بھی پرواہ نہیں کی تھی۔

۱۰ منٹ۔۔فرہاد نے اسے انگلی اٹھا کر وارن کیا اور کمرے سے چلا گیا۔

ہاں ہاں آرہاہوں جانتا ہوں ڈاکٹر فرہاد علی آغا دنیا کے سب سے بزی انسان ہیں جسکے پاس کسی سے بات کرنے تو کیا کسی کی بات سننے کا بھی ٹائم نہیں ہے۔۔حمزہ اسکے جانے کے بعد بڑ بڑا رہا تھا۔۔اور پھر واقعی دس منٹ کے بعد وہ نیچے تھا انکے پاس۔

تم لوگوں سے کافی رونق لگی ہوئی تھی۔فاریہ بھابھی نے کہاوہ انکے واپس جانے پر بہت افسردہ تھی۔اسے فرہاداور حمزہ کی نوک جھونک بہت پسند تھی۔اور حمزہ کی باتیں تواسکادل لگاکررکھتی تھیں۔

ارے بھابھی ہم کہتے تو ہیں سمیع بھائی کہ وہ اسلام آباد ہمارے پاس ہی شفٹ ہو جائیں۔لیکن جب سے آپ سے شادی کی ہے ناتب سے بس لاہور کے ہو کر رہ گئے ہیں۔فرہاد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ارے یار کیابتاؤں--لاہور میں بات ہی کچھ ایسی ہے۔۔ڈاکٹر سمیع نے مسکراتے ہوئے جواب دیا جبکہ نگائیں فاریہ بھابھی پر جمی تھیں۔

اوئے ہوئے-- کیابات ہے۔۔حمزہ نے شرارتی لہجے میں کہا۔

تم دونوں بھی بچ کر رہو لاہور سے۔۔اب وہ فرہاداور حمزہ کی طرف متوجہ تھا۔

لاہور سے یا لاہور والوں سے ؟؟ فرہاد نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

لاہور والوں سے نہیں بلکہ لاہور والیوں سے ۔۔۔ بھائی کا اشارہ لاہور والیوں کی طرف ہے۔۔ حمزہ نے ایک آنکھ دباتے ہوئے کہا۔ جبکہ حمزہ کی بات پر ان سب کا قہقہہ بلند ہوا۔

✿✿✿✿

حرم تم بتاؤ کونسے کپڑے پہن کر جائیں ہم۔۔ شزا نے کمرے میں داخل ہوتی حرم سے پوچھا۔

حورعین نے الماری سے سارے کپڑے نکال کر بیڈ پر پھیلائے ہوئے تھے۔ جبکہ شزا بیڈ پر آلتی پالتی مارے بھیٹی تھی اور اسکی نگاہیں کپڑوں پر جمی ہوئی تھیں۔ حورعین بھی پاس ہی کھڑی تھی دونوں کنفیوزڈ تھیں۔

یہ کیا حال بنایا ہوا ہے کمرے کا؟؟ حرم نے کمرے کا بگڑا ہوا منظر دیکھ کر پوچھا۔

یار ہماری ہیلپ کردو پلیز۔۔ شزا نے معصومیت سے کہا۔

پر جانا ہے کسی کی شادی پر نہیں جو تم دونوں یوں ری Birthday party تم لوگوں نے ایکٹ کررہی ہو۔

ہاں وہی نا پارٹی پر جانا ہے وہ بھی تایا ابو کے گھر۔ ہمیں یقین نہیں ہو رہا۔ حورعین نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

ہوا کچھ یوں تھا کہ ثانی آپی کی تین سالا گڑیا کا برتھ ڈے تھا۔ ان سب کو انوائیٹ کی اگیا تھا اور خوشی کی بات یہ تھی کہ انہیں جانے کی پرمیشن بھی مل گئی تھی۔

سنا ہے بہت پیارہ اور بڑا گھر بنایا ہے تایا ابو نے بلکل محل جیسا۔۔اور ہم وہاں جارہے ہیں۔۔

سنا اسد بھی آرہا ہے۔۔ہائے کتنا مزا آئے جب وہ لوگوں سے ہمارا تعارف کروائے گا کہ ہم اسکی کزنز ہیں۔بھئی بڑی پارٹی ارینج کی ہوگی نا تائی امی نے لوگوں کو دکھانے کے لیئے-- خیر ہمیں کیا ہم بس وہاں جارہے ہیں ہمارے لیئے اتنا ہی کافی ہے۔حورعین نہ جانے کن خیالوں میں کھوئی بول رہی تھی۔

اوہو۔۔بند کرو یہ الٹ سیدھی باتیں۔۔وہ ہمارا گھر نہیں ہے اور یاد رکھو تائی امی ہمیں پسند نہیں کرتی۔حرم نے اسے حقیقت کا احساس دلایا۔

اچھا چھوڑو ان سب باتوں کو حرم بس تم ہمیں ڈریس کنفرم کردو کہ کونسا پہنے ہم۔شزا نے بات کا رکھ موڑتے ہوئے کہا۔

کوئی بھی پہن لو تم دونوں پر ہر ڈریس سوٹ کرتا ہے۔اور پھر حرم نے دو ڈریس انکے لی ئے نکالے۔یہ پہن لو۔اس نے ڈریس شزا کو پکڑاتے ہوئے کہا۔

اور تم کونسا پہنو گی؟حورعین نے پوچھا۔

کوئی بھی پہن لو نگی اب کوئی ڈی سائیڈ نہیں کیا۔حرم نے جواب دیا۔اب تم دونوں جلدی کرو یہ نا ہو کہ نبیل تم دونوں کو چھوڑ کر خود ہی چلا جائے۔ ١١ بجے تک کا ٹائم دیا ہے نبیل نے کہ ریڈی رہنا تم دونوں میں لینے آجاؤں گا اور خود وہ ریڈی ہو کر باہر چلا گیا ہے۔حرم نے انکو بتایا۔

ہاں ٹھیک کہہ رہی ہو تم۔شزا تم کپڑے پریس کرلو تب تک میں شاور لے لوں۔حورعین نے وہاں سے اٹھتے ہوئے کہا۔

تم بھی ہمارے ساتھ چلو۔اب میں اور شام میں کیا فرق ہے شام کو بھی تو آنا ہی ہے نا تم نے تواب کیوں نہیں۔۔ شزا نے حرم سے کہا۔

فنکشن رات کو ہے اور ایک بائیک پہ رنبیل کے ساتھ تم دو لوگ ہی جا سکتے ہو۔مجھے ویسے بھی بازار جانا ہے۔گفٹس بھی تو لینے ہیں نا۔اور پھر شام کو میں اور ثناء آجائیں گے۔ابھی تم لوگ جاؤ۔ حرم نے اسکی بات کا جواب دیا۔

ہمم۔۔ کہہ تو تم ٹھیک ہی رہی ہو۔ شزا نے سوچتے ہوئے کہا۔

اوکے اب ریڈی ہو جاؤ۔ حرم نے اٹھتے ہوئے کہااور بیڈ پر بکھرے کپڑے سمیٹنے لگ گئی۔کیونکہ وہ جانتی تھی کہ حور عین تو کبھی بھی نہیں اٹھائے گی۔اور شزا بھی کپڑے پریس کرنے کے لیئے جا چکی تھی۔

افف۔۔ شزا کے جانے کے بعد حرم بیڈ پر واپس بیٹھ گ ئی-اسکا دل نہیں کر رہا تھا وہاں جانے کو۔اسے تایا ابو کا بیٹا نادر سخت ناپسند تھا اور جب اسکے ساتھ حرم کے رشتے کی بات ہوئی تھی تب سے حرم کو وہ زہر لگنے لگ گیا تھا۔اسکی غلیظ نگاہوں کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی وہ۔لیکن مجبوری تھی۔جانا بھی ضروری تھا۔ثانی آپی کی بات نہیں ٹال سکتی تھی وہ۔کیا کرے اب وہ سوچ کر اسے رونا آرہا تھا۔۔اللہ جی میری مدد کریں۔۔اسکی پلکیں بھیگنا شروع ہوئیں--

اور دور کہیں فضا میں پرواز کرتے جہاز میں بیٹھے شخص نے ہڑبڑا کر آنکھیں کھولیں۔۔پھر وہی منظر۔۔وہ بھیگی پلکوں والی لڑکی کہیں بھی چین نہیں لینے دیتی تھی اسے۔۔۔

جب وہ لوگ ائی رپورٹ پہنچے تو فلائیٹ کے ٹیک آف کرنے میں پندرہ منٹ باقی تھے۔وہ تینوں گاڑی سے باہر نکل چکے تھے۔

بھائی اسلام آباد کا جلدی چکر لگا لیا کریں۔۔دادو آپکو بہت یاد کرتی ہے۔۔حمزہ نے ڈاکٹر سمیع سے گلے ملتے ہوئے کہا۔

جانتا ہوں یار۔۔بس مصروفیات ہی کچھ زیادہ ہو گئیں ہیں۔وقت ہی نہیں ملتا۔۔تم دادو کا خیال رکھا کرو۔۔مجھے جب موقع اور وقت ملا میں چکر لگاتا رہوں گا۔ڈاکٹر سمیع نے پیار سے اپنے بھائی کو سمجھایا۔

سمیع بھائی آپ چھوڑیں اسکو۔ایک ڈاکٹر کتنا مصروف ہوتا ہے یہ مجھ سے بہتر کو جان سکتا ہے۔ فرہاد نے حمزہ کو ڈاکٹر سمیع سے الگ کرتے ہوئے کہا اور خود گلے لگ گیا۔بلاشبہ وہ فرہاد کا بہت اچھا دوست تھا۔

جاؤ اب تم لوگ فلائیٹ کا ٹائم ہو چکا ہے۔۔ڈاکٹر سمیع نے مسکراتے ہوئے کہا۔

چلیں۔۔فرہاد نے حمزہ سے پوچھا۔

جی۔۔چلیں۔۔وہ آگے بڑھ گیا۔

فرہاد بھی اسکے پیچھے چلنے لگ گیا۔

ایک منٹ۔۔اچانک حمزہ نے رکتے ہوئے کہا۔

اب کیا ہوا؟ فرہاد نے پوچھا۔

تو بنتا Happy new year آج ۳۱ دسمبر ہے۔۔ مطلب آج سال کا آخری دن ہے۔۔ ہے۔

happy new year in advance sami bhai...

حمزہ نے وہیں سے اونچی آواز میں ڈاکٹر سمیع سے کہا جو گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھنے کا سوچ رہا تھا۔

same to you..

ڈاکٹر سمیع نے بھی وہیں سے جواب دیا۔

Happy new year in advance beautiful Lahore .. and good bye.

حمزہ نے پوری قوت سے چلا کر کہا۔آس پاس سے گزرتے لوگ متوجہ ہو چکے تھے اسکی طرف۔کچھ سر جھکائے گزر گئے جبکہ کچھ نے خوبصورت سے سمائل پاس کی اسکی طرف۔۔زندگی اسکے روم روم سے دھوڑتی تھی۔وہ ایک زندہ دل انسان تھا۔۔

یہ کیا پاگل پن ہے حمزہ۔۔فرہاد نے برا منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

آپ بھی لاہور کو ہیپی نیوائی ربولیں۔حمزہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

واٹ؟؟تمھارا دماغ تو ٹھیک ہے نا؟؟میں ایسی پاگلوں والی حرکتیں نہیں کرتا۔خوبصورت چہرے پر غصے کی لالی پھیل گئی-- اور تم تو ایسے بائے بول رہے ہو لاہور کو جیسے تمھاری رخصتی ہو رہی ہے۔۔مغرور شہزادہ کچھ اور مغرور ہوا۔

میرا دل کرتا ہے میری دلہن بھی لاہور کی ہو۔۔مگر وہ میرے ساتھ اسلام آباد چلے۔۔

اس جنم میں تو تمھارا یہ خواب پورا نہیں ہونے والا۔۔اور اسلام آباد کی لڑکیاں مر چکی ہیں کیا۔۔جو تمھارے دماغ میں یہ خیال آیا؟ وہ پوچھ رہا تھا۔

مجھے نہیں پتا جب تک آپ بولیں گے نہیں میں یہاں سے ہلوں گا نہیں۔۔ حمزہ بضد ہوا۔

فرہاد جانتا تھا کہ وہ جو کہ رہا ہے وہی کرے گا چنانچہ ناچاہتے ہوئے بھی اب اسے اسکی بات ماننی تھی۔

اوکے ریلیکس۔۔فرہاد نے گہری سانس لے کر خود کو نارمل کیا۔

Happy new year to you lahore and good bye.

وہ ایک سانس میں کہہ گیا۔

یسسسس۔۔ یہ ہوئی نا بات۔۔ حمزہ خوش ہوا۔

اب چلیں۔۔فرہاد نے پوچھا۔۔ عجیب پاگل پن لگ رہا تھا اسے یہ سب حالانکہ تین سال پہلے تک وہ خود یہ سب کرتا تھا۔وقت وقت کی بات ہے۔۔وہ سر جھٹک کر آگے بڑھ گیا۔۔

اور وقت کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گ ئی---دسمبر کا مہینہ ہونے کی وجہ سے دھند شام سے پہلے ہی پڑنا شروع ہو چکی تھی۔۔۔

تمہیں لوٹ کر آنا ہے۔۔ہواؤں نے سر گوشی کی۔۔

ششش۔۔وقت نے ہواؤں ک وچپ رہنے کا اشارہ کیا۔

بے شک اسکا گہرا تعلق جڑنے والا تھا لاہور سے۔۔یہ وہ بھی نہیں جانتا تھا۔

یہ تو وقت ہی جانتا تھا۔۔اور ہواؤں نے یہ وقت پر چھوڑ دیا تھا۔۔۔

✿✿✿

تایا ابو کے گھر کافی گہمہ گہمی تھی۔۔پورا لاؤنج پھولوں اور روشنیوں سے سجایا گیا تھا۔اور یہ تیاری اسد نے کی تھی۔۔

اسد ثانی آپی کا چھوٹا بھائی تھا۔۔وہ شہرین سے دو سال بڑا جبکہ نادر سے دو سال چھوٹا تھا۔ثانی]

[آپی, نادر, اسد اور شہرین چاروں تایا ابو کے بچے تھے

حور عین اور شزا نے اسد کی پوری مدد کی تھی اس سجاوٹ میں جبکہ شہرین نے بھی تھوڑا بہت ہاتھ بٹا دیا تھا۔۔

حرم اور ثناء دونوں شام کو آئیں تھیں۔

حرم کافی پر سکون تھی کیونکہ نادر ہمیشہ کی طرح اپنے آوارہ دوستوں کے ساتھ آوارگی کرنے کیلیےئے نکلا ہوا تھا اور واپسی اگل صبح تک ہونی تھی اسکی۔اور حرم کے لیئے یہ بات کسی نعمت سے کم نہیں تھی کہ اسے اس شخص کا سامنا نہیں کرنا پڑھ رہا تھا۔۔ یہی بات اسکے لبوں پر مسکراہٹ بکھیرے ہوئے تھی۔۔

وہ سب لاؤنج میں بیٹھی تھیں ثانی آپی کے پاس جبکہ شہرین اپنی دوستوں کے ساتھ مصروف تھی۔۔تیار تو وہ ایسے ہوئی تھی جیسے گڑیا کا برتھ ڈے نہیں بلکہ اسکا اپنا ریسیپشن کا فنکشن ہو۔۔

اسد بھی تیار ہو کر لاؤنج میں آیا تھا۔اسکی نظریں سامنے بیٹھی حور عین پر گ ئی۔ سب وہاں ہی تھے۔۔ حرم کہاں تھی؟وہ اسے نظر نہیں آئی--

حور عین پہلے ہی اسے دیکھ رہی تھی نظریں ملنے پر گبھرا کر نگاہیں پھیر گ ئی--

اسد اسکی یہ چوری پکڑ چکا تھا اور اسکے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیل گ ئی جبکہ دوپہر والا واقع پوری آب وتاب سے اسکے زہن کے دریچے میں رونما ہو چکا تھا۔

وہ شرارتی مسکراہٹ لبوں پر سجائے انکی طرف بڑھ گیا۔

کیا بات ہے بھ ئی-- سارے خوبصورت لوگ تو یہاں بیٹھے ہیں۔۔میں بھی کہوں اتنا نور کیوں برس رہا ہے آج؟اسکا انداز شرارت لی ئے ہوئے تھا جبکہ حور عین میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ نظر اٹھا کر دیکھ لے اسکو۔

شزا اور حور عین دونوں ایک صوفے پر بیٹھی تھیں اور دونوں نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہیں تھیں۔

حرم کہاں ہے نظر نہیں آ رہی۔۔ بلآخر اس نے پوچھ ہی لیا۔

وہ نماز پڑھنے گ ئی ہے-- شزا نے جواب دیا۔

کمال ہے لڑکیوں نے سارا سارا دن لگا دیا تیار ہونے میں۔۔۔ اسکا اشارہ شہرین کی طرف تھا۔ اور حرم جناب نماز پڑھنے گ ئی ہے-وضو کر کے اب چار گھنٹے لگائے گی وہ بھی تیار ہونے میں جبکہ پاپا آنے والے ہیں۔۔ دس منٹس بعد وہ پہنچ جائیں گے- اسد نے سر پکڑتے ہوئے کہا۔

زیادہ ڈرامے مت کرو۔۔ حرم تیار ہونے میں زیادہ وقت نہیں لیتی۔۔ وہ دوسری لڑکیوں کی طرح پاگل نہیں ہے۔۔ اور وہ سادگی میں بھی بہت پیاری لگتی ہے۔۔ ثانی آپی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

لو وہ آگ ئی حرم۔۔ شزا نے اشارہ کیا۔ سب کی نظریں حرم کی طرف اٹھی تھیں۔

وہ کمرے کا دروازہ بند کر کے انکی طرف ہی آرہی تھی۔

بلیک ٹراؤ زر پر مہرون شارٹ فراک پہنے۔۔ کاندھوں پر مہرون شال لپیٹے ہوئے وہ سادگی میں بھی آنکھوں کو سکون پہنچا رہی تھی۔ بالوں کا رول بنا کر پیچھے کی طرف فولڈ کیا ہوا تھا جس سے سارے ہی بال فولڈ ہو گ ئے تھے۔ جبکہ بلیک ریشمی ڈوپٹہ سلیکے سے سر پر اوڑھا ہوا تھا۔۔ وہ مسکراتے ہوئے انکے پاس آئی اور حور عین اور شزا کے درمیان ہی صوفے پر بیٹھ گ ئی۔

آئیں جناب آپ کا ہی انتظار ہو رہا تھا۔۔ کہ حرم میڈم آئیں تو کیک کٹنگ کی سیریمنی ہو۔۔ اسد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اوہو۔۔۔ میں اتنی ہم کب سے ہو گ ئی۔۔ حرم نے جواب دیا۔

اسد فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ کون زیادہ خوبصورت ہے۔۔ وہ تینوں ایک ہی صوفے پر بیٹھیں تھیں۔۔ شزا حور عین اور حرم۔۔

چلو شزا کو نکال بھی دو تب بھی وہ حرم اور حور عین میں سے فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا۔

وہ دونوں بہنیں تھیں مگر مکمل طور پر ایک دوسرے سے مختلف تھیں۔۔ حور عین کو دیکھ کر لگتا تھا کہ اسے فیشن کا شوق ہے شہرین کی طرح۔۔ اور اسکے سٹیپ کٹنگ بال اس بات کے گواہ تھے جو کچھ ٹیل پونی میں مقید تھے جبکہ باقی چہرے پر بکھرے تھے۔۔ ڈوپٹہ بھی گلے میں تھا۔۔

جبکہ حرم۔۔۔ ہاں حرم۔۔ اسکی ذات کو دیکھ کر پر دو باتیں زہن میں آتی تھیں۔۔

معصومیت۔۔۔ اور۔۔۔ وقار۔۔

وقار جھلکتا تھا اسکی ذات سے حالانکہ وہ بہت کم عمر تھی۔۔۔ پھر ایسی کونسی بات تھی جو اسے اس پارٹی میں موجود باقی لڑکیوں سے الگ بنا رہی تھی۔۔ اسد سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔ وہ سمجھ بھی کیسے سکتا تھا۔۔

دوپہر جب اس نے حور عین کو دیکھا تھا تو پہچانا نہیں کہ کون ہے کونکہ وہ زیادہ ٹائم اپنی یونیورسٹی میں گزارتا تھا اگر کبھی گھر آ بھی جاتا تھا تو اپنے چچاؤں کے گھر جانے کا اس نے کبھی سوچا ہی نہیں۔۔

پہلے وہ حور عین کو حرم سمجھا تھا۔۔ مگر جب اسے پتا چلا کہ وہ حور عین ہے حرم نہیں تو وہ بہت حیران ہوا کہ اسکی اتنی پیاری پیاری اور معصوم کزنز بھی ہیں۔۔

اگر چھوٹی ایسی ہے تو بڑی کیسی ہو گی۔۔ اس نے سوچا تھا اور پھر حرم کو دیکھ کر اسے احساس ہوا تھا کہ وہ واقعی ہی نور تھی۔۔۔ #حرم_نور۔۔۔

حرم اور نور کیا ہوتا ہے یہ بس کوئی کوئی ہی جان پاتا ہے۔۔ ہر کوئی نہیں۔۔۔

♥♥♥♥♥

وہ بہت مصروف نظر آرہا تھا۔۔ کچھ رپورٹس اور فائی لز اسکے سامنے کھلی پڑی تھیں۔ ایک طرف لیپ ٹاپ رکھا تھا جو آن تھا اور اسکی سکرین پر دماغ کے اندرونی حصے کی کچھ تصاویر جگمگا رہی تھیں۔ اسکی نظریں کبھی رپورٹس اور کبھی لیپ ٹاپ کا مشاہدہ کر رہی تھیں۔ خوبصورت آنکھیں

مسلسل جاگنے اور تھکن کی وجہ سے سرخ نظر آرہی تھیں۔۔ بال بھی بکھرے بکھرے سے پیشانے پر پڑے تھے۔۔ آخر کار اس نے تھک کر پیچھے چی ئی رسے ٹیک لگا لی تھی۔۔۔

مے آئی کم ان سر۔۔۔اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔ اس نے آنکھیں کھولیں۔۔

سامنے حمزہ کا چہرہ پوری بتّیسی کے ساتھ دروازے سے نظر آرہا تھا۔

اگر میں اجازت نا دوں تو تم نے کونسا رک جانا ہے۔۔ فرہاد نے جواب دیا۔

ہاں یہ بھی ہے۔۔ میں نے کونسا رک جانا ہے۔۔ حمزہ مسکراتے ہوئے اندر آیا۔۔ لگتا ہے بہت مصروف ہو؟؟اس نے ٹیبل پر بکھری فائی لز کو دیکھ کر پوچھا۔۔

ہممم م۔۔ کام کی بات کرو حمزہ۔۔ فرہاد نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

کام تو کچھ بھی نہیں۔۔ بس میں سوچ رہا تھا کہ جناب فرہاد آغا لاہور سے واپس آنے کے بعد کیا کر رہے ہونگے۔۔ ہاسپٹل سے تو تمہارا آج آف تھا ہے نا؟ تو پھر میں نے سوچا چلو گھر چلا جاؤں سب سے مل بھی لوں گا۔۔

حمزہ نے ازلی مسکراہٹ چہرے پر جمائے جواب دیا تھا۔یہ مسکراہٹ اسکی زات کی خاصیت تھی۔۔

اب آ ہی گ ئے ہ وتو ہیلپ کر و میر ی اور پلیز کم بولنا۔۔فرہاد آغا نے حمزہ سے در خواست کی تھی اور یہ کبھی کبھی ہی ہوتا تھا ورنہ وہ تو بس حکم دینے کے لی ئے بنا تھا۔۔

اوکے اوکے۔۔۔حمزہ نے جواب دیا۔

وہ سامنے شیلف پر بلیو فائی ل رکھی ہے۔۔اس میں کچھ رپورٹس ہیں وہ لے کر آئو --فرہاد نے فائی ل کی طرف اشارہ کیا۔

اوکے۔۔وہ چند سیکنڈ بعد شیلف کے پاس تھا۔۔فائی ل اٹھائی-- کھولی۔۔لیکن یہ کیا؟؟اندر ریوٹس نہیں بلکہ ایک سیاہ جلد والی موٹی سی ڈائری تھی۔۔۔کچھ رنگ برنگے پیجیز تھے۔۔۔

ایک نازک سے بریسلیٹ اور کچھ نوٹس تھے۔۔۔وہ اچنبھے سے ڈائری اور چیزوں کو دیکھ رہا تھا۔۔

پھر اس نے بھنویں اچکا کر فرہاد کو دیکھا جو اپنے کام میں مگن تھا۔۔

اس نے ڈائری باہر نکالی۔۔اس کھولوں یا نہیں اس نے سوچا۔۔ پھر ڈائری کھول لی۔۔ جیسے جیسے وہ صفحے پلٹ رہا تھا حیرت اسکے چہرے پر بڑھ رہی تھی۔۔۔

حمزہ لے بھی آؤ۔ ادھر ہی جم گ ۓ ہ و کیا۔۔اسے فرہاد کی آواز سنائی دی۔۔

"وہ میری روح کی چادر میں چھپ گیا ہے کچھ ایسے۔۔

"روح نکلے ر وہ نکلے ،وہ نکلے تو روح نکلے۔۔

حمزہ نے ڈائری سے بلند آواز میں ایک شعر پڑھا۔۔

کیا بکواس ہے یہ حمزہ۔۔میں تم سے رپورٹس مانگ رہا ہوں اور تمھیں شعر و شاعری کی سوج رہی ہے۔۔ فرہاد غصہ ہوا۔۔

تو ڈاکٹر فرہاد علی آغا نے ڈائری لکھنا کب سے شروع کر دی ہے۔۔

''میرے راہنما تو ہے کہاں۔۔۔

میرے راہنما زرا دیکھ تو۔۔

میرا آج جو بھی یہ حال ہے۔۔

مجھے سر سے لے کر پاؤں تک

محبّتوں کا ملال ہے۔۔۔۔۔۔۔

واؤ کمال لکھا ہوا ہے وہ پڑھ رہا تھا۔۔اور فرہاد کی برداشت کی حد ختم ہو چکی تھی وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور حمزہ کے پاس آکر جھٹکے سے ڈائری اسکے ہاتھ سے چھین لی۔۔

ارے ارے پڑھنے تو دو۔۔ حمزہ منمنایا۔۔

جبکہ فرہاد فائل کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا۔۔فائل تو اسی کی تھی۔۔ہاں بلیو فائل۔۔ لیکن یہ ڈائری اور چیزیں کس کی ہیں۔۔

اب وہ ڈائری اور فائل بیڈ پر رکھ چکا تھا اور ہر جگہ اپنی فائل ڈھونڈ رہا تھا کہ شاید کہیں اور رکھ دی ہو۔۔ لیکن وہ ایک ڈاکٹر تھا۔۔اسکی یادداشت اتنی کمزور کیسے ہو سکتی تھی کہ وہ اپنی ہی فائل رکھ کر بھول جائے--

وہ اب تھک کر بیڈ پر بیٹھ چکا تھا۔۔ جبکہ صوتحال حمزہ کی سمجھ سے باہر تھی۔۔ تبھی وہ خاموش تھا۔۔اب فرہاد نے ڈائری کھولی تھی۔۔

"میرے راہنما زرا دیکھ تو۔۔

میری زندگی ہے تڑپ رہ۔۔

دور کنارے پر کھڑی ہوئی--

میرے راہنما میرے پاس آ۔۔

میرا ہاتھ پکڑ کر لے کر جا۔۔

میری زندگی سے مجھے ملا۔۔

میرے راہنما تو ہے کہاں۔۔۔؟؟

حرم_نور#

وہ پڑھ رہا تھا پیج کے آخر پر نام لکھا تھا۔۔ حرم نور۔۔۔

پریشانی کی لکیریں اسکے چہرے پر صاف نظر آرہی تھیں۔۔

حمزہ پہلی بار فرہاد کو اتنا کنفیوز دیکھ رہا تھا۔۔

کون ہے یہ حرم نور۔۔۔؟؟

بلآخر اس نے پوچھ ہی لیا۔

میں نہیں جانتا۔۔۔ فرہاد نے جواب دیا۔۔

تو پھر یہ فائل اور ڈائری تمھارے پاس کیسے آئی--؟

مجھے سوچنے دو۔۔فرہاد اب کمرے میں ٹہل رہا تھا۔۔

وہ دماغ پر زور دے رہا تھا۔کیسے کیسے ؟؟۔۔۔۔

اچانک اسکے زہن میں دھماکے ہونے لگے۔۔۔

اووو شٹ۔۔۔اس نے ایک ہاتھ کا مکا بنا کر دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر مارا۔۔

اور پھر ڈاکٹر سمیع کے ہاسپٹل میں گزری بھیگی شام کا ایک منظر اسکی نظروں کے آگے گھوم گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جب وہ اس سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔

تو وقت اپنا کام کر چکا تھا۔۔۔اب وقت مسکرا رہا تھا۔۔

تقدیر نے ایک پنا پیچھے پلٹا۔۔دور کہیں ہواؤں نے شور مچایا۔۔

اب تقدیر اپنے پنے آگے پلٹ رہی تھی۔۔۔۔وقت مسلسل مسکرا رہا تھا۔۔۔ایسی ہی مسکراہٹ تقدیر کے چہرے پر پھیلی ہوئے تھی۔۔

وقت نے اپنا کام کر دکھایا۔۔ہواؤں نے شور مچایا۔۔۔

ششششش۔۔۔وقت نے ہواؤں کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔۔ابھی تو شروعات ہوئی تھی۔۔

اور پھر تقدیر کی طرف دیکھا۔۔

اور

تقدیر نے ہلکے سے وقت کے کچھ پنے آگے پلٹ دیے۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

: کیا ہوا ہے فرہاد مجھے کچھ بتاؤ گے کی ا؟اور یہ حرم نور کون ہے ؟حمزہ پوچھ رہا تھا۔۔ جبکہ فرہاد شدید پریشانی کے زیر اثر تھا۔۔

وہ بہت ہی اہم فائی ل تھی۔۔ بہت سے پیشنٹ کی رپورٹس تھیں اس میں۔۔ ریسینٹلی وہ جس پیشنٹ کا علاج کر رہا تھا اور جس پیشنٹ کی رپورٹ کو ڈسکس کرنے وہ لاہور گیا تھا وہ بھی اسی فائی ل میں تھی۔۔ پچھلے ایک گھنٹے سے وہ اسی پریشانی میں تھا کہ اب کیا کیا جائے--

حمزہ کے بار بار پوچھنے پر بلآخر اس نے ہاسپٹل میں پیش آیا پورا واقعہ اسے سنا دیا۔۔

بات تو پریشانی کی ہے۔۔ لیکن اب کیا کیا جاسکتا ہے۔۔ ویسے بھی یہ فائی ل جس لڑکی کی ہے وہ لاہور میں رہتی ہے۔۔ اتنی جلدی ہم اس تک پہنچ بھی نہیں سکتے۔۔ آج ہی تو واپس آئے ہیں--

حمزہ کہہ رہا تھا۔۔

بات یہ نہیں ہے کہ وہ لاہور میں رہتی ہے اور ہم اسلام آباد میں۔۔بلکہ پریشانی یہ ہے کہ اس سے رابطہ کیسے ہوتا کہ اسے بتایا جائے کہ جو فائی ل اسکے پاس ہے وہ بہت امپورٹنٹ ہے۔۔وہ اسے سنبھال کر رکھے۔۔فرہاد نے جواب دیا۔۔

ایک منٹ۔۔وہ ڈائری دکھاؤ مجھے۔۔حمزہ نے پرجوش سے لہجے میں کہا۔۔

تم اسکا کیا کروگے۔۔فرہاد نے پوچھا۔

یار تم نہیں جانتے ان لڑکیوں کو۔۔بہت بھلکڑ ہوتی ہیں۔۔ہر چیز ڈائری پر لکھتی ہیں۔۔ہو سکتا ہے اس نے اپنا نمبر بھی ڈائری پر لکھا ہو کہ گم ہونے کی صورت میں ڈائری واپس ملنے کا امکان ہو۔۔۔حمزہ نے ڈائری چیک کرتے ہوئے جواب دیا۔۔

یہ رہا۔۔دیکھو۔۔

اور پھر اسے واقعی ہی نمبر مل گیا۔۔

میں کال کرتا ہوں۔۔ حمزہ نے فرہاد کے موبائل سے نمبر ملایا۔۔

فرہاد پر امید نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

وقت کیسے کیسے کھیل کھیل رہا تھا یہ وہ بھی نہیں جانتا تھا۔۔ مگر یہ تو طے تھا کہ تقدیر ملن کے مواقع پیدا کر رہی تھی۔۔

کال جا رہی ہے۔۔ کوئی ریسیو نہیں کر رہا۔۔ حمزہ نے فرہاد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

بارہ بجنے والے تھے۔۔ ادھر لاؤ مجھے دو میں کوشش کرتا ہوں۔۔ فرہاد نے اسکے ہاتھ سے موبائل لے لیا اور نمبر دوبارہ ڈائل کیا۔۔ کال جا رہی تھی۔۔

کیا پتا وہ سو گئی ہو۔۔کافی ٹائم ہو چکا ہے۔۔ حمزہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

حمزہ مجھے کل صبح لاہور جانے والی فلائیٹ کی ٹکٹ چاہیئے۔۔ فرہاد نے حمزہ سے کہا۔

او کے میں کوشش کرتا ہوں۔۔ حمزہ نے اپنا موبائل نکالا اور ایک نمبر ملاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔۔

آخری بار ملاتا ہوں۔۔ فرہاد نے سوچا۔۔اور نمبر ملایا۔۔شاید کوئی ریسیو کر ہی لے۔۔

اور اس بار واقعی ریسیو کر لیا گیا تھا۔۔ ہیلو۔۔۔ وہ بول رہا تھا۔

♥♥♥

حرم۔۔ یہ لو کب سے تمہاری کال آرہی ہے۔۔ساری پکچرز کا مزا خراب کر دیا۔۔حورعین جو شزااور شہرین کے ساتھ مل کر پکس بنارہی تھی منہ بصورتی ہوئی حرم کے پاس آئی اور موبائل اسے دیا۔۔

اس وقت کس کا فون ہو سکتا ہے؟حرم نے سوچا۔۔

نمبر بھی ان نأون ہے۔۔اوکے اب آئے گا تو ریسیو کر لو نگی۔۔شاید کوئی ارجنٹ کال ہو۔وہ سوچ رہی تھی۔۔

تایا ابو کے گھر انہوں نے کافی ہلا گلا مچایا ہوا تھا۔۔

برتھ ڈے پارٹی کب کی ختم ہو چکی تھی۔۔لیکن وہ اب بھی موج مستی میں لگے ہوئے تھے۔۔

نیوائی رکی تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں۔۔اسد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کیک بھی ریڈی ہے۔۔میں نے خود اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔۔وہ بتا رہا تھا۔۔

اب وہ سب اوپر اسد کے کمرے میں جمع تھے۔۔

ثانی آپی کیک لے کر آرہی ہیں۔۔سب ریڈی ہو جاؤ-- شزا نے اونچی آواز میں کہا۔

اوو ششش۔۔۔شور کم کرو۔۔تایا ابو ناراض ہونگے۔۔ حرم نے انہیں ٹوکا۔۔

کمشنر صاحب کب ناراض نہیں ہوتے۔۔۔ہر وقت غصہ ناک پر رہتا ہے۔۔اسد نے مزاق اڑایا۔۔سب اسکی بات پر ہنس پڑے تھے۔۔

ثانی آپی کیک لا چکی تھیں۔۔

اچانک حرم کا موبائل وائی بریٹ ہوا۔۔اسی نمبر سے کال آرہی تھی۔۔

ہیلو اسلام علیکم ! حرم نے کال ریسیو کی۔۔

جی وعلیکم اسلام۔۔آپ حرم نور بات کر رہی ہیں۔۔

یہ تو کسی مرد کی آواز ہے۔۔ حرم تھوڑا پریشان ہوئی--

جی میں حرم نور۔۔۔آپ کون؟؟

تبھی اچانک اتنا شور ہوا۔۔

ہیپی نیوائی ر۔۔۔ حرم کے پاس سب شور کر رہے تھے۔۔اور یہ آواز کال کرنے والے کو بھی سنائی دے رہا تھا۔۔

اووہو۔۔اس شور میں تو کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔۔کال کرنے والا کچھ کہہ رہا تھا۔ مجبوراً حرم کو ٹیرس پر جانا پڑا۔۔۔

جی اب بولیں آپ کون ہیں؟؟وہ پوچھ رہی تھی۔

جی میں ڈاکٹر فرہاد علی آغا بات کر رہا ہوں۔۔اسلام آباد سے۔۔کال کرنے والا بتا رہا تھا۔

ٹھنڈی ہوا کا ایک جھونکا حرم کے چہرے سے ٹکرایا تھا۔۔

دل ایک دم زور سے دھڑکا تھا۔۔

فرہاد آغا۔۔ یہ تو وہی ہے ہاسپٹل والا۔۔جسے دیکھ کر وہ کچھ غلط بولتے بولتے رک گئی تھی۔۔اس نے مجھے کال کی۔۔؟؟لیکن کیوں۔۔۔

نمبر کہاں سے لیا اس شخص نے۔۔حرم کو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔

موسم آج پھر شام سے ہی خراب تھا۔۔اب تو بادل گرجنے لگے تھے۔۔تیز ہوائیں حرم کے چہرے کو چھو رہیں تھیں۔۔

ایک دم بجلی چمکی اور حرم ہاسپٹل میں ہونے والے واقعے سے سیدھا حال میں واپس آگئی تھی۔۔

ہیلو۔۔۔ مس حرم نور۔۔ کیا آپ میری آواز سن رہی ہیں۔۔۔؟

فرہاد بول رہا تھا۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥

جی جی۔۔ میں سن رہی ہوں۔۔ آپ نے کیسے کال کی مجھے۔ ۔آئی مین نمبر کہاں سے لیا۔۔ وہ پوچھ رہی تھی۔۔

مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے مس حرم۔۔ معذرت کہ آپکو اس وقت ڈسٹرب کیا۔۔ فرہاد بتا رہا تھا۔

جی بولیں۔۔ حرم نے جواب دیا۔

میری فائی ل ہے آپکے پاس۔۔ جس میں کچھ پیشنٹس کی بہت ہواہم رپورٹس ہیں۔۔ کچھ ٹیسٹس ہیں اور کچھ ریسرچ ورک ہے۔۔ آپ جانتی نہیں شایہ کہ میں ایک ڈاکٹر ہوں اور وہ فائی ل۔۔۔

وہ سب تو ٹھیک ہے۔۔ لیکن میرے پاس آپکی فائی ل کہاں سے آئی ہے ؟؟ حرم نے اسکی بات درمیان سے کاٹی۔۔۔

آپکو شاید یاد ہوگا کہ سمیع بھائی کے ہاسپٹل میں آپ مجھ سے ٹکرا گ ئی تھی۔۔ ہم دونوں کے پاس سیم کلر کی فائی ل تھی۔۔ نیچے گرنے اور اندھیرا ہونے کے سبب ہماری فائی ل ایکسچینج ہو گ ئی تھی اور ہمیں پتا نہیں چلا۔۔ فرہاد نے تفصیل سے بتایا۔۔

کیا؟؟ حرم حیران ہوئی تھی۔

آپ چاہیں تو وہ فائی ل چیک کر سکتی ہیں۔۔ جو آپکے پاس ہے۔ وہ میری ہے اور جو میرے پاس ہے وہ آپکی ہے۔۔ فرہاد نے کہا۔

اور آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ جو فائی ل آپکے پاس ہے وہ میری ہی ہے؟؟ عجیب بے وقوفانہ سوال کیا تھا حرم نے۔

ہلکی سی مسکراہٹ فرہاد کے چہرے پر ابھری تھی۔۔

میڈم اگر وہ فائی ل آپکی نہیں ہے تو میرے پاس آپکا نمبر کہاں سے آیا؟؟ فرہاد نے پوچھا تھا۔۔

اس فائی ل میں ایک ڈائری ہے۔۔ ایک بریسلیٹ ہے۔۔ کچھ پیپرز ہیں۔۔ اور بھی کچھ چیزیں ہیں۔۔ اور ہاں جو ڈائری کا کور ہے وہ بلیک کلر کا ہے۔۔ ڈائری میں پوئٹری لکھی ہوئی ہے-- آپکا نام بھی لکھا ہوا ہے۔۔ حرم نور۔۔ آپکے نمبر سمیت۔۔ اب بتائیں یہ فائی ل آپکی ہے یا نہیں؟؟ فرہاد کے لہجے میں ہلکہ سا طنز شامل تھا۔

وہ پوچھ رہا تھا جبکہ حرم کو لگ رہا تھا کہ اسکے ارد گرد دھماکے ہو رہے ہیں۔۔ یہ حور عین نے مجھے کونسی فائی ل لا کر دی تھی۔۔ میں نے تو اسے نوٹس والی فائی ل کا کہا تھا۔۔ یہ کیا ہو گیا۔۔ میری ڈائری۔۔ افففف۔۔ حرم کو لگ رہا تھا ٹھنڈ اسکے اندر سرائی ت کر رہی ہے۔۔

ہاں۔۔ جج۔۔۔ جی۔۔ وہ میری فائی ل ہے۔۔ وہ میری پرسنل ڈائری ہے۔۔ پلیز اسے سنبھال کر رکھیں۔۔ وہ میرے لی ئے بہت ہی اہم ہے۔۔ میں اس وقت اپنے تایا ابو کے گھر ہوں۔۔ اور آپکی فائی ل بھی میرے پاس سیف ہے۔۔ پلیز میری ڈائری۔۔

اٹس اوکے۔۔ ڈونٹ وری مس حرم۔۔۔ آپکی فائی ل بھی میرے پاس محفوظ ہے۔۔ میں اسلام آباد سے ہوں۔۔ اور صبح واپس لاہور آ رہا ہوں اپنی فائی ل لینے۔۔ میں آپکو ٹائم کنفرم بتا دیتا ہوں کچھ دیر تک آپ مجھے پلیز جگہ بتا دیں کہ کہاں ملنا ہے۔۔ تاکہ ہم اپنی اپنی فائی ل دوبارہ حاصل کر سکیں۔۔ کتنے دھیمے لہجے میں وہ بتا رہا تھا۔۔

حرم تم یہاں کیا کر رہی ہو وہ بھی اتنی ٹھنڈ میں۔۔ موسم کافی خراب ہو چکا ہے۔۔ اندر آ جاؤ۔۔ سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔ پیچھے سے اسد کی آواز آئی تھی۔۔

فرہاد نے وہ آواز اچھی طرح سے سنی تھی۔۔ اسکا مطلب وہ باہر کہیں تھی۔۔ وہ خود بھی تو ٹیرس پر کھڑا تھا۔ ایک ٹھنڈی ہوا کا جھونکا فرہاد آغا کے چہرے سے ٹکرایا تھا۔۔ اور ایک عجیب سا احساس چھوڑ گیا تھا۔۔۔

جبکہ حرم کو تو فرہاد آغا کی بات سن کر ہی اتنی ٹھنڈ میں بھی پسینہ آگیا تھا۔۔

نن۔۔۔ نہیں۔۔ میں آپ سے نہیں مل سکتی۔۔ حرم نے صاف انکار کیا۔

کیا مطلب آپکا نہیں مل سکتی؟؟ تو پھر مجھے میری فائل کیسے ملے گی واپس؟؟ وہ پوچھ رہا تھا۔۔ جبکہ حرم نے کوئی جواب دیئے بنا ہی کال کاٹ دی تھی۔۔

حرم تم سن رہی ہو۔۔اسد بھی وہیں کھڑا تھا۔۔

ہاں میں آرہی ہوں۔۔ حرم گھبرائی ہوئی تھی۔۔اب وہ اس لمحے کو کوس رہی تھی جب وہ فرہاد آغا سے ٹکرائی تھی۔۔۔افف اللہ اب کیا کروں میں ؟؟ وہ اپنی ہی سوچ میں گم اندر آرہی تھی اور سامنے سے آتی ہوئی حورعین سے ٹکرا گئی---

اووووہو۔۔کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے نا۔۔ یوں ہوا پر سوار ہو کر کہاں جا رہی ہو؟؟ حورعین نے پوچھا۔

تم نے کونسی فائل اٹھا کر دی تھی مجھے جب میں ثانی آپی کے ساتھ ہاسپٹل گئی تھی؟؟ حورعین کو دیکھ کر حرم کو غصہ آگیا تھا اور اب وہ غصے سے پوچھ رہی تھی۔۔سب اسکی وجہ سے ہوا ہے۔۔

وہی بلیو والی دی تھی جو تم نے کہا تھا۔۔ حور عین نے جواب دیا۔۔

پاگل تم نے مجھے ڈائری والی فائی ل دہ تھی جبکہ میں نے تم سے وہ فائی ل مانگی تھی جس میں کمیسٹری کے نوٹس تھے جو مجھے کشف کو دینے تھے۔۔ حرم کو کافی غصہ آیا ہوا تھا۔

لیکن ہوا کیا ہے کچھ بتاؤ تو۔۔اور ویسے بھی مجھے کیا پتا تھا کونسی فائی ل میں نوٹس ہیں اور کونسی میں ڈائری ہے۔۔وہ حرم کے چہرے پر پھیلی پریشانی دیکھ چکی تھی۔

اب تم دونوں یہاں کیا کر رہی ہو؟؟اسد کسی بوتل کے جن کی مانند حاضر ہوا تھا۔۔۔

کوئی پ ریشانی ہے تو بتاؤ-- وہ دونوں کو یوں خاموش دیکھ کر بولا تھا۔۔

نہیں کوئی پ ریشانی نہیں ہے۔۔وہ ایکچوئی لی حرم کی فرینڈ کی کال تھی کچھ نوٹس کا پوچھ رہی تھی۔حورعین نے جواب دیا تھا۔

اوکے اب اندر چلو آپی بلارہی ہے تم دونوں کو۔۔اسد کہہ کر آگے بڑھ گیا تھا جبکہ وہ دونوں بھی اسکے پیچھے پیچھے ہی کمرے میں داخل ہو گ ئی تھیں۔

✿✿✿

کیاہوافرہاد بات ہوئی اس لڑکی سے۔۔حمزہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پ وچھا تھا جبکہ حمزہ صوفے پر بیٹھا تھااوراس نے دونوں ہاتھوں سے سر کو پکڑرکھا تھا۔۔

ہاں یار۔۔عجیب پاگل لڑکی ہے۔۔فرہادنے جواب دیا۔

کیوں کیا کہااس نے؟؟فرہدنے پوچھا۔

پہلے تو اسے میری بات پر یقین ہی نہیں آیا۔۔اور پھر جب میں نے ڈائری کا بتایا تو اسکو یقین ہوا۔۔ لیکن جیسے ہی میں نے کہا کہ مجھے ایڈریس بتادو جہاں پر ہم مل سکیں اور اپنی اپنی فائل کو ایکسچینج کر سکیں تو انکار کر دیا اور کال کاٹ دی۔۔اور تو اور اوپر سے فون بھی آف کر دیا۔۔ فرہاد جھنجلاہٹ کا شکار تھا۔۔

تم بتاؤ۔۔ ٹکٹس کنفرم ہوئی؟؟ فرہاد نے پوچھا۔۔

نہیں یار۔۔ سوری۔۔ حمزہ نے مایوسی جواب دیا۔۔

ہمممم۔۔۔ چلو میں اپنی گاڑی میں چلا جاؤں گا۔۔ ویسے بھی لاہور ہی جانا ہے لندن تو نہیں۔۔ فرہاد نے کہا۔

اور یہ محترمہ میرا فون اٹھائے تب نا۔۔۔ ہو بار بار کال ملا رہا تھا۔

حمزہ کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اس وقت کیا کرے۔۔

اوکے حمزہ تم سو جاؤ جا کر۔۔کافی ٹائم ہو چکا ہے۔۔

حمزہ اسے مزید پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا لحاظہ کچھ بھی بولے بنا کمرے سے چلا گیا۔۔

جب کہ فرہاد بار بار کال ملا رہا تھا کہ اچانک اسکی نظریں سامنے رکھی ڈائری پر پڑیں۔۔وہ نا چاہتے ہوئے بھی اپنی جگہ سے اٹھا اور ڈائری کی طرف قدم بڑھا دی ئے--- نیند تو ویسے بھی اسکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔

سِسلی ہارٹ راک کلب میں نیوائی رکو سلیبریٹ کرنے کی تیاریاں مکمل تھیں۔۔ 18سال سے لیکر40سال تک کے ہر طرح لوگ وہاں موجود تھے۔۔

زی کا پورا گووپ موجود تھا سوائے ریم کے۔۔۔

زی۔۔ریم کب تک آئے گا؟؟شالے نے زی کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔

آنے والا ہے۔۔جب وہ آتا ہے تو پورے کلب کو پتا چل جاتا ہے۔۔زی نے ایک جزب سے جواب دیا تھا۔۔

زی کے گروپ کو پورا کلب اچھے طریقے سے جانتا تھا۔۔کلب کی شان تھی اس گروپ سے۔۔ اس لیے انہیں خاص پروٹوکول دیا جاتا تھا۔۔

زی نے چاروں طرف نظریں دوڑائیں تھی۔۔لوگ مست نظر آرہے تھے۔۔شراب کے نشے میں دھت تھے سب۔۔کچھ نوجوان جوڑے بھی تھے۔ جنہوں نے ابھی ابھی اٹھارواں سال کراس کیا تھا۔۔وہ لوگ ایک دوسرے میں ایسے گم تھے۔۔جیسے کبھی اس نشے سے باہر ہی نہیں نکلیں گے۔۔

کچھ لڑکیوں کے لباس ناقابل بصارت تھے۔۔زی کے سامنے بیٹھا ایک جوڑا دنیا و مافیا سے گم ایک دوسرے سے کھویا ہوا تھا۔۔۔زی نے نظریں پھیر لی۔۔۔ یہاں ایسا ہی تو ہوتا تھا۔۔

سب کچھ قابل برداشت تھا سوائے اس شخص کے انتظار کے۔۔

آ بھی جاؤ ریم۔۔۔اب اور کتنا انتظار کرواؤ گے--- وہ سوچ رہی تھی۔۔

وہاں موجود ہر دوسرے انسان کی نظریں زی پر جمی تھیں۔۔ لیکن مجال ہے جو اس نے کسی کو لفٹ تو کیا کسی کی طرف دیکھا بھی ہو۔۔

کبھی کبھی تم بہت دیر کر دیتے ہو ریم۔۔۔وہ بڑبڑائی تھی۔۔ تمہیں جلدی آنا چاہیئے تھا۔۔ہم کب سے تمہارا ویٹ کر رہے ہیں۔۔وہ اس سے تصور میں مخاطب تھی۔

ہے زی۔۔۔لک۔۔۔۔ریم آگیا۔۔۔شالے نے پر جوش آواز میں کہا تھا۔

اور زی کی جیسے جان میں جان آئی تھی۔۔

لوگوں نے خود ہی پیچھے پیچھے ہٹتے ہوئے ریم کو راستہ دیا تھا۔۔وہ اب انکے پاس آچکا تھا۔۔

ہے ریم اتنا لیٹ کیوں ہوئے-- شالے پوچھ رہی تھی۔

وہ کچھ ضروری کام تھا۔۔ریم نے لاپرواہی دے جواب دیا۔۔

سب ٹھیک ہے نا؟؟اس نے زی نے پوچھا تھا۔

جی سب ٹھیک ہے۔۔زی نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

ویٹ میں آیا۔۔وہ کہتا ہوا جمی اور ڈیرک کی طرف بڑھ گیا تھا وہ دونوں ڈانس فلور پر بے ہنگم ڈانس میں مگن تھے۔۔

شکر ہے ریم آگیا۔۔زی نے ایک گہرا سانس لیا۔

اور #رون۔۔۔وہ آگیا کیا۔۔خدا نا کرے وہ آئے-- بٹ اگر وہ آگیا تو۔۔؟؟

اسکے آنے کی کسی کو خبر نہیں ہوتی مگر جب وہ واپس جاتا ہے تو ایسا دھماکہ کرتا ہے کہ پورا اٹلی ہل جاتا ہے۔۔۔شالے تشویش سے بول رہی تھی۔۔

تبھی اچانک کہیں سے زی کے عین سامنے رون نمودار ہوا تھا۔۔

شالے کا دل اچھل کر حلق میں آگیا تھا۔۔

میرا ذکر ہو رہا تھا کیا۔۔وہ خباثت سے مسکرایا۔۔

ڈر تو زی بھی گ ئی تھی اسکے ایک دم سامنے آنے پر مگر اس نے شو نہیں کروایا۔۔

ڈانس کرو گی میرے ساتھ۔۔۔وہ سارے جہاں کی معصومیت چہرے پر سجاتے ہوئے بولا جبکہ آنکھوں میں وہی شیطانی مسکراہٹ دوڑ رہی تھی۔۔

تمہارے ساتھ ڈانس کرنے سے بہتر ہے میں ہارٹ راک سے باہر چلی جاؤں--- زی نے تنفر سے کہا تھا۔

اوپسسسسسسسسس۔۔۔ہے فرش۔۔۔ڈونٹ شو می ٹو مچ ایٹیٹوڈ۔۔۔

وہ پاگلوں کی طرح ہنس رہا تھا زی کی بات سن کر۔۔ جبکہ ایک ایک کر کے اسکے گروپ کے سارے نکمے لڑکے سامنے آ چکے تھے۔۔

اففف۔۔۔ یہ لوگ کب آئے-- شالے نے سوچا کیونکہ کسی نے بھی انہیں اندر آتے نہیں دیکھا تھا۔

ریم نے رون کو زی کے پاس کھڑے اور اس سے باتیں کرتے دیکھ لیا تھا مگر پھر بھی وہ انکے پاس نہیں آیا۔۔ اور یہی بات زی کو دکھ پہنچاتی تھی۔۔ آخر کیوں ریم میرے معاملے میں اتنا بے پرواہ بن جاتا ہے۔۔۔ زی کو ہمیشہ اکیلے ہی رون کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔۔

ویل اگر تم چاہو تو ہم ہارٹ راک سے باہر جا کر بھی ڈانس کر سکتے ہیں۔۔۔ انفیکٹ وہاں کوئی بھی نہیں ہوگا اور مزہ بھی زیادہ آئے گا۔۔۔

رون کی بات پر اس کے سارے فرینڈز نے چھت پھاڑ قہقہہ مارا تھا البتہ یہ اور بات تھی کہ وہ قہقہہ میوزک کے شور میں دب سا گیا تھا۔۔

زی نے مدد طلب نظروں سے ریم کی طرف دیکھا تھا۔۔ لیکن ریم کی نظروں میں جانے کیا تھا کہ وہ رون کہ منہ پر ایک پنچ مارتے ہوئے آگے بڑھ گئی--

رون کو اسکی امید نہیں تھی اور نا وہ اس کے لیے تیار تھا۔۔ وہ ایک قدم پیچھے ہٹا تھا۔۔

جبکہ زی کی اس حرکت پر ریم کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری تھی۔۔ لیکن شالے کو لگا تھا کہ انکی موت آگئی ہے-- یہ زی نے کیا کر دیا تھا۔۔اب رون کسی کو نہیں چھوڑے گا۔۔۔ وہ سوچ رہی تھی اور کانپ رہی تھی۔۔

رون کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔۔اب کیا ہو گا؟؟ میوزک کا شور بھی مدھم پڑھ چکا تھا۔۔۔ کیا پتا رون کیا کرنے والا تھا۔۔ کیا پتا وہ پورے ہارٹ راک کو ہی اڑا دے۔۔

رون نے جاتی ہوئی زی کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔میں لاسٹ ٹائم پوچھ رہا ہوں۔۔نہیں تو۔۔۔دھمکی واضح جھلک رہی تھی اسکے لہجے میں۔۔

جو کرنا ہے کر لو۔۔۔آئی ڈونٹ کی ئ ر۔۔۔زی نے نفرت سے کہتے ہوئی ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی۔۔۔اور رون نے ہاتھ چھوڑ بھی دیا۔۔۔ایک مسکراہٹ کے ساتھ۔۔

شیطانی مسکراہٹ۔۔۔جو صاف ظاہر کرتی تھی کہ اب جو ہو گا اچھا نہیں ہو گا۔۔۔

رون نے اسی مسکراہٹ کے ساتھ ساؤنڈ سسٹم اور میوزک سسٹم کے پاس کھڑے اپنے دوستوں کو ایک مسکراہٹ پاس کی تھی۔۔۔اس شیطانی مسکراہٹ کا مطلب صرف وہ ہی سمجھ سکتے تھے۔۔

میوزک آن ہو چکا تھا۔۔ڈانس دوبارہ شروع ہو گیا تھا۔۔سب کچھ اسی تسلسل سے جڑنے لگا۔۔

لیکن ریم دور کھڑا گہری نظروں سے رون کو دیکھ رہا تھا۔۔رون کچھ کرنے والا ہے یہ وہ جانتا تھا لیکن کیا؟؟ یہ وہ کبھی نہیں جان سکتا تھا۔۔

چند منٹ بعد ایک دھماکہ ہوا۔۔وہی ہوا نا جسکا ڈر تھا۔۔رون اپنا کام کر چکا تھا۔۔۔

ایک عجیب سی آواز پورے کلب میں پھیل چکی تھی۔۔لوگوں نے اپنے ہاتھ اپنے کانوں پر رکھ لیئے تھے۔۔۔پورے کلب میں افراتفری پھیل چکی تھی۔۔۔لوگ شور مچاتے باہر کی طرف بھاگ رہے تھے۔۔۔

آواز اتنی خوفناک تھی کہ اگر کوئی چند سیکنڈ مزید وہاں رکتا تو اسکے کان کے پردے پھٹ جاتے۔۔۔

خود رون اور اسکے دوستوں نے کانوں کو کور کر لیا تھا۔۔۔

ریم کو چند لمحے لگے صورتحال سمجھنے میں پھر وہ ساؤنڈ سسٹم کی طرف بھاگا تھا۔۔ جمی اسکے پیچھے گیا جبکہ ڈیرک زی اور شالے کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

ہیپی نیوائی ربے بی۔۔

Happy new year baby..

رون زی کے سامنے آیا وہی ازلی خبیث مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہ اور جن کی طرح غائب ہو گیا۔۔۔

جبکہ زی کو ریم کی فکر تھی۔۔۔ وہ کہاں گیا تھا یہ وہ جان چکی تھی۔۔ اگر اسے کچھ ہو گیا تو۔۔

اچانک ایک اور دھماکہ ہوا تھا۔۔ ہر طرف سے چیخ و پکار کی آواز آرہی تھی۔۔۔

ریم۔۔۔ زی چلائی تھی۔۔۔ مگر اتنے شور میں اسکی آواز دب کر رو گئی تھی۔۔

✿✿✿

کسی انسان کی ڈائری پڑھنا وہ بھی بنا اسکی پرمیشن کے۔۔ کیا یہ اچھی بات ہے ؟؟ فرہاد کے ہاتھ میں ڈائری تھی۔۔ وہ ڈائری جو کسی کیلیئے بہت اہم تھی۔۔ وہ جانتا تھا کہ یہ غلط بات ہے۔۔

لیکن نا جانے کیوں وہ پڑھنا چاہ رہا تھا۔۔ فرہاد کے لیئے یہ سب چیزیں بکواس تھیں۔۔ اس نے ایسی چیزوں کو کبھی ایک نظر دیکھا بھی نہیں تھا۔۔ لیکن پھر کیوں اسے تجسس ہو رہا تھا۔۔

ہمم۔۔ ایک لڑکی کی ڈائری ہے۔۔ اس میں کیا لکھا ہو گا؟؟ اس نے خود سے سوال کیا۔۔ اپنی فیلنگز لکھی ہو نگی۔۔ وہ ایک ٹپیکل لڑکی لگتی ہے۔۔ تو پکی بات ہے اپنی فیلنگز ہی لکھی ہو نگی۔۔ اس شخص کا نام لکھا ہو گا جس سے اس نے پیار کیا ہو گا۔۔

اپنے دن بھر کی روداد لکھی ہو گی۔۔ وہ خود کس سے جیلس ہوتی ہے یہ بھی لکھا ہو گا۔۔

ہاہاہا۔۔ پھر وہ خود ہی اپنی سوچ پر ہنس پڑا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے فرہاد آغا تمہیں ؟؟ ایک عام سی لڑکی کی ڈائری میں انٹرسٹ ہو رہا ہے تمہیں۔۔ پاگل ہو گئے ہو تم۔۔ اس نے ڈائری ٹیبل پر رکھ دی تھی۔۔ خود وہ صوفے پر بیٹھ چکا تھا۔۔ ایک بار پھر اس نے کال ملائی مگر نمبر آف تھا۔۔ اس نے صوفے سے ٹیک لگائی تھی۔۔ اور پھر کچھ دیر بعد نیند کی دیوی اس پر مہربان ہو چکی تھی۔۔

❤❤❤

حرم کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی۔۔ وہ ڈائری جس کو وہ سب سے چھپا کر رکھتی تھی۔۔ شزا اور حورعین میں بھی اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ حرم کی بلیک ڈائری کو چھو سکیں۔۔ آج وہ کسی اور کے قبضے میں تھی۔۔۔ وہ بھی ایک لڑکے کے پاس تھی۔۔ ایک نامحرم کے پاس۔۔

اُفف۔۔ میں کیا کروں ؟؟ کیا پتا وہ میری ڈائری پڑھ لے۔۔ ہائے اگر اس نے پڑھ لی تو۔۔ وہ گھبرا کر اٹھ بیٹھی تھی۔۔

ارے نہیں نہیں۔۔ وہ اتنا بڑا ڈاکٹر ہے اسے ان فضول کاموں میں کہاں انٹرسٹ ہو گا۔۔ وہ تو کھول کر بھی نہیں دیکھے گا۔۔

ہاں حرم بالکل۔۔ تم بلاوجہ پریشان ہو رہی ہو۔۔ وہ نہیں پڑھے گا۔۔ وہ خود کو تسلیاں دے رہی تھی۔۔ پر میں اپنی ڈائری واپس کیسے لونگی؟؟ وہ سوچ رہی تھی۔۔۔

آئڈیا۔۔ صبح ثانی آپی سے بات کرتی ہوں۔۔ وہ ہی میری ہیلپ کریں گی۔۔ ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔۔ وہ اپنے آپ سے باتیں کر رہی تھی۔۔ اب سو جاؤ ی ار اتنا ٹائم ہو چکا ہے۔۔ وہ خود ہی بڑبڑائے جا رہی تھی۔۔ جبکہ شزا ثنا اور حور عین سو چکی تھیں۔۔ اور شہرین بھی۔۔ اب وہ خود بھی لیٹ گ ئی تھی سونے کیلی ئے۔۔ ک افی دیر بعد وہ نیند کی وادی میں اتر چکی تھی۔۔۔

❤❤❤

آج تو رون نے حد ہی کر دی۔۔۔ شالے بیچاری جسکا دل بہت نازک تھا۔۔ سسلی کلب والے واقع کے بعد وہ بہت پریشان تھی۔۔انفیکٹ وہ رو بھی چکی تھی۔۔اب وہ غصے سے بول رہی تھی۔۔

اسے ایسا ہر گز نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔

ویسے ماننا پڑے گا کیا شیطانی دماغ پایا ہے رون نے۔۔ ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے وہ جو اس نے آج کر دکھایا ہے۔۔ڈیرک نے کھلے دل سے تعریف کی تھی رون کی۔۔

پوری نائٹ برباد کر کے رکھ دی اس نے۔۔اور تم اسکی تعریف کر رہے ہو۔۔ جمی کو بھی بہت غصہ تھا۔۔

ویسے شکر کرو رون نے یہ کام ایک ہی کلب میں کیا ہے۔۔ ورنہ کیا بھروسہ اسکا پوری روم کی بارز میں وہ چاند چڑھا دیتا۔۔۔

ڈیرک بول رہا تھا۔۔۔

جبکہ دولوگ خاموش تھے ایک زی اور دوسرا ریم۔۔کیونکہ وہ رون کو اچھی طرح سے جانتے تھے۔۔اور اس پر تبصرہ کرنے کیلیئے الفاظ نہیں تھے دونوں کہ پاس۔۔

اب بس کو جاؤ تم لوگ۔۔اسکاذکر چھوڑ دو۔۔شیطان ہے وہ کیا بھروسہ تم لوگ جو اسکی اتنی تعریفیں کر رہے ہو کیا پتا وہ یہاں بھی حاظر ہو جائے-- شالے نے خوف سے کہا تھا۔۔

ہاہاہا۔۔کتنا ڈرتی ہو تم اس سے۔۔زی کو دیکھو کیا پنچ مارا تھا۔۔ڈیرک اور جمی اب ہنس رہے تھے۔۔ مسکراہٹ تو زی اور ریم کے چہرے پر بھی پھیلی تھی۔۔

پر اس نے وہ سب کیا کیسے۔۔؟؟ریم تم کچھ بتاؤ گے؟؟زی پہلی بار بولی تھی۔۔

ایک ہائی پچڈ ساؤنڈ سی ڈی کو اس نے ہارٹ راک پر چلا دیا تھا۔۔

جس سے آواز بہت باریک اور خوفناک سنائی دیتی ہے۔۔اگر زیادہ دیر ایسی آواز میں رہا جائے تو بہت نقصان ہوتا ہے انسان کو۔۔اور اسکے سننے کی صلاحیت ختم ہو سکتی ہے۔۔ریم بتا رہا تھا۔۔

منحوس مارے نے خود تو کانوں پر پتا نہیں کیا لپیٹ رکھا تھا۔۔نقصان تو ہمیں ہی ہوتا نا۔۔شالے کا غصہ ختم ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔

اگر مجھے مل جائے نا تو قسم سے گردن مروڑ دونگا اسکی۔۔۔جمی جزبات میں کچھ زیادہ ہی بول گیا تھا۔۔۔

ہے جمی۔۔۔کیا میرے بارے میں کچھ کہہ رہے ہو۔۔کسی نے اچانک جمی کی گردن پر ہاتھ رکھا تھا۔۔کوئی جمی کے ساتھ چلنا شروع کر دیا تھا۔۔

اور جمی کو لگا تھا اسکی دھڑکن بند ہو چکی ہے۔۔وو کوئی اور نہیں رون تھا۔۔جمی کی تو گگی بند گ ئی تھی۔۔

وی سب ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔۔کافی رات ہو چکی تھی۔۔اور وہ لوگ کلب کا مس ئی لہ حل کر کے ہی کلب سے نکلے تھے۔۔اب وہ لوگ پیدل ہی چل رہے تھے۔۔کسی کو بھی یہ خیال نہیں آیا تھا کہ رون اب پھر آ سکتا ہے۔۔

شالے کی بھی روح فنا ہو چکی تھی۔۔

یار بتاؤ نا میں نے سنا میرے بارے میں کچھ کہا جا رہا تھا۔۔

رون ازلی خباثت کے ساتھ مسکرایا تھا۔۔

نن۔۔نہیں۔۔میں وہ۔۔وہ۔۔مارے خوف کے جمی سے کچھ بولا نہیں جا رہا تھا۔۔

اٹس انف رون بہت ہو چکا۔۔اب کی بار ریم آگے آیا تھا۔۔

اووو۔۔۔رئی لی۔۔ابھی تو میں نے کچھ بھی نہں کیا۔۔رون سارے دنیا جہان کی مسکراہٹ چہرے پر سجا کے بولا تھا۔۔

جمی کو کچھ محسوس ہو رہا تھا۔۔۔رون کا ہاتھ اب اسکی گردن سے پھسل کر کمر تک پہنچ چکا تھا۔۔وہ اتنے خوف میں مبتلا ہو چکا تھا کہ پوچھ ہی نہیں سکا کہ رون تم کیا کر رہے ہو۔۔

چھوڑو جمی کو رون۔۔ریم کو بھی اسکی آج والی حرکت پر کافی غصہ آیا ہوا تھا۔۔

اوکے چھوڑ دیتا ہوں۔۔لو چھوڑ دیا۔۔رون نے اپنے ہاتھ جمی سے دور ہٹالی ئے تھے۔۔تبھی اچانک ایک ٹرک فل اسپیڈ کے ساتھ انکے پاس سے گزرا تھا۔۔

اووہ یہ کیا ہوا تھا۔۔۔جمی ہوا میں اچھلا تھا۔۔کافی اوپر اور پھر ٹرک کی پچھلی سائیڈ سے جا لگا تھا۔۔جیسے ٹرک مقناطیس ہو اور جمی لوہا۔۔جو ٹرک سے ایسے چپٹ گیا تھا۔۔

بچاؤ مجھے۔۔بچاؤ--- جمی کی چینخوں نے پورے روما کو ہلا دیا تھا۔۔کسی کی سمجھ میں بھی کچھ نہیں آیا تھا کہ ہوا کیا ہے۔۔

اووشٹ۔۔۔ریم کے منہ سے نکلا تھا۔۔ یقیناً اس ٹرک میں رون کے چیلے تھے۔۔۔

بچاؤ--- جمی کی چینخیں ابھی بھی سنائی دے رہی تھیں۔۔ٹرک انسے کافی آگے بکل گیا تھا۔۔

ہاہاہاہا۔۔رون کے قہقہے کسی جن کی طرح گونج رہے تھے۔۔اب بچا سکتے ہو تو بچالو جمی کو۔۔۔۔

رون نے کہا تھا اور ٹرک کے پیچھے دوڑ لگادی۔۔

رون میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔۔ریم اسکے پیچھے بھاگا تھا۔۔

پہلے جمی کو تو بچالو۔۔رون بھاگتے ہوئے بھی ہنس رہا تھا۔۔

رون کے پیچھے ریم بھاگا تھا۔۔ریم کے پیچھے ڈیرک۔۔اسکے پیچھے زی اور سب سے آخر میں زی کے پیچھے شالے۔۔۔ایک لائن لگی ہوئی تھی۔۔

دیکھنے والے انہیں روما کے پاگل کہتے تھے۔۔ رون نے سب کو بھگایا ہوا تھا اور یہ ٹیلنٹ صرف اور صرف رون کے پاس ہی تھا۔۔ جو ساری دنیا کو اپنے پیچھے بگھا سکتا تھا۔۔ اور چاہے تو دنیا کو اپنی انگلیوں پر بھی نچا سکتا تھا۔۔۔ جمی کی چینخیں ابھی تک فضا میں گونج رہی تھیں۔۔ پتا نہیں ریم اسے بچا بھی پاتا یا نہیں۔۔ یا رون اسے پوری دنیا کی سیر کروانے والا تھا۔۔ یہ تو صرف وقت ہی بتا سکتا تھا۔۔۔

وہ ندی کا ایک کنارہ تھا جہاں وہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔ وہی دھند میں لپٹی خاموشی۔۔ وہ پراسرار سی جگہ۔۔ وہ جگہ طلسماتی تھی۔۔ وقت ساحر تھا۔۔۔ یا پھر۔۔ وہ خود ساحرہ تھی۔۔ کہ جب بھی ملتی تھی راز چھوڑ جاتی تھی اپنے پیچھے۔۔۔

تم۔۔ یہاں کیوں بیٹھی ہو؟؟ وہ اسکے پاس جانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

اور کہاں جاؤں میں؟؟۔ اس نے الٹا سوال کیا تھا۔۔

یہاں تو کافی ٹھنڈ ہے۔۔تم بیمار ہو جاؤ گی-- وہ فکر مندی سے بولا تھا۔۔

یہ ٹھنڈ تو رگ وپے میں سرائیت کر چکی ہے۔۔اب تو کچھ محسوس ہی نہیں ہوتا۔۔ناٹھنڈ اور نا درد۔۔عادت سی ہوگئی ہے-- وہ بول رہی تھی۔۔

ایک بات پوچھوں تم سے؟؟اب وہ پوچھ رہا تھا۔

ہمم۔۔پوچھو۔۔اس نے کہا۔

کون ہو تم؟؟میں تمہیں جاننا چاہتا ہوں۔۔آخر کیا رشتہ ہے تم سے میرا۔۔کون ہو تم؟؟پلیز بتادو مجھے۔۔

میں تمہارے بہت قریب ہوں۔۔ تم چاہو تو مجھے جان سکتے ہو۔۔بس ہاتھ بڑھاؤ اور محسوس کر کے دیکھو۔۔۔اگر کچھ محسوس ہوا تو سمجھ لینا میں تمہارا ہی ایک حصہ ہوں۔۔۔ایک گمشدہ حصہ جسے اپنے وقت پر اپنے اصل سے آملنا ہے۔۔۔وہ جواب دے رہی تھی۔۔اتنی گہری باتیں۔۔وہ بہت بڑے راز کی بات کہہ گ ئی تھی۔۔شاید وہ یہ سمجھنے میں صدیاں لگا دیتا۔۔۔

جھیل کا پانی بہت آہستگی سے بنا آواز کیئے بہہ رہا تھا۔۔اتنی گہری خاموشی اچانک چھاگ ئی تھی۔۔وہ اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھی تھی۔۔اسکا چہرہ جھیل کی طرف تھا۔۔پر کمال ہے وہ چہرہ آج بھی نہیں دیکھ پایا تھا۔۔

دیر مت کرو۔۔اگر دیر کرو گے تو کھو دو گے مجھے۔۔۔وہ کہہ رہی تھی اور نہ جانے کونسا عجیب سا ڈر تھا اسکے لہجے میں۔۔

اچانک اسکے ارد گرد دھواں اٹھنے لگا تھا۔۔وہ اس دھوئیں میں غائب ہونا شروع ہو چکی تھی۔۔

رکو۔۔ کہاں جا رہی ہو تم۔۔؟؟اور اس نے واقعی ہی دیر کر دی تھی۔۔ وہ اسے ختم ہوتی نظر آ رہی تھی۔۔ پھر اچانک سب کچھ ختم ہو گیا۔۔ بس وہاں دھواں ہی دھواں تھا۔۔

نہیں۔۔ وہ ایک کرب سے چلایا تھا۔۔ اور پھر اپنی چینخ کے ساتھ ہی اسکی آنکھ کھل گ ئی---

فرہاد کا دل زور زور سے ڈھرک رہا تھا۔۔

یا اللہ۔۔ یہ کیا ماجرہ ہے۔۔ یہ خواب تھا۔۔ اور آج پھر وہ آئی تھی۔۔ فرہاد اٹھ بیٹھا تھا۔۔ وہ صوفے پر ہی سو گیا تھا۔۔ اس نے ٹائم دیکھا صبح کے تین بج رہے تھے۔۔ وہ صوفے سے اٹھا تھا۔۔ سائیڈ ٹیبل پر رکھا ہوا پانی کا گلاس اٹھا کر پیا۔۔

پھر وہ کمرے میں ٹہلنے لگ گیا۔۔ آخر یہ سب کیا ہے۔۔ کون ہے وہ اور کیوں آتی ہے میرے خواب میں۔۔

اچانک اسکی نظر میز پر رکھی ہوئی ڈائری پر پڑی تھی۔۔

میں تمہارے بہت قریب ہوں۔۔ تم چاہو تو مجھے جان سکتے ہو۔۔

فرہاد کے زہن میں اسکے الفاظ گونجے۔۔اور پھر اس نے بنا کچھ سمجھے وہ ڈائری اٹھالی۔۔اب وہ اسے پڑھنے والا تھا۔۔

♥♥♥

وہ پانچوں اس وقت ہوسٹل میں موجود تھے۔۔ جمی کی حالت بہت خراب ہو چکی تھی۔۔اسے کہیں بھی چوٹ نہیں لگی تھی۔۔ لیکن ڈر اور خوف نے اسکے ہواس گم کر دیۓ تھے۔۔

پلیز تم لوگ میرے پاس ہی رہو۔۔مجھے چھوڑ کر مت جانا۔۔ورنہ وہ رون پھر آجائے گا۔۔وہ منمنایا تھا۔۔اور اس نے ریم کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔

آج اسکے ساتھ جو پرانک رون نے کی تھی جمی اسے مرتے دم تک نہیں بھول سکتا تھا۔۔

ریلیکس۔۔جمی ریلیکس ہو جاؤ --وہ جسٹ ایک فن تھا۔۔تم جانتے ہو رون ایسی شرارتیں کرتا رہتا ہے۔۔اسکا مقصد کسی کو چوٹ پہنچانا ہرگز نہیں ہوتا۔۔۔ریم نے اسے سمجھایا تھا۔۔

اور ویسے بھی ڈیرک تمہارے ساتھ ہی ہے۔۔اور رون اب تمہیں تنگ نہیں کرے گا۔۔
اوکے؟؟زی نے بھی اسکی ہمت بڑھائی تھی۔

اب ہمیں چلنا چاہیے کافی رات ہو چکی ہے۔۔شالے نے کہا تھا۔۔

ہاں چلو۔۔ہم تمہیں ڈراپ کر دیں گے۔۔۔زی نے جواب دیا۔۔

اور پھر زی شالے اور ریم ہوسٹل سے باہر آگئے تھے۔۔اب انہیں گھر پہنچنا تھا جلد از جلد۔۔

آنی آج پھر غصہ ہونگی۔۔زی نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے سوچا تھا۔۔اب انہیں پہلے شالے کو گھر چھوڑنا تھا پھر وہ لوگ اپنے گھر جاتے۔۔

ریم پوری سنجیدگی کے ساتھ گاڑی چلا رہا تھا۔۔وہ خود جلد سے جلد گھر پہنچنا چاہتا تھا۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

کبھی کبھی مجھے لگتا ہے کہ میں ختم ہو رہی ہوں۔۔ میرے اندر سے سب کچھ ختم ہو رہا ہے۔۔۔ سب کچھ موم کی طرح پگھل رہا ہے۔۔ آہستہ آہستہ۔۔ لیکن پھر سوچتی ہوں کہ میرے اندر ہے ہی کیا؟؟؟

میرے اندر ایک دل ہے۔۔ وہ دل خدا کا گھر ہوتا ہے۔۔ پھر کہاں گیا؟؟ کیا وہ میرے اندر ہی ہے۔۔

ہاں وہ میرے اندر ہی ہے۔۔ لیکن اس میں ایک گھر تھا۔۔ ایک چھوٹا سا گھر۔۔ وہ گھر جو اللہ پاک ایک انسان کیلیۓ مخصوص کر دیتا ہے۔۔

کہاں گیا وہ گھر۔۔ وہ گھر تو ملبے کا ڈھیر بن چکا ہے۔۔ جل چکا ہے۔۔ راکھ بجھی پڑی ہے۔۔ ارمان ختم ہو چکے ہیں۔۔ سب کچھ تو ختم ہو چکا ہے۔۔۔

پھر درد کیوں ہوتا ہے۔۔۔؟؟

کیوں شدت سے منتظر ہوں میں کسی کی۔۔آخر کیوں؟؟

میرے اندر میری روح بھی ہے جو تڑپ رہی ہے۔۔جو جسم کی سلاخوں میں قید ہے۔۔اسے رہائی چاہیئے--

روح تو کسی روح کیلیئے ہی تڑپتی ہے نا۔۔۔کیا زمین پر کوئی ایسی روح کوئی ایسی زات بھی ہے جو میری روح کی بے چینی کو محسوس کر سکے۔۔؟؟

کہاں سے لاؤں ان سب سوالوں کے جواب؟؟میرے رہنما تم کہاں ہو۔۔میری مدد کرو اس سے پہلے کے میرے اندر سب کچھ جاننے کی حسرت بھی دم توڑ دے۔۔۔۔

#حرم_نور

وہ ڈائری پڑھتا جا رہا تھا۔۔الفاظ تھے کہ اسے کچھ اور سوچنے کا موقع نہیں دے رہے تھے۔۔اور پھر اس نے پہلے صفحہ سے لے کر آخر والے صفحے تک وہ ڈائری پڑھ ڈالی۔۔۔ایک لفظ بھی نہ چھوڑا تھا اس نے۔۔ہوش اس وقت آیا جب فجر کی اذان شروع ہوئی---

اس نے ڈائری بند کر کے ایک سائڈ پر رکھ اور اذان کا جواب دینے لگا۔۔

تو وہ تم ہو حرم نور۔۔جس نے میرے اندر اتنی بے چینی بھر دی ہے کہ مجھے لگتا ہے میرے اندر میں نہیں کوئی اور آبسا ہے۔۔اب وہ سوچ رہا تھا۔۔

ڈائری میں کہیں کسی لڑکے کا زکر نہیں تھا۔۔کہیں کسی کی بے وفائی کا زکر نہیں تھا۔۔

کہیں اس بات کا زکر نہیں تھا کہ اس نے محبت کی ہے۔۔سب کچھ ہی تو لکھا تھا اس ڈائری میں۔۔ایک ایک احساس کو لفظوں کا رنگ دے کر قید کیا گیا تھا۔۔لیکن پھر بھی۔۔کچھ بھی تو نہیں تھا ڈائری میں۔۔جیسا وہ چاہ رہا تھا۔۔سوچ رہا تھا۔۔ویسا کچھ بھی نہیں تھا۔۔

وہ لڑکی نہیں ایک بھید ہے۔۔ایک راز ہے۔۔وہ راز جسے اب اسے جاننا تھا۔۔

اذان کب کی ختم ہو چکی تھی۔۔بہت سے لمحے صرف اسی کے بارے میں سوچتے ہوئے گزر گ ئے--- پھر وہ اٹھا تھا اور نماز کیلی ئے قدم بڑھا دی ئے-- بے شک اس ذات کے پاس ساری الجھنوں کے ساری سوالوں کے جواب ہیں۔۔

اور فرہاد آغا کب ایسا تھا۔۔کب وہ نماز پڑھنے جاتا تھا۔۔کب اس نے کسی کیلی ئے کچھ مانگا تھا۔۔سب کچھ تھا اسکے پاس۔۔پھر اسکو ایسا بنا دیا گیا۔۔ کبھی کبھی ہمیں توڑ مروڑ کر ایک ن ئے سانچے میں ڈالا جاتا ہے۔۔کسی اور کے لی ئے بنایا جاتا ہے۔۔اسے بھی بنا دیا گیا تھا۔۔لیکن پہلے توڑا گیا۔۔پھر جوڑا گیا۔۔

اس توڑ جوڑ کا بھی اپنا ہی ایک مزہ ہے۔۔اور وہ رب توڑتا اسی کو ہے۔۔ جسے اپنے ہاتھوں سے سنوارنا ہو اس نے۔۔۔

♥♥♥

ثانی آپی مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔ حرم جیسے بہت جلدی میں تھی۔۔۔

کیا ہوا حرم سب ٹھیک ہے نا؟؟ ثانی آپی نے اسکی پریشانی بھانپ لی تھی۔۔ تبھی پوچھا تھا۔

نہیں کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے آپی۔۔ حرم نے کہا۔۔

اور پھر ثانی آپی کے پوچھنے پر اس نے ہاسپٹل سے لے کر کل رات تک کا سارا واقع سنا دیا۔۔

صبح صبح کا وقت تھا۔۔ثانی آپی کچن میں تھی۔۔ باقی سب سوئے ہوئے تھے۔۔اور وہ نماز پڑھ کر کچن میں ہی آگئی تھی۔۔اسے لگ رہا تھا کہ اگر اب بات نا ہوئی تو پھر سب اٹھ جائیں گے-- اور اسے موقع نہیں ملے گا۔۔

تو اس میں اتنا پریشان ہونے والی کیا بات ہے۔۔ثانی آپی نے اسکی پوری بات سننے کے بعد کہا۔۔

پریشانی والی بات تو ہے ہی۔۔اب میں کیسے اسے اسکی فائل واپس کرونگی۔۔ حرم روہانسی ہوئی-- وہ منہ پھلا کر ایک طرف رکھی چیئر پر بیٹھ چکی تھی۔۔

ارے بابا پریشان کیوں ہوتی ہو۔۔آج میں نے دوبارہ ہاسپٹل جانا ہے۔۔چیک اپ کیلیئے تو تم میرے ساتھ چلنا۔۔ڈاکٹر سمیع نے آج کی ڈیٹ دی تھی اگین چیک اپ کیلیئے-- ثانی آپی نے پیار سے کہا۔

کیاواقعی ؟؟آپ سچ کہہ رہی ہیں۔۔اللہ پاک شکر ہے آپکا۔۔ حرم خوش ہوئی--

ہاں اسے آج شام کا وقت بتادو۔۔اور کہنا کہ وہ ہاسپٹل میں ہی آجائے-- جہاں فائی لز بدلی گ ئی تھیں۔۔وہیں سے پھر بدل لینا۔۔ثانی آپی نے اسے سمجھایا۔۔

ویسے سچویشن کافی فلمی سی نہیں ہوگ ئی--- ثانی آپی نے اسے چھیڑا۔۔

ہاہا۔۔آپی آپ بھی نا۔۔ ہم اتنے پریشان ہیں۔۔اور آپ اس بات کو فلمی سچویشن بنارہی ہیں۔۔ حرم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اوکے اب میں ڈاکٹر فرہاد علی آغا کو انفارم کردوں کہ میری فائی ل واپس کرنے وہ اسلام آباد سے لاہور واپس آجائے--- حرم نے ایک ادا سے کہا تھا اور کچن سے باہر نکل گ ئی-- ثانی آپی اسکی باتوں پر ہنستی رہی۔۔

❤❤❤

جب وہ گھر واپس آیا تو سب ناشتے پر اسکا انتظار کر رہے تھے۔۔ فرہاد بیٹا۔۔ کہاں گم ہو تم ؟؟ کوئی پ ریشانی ہے کیا؟؟ زیبا بیگم نے پیار سے پوچھا تھا۔۔ وہ ماں تھی اور ماں اپنے بچوں ہی پریشانی نہیں سمجھے گی تو کون سمجھے گا۔۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔ بس تھوڑا تکھاوٹ ہو گ ئی تھی۔۔ اس لی ئے-- فرہاد نے جواب دیا۔

آہمم۔۔۔ حمزہ نے جان بوجھ کر فرہاد کی بات پر آہمم کیا اور چائے ک اکپ اٹھا کر پینے لگ گیا۔۔۔ ایک شریر سی مسکراہٹ ابھی بھی اسکی آنکھوں میں چمک رہی تھی۔۔

فرہاد نے آنکھوں ہی آنکھوں میں حمزہ کو گھورا تھا۔۔ تبھی فرہاد کا موبائل وائی بریٹ ہوا۔۔

”آپکو آپکی فائی ل شام 5 بجے مل جائے گی-- آپ پلیز ہاسپٹل ہی آجائیے گا۔۔اور میری فائی ل یاد سے لے آئی ے گا۔۔۔ حرم نور۔۔۔“

میسج پڑھ کر فرہاد کے اعصاب ڈھیلے پڑھ گ ئے-- مسکراہٹ خود بخود اسکے لبوں پر بھکر گ ئی تھی۔۔اور وہ اپنی چی ئی ر سے اٹھا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔

ارے نواب صاحب ناشتہ تو کرلو؟؟ آغا جی بولے تھے۔۔

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے۔۔وہ مجھے ایک کام سے باہر جانا ہے۔۔رات کو واپسی ہو گی۔۔آپ لوگ پریشان مت ہوئیے گا۔۔فرہاد نے رکتے ہوئے کہا۔۔اور پھر دو دو سیڑھیاں پھلانگتا اوپر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔

کر کیا رہا ہے یہ لڑکا آج کل ؟؟زیبا بیگم نے تشویش سے کہا۔

ریلیکس ماما وہ ایک ڈاکٹر ہے کوئے بچا تھوڑی ہے جو آپ پریشان ہو رہی ہیں۔۔ سو کام پڑتے ہیں انسان کو۔۔ آنا جانا پڑتا ہے۔۔ سجاد آغا نے جو کہ فرہاد آغا کا بڑا بھائی تھا مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

فرہاد کے موبائل پر میسج کے آنے اور پھر اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ کے بکھرنے اور پھر اوپر اپنے کمرے تک جانے کے سین کو عالیہ اور نتاشہ بھابھی نے غور سے دیکھا تھا۔۔ فرہاد کے جانے کے بعد دونوں نے حمزہ کی طرف دیکھا۔۔ اشاروں اشاروں میں پوچھا کہ آخر چکر کیا ہے۔۔ فرہاد بھلا کب یوں مسکراتا تھا۔۔۔ لیکن حمزہ نے گڑبڑاتے ہوئے کندھے اچکائے کے میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔

ایسا ہو سکتا تھا بھلا کہ حمزہ کو فرہاد کی خبر نا ہو کہ وہ کیا کر رہا ہے۔۔ ناشتہ کرتے ہوئے عالیہ نے سوچا۔۔ میں خو ہی پتا لگاتی ہوں۔۔

اور فرہاد جلدی جلدی تیار ہو رہا تھا۔۔ آخر کو اسے لاہور جانا تھا۔۔ مسکراہٹ ابھی بھی اسکے چہرے پر تھے۔۔ فائی ل واپس ملنے کی اتنی خوشی ہو رہی تھی اسے یا حرم کے ملنے کی۔۔ وہ خود نہیں جانتا تھا۔۔ اسے جلدی سے لاہور پہنچنا ہے بس وہ یہ جانتا تھا۔۔

وہ پوری توجہ سے گاڑی چلا رہا تھا جب اچانک اسکے موبائل پر بیل ہوئی۔۔ فرہاد نے موبائل اٹھایا۔۔ ڈاکٹر منیشا از کالنگ دیکھ کر اسکے چہرے پر ناگواریت پھیل گ ئی۔۔۔ بیل بار بار ہو رہی تھی۔۔ نا چاہتے ہوئے بھی اسے کال ریسیو کرنی پڑی۔۔

ہیلو۔۔ ڈاکٹر فرہاد۔۔۔؟؟ اسے منیشا کی بے چین سی آواز سنائی دی۔۔

جی۔۔ بول رہا ہوں۔۔ سخت سے لہجے میں جواب دیا گیا۔۔

کہاں ہیں آپ۔۔؟؟ ہاسپٹل نہیں آئے؟؟ ڈاکٹر جواد بتا رہا تھا کہ آج آپ آف پر ہیں۔۔

(ڈاکٹر منیشا اور ڈاکٹر جواد, فرہاد کے کولیگز تھے)

کیا بات ہے۔۔ خیریت تو ہے نا؟؟ آپ نے تو کبھی ہاسپٹل سے آف نہیں کیا۔۔ پھر آج کیسے۔۔؟؟ وہ فرہاد کی بات سنے بنا ہی بولے جا رہی تھی۔۔

جی سب خیریت ہے۔۔ ایکچوئی لی مجھے ایک ضروری کام سے لاہور جانا پڑا ہے۔۔ اب وہیں جا رہا ہوں۔۔ اس وقت گاڑی ڈرائیو کر رہا ہوں۔۔ بعد میں بات کروں گا۔۔۔ انداز بالکل ہی نظر انداز کرنے والا تھا۔۔۔

سنیں تو۔۔ اتنی بھی جلدی کیا ہے۔۔ میری تو صبح بھی آپکو دیکھ کر ہی ہوتی ہے اور ایک آپ ہیں کی اتنی بے رخی۔۔۔ مانا بے رخی جچتی ہے آپ پر۔۔ مگر۔۔ میرے دل کا بھی خیال کریں جناب بہت نازک سا ہے۔۔

اور ڈاکٹر فرہاد آغا بھلا اتنا کب سن سکتا تھا اسکی برداشت کی حد ختم ہو گ ئی--

لسن مس منیشا۔۔ مجھے آپ یا آپکے دل میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔۔ میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ ڈرائیو کر رہا ہوں میں۔۔ سو پلیز آپ مجھے اگین ڈسٹرب مت کیجی ئے گ ا۔۔۔ بے رخی کی ساری حدیں پار کرتے ہوئے اس نے کال ڈراپ کی اور اسکے ساتھ ہی موبائل آف کر کے ایک سائیڈ پ ر رکھ دیا۔۔

ڈاکٹر منیشا پہلے دن سے ہی فرہاد کی شخصیت۔۔۔ اسکے رکھ رکھاؤ والے انداز۔۔ اور لڑکیوں کو فل اگنور کرنے والے رویے پر مر مٹی تھی۔۔۔ یہ تو فرہاد ہی جانتا تھا کہ وہ اسے کیسے برداشت کرتا تھا۔۔

اچانک اسکی نظر سامنے ڈش بورڈ پر رکھی بلیو فائ ل پر پڑی۔۔ اس فائ ل کے اندر موجود ڈائری اور اس میں جو کچھ لکھا تھا وہ فرہاد کے مائ نڈ میں گھوم رہا تھا۔۔ وہ اس ڈائری کو واپس کرنے جا رہا تھا۔۔

ایک ہی رات میں وہ کتنی اپنی اپنی سی لگنے لگی تھی۔۔ لیکن مجبوری تھی واپس کرنا تھی اسے۔۔آخر کو کسی اور کی امانت تھی۔۔

♥♥♥♥

دھڑام سے گیٹ کھلا اور اس میں سے حرم جلدی میں گھر کے اندر آئی-- برآمدے کی گرل کھول کر اندر چلی گ ئی-- صابرہ خاتون (حرم کی امی) جو کہ صحن میں بیٹھی سبزی بنا رہی تھی حرم کی اس حرکت پر تو حیران رہ گ ئی کہ یہ کیسے اور کہاں سے آئی ہے؟؟

حرم۔۔ باقی سب کہاں ہیں۔۔اور تم کس کے ساتھ آئی ہو۔۔وہ پوچھ رہی تھی۔۔

کچھ لمحے بعد حرم فائ ل کے ساتھ کمرے سے برآمد ہوئی--

امی میں ہاسپٹل جا رہی ہوں ثانی آپی کے ساتھ۔۔وہ باہر گاڑی میں بیٹھی ہیں۔۔شام کو سب ادھر ہی آئیں گے-- میں آپکو آکر بتاتی ہو سب۔۔اور کھانا بنا کر رکھیے گا۔۔ثانی آپی آج ہمارے پاس ہی رکیں گی۔۔وہ کہتی ہوئی جس رفتار سے آئی تھی اسی رفتار سے گیٹ کھول کر یہ جا وہ جا ہو گئی--- جبکہ صابرہ خاتون دیکھتے ہی رہ گئی-- عجیب آندھی کی رفتار والی لڑکی ہے کچھ سنتی ہی نہیں۔۔وہ بڑبڑا رہی تھیں۔۔

♥♥♥♥

وہ پچھلے ایک گھنٹے سے ہاسپٹل کے پیچھے والے لان میں بیٹھا اسکا انتظار کر رہا تھا۔۔موسم آج بھی ابر الود تھا۔۔جنوری کا مہینہ تھا۔۔سردی کی شدت میں بھی اضافہ ہی ہو رہا تھا۔۔برسات کی جھڑی لگی ہوئی تھی۔۔بادلوں کا جب دل چاہتا تھا برسنا شروع کر دیتے تھے۔۔۔

لاہور تو وہ دوپہر کو ہی پہنچ گیا تھا۔۔ پھر ساری بات ڈاکٹر سمیع کو بتانی پڑی جو اسے یوں لاہور میں اچانک دیکھ کر حیران ہوئے تھے۔۔

جب سے اسے پتا چلا تھا کہ حرم ہاسپٹل کیلی ئے نکل چکی ہے تب سے وہ اسی لان میں بیٹھا تھا۔۔ گول میز کے گرد دو کرسیاں رکھی تھیں۔۔ شام ہو چکی تھی۔۔ پھر وہی وقت ہو چکا تھا جس وقت وہ پہلی بار ملے تھے۔۔

لگتا ہے بارش ہو گی آج پھر۔۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اچانک لائیٹ چ لی گ ئی--- اوہووو۔۔ یہ لائیٹ لاہور والوں کو کتنا تنگ کرتی ہے نا۔۔ خیر مجھے کیا وہ بڑبڑایا۔۔ اس نے چی ئی رسے ٹیک لگالی اور آنکھیں بند کر لیں۔۔ اتنا لمبا سفر تھا کہ وہ تھک چکا تھا۔۔

ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ ایک مخصوص جانی پہچانی سی خوشبو ہوا کے ایک جھونکے کے ساتھ اسکے نتھنوں سے ٹکرائی-- چنبیلی کی خوشبو-- یہ تو وہی خوشبو ہے جو ڈائری میں سے بھی آتی ہے-- فرہاد نے پٹ سے آنکھیں کھول دیں--

اور وہ سامنے کھڑی تھی-- شیشے کی دیوار والے کمرے کے دروازے میں جس کے پار ڈاکٹر سمیع کا آفس تھا--

وہ ویسی ہی تھی-- شال میں لپٹی ہوئی-- وہی اندھیرا--- وہی خاموشی--- وہی پراسراریت---

فرہاد ایک دم کھڑا ہو گیا-- دل تھا کہ اپنی رفتار سے بھی تیز دھڑکنا شروع کر دیا تھا--

اسلام علیکم۔۔وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے قریب آئی-- یہ آپکی فائی ل۔۔ سلام کرنے کے بعداس نے فائی ل میز پر رکھ دی۔۔۔

اتنی دھیمی آواز۔۔فرہاد کو لگا اسکی سماعت میں کوئی مس ئی لہ ہو گیا ہے شاید۔۔جو اتنا دھیما سنائی دیا۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔فرہاد نے شائی ستگی سے جواب دیا۔۔

اب مجھے میری فائی ل واپس کر دیں۔۔وہ بول رہی تھی۔۔ نظریں ایک بار بھی فرہاد کی طرف نہیں اٹھی۔۔ورنہ فرہاد آغا کو یوں اگنور کرنا۔۔ یہ نظریں ایک مرتبہ اسکی طرف اٹھنے کے بعد۔۔اسکے چہرے سے ہٹانا صنف نازک کے لی ئے خاصہ مشکل کام تھا۔۔

فرہاد نے میز سے فائی ل اٹھانے کے بعد اسکے سامنے کی۔۔ جسے حرم بے پکڑنے کے بعد کھول کر چیک کیا کہ آیا اندر ڈائری ہے بھی یا نہیں۔۔

حرم کی اس حرکت پر ایک دھیمی سی مسکراہٹ فرہاد کے لبوں کو چھوگ ئی----

آپکی ڈائری سیف ہے۔۔ فرہاد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اوکے۔۔ شکریہ۔۔ حرم نے جواب دیا اور واپسی کے لی ئے مڑی۔۔

ایک منٹ۔۔ آپ بیٹھ جائیں پ لیز۔۔ فرہاد کو اسکے اتنا جلدی جانے کی توقع نہیں تھی۔۔

وہ رکی۔۔ پلٹ کر فرہاد کو الجھی نظروں سے دیکھا۔۔

کیا ہم کچھ دیر بات کر سکتے ہیں۔۔ فرہاد آغا نے درخواست کی تھی۔۔ کسی لڑکی سے بات کرنے کی۔۔ یقین ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔

نہیں۔۔ سوری۔۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔

کیوں۔۔

کیوں کہ اندھیرا بڑھ رہا ہے۔۔

فرہاد کے چہرے پر الجھن پھیلی۔۔اندھیرے کا اس بات سے کیا تعلق۔۔؟؟

تعلق ہے۔۔ حرم نے کہا۔

وہ کیسے۔۔؟؟ پوچھا گیا۔۔

کیا آپ نہیں جانتے کہ اندھیرا کا تعلق گناہوں سے ہے۔۔ اندھیرا گناہوں کی طرف لے کر جاتا ہے۔۔۔ کس موقع پر وہ کیا بات کہہ گ ئی تھی۔۔

فرہاد کا منہ حیرت سے کھل گیا۔۔اسے اس جواب کی امید نہیں تھی۔۔وہ کچھ بول ہی نا سکا اور حرم آگے بڑھ گ ئی--

اچھا سنیں۔۔وہ ایک بار پھر بولا۔

حرم رکی۔۔ لیکن پلٹ کر نہیں دیکھا۔۔۔

آپکی پوئٹری کافی اچھی ہے۔۔وہ خبر دے رہا تھا کہ وہ ڈائری پڑھ چکا ہے۔۔

حرم کا نازک سا دل کانپا۔۔ مگر وہ کچھ کہے بنا ہی اندر کی طرف بڑھ گ ئی---

بارش شروع ہو چکی تھی۔۔ایک بار پھر وہ اسی ہاسپٹل کے لان میں اکیلا رہ گیا تھا۔۔ مگر اس بار وہ فرہاد کی نہیں بلکہ اپنی فائی ل لے کر گ ئی تھی۔۔ پھر وہ کیوں اتنا خالی محسوس کر رہا تھا۔۔ جیسے کوئی قیمتی چیز چلی گ ئی ہو۔۔

بارش ایک بار پھر متواتر سے ہو رہی تھی۔۔ان بارشوں کا بھی محبتوں سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔۔ ہوائیں جو دم سادھے ان دونوں کو دیکھ رہی تھیں۔۔ حرم کے جانے کے بعد پھر سے جھومنے لگ گ ئی تھیں۔۔

دور کہیں بے چینی کی ب کا نگاڑہ بجا۔۔۔ یعنی بے چینی کی شروعات ہو چکی تھی۔۔

وقت حرم کے کہے گ ئے لفظوں پر اتراہٹ سے مسکرایا۔۔۔اور تقدیر نے وقت کے کچھ پنے

آگے کی طرف پلٹ دی ئے---

❤❤❤❤

یہ جب بھی ہم ہاسپٹل آتے ہیں بارش شروع ہو جاتی ہے۔۔جب وہ لوگ ہاسپٹل سے باہر سے

باہر

نکل رہے تھے تب حرم نے کہا۔۔

موسم ہی آج کل بارشوں والا ہے۔۔ثانی آپی نے جواب دیا۔۔

اب وہ لوگ گاڑی میں بیٹھ چکی تھیں۔۔ڈرائیور انکل ہمارے گھر چلیں۔۔تایا ابو کے گھر نہیں جانا۔۔ حرم نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

ٹھیک ہے بیٹا۔۔ڈرائیور نے کہا اور گاڑی کی سپیڈ بڑھا دی۔۔

حرم۔۔ لیکن۔۔

ارے خاموش۔۔آپ کچھ نہیں بولیں گی۔ ۔۔میں نے امی کو بتا دیا تھا کہ سب شام کو ادھر ہی آئیں گے۔۔ اب آرام سے چلیں۔۔پچھلی بار بھی آپ دروازے سے ہی واپس چلی گئی تھیں۔۔ حرم نے منہ پھلاتے ہوئے کہا اور چہرہ باہر کی طرف موڑ لیا۔۔۔

ہاہا۔۔ثانی آپی کو اسکے یوں بولنے پر ہنسی آگ ئی تھی۔۔اچھا ناراض مت ہونا۔۔پتا ہے جب یوں منہ پھلاتی ہو ناتم تو بہت پیاری لگتی ہو۔۔۔

اور حرم بھی ہنس دی۔۔وہ مزید ناراض نہیں رہ سکتی تھی۔۔

ویسے ڈاکٹر فرہاد کافی اچھے انسان ہیں۔۔ہے نا؟؟ثانی آپی نے تصدیق چاہی۔۔

ہاں جی۔۔مجھے تو کچھ ایکسٹرا ہی ہینڈسم نظر آتے ہیں۔۔حرم نے کہا۔۔

ویسے مردوں کو اتنا وجیہہ نہیں ہونا چاہی ئے--

کیوں؟؟کیوں وجیہہ نہیں ہونا چاہی ئے-- مردوں کا کیا حق نہیں ہوتا خوبصورتی پر۔۔ثانی آپی نے پوچھا۔۔

ہوناچاہی ئے-- مگراتناپر سینیلٹڈنہیں ہوناچاہی ئے کہ میرے جیسی عام سی لڑکی انکے سامنے کچھ بول ہی ناسکے۔۔۔ حرم نے صاف گوئی کامظاہرہ کیا۔۔

ہاہا۔۔ کہہ توتم ٹھیک رہی ہو۔۔وہ ماشااللہ واقع بہت وجیہہ ہیں۔۔ لیکن تم نے آخروالی بات غلط کہہ دی۔۔ حرم نور بھلاعام سی ہوسکتی ہے کیا۔۔۔؟؟میری حرم سب سے خاص ہے۔۔ثانی آپی نے بڑے پیار سے کہاتھا۔۔

اورثانی آپی کے اس پیار حرم کچھ بول ہی ناسکی۔۔وہ باہر تیزی سے گزرتے ہوئے نظاروں میں گم ہوگ ئی-- لیکن اسکامائ نڈ کہیں الجھارہا۔۔

اگرخاص ہوتی۔۔تونادر جیسے شخص کے ساتھ نہیں جوڑاجاتامجھے۔۔ مسکراہٹ غائب ہوگ ئی-- پھردل تھاکہ ڈوب کرابھراتھا۔۔۔

اس نے ذہن کو جھٹکا کہ مجھے یہ سب نہیں سوچنا چاہی ئے-- اور پھر کچھ اور سوچنے لے گ ئی--

آپ کی پوئٹ ری کافی اچھی ہے--

ایک آواز گونجی--اور اسکا سارا دھیان ڈائری کی طرف مبزول ہو گیا--

ہائے اللہ وہ شخص میری ڈائری پڑھ چکا ہے--کیا سوچتا ہو گا وہ میرے بارے میں--ہنستا ہو گا--ح صحیح کہتے ہیں لوگ کہ انسان کو ڈائری نہیں لکھنی چاہی ئے-- بس--آج کے بعد میں بھی کوئی ڈائری نہیں لکھوں گی بالکل بھی نہیں- یہ آخری ہے--

پتا نہیں کیا بات کرنا چاہتا تھا وہ--مجھے اسکی بات سن لینی چاہی ئے تھی--حرم کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی--

اچھا کیا نہیں سنی--ثانی آپی کیا سوچتی میرے بارے میں--

اس نے ایک منٹ میں اپنے دل کی سن کر ان سنی کر دی۔۔

اب اس نے گاڑی کی سیٹ سے ٹیک لگالی۔۔ثانی آپی کچھ بول رہی تھیں۔۔اور وہ ہوں ہاں میں جواب دے رہی تھی۔۔

یہ بارشیں بھی نا کتنے دکھ تازہ کر دیتی ہیں۔۔

♥♥♥♥

فرہاد نے انہیں گیٹ سے نکلتے ہوئے دیکھا تھا۔۔ایک گہری سانس لی اور پھر وہ واپس ڈاکٹر سمیع کے کمرے میں آگیا۔۔

مجھے بھی اب جانا چاہی ئے-- اس نے ڈاکٹر سمیع سے کہا۔۔

ارے اس وقت۔۔ رہنے دو صبح چلے جانا۔۔ڈاکٹر سمیع نے موسم اور وقت کو دیکھ کر کہا۔۔

نہیں بھائی جانا بہت ضروری ہے۔۔مجھے صبح ہاسپٹل بھی جانا ہے۔۔آپ فکر نا کریں میں آرام سے چلا جاؤں گا۔۔فرہاد نے جواب دیا۔۔

ڈاکٹر سمیع نے نوٹ کیا تھا کہ فرہاد کا چہرہ بجھ چکا تھا۔۔کچھ دیر پہلے والا فرہاد جو تین سالوں بعد نظر آیا تھا۔۔پھر کہیں گم ہو گیا۔۔

کیا ہوا ہے تم اداس کیوں ہو؟؟ڈاکٹر سمیع اسکے ہر رنگ کو جانتا تھا۔۔وہ اداس تھا یہ وہ جان چکا تھا۔۔

نن۔ نہیں۔۔ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔فرہاد اپنی چوری پکڑے جانے پر گڑ بڑا گیا۔۔

فرہاد۔۔میں تمہیں اچھے سے جانتا ہوں۔۔کچھ دیر پہلے تمہارے چہرے پر عجیب سے بہت خوبصورت سے رنگ تھے۔۔مگر اب وہ غائب ہو چکے ہیں۔۔آخر وجہ کیا ہے؟؟

کوئی وجہ نہیں ہے بھائی۔۔ آپکو وہم ہو رہا ہے۔۔فرہاد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

چلو۔۔ابھی تم بتانا نہیں چاہ رہے۔۔تمہاری مرضی۔۔لیکن جب دل کرے تو مجھے لازمی بتا دینا۔۔ڈاکٹر سمیع نے کہا۔۔

جی ضرور۔۔فرہاد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اور وہ کب جانتا تھا کہ جس بے چینی کی ب کا نگاڑہ بج چکا ہے۔۔وہ کچھ دیر تک ب سے بڑھ کر بے ہونے والی ہے۔۔

اور بے چینیاں کہاں سکون لینے دیتی ہیں۔۔۔

❤❤❤❤

جب وہ لوگ گھر پہنچے تو کافی گہما گہمی لگی ہوئی تھی۔۔لگتا ہے سب آگ ئے ہیں-- حرم نے اندر سے آتی آوازوں کو سنتے ہوئے کہا۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوئے-- واقعی سب آ چکے تھے۔۔ثانی آپی کی بیٹی گڑیا بھی انکی ساتھ تھی۔۔ شہزاشنا خورعین اور امی لوگ سب لاؤنج نما برآمدے میں بیٹھے تھے۔۔اتنی رونق دیکھ کر حرم کو بہت خوشی ہورہی تھی۔۔

ثانی آپی سب سے مل رہی تھی۔۔اور یہ کیا۔۔۔؟ حرم کے ہونٹوں کی مسکراہٹ اچانک غائب ہوگئی-- سامنے کمرے میں نادر بیٹھا تھا نبیل اور زین کے ساتھ۔۔

اسکا آنالازمی تھا کیا۔۔ ناجانے کیوں اسکا نام بھی سنتی تھی تو یوں لگتا تھا جیسے گرم پگھلا ہوا سیسہ کانوں میں انڈھیل دیا ہے۔۔

اور نادر کی نظریں حرم پر جمی تھی۔۔ مجال ہے جو حرم نے سلام کیا ہو۔۔

اسلام علیکم۔۔ بالآخر وہ خود ہی بول پڑا۔۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ حرم تو اسے بلانے والی نہیں ہے۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔مجھے کام ہے۔۔میں آتی ہوں۔۔وہ کہتے ہوئے باہر نکل گئی---

حرم چاہے بنالو۔۔۔صابرہ خاتون نے اسے کچن کی طرف جاتے دیکھ کر کہا تھا۔۔

جی۔۔وہی بنانے جارہی ہوں۔۔۔حرم نے جواب دیا۔۔

اور کچن میں آنے کے بعد آنسوں اسکی آنکھوں سے ٹپ ٹپ گرنے لگے تھے۔۔ یااللہ پاک اس شخص کو میری زندگی کا حصہ مت بنائیے گا۔۔میں جیتے جی مر جاؤں گی-- وہ دعا مانگ رہی تھی۔۔اور ساتھ ساتھ چاہے اور دیگر لوازمات کی تیاری شروع کردی تھی۔۔اسے پتا تھا کچھ دیر بعد ثناء اسکی مدد کرنے آجائے گی-- اور پھر شزا بھی۔۔البتہ حورعین تو بلانے سے بھی نا آتی۔۔

کچھ دیر بعد اسے کچن میں آہٹ سی محسوس ہوئی مگر اس نے مڑ کر نہیں دیکھا۔۔ شکر ہے ثناتم آگئی ہو۔۔آؤ یہ شامی کباب فرائی کر دو۔۔ وہ بول رہی تھی۔۔ مگر کوئی جواب نہیں آیا۔۔

اچانک اسے کچھ غیر معمولی سا محسوس ہوا۔۔ حرم نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔ اور اسکے رنگ اڑ گئے۔۔ کچن کے دروازے میں نادر کھڑا تھا۔۔ اور اب وہ کچن کا دروازے بند کر کے اندر کی طرف آ رہا تھا۔۔ چہرے پر شیطانی مکروہ مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔۔

وہ ایک خوبصورت گھر تھا لیکن لگتا تھا کہ اسکے رہنے والے برسوں پہلے چھوڑ کر چلے گئے ہوں اسے۔۔ اس بات کی گواہی اس گھر میں پھیلی ویرانی اور خاموشی دے رہی تھی۔۔ ایسا لگتا تھا کہ سالوں سے اسکی صفائی نہیں کی گئی ---

اور اکثر خوبصورت گھر اور لوگ ویران اور اجھڑے نظر آتے ہیں۔۔ کیونکہ ان میں بسنے والے لوگ۔۔ سالوں پہلے انہیں چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔۔

وہ مین گیٹ کھول کر اندر داخل ہوا۔۔گھر کے باہر جو لان بنا تھا اس میں لگے پودے اب جھاڑیوں کی شکل اختیار کر چکے تھے۔۔

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا گھر کے اندر داخل ہونے والے دروازے کے قریب آیا تھا۔اب وہ دروازے کو ان لاک کر رہا تھا۔۔

دروازہ کھل چکا تھا ایک چرچراہٹ کی آواز کے ساتھ۔۔گھر مسلسل بند رہنے کی وجہ سے اس میں ایک عجیب سی سمیل پھیلی تھی۔۔لاؤنج میں موجود ہر چیز پر گرد مٹی کی تہہ جمی ہوئی تھی۔۔

اب وہ سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔۔اسکے چہرے پر عجیب سی سختی پھیلی تھی۔۔پھر وہ ایک کمرے کے سامنے رکا تھا۔۔کمرے کا لاک کھولا۔۔کمرے میں اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔۔پھر اس نے لائیٹ آن کی۔۔پورا کمرہ چاندنی میں نہا گیا۔۔۔

وہ بہت ہی خوبصورت کمرہ تھا۔۔ کمرے میں موجود فرنیچر اور ہر چیز بہت مہنگی نظر آ رہی تھی۔۔ کسی نے بہت محنت سے سجایا تھا اسے۔۔ پورا کمرہ تصویروں سے بھرا ہو تھا۔۔ ہر دیوار پر بہت سی تصویریں لگی ہوئی تھیں۔۔

سامنے کی دیوار پر ایک بہت بڑی تصویر لگی تھی۔۔ ایک بہت بڑے فریم میں۔۔

تصویر میں ایک مرد، عورت اور انکے ساتھ ایک سالا بہت پیارا سا بچہ تھا۔۔ مرد اور عورت دونوں مسکرا رہے تھے۔۔

کتنا مکمل منظر تھا۔۔

وہ غور سے تصویر دیکھ رہا تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اسکی آنکھیں جلنے لگیں تھیں۔۔ اب ان خوبصورت نیلی آنکھوں میں آنسو جمع ہونے لگے تھے۔۔ لیکن اس نے اپنے دانتوں کو ایک دوسرے پر ایسے جمایا ہوا تھا کہ اگر اس نے ایسا نا کیا تو پتا نہیں کیا انہونی ہو جائے گی--

پورے کمرے میں اس بچے کی تصویریں لگی ہوئیں تھیں۔۔ہنستہ مسکراتا ہوا بچہ۔۔

آپ جانتی ہیں میں یہاں کیوں آتا ہوں۔۔ یہ مت سمجھیۓ گا کہ پیار کرتا ہوں آپ سے۔۔ آپکی محبت یہاں کھینچ لاتی ہے۔۔

وہ سامنے فریم میں لگی تصویر میں جو عورت تھی اس سے مخاطب تھا۔۔

ہاہا۔۔ہر گز نہیں۔۔وہ استزاہیہ ہنسی ہنس رہا تھا۔۔

نفرت میں مجھے آپ سے۔۔ شدید نفرت۔۔اور یہ نفرت اسکے چہرے اور لفظوں سے صاف چھلک رہی تھی۔۔

اتنی شدید نفرت میں نے دنیا میں کسی سے نہیں کی۔۔ شاید اس دنیا میں کسی انسان نے کسی دوسرے انسان سے نہیں کی ہو گی۔۔۔ جتنی میں آپ سے کرتا ہوں۔۔

اسی بات کی تصدیق کرنے میں روز یہاں آتا ہوں۔۔ کہ بتا سکوں آپکو کہ کتنا زہر بھرا ہے میرے اندر آپکے لیۓ--

آپ کے اس دنیا میں ہوتے ہوۓ بھی میں یتیموں کی سی زندگی گزاری ہے۔۔

صرف ایک عورت کو چھوڑ کر دنیا میں موجود ہر عورت زاد سے انتہا کی نفرت کرتا ہوں میں۔۔ صرف اور صرف آپکی وجہ سے۔۔

اسکی آواز دکھ اور غصے کی وجہ سے کانپ رہی تھی۔۔

کبھی کسی عورت سے محبت نہیں کر پاؤں گا میں۔۔ یہ سب آپکی وجہ سے ہے۔۔ کبھی معاف نہیں کروں گا میں آپکو۔۔

مجھے نفرت ہے آپ سے۔۔ سنا آپ نے۔۔ شدید نفرت۔۔

اب اس نے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی کانچ کی بوتلوں میں سے ایک اٹھائی اور زور سے سامنے لگی تصویر پر ماری تھی۔۔

ایک چھناکے سے کانچ ٹوٹا اور اسکے ٹکرے پورے کمرے میں پھیل گئے-- ایک آواز ابھری اور معدوم ہو گئی--

نفرت کرتا ہوں میں آپ سے۔۔ نفرت۔۔ وہ چلا رہا تھ۔۔اور پھر چلاتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔اور پھر پاگلوں کی طرح سیڑ ھیاں اترتا ہوا گھر سے باہر کی طرف بھاگ رہا تھا۔۔ آنسوں تھے کہ ایک متواتر سے اسکی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔۔۔

❤❤❤❤

آپ یہاں۔۔ حرم کی آواز نادر کو دیکھ کر گلے میں ہی اٹک گ ئی--

ہاں میں۔۔وہ مسکراتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔۔

جائیں آپ یہاں سے۔۔ حرم نے غصے سے کہا۔۔

اتنی بھی جلدی کیا ہے۔۔؟ چلا جاؤں گا۔۔ابھی تو یہ بتاؤ کہ منہ کیوں پھیر لیتی ہو مجھے دیکھ کر۔۔؟؟ آخر کو ہونے والا شوہر ہوں تمہارا۔۔نادر پوچھ رہا تھا۔۔

اووو۔۔پلیز۔۔ابھی میرا آپ سے کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔اور اگر اللہ نے چاہا تو کبھی ہوگا بھی نہیں۔۔کتنی نفرت تھی حرم کے لہجے میں اسکے لیئے--

ہوتا وہی ہے جو نادر آفاق چاہتا ہے۔۔مجھ سے بچنا اتنا آسان نہیں۔۔۔نادر کو جو چیز پسند آجائے وہ اسے ہر قیمت پر چاہیئے ہوتی ہے۔۔تمہیں میری ہی ہو کر رہنا ہے۔۔سمجھ آئی-- وہ خباثت سے مسکراتا ہوا کہہ رہا تھا۔۔

آپ جا رہے ہیں یہاں سے یا میں۔۔حرم نے انگلی اٹھا کر وارننگ دی تھی۔۔

کیا میں۔۔ورنہ کیا کرو گی تم۔۔نادر نے آگے بڑھ کر اسکی کلائی پکڑی--- اور حرم کی پاؤں تک کی جان نکل گئی تھی۔۔

چھوڑو مجھے۔۔ حرم نے غصے سے کہا۔۔

ہاہا۔۔ایسے کیسے چھوڑ دوں۔۔۔آخر کو تو تم میرا ہی ہونا ہے۔۔تو چھونے میں کیا برائی ہے۔۔ویسے بھی تمہیں دیکھ کر رہا نہیں جاتا۔۔نادر نے ایک ہاتھ سے اسکی کلائی پکڑی ہوئی تھی جبکہ دوسرے ہاتھ سے اسکے گال کو چھوا۔۔

اور بس حرم کی برداشت کی حد ختم ہو گئی تھی۔۔اس نے ایک جھٹکے سے اپنا بازو چھڑایا۔۔اور یہ کیا۔۔

چٹاخ۔۔اور دوسرے ہی پل ایک زوردار تھپڑ نادر کے منہ پر مارا تھا۔۔

خبر دار جو مجھے چھونے کی ہمت بھی کی تو۔۔ نا جانے اس نازک سے لڑکی میں اتنی ہمت کہاں سے آئی تھی۔۔۔

تم۔۔۔ گھٹیا لڑکی۔۔ وہ مارنے کے لی ئے آگے ہی بڑا تھا کہ کچن کے دروازے میں کھڑی شنزا کی ہلکی سی چیخ نکل گ ئی--- اس نے دونوں ہاتھ اپنے منہ پر رکھے ہوئے تھے۔۔ آنکھیں حیرت سے پھیل گ ئی تھیں۔۔

دفع ہو جاؤ اب یہاں سے۔۔ حرم نے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔۔

نادر بھی شنزا کو دیکھ کر رک گیا تھا۔۔

میں چھوڑوں گا نہیں تمہیں۔۔ بہت جلد۔۔ بہت جلد۔۔ تم میری غلام ہو گی۔۔ یاد رکھنا۔۔ایک ایک حساب لوں گا۔۔۔ نادر نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا اور چلا گیا۔۔

حرم۔۔۔ شزا مری مری آواز سے کہتے ہوئے اندر آئی-- اس نے سارا منظر دیکھ لیا تھا۔۔ تو یہ وجہ تھی جو حرم، نادر کو اتنا ناپسند کرتی ہے۔۔ وہ اب سمجھی تھی۔۔

اور حرم کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں۔۔ وہ وہیں فرش پر بیٹھ چکی تھی۔۔

حرم کیا ہوا ہے تمہیں۔۔ وہ نادر بھائی-- شزا کچھ کہہ رہی تھی جبکہ حرم۔۔ اسے تو کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔۔

حرم جواب دو۔۔ شزا بول رہی تھی جبکہ حرم تو پتھرا چکی تھی۔۔ شزا نے اسے کاندھے سے پکڑ کر ہلایا۔۔

کیا مجھے رونا چاہیۓ-- حرم سوچ رہی تھی--

حرم-- شزا نے اسکا چہرہ پکڑ کر اپنی طرف کیا--

غصے--درد اور اذیت کی شدت سے حرم کی آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھیں--

شزا سے ان آنکھوں دیکھا نا گیا-- کتنا درد تھا ان میں--

حرم وہ-- شزا نے ابھی کچھ کہنا تھا کی حرم پھوٹ پھوٹ کر رو دی-- باہر بارش متواتر سے ہو رہی تھی اور اندر وہ رو رہی تھی--

اب کی بار ہواؤں کو بھی وقت کی اس ستم ظریفی پر رونا آیا۔۔

ہواؤں نے بھیگی پلکیں اٹھا کر تقدیر کی طرف دیکھا۔۔

اور تقدیر تو ہمیشہ مسکراتی ہے۔۔ابھی بھی اس نے ایک اطمینان کی نظر ہواؤں اور وقت پر ڈالی۔۔ جیسے کہا ہو کہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ چلو آگے چلتے ہیں۔۔۔اور پھر وقت کی کتاب کا ایک پنہ اور آگے کو پلٹ دیا۔۔

❤❤❤❤

مما۔۔۔ مما۔۔عالیہ پکارتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی--

اور زیبا بیگم نے جو تصویر کو پچھلے ایک گھنٹے سے اپنے سامنے لیۓ بیٹھی تھی۔۔ ہڑبڑا کر آنسو صاف کیۓ-- اور تصویر کو تکیے کے نیچے چھپا دیا۔۔

مما سوئی تو نہیں آپ۔۔مجھے لگا شاید سو گ ئی ہ وں۔۔عالیہ نے انکے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

میرا بیٹا گھر نہیں ہے۔۔بھلا مجھے نیند کیسے آسکتی ہے۔۔؟؟زیبا بیگم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اوو۔۔ہاں۔۔ یہی بتانے آئی تھی میں آپکو کہ فرہاد بھائی آگ ئے ہیں-- عالیہ نے مسکراتے ہوئے کہااور زیبا بیگم اس تصویر میں اتنا کھوئی ہ وئی تھی کہ فرہاد کے آنے کا بھی علم نا ہوا انہیں۔۔

چلو اللہ کا شکر ہے میرا بیٹا اتنے لمبے سفر سے سلامتے کے ساتھ گھر واپس آگیا۔۔تم چلو میں آتی ہوں پانچ منٹ میں۔۔زیبا بیگم نے عالیہ سے کہا۔۔

کیا ہوا ہے مما آپ کچھ پریشان سی ہیں۔۔؟ عالیہ نے انکے چہرے پر کچھ کھوجتے ہوئے پوچھا۔

ارے نہیں میری جان۔۔ میں بھلا کیوں پریشان ہونگی۔۔ بس زرا تھک سی گئی ہوں۔۔

انہوں نے پیار سے جواب دیا۔۔

ہمم۔۔۔ کالج کی پرنسپل ہونا کونسی آسان بات ہے۔۔ اور آپ ویسے کام بھی کچھ ایکسٹرا ہی کرتی ہیں۔۔ زرا خیال نہیں رکھتی اپنا۔۔ عالیہ نے منہ پھلاتے ہوئے شکوہ کیا۔۔

میں ٹھیک ہوں عالی بیٹا۔۔ دیکھو میری طرف۔۔ انہوں نے عالیہ کے چہرے کا رخ اپنی طرف کیا۔۔

پاپا کو یاد کر رہی تھیں نا آپ؟؟ عالیہ نے پوچھا۔۔

ہمم۔۔زیبا بیگم نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

مما پاپا کے جانے کے بعد آپ ہمارے لیئے سب کچھ ہیں۔۔آپ خوش رہا کریں۔عالیہ نے انکے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے کہا۔۔

واہ میری بیٹی تو بڑی سمجھدار ہوگئی ہے۔۔ زیبا بیگم نے اسکے چہرے پر پیار کیا۔۔

چلو اب شاباش جلدی سے جاؤ۔۔ اپنے بھائی کو کھانے کا پوچھو۔۔بھوک لگی ہوگی اسے۔۔ میں بھی آرہی ہوں۔۔اور نتاشہ کو مت اٹھا دینا سارے دن کی تھکی ہوتی ہے وہ۔۔انہوں نے کہا۔

مما میں جانتی ہوں۔۔اور میں نتاشہ بھابھی کو بالکل بھی نہیں اٹھاؤں گی-- اتنا تو میں خود بھی کر سکتی ہوں۔عالیہ نے مسکراتے ہوئے کہااور کمرے سے چلی گئی--

عالیہ کے جانے کے بعد زیبا بیگم نے تصویر کو تکیے کے نیچے سے نکالا۔۔اور پھر اسے اپنے ہونٹوں سے لگالیا۔۔میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں میرے بچے۔۔خدا تمہیں ہمیشہ خوش رکھے۔۔۔

❤❤❤❤

مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ نادر اتنی جلدی بنا کچھ بتائے کیسے چلا گیا۔۔ثانی آپی کو اپنے بھائی کی فکر ہو رہی تھی۔۔اور حرم کا سوئی ہوئی گڑی اپر کمبل اڑھاتا ہوا اتھ رکا۔۔

کچھ پل ہی آتے تھے اسکی زندگی میں خوشی کے۔۔ کچھ ہی پل ہوتے تھے جن میں وہ دل کر مسکراتی تھی۔۔اور پھر انہی دنوں میں اتنی بری نظر لگتی تھی اسے کہ وہ اگلے کئی دنوں تک ہنسنا بھول جاتی تھی۔۔۔

وہ۔۔آپی۔۔ شزا نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ حرم نے اسکی طرف چپ رہنے کا اشارہ کر دیا۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ اسکی اتنی اچھی کزن کو اپنے آوارہ بھائی کی وجہ سے انکے سامنے شرمندہ ہونا پڑے۔۔

وہ آپی میں نے انہیں جاتے ہوئے دیکھا تھا لیکن پوچھا نہیں کہ کیوں جا رہے ہیں اتنی جلدی۔۔ شزا نے سمجھتے ہوئے بات بدل دی۔۔

اچھا ٹھیک ہے اب سو جاؤ سب کافی ٹائم ہو چکا ہے۔۔ حرم نے سب کو کہا۔۔

ثناء پہلے ہی سو چکی تھی۔۔ثانی آپی بھی لیٹ گ ئی سونے کیلی ئے-- بارش کافی دیر پہلے رک گ ئی تھی۔۔ لیکن آسمان پر ہنوز بادل چھائے ہوئے تھے۔۔

اوکے۔۔ میں دوسرے روم میں سو جاتی ہوں۔۔ حورعین بھی ادھر ہی سوئے گی-- وہ ابھی تو پڑھ رہی ہے۔۔ آپ لوگ ادھر آرام سے سو جائیں-- شزا نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔

شزا لائیٹ آف کر دینا جاتے ہوئے اور دروازہ بھی بند کر دینا۔۔ حرم نے کمبل اوپر لیتے ہوئے کہا۔۔

وہ سونے لگی تھی۔۔ کیا وہ واقعی سونے لگی تھی۔۔ کیا آج کے واقعے کے بعد سکون کی نیند آسکتی تھی اسے۔۔

ارے میرے راہنما۔۔ زرا سنو تو۔۔ دیکھو تو۔۔ وہ سونے نہیں رونے والی تھی شاید۔۔

❤❤❤❤

اوراس رات اگر کوئی خوش تھا تو وہ حور عین تھی بس۔۔ پچھلے ایک گھنٹے سے وہ چیٹنگ پر مصروف تھی۔۔ایک بڑی خوبصورت اور دلکش سی مسکراہٹ اسکے چہرے پر پھیلی ہوئی تھی۔۔

قسم سے مجھے تو یقین ہی نہیں ہوتا کہ تم اتنی پیاری بھی ہو سکتی ہو حور عین۔۔ تم بالکل اپنے نام کی طرح ہو۔۔

وہ سامنے سکرین پر میسج پڑھتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔۔

ہاں جی۔۔ آپکو کیسے پتا ہو گا مسٹر اسد آفاق۔۔ آپ نے تو کبھی ہمارے گھر کا رخ ہی نہیں کیا۔۔ کبھی دیکھا ہی نہیں ہمیں۔ آپکو کیسے پتا ہو گا۔۔ حور عین نے ٹائپ کیا اور میسج سینڈ کر دیا۔۔

ارے نہیں یار ایسی بات نہیں ہے۔۔ تین سال پہلے دیکھا تھا۔۔تب تم چھوٹی تھی۔۔ لیکن اتنی پیاری ہو جاؤ گی اسکا پتا نہیں تھا مجھے۔۔

دیر بعد اسے میسج ریسیو ہوا۔۔ مسکراہٹ مسلسل چہرے پر موجود تھی۔۔

قسم سے جب تمہیں اس سن دوپہر کو دیکھا تھا جب میں نے غلطی سے تمہیں شہرین سمجھ کر تمہاری آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔۔ اس ٹائم تم ڈری سہمی۔۔ سیدھا میرے دل پر لگی۔۔ اور اب اس دل کے اندر موجود ہو۔۔

حورعین سے اب کوئی جواب نہیں بن رہا تھا۔۔ شرم وحیا کی لالی اسکے چہرے پر پھیل کر اسے اور بھی دلکش بنا رہی تھی۔۔

اچھااب سو جائیں کافی ٹائم ہو چکا ہے۔۔ صبح آپ نے یونیورسٹی بھی جانا ہے۔۔

ہاہاہا۔۔ گبھرا گئی وہ میری باتوں سے۔۔ جان چھڑا رہی ہو مجھ سے۔۔ اسد نے قہقہہ لگایا تھا۔۔

نن۔۔ نہیں۔ وہ میں۔۔

ارے جانِ اسد نیند کسے آتی ہے اب تمہیں دیکھنے کے بعد۔۔ میں تو یہ سوچ رہا ہوں کہ اب کب مجھے چھٹیاں ہونگی اور کب میں تمہیں دیکھ سکوں گا۔۔۔

اور حورعین اسکے جزبوں کی شدت پر مسکرا رہی تھی۔۔

ایک اور محبت کا آغاز ہوا تھا۔۔ کیا تمام محبتوں کا انجام اچھا ہوتا ہے۔۔اور کیا ایسی تمام محبتیں حلال ہوتی ہیں۔۔

رات کی سیاہی بڑھ رہی تھی۔۔اندھیرا بڑھ رہا تھا۔۔اور صحیح ہی تو کہا تھا حرم نے کہ اندھیرا گناہوں کی طرف لے جاتا ہے۔۔

❤❤❤

وہ پورا دن سفر میں گزارنے کے بعد اب سکون سے سویا ہوا تھا۔۔ نیند اتنی آئی ہوئی تھی اسے کہ مما سے بھی ٹھیک سے بات نہیں کی۔۔بس تھوڑا سا کھانا کھانے کے بعد سونے کیلیے لیٹ گیا۔۔

کیا اسے سکون سے سونا چاہیے تھا۔۔ جبکہ کوئی اور تکلیف میں تھا۔۔

اچانک سسکیوں کی آوازاسکے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔ مسلسل کوئی رو رہا تھا۔۔اور پھر ایک آخری سسکی کے ساتھ ایک چینخ ابھری۔۔

حرم۔۔۔وہ خود چلاتا ہوا نیند سے اٹھ بیٹھا۔۔۔

کمرے میں اندھیرا تھا۔۔فرہاد کا دل دھک دھک کر رہا تھا۔۔

اس نے سائیڈ ٹیبل پر رکھا لیمپ آن کیا تھا۔۔

کمال ہے نیند میں بھی اسکے منہ سے ایک ہی نام نکلا تھا۔۔

اسے لگتا تھا کہ جو لڑکی اسے نظر آتی ہے وہ حرم ہی ہے۔۔

کیا ہوا ہے اسے۔۔۔؟؟ وہ ٹھیک تو ہے۔۔اب وہ کمرے میں ٹہل رہا تھا۔۔

کیا مجھے اسے کال کرنی چاہی ئے-- اس نے موبائی ل اٹھاتے ہوئے سوچا۔۔

لیکن کیا کہوں گا میں اس سے۔۔۔؟؟ فرہاد نے موبائل واپس رکھ دیا۔۔

وہ رو رہی تھی۔۔آخر کیوں۔۔ حرم۔۔ کیوں روتی ہو تم۔۔؟؟ وہ اب اس سے تصور میں مخاطب تھا۔۔ مجھے کچھ کرنا چاہی ئے لیکن کیا۔۔۔؟؟ وہ سوچ رہا تھا۔۔۔ جتنا سوچ رہا تھا اتنا ہی اسکا دماغ الجھ رہا تھا۔۔

اور پھر کچھ رشتے ایسے بھی تو ہوتے ہیں۔۔ جن میں رابطہ نا بھی ہو تو دوسرے کے درد کو محسوس کیا جاتا ہے۔۔

کیا اسے بھی محبت کہتے ہیں۔۔ ہواؤں نے تقدیر سے پوچھا۔۔

نہیں۔۔ یہ محبت سے بھی اوپر کی باتیں ہیں۔۔ جواب وقت کی طرف سے آیا تھا۔۔

اور پھر تقدیر نے فرہاد کو مسکرا کر دیکھا۔۔ ایک بار پھر اس نے وقت کے کچھ پنے آگے کی طرف پلٹ دیے۔۔۔

دن تھے کہ پر لگا کر اڑ رہے تھے۔۔ ثانی آپی واپس جا چکی تھیں۔۔ انکے جانے کے بعد سب کچھ معمول پر آگیا۔۔

سردیوں کی چھٹیاں بھی ختم ہو چکی تھیں۔۔ شزا اور حور عین نے پھر سے کالج جانا شروع کر دیا تھا۔۔ ایسی ہی ایک صبح تھی جب شزا اور حور عین کالج جانے کیلیئے تیار ہو رہیں تھیں۔۔

حورعین اتنے شوخ رنگ کے سکارف مت لے کر جایا کرو کالج۔۔۔ حرم نے حوعین کی تیاری کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

وہ پنک اور پرپل کلر کا سٹالر پریس کر رہی تھی۔۔ آج کل ویسے بھی وہ آسمانوں کو چھو رہی تھی۔۔۔ ن ئے ن ئے اور پہلے پیار کا خمار ہی کچھ اور ہوتا ہے۔۔

اچھا۔۔۔اس سے کیا ہوگا۔۔۔ کوئی مجھے کھا جائے گ اگیا۔۔ حورعین نے غصے سے پوچھا۔۔

نہیں۔۔ مگر شوخ رنگ لڑکوں کو بہت اٹریکٹ کرتے ہیں۔۔ تمہیں احتیاط کرنی چاہئے-- حرم نے جواب دیا۔۔

اووو یار پلیز۔۔۔اپنے کام سے کام رکھا کرو۔۔مجھے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔۔۔یہ مجھے اچھے سے پتا ہے۔۔حورعین نے جان والے چھڑانے والے انداز میں کہا۔۔صاف ظاہر تھا اسے حرم کی مداخلت بالکل بھی پسند نہیں تھی۔۔

اوکے۔۔۔مجھے کیا۔۔کروجو کرنا ہے۔۔۔حرم کو بھی غصہ آگیا اور وہ کہتے ہوئے چ لی گ ئی---

❤❤❤❤

فرہاد آغا اس وقت ہاسپٹل میں تھا۔۔سب کچھ نارمل ہو رہا تھا۔۔لیکن اسکا ذہن ابھی بھی حرم میں الجھا تھا۔۔

لنچ ٹائم کی بریک تھی۔۔وہ اکیلا بیٹھا تھا۔۔کیا مجھے اسے بتانا چاہی ئے کہ ک تنا پریشان کیا ہوا ہے اسکے خیال نے مجھے۔۔۔؟؟وہ سوچ رہا تھا۔۔

پھر اس نے موبائل سے اسکا نمبر نکالا اور نہ چاہتے ہوئے بھی کال ملا دی۔۔۔ بیل جا رہی تھی۔۔ پر کسی نے ریسیو نا کیا۔۔ ایک بار اور کرنی چاہیئے مجھے۔۔۔ اس نے سوچا۔۔

حرم جو ثناء کے ساتھ مزے سے ٹی وی دیکھ رہی تھی۔۔ اس اجنبی نمبر سے کال دیکھ کر وہ جنھجھلا گئی--- اس نے کال دوبارہ کاٹی۔۔ اتنے اچھے کارٹون لگے ہیں میرے۔۔ پتا نہیں کون بدتمیز ہے۔۔ کال کیئے جا رہا ہے۔۔ وہ بڑبڑائی--

حرم کو اینیمیٹڈ موویز اور کارٹونز بہت پسند تھے۔۔ انہیں دیکھتے ہوئے وہ سب کچھ بھول جاتی تھی۔۔ ابھی بھی وہ انہیں دیکھنے میں ہی مصروف تھی۔۔

بیل پھر ہوئی-- اب کی بار اس نے غصے سے ریسیو کی۔۔

جی۔۔ کیا مس ئی لہ ہے آپکو۔۔اور کون ہیں آپ۔۔۔؟؟ حرم نے غصے سے پوچھا۔۔

فرہاد تو اسکے اس طرح سے بولنے پر اچھل پڑا تھا۔۔ بھلا یہ کونسا طریقہ تھا بات کرنے کا۔۔

اسلام علیکم۔۔۔میں فرہاد آغا بات کر رہا ہوں۔۔وہ آرام سے بولا تھا۔۔

اور حرم کے زہن میں گھنٹی بجی۔۔فون کو کان سے ہٹا کر آنکھوں کے سامنے کیا۔۔ نمبر کو غور سے دیکھا۔۔اووو شٹ۔۔ یہ تو سچ میں اسی کا نمبر ہے۔۔

وعلیکم اسلام۔۔ حرم نے شرمندہ سی ہو کر جواب دیا۔۔۔لیکن یہ شخص مجھے کیوں کال کرتا ہے۔۔

کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟ کیا ہم بات کر سکتے ہیں۔۔۔؟؟ دو سوال کی ئے گئے--

نہیں ہم بات نہیں کر سکتے۔۔۔اب کی بار وہ تھوڑا غصے سے بولی تھی۔۔

لیکن کیوں۔۔۔؟؟کیوں نہیں کر سکتے۔۔؟؟فرہاد آغا نے بھی الٹا سوال کیا۔۔

ریزن بتائیں بات کرنے کی۔۔؟وہ بھی تو حرم نور تھی۔۔

کیا بات کرنے کے لیئے کسی ریزن کی ضرورت ہوتی ہے۔۔؟؟وہ پوچھ رہا تھا۔۔

لیکن بات کرنے کے لیئے کسی رشتے کا ہونا بہت ضروری ہے۔۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔

فرہاد خاموش ہو گیا۔۔ پھر اس نے کچھ پل بعد پوچھا۔۔

کس ٹائپ کا ریلیشن۔۔۔؟؟

حرم نے ایک بار پھر فون کو کان سے ہٹا کر اچنبھے سے دیکھا۔۔ کیا یہ شخص واقعی ڈاکٹر ہے۔۔؟؟ اس نے سوچا اور پھر پوچھ بھی لیا۔۔

کیا آپ واقعی ہی ڈاکٹر ہیں۔۔؟؟

کیوں آپ کو میں ڈاکٹر نہیں لگتا کیا۔۔ فرہاد نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔۔

نہیں میرا مطلب ہے ڈاکٹرز تو بہت جینئس ہوتے ہیں۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔۔

اور واقعی وہ ڈاکٹر کہیں سے بھی نہیں لگتا تھا۔۔ حرم کو تو وہ کسی سلطنت کا شہزادہ ہی لگا تھا۔۔ جسے غلطی سے ڈاکٹر بنا دیا گیا ہو۔۔۔ یہ الگ بات ہے یہ بات وہ اس سے کہہ نا سکی۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔اور فرہاد کا حرم کی بات سن کر قہقہہ ابھرا۔۔

تو آپکو میرے ڈاکٹر ہونے پر یا جینئ ئی س ہونے پر شک ہے۔۔۔؟؟

افففف۔۔ کوئی اتنا پیارا بھی ہنستا ہے کیا۔۔ کوئی عام انسان اسے یوں ہنستا دیکھ لے تو پاگل نا ہو جائے-- حرم سوچ رہی تھی۔۔

ویسے آپ نے میری فائی ل تو چیک کی ہی ہو گی۔۔ ثبوت تھا اس میں میرے ڈاکٹر ہونے کا۔۔۔وہ پوچھ رہا تھا جبکہ ایک دلچسپ سی مسکراہٹ ابھی بھی چہرے پر پھیلی تھی۔۔

نہیں۔۔میں دوسروں کی چیزیں نہیں چیک کرتی۔۔حرم ایک دم کسی خواب سے باہر نکلی۔۔

کیا واقعی۔۔۔وہ حیران ہوا۔۔

جو چیز میری نہیں ہوتی مجھے اس میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہوتا۔۔اب کی بار حرم کا لہجہ سخت تھا۔۔ وہ کسی خوشفہمی میں مبتلہ نہیں ہو ناچاہتی تھی۔۔پھر اس نے یہ بات کہتے ہی کال کاٹ دی۔۔

اور فرہاد موبائل کو دیکھ رہا تھا۔۔کوئی انسان ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔؟وہ سوچ رہا تھا۔۔

جو بات میں نے کرنی تھی وہ تو کی ہی نہیں۔۔فرہاد نے سوچتے ہوئے دوبارہ نمبر ملایا۔۔مگر نمبر بند جارہا تھا۔۔

عجیب لڑکی ہے۔۔لڑکیاں اس بات کے لیے بھی مرتی تھی کہ فرہاد آغا انکو ایک نظر بھر کر دیکھ ہی لے۔۔اور ایک یہ تھی جو بات کرنا تو دور بات سننا بھی پسند نہیں کرتی۔۔اسکی ڈاکٹر والی کہی گئی بات پر مسکراہٹ ایک بار پھر چہرے کو چھو گئی---

اور یہی وہ وقت تھا جب ڈاکٹر منیشا اندر آئی--- فرہاد کو موبائل پکڑے مسکراتے دیکھا۔۔اسے یقین نا ہوا کہ ڈاکٹر فرہاد آغا بھی ہنستے ہیں۔۔اس مسکراہٹ پر وہ پتھر ہی ہو گئی تھی۔۔لیکن ایک دم اسکے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجی تھی۔۔

کیا بات ہے اکیلے اکیلے کس سے بات کر کے اتنا مسکرایا جا رہا ہے۔۔۔؟؟منیشا نے آگے آتے ہوئے پوچھا۔۔

اور منیشا کو دیکھ کر فرہاد کے چہرے پر سے مسکراہٹ غائب ہوئی-- عجیب الجھن سی ہوتی تھی اس لڑکی سے فرہاد کو۔۔ الجھن تو اسے سب ہی لڑکیوں سے ہوتی تھی۔۔ مگر سب اپنی لمٹس میں رہتی تھیں۔۔ ایک وہ ہی پاگل تھی۔۔

کیوں مسکرانا منع ہے کیا۔۔ فرہاد نے الٹا سوال کیا۔۔

نہیں۔۔ لیکن فون کو دیکھ کر مسکرانا۔۔ خطرے والی بات ہے۔۔ منیشا نے کچھ کھوجتے ہوئے پوچھا۔۔

اووکم آن مس منیشا۔۔۔ ایسی فضول باتیں کرنے اور سننے کیلئے ہمارے پاس ٹائم نہیں ہونا چاہئے-- We are doctors

سو ہمیں اپنے کام پر توجہ دینی چاہئے-- وہ آرام سے کہتا ڈاکٹر منیشا کی طبیعت صاف کر چکا تھا۔۔

کچھ بھی ہو کچھ نا کچھ تو گڑ بڑ ہے۔۔مجھے نظر رکھنی ہو گی۔۔وہ سوچ رہی تھی۔۔

♥♥♥♥

آنی کچن میں رات کا کھانا بنانے بنانے میں مصروف تھی جبکہ لاؤنج میں رکھا ہوا فون کب کا رنگ کر رہا تھا۔۔فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔۔ بالآخر وہ کچن سے باہر آئیں۔۔ فون اٹھایا اس سے پہلے وہ کچھ بولتیں۔۔ایک غصے والی آواز ابھری۔۔

آنی۔۔زی کہاں ہے۔۔ریم غصے سے پوچھ رہا تھا۔۔

کیا ہو گیا ہے رومان۔۔ایسے بات کرتے ہیں کیا۔۔آنی نے انکی پرورش بہت اچھے انداز سے کی تھی۔۔انہیں غصہ آتا تھا جب رومان یا زی میں سے کوئی ایسی حرکت کرے تو۔۔

سوری۔۔آنی۔۔لیکن زی کہاں ہے میں کب سے اسکا فون ٹرائے کر رہا ہوں لیکن آف جا رہا ہے۔۔وہ اب اپنے غصے پر قابو پا چکا تھا کافی حد تک۔۔۔

وہ تو گھر نہیں ہے۔۔آنی نے بتایا۔۔

واٹ۔۔۔؟؟گھر نہیں ہے۔۔آنی میری اتنی امپورٹنٹ میٹنگ ہے ابھی کچھ دیر بعد۔۔اور جو فائل مجھے چاہیئے وہ زی کے پاس ہے۔۔اب پتا نہیں وہ کہاں ہے۔۔حد ہے لاپرواہی کی۔۔غصہ ایک بار پھر اس پر غالب آگیا تھا۔۔

وہ آتی ہی ہوگی۔۔جیسے ہی وہ گھر آئے گی میں اسے بیجھ دونگی۔۔لیکن یہ کونسا ٹائم ہے میٹنگ کا۔۔گھر آنا چاہیئے تمہیں اس ٹائم۔۔آنی کہہ رہی تھی۔۔

بتایا تو ہے آنی بہت امپورٹنٹ ہے۔۔اوکے میں خود گھر آتا ہوں۔۔وہ مہارانی تو پتا نہیں کہاں سڑکیں ناپتی پھر رہی ہو گی۔۔ریم نے کہا اور کال بند کر دی۔۔

♥♥♥♥

رات کے نو بجے کا ٹائم تھا۔۔دھند پڑھنے کی وجہ سے ایسا لگتا تھا جیسے رات کے ۲ بج رہے ہوں۔۔ جنوری میں اسلام آباد میں تو کیا ہر جگہ سردی بڑھ گئی تھی۔۔وہ ہاسپٹ سے واپس آرہا تھا کہ ساتھ والی سیٹ پر رکھا اسکا موبائل بجنا شروع ہو گیا۔۔فرہاد ڈرائیو کر رہا تھا اس نے سوچا بعد میں ریسیو کر لونگا۔۔لیکن نا جانے فون کرنے والے کو کیا جلدی تھی۔۔بہرحال فرہاد نے فون اٹھایا۔۔ اور سپیکر پر ڈال دیا۔۔

اسلام علیکم۔۔ثانی آپی۔۔موبائل سے آواز ابھری۔۔

وعلیکم اسلام۔۔ کیسی ہو حرم؟؟

ابھی وہ کچھ بولا بھی نہیں تھا کہ موبائل کے اندر سے آتی آوازوں پر حیران ہوااور پھر ایک جھٹکے سے گاڑی روک دی۔۔اس نے موبائل اٹھا کر دیکھا کہ آیا یہ واقع میرا ہی ہے۔۔ہاں موبائل تو میرا ہی ہے۔۔ لیکن پھر یہ کیا تھا۔۔

میں ٹھیک نہیں ہوں آپی۔۔ حرم کی بھرائی بھرائی سی آواز سنائی دی۔۔۔

فرہاد کو تو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ہو کیا رہا ہے۔۔

کیوں۔۔ کیا ہوا حرم تم رو کیوں رہی ہو۔۔ثانی آپی پریشانی سے پوچھ رہی تھی۔۔

آپی مجھے ابھی شادی نہیں کرنی۔۔پلیز میری مدد کریں۔۔آپ نادر کو،اور باقی سب کو بھی سمجھائیں--

حرم جو نادر کے تھپڑ کھا کر جانے اسکے بعد خاموش ہونے پر حیران تھی۔۔ کبھی کبھی اس ڈر لگتا تھا کہ کہیں یہ خاموشی کسی بڑے طوفان کا پیش خیمہ نا بن جائے-- آخر کو نادر یوں چپ بیٹھنے والا نہیں تھا۔۔اور پھر وہی ہوا جس کا ڈر تھا۔۔

کیا ہوا ہے حرم۔۔۔؟؟ مجھے کچھ بتاؤ تو سہی۔۔۔وہ پوچھ رہی تھیں۔۔ جبکہ فرہاد بیچ سڑک سے گاڑی سٹارٹ کرنے کے بعد اب ایک سائیڈ پر کھڑی کر چکا تھا۔۔دم سادھے فون سن رہا تھا۔۔

آج صبح تائی امی کا فون آیا تھا۔۔انہوں نے کہا ہے کہ وہ اگلے مہینے کے شروع میں شادی کرنا چاہتی ہیں۔۔میری اور نادر کی۔۔پلیز آپی۔۔مجھے نہیں کرنی شادی۔۔آپ سب کو سمجھائیں۔۔ پلیز۔۔

حرم رو رہی تھی۔۔اور فرہاد کو لگ رہا تھا کہ کوئی اسکے دل کو نکال کر اسکے سامنے آری سے کاٹ رہا ہے۔۔ حرم کی شادی۔۔وہ بھی زبردستی۔۔

اچھا روؤ مت حرم۔۔میں تمہیں روتا ہوا نہیں دیکھ سکتی۔۔میں کرتی ہوں بات نادر سے۔۔ثانی آپی اسے تسلی دے رہی تھی۔۔

یہ سب نادر نے کیا ہے۔۔آپ جانتی ہیں مجھے اپنا ماسٹرز کمپلیٹ کرنا ہے۔۔اور نادر مجھے کبھی بھی نہیں کرنے دے گا۔۔آپی جیسی امی نے زندگی گزاری ہے رو رو کر۔۔اور جیسے میں تڑپتی آئی

ہوں آج تک۔۔میں اپنی باقی زندگی بھی ایسے نہیں گزارنا چاہتی۔۔آپی میں سانس نہیں لے پاؤں گی۔۔

اچھا بھی رونا تو بند کرو۔۔میں سب جانتی ہوں۔۔میں کرتی ہوں کچھ۔۔

حرم رو رہی تھی۔۔ایک بار پھر وہ تکلیف میں تھی۔۔اور فرہاد سے آگے کچھ بھی نا سنا گیا۔۔اس نے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔۔وہ گاڑی سے باہر نکل چکا تھا۔۔اتنی ٹھنڈ میں بھی اسکا دم گھٹنا شروع ہو گیا تھا۔۔

لیکن یہ ہوا کیسے۔۔؟؟حرم کے موبائل پر آنے جانے والی کال مجھے کیسے سنائی دے رہی ہے۔۔آخر کیسے۔۔کس نے کیا یہ سب۔۔؟؟

اور پھر اسکے زہن میں ایک جھماکا ہوا۔۔کل ہاسپٹل میں حمزہ آیا تھا۔۔اس نے موبائل لیا تھا

میرا۔۔

حمزہ سافٹ وئی را نجینئرنگ کر رہا تھا۔۔اور ایسے کام کرنا اسکے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔۔تو

مطلب حمزہ نے کیا یہ سب۔۔وہ ایک ڈاکٹر تھا۔۔زہین تھا۔۔اب وہ سب سمجھ رہا تھا۔۔

لیکن اسکو کیسے پتا چلا کہ میں حرم سے بات کرنا چاہتا ہوں۔۔ یا اسکی خبر رکھنا چاہتا ہوں۔۔؟؟

اووو شٹ۔۔۔مطلب اس نے میرے موبائل کو بھی ہیک کی ہوا ہے۔۔حمزہ تم کیا چیز ہو

یار۔۔۔۔اب اسے غصہ آ رہا تھا۔۔

وقت حمزہ کے ساتھ مل کر اپنی چال چل گیا تھا۔۔

اب وہ گاڑی میں بیٹھ چکا تھا اس گاڑی کا رخ حمزہ کے گھر کی طرف تھا۔۔پتا نہیں وہ جا کر حمزہ کو گھونسا مارنے والا تھا۔۔ یا پھر اسکا شکریہ ادا کرنے والا تھا۔۔ یہ تو آگے چل کر ہی پتا چل سکتا تھا۔۔

حرم رو رہی تھی۔۔اسکے دماغ میں تو بس یہی بات گھوم رہی تھی۔۔اب اسے کچھ کرنا تھا لیکن کیا۔۔۔ یہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔۔

حمزہ لیپ ٹاپ کے سامنے بیٹھا اپنا یونیورسٹی کا پروجیکٹ تیار کر رہا تھا جب اسے گاڑی کے ہارن کی آواز سنائی دی۔۔وہ بیڈ سے اٹھا اور کھڑکی کے پاس آیا۔۔نیچے جھانک کر دیکھا تو اسے بلیک کرولا گاڑی گیٹ سے اندر داخل ہوتی نظر آئی--- رات کے ساڑھے نو بج رہے تھے۔۔

یہ تو فرہاد کی گاڑی ہے۔۔فرہاد اس وقت یہاں۔۔؟؟وہ سوچ رہا تھا۔۔

فرہاد کے پاس تو کہیں آنے جانے کا ٹائم نہیں ہوتا۔۔تو پھر۔۔

اووووشٹ۔۔۔۔ حمزہ کے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجی۔۔ لگتا ہے فرہاد کو پتا چل گیا۔۔ حمزہ اب تیری خیر نہیں۔۔ کچھ سوچ حمزہ کہاں چھپنا ہے۔۔ حمزہ بڑبڑا رہا تھا۔۔

فرہاد نے گیٹ کے اندر داخل ہو کر گاڑی روکی۔۔ چوکیدار بھاگ کر فرہاد کی گاڑی کی طرف آیا تھا۔۔ سب اسکی گاڑی کو پہچانتے تھے۔۔۔

حمزہ گھر پر ہے۔۔ فرہاد نے گاڑی سے نکلتے ہوئے پوچھا۔۔

جی صاحب۔۔ حمزہ صاحب اپنے کمرے ہیں۔۔۔ چوکیدار نے جواب دیا۔۔

اوکے۔۔۔ فرہاد کہتا آگے بڑھ گیا۔۔

لاؤنج میں اسے دادو مل گئیں۔۔ جو ٹی وی پر کوئی اسلامی شو دیکھ رہی تھیں۔۔

اسلام علیکم دادو۔۔۔فرہاد نے سلام کیا۔۔

وعلیکم اسلام میرا بچہ۔۔۔آج کیسے ہماری یاد آگئی ڈاکٹر صاحب کو۔۔دادو اب شکوہ کر رہی تھیں۔۔

بس دادو جان۔۔ تھوڑا بزی رہتا ہوں۔۔وہ انکے پاس بیٹھ چکا تھا۔۔ لیکن اسکا دماغ حمزہ میں ہی الجھا تھا۔۔

اللہ پاک تمہیں کامیاب کرے۔۔ہمیشہ خوش رکھے۔۔داد و دعائیں دے رہی تھیں۔۔اور فرہاد کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ دوڑ گئ ی--

بزرگ لوگ بھی عجیب ہوتے ہیں۔۔صرف ایک سلام کے بدلے میں لاکھوں کی دعائیں دے دیتے ہیں۔۔

داد و حمزہ کہاں ہے۔۔؟؟ نظر نہیں آرہا۔۔فرہاد نے پوچھا۔۔

وہ اپنے کمرے میں ہے۔۔پڑھائی ک ر رہا ہے۔۔داد و نے جواب دیا۔۔

مجھے پتا ہے وہ کونسی پڑھائی اں کرتا ہے۔۔آج میں کرواتا ہوں اسے پڑھائی-- فرہاد سوچتے ہوئے اٹھا۔۔

مجھے بھوک لگی ہے دادو۔۔آپ کھانا لگوائیں۔۔ میں حمزہ سے مل کر آتا ہوں۔۔فرہاد کہتے ہوئے سیڑھیاں چڑھتا اوپر چلا گیا۔۔

دھاڑ سے حمزہ کے کمرے کا دروازہ کھولا۔۔۔لیکن یہ کیا۔۔حمزہ تو ہے ہی نہیں۔۔

حمزہ۔۔کہاں ہو۔۔۔؟

حمزہ۔۔باہر نکلو۔۔بہت ضروری بات کرنی ہے مجھے تم سے۔۔فرہاد آواز دے رہا تھا۔۔

حمزہ کا تو آج شام انتقال ہو چکا ہے۔۔۔حمزہ جانتا تھا کہ وہ اب بچ نہیں سکتا۔۔چھپنے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔

آواز کمرے کے باہر سے آئی تھی۔۔ فرہاد نے کمرے سے باہر آکر دیکھا۔۔ حمزہ معصوم سامنہ بنائے سیڑھیوں پر لگی ریلنگ پر بیٹھا تھا۔۔

تم۔۔ تمہیں آج میں چھوڑوں گا نہیں۔۔ فرہاد غصے سے کہتا آگے بڑھا۔۔ لیکن حمزہ نے ریلنگ کو پکڑے ہوئے ہاتھ چھوڑے اور پھسلتا ہوا لاؤنج میں جا پہنچا۔۔

وہ فرہاد بھائی-- وہ میں۔۔۔۔۔ آج حمزہ نے اپنے آپ کو بچانا تھا تو آج وہ فرہاد کے ساتھ بھائی لگا رہا تھا۔۔

دادو کچن میں تھیں اس نے حمزہ کی یہ بندروں والی حرکت نہیں دیکھی تھی۔۔ اگر دیکھ لیتیں تو لعنت کے ساتھ ساتھ اپنے جوتے کی زیارت بھی کرواتی حمزہ کو۔۔

تمہیں شرم نہیں آتی دوسروں کے موبائل اور نمبر ہیک کرتے ہوئے-- کسی کی پرسنل لائف بھی ہوتی ہے-- فرہاد کہتے ہوئے اسکے پیچھے بھاگ رہا تھا جبکہ حمزہ لاؤنج میں رکھے صوفوں کے گول گول چکر کاٹ رہا تھا--

وہ میں نے تو آپکے فائدے کیلیئے ہی کیا-- مجھے غلط مت سمجھیں-- حمزہ نے صفائی دی--

دادو نے کچن سے لاؤنج کا منظر دیکھا-- لو جی-- لگتا ہے اس حمزہ کے بچے نے پھر نیا گل کھلا دیا--

تبھی فرہاد کے موبائل پر بیل ہوئی--

دیکھ لو فرہاد-- تمہارا موبائل بج رہا ہے-- کیا پتا حرم نور کی کوئی کال ہو-- حمزہ نے شرارت سے کہا--

اور فرہاد واقعی رک گیا۔۔ لیکن جب تک اس نے موبائل دیکھا کال بند چکی تھی۔۔ یا غالباً حرم نے کاٹ دی تھی۔۔ کیونکہ کال واقعی اسکے نمبر پر آئی تھی فرہاد کے نہیں۔۔

فرہاد اب صوفے پر بیٹھ چکا تھا۔۔ انتظار کر رہا تھا کہ کال شاید دوبارہ آجائے--

حمزہ نے اسکو بیٹھتے ہوئے دیکھا اور خود بھی ریلیکس ہو کر صوفے پر لیٹ گیا۔۔ لیکن فرہاد سے فاصلے پر۔۔ کیا پتہ۔۔ بم تو کبھی بھی پھٹ سکتا ہے نا۔۔

کیسے کیا تم نے یہ سب۔۔؟؟ فرہاد نے پوچھا۔۔

یہ سب HD کا کمال ہے۔۔ حمزہ نے خود اپنی تعریف کی۔۔

اور یہ HD ؟؟۔۔۔کون ہے

ارے آپ HD کو نہیں جانتے۔۔حمزہ نے حیرت سے آنکھیں پھیلائی-- فرہاد نے غصے سے حمزہ کی طرف دیکھا۔۔

وہ HD مطلب۔۔حمزہ داؤد۔۔ یعنی کہ میں۔۔جو آپکے سامنے بیٹھا ہے۔۔حمزہ نے ایک ادائے بے نیازی سے کہا۔۔

تبھی بیل دوبارہ ہوئی-- کال کاٹی جارہی تھی۔۔بیل مسلسل ہو رہی تھی۔۔حرم کال کاٹ رہی تھی۔۔اور کوئی شخص مسلسل کال کر رہا تھا۔۔بلآخر کال ریسیو کی گئی--

حمزہ فٹافٹ اپنی جگہ سے اٹھ کر فرہاد کے پاس آیا۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔فون ریسیو کرتے ہی قہقہے کی آواز سنائی دی۔۔

کیا ہوا حرم میڈم۔۔؟؟میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہی تم۔۔ڈر گئی ہو۔۔۔؟؟ہاہاہاہاہا۔۔۔فون کرنے والا خباثت سے ہنس رہا تھا۔۔

بہت جلد تم میرے قدموں میں ہو گی۔۔میں نے چاہا تھا کہ تمہیں پیار سے رکھوں گا۔۔لیکن لگتا تمہیں عزت راس نہیں۔۔۔ایک ایک حساب لونگا۔۔تمہاری زندگی جہنم نا بنا دی تو میرا نام بھی نادر نہیں۔۔کہنے والا اب غصے سے پھنکار رہا تھا۔۔جبکہ حرم۔۔اسکی تو سانس کی آواز بھی نہیں آ رہی تھی۔۔

نادر اور بھی بہت کچھ بک رہا تھا۔۔حمزہ اور فرہاد دم سادھے سن رہے تھے۔۔

بے شک عزت اور زلت اللہ پاک کے ہاتھ میں ہے۔۔ جس نے اب تک مجھے تم جیسے گھٹیا انسان سے بچایا ہے آگے بھی کوئی نا کوئی سبب ڈھونڈ ہی رکھا ہوگا۔۔ آخر حرم نے بھی کوئی جواب دے ہی دیا۔۔

ہاہاہاہا۔۔ تمہیں بچانے والا کوئی نہیں آنے والا۔۔ کیونکہ اب نادر آفاق تمہاری تقدیر لکھنے جا رہا ہے۔۔ نادر ہنس رہا تھا۔۔ اور حرم نے کال کاٹ دی۔۔

فرہاد کا چہرہ غصے سے لال ہو چکا تھا۔۔ اس نے فوراً ہی حرم کا نمبر ملایا لیکن نمبر بند تھا۔۔

دیکھا۔۔ میری یہ حرکت آپکے لیئے فائدہ مند ثابت ہوئی-- حمزہ نے کہا۔۔ ہمیں کچھ کرنا چاہیئے-- اب کی بار حمزہ بھی سیریس ہو چکا تھا۔۔

ارے یہ تم لوگ موبائل کو یوں کیوں غور رہے ہو۔۔دادو نے انہیں ایک ساتھ بیٹھے دیکھا تو کہا۔۔

کچھ نہیں دادو وہ بس ایسے ہی۔۔

آجاؤ کھانا کھالو۔۔دادو کہتی ہوئی چلی گئیں۔۔

فرہاد کی تو بھوک ہی غائب ہو چکی تھی۔۔پریشانی نے اسکے وجیہہ چہرے کو پوری طرح سے گھیر لیا تھا۔۔

آجاؤ فرہاد کھانا کھاتے ہیں۔۔حمزہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

مجھے بھوک نہیں ہے حمزہ۔۔ تم کھاؤ--

داد و کا پتا ہے نا۔۔ یار تھوڑا سا کھالو۔۔ پھر انشااللہ آج ہی اس مس ئ لے کا حل بھی نکالتے ہیں۔۔ حمزہ نے اسے تسلی دی۔۔

فرہاد بھی کچھ سوچتے ہوئے اٹھ گیا۔۔

❤❤❤❤

اگلی صبح آغاہاؤ س میں فرہاد علی آغا نے ایک دھماکہ کیا۔۔ بات ہی کچھ ایسی تھی۔۔ کہ سب بس فرہاد کو دیکھتے ہی رہ گ ئے ----

ڈائی نگ ٹیبل پر سب ہی موجود تھے۔۔زیبا بیگم، آغا جی، سجاد بھائی، نتاشہ بھابھی، عالیہ اور سجاد بھائی کے دونوں بچے۔۔جب فرہاد نے سوچا کہ یہی سب وقت ہے۔۔مجھے بول دینا چاہی ئے--

مجھے آپ لوگوں سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔فرہاد نے پوری سنجید گی سے کہا۔۔

جی کہو برخوردار۔۔۔اب کس ضروری کام سے اور کہاں جانا ہے آپ نے۔۔۔؟؟ یہ پھر ابروڈ جانا چاہتے ہو اسپیشلائی زیشن کیلی ئے--؟؟ آغا جی کہ زہن میں جو باتیں آئی انھوں نے پوچھ لی۔۔ کیونکہ فرہاد کے امپورٹنٹ کام یہی تھے۔۔۔

میں شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔آرام سے کہا گیا۔۔

عالیہ کو تو اچھو ہی لگ گیا۔۔ سب حیران نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔ نتاشہ بھابھی کو لگا کہ وہ مزاق کر رہا ہے۔۔ لیکن اس چہرے پر کوئی شرارت نظر نہیں آرہی تھی۔۔ ویسے بھی وہ ایسے مزاق کہاں کرتا تھا۔۔

سچ بھائی--- عالیہ نے خوش ہوتے ہوئے پوچھا۔۔

Are you serious Farhaad..??

زیبا بیگم نے بھی حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔۔

Yes Mom 100%

فرہاد نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا تاکہ گھر والوں کو یقین آجائے اسکی بات پر۔۔

بہت اچھی بات ہے نواب صاحب۔۔ شکر ہے آپ نے اپنے بارے میں بھی سوچا۔۔ آغا جی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

واؤ ؤ ؤ-- ہم آج سے ہی لڑکیاں دیکھنا شروع کر دیتے ہیں۔۔ نتاشہ بھابھی خوشی سے بول رہی تھی۔۔

کمال کی لڑکی ڈھونڈے گے ہم آپکے لیۓ فرہاد بھائی-- عالیہ نے کہا۔۔

لڑکی میں پسند کر چکا ہوں۔۔ ایک اور دھماکہ ہوا۔۔ اور اصل دھماکہ تو یہی تھا۔۔

کسی کے ذہن میں بھی یہ بات نا آئی کہ وہ خود بھی تو لڑکی پسند کر سکتا ہے نا۔۔

پچھلی بار کی طرح کہیں اس بار بھی۔۔عالیہ نے سوچا اور اسکے چہرے کی خوشی مدھم پڑ گئی--

very good... thats like my brother..

میں یہی سننا چاہتا تھا اسی لیے اب تک چپ تھا۔۔بہت اچھا کیا تم نے فرہاد آغا۔۔سجاد بھائی اب خوش ہوئے تھے کہ چلو فرہاد اپنی زندگی کی طرف واپس آ رہا تھا۔۔

اور اگر کوئی ٹھیک معنوں میں پریشان ہوا تھا تو وہ تھی زیبا بیگم۔۔اس بار بھی فیصلہ فرہاد کا ہی ہے۔۔کہیں پھر کچھ غلط۔۔نہیں۔۔اس سے آگے انہوں نے کچھ نہیں سوچا۔۔

سمیع بھائی بھی جانتے ہیں اس لڑکی اور اسکی فیملی کو۔۔اس وقت رق میں ہاسپٹل جا رہا ہوں۔۔آپ ان سے بات کر لیں۔س کچھ پوچھ لیں۔۔اور ڈیسائیڈ بھی کر لیں کہ کل پرسوں تک میرا پرپوزل لے کر کون کون جائے گا۔۔وہ اٹھتے ہوئے بولا تھا۔۔

سمیع بھائی کو کیسے پتا لڑکی کا۔۔ عالیہ نے پوچھ ہی لیا جو سوال اسکے ذہن میں گونج رہا تھا۔۔

کیونکہ لڑکی لاہور کی ہے۔۔اور سمیع بھائی کے بیسٹ فرینڈ کی سالی صاحبہ ہیں۔۔وہ کہتا ہوا چلا گیا۔۔

اچھا۔۔۔تو یہ ضروری کام تھا۔۔اس لیے بھاگ بھاگ کر لاہور جاتے تھے بھائی-- عالیہ سوچ رہی تھی۔۔ لیکن ساتھ ساتھ خوش بھی ہو رہی تھی۔۔ چلو کچھ تو اچھا ہونے جا رہا تھا۔۔

فرہاد اپنی گاڑی میں ہاسپٹل کی طرف رواں دواں تھا۔۔اس نے گاڑی میں بیٹھتے ہی ایک گہری سانس لی تھی۔۔ کتنا مشکل لگ رہا تھا اسے یہ سب کرنا۔۔ مما کو کنوینس کرنا پڑے گا کیونکہ وہ دیکھ چکا تھا کہ وہ کچھ پریشان ہیں۔۔

اور بے خبر کو خبر ہی نہیں۔۔ کہ اس کے لیے میں اپنی زندگی کے اصول بدل رہا ہوں۔۔ وہ پاگل لڑکی اپنی دنیا میں ہی مصروف ہے۔۔ فرہاد سوچ رہا تھا۔۔

”جسے خود سے نہیں فرصتیں۔۔۔

جسے خیال صرف اپنے کمال سے۔۔

اسے کیا خبر میرے شوق کی۔۔۔

اسے کیا پتا میرے حال کا۔۔۔“

❤❤❤❤

لیکن یہ سب ہوا کیسے تھا۔۔؟؟ فرہاد نے شادی کا فیصلہ کیسے کیا۔۔۔؟؟

وقت اتنی جلدی سب کچھ کیسے کر گیا تھا۔۔ ہواؤں نے ایک بار پھر شور کیا۔۔اور تقدیر نے ہواؤں کے کہنے پر وقت کے کچھ پنے پیچھے کی طرف پلٹ دی ئے--

وہ اور حمزہ کھانا کھانے کے بعد حمزہ کے کمرے میں آگ ئے تھے۔۔اور سوچ رہے تھے کے کیا کیا جائے--

آپ سمیع بھائی سے بات کریں شاید وہ آپکی ہیلپ کر سکیں۔۔ حمزہ نے مشورہ دیا اور پھر دس منٹ بعد وہ دونوں لیپ ٹاپ آن کی ئے اسکے سامنے بیٹھے تھے جبکہ دوسری طرف ڈاکٹر سمیع لائی ان پر تھے۔۔

فرہاد اسے ساری بات بتا چکا تھا۔۔کچھ پل کیلی ئے دونوں طرف خاموشی چھاگ ئی تھی۔۔

توتمہیں لگتا ہے کہ جو لڑکی تمہیں خواب میں نظر آتی ہے وہ حرم نور کی ہے۔۔؟؟ڈاکٹر سمیع پوچھ رہے تھے۔۔۔

جی۔۔۔مجھے پورا یقین ہے۔۔فرہاد نے سنجیدگی سے کہا۔۔

حمزہ چائے لینے نیچے چلا گیا تھا۔۔

توتم کیا چاہتے ہو اب۔۔؟؟ڈاکٹر سمیع نے ایک بار پھر پوچھا۔۔

میں اسے اس مصیبت سے نکالنا چاہتا ہوں۔۔اسکے درد کو کم کرنا چاہتا ہوں۔۔

فرہاد بس بول رہا تھا۔۔اسے خود بھی نہیں پتا تھا کہ وہ کیا بول رہا ہے۔۔

کس حق سے۔۔۔؟؟پوچھا گیا

کس حق سے۔۔ فرہاد نے سوچا لیکن کوئی جواب نہیں بن پایا۔۔

جی۔۔ ڈاکٹر فرہاد آغا صاحب بولیں کس حق سے آپ ایک انجان لڑکی کے درد کو کم کرنا چاہتے ہیں۔۔؟؟ ڈاکٹر سمیع مکمل سنجیدگی کے ساتھ پوچھ رہے تھے۔۔

یہی تو میں نہیں جانتا سمیع بھائی-- اسی لیۓ تو سب آپ سے شئیر کر رہا ہوں۔۔ فرہاد نے پریشان سے لہجے میں کہا۔۔

ہمممم۔۔ تو پھر ایک ہی ایسا راستہ ہے جس سے تم اسکی مدد کر سکتے ہو۔۔

کونسا۔۔؟؟

اسے اپنا نام دو۔۔اپنی پہچان دو۔۔تاکہ کسی اور کی ہمت بھی نا ہو کہ وہ اسے کوئی نقصان پہنچا سکے۔۔ڈاکٹر سمیع بول رہے تھے۔۔اور فرہاد۔۔وہ تو بس حیران سا دیکھ رہا تھا۔۔

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔؟؟وہ بولا تھا تو اسے لگا کہ یہ اسکی آواز نہیں ہے۔۔سچ تو یہ تھا کہ ڈاکٹر سمیع نے اسکے دل کی بات کہی تھی۔۔

جی۔۔شادی کر سکتے ہو اس سے فرہاد آغا؟؟

ہاں جی۔۔میں بھی یہی چاہتا ہوں۔۔فرہاد نے جواب دیا۔۔

اور ایک ہلکی سی مسکراہٹ ڈاکٹر سمیع کے چہرے پر پھیل گ ئی-- وہ بس یہی جاننا چاہتے تھے کہ فرہاد سیریس بھی ہے یا نہیں۔۔؟؟

اور اس فیصلے سے سکون تو فرہاد کے چہرے اور روح میں بھی اترا تھا۔۔سچ کہا تھا ڈاکٹر سمیع نے۔۔

" اور روح کا سکون دل کی خوشی سے بڑھ کر ہوتا ہے۔۔ "

گاڑی فل سپیڈ سے چلتی جا رہی تھی۔۔۔فرہاد اچانک سوچوں سے باہر آیا تھا۔۔اب بس اسے رات کا انتظار تھا۔۔

زی اور رومان ایک کام کے سلسلے میں لاس ویگاس آئے ہوئے تھے۔۔ جنوری کے مہینے میں روم اور لاس ویگاس میں کافی برف باری ہوتی تھی۔۔اس رات بھی کافی برف باری ہونے کی وجہ سے سفر کرنا مشکل ہو گیا تھا۔۔ چنانچہ وہ واپسی کا ارادہ ترک کر کے لاس ویگاس کے مشہور ریسٹورینٹ میں آگ ئے تھے۔۔

ریسٹورینٹ میں شاید کوئی لائیو شو چل رہا تھا۔۔ ہوسٹ لڑکی تھی۔۔اور کیمرہ مین لڑکا اور ساتھ انکے پوری ٹیم تھی۔۔

وہاں لڑکے اور لڑکیوں کا کافی ہجوم لگا تھا۔۔ لڑکی مزے مزے کے سوال کر رہی تھی۔۔ جنکے وہاں موجود لوگ جواب دے رہے تھے۔۔

رومان نے ویٹر کو کھانا آڈر کیا۔۔ جبکہ زی پوری دلچسپی کے ساتھ اس لڑکی کو دیکھ رہی تھی جو لائیو شو کاسٹ کر رہی تھی۔۔ پورے ریسٹورینٹ میں رونق لگی ہوئی تھی۔۔ ہلکہ سا میوزک۔۔ باقی گرتی برف۔۔ رات کا سماں۔۔ رومان کا ساتھ۔۔ زی کے لی ئے کوئی خواب ہی تھا۔۔ اسکے لی ئے یہ اسکی زندگی کے سب دے خوبصورت پل تھے۔۔ خوشی اسکے چہرے سے چھلک رہی تھی۔۔ اور اس خوشی نے اسے مزید خوبصورت بنا دیا تھا۔۔

اچانک شو کاسٹ کرنے والی لڑکی کی نظر #زی پر پڑی۔۔۔ مسکراتا ہوا چہرہ۔۔ نیلی آنکھیں۔۔ گولڈن بال جو شانوں پر بھکرے تھے۔۔ ٹھنڈ سے سرخ ہوتی ناک۔۔ اور بھورے رنگ کے کوٹ میں وہ کوئی مومی بھوری سی گڑیا لگ رہی تھی۔۔ شکر یہاں #رون نہیں ہے ورنہ وہ یہ شام بھی برباد کر دیتا۔۔ زی نے سوچا اور شکر ادا کیا۔۔

زی کھانا کھالو۔۔ رومان نے زی کو یوں گم دیکھ کر کہا۔۔

ویسے ریم یہ سب ایک خواب سا لگ رہا ہے نا۔۔؟؟ کتنا اچھا اور مکمل سا۔۔۔ جیسے سب کچھ مل گیا ہو۔۔ کتنی حسین رات ہے یہ۔۔ مجھے آج تک اپنی پوری زندگی میں اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی آج ہو رہی تھی۔۔ زی بول رہی تھی۔۔

واٹ۔۔۔؟؟ تمہیں یہ سب اچھا لگ رہا ہے۔۔؟؟ ہم یہاں پھنس گ ئے ہیں-- اور تمہیں خوشی ہو رہی ہے۔۔؟؟ وہ حیران ہوا۔۔

اب کیا میں خوش بھی نہیں ہو سکتی۔۔؟؟ وہ منہ پھلا کر بولی۔۔ ویسے ریم فیل کر کے دیکھو سب کتنا اچھا ہے۔۔ ویسے بھی گھر ہی جانا ہے چلے جائیں گے-- وہ ایک بار پھر مسکرائی--

ہوٹل کے شیشے والے دروازوں اور کھڑکیوں سے باہر گرتی برف کسی طلسماتی ماحول کا منظر پیش کر رہی تھی۔۔

ہائے گائز۔۔ جیسے کہ آپ جانتے ہیں کہ اس خوبصورت شام میں آج پھر ایک خوبصورت ایوارڈ ایک بیوٹی کوئین کو دیا جائے گا۔۔ تو جسے یہ ایوارڈ ملنا چاہیے آئی تھنک مجھے وہ چہرہ مل گیا ہے۔۔ چلیں اس سے ملتے ہیں۔۔

وہ لڑکی ابھی تک ریم اور زی کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ پھر اس لڑکی نے کیمرہ مین کی طرف اشارہ کیا اور کیمرہ مین نے کیمرے کا رخ ریم اور زی کی طرف موڑ دیا۔۔ پھر وہ خود چلتی ہوئی انکی طرف آئی-- اور اس پیچھے بہت سے لڑکے اور لڑکیاں تھیں۔۔

Hi beautiful... I am Luna.. and this is the live casting of my show a beautiful evening with snow queen..

وہ لڑکی اب زی کے سامنے بیٹھ چکی تھی اور اپنا تعارف کروا رہی تھی۔۔

Ohhh Hi.. I am Zeesha

زی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔

And your name Mr. Handsome...??

وہ اب رومان سے پوچھ رہی تھی۔۔رومان سے نام پوچھنے کے بعد وہ زی کو وہاں سے اٹھا کر اس جگہ لے گ ئی تھی جہاں انٹرویو کے لی ئے جگی بنائی گئی تھی۔۔وہ اب زہ سے کچھ سوال پوچھ رہی تھی۔۔لونا جانتی تھی کہ اسکا آج کا یہ شو بہت ہٹ ہونے والا ہے۔۔کیونکہ جو چہرہ اس وقت اسکے سامنے تھا وہ سچ میں کسی snow queen کا تھا۔۔

یہ جو پرسن آپکے ساتھ ہے کیا وہ lover ہے آپکا۔۔۔لونا نے زی سے سوال کیا۔۔

دل تو کیا تھا زی کا کہ ہاں کہہ دے لیکن وہ ریم کے غصے سے ڈرتی تھی۔۔

نو۔۔۔زی نے انکار کر دیا۔۔

But he is my best friend..

زی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔اور پورے ریسٹورینٹ میں سیٹیوں کا شور گونجا۔۔ سمجھنے والے سمجھ بھی چکے تھے۔۔

لونا کچھ اور بھی پوچھ رہی تھی۔۔ لیکن زی کی نظریں سامنے کونے میں موجود ٹیبل کے اس پار بیٹھے سخص پر جم گ ئی-- وہ زی کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔

کیا تھا ان آنکھوں میں۔۔زی کو لگا اس نے وہ آنکھیں پہلے بھی کہیں دیکھی ہیں۔۔وہ سرخ انگارہ آنکھیں۔۔اور پھر اس کے دماغ میں ایک جھماکہ ہوا اور ایک ڈیڑھ مہینے پہلے والی رات اسکی آنکھوں کے سامنے گھوم گ ئی---

جاجاکے راہنما مانگ۔۔اسے ڈھونڈ۔۔وہ تجھے اس راستے پر لے جائے گا جہاں تیرا ہمسفر کھڑا ”

ہے۔۔“

اس ملنگ کے کہے گ ئے الفاظ زی کے ذہن میں گو نجے۔۔اوراسے لگا وقت تھم گیا ہو۔۔

لونا نے اب رومان کو بھی وہاں بلا لیا تھا۔۔اب وہ اس سے کچھ پوچھ رہی تھی اور وہ بے زاری سے

جواب دے رہا تھا۔۔

جبکہ ٹیبل کے اس پار بیٹھا ہوا شخص ان دونوں کو غور رہا تھا۔۔

کیا آپکو کسی کی تلاش ہے۔۔؟؟لونا نے زی سے پوچھا۔۔

یس۔۔۔مجھے راہنما چاہی ئے-- مجھے اسکی تلاش ہے۔۔زی نے جواب دیا۔۔

لونا کو کچھ سمجھ نہیں آیا کہ زی کیا کہہ رہی ہے۔۔چنانچہ اس نے اب ریم کی طرف مائیک کا رخ ک دیا۔۔۔

Do you believe in Love Mr. Raim...???

لونا نے پوچھا۔۔

No.. never.. nowhere love exist in this world..

ریم نے آرام سے جواب دیا۔۔اور اسکے ساتھ ہی وہ کونے والی میز پر بیٹھا شخص ایک جھٹکے سے اٹھا تھا۔۔

"فیصلہ ہو چکا ہے۔۔۔ عمل باقی ہے۔۔ حکم ہو چکا۔۔ تعمیل باقی ہے۔۔ تقدیر کے پنوّں پر وقت لکھا جا چکا ہے بس ملن باقی ہے۔۔ کن ہو چکا۔۔۔ فیکون باقی ہے۔۔

وہ آرہی ہے۔۔

"وہ آرہی ہے۔۔۔ وہ آرہی ہے تیری زندگی بدلنے۔۔۔ رومان شاہ

اور ریسٹورینٹ میں ایک دم سناٹا چھا گیا۔۔ سب نے اس شخص کے لفظوں کو سنا۔۔ کھانا کھاتے ہوئے لوگوں نے بھی چمچ روک کر اسے دیکھا تھا۔۔ عجیب نظروں سے۔۔ کیمرہ مین نے ریکارڈ بھی کر لیا تھا۔۔

زی کا دل دھک دھک کر رہا تھا۔۔ اسے لگ رہا تھا کہ کچھ ہو گا۔۔ اور ریم کے ساتھ یہ دوسری بار ہوا تھا کہ ایک انجان آدمی اسے اس کے نام سے مخاطب کر کے

کسی کے آنے کی اطلاع دیتا ہے۔۔

وہ جا چکا تھا۔۔کچھ ہی پل میں پھر سب کچھ نارمل ہو گیا تھا۔۔دوبارہ سے شور ہونے لگا تھا۔۔لوگ اپنے کھانے کی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔۔

زی کو Snow queen of the evening کا ایوارڈ دیا گیا۔۔اور اسکے سر پر ایک چھوٹا سا تاج پہنایا گیا۔۔لائی و شو چل رہا تھا۔۔لوگ بہت دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔۔اور زی اپنی زندگی کی بہترین شام گزار رہی تھی۔۔لیکن۔۔۔

اب اسے شدت سے انتظار تھا۔۔تلاش تھی۔۔کس کی۔۔ #راہنما کی.۔۔کونکہ وہ جان گ ئی تھی کہ یہ کوئی اتفاق نہیں ہے۔۔ یہ تقدیر ہے۔۔صفحہ قرطاس پر لکھا گیا ایک نام۔۔۔

♥♥♥♥

اور پھر جب فرہاد شام کو گھر پہنچا تو سب کچھ طے ہو چکا تھا۔۔ زیبا بیگم ڈاکٹر سمیع سے بات کر چکی تھیں۔۔ انہوں نے بتایا تھا کہ لڑکی بہت اچھی ہے اور فیملی بھی۔۔ چنانچہ اب وہ کچھ مطمئن تھیں۔۔ لیکن ایک ڈر سانپ کی طرح کنڈلی مارے دل میں بیٹھ چکا تھا۔۔ کہ پھر کچھ غلط نا ہو جائے--

ہیلو۔۔ حمزہ بھائی کہاں ہو آپ۔۔؟؟ عالیہ نے حمزہ کو کال کی تھی۔۔ وہ جانتی تھی کہ حمزہ سب جانتا ہے اور وہ اس سے سب پوچھنا چاہتی تھی تبھی صبح سے اب تک دس فون کر چکی تھی۔۔ مگر مجال ہے جو حمزہ نے ایک بھی ریسیو کیا ہو۔۔

گھر ہوں میں۔۔ سویا ہوا تھا۔۔ حمزہ کی نیند سے بھری آواز سنائی دی۔۔

لو جی۔۔ پورا اسلام آباد ہل گیا ہے اور آپ سو رہے ہو۔۔ جلدی سے آغا ہاؤس آجاؤ -- عالیہ نے کہا۔۔

مجھے پتا ہے جو دھماکہ ہوا ہے۔۔اس لیئے میں ابھی نہیں آسکتا۔۔حمزہ نے جواب دیا۔۔

اچھا۔۔۔۔۔شک تو مجھے پہلے سے ہی تھا کہ آپ بھی شامل ہوا اس میں۔۔اب یقین بھی یو گیا صاحب آپکو مجھے سب بتانا ہو گا۔۔عالیہ نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا۔۔ HD ہے۔۔

یار میں کچھ نہیں جانتا۔۔جتنا تمہیں پتا ہے اتنا ہی فرہاد نے مجھے بتایا ہے۔۔اور صبح میری پریزنٹیشن ہے پلیز میری پیاری بہن اب مجھے تنگ مت کرنا پلیز سونے دو۔۔حمزہ کو فرہاد نے کسی کو بھی کچھ بھی بتانے سے منع کیا تھا۔۔اور حمزہ جانتا تھا کہ عالیہ اس سے اگلوا کر رہے گی اس لیئے وہ اسے ٹال رہا تھا۔۔

لیکن آپ کو مجھے سب بتانا ہو گا۔۔پرامس کریں۔۔۔عالیہ نے کہا۔۔

اوکے۔۔بتا دونگا۔۔پلیز اب سونے دو۔۔

ٹھیک ہے۔۔ بائے-- عالیہ نے کال کاٹ دی۔۔

اب وہ لاؤنج میں آچکی تھی جہاں سب جمع تھے۔۔طے یہ ہوا تھا کہ نتاشہ بھابھی، عالیہ اور لاہور سے سمیع بھائی اور فاریہ بھابھی جائیں گے لڑکی دیکھنے۔۔زیبا بیگم کے کالج میں آج کل ایگزامز چل رہے تھے وہ نہیں جاسکتی تھیں۔۔ہاں البتہ اگلی بار وہ ہی جائیں گی--

عالیہ اور نتاشہ بھابھی تیاریوں میں لگ گ ئی تھیں۔۔آخر کو صبح انہیں لاہور جانا تھا۔۔

جبکہ فرہاد اپنے کمرے میں آگیا۔۔پریشانی ابھی بھی اسکے چہرے پر موجود تھی۔۔

صبح سے کتنی بار وہ حرم کو کال کر چکا تھا مگر نمبر مسلسل بند جا رہا تھا۔۔ وہ اس سے پوچھنا چاہتا تھا۔۔ انفیکٹ بتانا چاہتا تھا کہ اسے کوئی اعتراض تو نہیں ہے نا اس رشتے سے۔۔ لیکن بات ہی نہیں ہو سکی۔۔۔ البتہ کہیں وہ مطمئن بھی تھا کہ سب اچھا ہی ہو گا۔۔

"کچھ تو ہے اسکی زات میں۔۔۔

" بے چین میری زات بلاوجہ نہیں ہوتی۔۔

♥♥♥♥♥

اور اگلے دن جیسے ہی حرم نے نمبر آن کیا تھا سب سے پہلی کال اسے ثانی آپی کی آئی تھی۔۔ وہ بتا رہی تھیں کہ وہ اس وقت تایا ابو کے گھر ہیں۔۔ خوشی انکے چہرے سے جھلک رہی تھی۔۔

خیریت تو ہے نا آپی۔۔ اتنی ایکسائٹڈ کس لیۓ ہیں۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔۔

ہاں میری جان بات ہی خوشی کی ہے۔۔ شہرین کے لیئے رشتہ آیا ہے۔۔ آج شام کو اسے لڑکے والے دیکھنے آرہے ہیں۔۔ تمہیں پتا ہے لڑکا کون ہے۔۔؟؟ ثانی آپی خوشی سے بول رہی تھی۔۔

مجھے کیسے پتا ہوگا۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔

چلو یہ سرپرائز رہے۔۔ اب تم جلدی سے آجاؤ -- مجھے ہیلپ کی ضرورت ہے۔۔ بہت سارا کام ہے۔۔ میں ڈرائیور کو بیجھ رہی ہوں گاڑی دے کر۔۔۔ بس تم جلدی سے آجاؤ --

نہیں آپی وہ میں۔۔ وہ۔۔ حرم نے کچھ کہنا چاہا تھا۔۔

جانتی ہوں۔۔نادر نہیں ہے گھر۔۔بابا کے ساتھ گ ئے ہیں۔۔ ک ل صبح تک ہی آ ئے گ ا۔۔

ثانی آپی نے اسکی مشکل آسان کی تھی۔۔اب جلدی سے میری چچی جان سے بات کروادو تاکہ میں انسے کہہ دوں کہ تمہیں بیجھ دے۔۔

اوکے۔۔۔ حرم نے کہا تھا۔۔

❤❤❤❤

جب وہ تایاابو کے گھر آئی توثانی آپی کام میں بزی تھی۔۔ حرم جیا کواپنے ساتھ لائی تھی۔۔جیا حرم کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی بہن تھی۔۔

تائی اسکے آنے سے خوش تو نہیں ہوئی تھی۔۔ لیکن کیا کرتی مجبوری تھی۔۔اتنا کچھ کرنے والا تھا۔۔ثانی آپی سے تو اکیلے ہو نہیں سکتا تھا۔۔ویسے بھی تائی امی حرم کو شروع سے ہی ناپسند کرتی تھی۔۔شاید اس لیئے کہ انکی بیٹی شہرین ایسی نہیں تھی۔۔

آپی ایک بات پوچھوں۔۔ حرم نے کچن میں ثانی آپی کی مدد کرتے ہوئے کہا۔۔

جی پوچھو۔۔انہوں نے جواب دیا۔

شہرین نے ہاں بول دی ہے رشتے کیلیئے-- آئی مین آپ تو کہہ رہی تھی کہ شہرین اس لڑکے کو بالکل بھی نہیں جانتی۔۔۔اور نا اسکو دیکھا ہے تو پھر۔۔

ہاں۔۔پہلے تو با ہی کی تھی کہ میری مرضی ہے میری لائف ہے۔۔وغیرہ وغیرہ۔۔پھر جب میں نے لڑکے کی تصویر دکھائی تو یقین ہی نہیں آیا اسکو۔۔پاگل ہی ہو گئی وہ تو تصویر دیکھ کر۔۔

اوراب دیکھو۔۔تب سے کمرے میں گھسی ہوئی ہے۔۔ پتا نہیں کتنا کو تیار ہو کر نکلے گی باہر۔۔

ہاہاہا۔۔ثانی آپی کی بات پر دونوں ہنس دیں۔۔

ویل آپی مجھے بھی تودکھائیں تصویر اس لڑکے کی۔۔میں بھی تودیکھوں ایسا کیا ہے اس لڑکے میں جو شہرین ایک نظر دیکھ کر ہی پاگل ہو گئی ہے۔۔ ویسے بھی وہ عام چیزیں کہا پسند کرتی ہے۔۔ حرم مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

واقعی ہی دیکھنا چاہو گی۔۔؟؟ثانی آپی نے پوچھا۔۔

جی بالکل۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔

اور پھر چند سیکنڈز بعد ثانی آپی نے موبائل میں سے Pic نکال کر حرم کے سامنے کی۔۔

اور حرم تواس تصویر کو دیکھ کر سکتے میں آگ ئی تھی۔۔لبوں پر بکھری مسکراہٹ ایک پل میں غائب ہوگ ئی-- دل تھا کہ ڈوب کر ابھرا تھا۔۔

ہوگ ئی نا حیران تم بھی۔۔ثانی آپی نے اسے خاموش دیکھ کر کہا تھا۔۔میں بھی حیران ہوئی تھی جب مجھے پتا چلا تھا کہ ڈاکٹر فرہاد آغا کا رشتہ آیا ہے وہ بھی شہرین کیلی ئے-- مجھے تو یقین ہی نہیں آیا تھا۔۔ثانی آپی بتا رہی تھی۔۔

اور حرم۔۔وہ تو بولنا ہی بھول گ ئی تھی جیسے۔۔کمال کی قسمت پائی ہے شہرین نے۔۔اس نے دل میں سوچا۔۔اور پھر اپنی قسمت پر نظر ڈالی تو اندر بہت کچھ ٹوٹ گیا تھا۔۔کتنی مشکل سے تو وہ خود کو سمیٹ کر رکھتی تھی۔۔

ثانی آپی کچھ اور بھی کہہ رہی تھی لیکن وہ سن کہاں رہی تھی۔۔ آپی مغرب کی اذان ہو گئی ہے میں نماز پڑھ کر آتی ہوں۔۔ ویسے بھی سب کچھ تیار ہے آپ ریڈی ہو جائیں-- مہمان بھی آتے ہی ہونگے۔۔ حرم کہتے ہوئے کچن سے باہر چلی گئی--

ہواؤں نے حیران پریشان نظروں سے وقت اور تقدیر کی طرف دیکھا۔۔ کہ کچھ غلط ہوا ہے۔۔ کچھ غلط ہونے جارہا ہے۔۔ شہرین نہیں۔۔ حرم۔۔ حرم نور ہے وہ لڑکی۔۔۔ ہوائیں شور کرتی ہی رہیں مگر مجال ہے جو تقدیر نے نظر اٹھا کر دیکھا ہو۔۔ یا وقت کا ایک بھی پنا آگے پیچھے کیا ہو۔۔ تقدیر کی اس ستم ظریفی پر باہر شام کے بعد اترتی دھند کو بھی رونا آیا تھا۔۔ مگر انہونی کو کون روک سکتا تھا۔۔

جب وہ مغرب کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو فرہاد کے گھر والے آچکے تھے اور اس وقت ڈرائی نگ روم میں بیٹھے تھے۔۔ تائی نے اسے سختی سے منع کیا تھا کہ خبردار لڑکے والوں کے سامنے مت آنا۔۔ وہ نماز میں رو کر دعا مانگ کر آئی تھی یا یوں سمجھ لو کہ دعا مانگتے ہوئے خود ہی رونا آگیا تھا۔۔ اسے تو یہ بھی نہیں پتا تھا کہ کتنے لوگ آئے ہیں--

اب میں کیا کروں۔۔۔؟؟مجھے واپس چلے جانا چاہیۓ تھا۔۔وہ سوچ رہی تھی۔۔انہی سوچوں میں گم وہ لاؤنج عبور کرتے ہوۓ باہر لان میں آگئی۔۔ ٹھنڈی ہوا کے جھونکے نے اسکا استقبال کیا تھا۔۔ نماز نے اسکے دل کو کافی سکون پہنچایا تھا۔۔

جو جس کا نصیب ہے وہ اسکو مل جاۓ گا۔۔آخر میں کیوں اتنا سوچ رہی ہوں۔۔۔مجھے نہیں سوچنا چاہیۓ۔۔ وہ خود کو سمجھا رہی تھی۔۔پھر وہ گارڈن میں رکھی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گئی۔۔ کرسی سے ٹیک لگانے کے بعد آنکھیں بند کرلیں۔۔ناجانے کیوں یہ ٹھنڈا اسے سکون پہنچارہی تھی۔۔۔

حرم کہاں ہے۔۔۔؟؟ثانی آپی جب کچن میں آئیں تو انہوں نے کام والی سے حرم کا پوچھا۔۔

پتا نہیں جی۔۔وہ کہہ رہی تھی کہ میں اندر نہیں جاؤں گی-- اور یہ چائے کا سامان انہوں نے تیار کر دیا ہے۔۔وہ کہہ رہی تھیں کہ جب ثانی آپی بلائے تو یہ سب لے جانا۔۔کام والی بتا رہی تھی۔۔

ضرور امی نے منع کیا ہو گا۔۔ذرا احساس نہیں ہے امی کو۔۔ یہ تو اپنے اپنے نصیبوں کی بات ہوتی ہے۔۔بلاوجہ بیچاری کو ہرٹ کیا ہو گا۔۔خیر تم یہ ٹرالی لے کر اندر جاؤ میں ذرا شہرین کو دیکھ لوں۔۔ثانی آپی کہتی ہوئی شہرین کے کمرے کی طرف چلی گئیں--

ڈرائی نگ روم میں تائی، نتاشہ بھابھی کو اپنے بچوں کے بارے میں بتا رہی تھی۔۔میرے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔۔شہرین سب سے چھوٹی ہے اور سب سے لاڈلی بھی۔۔ماشااللہ کسی چیز کی کمی نہیں ہے میری بچی میں۔۔آپ لوگ دیکھیں گے تو حیران رہ جائیں گے--

کم تو ہمارا فرہاد بھی نہیں ہے۔۔ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہے ماشااللہ اور اب اسپیشلائی زیشن کیلی ئے ابروڈ چلا جائے گا۔۔اگر شادی جلدی ہو گئی تو اپنی وائف کو بھی ساتھ ہی لے کر جائے گا۔۔نتاشہ بھابھی بتا رہی تھیں۔۔

جبکہ عالیہ کی نظریں دروازے پر لگی تھیں جہاں سے فرہاد کی پسند نے اندر آنا تھا۔۔آخر کچھ دیر بعد ثانی آپی شہرین کو لے کر اندر آئیں--

شہرین واقعی ہی پیاری لگ رہی تھی۔۔اسے میک اپ کرنا آتا تھا آخر کو وہ یہی سیکھ رہی تھی۔۔۔ بالوں کا اچھا سا سٹائل بنائے وہ بالکل بھی شرما نہیں رہی تھی۔۔سب کو سلام کرنے کے بعد وہ ایک طرف صوفے پر بیٹھ چکی تھی۔۔

شہرین، فاریہ بھابھی اور نتاشہ بھابھی اب اس سے مختلف سوال کر رہیں تھیں۔۔لاؤنج میں دو لوگ اور بھی تھے ایک ڈاکٹر سمیع اور دوسرا وہاج بھائی-- ثانی آپی کا ہزبنڈ۔۔

ڈاکٹر سمیع کو ایک عجیب سا احساس ہو رہا تھا کیونکہ جو لڑکی ہاسپٹل میں آتی تھی وہ دبلی پتلی تھی جبکہ یہ لڑکی اچھی خاصی Healthy تھی۔۔

وہاج بھائی اب کسی سے فون پر بات کر رہے تھے۔۔ کس کا فون تھا وہاج۔۔؟؟ تائی امی نے پوچھا۔۔

وہ بابا جان کا فون تھا وہ بس پانچ منٹ میں پہنچ رہے ہیں۔۔ وہاج نے بتایا۔۔

تو آپ نے کہاں تک study کی ہے۔۔ عالیہ نے پوچھا۔۔

میں نے اسی سال اپنا گریجوایشن کمپلیٹ کیا ہے۔۔ شہرین نے جھوٹ بولا حالانکہ اس نے صرف میٹرک کیا تھا۔۔ پڑھائی میں اسے زرا بھی دلچسپی نہیں تھی۔۔۔

شہرین سب کو پسند آگ ئی تھی۔۔ لیکن عالیہ سوچ رہی تھی کہ ایسی کوئی خاص بات نہیں ہے شہرین میں۔۔ پھر بھائی ک وکیسے پسند آگ ئی۔۔ ؟؟ خیر چھوڑو۔۔ بھائی ک ولڑکی پسند آگ ئی اتنا ہی کافی ہے۔۔

وہاج بھائی اور ڈاکٹر سمیع دونوں باتوں میں مصروف تھے۔۔ بیسٹ فرینڈز جو تھے۔۔ منٹ منٹ بعد انکے قہقہے سنائی دے رہے تھے۔۔ تبھی گاڑی کے ہارن کی آواز سنائی دی تھی۔۔

لگتا ہے باباجان آگ ئے۔۔ میں دیکھ کر آتا ہوں۔۔ وہاج بھائی کہتے ہوئے باہر چلے گ ئے۔۔

حرم یہاں کیوں بیٹھی ہو۔۔۔ ؟؟ حرم کو تایا ابو کی آواز سنائی دی۔۔ یقیناً گاڑی سے اترنے کے بعد انہوں نے حرم کو دیکھ لیا ہو گا۔۔

بیٹا اتنی ٹھنڈ ہے اندر چلو۔۔اور حرم ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھی۔۔

نہیں وہ تایا ابو۔۔وہ میں بس ایسے ہی۔۔ حرم سے کوئی جواب نا بن پایا۔۔وہ تایا ابو کی بہت عزت کرتی تھی۔۔۔وہ بھی کافی پیار سے بلاتے تھے اسے۔۔

ٹھنڈ لگ جائے گی آپکو۔۔اندر بیٹھنا چاہیئے تھا۔۔تایا ابو کہہ رہے تھے۔۔

بابا جان۔۔ تبھی وہاج بھائی کی آواز ابھری۔۔اور تایا ابو اسے اندر آنے کا کہتے ہوئے چلے گئے--

وہ پھر وہیں بیٹھ چکی تھی۔۔اس نے ٹیبل پر پڑا ہوا موبائل اٹھا کر دیکھا۔۔شام کے ساڑھے چھ بج چکے تھے۔۔اور سردیوں میں تو اس وقت ہی اتنا اندھیرا چھا جاتا تھا کہ لگتا تھا جیسے نو دس بج چکے ہوں۔۔

کچھ سیکنڈز بعد اسکے موبائل پر بیل ہوئی-- حرم نے نمبر دیکھا-۔اور پھر حیران ہوئی-- اب وہ اس نمبر کو پہچاننے لگی تھی-۔کچھ سوچتے ہوئے آخر اس نے کال اٹینڈ کی-۔

ہیلو اسلام علیکم-۔۔ کیسی ہیں آپ-۔۔۔؟؟ وہی دلکش سی آواز-۔

وعلیکم اسلام-۔جی کیوں فون کیا ہے آپ نے-۔؟؟

کمال ہے-۔۔آپ اب بھی پوچھ رہی ہیں کہ کیوں فون کیا ہے میں نے-۔؟؟ اچھا یہ بتائیں میرے فیملی والے آپکے گھر پر موجود ہیں نا اس وقت-۔۔؟؟ فرہاد آغا پوچھ رہا تھا-۔

جی۔۔ہیں۔۔اگر آپ نے ان سے بات کرنی ہے تو پلیز انہیں کال کریں۔۔ مجھ سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔۔وہ سرد سے لہجے میں بولی۔۔

آپ نے ہی تو کہا تھا کہ بات کرنے کیلیئے کسی ریلیشن شپ کا ہونا لازمی ہے۔۔بنالیا میں نے ریلیشن اب تو آپ بات کرسکتی ہیں نا۔۔۔؟؟فرہاد نے کہا۔۔

اور حرم کا دماغ اسکی یہ بات سن کر بھک سے اڑ گیا۔۔اس شخص کو ڈاکٹر کس نے بنایا ہے۔۔۔؟؟ اسے تو خود ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔۔ریلیشن کسی اور سے بنارہا ہے اور بات مجھ سے کرنی ہے۔۔حد ہے ویسے۔۔حرم کو خوب غصہ آیا۔۔۔

تو مسٹر فرہاد آغا۔۔۔جس سے ریلیشن بنارہے ہیں اس سے بات کریں نا۔۔میرا دماغ کیوں خراب کررہے ہیں۔۔حرم نے غصے سے کہا۔۔

اتنے سخت الفاظ۔۔ فرہاد حیران ہوا۔۔

بات تو اسی سے کر رہا ہوں۔۔ جس سے رشتہ بنانے جا رہا ہوں۔۔ لیکن لگتا ہے اسے میرا بات کرنا پسند نہیں۔۔ فرہاد نے جواب دیا۔۔

جی نہیں۔۔ آپکو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے--- میں وہ نہیں ہوں جسے آپ سمجھ رہے ہیں۔۔ اور برائے مہربانی نیکسٹ ٹائم مجھے نہیں شہرین کو کال کیجی ئے گ ا۔۔ حرم نے کہتے ہوئے ک ال کاٹ دی۔۔ اور فون ایک بار پھر بند کر دیا۔

۔ ٹھنڈ تھی کے بڑھتی جا رہی تھی۔۔ اس نے شال کو اچھی طرح سے اپنے ارد گرد لپیٹا اور ایک بار پھر کرسی سے ٹیک لگا لیا۔۔ کیوں کرتا ہے یہ شخص مجھے کال۔۔ آخر اس کو پرابلم کیا ہے۔۔ شاید اسے پتا نہیں کہ اسے دیکھ کر مجھے میری محرومیوں کا اور زیادہ احساس ہوتا ہے۔۔۔ وہ سوچ رہی تھی۔۔۔

سب اپنی باتوں میں مگن تھے عالیہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کرے۔۔ شہرین کو وہ جج کر چکی تھی۔۔ پتا نہیں اس میں اتنا ہی غرور تھا یا وہ اب اترا رہی تھی۔۔ عالیہ کو سمجھ نہیں آئی-- لیکن ایک بات وہ سمجھ چکی تھی کہ پچھلی بار کی طرح اب کی بار بھی شہرین ویسی لڑکی نہیں ہے جسے وہ اپنی بیسٹ فرینڈ بنا سکے۔۔ اسے فرہاد کیلی ئے نتاشہ بھابھی جیسی گھلنے ملنے والی اور سب سے پیار کرنے والی لڑکی چاہی ئے تھی۔۔ جسے وہ بھابھی کم اپنی بیسٹ فرینڈ زیادہ بنا سکے۔۔ جو خوشی اس کے چہرت پر یہاں آنے سے پہلے تھی شہرین کو دیکھ کر اب وہ مدھم پڑھ گ ئی تھی۔۔۔

مجھے فرہاد بھائی ک وکال کرنی چاہی ئے-- لیکن اندر نیٹ ورک پر ابلم تھی۔۔ وہ ایکسیوز کرتی ہوئی اٹھ کر باہر آگ ئی--

لاؤنج سے گزرتے ہوئے وہ باہر لان میں آگ ئی-- اس نے فرہاد کا نمبر ملایا لیکن کال ریسیو نہیں کی گ ئی-- شاید بزی ہو۔۔اچانک اسکی نظر لان کے بیچوں بیچ ایک کرسی پر بیٹھے وجود پر پڑی تھی۔۔

لان کے پودوں پر لائٹ نگ کی گ ئی تھی جس سے لان کا منظر بہت دلکش لگ رہا تھا۔۔

ایسے میں لان کے بیچوں بیچ کرسی سے ٹیک لگائے-- آنکھ بند کی ئے-- سیاہ شال کو اپنے گرد لپیٹے۔۔وہ کتنے سکون سے بیٹھی تھی۔۔۔گارڈن میں لگی لائٹ س کی دودھیا روشنی اس چہرے کو اور بھی معصوم بنا رہی تھی۔۔بالوں کی ایک لٹ جانے کیسے سر پر اچھی طرح سے لپٹے سٹالر سے باہر نکل آئی تھی اور اب ہوا کے چلنے کے باعث چہرے کو چھو رہی تھی۔۔عالیہ نے غور سے دیکھا تھا اسے۔۔

اور اسے حرم پر کسی معصوم پری کا گمان ہوا۔۔ سفید سفید دھند اسکے چاروں طرف پھیلی تھی۔۔

کیا یہ کوئی پ ری زاد ہے۔۔وہ سوچ رہی تھی۔۔ نہیں یہ کوئی سوئی ہوئی شہزادی ہے۔۔

ایسی شہزادی جو سو سالوں سے سوئی ہوئی ہے--- اس انتظار میں کہ کب کوئی شہزادہ آئے

اور اسے ہاتھ لگا کر پھر سے زندہ کر دے۔۔

ایک دم سے تیز ہوا چلی تھی۔۔اور حرم کی شال ایک طرف سے ہوا میں اڑ گ ئی--

wonderful... How cute...

عالیہ نے اپنی زندگی اس سے زیادہ طلسماتی منظر نہیں دیکھا تھا۔۔

کیا یہ کہیں کوئی چڑیل تو نہیں جو اتنی رات کو اکیلے یہاں بیٹھی ہے۔۔ پھر اسے خود ہی اپنی سوچ پر ہنسی آگئی۔۔ مجھے اسے بات کرنی چاہئے۔۔

ہیلو۔۔ وہ حرم کے پاس جا کر بولی تھی۔۔

اور حرم نے ایک دم آنکھیں کھول دی تھیں۔۔ سامنے نیلی آنکھوں والی ایک لڑکی پوری دلچسپی کے ساتھ اسے دیکھ رہی تھی۔۔ حرم کو آنکھیں کھولتے دیکھ کر وہ مسکرائی تھی۔۔ ہاں۔۔ وہی مسکراہٹ۔۔ وہ پہلے بھی دیکھ چکی تھی۔۔ حرم کو ایک پل لگا تھا سمجھنے میں کہ وہ کون ہے۔۔

کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں۔۔ عالیہ اب پوچھ رہی تھی۔۔

اووو شور۔۔ بیٹھ جائیں۔۔ اس میں پوچھنے والی کونسی بات ہے۔۔ حرم مسکرائی۔۔ اور اسکی مسکراہٹ کے ساتھ اسکے نچلے ہونٹ کی نیچے دائیں سائیڈ پر موجود تل مزید گہرا ہوا۔۔ کتنا

دلکش منظر تھا۔۔ کسی کی مسکراہٹ اتنی پیاری کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔عالیہ نے حیران ہوتے ہوئے سوچا۔۔

آپ ہیں کون۔۔۔؟؟ آنٹی بتا رہی تھی کہ انکی دو ہی بیٹیاں ہیں۔۔عالیہ نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔۔

وہ ایکچوئی لی یہ میرے تایا ابو کا گھر ہے۔۔ شہرین اور ثانی آپی میری کزنز ہیں۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔

اووا چھا اسکا مطلب آپ بھی اپنی ہی ہیں۔۔ مجھے بہت اچھا لگا آپ سے مل کر۔۔ایک مزے کی بات بتاؤں-- عالیہ نے کہا۔۔

جی۔۔ حرم نے متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے میں نے آپکو دیکھا تو یقین نہیں آیا۔۔

حرم نے نا سمجھی کے عالم میں عالیہ کی طرف دیکھا۔۔

پہلے مجھے لگا کوئی پ ری ہے۔۔ پھر لگا شاید کوئی چڑ ی ل ہو۔۔ جو اس وقت اتنا پیار ا روپ لے کر یہاں بیٹھی ہے۔۔

ہاہاہا۔۔۔ حرم کو اسکی بات سن کر ہنسی آگ ئی--

سیر یسلی۔۔ پھر مجھے فیل ہوا کہ آپ وہ سو سال سے سوئی ہوئیں شہزادی ہیں۔۔ جو جادو کے اثر سے سو جاتی ہے اور اب شہزادے کے انتظار میں ہے۔۔

ہاہاہا۔۔اور حرم بس اسکی باتیں سن کر ہنستی جا رہی ہے۔۔بہت دلچسپ باتیں کرتی ہو آپ۔۔ حرم نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

شاید کچھ دیر پہلے وہ روئی ہو۔۔کیونکہ تھوڑی سی سرخ آنکھوں پر لمبی گھنی بھیگی پلیکیں جھک اور اٹھ رہی تھیں۔۔اوران پلکوں پر موجود ننھے آنسو کے قطرے دودھیا روشنی میں کسی موتیوں کی طرح چمک رہے تھے۔۔ حرم نے ہاتھ سے اچھی طرح آنکھوں کو رگڑا۔۔

کیا ہوا آپکی آنکھیں ریڈ۔۔عالیہ نے بات درمیاں میں چھوڑ دی

--

وہ مجھے فلو ہو گیا ہے ٹھنڈ کی وجہ سے۔۔ حرم نے بات بنائی--

اور آپ پھر بھی اتنی ٹھنڈ میں بیٹھی ہیں۔۔

ایسے ہی دل کر رہا تھا۔۔ حرم اسکی بات پر مسکرا دی۔۔

کیا آپکو کسی نے بتایا ہے کہ آپکی ہنسی بہت خوبصورت ہے۔۔ایک لڑکی دوسری لڑکی کی اسطرح کھلے دل سے تعریف بہت کم کرتی ہے۔۔

اور آپکو کسی نے بتایا ہے کہ آپکی آنکھوں کی طرح آپکی باتیں بھی بہت پیاری ہیں۔۔ حرم نے اسکی نیلی آنکھوں کی طرف اشارہ کیا۔۔

وہ دونوں بہت ہی معصوم اور صاف دل کی مالک تھیں تبھی ایک دوسرے کی اچھائی کا اعتراف کیا تھا۔۔

جی مجھے پورا آئڈیا ہے۔۔ میری باتیں بہت اچھی ہیں۔۔ انفیکٹ میں کچھ زیادہ بولتی ہوں ایسا فرہاد بھائی کہتے ہیں۔۔

ویسے کیا آپ نے فرہاد بھائی کو دیکھا ہے۔۔۔؟؟ عالیہ نے پوچھا۔۔

جی۔۔۔ دیکھا ہے۔۔ حرم نے کہا۔۔

سچی۔۔ لیکن کہاں۔۔؟؟

ڈاکٹر سمیع کے ہاسپٹل میں۔۔ حرم نے بتایا۔۔

میں حیران ہوں انہوں نے پھر بھی شہرین کو پسند کر لیا۔۔ عالیہ ہلکا سا بڑ بڑائی--

تم دونوں یہاں بیٹھی ہو میں کب سے ڈھونڈ رہی ہوں۔۔ آجاؤ کھانا کھالو۔۔۔ثانی آپی نے دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ویسے ثانی آپی آپ نے اس اینجل سے مجھے پہلے کیوں نہیں ملوایا۔۔ عالیہ مے شکوہ کیا۔۔

ارے خود ی تو اینجل بول رہی ہو۔۔اب اینجل اتنی جلدی سب سے کب ملتی ہے۔۔ثانی آپی نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔

آپی۔۔۔ حرم جھینپ گ ئی تھی انکی باتیں سن کر۔۔

بالکل ٹھیک کہہ رہیں ہیں آپ۔۔ عالیہ نے کہا۔۔

ویسے آپ نے ابھی تک اپنا نام نہیں بتایا۔۔ اب وہ حرم کی طرف متوجہ ہوئی--

آپ نے پوچھا ہی نہیں۔۔ ویسے میرا نام حرم نور ہے۔۔ حرم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اوووواؤ-- اوسم نیم۔۔ تبھی میں کہوں کوئی آپ جیسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔ تو یہ اتنے گریس فل نام کا اثر ہے۔۔ جو آپ اتنی گریس فل ہیں۔۔۔

By the way i am Aliya Aagha...

عالیہ نے ہاتھ آگے بڑھایا۔۔ جسے حرم نے شیک کیا۔۔

تواب سے ہم فرینڈز ہیں۔۔ عالیہ نے پوچھا تھا بتایا حرم کو سمجھ نہیں آئی--

جی بالکل۔۔۔ اب چلیں اندر۔۔ حرم نے کہا اور پھر وہ دونوں اندر کی طرف بڑھ گئیں--

❤❤❤❤❤

وہ سب واپس آ چکے تھے۔۔ اور اس وقت ڈاکٹر سمیع کے گھر پر تھے۔۔ صبح انہوں نے واپس اسلام آباد چلے جانا تھا۔۔ لڑکی وہ پسند کر چکے اب بس تائی اور تایا آفاق نے اسلام آباد جانا تھا فرہاد کو دیکھنے۔۔ ویسے بھی تایا آفاق کی خوش قسمتی تھی کہ اتنے بڑے گھر سے اسکی بیٹی کے لیے رشتہ آیا تھا۔۔ انہوں نے خود نیا نیا بزنس سٹارٹ کیا تھا جبکہ فرہاد کی فیملی کا بزنس میں ایک نام تھا۔۔ وہ کبھی بھی انکار نہیں کرنے والے تھے۔۔

عالیہ جب سے واپس آئی تھی اس کے لبوں پر ایک ہی نام تھا۔۔ حرم نور۔۔۔

ناجانے فرہاد بھائی کو شہرین میں کیا نظر آیا۔۔ کاش انہوں نے حرم کو دیکھا ہوتا۔۔۔

پسند تو حرم نتاشہ اور فاریہ بھابھی کو بھی بہت آگئی تھی لیکن مسئلہ فرہاد کی پسند کا تھا۔۔ وہ معصوم سی لڑکی سیدھا دل میں اتری تھی۔۔

بھابھی آپ نے دیکھا نہیں شاید حرم جب مسکراتی ہے تو اتنی پیاری لگتی ہے۔۔ اور۔۔۔

ارے عالیہ۔۔۔ بس کرو۔۔ لگتا ہے تم اس پر عاشق ہو گئی ہو۔۔ فاریہ بھابھی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

قسم سے بھابھی میں لڑکا ہوتی نا تو آج اس سے انکاح کر کے ہی آتی ۔۔ عالیہ نے کہا ۔۔ اور اسکی بات پر سب نے قہقہہ لگایا تھا ۔۔

ویسے میں اسکا نمبر لے کر آئی ہوں ۔۔ کچھ دیر بعد بات کروں گی ۔۔ مجھے جیسی بیسٹ فرینڈ چاہیئے وہ ویسی ہی ہے ۔۔ عالیہ بتا رہی تھی جبکہ نتاشہ اور فاریہ بابھی اسکی باتوں پر مسکرا رہی تھیں ۔۔

ایک منٹ ۔۔ فرہاد بھائی کو کال کر کے بتاتی ہوں ۔۔ عالیہ نے کہا اور وہاں سے اٹھ کر چلی گئی ۔۔

اس نے فرہاد کا نمبر ملایا تھا ۔۔ پہلی بیل پر ہی کال ریسیو کر لی گئی تھی ۔۔

مبارک ہو بھائی آپکا کام ہو گیا ۔۔ عالیہ نے بتایا ۔۔

اچھا۔۔۔ تھینک گاڈ۔۔ فرہاد کی اٹکی ہوئی سانس بحال ہوئی تھی۔۔انہوں نے کوئی بات تو نہیں کی۔۔؟؟ فرہاد نے پوچھا۔۔

نہیں۔۔ایک دو دن تک وہ اسلام آباد آئیں گے-- عالیہ بتا رہی تھی۔۔

ویسے ایک بات کہوں بھائی--

جی۔۔۔ فرہاد نے کہا۔۔

آپکو کیا نظر آیا تھا اس لڑکی میں۔۔آئی مین۔۔عالیہ نے بات ادھوری چھوڑ دی۔۔

ہمممم۔۔۔میں خود نہیں جانتا۔۔فرہاد نے جواب دیا۔۔

بھائی آپ حرم کو جانتے ہیں۔۔۔کیا آپ اس سے ملے ہیں۔۔وہ بتا رہی تھی کہ اس نے آپکو سمیع بھائی کے ہاسپٹل میں دیکھا تھا۔۔

She is awesome..

کاش بھائی آپ پہلے حرم سے نلے ہوتے تو آج ہم۔۔اس نے بات پھر ادھوری چھوڑ دی۔۔

اور فرہاد کو لگ رہا تھا کہ سب پاگل ہو چکے ہیں۔۔ کبھی عالیہ پوچھ رہی ہے کہ مجھے حرم میں کیا نظر آیا اور کبھی کہہ رہی ہے کہ شی از اوسم۔۔۔

اور وہ حرم۔۔۔وہ اتنا روڈ کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔وہ کہہ رہی تھی کہ جس سے ریلیشن بنا رہے ہو اس سے بات کرو۔۔میں وہ نہیں ہوں۔۔فرہاد سوچ رہا تھا۔۔

لگتا ہے آج زیادہ بزی ہونے کی وجہ سے میرا دماغ کام نہیں کر رہا۔۔مجھے آرام کرنا چاہیے--

فرہاد نے سوچا اور کچھ کہے بنا فون کاٹ دیا۔۔

♥♥♥♥♥

کوئی دیوار ہے نا در سائیں--"

ہم فقیروں کا کیا ہے گھر سائیں---

آبلے پڑھ گئے ہیں پیروں میں۔۔

ختم ہوتا نہیں سفر سائیں--

کون رہتا ہے اس خرابے میں--

ڈھونڈتی ہے کسے نظر سائیں--

اک قیامت گزر گ ئی مجھ پر--

اور مجھ کو نہیں خبر سائیں--

اک بھٹکے ہوئے مسافر کو--

" اور رہنا ہے دربدر سائیں--

حرم نے ڈائری بند کی اور اسے اٹھا کر الماری میں رکھ دیا۔۔ وہ عالیہ لوگوں کے جانے کے بعد فوراً واپس آچکی تھی کیونکہ وہ نادر کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔ پورے ایک گھنٹے تک اسے امی اور آنٹی نے اپنے پاس بٹھا کر رکھا تھا۔۔ ساری ڈیٹیل لے کر پھر جان چھوڑی تھی۔۔

عشا کی نماز کے بعد وہ اپنی ڈائری لکھنے بیٹھ گ ئی تھی۔۔ ایک دو پوائنٹ ری لکھنے کے بعد ڈائری بھی واپس رکھ دی کسی چیز میں بھی دل نہیں لگ رہا۔۔ اسے پہلی بار اپنی زندگی میں کسی پر رشک آیا تھا اور وہ تھی شہرین۔۔ کچھ لوگ بنا کچھ مانگے ہی اتنا کچھ پا لیتے ہیں۔۔ اور ایک ہم جیسے ہیں۔۔ جنکا سفر ہی ختم نہیں ہوتا۔۔

آخر مجھے اتنی بے چینی کیوں ہو رہی ہے۔۔؟؟

شزا، ثناء اور حور عین تینوں ٹی وی روم میں تھیں۔۔ یہ شہرین کی قسمت تھی جو اسے اتنا اچھا انسان ملنے جا رہا ہے۔۔ حالانکہ وہ شہرین کی باتیں سن چکی تھی جو وہ فون پر کسی سے کر رہی تھی۔۔

آفاق تایا کے گھر جب وہ باہر گارڈن میں جا رہی تھی تب اس بے شہرین کو کسی سے فون پر بات کرتے سنا تھا۔۔

میں تم سے شادی نہیں کر سکتی۔۔ شہرین کسی سے کہہ رہی تھی۔۔

تم پاگلوں والی باتیں مت کرو شرجیل۔۔ میں نے کہا نا میرا رشتہ ہو چکا ہے اب۔۔ میں تم سے شادی نہیں کر سکتی۔۔اب شہرین کو غصہ آیا تھا۔۔

اگر تم ایسا کچھ کرو گے تو نقصان تمہارا ہی ہو گا۔۔ شہرین نے فون پر دوسری جانب موجود شخص کی بات سننے کے بعد کہا تھا۔۔

تو مر جاؤ-- بس آج کے بعد مجھے کال یا میسج مت کرنا۔۔وہ پھر کچھ کہہ رہا تھا۔۔شاید اس نے مرنے کی بات کی تھی۔۔اور پھر شہرین نے یہ کہتے ہوئے کال کاٹ دی۔۔

یہ باتیں سن کر حرم سکتے میں آگ ئی تھی۔۔اگر وہ کسی اور کو چاہتی تھی پہلے تو پھر ایک شخص کی صرف تصویر دیکھنے کے بعد اسکی سمارٹنس پر مر کر کسی اور کا دل بری طرح سے ٹوڑ رہی تھی۔۔ خیر مجھے کیا وہ سوچوں سے باہر نکل آئی--

وہ تھک چکی تھی لیکن سویا نہیں جا رہا تھا۔۔ موبائل اس نے خود آف کیا ہوا تھا۔۔ کیا کروں میں۔۔؟؟؟ کس سے شئ ئر کروں اپنی فیلنگز کو۔۔۔؟؟

اور کتنے ازیت ناک پل ہوتے ہیں نا جب آپکو کسی ایسے انسان کی ضرورت ہوتی ہے جسے آپ سب کچھ کہہ سکیں لیکن افسوس آپکے پاس ایسا کوئی بھی نہیں ہوتا۔۔ تنہائی بھی ایک سزا ہے ایک ازیت ہے۔۔ کچھ لوگوں کو یہ سزا دی جاتی ہے اور کچھ لوگ خود اس سزا کو اپنے لی ئے چنتے ہیں۔۔

شاید یہ میری کوئی آزمائش ہو حرم سوچ رہی تھی۔۔ مجھ صبر کرنا چاہیئے-- اور

#قرآن_پاک میں اللہ پاک فرماتے ہیں۔۔

"اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔۔۔"

پھر اسکی نظر سامنے شیلف پر رکھی تفسیر و قرآن کی کتاب پر پڑی۔۔ حرم نے آگے بڑھ کر اسے اٹھا

یا۔۔

جو صفحہ اس نے کھولا اس پر لکھا تھا۔۔۔

"اور ہم ضرور آزمائیں گے تم کو تھوڑے سے ڈر سے اور بھوک اور مالوں، جانوں اور پھلوں

کے نقصان سے۔۔اور خوشخبری دے دیجیئے ان صبر والوں کو کہ جب انہیں کوئی مصیبت

'' پہنچتی تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔۔۔

البقرہ155۔156

اور حرم کے اندر تک سکون اتر گیا۔۔اب اسے سمجھ آگ ئی تھی کہ یہ اسکی آزمائش ہے اسے بس صبر کرنا ہے۔۔اب وہ آرام سے سو سکتی تھی۔۔چناچہ سونے کیلی ۓ لیٹ گ ئی--- دھند میں لپٹی ایک اور رات آہستہ آہستہ گزر رہی تھی۔۔۔

♥♥♥♥♥

میں نے سنا آج شہرین کو دیکھنے والے آئے تھے۔۔حورعین اسد سے چیٹنگ میں مصروف تھی جب اسد نے پوچھا۔۔

جی۔۔۔اور لڑکا کمال ہے۔۔حورعین نے کہا۔۔

حرم نے دیکھا ہوا ہے اس لڑکے کو۔۔اور وہ کہہ رہی تھی کہ شہرین بہت خوش قسمت ہے جسے وہ شخص مل رہا ہے۔۔حور عین بتا رہی تھی۔۔

اور مجھے لگتا ہے کہ نادر بھائی سب سے خوش قسمت ہے جسے حرم ملے گی۔۔ سیریسلی یار۔۔نادر بھائی اس قابل نہیں کہ انہیں حرم ملے۔۔۔

Haram is a gorgious Girl... innocent and sweet..

اسد کہہ رہا تھا۔۔انفیکٹ تعریف کر رہا تھا۔۔

بس بس۔۔۔مجھے لگتا ہے کچھ زیادہ ہی تعریف ہو گ ئی ہے-- حور عین نے کہا۔۔شاید اسے اسد کے منہ سے حرم کی تعریف اچھی نہیں لگی تھی۔۔

اور ویسے بھی اگر حرم کی شادی نادر بھائی سے ہو جاتی ہے تو ہمارے لیے بھی آسانی ہو گی۔۔شاید تائی امی مان جائیں-- حور عین نے امید سے کہا۔۔

سچ کہا تھا کسی نے کہ محبت بہت خود غرض ہوتی ہے۔۔کل تک جس حور عین کو نادر پسند نہیں تھا۔۔جو کہتی تھی کہ حرم کی شادی نادر سے کبھی بھی نہیں کرنی۔۔آج اسے اسی نادر میں کوئی برائی نظر نہیں آرہی تھی۔۔صرف اس لیے کہ حرم کے بدلے میں اسد اسے ملنے والا تھا۔۔ واہ ری خود غرض محبت۔۔۔

ارے ماما نا بھی مانی تو اسد کو اپنی بات منوانی آتی ہے۔۔جانِ اسد پریشان مت ہوا کرو۔۔اسد تمہارا ہے بس۔۔اور مجھے لگتا ہے کہ سب سے زیادہ خوش نصیب ہم دونوں ہیں۔۔۔جو ایک دوسرے کو اتنا چاہتے بھی ہیں اور دوسرے کو ہمیشہ کیلیے اپنائیں گے بھی۔۔اسد کہہ رہا تھا اور حور عین کو لگ رہا تھا کہ ایک امرت سا اسکے کانوں میں گھل رہا ہے۔۔

"فضا میں خوشبو کا۔۔

کوئی ایک رقص جاگا ہے۔۔

سنہری تتلیاں پھر سے گلابوں

کے لبوں کو چھو کر آئیں ہیں--

دھند میں لپٹا چاند۔۔

زرا سا گنگناتا ہے۔۔

کوئی روشن ستارہ۔۔۔

آسمان پر مسکراتا ہے۔۔

سمندر گیت گاتا ہے۔۔

کمال عہد مستی میں۔۔۔

جہاں پر موسمِ جاں بھی۔۔

بہت حیران لگتا ہے۔۔۔

کوئی چہرہ میرے دل کے بدن سے آن لگتا ہے۔۔

یہی چپکے سے کہتا ہے۔۔۔

مجھے تم سے محبت ہے۔۔

مجھے تم سے محبت ہے۔۔

♥♥♥♥

فرہاد آغا سارا دن ہاسپٹل میں مصروف رہا تھا۔۔ایمر جنسی کیسز کی وجہ سے اسے ٹائم ہی نہیں ملا کہ وہ دوبارہ حرم کو کال کر سکے۔۔ایک طرف وہ ریلیکس بھی تھا کہ سب ٹھیک ہو رہا ہے۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ لیکن شاید اسے پتا نہیں تھا کہ کیا ہو چکا تھا۔۔

رات گیارہ بجے اب وہ گھر جا رہا تھا۔۔سب واپس آ چکے ہونگے۔۔کیا مجھے حرم کو کال کرنی چاہیئے۔۔۔ آخر وہ اتنا روڈ کیوں تھی۔۔۔ ؟؟ کیا وہ خوش نہیں ہے۔۔ ایسے بہت سے سوال اسکے زہن میں تھے۔۔ لیکن عالیہ تو بتا رہی تھی کہ وہ بہت خوش ہے۔۔ پھر اس نے مجھ سے اتنے غصے میں بات کیوں کی۔۔ ؟؟ وہ جتنا سوچ رہا تھا اتنا ہی اسکا مائنڈ الجھ رہا تھا۔۔ 24 گھنٹوں میں سے اسے بس یہ آدھے گھنٹے کا ٹائم ملتا تھا وہ بھی ڈرائیونگ کے دوران جب وہ کچھ سوچ پاتا تھا۔۔ورنہ ہاسپٹل میں تو اسے کھانا کھانے کا ٹائم بھی مشکل سے ملتا تھا۔۔اور اسی ٹائم میں ڈاکٹر منیشا سامنے آ کر اسکا موڈ خراب کر دیتی تھی۔۔

نہیں مجھے اسے کال نہیں کرنی چاہیۓ۔۔ شاید وہ مجھے بھی باقی لڑکوں کی طرح سمجھ رہی ہے۔۔ یا شاید اسے اس طرح سے بات کرنا نہیں پسند۔۔ انہی سوچوں میں وہ گھر پہنچ چکا تھا۔۔

جب وہ لاؤنج میں آیا تو سبھی وہاں بیٹھے ہوۓ تھے۔۔ اسکا خیال تھا کہ لاہور سے اسلام آباد کے سفر میں وہ تھک چکے ہونگے۔۔ شاید سبھی سو گۓ ہوں۔۔ لیکن یہاں تو میلا لگا ہوا تھا۔۔ آغا جی ، زیبا بیگم،سجاد بھائی، نتاشہ بھابھی، حمزہ، عالیہ انفیکٹ چھ سالا عاشا اور چار سالا زید بھی جاگ رہا تھا۔۔

[عاشا اور زید سجاد بھائی اور نتاشہ بھابھی کے بچے تھے۔۔]

اووچاچو آگۓ۔۔ عاشا نے سب سے پہلے فرہاد کو دیکھا تھا۔۔

اسلام علیکم۔۔وہ سب کو سلام کرتا وہیں صوفے پر بیٹھ چکا تھا۔۔

سب اسے عجیب عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔

خیریت۔۔سب ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔۔؟؟فرہاد نے پوچھا۔۔

برخودار۔۔رشتہ پکا ہوگیا ہے آپکا۔۔آغا جی نے اطلاع دی۔۔

جی جانتا ہوں میں۔۔عالیہ نے بتا دیا تھا۔۔فرہاد نے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔۔۔وہ تو بات تک نہیں سنتی۔۔کیا فائدہ خوش ہونے کا فرہاد نے سوچا۔۔

بھائی یہ دیکھیں۔۔ عالیہ نے ایک پورا فوٹو البم فرہاد کے سامنے کیا۔۔ یہ آپکی ہونے والی وائف کی پوری فیملی ہے۔۔ اب وہ تصویریں دکھا رہی تھی اور بتا رہی تھی۔۔

یہ ثانی آپی۔۔ انکو تو آپ جانتے ہی ہونگے۔۔ اور یہ ہے شہرین۔۔ آپکی ہونے والی وائف۔۔ عالیہ نے کہا لیکن فرہاد اتنا تکھا ہوا تھا کہ عالیہ کی بات پر غور ہی نہیں کیا اور نا پک پر دھیان دیا۔۔

عالیہ کچھ اور بھی بول رہی تھی۔۔ اور یہ ہے حرم۔۔۔ حرم نور۔۔ عالیہ نے ایک تصویر نکالی۔۔ حرم کے نام پر فرہاد نے عالیہ کی طرف دیکھا لیکن تب تک وہ فوٹو لے کر زیبا بیگم کی طرف جا چکی تھیں۔۔

ایک بات جو ایک انسان نے نوٹ کی تھی وہ تھا حمزہ۔۔ اس لگا تھا کہ شاید عالیہ نے غلطی سے غلط نام لے دیا ہے۔۔ شہرین نہیں حرم ہے فرہاد کی ہونے والی وائف۔۔ لیکن پھر اس نے بھی نظر انداز کر دیا۔۔

مما۔۔اسے دیکھیں۔۔ یہ ہے میری فیوچر بیسٹ فرینڈ۔۔ حرم نور۔۔عالیہ اب تصویر زیبا بیگم کو دکھا رہی تھی۔۔ مماشی از سوانو سینٹ۔۔سفید رنگ کے سکارف سے حجاب کی ئے وہ لڑکی واقعی ہی بہت معصوم اور پیاری لگ رہی تھی۔۔

ماشاالله۔۔۔زیبا بیگم نے تصویر دیکھتے ہوئے کہا۔۔

اور یہ آپکی ہونے والی بہو۔۔عالیہ نے اب شہرین کی تصویر سامنے کی۔۔

ماشاالله یہ بھی بہت پیاری ہے۔۔زیبا بیگم نے کہا تھا۔۔

ایک منٹ۔۔۔عالیہ شاید تم غلط نام لے رہی ہو۔۔حمزہ نے الجھن آمیز لہجے میں کہا۔۔

نہیں تو۔۔عالیہ نے جواب دیا۔۔

دینو بابا۔۔پلیز ایک گلاس پانی لادیں۔۔فرہاد نے اونچی آواز سے کہا تھا۔۔سارے اتنے مصروف تھے کہ کسی کو یاد ہی نہیں تھا کہ فرہاد کو پانی کا بھی پوچھنا ہے یا نہیں۔۔

اووسوری بھائی۔۔ میں لے کر آتی ہوں۔۔ لیکن تب تک دینو بابا پانی کا گلاس لے آئے تھے۔۔

شہرین بھی پیاری اور اچھی لڑکی ہے۔۔لیکن سچ مانو مجھے عالیہ اور فاریہ کو حرم بہت اچھی لگی ہے۔۔ اگر وہ انگیجیڈ نا ہوتی تو میں ضرور عبید کیلیۓ اسکا رشتہ مانگ لیتی۔۔ نتاشہ بھابھی نے اپنے چھوٹے بھائی کا زکر کیا۔۔

اور یہ ہی وہ لمحہ تھا جب پانی پیتا فرہاد چونکا تھا۔۔

یہ کیا کہہ رہی ہیں بھابھی آپ۔۔۔؟؟فرہاد کو غصہ آگیا۔۔

کیا ہوا فرہاد میں نے تو جسٹ ایک بات ہی کی ہے۔۔ویسے اسکی شہرین کے بھائی سے منگنی ہوچکی ہے۔۔ نتاشہ بابھی نے کہا۔۔

ایک منٹ۔۔ یہ شہرین کون ہے۔۔؟؟حمزہ نے پوچھا۔۔

شہرین وہی لڑکی ہے جسے فرہاد نے پسند کیا تھا اور جس کا پرپوزل لے کر ہم لاہور گۓ تھے۔۔ نتاشہ بھابھی بتا رہی تھی۔۔

اور فرہاد تو بس حیرانی سے دیکھ رہا تھا۔۔اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ نتاشہ بھابھی کیا کہہ رہی ہیں۔۔

ایک منٹ۔۔حمزہ کھڑا ہو گیا اپنی جگہ سے۔۔ یہاں ایک کنفیوژن ہے۔۔شہر ہن نہیں جس کو فرہاد نے پسند کیا ہے وہ حرم ہے۔۔حرم نور۔۔

اور آغا ہاؤس میں ایک دھماکہ ہوا۔ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ حمزہ بھائی۔۔

جی۔۔جس لڑکی کیلیۓ میں نے آپ لوگوں کو بیجھا تھا اسکا نام حرم نور ہے۔۔ فرہاد کہہ رہا تھا۔۔

جبکہ عالیہ اور نتاشہ بھابھی ہونک بنی فرہاد کو تو کبھی ایک دوسرے کو دیکھ رہیں تھیں۔۔اور یہ سچوایشن باقی سب کی سمجھ سے باہر تھی۔۔

لیکن فرہاد تم نے تو کہا تھا کہ ڈاکٹر سمیع کے بیسٹ فرینڈ وہاج کی چھوٹ سالی صاحبہ ہے وہ لڑکی۔۔ نتاشہ بھابھی نے کہا۔۔

ہاں تو وہاج بھائی کی بیگم ثانی نے خو ہی بتایا تھا کہ حرم انکی بہن ہے۔۔ جب وہ ہاسپٹل میں آئیں تھیں۔۔ فرہاد کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔ اسے شدت سے کچھ غلط ہونے کا احساس ہو رہا تھا۔۔

نہیں۔۔ بالکل بھی نہیں۔۔ حرم ثانی آپی کی سگی بہن نہیں ہے۔۔وہ انکی چچازاد بہن ہے۔۔ثانی آپی کی ایک ہی چھوٹی بہن ہے شہرین جسے ہم آپکے لیۓ پسند کر آۓ ہیں۔۔ عالیہ نے بتایا۔۔

واٹ دا ہیل۔۔ فرہاد غصے سے اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ لوگ۔۔؟؟ میں کسی شہرین کو نہیں جانتا۔۔ میں نے آپ لوگوں کو حرم کیلیۓ بیجھا تھا۔۔ فرہاد غصے سے مٹھیاں بھینچ رہا تھا۔۔

مجھے لگ رہا تھا کہ کچھ گڑ بڑ ہے۔۔ کب سے عالیہ شہرین شہرین کی ۓ جا رہی ہے۔۔ اور فرہاد تم نے نام نہیں بتایا تھا کیا۔۔ ؟؟ حمزہ پوچھ رہا تھا۔۔

بتایا تھا میں نے سمیع بھائی کو۔۔ وہ نام جانتے تھے۔۔ فرہاد نے جواب دیا۔۔

زیبا بیگم، آغا جی اور سجاد بھائی خاموش تھے کیونکہ انہیں کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا لیکن اتنا اندازہ ہو گیا تھا کہ غلط لڑکی کو پسند کر آۓ ہیں۔۔

فرہاد ریلیکس ہو جاؤ بیٹا۔۔ میں کرتی ہو سمیع سے بات۔۔

لیکن فرہاد حرم تو انگیجڈ ہے۔۔ نتاشہ بھابھی نے کہا۔۔

اسی لی ئے تو۔۔ اسے اس جہنم سے نکالنے کے لیئے۔۔ فرہاد کچھ بولتے بولتے رک گیا۔۔

میں کچھ نہیں جانتا۔۔ مجھے حرم چاہی ئے۔۔ میں کسی شہرین کو نہیں جانتا۔۔ نا مجھے اس میں کوئی انٹرسٹ ہے۔۔۔ حرم۔م۔۔۔ مجھے بس وہ چاہیئے۔۔ ہر قیمت پر۔۔ فرہاد غصے سے بولتا صوفے کو پاؤں سے ٹھوکر مارتا باہر چلا گیا۔۔

فرہادر کو۔۔ سجاد بھائی اور باقی سب اسے پکارتے رہ گئے تھے۔۔ مگر وہ نہیں رکا۔۔۔ میں دیکھتا ہوں۔۔ حمزہ کہتا ہوا فرہاد کے پیچھے گیا۔۔

اورآغاہاؤس کے باقی نفوس حیران پریشان رہ گئے تھے۔۔ زیبا بیگم کو تین سال بعد فرہاد کو ایسے ری ایکٹ کرتے دیکھا تھا۔۔ تین سال بعد انہیں فرہاد میں وہی ضدی اور جزباتی فرہاد نظر آیا تھا جو تین سال پہلے ہوا کرتا تھا۔۔ جو دنیا کو اپنی ٹھوکر پر رکھتا تھا۔۔

پھرایک ناخوشگوار حادثہ ہوا تھا جس نے فرہاد کو سر سے پاؤں تک بدل دیا تھا۔۔ اب تو وہ کسی چیز کی ضد تو کیا خواہش بھی نہیں کرتا تھا۔۔ ایک روبوٹ کی زندگی گزار رہا تھا۔۔مشکل سے ہی اسے اب کوئی لڑکی پسند آئی تھی۔۔ وہ بھی اتنی شدت سے۔۔ کہ اسکے علاوہ وہ کسی اور کا نام بھی نہیں سننا چاہ رہا تھا۔۔

فرہاد تو اپنا فیصلہ سنا کر جا چکا تھا۔۔ لیکن باقی سب کو پیچھے حیران پریشان چھوڑ گیا تھا۔۔

اب کیا ہو گا۔۔۔ نتاشہ بھابھی نے کہا۔۔

آج میں نے پرانے فرہاد کی جھلک دیکھی ہے اس میں۔۔ وہ جو چاہ رہا اگر وہ نہیں ہوا تو پورے اسلام آباد کو آگ لگا دے گا وہ۔۔ سجاد بھائی نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔

اور عالیہ وہ پہلے تو کنفیوژ تھی لیکن جب اسے سمجھ آیا کہ فرہاد کی پسند شہرین نہیں بلکہ حرم نور ہے۔۔ اسکی خوشی کی انتہا نہیں رہی تھی۔۔ حرم میری بھابھی۔۔ واؤؤؤ۔۔ وہ سوچ کر ہی مسکرا دی۔۔

جی۔۔ مجھے بھی حرم چاہیئے۔۔ عالیہ اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ہوئے بولی۔۔ مجھے شہرین اتنی اچھی نہیں لگی جتنی کی حرم۔۔ وہ تو

میں بھائی کی پسند کی وجہ سے چپ تھی۔۔ اب جب سب کلیئر ہو گیا ہے تو اس گھر میں فرہاد بھائی کی وائف کے روپ میں اگر کوئی آئے گی تو وہ حرم نور ہے۔۔ اب آپ لوگوں کو جو کرنا ہے کریں۔۔ مجھے اور بھائی کو حرم چاہیئے۔۔

عالیہ کہتی ہوئی اپنی جگہ سے اٹھی اور اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔

اور چھ سالا عاشا جسے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔ وہ ہر بات میں عالیہ کی نقل کرتی تھی۔۔

وہ منہ پھلائے کہتی ہوئی اپنے کمرے کی ""مجھے بھی حرم چاہی ئے۔۔ طرف چلی گئی۔۔

اور نتاشہ بھابھی کو اس کے اس انداز پر ہنسی آگ ئی تھی۔۔۔

لو جی۔۔ پورے آغا ہاؤس کو حرم نور چاہیئے۔۔ سجاد بھائی نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

ان سب کی نیند تو ویسے بھی اڑ چکی تھی۔۔ اور زیبا بیگم جو دیکھ چکی تھی اسکے بعد وہ نہیں چاہتی تھی کہ فرہاد کچھ غلط کرے کیونکہ آغا ہاؤس میں سب ہی فرہاد کی ضد سے واقف تھے اور ڈرتے بھی تھے۔۔

اب ہمیں ہی کچھ کرنا پڑے گا۔۔ آغا جی اب آپ بتائیں ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔۔ زیبا بیگم نے آغا جی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

سجاد مجھے زرا سمیع کا نمبر ملا کر دو۔۔ آج ہی اس مسئلے کا حل نکال لیتے ہیں۔۔ ہمیں اپنے فرہاد کی خوشی سے بڑھ کر کچھ بھی عزیز نہیں۔۔ آغا جی نے سوچتے ہوئے کہا تھا اور سجاد بھائی ڈاکٹر سمیع کا نمبر ملانے لگ گئے تھے۔۔

♥♥♥♥

فرہادر کوتو۔۔ حمزہ اسے پکارتے ہوئے اسکے پیچھے بھاگ رہا تھا۔۔ اور فرہاد نے اپنی گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اسے سٹارٹ کیا اس سے پہلےوہ گاڑی نکال کر لے جاتا حمزہ فٹافٹ دوسری طرف کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا تھا۔۔ اور فرہاد طوفان کی طرح گاڑی بھگاتا لے گیا۔۔

آدھی رات کو اسلام آباد کی دھند سے لپٹی سڑکوں پر فرہاد فل اسپیڈ سے گاڑی چلا رہا تھا۔۔ اور حمزہ کا سانس اٹک گیا تھا۔۔ اس میں اتنی ہمت بھی نہیں ہو رہی تھی کہ وہ فرہاد سے اتنا ہی کہہ سکے کہ آہستہ کرلو اسپیڈ۔۔ اتنی ریش ڈرائیونگ بہت عرصے بعد کی تھی فرہاد نے۔۔ یہ وہ اپنا غصہ نکال رہا تھا۔۔ اور حمزہ کو لگ رہا تھا کہ عافیت اسی میں ہے کہ وہ چپ کر کے بیٹھا رہے۔۔

پورے آدھا گھنٹا ریش ڈرائیونگ کے بعد فرہاد نے گاڑی ایک سنسان اور پہاڑی علاقہ کے قریب روکی تھی۔۔ وہ جلدی سے گاڑی سے باہر نکل گیا۔۔ حمزہ بھی اس کے ساتھ باہر نکلا تھا۔۔

سامنے ایک کھائی تھی۔۔ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔ اور حمزہ نے سوچا کہ اگر ایک سیکنڈ بھی لیٹ ہو جاتا فرہاد اگر بریک لگانے میں تو اس وقت گاڑی اس کھائی کے اندر پڑی ہوتی۔۔ اور وہ دونوں۔۔ اس سے آگے حمزہ نے کچھ نہیں سوچا۔۔

فرہاد اب موبائل پر کسی کا نمبر ملا رہا تھا۔۔ حمزہ جانتا تھا کہ وہ کس کا نمبر ملا رہا ہے۔۔

”تو جس سے رشتہ بنا رہے ہیں آپ اس سے بات کریں۔۔ میرا دماغ کیوں خراب کر رہے ہیں۔۔“

اس کے کانوں میں حرم کی آوازیں گونج رہی تھیں۔۔۔ وہ کال ملا رہا تھا بیل جا رہی تھی پر کوئی ریسیو نہیں کر رہا تھا۔۔

آپکے مطلوبہ نمبر سے جواب موصول نہیں ہورہا۔۔فون سے آوازابھری تھی۔۔اور پھر فرہاد نے غصے سے موبائل کوزمین پر مارا۔۔

نہیں۔۔۔وہ دونوں گھٹنے زمین پر لگا کر پوری قوت سے چلایا تھا۔۔وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے میرے ساتھ۔۔؟؟اور حرم مجھے اتنا غلط کیسے سمجھ سکتی ہے۔۔۔وہ بول رہا تھا پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے سر کو پکڑ لیا۔۔

رات کے بارہ بجے۔۔۔سنسان جگہ پر اتنی ٹھنڈ میں کوئی کسی کیلیئے اتنا نا تو پریشان ہوا ہوگا اور نا ہی تڑپا ہوگا۔۔ جتنا اس وقت فرہاد آغا تڑپ رہا تھا۔۔

فرہاد۔۔حمزہ اسکے قریب آیا تھا۔۔۔ریلیکس یار۔۔حمزہ نے اسکے کاندھے کو پکڑتے ہوئے کہا۔۔

ریلیکس۔۔؟؟ کیسے ریلیکس ہو جاؤں۔۔۔؟؟ وہ تکلیف میں ہوتی ہے تو میں " سو نہیں پاتا۔۔ وہ درد میں ہو تو میرے سوتے ہوئے آنکھ کھل جاتی ہے۔۔ وہ جب مجھے خواب میں خاموش نظر آتی ہے تو یقین کرو اسے اس حالت میں دیکھ کر میرے اندر سے کچھ ختم ہوناشروع ہو جاتا ہے۔۔۔ایسا لگتا ہے جیسے روح نکل رہی ہو میری۔۔ اور تم کہہ رہے ہو ریلیکس ہو جاؤں۔۔ ؟؟ کیسے ہو جاؤں "میں ریلیکس۔۔؟

فرہاد کی آواز بھراگئی تھی۔۔ اور حمزہ تو حیران رہ گیا تھا۔۔ یہ کونسا فرہاد تھا۔۔؟؟ یہ کس فرہاد کو روپ تھا۔۔ حمزہ کو لگا تھا کہ بات صرف پسند تک کی ہے۔۔۔ لیکن فرہاد کے اندر کیا تھا یہ کس کو پتا تھا۔۔ وہ کب اتنا سیریس کب ہوا تھا حمزہ کو پتا ہی نہیں چلا۔۔

اورابھی تو محبت کا کہیں پر زکر بھی نہیں تھا۔۔اگر محبت ہوتی تو کیا ہوتا۔۔۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا فرہاد۔۔ حمزہ کہہ رہا تھا۔۔

میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ وہ خوش رہے۔۔اسی خوشی سے میرا سکون جڑا ہے اور یہ تب ہی ہو سکتا ہے جب وہ میرے پاس ہو گی۔۔میں اسے دنیا کی ہر خوشی دونگا۔۔اسے خوش رکھ کر میں صرف اپنا سکون چاہتا ہوں۔۔"

فرہاد بتا رہا تھا۔۔

اور سچ ہی تو کہا تھا ڈاکٹر سمیع نے۔۔

"فرہا کا سکون جڑ گیا تھا حرم نور سے۔۔اور اسے اب وہ سکون حاصل کرنا تھا۔۔"

ہوائیں دم سادھے فرہاد کی باتیں سن رہی تھیں۔۔ وقت بھی شاید یہی دیکھنا چاہتا تھا۔۔ ہواؤں نے ایک بار پھر آسمان کا رخ کیا۔۔ اب کی بار وہ کچھ منانے گئیں تھیں آسمان پر۔۔

وقت مسکرایا تھا۔۔اب تقدیر چاہے یانا چاہے۔۔ حرم نور کو فرہاد آغا کی قسمت میں لکھ دیا گیا تھا۔۔ جسے اب کوئی نہیں روک سکتا تھا۔۔

♥♥♥♥♥

اور تہجد کی اذان کے ساتھ حرم کی آنکھ کھلی تھی۔۔اس نے سائیڈ ٹیبل پر رکھا ہوا موبائل اٹھا کر دیکھا تھا۔۔ اور پھر وہ فون دیکھ کر حیران رہ گئی تھی۔۔ فرہاد آغا کی ۱۱ مسڈ کالز تھیں۔۔ اللہ خیر کرے۔۔ وہ اٹھ بیٹھی۔۔ اتنی بار کال کی تھی اس نے مجھے لیکن کیوں۔۔؟؟ شاید کوئی ضروری بات ہو۔۔

شہرین کا رشتہ آیا ہے فرہاد آغا کیلیے۔۔۔ حرم کے کانوں میں ثانی آپی کی کہی گئی بات گونجی۔۔ اور پھر اس نے موبائل واپس رکھ دیا۔۔ مجھے کیا کام ہوگا اس سے۔۔ جس سے رشتہ بنا ہے اسے کیوں نہیں کرتا کال۔۔

حرم نے اذیت سے سوچا تھا۔۔ لیکن نا جانے کیوں ایک بے سکونی سی ہو رہی تھی اسے۔۔اب تہجد کے وقت اٹھ ہی گ ئی ہوں تو کیوں نا نماز پڑھ لوں۔ وہ سوچتے ہوئے بستر سے اٹھی۔۔

نماز پڑھنے کے بعد جائے نماز اٹھا کر جب وہ واپس بیڈ کی طرف آئی تو اس نے دیکھا کہ شزا جاگ رہی تھی۔۔

تم اٹھی ہوئی ہو۔۔ ؟؟ حرم نے پوچھا۔۔

ہاں وہ لائیٹ آن ہونے کی وجہ سے میری آنکھ کھل گئی۔۔ اور پھر تمہیں نماز پڑھتے دیکھا تو لائیٹ آف نہیں کی میں نے۔۔ ویسے بھی سردیوں کی راتیں اتنی لمبی ہوتی ہیں کہ نیند تہجد کے ٹائم تک پوری ہو جاتی ہے۔۔ شزا نے جواب دیا۔۔

ایک بات پوچھوں حرم۔۔۔ شزا نے حرم کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ہمم۔۔ پوچھو۔۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔

اتنی شدت سے کیا مانگتی ہو تم۔۔ غالباً اُس نے حرم کو دعا مانگتے بھی دیکھ لیا تھا۔۔

اگر بتا دیا تو کیا فائدہ۔۔ قبول کیسے ہو گی وہ دعا۔۔ حرم نے مسکرا کر کہا۔۔

پھر بھی۔۔ کچھ تو ایسا خاص ہو گا نا۔۔ شزا نے بات ادھوری چھوڑ دی۔۔

راہنما۔۔۔ راہنما چاہیئے مجھے بس وہی مانگتی ہوں۔۔ حرم نے جواب # دیا۔۔

کیا تمہیں بھی کسی کی راہنمائی کی ضروت ہے.. شزا نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا..

ہمم.. شاید مجھے سب سے زیادہ اسکی ضرورت ہے.. حرم پھر ہلکا سا مسکرائی..

وہ مسکراہٹ جس پر کوہ قاف کی ساری پریاں اپنی جادوئی چھڑی دینے پر راضی ہو جائیں جس سے وہ طلسم طاری کرتی تھیں ... کہ بدلے میں بس یہ مسکراہٹ انکی بنا دی جائے.. کیونکہ اس مسکراہٹ میں سب زیادہ طلسم تھا جو بنا کسی منتر اور جادو کے چلتا تھا...

اور کیا مانگتی ہو.. شزا کو جیسے سب کچھ جاننا تھا..

سچ بتاؤں.. حرم نے کہا..

میں بس یہ دعا کرتی ہوں کہ نادر کو میری زندگی کا حصہ نا بنایا جائے-- جس شخص سے میرا دل نہیں ملتا اس شخص سے اللہ پاک میرے جسم اور میری روح کو نا ملائے-- حرم نے جواب دیا--

اور شزا یہ تو جانتی تھی کہ وہ نادر کو پسند نہیں کرتی تھی لیکن اس حد تک ناپسند کرتی تھی یہ اسے آج پتا چلا تھا--

اللہ تمہاری دعا قبول فرمائے-- شزا نے صدق دل سے دعا کی تھی---

آمین-- حرم نے آمین کہا--

اور پھر شزا سونے کیلیے لیٹ گئی-- حرم لائیٹ آف کردو--- شزا نے کہا اور حرم نے لائیٹ آف کردی--

پھراس نے کچھ سوچتے ہوئے موبائل اٹھایا۔۔ مجھے کال کرنی چاہیئے اسے۔۔ کیا پتا کوئی بہت ضروری بات ہو۔۔ پھر اس نے نا چاہتے ہوئے بھی کال ملائی۔۔ لیکن نمبر آف تھا۔۔ حرم کو تھوڑی حیرت ہوئی تھی لیکن پھر اس نے موبائل واپس رکھ دیا۔۔۔

ظاہر سی بات ہے جب کال کرنے والا ساری رات تڑپا تھا۔۔وہ ایک منٹ نہیں سوپایا تھا پھر حرم کا اتنا پریشان ہونا تو بنتا تھانا۔۔ ۔کافی دیر جاگنے کے بعد بالآخر اسکی آنکھ لگ گئی اور وہ نیند کی وادی میں اتر گئی۔۔۔

♥♥♥♥♥

اور پھر اگلی صبح اسے جو پہلی کال آئی تھی وہ تھی ثانی آپی کی۔۔ ثانی آپی کی کال اتنی صبح صبح ۔۔۔

حرم نے سوچتے ہوئے کال ریسیو کی۔۔

حرم ایک بہت بڑی پرابلم ہوگئی ہے۔۔ ثانی آپی نے پریشانی سے کہا۔۔

کیا بات ہے آپی سب خیریت تو ہے نا۔۔ حرم نے پوچھا۔۔

وہ بات دراصل یہ ہے کہ فرہاد آغا کا رشتہ شہرین کیلئے نہیں آیا تھا۔۔ وہ سب ایک غلط فہمی کی وجہ سے سب ہوا۔۔۔

کیا کہہ رہی ہیں آپی آپ۔۔ شہرین کیلئے نہیں آیا تو پھر۔۔ حرم نے پوچھا۔۔

تمہارے لئے آیا تھا حرم۔۔۔ وہ تمہیں میری بہن سمجھ کر ہمارے گھر آئے تھے۔۔ اور ہمیں لگا شہرین کے لیئے آئے ہیں۔۔ ثانی آپی بتا

رہی تھی-- اور حرم کو لگ رہا تھا کہ اسکے ارد گرد دھماکے ہو رہے ہیں--

یہ کیسا مزاق ہے آپی۔۔۔ پلیز ایسا مزاق مت کریں۔۔ حرم نے التجا کی۔۔

نہیں میری جان یہ مزاق نہیں ہے۔۔ تم خود سوچو۔۔ فرہاد آغا شہرین کو نہیں جانتا۔۔ وہ بس تمہیں جانتا ہے۔۔ ثانی آپی بتا رہی تھی اور نا جانے کیوں حرم کے دل کی دھڑکن تیز ہو گ ئی تھی--

فرہاد آغا کا پرپوزل وہ بھی میرے لیئے-- وہ سوچ رہی تھی اور حیران ہو رہی تھی--

جس سے رشتہ بنانا جا رہا ہوں اسی سے بات کر رہا ہوں لیکن شاید اسے میرا بات کرنا پسند ”نہیں“۔۔

حرم کے زہن میں فرہاد کے کہے گ ۓ الفاظ گونج رہے تھے۔۔ اور اسے اب سب سمجھ آرہا تھا۔۔

ثانی آپی اور کچھ بھی کہہ رہی تھی مگر وہ کہاں سن رہی تھی۔۔ حرم میری چچی جان سے بات کروادو۔۔مجھے ان سب بتانا ہے۔۔ثانی آپی کہہ رہی تھی۔۔اور حرم ایک ٹرانس کی کیفیت سے باہر نکلی تھی۔۔وہ موبائل صابرہ خاتون کو دے آئی تھی۔۔

اور شہرین۔۔اسکی کیا حالت ہو گی۔۔ حرم سوچ رہی تھی اور اسکی پریشانی مزید بڑھ رہی تھی۔۔

♥♥♥♥♥

#Rome<Italy>

آنی اور زی ٹی وی لاؤنج میں بیٹھیں ٹی وی پر کوئی شو دیکھ رہی تھیں۔۔ آنی چینلز سیرچ کر رہی تھیں تبھی اچانک زی کی نظر شو کاسٹ کرتی لونا پر پڑی۔۔

آنی یہاں سٹاپ کریں۔ زی نے کہا۔۔

پرانا شو دکھایا جا رہا تھا۔۔ شو وہی تھا جو لاس ویگاس میں کاسٹ کیا گیا تھا اور جس میں زی کو

The snow Queen

کا ایوارڈ ملا تھا۔ آنی یہ پورا شو دیکھیں۔۔ زی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔ ٹی وی پر اب ریم اور زی کو دکھایا جا رہا تھا۔۔ لونا اب ریم سے کچھ پوچھ رہی تھی اور پھر اچانک کیمرے کا رخ بدلا۔۔ اور ایک شخص کی طرف ہوگیا۔۔

فیصلہ ہو چکا ہے۔۔ عمل باقی ہے۔۔ حکم ہو چکا ہے۔۔ تعمیل باقی ہے۔۔ تقدیر کے پنّوں پر وقت"
لکھا جا چکا ہے۔۔ بس ملن باقی ہے۔۔ وہ آ رہی ہے۔۔

"وہ آ رہی ہے تیری زندگی بدلنے رومان شاہ۔۔

وہ شخص کہہ کر رکا نہیں بلکہ ریسٹورنٹ سے باہر چلا گیا تھا۔۔

اور آنی تو جیسے سکتے میں آ گئی تھی۔۔ کیا الفاظ تھے وہ۔۔ آنی کو لگ رہا تھا
کہ 26 سال پہلے کا وقت اچانک ہی واپس آ گیا ہو۔۔

زی ایسا کبھی پہلے بھی ہوا ہے رومان کے ساتھ۔۔؟؟ آنی پوچھ رہی تھیں۔۔۔ اور پھر زی نے ڈیڑھ
مہینے پہلے والا واقع بھی آنی کو سنا دیا۔۔ اور آنی کے چہرے پر پریشانی پھیل گئی۔۔

آنی اپنی جگہ سے اٹھی اور اپنے کمرے میں جا کر دروازہ بند کر لیا۔۔

اب وہ کسی کا نمبر ملا رہی تھیں۔۔۔کچھ بیل جانے کے بعد کال ریسیو کی گ ئی--

ہیلو۔۔فادر۔۔آنی نے کہا۔۔

مجھے مدر مارگریٹ سے بات کرنی ہے فادر۔۔

وہ تو چرچ میں ہیں اس وقت۔۔کچھ دیر بعد کال کیجی ئے گا۔۔ فادر نے جواب دیا۔۔

اوکے۔۔مجھے بات کرنی ہے مدر مار گریٹ سے۔۔اٹس ارجنٹ۔۔آنی نے ایک دو بات اور کی پھر کال کاٹ دی۔۔اب وہ اپنے کمرے میں ٹہل رہی تھیں۔۔پریشانی انکے چہرے سے صاف ظاہر تھی۔۔

تقدیر نے رومان کیلیئے وقت کے پنّوں پر کیا لکھا تھا یہ کون جانتا تھا۔۔

نفیسہ تائی نے پورا گھر سر پر اٹھا لیا تھا جب انہیں پتا چلا تھا کہ فرہاد آغا کے گھر والوں کو شہرین نہیں بلکہ حرم پسند ہے۔۔

ارے میں نے تو پہلے ہی منع کیا تھا کہ اس منحوس لڑکی کو مت بلاؤ-- ارے انکی تو اپنی ماں کی طرح دوسروں کا گھر لوٹنے کی عادت ہے۔۔ایسے معصومیت اکا چولا چڑھا کر رکھتی ہیں کہ لوگ دیکھ کر ہی پاگل ہو جائیں-- نفیسہ تائی کا پارہ ساتویں آسمان کو چھو رہا تھا۔۔

امی اس حرم کی کوئی غلطی نہیں ہے۔۔ غلطی ہماری ہے ہم نے سمجھنے میں غلطی کر دی۔۔وہ لوگ تو حرم کیلیۓ ہی آئے تھے۔۔ثانی آپی بتا رہی تھی۔۔

ارے رہنے دو مجھے کیا گدھی سمجھا ہوا ہے۔۔؟؟جو مجھے پتا نہیں چلے گا وہ کیا کھیل کھیل کر گئ ہے-- اللہ بچائے ذرا شرم نہیں آئی اس چھٹانک بھر کی لڑکی ہو۔۔ جس لڑکے سے اسکا رشتہ طے ہے اسی کی بہن کے نصیب پر ڈاکا ڈال رہی ہے۔۔میں ایسا ہر گز نہیں ہونے دو نگی۔۔

کس رشتے کی بات کر رہی ہیں آپ امی۔۔ جس سے حرم خوش نہیں ہے۔۔نادر ہے تو میرا ہی بھائی مگر وہ کہیں سے بھی حرم کے لائق نہیں۔۔۔اور اگر آپکو رشتہ کرنا ہی تھا تو منگنی کیوں نہیں کی آپ نے ابھی تک۔۔ حرم کے بھی تو کچھ ارمان ہونگے ناا پنے سسرال کی طرف سے کیا آپ نے پورے کیۓ وہ۔۔؟؟

ثانی آپی بالکل سچ کہہ رہی تھیں۔۔

اب تم مجھے سکھاؤ گی مجھے کیا کرنا ہے کیا نہیں۔۔ منع کر دو لڑکے والوں کو۔۔انہیں بتا دو کہ حرم کی نادر کے ساتھ منگنی ہو چکی ہے۔۔نفیسہ تائی نے غصے سے کہا۔۔

اوو ہو امی آپ سمجھنے کی کوشش کریں۔۔وہاج کے بیسٹ فرینڈ ہیں ڈاکٹر سمیع۔۔وہاج کی عزت کا سوال ہے۔۔وہ لوگ بتا چکے ہیں کہ وہ حرم کیلیئے ہی آئے تھے۔۔بس زرا سی غلط فہمی کی وجہ سے یہ سب ہوا۔۔ثانی آپی نے نفیسہ تائی کو سمجھانے کی کوشش کی۔۔

ہر گز نہیں۔۔مجھے میری شہرین کی خوشی سے بڑھ کر کچھ عزیز نہیں ہے۔۔کیا بیتے گی میری بچی پر جب اسے پتا چلے گا کہ اسکی ہونے والی بھابھی اسی کے نصیب پر ڈاکا ڈال چکی ہے۔۔ارے اگر شہرین نہیں چاہیئے تو نا سہی۔۔میری بیٹی کو کیا رشتوں کی کمی ہے۔۔لیکن یاد رکھنا ثانی میں حرم کی شادی وہاں نہیں ہونے دو نگی۔۔نفیسہ تائی غصے سے کہتی ہوئیں اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف چلی گئیں۔۔

اور ثانی آپی اکیلے بیٹھی رہ گ ئی-- ابھی تو شہرین کو نہیں پتا وہ کمپیوٹر کلاسز کیلی ئے گئی ہے-- جب اسے پتا چلے گا وہ کیا ڈرامہ رچائے گی-- ثانی آپی کی پریشانی بڑھ رہی تھی-۔ان سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں-۔مجھے بابا سے بات کرنی چاہی ئے-- ہاں-۔وہ میری بات ضرور سمجھیں گے-۔میری نہیں تو وہاج کی بات ضرور مان لیں گے-۔

ثانی آپی نے سوچا اور ایک گہری سانس لی تھی-۔

♥♥♥♥

اور حرم کے گھر میں سب حیران تھے-۔شزا اور ثناء خوش ہو رہیں تھیں-۔خوشی تو حور عین کو بھی تھی لیکن وہ زیادہ حیران تھی-۔کیا واقعی حرم کے نصیب میں نادر نہیں بلکہ فرہاد آغا ہے-۔

اب میرا کیا ہو گا۔۔تائی امی کبھی بھی نہیں مانیں گی۔۔اسے پریشانی ہو رہی تھی۔۔ جبکہ حرم تو کچھ بول ہی نہیں پا رہی تھی۔۔اسکے سارے لفظ گم ہو گ ئے تھے۔۔وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ اسے خوش ہونا چاہی ئے ی ا نہیں۔۔

کیا میرا نصیب اتنا اچھا ہو سکتا ہے۔۔؟؟وہ سوچ رہی تھی۔۔کیا نادر،تائی اور شہرین ایسا ہونے دیں گے۔۔۔؟؟وہ سوچ رہی تھی لیکن کسی بھی نتیجہ پر نہیں پہنچ پا رہی تھی۔۔

ثانی بتا رہی تھی کہ لڑکا اور اسکی فیملی بہت اچھی ہے۔۔وہاج کے جاننے والے ہیں۔۔ساجدہ آنٹی کہہ رہی تھی۔۔

ہاں سنا تو میں نے بھی یہی ہے۔۔ لیکن بھائی صاحب [آفاق تایا] اور نفیسہ بھابھی کبھی بھی نہیں مانیں گے۔۔ میں کچھ بھی نہیں کر سکتی جو کرنا ہے بھائی صاحب نے ہی کرنا ہے۔۔۔ صابرہ خاتون یعنی کے حرم کی امی نے کہا تھا۔۔

تمہاری دعائیں قبول ہو چکی ہیں حرم۔۔۔ تمہیں نادر سے بچانے کیلی ئے اللہ نے ایک مسیحا بیجھ دیا ہے۔۔ شزا نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔

میرے نصیب میں کیا ہے۔۔ مجھے خود نہیں پتا۔۔ ہاں پر مجھے خوشیاں راس نہیں آتیں۔۔۔ حرم نے افسردہ سے لہجے میں کہا تھا۔۔

چلو دیکھتے ہیں تمہاری دعاؤں میں زیادو طاقت ہے یا پھر تمہارے نصیب میں۔۔ جو کہ اچھا نہیں ہے۔۔ بقول تمہارے۔۔ شزا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اور حرم نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔وہ کسی خوش فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔

لگتا ہے آج پھر بارش ہو گی۔۔ شزا نے آسمان پر چھائے بادلوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

لگ تو رہا ہے۔۔۔اب دیکھو۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔

❤❤❤❤❤

اور پھر شام کو حرم کو جو کال آئی تھی وہ شہرین کی تھی۔۔وہ اٹینڈ نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن پھر ناجانے کیوں کچھ سوچتے ہوئے اس نے کال ریسیو کی۔۔

تم اپنے آپ کو سمجھتی کیا ہو آخر۔۔۔اسے شہرین کی چھت پاڑ آواز سنائی دی تھی۔۔

کچھ بھی نہیں۔۔ حرم نے آرام سے جواب دیا۔۔

تمہیں شرم نہیں آتی حرم۔۔ میں تمہیں ایسا نہیں کرنے دونگی۔۔ شہرین غصے سے چینخ رہی تھی۔۔

میں نے ایسا کچھ نہیں کیا شہرین میڈم۔۔ ہاں البتہ اپنے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔

فرہاد آغا میرے ہیں۔۔ تم مجھ سے میرا نصیب نہیں چھین سکتی۔۔ شہرین نے کہا۔۔

کیاواقعی۔۔ لیکن میں نے کب کہا کہ وہ میرے ہیں۔۔اگروہ تمہارے ہیں تو رکھ لو اسے۔۔ کیا میں نے تم سے مانگا اسے۔۔ حرم نے ایک بار پھر آرام سے جواب دیا۔۔اور اسکی بات سن کر شہرین کو حیرت ہوئی تھی۔۔

اگر تم نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔ تو پھر انکار کر دینا اس رشتے سے۔۔اگر وہ لوگ کہیں تو۔۔ شہرین نے طنز کیا۔۔

مجھے انکار نہیں کرنا آتا شہرین۔۔اگر مجھے آتا ہوتا تو اب تک تمہارے بھائی کو کر چکی ہوتی۔۔ حرم سچ بول رہی تھی۔۔

میں نے تمہاری باتیں سننے کیلیے فون نہیں کیا۔۔ مجھے بس یہ کہنا ہے کہ مجھے فرہاد پسند آگیا ہے۔۔اور جو چیز شہرین کو پسند آجاتی ہے وہ اسکی ہو جاتی ہے۔۔اب وہ میرے ہیں۔۔ سنا تم نے فرہاد آغا میرے ہیں۔۔ میں اسے تمہارا نصیب نہیں بننے دونگی۔۔ ویسے بھی وہ اپر کلاس سے تعلق

رکھنے والا شخص ہے۔۔ وہ تم جیسی کو کبھی پسند نہیں کرے گا۔۔ شہرین نفرت سے بول رہی تھی۔۔

اور اسلام آباد کے سٹی ہاسپٹل میں بیٹھے دونوں کی باتیں سنتے فرہاد کا دل چاہا تھا کہ وہ شہرین کے منہ پر ایک تھپڑ مارے۔۔ لیکن وہ مجبور تھا بول نہیں سکتا تھا۔۔ نہیں تو حرم کو پتا چل جاتا کہ اسکا نمبر ہیک کیا گیا ہے۔۔

اور حرم کو ہنسی آگ ئی۔۔ وہ اسے کچھ بتانا چاہتی تھی لیکن پر چپ کر گ ئی۔۔

اگر فرہاد آغا تمہارے ہیں تو وہ تمہارے ہی رہیں گے۔۔ مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔ ویسے بھی میں کسی خوش فہمی میں مبتلا نہیں رہتی۔۔ ہاں اگر میری قسمت اتنی اچھی ہوئی۔۔ اور کہیں غلطی سے بھی تقدیر نے فرہاد آغا کو میری قسمت میں لکھا ہے۔۔ تو تم تو کیا۔۔ دنیا کی کوئی طاقت اسے مجھ سے چھین نہیں سکتی۔۔ حرم نے کہا تھا۔۔

آخر وہ بھی تھک گ ئی تھی۔۔۔تائی امی اور ان لوگوں کی باتیں سنتے سنتے۔۔

اور حرم کی بات سن کر فرہاد کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔وہ بس یہی چاہتا تھا کہ حرم سٹرونگ بنی رہے۔۔ان میں سے کسی کی باتوں میں بھی نا آئے-- یہی تو سننا چاہتا تھا وہ۔۔

میں ایسا ہرگز نہیں ہونے دونگی۔۔میں تمہاری جان لے لونگی حرم۔۔شہرین غصے سے پھنکاری۔۔

لیٹس سی۔۔حرم نے کہا اور فون بند کر دیا۔۔

اور شہرین غصے سے پاگل ہو رہی تھی۔۔اسکے چیخنے کی آواز پورے گھر میں سنائی دے رہی تھی۔۔ پھر اس نے کمرے میں موجود چیزوں کو اٹھا اٹھا کر پھینکنا شروع کر دیا تھا۔۔

کوئی بھی اسکے کمرے کے پاس نہیں گیا تھا۔۔سب جانتے تھے کہ جب اسکا غصہ ٹھنڈا ہو گا وہ خود ہی رک جائے گی۔۔ شہرین کو زیادہ سر پر چھڑا رکھا ہے امی نے۔۔ثانی آپی نے افسوس سے سوچا تھا۔۔

♥♥♥♥♥

وہاج بھائی اس وقت آفاق تایا کے کمرے میں تھے۔۔نفیسہ تائی بھی وہیں پر تھیں۔۔

باباجان اگر ہم یہ رشتہ کرتے ہیں تو اس سے ہمیں بہت سے فائدے ہونگے۔۔آپ نے نیا نیا بزنس شروع کیا ہے جبکہ سجاد آغا اسلام آباد کے مشہور بزنس مین ہیں۔۔اور احتشام آغا ریٹائرڈ کمشنر ہیں۔۔اگر ہم انسے رشتے داری کرتے ہیں تو ہمارا ایک نام ہو گا۔۔

ہمممم۔۔۔آفاق تایا کچھ سوچ رہے تھے۔۔وہاج بھائی کی باتیں متاثر کن تھیں۔۔

مگر میں ایسا کچھ نہیں ہونے دونگی۔۔میرے دونوں بچوں نادر اور شہرین کی زندگی خراب ہو جائے گی---

ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔ہم ان دونوں کیلیۓ بھی بہت اچھے رشتے ڈھونڈ لیں گے۔۔انشااللہ۔۔ وہاج بھائی نے امید سے کہا۔۔

اور بابا جان اگر ہم انکار کرتے ہیں تو ہمیں اسکا نقصان ہی ہو گا۔۔ فرہاد کی شادی کہیں اور ہو جائے گی۔۔ لیکن آپکو وہ سٹیٹس نہیں ملے گا۔۔ کیا فرق پڑتا ہے فرہاد آغا کی شادی حرم سے ہو یا شہرین سے۔۔ داماد تو وہ آپکے ہی کہلائیں گے نا۔۔ آخر حرم بھی تو آپکی بیٹی جیسی ہی ہے نا۔۔ وہاج بھائی نے پر امید نظروں سے آفاق تایا کی طرف دیکھا۔۔

ہمم۔۔ تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو وہاج۔۔ آفاق تایا نے کہا۔۔

لیکن۔۔ نفیسہ تائی نے کچھ کہنا چاہا تھا۔۔

لیکن اور کچھ نہیں۔۔ حرم کی شادی اسی گھر میں ہو گی۔۔ یہ میرا فیصلہ ہے۔۔ آفاق تایا نے انکی بات کاٹ دی۔۔۔

اور آپ نفیسہ بیگم اپنے دونوں بچوں کو سمجھا دینا نہیں تو ہمیں سمجھانا آتا ہے۔۔ آفاق تایا دوٹوک لہجے میں کہتے ہوئے اٹھ کر چلے گ ئے-- اور انکے پیچھے وہاج بھائی بھی۔۔بے شک آفاق تایا نے اپنا فائدہ سوچا تھا لیکن وہاج بھائی سچ میں بہت خوش تھے۔۔

اور نفیسہ تائی منہ بنا کر رہ گ ئیں تھیں۔۔

خوشخبری ہے۔۔ بابا جان مان گ ئے-- وہاج بھائی نے ثانی آپی کو بتایا۔اب وہ ڈاکٹر سمیع کا نمبر ملا رہے تھے۔۔

♥♥♥♥♥

اور پھر رات کو لاہور میں سچ میں بارش ہو رہی تھی۔۔ نبیل نے انگلش مووی لگائی ہوئی تھی سب وہی دیکھ رہے تھے۔۔ حرم بھی وہیں آبیٹھی۔۔ اپنے ذہن کو وہ شہرین کی باتوں سے نکالنا چاہتی تھی۔۔۔ اور یہ ایک اچھا طریقہ تھا۔۔

اسے تین بار فرہاد کی کال آچکی تھی۔۔ لیکن اس نے ایک بار بھی اٹینڈ نہیں کی۔۔ مجھے کوئی حق نہیں کہ میں اس سے بات کروں۔۔ حرم نے سوچا۔۔

تبھی کچھ دیر بعد شزا کمرے میں آئی-- اسکے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ تھی۔۔ وہ حرم کے پاس آئی--

مبارک ہو حرم۔۔ تم مسز آغا بننے جا رہی ہو۔۔۔ تایا ابو نے اپنا فیصلہ تمہارے حق میں سنا دیا ہے۔۔ ابھی ثانی آپی کی کال آئی تھی۔۔ شزا نے جھک کر حرم کے کان میں کہا تھا۔۔

اور حرم روبس حیران رہ گئی تھی۔۔اسے یقین نہیں آرہا تھا۔۔کیا واقعی۔۔

تمہاری دعائیں قبولیت کی سند پا چکی ہیں۔۔اب تم فرہاد آغا کی ہونے کی تیاری کرلو۔۔شزا کہہ رہی تھی۔۔۔

اور کس کو کیا پتا کس کی دعائیں قبول ہوئیں تھیں۔۔حرم کی یا پھر فرہاد کی۔۔کیونکہ حرم نے تو بس راہنما مانگا تھا۔۔جبکہ فرہاد نے اپنا سکون۔۔

اور آج کی بارش حرم کے گھر والوں خاص طور پر اسکی امی کیلیۓ بہت سی خوشیاں لائی تھی۔۔کیونکہ انکی شہزادی بیٹی کیلیۓ واقعی ہی شہزادہ بیجھا تھا رب نے۔۔

❤❤❤❤❤

وہ ایک گھنا سیاہ جنگل تھا۔۔رات کی سیاہی نے اس جنگل کو اور بھی خوفناک بنا دیا تھا۔۔ حرم چلتی جا رہی تھی۔۔اسے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔ عجیب سی آوازیں درختوں کے اوپر سے آ رہی تھیں۔۔ جیسے بہت سی بلائیں درختوں پر اڑتی پھر رہی ہوں۔۔اسکے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی لائٹ تھی۔۔ جس سے راستہ نظر آ رہا تھا۔۔

وہ چلتے چلتے بہت آگے نکل آئی تھی۔۔وہ کوئی باغ تھا۔۔ لیکن وہاں موجود ہر پھول سوکھا ہوا اور مرجھایا ہوا نظر آ رہا تھا۔۔وہاں موجود ہر چیز پر سیاہی سی چھائی تھی۔۔

یہ میں کہاں آگ ئی ہوں۔۔؟؟وہ سوچ رہی تھی۔۔۔

حرم نے دیکھا وہاں اور لوگ بھی تھے لیکن وہ ڈرے سہمے تھے۔۔ حرم کے ہاتھ میں لائیٹ دیکھ کر وہ اسکی طرف آئے تھے۔۔وہ آگ ئی ہے-- ان میں سے ایک شخص پکارا تھا۔۔

بیٹا کچھ کرو۔۔ تمہارے ہاتھ میں روشنی ہے۔۔ سب کچھ روشن کردو۔۔اس سے پہلے کے اندھیرا اور بڑھ جائے اور وہ شیطان آجائے-- ناجانے وہ آدمی کس کاز کر کر رہا تھا حرم کو سمجھ نہیں آئی-- وہ یہ سب کیسے روشن کرے۔۔؟؟

کیسے اندھیرا ختم کرے۔۔

وہ وہاں سے کچھ اور آگے بڑھ جاتی ہے۔۔ وہاں ایک بزرگ کھڑے تھے۔۔ سفید لباس میں ملبوس۔۔ حرم اسے جانتی تھی۔۔ وہ اسکے پاس جاتی ہے۔۔۔

بابا۔۔۔ آپ یہاں۔۔ حرم نے اس بزرگ کو پکارہ۔۔

نور۔۔۔ حرم نور۔۔۔ تم آگ ئی-- میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔۔ دیکھو یہاں پر کتنا اندھیرا ہے۔۔ سب روشن کردو۔۔ وہ بزرگ کہہ رہے تھے۔۔

بابا یہ کونسی جگہ ہے۔۔اور میں کیسے اندھیرا دور کروں۔۔؟؟میرے پاس تو چھوٹی سی لائیٹ ہے-- حرم نے کہا۔۔

تم نور ہو بیٹا۔۔نور یعنی روشنی۔۔ کیا تمہیں بھی کسی لائیٹ ی اکسی اور روشنی کی ضرورت ہے۔۔ یہ تم کر سکتی ہو۔۔اور تمہیں ہی کرنا ہے نور۔۔

وہ بزرگ کہتا ہوا ایک طرف کو چلا جاتا ہے۔۔ حرم پکارتی رہتی ہے لیکن وہ سنتا ہی نہیں۔۔

پھر حرم چلتے ہوئے ایک پھول کے پاس آتی ہے۔۔وہ مرجھایا ہوا ہوتا ہے۔۔۔ حرم اسے ہاتھ لگاتی ہے۔۔اور یہ کیا۔۔

وہ پھول جو مرجھایا ہوا تھا ایک دم روشن ہو جاتا ہے۔۔اور پھر وہ ایک ننھی سی پری میں بدل جاتا ہے جسکے چھوٹے چھوٹے پر ہوتے ہیں اور ان پروں سے روشنی نکل رہی ہوتی ہے۔۔وہ پری حرم کی

طرف دیکھ کر مسکراتی ہے۔۔اور پھر اڑ جاتی ہے۔۔اسکے اڑنے سے ایک دم روشنی پھیل جاتی ہے۔۔ لیکن وہ روشنی اتنی زیادہ نہیں ہوتی کہ سارا اندھیرا مٹا سکے۔۔

حرم حیران نظروں سے یہ منظر دیکھتی ہے۔۔ تبھی اچانک ہر طرف افرا تفری پھیل جاتی ہے کچھ لوگوں کی چیخنے کی آوازیں آتی ہیں۔۔وہ لوگ جنگل کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔۔

حرم نے بھی جنگل کی طرف دیکھا تھا۔۔اور اسے گہرے سیاہ رنگ کے سائے فضا میں اڑتے ہوئے نظر آئے-- وہ سائے اب باغ کی طرف آرہے تھے۔۔

کچھ کرو۔۔ تمہیں کچھ کرنا ہوگا۔۔لوگ حرم کے پاس آکر کہہ رہے تھے۔۔

نور یعنی روشنی۔۔۔وہ سوچ رہی تھی۔۔ پھر حرم نے دیکھا کہ اسکے ہونٹ کلمہ طیبہ پڑھ رہے ہیں۔۔

اور پھر اس نے اپنے آپ کو کچھ آیتیں پڑھتے ہوئے پ ایا۔۔

" "اللہ نور السموت ولارض۔۔۔

" "اور اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔۔

پھر وہ بھاگ رہی تھی اور یہ آیت پڑھ پڑھ کر ہر طرف پھونک رہی تھی۔۔اور پھر ہر پھول ایک روشن پری میں تبدیل ہو رہا تھا۔۔روشنی بڑھتی جا رہی تھی۔۔اور پھر اس نے کالے سایوں کو پیچھے ہٹتے دیکھا۔۔

اب وہ دعائے نور پڑھ رہی تھی۔۔

'' ''اللھم اعطنی نوراًہ۔۔۔

''''اے اللہ مجھے نور عطا کر

دعائے نور وہ بار بار پڑھ رہی تھی۔۔اور پھر اس نے دیکھا اس کے ارد گرد روشنی پھیل جاتی ہے ایک عجیب سا نور۔۔

حرم ہوا میں اڑتی ہے۔۔بہت تیز روشنی پھیلتی ہے اور اندھیرا ایک دم چھٹ جاتا ہے۔۔سیاہ سائے غائب ہو جاتے ہیں۔ہیں۔پورا جنگل روشن ہو جاتا ہے۔۔لوگ نیچے کھڑے اسے مسکرا کر دیکھ رہے ہوتے ہیں۔۔کچھ ہاتھ ہلا رہے ہوتے ہیں۔۔

میں نے کہا تھا نا تم کر لو گی نور۔۔۔وہ بزرگ اسے اپنے پاس فضا میں نظر آتے ہیں اور پھر غائب ہو جاتے ہیں۔۔

حرم نے آج تک اپنی زندگی میں اس سے خوبصورت منظر نہیں دیکھا تھا۔۔اس نے پھولوں کو پریوں میں بدلتے دیکھا تھا۔۔اور وہ پریاں اسکے ساتھ فضا میں اڑ رہی تھیں۔۔اور وہ بلندیوں کی طرف اڑتی جا رہی تھی۔۔

اور پھر حرم ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔۔وہ اپنے کمرے میں تھی۔۔یہ کیا تھا۔۔؟؟وہ سوچ رہی تھی کوئی خواب یا حقیقت۔۔۔مگر فیصلہ نا ہو سکا۔۔

کتنے ہی لمحے خاموشی کے نظر ہو گئے تھے۔۔ہاں وہ خواب ہی تھا۔۔کچھ دیر بعد حرم کو یقین آیا۔۔

لیکن اتنا اچھا خواب۔۔وہ ابھی تک خواب کے زیر اثر تھی۔۔وہ کونسی جگہ تھی۔۔۔؟؟اور اس خواب کا کیا مطلب ہے۔۔حرم سوچ رہی تھی۔۔

وہ بزرگ اکثر میرے خواب میں آتے ہیں۔۔میں انہیں بابا بلا رہی تھی۔۔لیکن وہ ہیں کون۔۔؟؟حرم اب بستر سے نیچے اتر آئی تھی۔۔پھر اسنے لائیٹ آن کی۔۔

بارش کی آواز آرہی تھی۔۔اسکا مطلب ابھی بھی بارش ہو رہی ہے۔۔حرم نے صحن میں کھلنے والی کھڑکی کھولی۔۔ایک ٹھنڈا ہوا کا جھونکا اسکے چہرے سے ٹکرایا تھا۔۔اور حرم کے اندر تک سکون اتر گیا۔۔واقعی ہی بارش ہو رہی تھی۔۔لیکن مدھم مدھم۔۔

ناجانے کیوں آج حرم کو بارش اچھی لگ رہی تھی۔۔وہ کتنے ہی لمحے کھڑکی میں کھڑی رہی۔۔ہوائیں اسکے چہرے کو چھو رہیں تھیں۔۔اور ایک نرم سی مسکراہٹ اسکے چہرے پر پھیلی ہوئی تھی۔۔ذہن ابھی بھی خواب میں الجھا ہوا تھا۔۔

اچانک بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر رکھے ہوئے موبائل پر بپ ہوئی تھی۔۔ حرم نے موبائل اٹھایا۔۔

پلیز ایک بار مجھ سے بات کرلیں۔۔ پلیز حرم۔۔

فرہاد آغا کا میسج تھا۔۔ رات کے ساڑھے تین بجے فرہاد آغا کا میسج۔۔ یہ شخص سویا نہیں ابھی تک۔۔ وہ حیران ہوئی۔۔

جی بولیں۔۔ حرم نے ریپلائے کی اتھا۔۔ اسکا موڈ اچھا تھا اس لیے۔۔ ی اپھر موسم اور وقت کا اثر تھا۔۔ اس لیے۔۔ لیکن وہ بات کرنے پر راضی ہو گئی تھی۔۔

فوراًہی فرہاد کی کال آگ ئی--

اسلام علیکم۔۔ حرم نے ریسیو کرنے کے بعد سلام کیا۔۔

اور فرہاد کی روح تک سکون اتر گیا تھا۔۔ یہ آواز سننے کیلی ئے وہ کتنا بے چین تھا۔۔

وعلیکم اسلام۔۔ کیسی ہیں آپ حرم۔۔۔؟؟ وہ پوچھ رہا تھا۔۔

کمال شخص تھا۔۔وہ اتنی بار بد تمیزی کر چکی تھی۔۔وہ اس سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔ لیکن اس شخص کے لہجے میں زرا فرق نہیں آیا تھا۔۔وہ اتنی ہی عزت اور احترام سے بلاتا تھا حرم کو۔۔ یہ اس بات کی گواہ تھی کہ اس شخص کی تربیت بہت اچھے اور منفرد طریقے سے کی گ ئی ہے-- اسکے بات کرنے کا انداز اسکے اعلی نسب ہونے کا ایک ثبوت تھا۔۔اور ایسا مرد بہت ہی مشکل سے

ملتا ہے۔۔ حرم کسی سے امپریس نہیں ہوتی تھی۔۔ شاید کوئی اسے امپریس کر ہی نہیں پایا تھا۔۔ لیکن وہ شخص اپنے آپ کو منوا رہا تھا۔۔

جی میں ٹھیک ہوں۔۔ آپ اس وقت تک جاگ رہے ہیں سوئے نہیں کیا۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔۔

اور فرہاد تو حیران ہی رہ گیا تھا۔۔ حرم اس سے بات کر رہی تھی۔۔۔ ایک تو یہ کمال۔۔۔ اوپر سے وہ اسکے جاگنے کی وجہ پوچھ رہی تھی۔۔ وہ حیران نا ہوتا تو کیا کرتا۔۔

نہیں میں ہاسپٹل میں ہوں۔۔ نائیٹ ڈیوٹی ہے میری۔۔ آپ میری کال ریسیو نہیں کرتی۔۔ اب تھوڑا فری تھا تو سوچا میسج کر دوں۔۔ شاید آپ میسج ہی ریڈ کر لیں۔۔ فرہاد نے جواب دیا۔۔

جی بولیں کیا بات کرنی تھی آپ نے۔۔ حرم نے پوچھا۔۔

وہ مجھے آپ سے سوری کہنا تھا۔۔وہ سب ایک غلط فہمی کی وجہ سے ہوا۔۔میں نے آپکے لی ئے ہی پ ر پوزل بیجھا تھا۔۔فرہاد بتا رہا تھا۔۔

اٹس اوکے۔۔لیکن شہرین آپکو پسند کرتی ہے۔۔آپ ایک بار پھر سوچ لیں۔۔حرم نے کہا۔۔۔

میں نے سوچ سمجھ کر ہی فیصلہ کیا ہے۔۔اور مجھے کسی شہرین میں انٹرسٹ نہیں ہے۔اب وہ یہ تو نہیں بتا سکتا تھا کہ وہ اسکی اور شہرین کی ساری باتیں سن چکا ہے۔۔

آپ مجھے بس اتنا بتا دیں۔۔آپکو کوئی اعتراض تو نہیں ہے نا۔۔؟؟

اور حرم کا دل زور سے ڈھرکا تھا۔۔کب کسی نے اس سے اسکی مرضی پوچھی تھی۔۔اور ایک یہ شخص ہے۔۔۔وہ سوچ رہی تھی۔۔

نہیں۔۔جب میری فیملی کو کوئی اعتراض نہیں تو مجھے بھی نہیں۔۔وہ مسکرائی--

اففففف۔۔اتنی خوبصورت مسکراہٹ۔۔پھولوں کا پریوں میں بدلنا تو بنتا تھا نا۔۔

اور فرہاد کو حرم نور جیسی لڑکی سے اسی جواب کی امید تھی۔۔

یہ سب اس خواب کا کمال تھا۔۔جو تھوڑی دیر پہلے تک حرم نے دیکھا تھا۔۔ایک اصلی مسکراہٹ اسکے چہرے پر موجود تھی۔۔اور اسے لگ رہا تھا یہ سب اس شخص کی بدولت ہے۔۔

ویسے آپ کیوں جاگ رہیں ہیں۔۔ فرہاد نے پوچھا۔۔

وہ میں تہجد کیلی ئے اٹھی تھی۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔اوکے میں نماز پڑھ لوں۔۔ دیر ہو رہی ہے۔۔ حرم نے کہا۔۔

اوکے۔۔اللہ حافظ۔۔ ٹیک کی ئی ر۔۔ فرہاد نے خوش دلی سے کہا تھا۔۔اور حرم نے فون بند کر دیا۔۔وہ ابھی تک اسی کھڑکی میں کھڑی تھی۔۔

اور یہ منظر اپنے کمرے کی کھڑکی سے زین (شزا کے بڑے بھائی) نے دیکھا تھا۔۔وہ حرم کو بچپن سے لائک کرتا تھا۔۔اسے پتا چل گیا تھا کہ حرم کا رشتہ ہونے جا رہا ہے۔۔وہ اسے اس وقت فون پر بات کرتے ہوئے دیکھ چکا تھا۔۔وہ جانتا تھا کہ دوسری طرف فون پر کون تھا۔۔

حرم کی مسکراہٹ اسے سب سمجھا گئی تھی۔۔ لیکن شاید اسے پتا نہیں تھا کہ وہ مسکراہٹ کس وجہ سے تھی۔۔

تو حرم تم میرا نہیں کسی اور کا نصیب ہو۔۔ شاید اس شخص کی دعاؤں میں میری دعاؤں سے زیادہ اثر تھا۔۔ جو تم اسکی ہونے جا رہی ہو۔۔ زین نے ازیت سے سوچا تھا۔۔

وہ کبھی حرم کو بتا ہی نہیں پایا کہ اسکے دل میں حرم کیلیئے کیا فیلنگز ہیں۔۔ اگر بتا بھی دیتا تو کیا ہو جاتا۔۔ حرم اس سے ناراض ہو جاتی۔۔ کبھی بات نا کرتی۔۔ کیونکہ وہ اسے بھائی کی طرح ہی ٹریٹ کرتی تھی۔۔ اب یہ تو زین کی غلطی تھی۔۔ جو اس نے ایسا سوچا۔۔

اللہ تمیں ہمیشہ خوش رکھے۔۔ زین نے آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو پیچھے دھکیلا اور کھڑکی بند کر دی۔۔

حرم وہیں کھڑی تھی۔۔وہ بارش کے قطروں میں جانے کیا تلاش کر رہی تھی۔۔

♥♥♥♥♥

فرہاد اپنے وارڈ میں سے ایک مریض کو چیک کرنے کے بعد سٹاف روم آیا تو سامنے صوفے پر حمزہ کو کانوں میں ہیڈ فون لگائے موبائل پر نظریں جمائے بیٹھے دیکھا۔۔

تم۔۔ یہاں۔۔فرہاد نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

ہائے ڈاکٹر فرہاد آغا۔۔حمزہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

تم یہاں اتنی صبح صبح کیا کر رہے ہو۔۔فرہاد نے فائل ٹیبل پر رکھتے ہوئے پوچھا۔۔

میں نے سنا ہے کہ فرہاد آغا کل صبح سے آغا ہاؤس سے غائب ہیں۔۔ حمزہ نے شرارت سے کہا۔۔

نائیٹ ڈیوٹی تھی میری۔۔ میں نے بتا دیا تھا گھر کہ میں نہیں آؤں گا۔۔ فریاد نے جواب دیا۔۔

ہاں وہی نا۔۔ میں دیکھنے آیا تھا کہ تم سچ میں مریضوں کی دیکھ بھال کر رہے ہو یا لڑکیاں تاڑ رہے ہو۔۔۔؟؟ حمزہ نے خباثت سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اتنا فضول ٹائم نہیں ہے میرے پاس۔۔ جو ایسی چیپ حرکتیں کرتا پھروں۔۔ فرہاد نے غصے سے کہا۔۔

بالکل سچ کہہ رہے ہیں یہ۔۔انکے پاس تو اتنا ٹائم بھی نہیں ہے کہ کسی کو ایک نظر دیکھ ہی لیں۔۔
ڈاکٹر منیشا ابھی ابھی اندر آئی تھی۔۔

اووو ہائے بیوٹی فل۔۔۔کیسی ہیں آپ۔۔؟؟حمزہ ڈاکٹر منیشا کو جانتا تھا۔۔تبھی بے تکلفی سے پوچھا۔۔

جنکے لیے حال بے حال ہے وہ تو پوچھتے ہی نہیں۔۔ڈاکٹر منیشا نے فرہاد کی طرف دیکھتے ہوئے شکوہ کیا۔۔اور فرہاد نے تو جیسے سنا ہی نہیں۔۔

آپکو نہیں پتا۔۔آج کل فرہاد آغا کے زہن میں بس ایک نام ہے۔۔ایک ہی زات کا خیال چھایا رہتا ہے۔۔۔حمزہ نے معنی خیز لہجے میں کہا۔۔

اچھا۔۔کون ہے وہ۔۔؟؟ڈاکٹر منیشا نے پوچھا۔۔فرہاد بس حمزہ کو گھور کر رہ گیا۔۔

وہ تو آپ خود پوچھ لیں۔۔ حمزہ نے جواب دیا۔۔

ویل اس ہاسپٹل میں کوئی حسین سی ڈاکٹر نہیں ہے کیا۔۔آپ کے علاوہ۔۔ حمزہ نے تجسس سے پوچھا۔۔

آپ نے کیا کرنا ہے۔۔؟؟ ویسے یہ بات تو طے ہے مجھ سے حسین تو نہیں ہو گی۔۔ڈاکٹر منیشا نے ایک ادائے بے نیازی سے بالوں کو جھٹکا دیا۔۔

اچھا۔۔ چلو ڈاکٹر نہیں کوئی نرس ہی۔۔ میں سوچ رہا تھا تانا بانا باندھ لوں کسی لڑکی سے۔۔ سنگل رہ رہ کر اکتا گیا ہوں۔۔ حمزہ نے معصومیت سے کہا۔۔

ہاہا۔۔ڈاکٹر منیشا کو حمزہ کی بات پر ہنسی آگ ئی--

حمزہ۔۔ فرہاد نے اسے گھورا۔۔

اچھا۔۔نرس نہیں تو کوئی مریضہ ہی سہی۔۔ لیکن ہو پیاری۔۔وہ پھر بولا۔۔

حمزہ تم نے باز آنا ہے یا نہیں۔۔ فرہاد غصے سے بولا۔۔

اچھا۔۔ نہیں۔۔۔چلے رہنے دیں۔۔ میں خود ہی ڈھونڈ لو نگا۔۔ حمزہ نے بے چار گی سے کہا۔۔

کوئی پ اگل ہی ہو گی جو تمہاری باتوں میں آئے گی-- فرہاد نے جواب دیا۔۔

کو جانتے نہیں ہیں۔۔پوری یونیورسٹی کی لڑکیاں HD ہووووو۔۔لگتا آپ حمزہ داؤد عرف کہاں ہے۔۔؟؟بس یہ آوازیں آرہی ہوتی HD میرے پیچھے پیچھے رہتی ہیں۔۔ہر طرف سے ہیں۔۔حمزہ نے شان تفاخر سے کہا۔۔

جی بالکل۔۔آپ ان پاگل لڑکیوں کے بوائے فرینڈز کے سوشل اکاؤنٹ اور نمبر جو ہیک کر کے دیتے ہیں انہیں۔۔فرہاد نے جواب دیا۔۔

آپ ہیکر ہیں۔۔؟؟اور ڈاکٹر منیشا کی حیرت سے آنکھیں پھیل گ ئی۔۔

جی بہت بڑے۔۔زرا آپ بھی بچ کر رہی ئے گاان سے۔۔فرہاد نے بتایا۔۔

واؤ ؤ ؤ۔۔ مجھے بھی ایک نمبر ہیک کروانا ہے۔۔ڈاکٹر منیشا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔

لو کر لو بات۔۔ فرہاد نے اپنا سر پکڑ لیا۔۔

بدلے میں مجھے کیا ملے گا۔۔؟؟ حمزہ نے پوچھا۔۔۔

جو آپ چاہو۔۔ لڑکیوں کی لائی ن لگوا دو نگی۔۔ ایک سے بڑھ کر ایک حسین۔۔ ڈاکٹر منیشا بتا رہی تھی۔۔

حمزہ تم یہاں سے جا رہے ہو یا نہیں۔۔ یا تمہیں اٹھا کر باہر پھینکو میں۔۔ فرہاد نے غصے سے کہا۔۔

جا رہا ہوں۔۔ میں بھی کوئی ویلا نہیں بیٹھا رہتا ہر وقت۔۔ یہ آپکے لی ئے کھانا لایا تھا۔۔ ممانی نے بھیجا تھا۔۔ اس نے سامنے پڑے ٹیفن کی طرف اشارہ کیا۔۔

ویسے بھی اتنی ٹھنڈ ہے باہر۔۔ بائیک پر آیا ہوں میں۔۔ ٹھنڈ سے برا حال ہو گیا ہے میرا۔۔
میں نے سوچا چلو کچھ دیر ہاسپٹل کے گرم کمرے میں بیٹھوں گا تو سردی اتر جائے گی۔۔ لیکن اللہ
بچائے ان ظالم لوگوں سے۔۔ حمزہ نے رونے والا منہ بنا کر کہا۔۔

وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔۔ اپنا بیگ پہنا۔۔ اور جیکٹ کو ٹھیک کیا۔۔ وہ تیار شیار نکھرہ نکھرہ سا کافی
اچھا لگ رہا تھا۔۔

جی جی جلدی جائیں۔۔ یونیورسٹی سے دیر ہو رہی ہے آپکو۔۔ لڑکیوں کی ایک لمبی لائن آپکا
انتظار کر رہی ہو گی۔۔ فرہاد نے اسکے ڈرامے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

اللہ کرے آپکی آج بھی نائیٹ شفٹ لگ جائے۔۔کھڑوس۔۔ سڑیل انسان۔۔ حمزہ نے دکھتے
دل کے ساتھ بددعا دی۔۔

فرہاد نے ہونٹوں پر آئی مسکراہٹ کو مشکل سے روکا۔۔ڈاکٹر منیشا ان دونوں کی نوک جھونک سے انجوائے کر رہیں تھیں۔۔

اور میرا کام کب تک کرو گے۔۔۔؟؟

حمزہ چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا تھا کہ اچانک اسے پیچھے سے ڈاکٹر منیشا کی آواز آئی۔۔

وہ مڑا۔۔ سوری۔۔۔ میں آپکا یہ کام نہیں کر سکتا۔۔

پر تم نے تو کہا تم لڑکیوں کی ہیلپ کرتے ہو۔۔ وہ آپ سے تم پر آ گئی تھی۔۔

جی ان لڑکیوں کی جن کے ساتھ لڑکے فلرٹ کر رہے ہوتے ہیں۔۔ جنہیں دھوکا دے رہے ہوتے ہیں۔۔ صرف ان لڑکیوں کی زندگی تباہ ہونے سے بچانے کیلیئے ایسا کرتا ہوں۔۔ حمزہ نے کہا۔۔

میری زندگی بھی داؤ پر لگی ہے۔۔ ڈاکٹر منیشا نے آس سے کہا۔۔

آپ غلط جگہ امید لگا کر بیٹھی ہیں مس منیشا۔۔۔ وہاں سے آپکو کچھ نہیں ملنا۔۔ اور ویسے بھی وہ شخص اب بکڈ ہو چکا ہے۔۔ اب آپ اسکا خیال زہن سے نکال دیں۔۔ حمزہ جانتا تھا وہ فرہاد کو پسند کرتی ہے۔۔

نہیں نکال سکتی۔۔ وہ مجھے چاہیئے بس۔۔۔ ڈاکٹر منیشا نے کہا۔۔

okay.. Then best of luck..

میں آپکے لیے اور کچھ نہیں کر سکتا۔۔ حمزہ نے کہا۔۔اور ایک بار پھر موبائل میں ہینز فریز کو لگایا۔۔ موبائل جینز کی پاکٹ میں ڈالا اور واپسی کے لیے مڑا۔۔

سوچ لو ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت لڑکی تمہارے قدموں میں ہو گی۔۔ڈاکٹر منیشا نے کہا۔۔

اور حمزہ کا کانوں میں ہینڈ فری لگاتا ہاتھ رکا۔۔ وہ رکا۔۔ مسکرایا۔۔۔ واپس پلٹا۔۔اور پھر ڈاکٹر منیشا کے عین سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔۔

کبھی یونیورسٹی آئیے گا۔۔ایک سے بڑھ کر ایک حسین لڑکی آپکو نظر آئے گی-- جو اسکے ساتھ ایک کپ کافی پی لے۔۔ ہم آغاہاؤس کے لڑکوں کا HD صرف اتنا چاہتی ہو گی کہ اپنا ایک معیار ہے۔۔ ہمارا دل ایک بار جس پر آجاتا ہے۔۔ بس پھر وہی سب کچھ بن جاتا ہے

ہمارے لی ئے-- فرہاد آغا کی طرح مجھے بھی وہ لڑکیاں بالکل نہیں پسند جو خود کی نمائش کرتی پھریں۔۔ حمزہ نے کہا۔۔ آخر کو تھا تو وہ بھی فرہاد آغا کا ہی کزن نا۔۔

ہنسنا بولنا اور مذاق کرنا میری عادت ہے۔۔ بٹ ابھی تک ایک گرل فرینڈ نہیں بنائی میں نے۔۔ جو میرے دل کو لگ جائے ایسی کوئی ابھی تک ملی نہیں۔۔ باقی مجھے فرق نہیں پڑتا کون کتنا حسین ہے کتنا نہیں۔۔ آپ اپنی حسین لڑکیوں کی لائی ن کو کسی اور کیلی ئے سنبھال کر رکھیں۔۔ وہ کیا ہے نا کہ ابھی میں پیار محبت کے چکروں میں نہیں پڑنا چاہتا۔۔

اور ڈاکٹر منیشا تو بس سن رہی تھی اسے۔۔ اسے لگ رہا تھا کہ حمزہ نہیں بلکہ فرہاد آغا بول رہا ہو۔۔

آخر کو تم آغا ہاؤ س کے لڑکوں کو اتنا زعم کس بات پر ہے۔۔ میرے بابا ایک کمشنر ہیں۔۔ جانتے ہو تم۔۔ ڈاکٹر منیشا کو بھی اب غصہ آگیا تھا۔۔

ہاہاہا۔۔اور میرے ناناابو۔۔احتشام آغا ریٹائرڈ کمشنر ہیں۔۔ یعنی کہ جس عہدے کی آپ بات کر رہی ہیں اور جو بات آپ مجھے بتا رہی ہیں اپنی فیملی کے بارے میں۔۔میری فیملی اس عہدے کو پار کر چکی ہے۔۔ حمزہ نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

اور رہی بات غرور اور زعم کی۔۔وہ ہم آغاہاؤس کے لڑکوں کو وراثت میں ملا ہے۔۔ حمزہ نے ایک آنکھ دباتے ہوئے کہا۔۔

ہم فرینڈز بن سکتے ہیں۔۔بس تم میرا کام کر دو۔۔ڈاکٹر منیشا کو آغا فیملی کی ویلیو کا احساس تھا تبھی پٹڑی پر آتے ہوئے بولی۔۔

ہم آلریڈی فرینڈز ہیں۔۔ تبھی میں اس وقت آپکی باتیں سن رہا ہوں۔۔ورنہ HD کے پاس ہر کسی کی بات سننے کا وقت نہیں ہے۔۔وہ بھی دوبدو بولا تھا۔۔

مجھے فرہاد آغا چاہیے۔۔ ڈاکٹر منیشا نے جیسے منت کی۔۔

وہ آپکے نہیں ہو سکتے۔۔

آخر کیوں۔۔ کیا کمی ہے مجھ میں۔۔

کوئی کمی نہیں ہے آپ میں۔۔ حمزہ نے۔ مسکراتے ہوئے کہا۔۔ بٹ جو فرہاد آغا کو پسند ہے۔۔ وہ بات آپ میں نہیں۔۔ اور وہ آپکے کیوں نہیں ہو سکتے یہ آپکو بہت جلد پتا چل جائے گا۔۔

اوکے میں چلتا ہوں اب مجھے دیر ہو رہی ہے یونیورسٹی سے۔۔

See you later.. take care..Beautiful.. good bye..

وہ ہاتھ کے اشارے سے پیشانی کو چھو کر سلام کرتا ہوا مڑا۔۔ہینڈ فری کانوں میں لگائی-- دونوں ہاتھوں کی جینز کی پاکٹ ڈالا۔۔ سیٹی بجاتا وہ بے نیازی سے چلتا جارہا تھا۔۔کچھ دور جا کر اس نے فضا میں اچھلتے ہوئے دونوں پاؤں سے تالی بجائی اور پھر سامنے راہداری میں مڑتا وہ نظروں سے اجھل ہو گیا۔۔

گو کہ صبح صبح کا وقت تھا ہاسپٹ میں اتنا رش نہیں تھا لیکن آہستہ آہستہ لوگ بڑھ رہے تھے۔۔ صفائی کرنے والا عملہ صفائی میں مگن تھا۔۔

ڈاکٹر منیشا نے اسے جاتے ہوئے دیکھا تھا۔۔اور اسکی فرینڈز اور کولیگز نے اسکی حمزہ سے باتوں کا منظر دیکھا اور سنا تھا۔۔ہاسپٹل کی نرسیں اور سینئر ڈاکٹرز تک حمزہ کو جانتے تھے وہ جب آتا تھا سب کے چہروں پر مسکراہٹ چھوڑ جاتا تھا۔۔

ڈاکٹر منیشا پاگل ہوگئی ہے-- اسکی کولیگز میں سے ایک نے کہا تھا--

آغا ہاؤس کے لڑکے آج تک کسی کے ہاتھ نہیں آئے-- دوسری نے بھی کہا--

جانتی ہوں--چاند کو پانے کی کوشش کر رہی ہوں--اب چاند اتنی آسانی سے تھوڑی نا مل جائے گا--ڈاکٹر منشا نے انکی باتیں سن لی تھیں-- تبھی اندر آتے ہوئے کہا--

اور دیکھ لینا تم لوگ--ایک دن میں مسز فرہاد آغا بن کر دکھاؤں گی تم لوگوں کو--وہ عظم سے کہتی وہاں سے چلی گئی--

پاگل پن کا کوئی علاج نہیں-- پیچھے سے ایک لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا---

----

ہائے گرل فرینڈ۔۔ کیسی ہیں آپ۔۔ حمزہ نے ہاسپٹل کی بلڈنگ سے باہر پارکنگ ایریا میں فل دھند میں جھاڑو لگاتی ایک بوڑھی عورت کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔ وہ اسے جانتا تھا اور جان بوجھ کر اسے گرل فرینڈ کے نام سے پکارتا تھا۔۔

وہ بوڑھی عورت حمزہ کے منہ سے یہ لفظ سن کر جھینپ جاتی تھی۔۔

اتنی ڈھنڈ میں وہ کام کر رہی تھی۔۔ حمزہ نے فٹافٹ اپنی جیکٹ کی پاکٹس سے دستانے نکالے اور اسکے ہاتھوں پر پہنا دیے۔۔ خیال رکھا کریں اپنا۔۔ حمزہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اس عورت نے ڈھیروں دعائیں دے ڈالیں تھی حمزہ کو۔۔

حمزہ اپنی ہیوی بائیک پہ بیٹھا۔۔اسے سٹارٹ کیا۔۔اور یہ جا وہ جا۔۔

اور پارکنگ ایریا میں کسی کام سے آئے فرہاد نے یہ منظر دیکھا۔۔ یہ ابھی تک گیا نہیں۔۔لیکن پھر جو کام حمزہ نے کیا اس نے فرہاد کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر دی۔۔

کیا چیز ہو یا تم۔۔فرہاد نے سوچا۔۔

I proud of you Hamza..

فرہاد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔لیکن تب تک حمزہ جا چکا تھا۔۔

♥♥♥♥♥♥

حرم دن میں بھی اسی خواب کے بارے میں سوچتی رہی تھی۔۔آخر کس سے پوچھوں اس خواب کی تعبیر۔۔کیونکہ ہر ایک شخص کو نا تو خواب سنایا جاتا ہے اور نا اس سے خواب کی تعبیر پوچھی جاتی ہے۔۔

کچھ سوچنے کے بعد آخر اس کے زہن میں ایک خیال آیا تھا۔۔اور پھر وہ اپنے کمرے میں آئی۔۔ موبائل اٹھایا اور ایک نمبر ملایا۔۔

کچھ دیر بعد کال ریسیو کی گ ئی۔۔

اسلام علیکم سر۔۔۔حرم نے سوال کیا۔۔

پروفیسر سعید احمد ایک بہت ہی بہترین استاد تھے۔۔انٹر میں حرم نے ان سے اردو پڑھی تھی اور گریجوایشن میں اسلامک سٹڈی۔۔

وہ روحانیت کے بہت قریب تھے۔۔۔نیک تھے۔۔مزہبی تھے۔۔اور خوابوں کی تعبیر بھی جانتے تھے۔۔حرم انکی ایک ہونہار سٹوڈنٹ رہی تھی۔۔جب بھی حرم کو کوئی مسئلہ ہوتا تھا حرم اکثر انہیں فون کر کے پوچھتی تھی۔۔

وعلیکم اسلام۔۔کیسی ہو حرم بیٹا۔۔انہوں نے غالباً نمبر سیو کیا ہوا تھا۔۔

اللہ کا شکر ہے سر میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔مجھے آپ سے ایک کام تھا سر۔۔میں نے آپکو ڈسٹرب تو نہیں کیا۔۔حرم نے پوچھا۔۔

ارے نہیں بیٹا۔۔آپ جیسے سٹوڈنٹس سے بھی کوئی ڈسٹرب ہوتا ہے بھلا۔۔وہ شفقت سے بولے۔۔

سر مجھے ایک خواب کی تعبیر جاننی ہے۔۔ کس وقت بتا سکتے ہیں آپ۔۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔۔

کیا کوئی اچھا خواب ہے۔۔ یا برا۔۔ یا پھر عجیب وغریب۔۔۔؟؟

سر مجھے خود نہیں سمجھ آرہا۔۔ شاید اچھا ہی ہے۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔

ٹھیک ہے آپ کالج آجائیں-- شام کو عصر کی نماز کے بعد آپکو بتادونگا۔۔ کیونکہ وہ وقت تعبیر جاننے اور بتانے کیلیۓ اچھا ہوتا ہے۔۔۔انہوں نے کہا۔۔

جی ٹھیک ہے سر۔۔ شکریہ۔۔ میں آجاؤں گی-- حرم کو بتا تھا کہ شام کو بھی کالج میں کلاسز لگتی ہیں۔۔اور سر شام کو مل سکتے ہیں۔۔ لحاظہ نے اس نے آنے کا کہہ کر فون بند کر دیا۔۔

حرم، ثناء کے ساتھ مل کر کچن میں چائے بنا رہی تھی۔۔

ثانی آپی اور وہاج بھائی آئے تھے۔۔اور اندر ساجدہ آنٹی اور حرم کی امی کے پاس بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔ حور عین اور شزا بھی وہیں بیٹھیں تھیں۔۔ مجال ہے جو ایک منٹ کیلیئے بھی کمرے سے باہر نکلی ہوں۔۔ ساری سن گھن لے کر ہی نکلنا تھا اب انہوں نے۔۔

حرم کو وہ لوگ پہلے ہی دیکھ چکے ہیں اور پسند بھی کر چکے ہیں۔۔اب آپ لوگ بتائیں کب چلیں اسلام آباد۔۔؟؟تاکہ آپ لوگ فرہاد سے اور اسکی سے فیملی سے مل اور دیکھ لیں انہیں۔۔ وہاج بھائی نے پوچھا۔۔

دیکھ لو بیٹا۔۔ وہ اتنے اونچے لوگ ہیں۔۔ تم لوگ خود ہی بتا رہے ہو۔۔ میں ابھی حرم کی شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔ کچھ سال ٹہر کر حرم اور حور عین کی اکٹھے ہی کرتی۔۔ میرے پاس ابھی دینے کیلیۓ کچھ بھی نہیں ہے۔۔ مجھے تو ڈر لگ رہا ہے۔۔ میں اتنے اونچے لوگوں سے رشتے داری کیسے نبھاؤں گی-- حرم کی والدہ نے پریشانی سے کہا۔۔

چچی جان آپکو پریشان ہونے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے۔۔ وہ ایسے لوگ نہیں ہیں۔۔ انکے پاس سب کچھ ہے۔۔ انہیں بس حرم چاہیۓ-- ثانی آپی نے بتایا۔۔

جی بالکل۔۔ ثانی بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔ آپ بسم اللہ کریں۔۔ اللہ نے چن کر حرم گڑیا کیلیۓ اتنا اچھا رشتہ بیجھا ہے۔۔ وہاج بھائی پی ار سے حرم کو گڑیا کہتے تھے۔۔

ہاں دیکھ لینے میں کیا ہرج ہے۔۔ کیا پتا اللہ نے حرم کا نصیب یہں لکھا ہو۔۔۔ ساجدہ آنٹی نے بھی کہا۔۔۔

چلو ٹھیک ہے جیسے تم لوگ کہو۔۔ کب جانا ہے پھر اسلام آباد۔۔ایک تو سفر بھی اتنی دور کا ہے۔۔

حرم کی امی نے پوچھا۔۔

کل صبح چلتے ہیں۔۔ بابا جان جائیں گے-- میں اور وہاج۔۔ آپ لوگوں میں سے کون کون جانا چاہتا ہے ہمیں بتادیں۔۔ثانی آپی نے کہا۔۔

حرم چائے لے کر اندر آئی تھی۔۔

میں بھی جاؤں گی-- حورعین نے کہا۔۔

میں تو منگنی کرنے پر جاؤں گی زیادہ ویلیو ہوتی ہے۔۔ شزا نے چہک کر کہا۔۔

ہاں لڑکیوں کا جانا بنتا ہے۔۔وہاج بھائی نے کہا۔۔ تم دونوں چلنا۔۔دیکھ لینا سب کچھ اچھے سے۔۔

حرم سب کو چائے سرو کر رہی تھی اور انکی باتیں بھی سن رہی تھی۔۔

کوئی حرم سے بھی ہو چھ لے کیا پتا اسکا دل بھی کر رہا ہو جانے کو۔۔ شزا نے شرارت سے کہا۔۔

اور حرم کو وہاج بھائی کے سامنے شزا سے اس بات کی امید نہیں تھی۔۔وہ سٹپٹا گئی--

جی۔۔دل تو میرا بھی کرتا ہے لیکن اسلام آباد نہیں۔۔فیصل آباد جانے کو۔۔حرم نے معنی خیزی سے کہا تھا۔۔وہاج بھائی کے علاوہ سب حرم کی بات سمجھ گئے تھے۔۔

شزا کی بچپن سے ہی اسکے خالازاد سے بات طے ہو چکی تھی۔۔دونوں ایک دوسرے کو پسند بھی کرتے تھے۔۔

اب کی بار سٹپٹانے کی باری شزا کی تھی۔۔

جی بالکل وہاں تو میں بھی جاؤں گی-- ثانی آپی نے بھی مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔

میں تو کہتی ہوں۔۔اسلام آباد رہنے دیتے ہیں صبح فیصل آباد کی طرف چلتے ہیں۔۔حورعین نے ایک آنکھ دبا کر کہا۔۔

اور پاس بیٹھی شنزا نے اہک چٹکی کاٹی تھی اسے۔۔ تم باہر چلو۔۔میں بیجھتی ہوں تمہیں فیصل آباد۔۔ شنزا نے حور عین کے کان میں کہا۔۔

کیا کہا ابھی چلیں۔۔ بھ ئی شنزا کہہ رہی ہے ابھی فیصل آباد جاؤ اور حرم کے ساتھ ہی میری منگنی بھی کرو۔۔ حرم نے شرارت سے کہا تھا اور کہنے کے بعد وہ رکی نہیں بلکہ کمرے سے باہر بھاگی۔۔

حور عین۔۔ میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں۔۔ شنزا نے غصے سے کہتی اسکے پیچھے گ ئی--- صحن میں انکے ہنسنے اور بولنے کی آوازیں آرہی تھیں۔۔

اور اندر بیٹھے سبھی لوگ انکی حرکتوں پر ہنس دی ئے تھے۔۔

حرم نے سب کو خوش دیکھا تو صدق دل سے ان خوشیوں کے دائمی ہونے کی دعا کی تھی۔۔

♥♥♥♥♥

شام چار بجے وہ کالج میں پروفیسر سعید احمد کے آفس میں انکے سامنے بڑھے سے میز کی دوسری جانب رکھی کرسی پر بیٹھی تھی۔۔ وہ اپنا خواب سنا چکی تھی۔۔

پروفیسر کچھ سوچ رہے تھے۔۔ پھر انکے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی-- ماشاءاللہ بہت ہی مبارک خواب ہے بیٹا آپکا۔۔

کچھ خاص پڑھ کر سوتی ہیں کیا آپ رات کو۔۔ یا دن میں پڑھتی ہیں۔۔ وہ پوچھ رہے تھے۔۔۔

جی سورہ نور روز پڑھ کر سوتی ہوں۔۔اور دعائے نور دن میں بھی پڑھتی رہتی ہوں۔۔ حرم نے بتایا۔۔

ہمممم۔۔۔ تبھی تو۔۔بیٹاان دونوں مبارک کلام کو کبھی مت چھوڑنا۔۔ہمیشہ پڑھتی رہنا۔۔انہوں نے تلقین کی۔۔

آپکو پتا ہے دنیا میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔۔ جنہیں رب تعالیٰ چن لیتا ہے۔۔ کسی خاص مقصد کی لئے۔۔ وہ لوگ بہت خوش نصیب ہوتے ہیں۔۔اور چنا نہیں جاتا ہے جنہیں کوئی خاص مقام دیا جانا ہو۔۔

پروفیسر بتا رہے تھے اور حرم سن رہی تھی۔۔

جہاں تک آپکے خواب کا تعلق ہے تو اس میں بھی کچھ ایسا ہی نظر آتا ہے۔۔ جیسے کسی خاص مقصد کیلیۓ آپکو چنا گیا ہے۔۔

اور حرم کے چہرے پر نرم سی مسکراہٹ پھیل گ ئی--

جتنا بڑا اور خاص مقصد ہوتا ہے۔۔ تکالیف اور مشکلات اتنی ہی زیادہ ہوتی ہیں۔۔

جب ہمارے پیارے پیغمبر #حضرت_ محمد صلی علیہ وآلہ وسلم کو دنیا کی راہنمائی ک اکام سونپا گیا تو انکے راستے میں بھی بہت سی مشکلات آئیں-- مگر ثابت قدم رہے۔۔ کوئی بھی کام چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا اسکے کرنے اور پورا ہونے کیلیۓ ثابت قدمی بہت ضروری ہے۔۔

آپ بھی ثابت قدم رہی ۓ گ ا۔۔ چاہے کوئی بھی مشکل ہو۔۔ کتنا ہی اندھیرا کیوں نا ہو ایک وقت ایسا آتا ہے جب وہ چھٹ ہی جاتا ہے۔۔

اور وہ اندھیرا آپ نے خود دور کرنا ہے۔۔ سمجھ گئی نا آپ۔۔؟؟ انہوں نے پوچھا۔۔

جی بالکل۔۔ حرم نے مسکرا کر جواب دیا۔۔

پھر کچھ اور باتیں پڑھائی کے متعلق اور آگے کیا کرنا ہے اس متعلق پروفیسر حرم سے پوچھتے رہے۔۔ آدھے گھنٹے بعد حرم انکے آفس سے باہر آئی تھی۔۔ کالج میں چہل قدمی تھی۔۔ سٹوڈنٹس آ اور جا رہے تھے۔۔

کبھی میں بھی یہاں ہی پڑھتی تھی۔۔ حرم نے سوچا۔۔

فسٹ ائی ر سے گریجوایشن تک چار سال حرم نے یہاں پڑھا تھا۔۔وہاں موجود ہر ٹیچر اسے جانتا تھا۔۔

جونیئر کلاس کی ایک لڑکی نے حرم کو پہچان لیا۔۔وہ حرم کی طرف آئی تھی۔۔اس سے کچھ باتیں کی۔۔

آپ یہاں۔۔خیریت سے آئی تھیں۔۔وہ پوچھ رہی تھی۔۔

جی وہ سر سعید سے کچھ کام تھا۔۔حرم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اور پروفیسر سعید احمد کے آفس تک جانے کی پرمیشن بہت ہی خاص سٹوڈنٹس کو تھی۔۔کچھ سٹوڈنٹس توان سے بلاوجہ ہی خار کھاتے تھے۔۔

اووا چھا سہی۔۔ایڈ میشن لے لیا آپ نے نیکسٹ۔۔وہ پوچھ رہی تھی۔۔

نہیں اس سال لونگی۔۔ایک سمیسٹر سکپ کیا ہے۔۔بیمار ہو گ ئی تھی میں۔۔پھر سٹڈی پر توجہ نہیں کر پاتی اس لی ئے-- حرم نے مسکرا کر جواب دیا۔۔

پھر کچھ دیر وہ اس سے باتیں کرتی رہی۔۔۔ تبھی اسکی کلاس کے بوائز اور گرلز آگ ئی تھیں۔۔ لیکچر کا ٹائم ہو گیا تھا۔۔وہ لڑکی خدا حافظ کہنے کے بعد چلی گ ئی--

حرم نے بھی گھر جانے کیل ئے واپس قدم بڑھا دیے۔۔

گیٹ کے پاس آکر وہ رکی تھی۔۔اس کالج میں اس نے بہت کچھ سیکھا تھا۔۔بہت سی مستیاں بھی کی تھیں۔۔اسکے گروپ میں بہت سی لڑکیاں تھیں۔۔جانے اب وہ کہاں کہاں ہو نگی۔۔حرم کے پاس سب کے کنٹیکٹس نمبر تھے لیکن اس نے کبھی بات نہیں کی تھی۔۔

اگر میری شادی سچ میں اسلام آباد میں ہو گ ئی تو میں اس کالج میں شاید پھر کبھی نا آسکوں۔۔

حرم نے سوچا تھا۔۔

پھر وہ کالج کو الوداع کہتے ہوئے باہر نکل آئی-- اس نے رکشے والے کو رکنا کا کہا تھا۔۔شکر کہ وہ گیا نہیں تھا۔۔

وہ اب رکشے میں بیٹھ چکی تھی۔۔سیاہ سٹالر سے نقاب کیا ہوا تھا۔۔اوپر بڑی سی سیاہ شال اوڑھے۔۔ پاؤں میں شوز پہنے۔۔پر سکون سی بیٹھی تھی۔۔

رکشہ کچھ آگے نکل آیا تھا تبھی اچانک حرم کی نظر ایک منظر پر پڑی اور اسکا دل اچھل کر حلق میں آگیا تھا۔۔

ہوا کچھ یوں تھا کہ ایک لڑکی کالج کی طرف جا رہی تھی کہ اچانک وہاں ایک گاڑی آ کر رکی تھی۔۔ اس میں سے دو تین آوارہ سے لڑکے اترے تھے اور انہوں نے لڑکی کو زبردستی پکڑتے ہوئے گ اڑی میں ڈالا۔۔ لڑکی نے چینخنے اور چلانے کی کوشش کی تھی مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔۔

وہ ایک سنسان سا رستہ تھا۔۔ کالج کو شہر سے باہر پرسکون جگہ پر بنایا گیا تھا۔۔ اکا دکا ہی گاڑیاں نظر آ رہی تھیں۔۔ جس چیز کو دیکھ کر حرم خوفزدہ ہوئی تھی وہ یہ تھی کہ ڈرائیونگ سیٹ پر اور کوئی نہیں بلکہ نادر بیٹھا تھا۔۔

حرم کے منہ سے چیخ نکل گ ئی تھی۔۔ اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔۔

ہاں وہ نادر ہی تھا۔۔ یا اللہ یہ شخص ایسے کام بھی کرتا ہے۔۔

رکشے والا بھی رکا نہیں تھا اس نے یہ منظر دیکھ کر سپیڈ اور تیز کر لی تھی۔۔

اس سے پہلے کے حرم کچھ بولتی۔۔وہ گاڑی فراٹے بھرتی وہاں سے غائب ہوگئی۔۔

❤❤❤❤

آنی اس وقت چرچ میں فادر اور مدر مارگریٹ کے ساتھ موجود تھی۔۔ایک ٹیبل پر کچھ کینڈل لائیٹس جلا رکھی تھیں۔۔ اسی ٹیبل کے ایک کنارے پر فادر ایک پر مدر مارگریٹ اور انکے بالکل سامنے آنی بیٹھی ہوئی تھی۔۔

کیاآپ لوگ بتا سکتے ہیں جو میں جاننا چاہتی ہوں۔۔آنی نے پوچھا۔۔

This is not allowed My Child...

فادر نے جواب دیا۔۔

Please Father.. its too much important.. please tell me.. What is the future of Roman..

آنی نے منت سے کہا تھا۔۔

ہم آپکو کسی ایک چیز کے بارے میں بتا سکتے ہیں۔۔ پورا فیوچر تو گوڈ کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا۔۔ مدر مارگریٹ نے جواب دیا۔۔

مجھے بس اتنا بتا دیں کہ رومان کی شادی ایک کرسچن لڑکی سے ہی ہو گی نا۔۔

Actually i love my relgion..

آنی نے پوچھا۔۔اور بتایا بھی۔۔

But Roman is a Muslim....

Right???

فادر نے پوچھا۔۔

Yesss He is a Muslim..His parents were Muslims..

but he do not like Islam..

آنی نے جواب دیا۔۔

His wife will be a Muslim girl.. its 100% sure..

مدر مار گریٹ نے بتایا۔۔اور آنی کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔۔ یعنی ایک بار پھر وہی ہو گا۔۔جو چھبیس سال پہلے ہوا تھا۔۔رومان تو اسلام کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔۔پھر کیوں۔۔؟؟

اور زی کا کیا ہو گا۔۔آنی نے مری مری آواز سے پوچھا۔۔

وہ حق کی روشنی کو پالے گی۔۔وہ راہے حق پر جائے گی۔۔ وہ سچ کو پالے گی۔۔ مدر مارگریٹ نے کہا۔۔ انکے چہرے پر شفیق سی مسکراہٹ تھی۔۔

آنی کچھ سمجھ نا پائی۔۔ لیکن وہ اتنا سمجھ گئی تھی جو وہ چاہتی ہیں وہ نہیں ہونے والا۔۔ ایک بار پھر تاریخ اپنے آپ کو دہرانے جا رہی ہے۔۔ وہ کیسے بچائے گی۔۔ رومان کو اور زی کو۔۔ زہ تو بہت چاہتی ہے اسے۔۔ مگر زی تو مسلمان نہیں ہے۔۔ آنی سوچ رہی تھی۔۔

Thank you father.. Thank you so much mother

Margrate...

آنی کہتی ہوئیں چرچ سے باہر نکل آئیں۔۔ اب وہ گھر جا رہی تھیں۔۔ مجھے رومان کو ہر مسلم لڑکی سے دور رکھنا ہوگا۔۔ وہ سوچ رہیں تھی۔۔۔

✿✿✿✿✿

حرم جب گھر پہنچی تو ڈرا اور غصے سے اسکا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔۔ نادر یہ سب کام کرتا ہے۔۔ کون تھی وہ لڑکی۔۔ نادر کو کسی کی عزت کا زرا بھی خیال نا آیا۔۔ کیا بیتے گی اس لڑکی کے گھر والوں پر۔۔

اگراسکی جگہ میں ہوتی۔۔۔؟؟حرم نے سوچااور پھروہ جُھر جھری سے لے کررہ گ ئی۔۔ اللہ نا کرے۔۔ میں کس کو بتاؤں۔۔۔؟؟وہ سوچ رہی تھی۔۔ میری بات کا یقین کو کرے گا۔۔

وہ انہی سوچوں میں گم گھر کے اندر داخل ہوئی۔۔۔

حرم آگ ئی تم۔۔ صابرہ خاتون نے پوچھا۔۔

حرم نے کھوئی کھوئی نظروں سے انہیں دیکھا۔۔

کیاہواتمہاری طبیعت توٹھیک ہے نا۔۔انہوں نے حرم کے اڑے اڑے رنگ دیکھ کرپوچھا۔۔

جج۔۔جی۔۔وہ ٹھنڈ زیادہ تھی۔۔ ٹھنڈ لگ رہی ہے مجھے۔۔میں سونے جا رہی ہوں۔۔وہ کہتے ہوئے اپنے کمرے کہ طرف چلی گئی۔۔

اور پھر اگلی صبح وہ لوگ اسلام آباد کیلیۓ روانہ ہو چکے تھے۔۔ زین، صابرہ خاتون،ساجدہ آنٹی۔۔ حورعین۔۔ وہاج بھائی، ثانی آپی۔۔ اور آفاق تایا۔۔ وہ لوگ صبح چھ بجے نکلے تھے۔۔ دو گاڑیاں تھیں ایک آفاق تایا کی اور ایک وہاج بھائی کی۔۔ انہوں نے واپسی بھی آج ہی آنا تھا اس لیئے صبح صبح ہی چلے گئے۔۔

اور حرم کا کسی کام میں دل نہیں لگ رہا تھا۔۔اسکا ذہن کل والے واقعے میں الجھا تھا۔۔

پھر اس نے ثانی آپی کو کال ملائی اور سب انہیں بتا دیا۔۔

تم فکر نا کرو حرم۔۔۔ثانی آپی نے حرم کو تسلی دی تھی۔۔شاید تمہارا کوئی وہم ہو۔۔ شاید وہ لڑکا نادر نا ہو۔۔ یہ سب سن کر حیران تو ثانی آپی بھی ہوئیں تھی۔۔ لیکن انہوں نے حرم کو ریلیکس رہنے کا کہا تھا۔۔۔

ہم اسلام آباد پہنچنے والے ہیں۔۔میں وہاں جا کر بات کرتی ہوں۔۔ثانی آپی نے کہا۔۔

اوکے۔۔ حرم نے فون بند کر دیا۔۔اس نے ٹائم دیکھا دس بج چکے تھے۔۔ صبح کا سارا کام کرنے والا پڑا تھا۔۔شزا ابھی تک سوئی ہوئی تھی جبکہ ثناء ابھی اٹھی تھی۔۔ وہ کام نمٹانے کا سوچ کر اٹھ گئی۔۔

اور پھر بارہ بجے اسے کال آئی تھی نادر کی۔۔ وہ تو نمبر دیکھ کر ہی ڈر گئی تھی پھر کچھ سوچتے ہوئے کال ریسیو کی۔۔

کیا سمجھتی ہو تم خود کو ہاں۔۔ یہ سب جو تم اور تمہارے گھر والے کر رہے ہیں نا۔۔ بہت بڑی بے وقوفی ہے۔۔ میں سب اتنی آسانی سے ہونے دونگا کیا۔۔ ہاہاہا۔۔ وہ ہنسا تھا۔۔

نادر۔ تم۔۔ اتنے زلیل کب سے۔۔۔

اس لڑکی کی جگہ تم بھی ہو سکتی ہو۔۔ یاد رکھنا۔۔ حرم نے کچھ کہنا چاہا تھا لیکن نادر نے اسکی بات کاٹ دی۔۔

اور حرم کا رنگ فق ہو گیا۔۔ لگتا ثانی آپی نے نادر سے پوچھا تھا۔۔ اور وہ مکر گیا ہو گا۔۔ لیکن حرم کو وہ فل دھمکا رہا تھا۔۔

تمہیں شرم نہیں آئی.. ایک لڑکی کی زندگی کو تباہ کردیا ہوگا تم لوگوں نے.. حرم کو بھی غصہ آیا..

اسکو چھوڑو.. اپنی خیر مناؤ.. اس ڈاکٹر کا خیال اپنے زہن سے نکال دو.. ویسے میں چاہوں تو ابھی تمہیں اٹھواسکتا ہوں.. لیکن ابھی نہیں... ابھی وہ مزا نہیں آنا.. نادر نے خباثت سے کہا..

میں یہ سب اس لئے ہونے دے رہا ہوں کیونکہ میں چاہتا ہوں.. تم نے جو مجھے تپھڑ مارا تھا.. اس کا بدلا بہت برا ہوگا.. شادی والے دن اٹھواؤں گا تمہیں.. سب سمجھیں گے لڑکی بھاگ گئی.. ہاہاہاہا.. کسی کو کانوں کان خبر بھی نہیں ہوگی.. پھر تمہیں پتا چلے گا کہ نادر آفاق پر ہاتھ اٹھانے کا انجام کیا ہوتا ہے.. وہ کہہ رہا تھا..

اور حرم کو لگ رہا تھا جیسے کوئی اس کے پاؤں کے نیچے سے زمین کھینچ رہا ہو۔۔ تو یہ پلان تھا نادر کا۔۔ تبھی وہ چپ کر کے بیٹھا تھا۔۔ اففففف۔۔ اب کیا ہوگا۔۔ ؟؟ حرم نے فون کاٹ دیا تھا اس سے زیادہ اس میں سننے کی ہمت نہیں تھی۔۔

یا اللہ پاک اپنا رحم کرنا۔۔ میں یہ سب نہیں سہ پاؤں گی۔۔ کیسے بچاؤں میں اس لڑکی کو نادر کے چنگل سے۔۔ اور کیسے بچاؤں گی میں اپنے آپ کو۔۔۔ ؟؟ حرم کو کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔

✿✿✿✿✿

حمزہ کی ہیوی بائیک آغا ہاؤس کا گیٹ پار کرتے ہوئے لان کے بیچوں بیچ آکر رکی۔۔ وہ سیٹی بجاتا نیچے اترا۔۔ چابی کو نکالا اور اسے ایک ہاتھ کی انگلی پر گھماتا ہوا اندر کی طرف بڑھا۔۔

اچانک اسکے قدم رکے۔۔ سیٹ بجاتے ہونٹ بھی رکے۔۔اسکی نظر دائیں طرف لان میں چلتی پھرتی ایک وجود پر پڑی۔۔

وائٹ جینز پر بلیو کلر کی گٹھنوں تک آتی شرٹ پہنے۔۔ وائٹ ہی ڈوپٹہ جو گلے میں لہرا رہا تھا۔۔ بلیک کلر کا سویٹر پہنے۔۔ اونچی ٹیل پونی کیئے۔۔ کچھ کٹے ہوئے بال پیشانی پر بکھرے آنکھوں کی پلکوں کو چھو رہے تھے۔۔۔ وہ کال پر بات کر رہی تھی اور ساتھ ساتھ لان میں چکر لگا رہی تھی۔۔

اسلام آباد میں آج تھوڑی سی دھوپ نکلی تھی۔۔اور وہ اسی دھوپ کا فائدہ اٹھا رہی تھی۔۔

Who is She... ??

حمزہ نے گلاسز اتار کر اسے دیکھا اور اپنے آپ سے سوال کیا۔۔

اب وہ کسی بات پر ہنس رہی تھی۔۔

Wowwww...

حمزہ اسے دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔۔آغاہاؤس میں یہ شہزادی کون ہے۔۔ ؟؟ کہاں سے آئی ہے۔۔ کہیں نتاشہ بھابھی کی چھوٹی بہن تو نہیں۔۔ لیکن وہ اتنی پیاری کب سے ہو گئی۔۔؟؟ حمزہ سوچ رہا تھا۔۔

لگتا ہے خود ہی جا کر پتا کرنا پڑے گا۔۔

اور کال پر بات کرتی لڑکی کی نظر بھی اچانک حمزہ پر پڑی۔۔ حمزہ کو ایسے دیکھتا پا کر اس نے منہ دوسری طرف کر لیا۔۔

ہیں۔۔ یہ رخِ روشن مجھ سے کیوں موڑ لیا۔۔ لگتا ہے میرے حسن کی تاب نہیں لا سکی۔۔ بے چاری۔۔ چلو چل کر پوچھتے ہیں۔۔ لیٹس گو۔۔ HD

ہائے۔۔ حمزہ اس کے پاس جا کر بولا تھا۔۔

اس نے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔ فون شاید وہ بند کر چکی تھی۔۔

اووہائے۔۔ اس لڑکی نے اچنبھے سے حمزہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

آپ کی تعریف پوچھ سکتا ہوں۔۔ حمزہ نے کہا۔۔

وائے۔۔ وہ ایک شان بے نیازی سے بولی تھی۔۔

اور حمزہ کو اسکا جواب پسند آیا تھا۔۔

چلیں آپ جو بھی ہیں۔۔ پر آپ آغا ہاؤس میں کیا کر رہی ہیں۔۔ ؟؟ حمزہ نے دلچسپی ہوئے پوچھا۔۔

اور اگر یہی سوال میں آپ سے کروں تو۔۔ ؟؟ وہ بولی تھی۔۔

ہاہاہاواہ۔۔ حمزہ اسکی بات پر ہنسا تھا۔۔ میں اس گھر میں کام کرتا ہوں۔۔ حمزہ نے شرارت سے کہا۔

اور اس لڑکی نے حیرانگی سے حمزہ کو دیکھا۔۔ حلیے سے تو وہ اس گھر کا شہزادہ لگ رہا تھا۔۔

اور پھر اس نے حمزہ کے چہرے پر شرارت دیکھ لی تھی۔۔

ٹھیک ہے پھر۔۔ میں نوکروں کے منہ نہیں لگتی۔۔۔ وہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔۔

افففف۔۔ ارے رکیں۔۔ سنیں تو۔۔ حمزہ اسکے پیچھے بھاگا۔۔

میں سجاد آغا کے آفس میں کام کرتا ہوں۔۔ وہ آج فرہاد آغا کو دیکھنے کچھ لوگ آرہے ہیں نا تو بس اس لئے آیا ہوں کہ شاید میری ضرورت پڑھ جائے۔۔ میرا نام حمزہ ہے۔۔ حمزہ داؤد۔۔ حمزہ نے جھوٹا تعارف کروایا۔۔ لیکن نام ٹھیک بتایا تھا۔۔

اوو۔۔ اچھا۔۔ جس لڑکی کے گھر والے آج فرہاد آغا کو دیکھنے آئے ہیں۔۔ میں اس لڑکی کی چھوٹی بہن ہوں۔۔ حور عین۔۔ نام ہے میرا۔۔

حرم نور کی چھوٹی بہن۔۔افففف۔۔ چھوٹی ایسی ہے تو بڑی کیسی ہو گی۔۔ حمزہ نے سوچا۔۔

ابھی وہ کچھ کہنے والا تھا کہ اچانک اسکے موبائل پر بیل ہوئی۔۔ اس نے موبائل دیکھا تو فرہاد کی کال تھی۔۔

اسکولڑکی والے دیکھنے آئے ہوئے ہیں اور یہ جناب گھر ہی نہیں۔۔ حمزہ نے کال ریسیو کی۔۔

ہیلو حمزہ کہاں ہو۔۔ فرہاد نے پوچھا۔

آپکی سالی صاحبہ سے باتیں کر رہا ہوں۔۔ حمزہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اور سامنے کھڑی حور عین سمجھ گئی تھی کہ فرہاد آغا کی کال ہے۔۔

جلدی سے اس پتے پر پہنچو۔۔ فرہاد نے اسے جگہ بتائی۔۔

کیوں خیر تو ہے نا۔۔ حمزہ نے پوچھا۔۔

بس تم جلدی پہنچو۔۔ فرہاد نے کہہ کر کال کاٹ دی۔۔

اوکے۔۔ بعد میں ملتے ہیں۔۔ مس حور عین۔۔ ویل نائس نیم۔۔ آپ پر سوٹ کرتا ہے۔۔ حمزہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنی بائیک کی طرف قدم بڑھا دیے۔۔

پندرہ منٹ بعد وہ فرہاد کی بتائی ہوئی جگہ پر پہنچ چکا تھا۔۔ وہ ایک کمپیوٹر روم تھا۔۔ دو تین لوگ اور بھی تھے وہاں۔۔ کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے نا۔۔ ؟؟ حمزہ نے فرہاد کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

اس نمبر کو ٹریس کرو۔۔اور ہیک بھی۔۔ ہر آنے جانے والی کال ہمیں سنائی دینی چاہی ئے--
جلدی.. فرہاد نے اسے کمپیوٹر کے سامنے بٹھاتے ہوئے نمبر دکھایا..

حمزہ سمجھ چکا تھا کہ کچھ گڑ بڑ ہے۔۔اس لی ئے وہ سنجیدگی سے کمپیوٹر کے کی بورڈ پر انگلیاں چلانے لگ گیا..

اسکا نام نادر آفاق ہے۔۔لاہور میں ہے اس وقت۔۔پانچ منٹ بعد حمزہ نے جواب دیا۔۔

ہمم۔۔لوکیشن چیک کرو۔۔اس وقت کس جگہ پر موجود ہے۔۔؟؟

پھر حمزہ نے اسے جگہ کا نام بتایا۔۔

فرہاد نے موبائل نکالا۔۔اور لاہور میں موجود اپنے دوست ایس پی مرتضیٰ کا نمبر ملایا۔۔ سلام دعا کے بعد اس نے کہا کہ بہت امپورٹنٹ کیس ہے ایک۔۔اور ایس پی مرتضیٰ اسکی بات سن کر سیدھا ہو گیا۔۔

مرتضی چیک کرو لاہور میں کتنے پولیس اسیٹشنز میں کسی لڑکی کڈنیپ یا گم ہونے کی رپورٹ درج کروائی گئی ہے۔۔ اور اس ایریا سے کتنی رپورٹس درج ہوئی ہیں۔۔ فرہاد نے اسے حرم کے ایریا کا بتایا۔۔

اوکے پانچ منٹس دو۔۔ایس پی مرتضی نے کہا۔۔

وہ اور فرہاد سکول اور کالج میں اکٹھے پڑھے تھے پھر فرہاد میڈیکل کی طرف آگیا تھا اور مرتضی نے پولیس فورس جوائن کرلی تھی۔۔ لیکن دوستی ابھی بھی ویسی ہی تھی۔۔

پورے لاہور سے تو کافی لڑکیوں کی رپورٹس درج ہوئی ہیں البتہ جس ایریے کا تم نے بتایا ہے وہاں سے کل دو لڑکیاں غائب ہوئی ہیں۔۔

ہمم۔۔میری بات دھیان سے سنو۔۔فرہاد نے کہا۔

یہ ایڈریس نوٹ کرو۔۔نادر آفاق نام کا ایک لڑکا ہے اس نے اور اسکے دوستوں نے کل ایک لڑکی کو کڈنیپ کیا تھا۔۔ یہ اسکا نمبر ہے۔۔فرہاد نے نمبر لکھوایا۔۔ یہ اس وقت اس جگہ پر موجود ہے۔۔اریسٹ ہم۔۔۔۔باقی سب کچھ بعد میں بتاؤں گا۔۔ فرہاد نے کہا۔۔

اور حمزہ کو وہ اس وقت ڈاکٹر کم کسی خفیہ گینگ کا لیڈر زیادہ لگ رہا تھا۔۔جو ملک سے مجرموں کا صفایا کرتے ہیں۔۔

تمہیں ڈاکٹر نہیں بلکہ آرمی میں ہونا چاہئے تھا۔۔اور کیا میں پوچھ سکتا ہوں تمہیں یہ سب کیسے پتا چلا۔ ؟؟ حمزہ نے پوچھا۔۔

حرم کا نمبر ہیک کرنے کا فائدہ ہو رہا ہے بہت۔۔ فرہاد نے کہا۔۔

یقیناً وہ حرم کی ثانی آپی سے اور نادر سے کی گئی باتیں سن چکا تھا۔ اور کیسے اسلام آباد میں ہوتے ہوئے اس نے لاہور میں ایک کڈنیپر کا پتا لگوا لیا تھا۔ کچھ دیر بعد وہ گرفتار بھی ہو جاتا۔ وہ حرم کو مصیبت میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اسکی طرف آنے والی ہر مشکل کو وہ اس تک پہنچنے سے پہلے حل کر رہا تھا۔۔۔ اور ایسے لوگ بھی مشکل سے ملتے ہیں۔۔

اب جلدی گھر چلو مما کی بہت بار کال آچکی ہے۔۔ان سب کا خیال رکھنا۔۔ فرہاد نے کمپیوٹر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک لڑکے کو کہا اور خود باہر نکل گیا۔۔ حمزہ بھی اس کے پیچھے لپکا۔ مجھے بھی کچھ بتادو۔۔

گاڑی میں بتاتا ہوں۔۔ فرہاد نے جواب دیا۔۔۔

جب فرہاد آغا، حمزہ کے ساتھ آغا ہاؤس آیا تو سب لاؤنج میں بیٹھے لنچ پر اسکا انتظار کر رہے تھے۔۔

اور حورعین تو فرہاد آغا کو دیکھ کر حیران رہ گئی تھی۔۔ حرم سچ کہہ رہی تھی اتنا وجیہہ ڈاکٹر۔۔
مریضائیں تو دیکھ کر ہی ٹھیک ہو جائیں۔۔

وہ سب کو مشترکہ سلام کرتا ایک طرف بیٹھ چکا تھا۔۔۔ حمزہ بھی اسکے ساتھ ہی آیا تھا۔۔ وہ اسکے
ساتھ ہی بیٹھ چکا تھا۔۔

یہ پھر آگیا۔۔ حورعین نے سوچا۔۔

حرم کی امی اور ساجدہ آنٹی فرہاد سے باتیں کر رہی تھیں۔۔

حمزہ بھائی ان سے ملے آپ۔۔؟ یہ حور عین ہیں۔۔ حرم بھابھی کی چھوٹی بہن۔۔عالیہ نے کہا وہ حرم کو اپنی طرف سے بھابھی بنا چکی تھی۔۔

جی ملاقات کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔۔ حمزہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اور حور عین یہ حمزہ بھائی ہیں-- میری سویٹ سی پھوپھو کے بیٹے۔۔اور آغا ہاؤس کی جان۔۔۔عالیہ نے حمزہ کا تعارف کروایا۔۔

اور حور عین نے حمزہ کو گھورا۔۔ جھوٹا کہیں کا۔۔وہ منہ میں ہی بڑبڑائی--

جی۔۔مل چکی ہوں میں ان سے۔۔حور عین نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

اوکے آپ لوگ باتیں کریں میں آتی ہوں۔۔عالیہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔

جی تو کیا کرتی ہیں آپ۔۔؟؟حمزہ نے پوچھا۔۔

میں لوگوں کو بے وقوف نہیں بناتی۔۔حور عین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔

ہاہاہا۔۔سوری مزاق کیا تھا آپ سے۔۔حمزہ نے کہا۔۔

اچھا۔۔سوری۔۔حمزہ نے حور عین کا پھولا ہوا منہ دیکھ کر کہا۔۔

آپ کہیں تو کانوں کو ہاتھ لگالوں۔۔ یا ناک کو۔۔اوو نہیں ناک تو ایک ہے۔۔دو ہاتھ ایک ناک کو کیسے لگیں گے۔۔ چلیں ایک ہاتھ اپنی ناک کو لگالیتا ہوں اور ایک آپکی ناک کو۔۔کیا کہتی ہیں آپ۔۔؟؟حمزہ نان سٹاپ بولے جا رہا تھا۔۔

ہاہاہا۔۔اور حور عین کی ہنسی چھوٹ گ ئی--

تیھنک گاڈ۔۔آپ ہنسی تو۔۔حمزہ بھی ہنس دیا۔۔۔

نتاشہ بھابھی نے لنچ ریڈی ہونے کا بتایا اور سب لنچ کرنے چلے گ ئے--

----

اسد یہ گھر ماشااللہ اتنا بڑا ہے جیسے کوئی محل ہو۔۔ حور عین اسد کو فون پر بتا رہی تھی۔۔

اور فرہاد آغا تو پوچھو ہی مت۔۔ یہاں جتنے بھی لوگ ہیں ایک سے بڑھ کر ایک حسین ہیں۔۔ فرہاد بھائی کی مما کو دیکھیں تو لگتا نہیں۔۔ وہ انکی مدر ہیں۔۔ سوینگ اینڈ ڈیسنٹ۔۔

حرم بہت لکی ہے۔۔ جو اسکو یہ فیملی ملی ہے۔۔

فکر مت کرو۔۔ میں ہمارے لیے بہت اچھا سا گھر بناؤں گا۔۔ ویسے بھی حرم اس لائق ہے کہ اسے اتنی اچھی فیملی ملے۔۔ اسد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

تائی امی سے بات کی آپ نے۔۔ حور عین نے پوچھا۔۔

نہیں۔۔ابھی میں ہوسٹل میں ہوں۔۔ جیسے ہی گھر جاؤں گا سب سے پہلے یہی بات کرونگا جانِ اسد۔۔اسد نے کہا۔۔

وہ مان تو جائیں گی نا۔۔؟؟حور عین کو ڈر تھا۔۔۔

میں انہیں منالونگا۔۔اسد نے یقین دلایا۔۔

اور حور عین کو یقین آ بھی گیا۔۔

بس میرے علاوہ کبھی کسی اور کو مت سوچنا۔۔ کبھی کسی اور کو میری جگہ مت دینا۔۔اسد نے پیار سے کہا۔۔

اور اگر میں نے ایسا کیا تو۔۔ حور عین نے شرارت سے کہا۔۔

تو میری موت کی ذمہ دار تم ہو گی۔۔ اسد نے غصے سے کہا اور فون کاٹ دیا۔۔

اسد میں مزاق کر۔۔ ٹوں ٹوں ٹوں۔۔ تب تک فون کٹ چکا تھا۔۔

حور عین نے نمبر ملایا مگر نمبر بند تھا۔۔ اسد ناراض ہو گیا تھا۔۔ اور اسے پریشانی ہو رہی تھی۔۔

\-

آفاق تایا۔۔ آغا جی۔۔ فرہاد آغا، سجاد آغا، حمزہ سب ہی ڈرائی نگ روم میں موجود تھے۔۔

ہمیں یہ رشتہ قبول ہے۔۔آپ لوگوں نے حرم کو تو دیکھا ہی ہوا ہے۔۔اگر دوبارہ دیکھنا چاہیں تو جب چاہیں آ سکتے ہیں۔۔آفاق تایا نے اعلان کیا۔۔

اور سب کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل چکی تھی۔۔

نہیں بس اب ہمیں منگنی ہی کریں گے۔۔آغا جی نے کہا۔۔

جی بالکل آپ لوگ بتا دیں ہم کب آئیں یہ رسم کرنے۔۔زیبا بیگم نے صابرہ خاتون سے پوچھا۔۔

میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔۔فرہاد نے کہا۔۔

جی نواب صاحب بولیں۔۔آغا جی نے کہا۔۔

میں منگنی نہیں کرنا چاہتا۔۔فرہاد نے کہا۔۔

اور سب نے حیرانی سے اسے دیکھا۔۔

مجھے ڈائی ریکٹ شادی کرنی ہے۔۔فرہاد نے کہا۔۔

اور اس بار سب نے زیادہ حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔

وہ ایکچوئی لی مجھے اسپیشلائی زیشن کیلی ئے ابراڈ جانا ہے۔۔اور نیکسٹ منتھ کنفرم ہے کہ میں چلا جاؤں-- جانے سے پہلے میں سادگی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔اگر آپ لوگوں کو کوئی پ رابلم نا ہو تو۔۔فرہاد نے سب کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ارے بیٹا اتنی جلدی۔۔صابرہ خاتون حیران ہوئیں--

آپ لوگ کسی بات کی بھی ٹینشن نا لیں۔۔ہمیں بس حرم بیٹی چاہی ئے-- زیبا بیگم نے کہا۔۔

ٹھیک ہے ہمیں کوئی مس ئی لہ نہیں۔ ۔۔جواب آفاق تایا کی طرف سے آیا تھا۔۔وہ اتنی بڑی اور پاور فل فیملی سے بہت جلد رشتہ داری کرنا چاہتے تھے۔۔

ٹھیک ہے پھر۔۔آج بارہ جنوری ہے۔۔ 27 جنوری کو نکاح کی تقریب رکھ لیتے ہیں۔۔فرہاد نے کہا۔۔

اور حمزہ دیکھ رہا تھا پہلا شخص ہے جو خود ہی اپنی شادی کی ڈیٹ فکس کر رہا ہے۔

ہیں اتنی جلدی۔۔ تیاریاں کیسے ہونگی۔۔ حور عین حیران ہوئی--

ٹھیک ہے۔۔ ہمیں منظور ہے۔۔ آفاق تایا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ارے نتاشہ بیٹا مٹھائی لاؤ-- سب کا منہ میٹھا کرواؤ -- آغا جی نے کہا۔۔

اتنی رونق لگی تھی آغا ہاؤس میں۔۔ سب کے چہرے پر خوشی نظر آرہی تھی۔۔ صرف وہ پریشان تھی۔۔ اور وہ تھی حور عین۔۔ حمزہ کی نگائیں گھوم پھر کر اسکے چہرے کا طواف کر رہیں تھیں۔۔

آخر یہ پریشان سی کیوں ہے۔۔حمزہ نے سوچا۔۔میرے ہوتے ہوئے پ ریشانی۔۔

HD پتا کرنا پڑے گا پریشانی کیا ہے۔۔لیٹس گو۔۔

وہ لوگ رات گیارہ بجے لاہور واپس پہنچے تھے۔۔حرم جاگ رہی تھی۔۔اور شزا بھی۔۔تایا ابو انہیں چھوڑ کر اپنے گھر جا چکے تھے۔۔ثانی آپی اور وہاج بھائی بھی اپنے گھر کی طرف چلے گ ئے تھے۔۔

اتنا لیٹ ہو گ ئے آپ لوگ۔۔حرم نے گیٹ کھولتے ہوئے کہا۔۔

اسلام آباد گ ئے تھے۔۔امپوریم مال نہیں جو دو گھنٹوں میں واپس آجاتے۔۔ حور عین نے سردی سے کانپتے ہوئے کہا۔۔

اور ویسے بھی اتنی دھند پڑ رہی ہے گاڑی بھی آہستہ رفتار کے ساتھ چلانی پڑ رہی تھی۔۔ساجدہ آنٹی نے کہا۔۔

زین اپنے کمرے کی طرف جا چکا تھا۔۔

حرم جلدی سے چائے بنادو ہمارے لی ئے-- میرا تو سر درد سے پھٹا جا رہا ہے۔۔صابرہ خاتون نے کہا۔۔

جی امی۔۔بناتی ہوں۔۔ حرم کہتے ہوئے کچن کی طرف چلی گئی--

مبارک ہو حرم۔۔ تم کچھ دن کی مہمان ہو اس گھر میں۔۔ حورعین جب حرم چائے لے کر آئی اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

کیا مطلب۔۔ حرم نے نا کہا۔۔

مطلب یہ کہ 13 دن بعد تمہاری شادی ہے۔۔ ساجدہ آنٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔ وہ سب لحافوں میں دبکے بیٹھے تھے۔۔

اور حرم کو لگا دھماکہ ہوا ہو۔۔ مزاق کر رہے ہیں آپ لوگ۔۔ وہ سمجھتے ہوئے بولی۔۔

جی نہیں۔۔پوچھ لو امی سے۔۔حور عین نے کہا۔۔

ہاں فرہاد بیٹے نے جلد شادی کا کہا ہے۔۔وہ اس نے باہر کے ملک جانا ہے۔۔تو تمہارے تایا ابو نے ہاں کر دی۔۔صابرہ خاتون نے بتایا۔۔

ایسے کیسے۔۔ حرم تو حیران پریشان ہو گئی تھی۔۔اتنی جلدی۔۔اتنی جلدی تو منگنی بھی نہیں ہوتی لوگوں کی۔۔اور آپ لوگ میری شادی طے کر آئے--- حرم نے کہا۔۔

لوگ اچھے ہیں۔۔پھر لڑکے کو جلدی ہے۔۔ہم نے سوچا بعد میں بھی تو کرنی ہے ابھی سہی۔۔ ساجدہ آنٹی نے جواب دیا۔۔

پر مجھے اتنی جلدی شادی نہیں کرنی۔۔۔حرم روہانسی ہوئی--

پہلے تمہیں نادر رشتے شادی نہیں کرنی تھی اوراب تمہیں فرہاد سے نہیں کرنی۔۔بھ ئی آ خر تمہیں مس ئی لہ کیا ہے۔۔؟؟ صابرہ خاتون کو غصہ آگیا تھا۔۔

کچھ نہیں۔۔ جیسے آپ لوگ چاہیں۔۔ حرم نے آنسو روکتے ہوئے کہا۔۔

میں زین کو چائے دے آؤں-- وہ اٹھتے ہوئے بولی۔۔

جب وہ زین کے کمرے میں چائے لے کر آئی تو وہ اپنے بستر پر لیٹے جانے کن خیالوں میں گم تھا۔۔

زین چائے۔۔ حرم نے چائے بیڈ کے سائیڈ ٹی بل پر رکھتے ہوئے کہا۔۔

حرم۔۔۔

وہ واپس جانے کیلیۓ مڑی تھی تبھی زین کی آواز آئی--

جی۔۔اس نے رکتے ہوۓ کہا۔۔

مبارک ہو۔۔وہ مسکرایا۔۔فرہاد آغا بہت اچھا انسان ہے۔۔وہ واقعی ہی فرہاد سے بہت متاثر ہوا تھا۔۔

اب تم خوش ہو جاؤ -- میں جلد اس گھر سے چلی جاؤں گی -- پھر تم سے لڑنے والا -- تمہاری ہالی ووڈ موویز چوری کرنے والا اور تمہارا دماغ خراب کرنے والا کوئی نہیں ہو گا -- حرم نے بھگی پلکوں سمیت مسکراتے ہوئے کہا --

زین ہمیشہ اسے تنگ کرتا تھا کہ تم کب ہماری جان چھوڑو گی -- کب تمہاری شادی ہو گی -- پتا نہیں کس کی زندگی برباد کرو گی --

اتنی جلدی جان نہیں چھوڑنے والی میں کسی کی بھی -- ابھی 19 کی ہوں -- کم از کم جب 25 سال کہ ہو جاؤں گی تب شادی کے بارے میں سوچوں گی -- اور وہ ہنستے ہوئے کہتی تھی -- لیکن قسمت میں جانے کیا لکھا تھا --

میں مزاق کرتا تھا یار --- تم جانتی ہو نا -- زین نے کہا --

جانتی ہوں۔۔ لیکن اب میری شادی ہو رہی ہے نا تو اچھا سا

گفٹ تیار رکھو میرے لیئے-- حرم نے ایک دم بات پلٹتے ہوئے کہا۔۔

کیا چاہیئے تمہیں۔۔ زین نے پوچھا۔۔

ہممممم۔۔ ایسا کرو تم شادی کرلو۔۔ حرم نے سوچتے ہوئے کہا۔۔ تمہاری وائف آجائے گی-- پھر جب بھی میں آیا کرونگی۔۔ اس سے خوب جھگڑا کیا کرونگی۔۔ اور پھر تم توبہ توبہ کیا کرو گے۔۔ حرم کی بات پر زین بھی مسکرا دیا۔۔

پتا ہی نہیں چلتا وقت اتنی جلدی گزر جاتا ہے۔۔ ابھی کل کی ہی تو بات ہے جب ہم اکٹھے کھیلتے تھے۔۔

اور تم ہمیں مارا کرتے تھے۔۔۔ حرم نے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔

تم لوگ حرکتیں ہی ایسی کرتی تھیں۔۔ زین نے دو بدو جواب دیا۔۔

تھک گئے ہو گے تم۔۔ سو جاؤ-- حرم کہتے ہوئے چلی گئی-- کاش وہ 25 سال کی ہونے تک ہی رک جائے-- زین سوچ رہا تھا۔۔

اور جب حرم واپس کمرے میں آئی تو شزا ایک شاپنگ بیگ میں سے کچھ چیزیں نکال کر دیکھ رہی تھی۔۔

یہ کیا ہے۔۔؟؟ حرم نے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

یہ تمہارے لیے عالیہ نے بھیجی ہیں۔۔ شزا نے جواب دیا۔ ۔

کل یا پرسوں تک وہ لاہور آرہے ہیں۔۔۔ عالیہ اور نتاشہ بھابھی۔۔ تمہاری شادی کی شاپنگ کے لیے-- حورعین نے بتایا۔۔۔

حرم بھی چیزوں کو دیکھ رہی تھی۔۔ ہر ایک تحفہ مہنگا تھا۔۔

کیا سچ میں میری شادی ہو رہی ہے۔۔ مجھے یقین نہیں آرہا۔۔ حرم نے کہا۔

جب تم آغا ہاؤس پہنچ جاؤ گی نا تمہیں تب بھی یقین نہیں آنا۔۔ شزا نے کہا۔۔

ہاں ساری عمر گزر جانی۔۔اسکے بچوں کی بھی شادی ہو جائے گی-- اسکو تب بھی یقین نہیں آنا۔۔حور عین کی بات پر شزا اور حور عین نے قہقہہ لگایا جب حرم نے دونوں کو گھورا تھا۔۔

ایمان سے۔۔اسطرح فرہاد آغا کو مت گھورنا۔۔وہ فنا ہو جائے گا۔۔ہاہا۔۔شزا نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

باز آجاؤ تم دونوں۔۔کافی رات ہو گئی ہے-- سو جاؤ اب۔۔حرم نے غصے سے کہا۔۔

تمہیں سونا چاہیئے-- شادی تمہاری ہونے جا رہی ہے۔۔خود کا خیال رکھو بھئی--

تم لوگوں کی بکواس نہیں بند ہو گی۔۔ مرو تم دونوں۔۔ حرم نے کمبل منہ پر لیتے ہوئے کہا۔۔

اور اسے اپنے پیچھے شزا اور حور عین کا قہقہہ سنائی دیا۔

حمزہ بیڈ پر کروٹیں بدل رہا تھا۔۔ نیند اسکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔ بار بار ایک پریشان سا چہرہ اسکی آنکھوں میں گھوم جاتا تھا۔۔ وہ اٹھ بیٹھا تھا۔۔

یہ مجھے کیا ہو رہا ہے۔۔ کیوں بار بار اسکا چہرہ نظر آ رہا ہے۔۔ وہ بیڈ سے نیچے اتر آیا تھا۔۔

تیری واٹ لگ چکی ہے۔۔ اب میں کیا کروں۔۔؟؟ وہ کمرے میں چکر کاٹ رہا HD لگتا ہے تھا۔۔

تھک کر اس نے فرہاد کا نمبر ملایا۔۔

خیریت اتنی رات کو کال۔۔تم سوئے نہیں ابھی تک۔۔ یا پھر کوئی شیطانی منصوبہ بنا رہے ہو۔۔؟؟اسے فرہاد کی آواز سنائی دی۔۔

فرہاد میری واٹ لگ گ ئی ہے-- حمزہ نے کہا۔۔

واٹ۔۔؟؟فرہاد کی آواز ابھری۔۔۔

میرا مطلب میں ٹھیک نہیں ہوں۔ ۔۔حمزہ نے کہا۔۔

کیوں کیا ہوا۔۔ کہیں پیٹ تو نہیں خراب ہو گیا۔۔ فرہاد نے پوچھا۔۔

لو کرلو بات۔۔ تم ڈاکٹر ہو اسکا مطلب یہ تو نہیں کہ تمہارے دماغ میں بیماریوں کے علاوہ اور کچھ آئے ہی نا۔۔ حمزہ نے جلتے ہوئے کہا۔۔

صاحب کو بہت غصہ آیا ہوا ہے۔۔ HD خیریت تو ہے آج

مجھے لگتا ہے مجھے وہ ہو گیا ہے۔۔وہ بھی پہلی نظر میں۔ حمزہ نے اٹکتے ہوئے کہا۔۔

وہ کیا۔۔ فرہاد نے پوچھا۔۔

یار تم سمجھ جاؤ نا۔۔میں بھی تو بنا تمہارے بتائے تمہاری فیلنگز کو سمجھ گیا تھا نا۔۔حمزہ نے کوفت سے کہا۔۔

فلو ہو گیا ہے کیا۔۔فرہاد نے پوچھا۔۔وہ جان بوجھ کر حمزہ کو تنگ کر رہا تھا۔۔

اور حمزہ نے اپنا سر پیٹ ڈالا۔۔۔اللہ تم جیسا نکما۔۔ال رومینٹک۔۔سڑیل مزاج۔۔کزن کسی کو بھی نا دے۔۔

ہاہاہا۔۔فرہاد کا قہقہہ ابھرا۔۔

ہنس لو۔۔اور ہنس لو بیٹا۔۔حمزہ نے رونی صورت بنا کر کہا۔۔

کچھ بتاؤ گے تو ہی مجھے کچھ پتا چلے گا نا۔۔فرہاد نے ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔۔

بھاڑ میں جاؤ تم۔۔حمزہ نے جل کر کہا۔اور فون کاٹ دیا۔۔

#Rome_Italy

رون۔۔رون۔۔رون۔۔ہر طرف سے رون کے نعرے لگ رہے تھے۔۔رات کے ۱۱ بجے روم کیا گیا تھا۔۔رون اپنی ہیوی بائیک کے Block یونیورسٹی سے تھوڑا آگے کا پورا روڈ ساتھ موجود تھا۔۔اسکے مقابلے میں سپینزا یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس تھے۔۔

ون وہیلنگ سٹارٹ ہونے والی تھی۔۔دونوں یونیورسٹیز کے سینکڑوں سٹوڈنٹس وہاں موجود تھے۔۔سب جانتے تھے رون کو ہرانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔۔ یہ سارے ڈرامے اور بیٹ یونیورسٹی سے باہر لگائی جاتی تھیں۔۔بیٹ ایک لڑکی پر لگی تھی۔۔جو جیتے گا وہ اس لڑکی کا بوائے فرینڈ بنتا۔۔

رون کو تو بس بیٹ لگانے کا موقع چاہیئے ہوتا تھا۔۔ بیٹ کس چیز پر لگ رہی ہوتی تھی اس بات سے اسکو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔

جو زیادہ دیر تک بنا گرے اور بنا رکے ون وہیلنگ کرتا وہ فاتح کہلاتا۔۔

چار بائیکس لائن میں لگی تھیں۔۔ جن میں یونیورسٹی آف روم سے صرف رون تھا۔۔ باقی تین #سپینزا یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس تھے۔۔

رون ابھی بھی وقت ہے۔۔ بیٹ چھوڑ دو۔۔ ان میں سے ایک نے رون سے کہا۔۔

خود ہیلمٹ پہن کر مجھ سے یہ بات کہہ رہے ہو۔۔ ڈر لگ رہا ہے کیا۔۔؟؟ رون نے جواب دیا۔۔

ہم کسی سے نہیں ڈرتے۔۔دوسرے نے کہا۔۔

ڈر تم لوگوں کے اندر موجود ہے۔۔رون نے کہا۔۔اس نے ہیلمٹ بھی نہیں پہنا تھا۔۔

اوکے۔۔لیٹس سی۔۔ تیسرے نے کہا۔۔

ایک سٹوڈنٹ نے سیٹی بجائی۔۔ ساتھ ہی ریڈ کلر کا رومال لہرایا۔۔اور یہ ہوگ ئی ریس سٹارٹ۔۔

چاروں بائیک ایک فراٹے سے آگے بڑھی تھیں۔۔ بڑھتی جا رہی تھیں۔۔ پھر ایک دم سب نے بائیک ک ااگلا ٹائی را وپر اٹھایا۔۔ریس سٹارٹ تھی۔۔پورا روڈیونیورسٹی کے سٹوڈنٹس سے بھرا ہوا تھا۔۔

وہ چاروں عجیب سے کرتب دکھا رہے تھے۔۔ایک لڑکا بائیک کے اوپر کھڑا ہو گیا تھا۔۔اور بائیک اپنے آپ چل رہی تھی۔۔سب حیران تھے۔۔پھر اچانک اسکے راستے میں کوئی چی ز آئی-- اور وہ بائیک سمیت نیچے۔۔بہت دور تک اسکی بائیک گھسیٹے ہوئے گئی تھی۔۔ اور وہ لڑکا خود بھی۔۔

ہووووو۔۔ہر طرف سے آواز ابھری تھی۔۔کچھ لوگوں نے منہ دوسری طرف کرلی ئے تھے۔۔اس لڑکے کے گروپ کے باقی لڑکے بھاگے گ ئے-- اسے اٹھایا اور ہاسپٹل لے گ ئے-- ایک طرح سے جان کا سودا لگایا گیا تھا۔۔ مگر پرواہ کس کو تھی۔۔

اب تین بج چکے تھے۔۔وہ دونوں لڑکے کوشش کر رہے تھے کہ رون ان سے آگے نا نکل پائے-- اور وہ رون ہی کیا جو ہار جائے-- وہ دونوں سے کھیل رہا تھا۔۔

تینوں بائیک کافی آگے نکل چکی تھیں۔۔تب وہاں ریم اور زی آئے--

کیا ہو رہا ہے۔۔زی نے پوچھا۔۔

رون کی بیٹ لگی ہے۔۔ڈیرک وہیں موجود تھا۔۔

بیٹ کس سے لگی ہے۔۔ہماری یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس ہیں یا دوسری۔۔۔؟؟ریم<رومان> نے پوچھا۔۔

سپنزا یونیورسٹی کے ہیں۔۔ڈیرک نے جواب دیا۔۔۔

آج رون کی خیر نہیں۔۔ برا پھنسا ہے۔۔ جمی بھی ہجوم سے نمودار ہوا۔۔

ایک لڑکی پر بیٹ لگائی ہے-- شالے بھی جمی کے پیچھے آئی-- ی عنی زی کا پورا گروپ وہاں موجود تھا--

رون کو بیٹ سے مطلب ہے-- بیٹ کس چیز پر لگ رہی ہے اس سے نہیں--ڈیرک نے جواب دیا--

معاملہ سیریس ہے--اپنی یونیورسٹی کی عزت کا سوال ہے--شالے نے کہا--اتنی عوام میں انہیں زور زور سے بولنا پڑھ رہا تھا--

وہ لوگ چیٹنگ کریں گے--صاف نظر آرہا ہے--زی نے دور سے بائیک کو دیکھتے ہوئے کہا--

اوکے یہ پکڑو۔۔۔رومان نے اپنی جیکٹ اتار کر ڈیرک کو پکڑائی--

تم کیا کرنے لگے ہو۔۔؟؟زی نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

اپنی یونیورسٹی کی عزت کا سوال ہے۔۔رومان نے جواب دیا۔۔

ریم تم پاگل ہوگئے ہو۔۔جمی نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

پاگل پن ہم روم یونیورسٹی والوں کے خون میں شامل ہے۔۔وہ بھاگتا ہوا ایک طرف گیا۔۔کچھ سیکنڈ بعد ایک اور بائیک کی آواز ابھری۔۔سب نے مڑ کر پیچھا دیکھا۔۔

اور جہاں سے ریس سٹارٹ ہوئی تھی۔۔وہاں پر رومان ایک بائیک کے ساتھ موجود تھا۔۔
وہ بائیک کو گی ئی رلگا رہا تھا۔۔

اور رومان کو دیکھ کر اسکی یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس نے خوب ہوٹنگ کی۔۔بے شک رون اکیلا ہی کافی تھا چاہے دس لوگ بھی اسکے مقابلے میں ہوتے۔۔لیکن وہ کہتے ہیں نا ایک سے بھلے دو۔۔

ایک تیز آواز کے ساتھ رومان کی بائیک فراٹے بھرتی آگے نکل گ ئی۔۔

یس۔۔ڈیرک نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔اور ریم کو بائیک پر دیکھ کر اسکی یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس کا حوصلہ بڑھا تھا۔۔

بے شک رون،ریم کو اپنا جانی دشمن سمجھتا تھا۔۔مگر یہ بھی سچ تھا۔۔ان دونوں سے بڑھ کر وہاں کوئی اور بیسٹ فرینڈز بھی نہیں تھے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نادر کو پولیس نے اریسٹ کر لیا ہے حرم۔۔اگلا دن ثانی آپی نے اسے بتایا۔۔

حرم کو سمجھ نہیں آیا کہ اسے خوش ہونا چاہیے ی انہیں۔۔ لیکن اس نے شکر ضرور کیا تھا۔۔

تم نے جو کہا وہ سچ تھا۔۔ بابا جان بہت پریشان ہیں۔۔وہ بتا رہی تھیں۔۔

اووو۔۔ حرم کو سچ میں افسوس ہوا۔۔

نادر نے انہیں بہت تنگ کیا ہوا ہے۔۔ لیکن ابھی انویسٹیگیشن جاری ہے۔۔ باباجان پولیس اسٹیشن نہیں گ ئے-- وہ کہہ رہے تھے کچھ دن ہوالات کی ہوا کھایا گا تو اسکا دماغ درست ہو گا۔۔ لیکن نادر کا زیادہ دن جیل میں رہنا بابا کی ریپوٹیشن کو خراب کرے گا۔۔

ہمم۔۔۔ یہ نادر کو سمجھنا چاہی ئے-- اس نے کسی کی فیملی کی عزت کو داؤ پر لگا دیا ہے۔۔ کیا عزت بچی ہو گی اس لڑکی کی فیملی کی۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔

وہ سب تو ٹھیک ہے۔۔ بس تم دعا کرو کہ سب ٹھیک ہو جائے-- نادر سدھر جائے-- ثانی آپی نے کہا

اس جیسے انسان کہاں سدھرتے ہیں۔۔ حرم نے دل میں سوچا تھا۔۔

لیکن یہ سب ہوا کیسے۔۔ کس نے کمپلین کی۔۔ کس نے نادر کو دیکھا ہو گا۔۔وہ سوچ رہی تھی۔۔

چلو جس نے بھی کیا بہت اچھا کیا۔۔ پھر وہ مسکرادی۔۔اسے اسکے گناہوں ی سزا ملنی چاہیئے--

----

نتاشہ بھابھی میں بھی چلوں آپ لوگوں کے ساتھ لاہور۔۔ حمزہ نے انہیں بیگ پیک کرتے دیکھا تو کہا۔۔

کیوں۔۔ تم کیا لینے جاؤ گے-- انہوں نے پوچھا۔۔

میں بھی شاپنگ کر لونگا۔۔وہ معصومیت سے بولا۔۔

بھائی-- عالیہ نے کمرے میں HD آپکی اطلاع کیلی ئے عرض ہے شادی آپکی نہیں ہو رہی۔۔ آتے ہوئے کہا۔۔اور ویسے بھی ہم حرم بھابھی کیلی ئے شاپنگ کرنے جا رہے ہیں۔۔انہیں ساتھ لے کر انکی پسند سے شاپنگ کریں گے۔۔

ہاں تو ٹھیک ہے میں ڈرائیور کی ذمہ داری پوری کرونگا۔۔۔وہ جانا چاہتا تھا۔۔صرف اس لی ئے کہ وہ حور عین کو دیکھ سکے۔۔

سمیع بھائی کا ڈرائیور موجود ہے وہاں۔۔وہ یہ ذمہ داری پوری کرے گا۔۔نتاشہ بھابھی نے بتایا۔۔

کون جانا چاہتا ہے لاہور۔۔زیبا بیگم جو ابھی آئی تھیں انہوں نے پوچھا۔۔

میں۔۔حمزہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔

اور یونیورسٹی کون جائے گا۔۔؟؟وہ پوچھ رہی تھیں۔۔

وہ میں چھٹیاں لے لونگا۔۔ حمزہ نے فوراً جواب دیا۔۔۔

تم کیا دو ہفتے کی چھٹیاں لو گے۔۔زیبا بیگم نے پوچھا۔۔

جی ممانی۔۔ حمزہ نے جواب دیا۔۔

بالکل بھی نہیں۔۔ خبردار کوئی ضرورت نہیں ہے اتنی چھٹیاں کرنے کی۔۔اپنی سٹڈی کی طرف دھیان دو یہ تمہارا لاسٹ ای ئی رہے۔۔اور زیبا ممانی میں پرنسپل کی روح جاگ اٹھی تھی۔۔

اپنی یونیورسٹی سے ایک بھی چھٹی نہیں کرتا۔۔اور کہاں دو ہفتوں کیلیے-- دال میں HD یہ کچھ کالا لگ رہا ہے مجھے۔۔عالیہ نے مشکوک نظروں سے حمزہ کو دیکھتے ہوئے سوچا۔۔

اور حمزہ کا منہ لٹک گیا تھا۔۔

ایک ہفتے بعد میں جاؤں گی-- پھر تم میرے ساتھ چلنا۔۔ابھی بس نتاشہ اور عالیہ کو جانے دو۔۔زیبا ممانی نے کہا۔۔

جی ٹھیک ہے جسے آپکی مرضی۔۔وہ کہتا ہوا باہر چلا گیا۔۔

ارے HD صاحب کیا بات ہے۔۔عالیہ اسکے پیچھے لپکی۔۔

کچھ نہیں۔۔وہ بجھ سا چکا تھا۔۔

مجھے بھی نہیں بتاؤ گے کی ا۔۔اپنی بہن کو۔۔عالیہ نے بھولا منہ بناتے ہوئے پ وچھا۔۔

کیا مجھے عالیہ سے شئ ئی ر کرنا چاہی ئے-- وہ سوچ رہا تھا۔۔

بتادونگا۔۔وقت آنے پر۔۔حمزہ نے کہا۔۔اور سٹی بجاتا فضا میں اچھلتا چلا گیا۔۔ویسے بھی وہ زیادہ دیر اداس نہیں رہ سکتا تھا۔۔

پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ وہیلنگ سٹارٹ تھی۔۔ کوئی بھی ہار نہیں مان رہا تھا۔۔ رون نے حیران ہو کر رومان کی طرف دیکھا تھا۔۔ رومان نے وکٹری کا نشان بنایا۔۔ یعنی میں ہوں۔۔

ایک کلو میٹر تک لمبی سڑک پر وہ چکر لگا رہے تھے۔۔ رون ن ئے ن ئے کرتب دکھا رہا تھا۔۔

ان دو لڑکوں میں سے ایک پھر گر چکا تھا۔۔ اب تین بچ چکے تھے۔۔

گیم میں تھوڑی سی تبدیلی کر دی گ ئی تھی۔۔ اب ایک باڑ لگائی گئی تھی۔۔ 25 فٹ اونچی۔۔ جو ون وہیلنگ کرتے ہوئے پ ار کر جاتا وہ جیت جاتا۔۔

اور زی کا دل تو ہلق میں آگیا تھا۔۔ یہ غلط بات ہے وہ چلائی۔۔ یہ گی م کا حصہ نہیں تھا۔۔

یہ کام سپینزا یونیورسٹی کے سٹوڈنٹ کے کہنے پر کیا گیا تھا۔۔

اور دیکھنے والوں کا شور اور بڑھ چکا تھا۔۔

یہ کوئی بھی نہیں کر پائے گا۔۔اس لڑکے کی تو ٹریننگ ہے۔وہ کر لے گا۔۔۔مگر رون اور ریم۔۔جمی نے کہا۔۔

رون کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔اور جب رون ساتھ ہو تو ریم بھی کبھی ہار نہیں سکتا۔۔ڈیرک نے کہا۔۔

اسے روکو۔۔انہیں چوٹ لگ جائے گی۔۔ زی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔۔

وہ اس لڑکے کے پاس گ ئی جس نے وہ باڑ لگائی تھی۔۔

please stop it..

زی نے کہا۔۔

No.. never..

اس لڑکے نے جواب دیا۔۔

اب تینوں بائیک ایک لائی ن میں دوبارہ کھڑی ہو گ ئی تھیں۔۔۔اور پھر ریس ایک بار پھر

سٹارٹ ہوئی--

تینوں بائیک ہوائی سپیڈ کے ساتھ اڑ رہی تھیں۔۔ سبھی کے سانس اٹکے ہوئے تھے۔۔

اور پھر یہ کیا۔۔ وہ بار 5 فٹ مزید اونچی ہو گئی تھی۔۔ اور یہ کام کرنے والے رون کے گروپ کے لڑکے تھے۔ ۔۔

سپینز ایونیورسٹی والا یہ دیکھ کر چونک گیا۔۔ اسکی تو 25 فٹ تک کی پریکٹس تھی۔۔

تینوں بائیک اونچا ہوا میں اٹھیں۔۔ اور پھر وہ لڑکا بار سے ٹکرایا۔۔ اور دھڑام۔۔ بائیک سمیت نیچے گرا۔۔ جبکہ رون اور ریم بار کراس کر چکے تھے۔۔

واؤ ؤ ؤ۔۔ ہر طرف شے شور ابھرا۔۔

انکی بائیک کافی دور جا کر نیچے زمین پر اتری تھیں۔۔۔رون بائیک ہوا میں ہی چھوڑ چکا تھا۔۔بائیک دور جا گری تھی۔۔جبکہ وہ خود ہوا میں اچھلتا نیچے آیا۔۔اور آرام سے سپائڈر مین کے انداز میں نیچے بیٹھ چکا تھا۔۔

البتہ رومان بائیک سمیت نیچے گرا تھا۔۔رومان کو دیکھ کر ہی سپینز ایونی والوں کا حوصلہ ٹوٹا تھا۔۔زی اور ڈیرک رومان کی طرف بھاگے۔۔

اور پھر اچانک ہر طرف افراتفری پھیل گئی۔۔

بھاگو۔۔پولیس آگئی۔۔ پولیس کے سائرن کی آواز آ رہی تھی۔۔

پولیس کو فون کس نے کیا۔۔جمی نے چلاتے ہوئے پ وچھا۔۔

میں نے۔۔شالے نے کہا۔۔۔

ایڈیٹ۔۔بھاگو اب یہاں سے۔۔۔وہ چلایا۔۔۔

سارے سٹوڈنٹس بنا پیچھے دیکھے بھاگ رہے تھے۔۔کوئی بھی پولیس کے ہاتھ نہیں لگنا چاہتا تھا۔۔زی اور ڈیرک نے ریم کو سہارا دے کر اٹھایا تھا۔۔وہ پانچوں گاڑی میں بیٹھے۔۔اور غائب ہو گ ئے--

سب سے آگے رون بھاگ رہا تھا۔۔اسکے پیچھے یونی کے دیگر سٹوڈنٹس تھے۔۔سب جانتے تھے کہ رون کسی اچھی جگہ چھپے گا۔۔

رون نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔اسکے پیچھے سٹوڈنٹس کی ایک لائی ن لگی ہوئی تھی۔۔اور ایک بار پھر رون نے پورے روم کو اپنے پیچھے لگایا ہوا تھا۔۔

یہ پاگل میرے پیچھے کیوں آ رہے ہیں۔۔رون نے سوچا۔۔اور پھر اسکے پاس سے ایک گاڑی گزری۔۔رون اچھلا اور چھلانگ لگا کر گاڑی کی چھت پر چڑھ گیا۔۔اب ہر کوئی تو یہ نہیں نا کر سکتا تھا۔۔

کچھ دور جانے کے بعد گاڑی ایک بلڈنگ کے پاس سے گزری۔۔اور رون نے پھر سپائڈر مین کی طرح چھلانگ لگائی اور اس بلڈنگ میں بنی ونڈو پر چپٹ گیا۔۔پھر وہ پائپ کے زریعے بلڈنگ کے اوپر جا چکا تھا۔۔

کچھ سٹوڈنٹس ادھر ادھر گلیوں میں بکھر گ ئے تھے۔۔کچھ چھپ چکے تھے۔۔پولیس کے ہاتھ کچھ بھی نہیں آیا تھا۔۔سوائے وہاں پڑی دو ہیوی بائیک س کے۔۔پولیس والے بائیک س اٹھا کر لے گ ئے تھے۔۔

پولیس کے جانے کے بعد پاس ہی چھپا ہوا ٹام نکلا جو رون کا چیلا تھا۔۔ہیلو رون۔۔اس نے رون کو کال کی۔۔

پولیس بائیک اٹھا کر لے گ ئی ہے۔۔ ہاں ہاں۔۔نمبر پلیٹ پہلے ہی بدل تھی۔۔ہاں وہ سپینز ایونی والے لڑکے کے ساتھ۔۔ٹام بتا رہا تھا۔۔

وہ کھیل کھیل میں بہت سے کھیل جاتے تھے۔۔ یعنی اب پکڑا جاتا تو وہ لڑکا جد نے رون سے بیٹ لگائی تھی۔۔

یہ کیا ہوا ہے۔۔؟؟آنی رومان کے پاؤں سے نکلتے خون کو دیکھ کر پریشان ہو چکی تھیں۔۔

کچھ نہیں آنی۔۔وہ بس ایک چھوٹا سا ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا۔۔رومان نے جواب دیا۔۔

وہ لوگ اسے کمرے میں لے آئے تھے۔۔جمی،ڈیرک،شالے بھی انکے ساتھ تھے۔۔

میں گرم دودھ لے کر آتی ہوں۔۔آنی کہتے ہوئے کچن کی طرف گ ئیں۔۔

آخر کیا ملا تمہیں یہ کر کے۔۔زی نے پوچھا۔۔۔

اور رومان کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری ہوئی تھی۔۔

ٹھاااااا۔۔ کی آواز سے لاؤنج کی ایک کھڑکی کھلی تھی ۔۔

آنی نے کچن سے باہر نکل کر دیکھا تو رون کھڑکی سے اندر چھلانگ لگائی۔۔۔

رون تم۔۔ آنی نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

آنی ریم کہاں ہے۔۔؟؟ آج میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔۔ وہ غصے سے بپھرا ہوا تھا۔۔

کیا ہوا آنی۔۔ زی کمرے سے نکل کر آئی۔۔ اور رون کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔۔

ریم کے بچے۔۔وہ چلاتا ہوا کمرے کی طرف گیا۔۔

You idiot.. stupid.. how dare you..

رون غصے سے بول رہا تھا۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری گیم خراب کرنے کی۔۔

اور رومان کے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔جو رومان نے کیا تھا وہ کوئی بھی سمجھ نہیں پایا تھا۔۔صرف رون کو سمجھ آئی تھی۔۔اور رومان تب سے رون کا ہی ویٹ کر رہا تھا۔۔

آنی دودھ کا گلاس لے کر کمرے میں آئی--

لیکن رون ہوا کیا ہے کچھ بتاؤ تو۔۔اور کس گیم کی بات کر رہے ہو۔۔آنی نے پوچھا۔۔

آپکو نہیں بتایا اس نے۔۔رون نے حیرانگی سے دیکھا۔۔

اور آنی نے ان پانچوں کی طرف دیکھا۔۔۔جمی شالے اور ڈیرک تینوں نظریں چرا چکے تھے۔۔

کیا ہو رہا ہے یہ سب۔۔؟؟آنی نے غصے سے پوچھا۔۔

اسکو یہ چوٹ ون وہیلنگ میں لگی ہے۔۔میری گیم میں گھس گیا تھا یہ۔۔رون نے غصے سے کہا۔۔

لیکن اس نے تمہاری ہیلپ کرنے کیلیئے کی ا۔۔ڈیرک نے کہا۔۔

ہیلپ۔۔ کیسی ہیلپ۔ یہ جان بوجھ کر میری گیم گھسا۔۔تا کہ یہ گیم جیت جائے۔ -- اگر نا بھی جیتے تو میرے برابر رہے اور میں اس لڑکی کو گرل فرینڈ نا بنا سکوں۔۔رون نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا۔۔

اور سب نے حیران نظروں سے ریم کی طرف دیکھا۔۔وہ بیڈ پر لیٹا مسکرا رہا تھا۔۔ جتنا رون کو غصہ آ رہا تھا۔۔ریم کو اتنی خوشی ہو رہی تھی۔۔

اور پولیس کو کال کس نے کی۔۔رون گرایا۔۔اور شالے کا رنگ فق ہو گیا۔۔

ہمیں نہیں پتا۔۔۔جمی نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔۔

گیم میں جیت چکا ہوں۔۔رومان نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔

جی نہیں۔۔گیم میری تھی اور میں جیتا۔۔رون نے کہا۔۔

راڑ کراس کرنے کے بعد جو پہلے زمین کو چھوتا ہے وہ جیت جاتا ہے۔۔اور بائیک سمیت میں پہلے نیچے گرا۔۔تو میں جیتا نا۔۔رومان نے سکون سے کہا۔۔

دیکھ لیں آنی۔۔رون نے آنی سے کہا۔۔

ہاں تو یہ تم سے جمی کا بدلا ہے۔۔اور سسلی کلب کا بھی جو تم نے سب کو تنگ کیا تھا۔۔رومان نے کہا۔۔

انکی لڑائی کبھی ختم نہیں ہونی۔۔میں ریم کیلی ئے کھانا لے آتی ہوں۔۔ زی سوچتے ہوئے کمرے سے باہر گ ئی--

رومان بہت غلط بات ہے۔۔۔اور تم رون۔۔آنی نے رون کو کان سے پکڑا۔۔ یہ سارے الٹے آئڈیے تمہارے زہن میں کہاں سے آتے ہیں۔۔انہوں نے پوچھا۔۔

ریم تم دودھ پیو۔۔ تمہیں چوٹ لگی ہے۔۔شالے نے گلاس اسکی طرف کرتے ہوئے کہا۔۔

اور گلاس رون نے اچک لیا۔۔اسکو میں پلاتا ہوں دودھ۔۔افففف آنی چھوڑیں بھی۔۔رون نے کان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

اور پھر وہ ایک ہی گھونٹ میں پورا گلاس پی گیا۔۔زی کھانا لے کر آئی تھی۔۔روماں کیلی ئے--

لیکن پلیٹ رون پکڑ چکا تھا۔۔اب مجھے غصہ آ رہا ہے۔۔اور مجھے غصے میں بہت بھوک لگتی ہے۔۔

وہ پلیٹ سے چاول کھا رہا تھا۔۔

اب تم اپنی ٹرن کیل ئے تیار ہو جاؤ ریم۔۔۔ تمہیں پورے روم کی سڑکوں پر نا گھمایا تو میرا نام

بھی رون نہیں۔۔وہ غصے سے کہتا کمرے سے باہر نکلا۔۔

روماں ہنس رہا تھا۔۔آج اس نے رون کی اسکی ن ئی جی ایف کے ساتھ گزرنے والی شام برباد

کر کے پچھلے بدلے لے لی ئے تھے۔۔

آنی رون کے پیچھے گ ئی-- وہ کھڑکی کی طرف جا رہا تھا۔۔

رون دروازے سے جاؤ-- آنی نے کہا۔۔

مزہ نہیں آتا آنی۔۔اینڈ تھینک یو کھانا اچھا تھا۔۔اور وہ کہتا کھڑکی سے باہر چھلانگ لگا چکا تھا۔۔

زی نے اپنے کمرے کی کھڑکی کھولی تھی۔۔وہ آس پاس بنے گھروں کی چھتوں پر چھلانگے لگاتا۔۔ اچھلتا۔۔۔دور جا رہا تھا۔۔

کچھ لوگوں نے اپنے کمرے کی کھڑکیاں کھول کر باہر جھانکا تھا کہ کون ہے۔۔ مگر تب تک رون دور جا چکا تھا۔۔

اور پورے روم میں رون جیسا لیجنڈ کہیں نہیں ہو گا۔۔زی نے سوچا اور کھڑکی بند کر دی۔۔

♥♥♥♥♥♥

عالیہ اور نتاشہ بھابھی لاہور پہنچ چکی تھیں۔۔وہ پچھلے ایک ہفتے سے روز حرم کو لے کر شاپنگ مال جاتی تھیں۔۔ڈھیروں ڈھیر شاپنگ کر ڈالی تھی انہوں نے۔۔ حرم کا تو بس نام تھا۔۔ورنہ عالیہ ہر

چیز اپنی پسند کی لے رہی تھی۔۔ یہ اچھا لگے گا آپ پر حرم۔۔وہ کہتی اور ڈریس خرید لیتی۔۔ایک ہفتے میں وہ تین بار حرم کو پارلر لے جا چکی تھی۔۔فاریہ بھابھی بھی اکثر انکے ساتھ ہوتی تھیں۔۔ اور کبھی حورعین اور کبھی شزا۔۔

اور حرم پریشان تھی اسکی بیسٹ فرینڈ کشف ناراض ہو چکی تھی۔۔کیونکہ وہ یہ کہہ رہی تھی کہ حرم نے اسے کچھ بھی نہیں بتایا اور شادی کی ڈیٹ فکس بھی ہو گ ئی-- اور حرم اسے کیسے سمجھاتی کہ سب اتنی جلدی میں ہوا تھا۔۔اسے خود نہیں پتا چلا۔۔اسے تو یہ سب خواب لگ رہا تھا۔۔

ساری شاپنگ تقریباً مکمل ہو چکی تھی صرف برائیڈل ڈریس رہ چکا تھا۔۔

حرم کے گھر میں بھی سب تیاریاں کر رہے تھے۔۔روز بازار کے چکر لگتے تھے۔۔روز ن ئی ن ئی چی زیں۔۔ایک ہفتہ کیسے گزرا کچھ پتا ہی نہیں چلا۔۔اب کچھ دن بچے تھے شادی میں۔۔

اور نادر پچھلے ایک ہفتے سے جیل میں تھا۔۔ فرہاد نے سختی سے کہا تھا کہ وہ چھوٹنے نا پائے-- نادر سب کچھ بتا چکا تھا کہ اس لڑکی نے نادر کے ایک دوست کو ریجیکٹ کیا تھا۔۔ تو انہوں نے زبردستی لڑکی کو اٹھا لیا اور اب وہ زبردستی اسکا نکاح کرنے والے تھے۔۔

آفاق تایا بھی شادی کی تیاریوں میں لگے تھے۔۔ انہیں یہ ن ئی رشتے داری بہت عزیز تھی۔۔ نادر سے ملنے وہ جیل گ ئے تھے لیکن نادر کا دماغ ابھی درست نہیں ہوا تھا۔۔ اس ل ئے انہوں نے سوچا کہ شادی نپٹ جائے تو پھر وہ کچھ کریں گے اسکا۔۔ لوگوں سے انہوں نے کہہ دیا تھا کہ نادر کام کے سلسلے میں شہر سے باہر گیا ہے۔۔

اور تائی امی روز حرم کو بددعائیں دیتی تھیں۔۔ اسکی وجہ سے نادر نے یہ سب کیا۔۔ اسکی وجہ سے شہرین پاگلوں کا سا بی ہیو کرتی تھی۔۔ انکا بس چلتا تو وہ حرم کو جان سے مار دیتیں۔۔

البتہ وہاج بھائی اور ثانی آپی بھی شادی کی تیاریوں میں مصروف تھے۔۔اور وہ دونوں بھی بہت خوش تھے۔۔

اور حور عین نے اتنی مشکل تھے اسد کو منایا تھا۔۔ہزار منتیں کی پھر اس دشمن جان نے جا کر کہیں بات کی تھی۔۔حور عین جان چکی تھی کہ اب وہ اسد کے بنا نہیں رہ سکتی۔۔اور اسد کو بھی یہی لگتا تھا۔۔اسکے ایگزامز ختم ہو چکے تھے۔۔اب وہ گھر آیا ہوا تھا۔۔اور جیسے ہی اس نے حور عین سے شادی کی بات تائی سے کی انہوں نے پورا گھر تو کیا۔۔۔پورا لاہور سر پر اٹھالیا تھا۔۔

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے اسد۔۔نفیسہ تائی نے اسد کو گھورتے ہوئے کہا۔۔

جی میں حور عین سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔اسد نے کہا۔۔

جس لڑکی کی بہن کی وجہ سے تمہارا بھائی جیل میں ہے۔۔اور جس لڑکی کی بہن کی وجہ سے شہرین کی یہ حالت ہے تم اس لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہو۔۔نفیسہ تائی ک ولگ رہا تھا کہ اسد کا دماغی توازن کھو گیا ہے۔۔

جی میں حور عین کو چاہتا ہوں۔۔اور اسکے علاوہ کسی سے شادی نہیں کرونگا۔۔وہ ٹھوس لہجے میں بولا۔۔اور جو کچھ بھی ہوا اس میں حور عین کی کوئی غلطی نہیں۔۔

ہر گز نہیں۔۔میرے جیتے جی ایسا ہر گز نہیں ہو گا۔۔میں اس لڑکی کو اس گھر کی بہو ہر گز نہیں بنا سکتی۔۔نفیسہ تائی نے دوٹوک لہجے میں کہا۔۔

اور ایک تمہارا باپ ہے جو پاگل ہوئے پھر رہا ہے۔۔شادی کی تیاریاں تو ایسے کر رہا ہے جیسے اسکی اپنی بیٹی کی شادی ہو۔۔اپنے بچوں سے زیادہ اسے اپنا اسٹیٹس عزیز ہے۔۔

تو ٹھیک ہے۔۔۔میں بھی جا رہا ہوں پھر جب تک آپ میری بات نہیں مان لیتی میں اس گھر میں نہیں آؤں گا۔۔اسد کہتا ہوا اٹھا تھا۔۔

اسد اپنی ماں سے زیادہ تمہیں وہ لڑکی عزیز ہے۔۔نفیسہ تائی روہانسی ہوئی-- جانے کیا جادو ٹونا کروایا ہے ان لوگوں نے تم پر۔۔

آپ سے زیادہ مجھے کوئی بھی عزیز نہیں ہے مما۔۔بس آپ میری بات مان لیں۔۔اسد نے منت سے کہا۔

ہرگز نہیں۔۔نفیسہ تائی نے کہا۔

ٹھیک ہے پھر۔۔اللہ حافظ۔۔اسد کہتا ہوا باہر نکل گیا۔۔

اسد۔۔اسد۔۔۔نفیسہ تائی پکارتی رہ گئیں۔۔

اور وہ اتنی سردی اور شدید دھند میں شام کے وقت بنا کسی کوٹ اور سویٹر کے گھر سے چلا گیا۔۔

آج 23 جنوری تھی۔۔ حرم کی ہلدی کی رسم تھی آج۔۔اور اتنے دنوں میں ایک بار بھی نا فرہاد کا فون آیا تھا نا اس نے کیا۔۔ فرہاد ہاسپٹل میں بزی تھا۔۔اسے ڈبل ڈیوٹی بھی کرنی پڑ رہی تھی۔۔لہاظہ اسے فون کرنے کا ٹائم ہی نہیں ملا۔۔ویسے بھی کونسا لو میرج تھی۔۔بس میرج

تھی۔۔اور فرہاد کو خود نہیں پتا تھا۔۔وہ کیوں کر رہا ہے۔۔بس ایک جزبہ تھا۔۔ایک طلسم تھا جس کے وہ زیر اثر تھا۔۔ایک ان دیکھی طاقت تھی جو اس سے یہ سب کروا رہی تھی۔۔پیار کیلیئے اسکی زندگی میں کوئی جگہ نہیں بچی تھی۔۔پیار کب سے اسکی زندگی سے نکل چکا تھا۔۔لیکن وہ پر سکون تھا۔۔بس حرم اسکے پاس ہوتی اسکے سامنے ہوتی۔۔وہ بس یہی چاہتا تھا۔۔۔اور کون جانے کب کہاں۔۔محبت ہو جائے--

زیبا بیگم اور حمزہ لاہور آ چکے تھے۔۔حمزہ کتنا خوش تھا یہ صرف وہی جانتا تھا۔۔آج اسے دیدار ہوتا۔۔کیونکہ آج انہوں نے ہلدی کی رسم کیلیئے حرم کے گھر جانا تھا۔۔

فرہاد اور آغا جی ابھی بھی اسلام آباد میں تھے۔۔فرہاد بہت بزی تھا۔۔اور اس نے کوئی بھی رسم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔۔البتہ حرم کی ہر رسم پوری کی جا رہی تھی۔۔فرہاد نے کہا تھا کہ وہ ایک دن پہلے آ جائے گا۔۔اور آغا جی بھی انکے ساتھ ہی آتے۔۔باقی سارا انظام ڈاکٹر سمیع، سجاد آغا اور حمزہ نے سنبھال لیا تھا۔۔

حمزہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑا تیار ہو رہا تھا۔۔اسکی تیاری مکمل ہو چکی تھی۔۔اس نے پرفیوم سپرے کیا اور ایک آخری نظر خود کی تیاری پر ڈالی تھی۔۔

ہمممم۔۔۔آج وہ مجھے دیکھے۔۔اور پھر دل ہار جائے جیسا میں ہار گیا۔۔حمزہ نے خواہش کی۔۔

حمزہ جلدی چلو ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔۔فاریہ بھابھی نے کمرے میں داخل ہوتے کہا۔۔

ماشاءاللہ۔۔وہ حمزہ کو دیکھ کر حیران رہ گئی-- مجھے تو لگتا ہے حمزہ کہ شادی تمہاری ہو رہی ہے۔۔ انہوں نے کہا۔۔

ہاہاہا۔۔حمزہ کا قہقہہ ابھرا۔۔ہو جائے گی بس دعا کیجی ئے لڑکی مان جائے-- وہ بھی مجھ پر دل وجان سے فدا ہو جائے-- حمزہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

آہاں۔۔ مطلب لڑکی پسند کر چکے ہو۔۔وہ بولیں۔۔

جی بس کچھ ایسا ہی سمجھ لیں۔۔

اور پھر کچھ دیر بعد وہ گاڑی میں بیٹھے حرم کے گھر کی طرف رواں دواں تھے۔۔ مسکراہٹ تھی کہ حمزہ کے چہرے سے الگ ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

"ایک تم کو خدا سے مانگا ہے۔۔

" تم کہیں بے وفا نا ہو جانا۔۔۔

وہ تصور میں اس سے مخاطب تھا۔۔فاصلہ کم ہو رہا تھا اور اسکے دل کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

آخر اس دشمنِ جان کا گھر بھی آ ہی گیا تھا۔۔حمزہ سب سے پہلے گاڑی سے اترا تھا۔۔گیٹ پر وہاج بھائی اور ثانی آپی نے انکا استقبال کیا۔۔ شزا بھی ساتھ تھی۔۔ حمزہ کی نظریں اسے ڈھونڈ رہی تھیں۔۔۔ مگر وہ کہیں نظر نہیں آ رہی تھی۔۔ انہیں برآمدے نما لاؤنج سے گزار کر ڈرائنگ روم میں بٹھایا گیا۔۔ عالیہ تو بیٹھی ہی نہیں۔۔

حرم بابھی کدھر ہیں۔۔اس نے شزا سے پوچھا اور پھر اس کے ساتھ ہی حرم سے ملنے چلی گ ئی۔۔

کچھ دیر بعد زین اور نبیل آئے تھے۔۔ حمزہ کو کمپنی دینے کیلیئے۔۔ خیر وہ ان سے باتوں میں مصروف ہوگیا۔۔

عالیہ حرم کو دیکھ کر حیران رہ گئی تھی۔۔ پیلے رنگ گے سادہ سے سوٹ میں وہ بہت معصوم دکھائی دے رہی تھی۔۔ بالوں کی چٹیا بنا کر ایک طرف سے آگے کیا گیا تھا۔ بالوں میں پھول لگائے گئے تھے۔۔ کچھ دیر بعد نتاشہ اور فاریہ بھابھی بھی اسکے پاس آگئی تھیں۔۔

اففففف کسی نے نظر اتاری ہماری حرم کی۔۔ فاریہ بھابھی نے پوچھا۔۔

خود ہی تو کہا ہے کہ آپ لوگوں کی حرم ہے۔۔ تو پھر اتار لیجیئے نظر بھی۔۔ ثناء نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

رسم شروع ہونے لگی تو زیبا بیگم بھی حرم کے پاس آئی۔۔ انہوں نے ابھی تک حرم کو نہیں دیکھا تھا۔ اور اس وقت دیکھ کر انہوں نے فرہاد چوائس پر رشک کیا تھا۔ وہ بہت اچھی خاتون تھیں۔ لیکن ماضی میں ہوئے حادثے کے باعث وہ ڈر چکی تھیں۔ سامنے بیٹھی لڑکی انہیں معصوم اور بے ضرر نظر آرہی تھی۔ لیکن دل میں وہی ڈر تھا۔ جس نے زیبا بیگم کو حرم سے گھلنے ملنے نہیں دیا۔

خیر چائے اور دیگر لوازمات سے تواضع کرنے کے بعد ہلدی کی رسم کی گ ئی۔ نتاشہ بھابھی نے حرم کی نظر اتاری تھی۔۔

اور ایک حرم تھی جسے کچھ ہوش ہی نہیں تھا۔ یہ کیا ہوتا جارہا ہے اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا۔کوئی فیلنگز کوئی جزبہ اسے اپنے اندر محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ سب خوش تھے اسکے لیئے اتنا ہی کافی تھا۔ البتہ کشف فل ناراض تھی۔۔ وہ ابھی بھی پھولا ہوا منہ بنا کر اسے دیکھ رہی تھی۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو کشف۔۔ حرم نے پوچھا تھا۔۔

دیکھ رہی ہوں۔۔ یقین کرنے کی کوشش کر رہی ہوں کہ سچ میں تمہاری شادی ہو رہی ہے۔۔؟؟ کشف نے کہا۔۔

کر لو یقین اب۔۔ حرم نے ہلکی سی مسکراہٹ سے کہا۔۔اور کشف اس سے اتنی دیر ناراض نہیں رہ سکتی تھی۔۔

وہ اٹھ کر حرم کے پاس آئی۔۔ اور اسے گلے لگایا۔۔ بھول مت جانا مجھے۔۔ کشف نے بھرائی ہوئی آواز سے کہا۔۔ تم جانتی ہو میں تم سے سب سے زیادہ پیار کرتی ہوں۔۔

ارے۔۔روکیوں رہی ہو جانتی ہوں۔۔آج میری رخصتی نہیں ہے کشف۔۔مجھے بھی رلاؤ گی کیا۔۔ حرم نے پوچھا۔۔

سوری۔۔کشف کہتے ہوئے الگ ہوئی۔۔ 9سالوں کی دوستی ہے ہماری۔۔اگر تم شادی کے بعد زرا سا بھی بدلی نا تو تمہاری خیر نہیں۔۔ کشف نے مصنوعی غصے سے کہا۔۔

نہیں بدلتی میری جان۔۔حرم نے مسکرا کر جواب دیا۔۔

حمزہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کرے۔۔ڈرائنگ روم میں بیٹھے وہ بور ہو چکا تھا۔۔

صاحب تم آتے ہی نا۔۔ جس کام کیلی ئے آیا تھا وہ تو ہوا ہی HD اس سے اچھا تو نہیں۔۔ حورعین اسے ابھی تک نظر نہیں آئی تھی۔۔ البتہ کچھ دوسری لڑکیاں اسے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر گھور رہی تھیں۔۔

بی کی ئرفل۔۔ مجھے لگتا ہے تمہاری عزت یہاں محفوظ نہیں HD اوو ہے۔۔ حمزہ نے ان لڑکیوں کی طرف دیکھتے ہوئے خود سے کہا۔۔

شام کے بعداب رات ہو رہی تھی۔۔ عالیہ لوگ پتا نہیں کہاں غائب ہیں۔۔ وہ سوچ رہا تھا۔۔

تبھی اسکے موبائل پر بیل ہوئی۔۔ فرہاد کی کال ہے۔۔ وہ شکر مناتا کال سننے کیلئے باہر صحن میں آیا۔۔ اندر نیٹ ورک مسئلہ کر رہا تھا۔۔

وہ فون سن رہا تھا تب ہی اسکی نظر سیڑھیاں اترتی حورعین پر پڑھی تھی۔۔اور وہ تو کیا وقت بھی تھم گیا تھا۔۔

ہلکے پیلے رنگ کے چوڑی دار پجامہ کے اوپر اسی رنگ کی گھٹنوں سے زرا اوپر تک آتی شرٹ پہنے۔۔سبز رنگ کا ڈوپٹہ ہمیشہ کی طرح گلے میں لہرائے۔۔ پیلے اور سبز رنگ کی چوڑیوں سے بازو بھرے ہوئے تھے۔۔ وہ ننگے پاؤں سیڑھیاں اتر رہی تھی۔۔ کچھ ڈبے تھے اسکے ہاتھ میں جو شاید وہ اوپر سے لائی تھی۔۔ بالوں کی ٹیل پونی کیئے وہ سیدھا حمزہ کے دل میں اتری تھی۔۔ فرہاد بول رہا تھا مگر حمزہ کہاں سن رہا تھا۔۔ اسکی نظریں بس حورعین پر اٹکی تھیں۔۔

بھائی۔۔ عالیہ نے اسکی چوری پکڑ لی تھی۔۔ HD وہ جا چکی ہے۔۔

حمزہ چونکا۔۔وہ میں۔۔۔وہ میں فرہاد کی کال۔۔ حمزہ بڑبڑایا۔۔

سب جانتی ہوں میں۔۔عالیہ نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

آپکے چہرے پر سب کچھ لکھا ہے۔۔لیکن زرا احتیاط کیجی ئے۔۔ اس گھر میں اسکے بھائی بھی ہیں۔۔۔ عالیہ نے زین اور نبیل کی طرف اشارہ کیا۔۔

اور حور عین انہی کے پاس کھڑی تھی۔۔وہ شہزا نبیل اور زین جانے ایک طرف کھڑے کیا باتیں کر رہے تھے۔۔اور مسکرا رہے تھے۔۔

کہاں کھو گ ئے۔۔ عالیہ نے اسے گھم سم دیکھ کر کہا۔۔

اس قدر کشش ہے تمہاری اداؤں میں۔۔"

“ ہم اگر تم ہوتے۔۔۔۔تو خود سے عشق کر لیتے۔۔۔

بھائی۔۔ عالیہ نے اسے کندھے سے پکڑ کر ہلایا۔۔ HD بھائی۔۔

ہاں۔۔وہ چونکا۔۔

چلیں اندر یہاں بہت ٹھنڈ ہے۔۔عالیہ نے کہا۔۔

ہاں چلو۔۔حمزہ نے جواب دیا۔۔وہ خود وہاں زیادہ دیر کھڑا نہیں ہونا چاہتا تھا۔۔

اور پھر بیس منٹ بعد حورعین ڈرائنگ روم میں آئی تھی۔۔ ایک ٹرے میں چائے، پین کلرز اور پانی کا گلاس تھا۔ حمزہ اسے دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔۔

حورعین نے ٹرے اسکے ٹیبل پر رکھی۔۔ یہ میڈیسن کھالیں آپ۔۔وہ عالیہ نے بتایا کہ آپکے سر میں درد ہے۔۔اس لیۓ میں یہ چائے بھی بنا کر لائی ہوں۔۔ حمزہ حیران ہوا۔۔

اسکا مطلب حورعین سے عالیہ نے جھوٹ بولا تھا کہ حمزہ کے سر میں درد ہے اسے چائے وغیرہ دے دو۔۔ حمزہ سمجھ چکا تھا۔۔

تھینک ہو۔۔وہ خوشدلی سے مسکریا۔۔اور پیناڈول کے ساشے سے ساری گولیاں نکالنے لگ گیا۔۔

یہ آپ کیا کررہے ہیں۔۔حورعین حیران ہوئی

آپ نے کہا ہے میڈیسن کھالیں تو میں کھانے لگا ہوں۔۔ حمزہ نے جواب دیا۔۔

اتنی ساری۔۔ حورعین نے کہا۔۔

اور حمزہ نے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا جس پر 8 پیناڈول کی گولیاں نظر آرہی تھیں۔۔

یہ مجھے ہو کیا رہا ہے۔۔

سوری۔۔ وہ شرمندہ ہوا۔۔

صرف ایک کھالیں پھر یہ چائے پی لیجیئے گا۔۔ آپ ٹھیک ہو جائیں گے۔۔ حورعین کہہ رہی تھی۔۔

اور حمزہ کا دل کر رہا تھا کہ کاش وہ ہمیشہ اسکی ایسے ہی فکر کرتی رہے۔۔اسکا اتنا ہی خیال رکھے۔۔

حور عین کو کچھ عجیب سا لگ رہا تھا۔۔حمزہ کی آنکھوں میں عجیب سا لو دیتا تاثر تھا۔۔وہ جانے کیلیۓ کھڑی ہوئی۔۔ وہ گڑبڑا گیا۔۔

اچھا سنیں۔۔حمزہ نے آواز دی۔۔

جی۔۔حور عین نے رکتے ہوئے کہا۔۔

آپکا ڈریس بہت اچھا لگ رہا ہے۔۔حمزہ نے تعریف کی۔۔

اور حورعین نے اپنے ڈریس کی طرف دیکھا۔۔

اسکا مطلب میں اچھی نہیں لگ رہی۔۔ حورعین نے مشکوک نگاہوں سے پوچھا۔۔

نہیں میرا مطلب ڈریس اچھا لگ رہا ہے تو آپ بھی۔۔ حمزہ نے کہا۔۔

اچھا اسکا مطلب ڈریس زیادہ اچھا لگ رہا ہے اور میں کم۔۔ حورعین نے پوچھا۔۔

ارے نہیں۔۔ میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔اور HD نے ماشااللہ آج تک کسی لڑکی کی تعریف نہیں کی تھی۔۔ وہ بہت پریشان ہوا کہ کیا بول دیا میں نے۔۔

سمجھ گئی میں آپکا مطلب۔۔ ڈریس زیادہ اچھا ہے اس لیئے میں اچھی لگ رہی ہوں۔۔۔ ورنہ میں پیاری نہیں ہو ہے نا۔۔ حورعین نے منہ پھلایا۔۔ بلکہ وہ اسے جان بوجھ کر تنگ کر رہی تھی۔۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اتنا بولڈ لڑکا جس نے پورا آغا ہاؤس سر پر اٹھا یا ہوا تھا۔۔ آج اسے کیا ہوا ہے۔۔

نہیں آپ زیادہ پیاری ہیں۔۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔۔ مجھے لگا آپ برا نا مان جائیں اس لیئے ڈریس کی تعریف کردی۔۔ حمزہ نے بھولا سا منہ بنا کر کہا۔۔

اور حورعین کو ہنسی آگئی۔۔ وہ جو پریشان پھر رہی تھی کہ اسد نہیں آیا۔۔ حمزہ کی باتوں نے اس پریشانی کا اثر کم کردیا تھا۔۔

تھنک یو۔۔ آپ بھی بہت اچھے لگ رہے ہیں۔۔ وہ کہتی ہوئی چلی گئی۔۔ اور حمزہ بس دیکھتا رہ گیا۔۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

#26_ january

#Islamabad

فرہاد ہاسپٹل سے نکلنے کی جلدی میں تھا۔۔ کل سے اسے ہزار فون آ چکے تھے کہ جلدی آجاؤ تمہاری شادی ہے۔۔ اور آج اسکی فلائیٹ تھی۔۔

تب ہی اچانک ڈاکٹر منیشا اس کے پاس آئی۔۔

یہ کیا مزاق ہے۔۔ وہ غصے سے بولی۔۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

اور فرہاد نے چونک کر اسے دیکھا۔۔اور پھر ٹیبل پر پڑے ہوئے کارڈ کو جو ڈاکٹر منیشا نے پھینکا تھا۔۔

فرہاد نے کارڈ اٹھایا اور پھر اسے دیکھ کر وہ خود حیران رہ گیا۔۔

وہ اسکی اور حرم کی شادی کا کارڈ تھا۔۔ مگر اسے حیرانگی اس بات کی ہوئی کہ اس نے تو کارڑ نا بنوائے تھے اور نا کسی کو انویٹیشن بھیجا تھا۔۔ وہ سادگی سے شادی کر رہا تھا۔۔ کسی کو بھی نہیں پتا تھا سوائے چند خاص خاص لوگوں کے۔۔ اس نے سوچا تھا کہ جب ریسپشن کرے گا تو سب کو پتا چل جائے گا۔۔ تو پھر یہ کہاں سے آیا۔۔؟؟

کیا بکواس ہے یہ۔۔ فرہاد کو یوں خاموش دیکھ کر ڈاکٹر منیشا کو اور غصہ آیا۔۔

بکواس نہیں ہے یہ سچ ہے۔۔ فرہاد نے کہا۔۔

حمزہ۔۔ شیطان کی روح۔۔ یہ ضرور اسی کا کام تھا۔۔اس نے یہ گفٹ بیجھا تھاڈاکٹر منیشا کو۔۔وہ کب کسی کا ادھار رکھتا تھا۔۔

تم ایسا کیسے کر سکتے ہو میرے ساتھ۔۔اور یہ کیسی شادی ہے جو اتنی جلدی میں ہو رہی ہے۔۔ کسی کو کانوں کان خبر نہیں۔۔ڈاکٹر منیشا کو غصہ ساتویں آسمان کو چھو رہا تھا۔۔

میں نے آپکے ساتھ کچھ نہیں کیا۔۔اور بہتر ہو گا اب آپ سمجھ جائیں-- وہ جانے کیلیئے بڑھا۔۔

وہ اسکے راستے میں آکر کھڑی ہو گئی--

میں ایسا نہیں ہونے دونگی۔۔ میری فیلنگز کو تم جانتے ہو فرہاد آغا۔۔ پھر تم ایسا نہیں کر سکتے میرے ساتھ۔۔ وہ چلائی۔۔

یہ آپکی اپنی غلطی ہے میں نے کبھی آپکی حوصلہ افزائی نہیں کی۔۔ یہ آپکے دماغ کو فتور تھ جو آپ ایسا سوچتی رہی۔۔اور اب میرا راستہ چھوڑیں۔۔ مجھے لاہور جانا ہے۔۔ لیٹ ہو رہا ہوں میں۔۔ کل میرا نکاح ہے۔۔ فرہاد آغا نے سخت لہجے میں کہا۔۔

اووواچھا۔۔تواس لیۓ بھاگ کر لاہور جایا جاتا تھا۔۔ ڈاکٹر منیشا کو تو سر سے پاؤں تک آگ لگ چکی تھی۔۔

فرہاد نے اسے کندھے سے پکڑ کرایک سائیڈ پر کیا۔۔

Don't cross your limit..

وہ اسے انگلی کے اشارے سے وارن کرتا چلا گیا۔۔

تمہیں بہت مہنگا پڑے گا یہ فرہاد آغا۔۔بہت مہنگا۔۔وہ چلا رہی تھی جبکہ فرہاد تیز تیز قدم اٹھاتا اسکی نگاہوں سے اوجھل ہو چکا تھا۔۔

" اعظم علی آغا۔۔" وہ قبرستان میں ایک قبر کے سامنے کھڑا تھا۔۔اور قبر پر نام لکھا تھا۔۔

وہ فرہاد کے والد کی قبر تھی جس کا تین سال پہلے انتقال ہو چکا تھا۔۔فاتحہ پڑھنے کے بعد وہ اب اس سے باتیں کر رہا تھا۔

مجھے معاف کر دیجیئے گا بابا جان۔۔ میری وجہ سے یہ سب ہوا۔۔ میں ہرگز اچھا بیٹا نہیں بن پایا۔۔ لیکن آج ایک کام کرنے جا رہا ہوں۔۔ میں شادی کر رہا ہوں۔۔ لیکن اس بار لڑکی بالکل آپکے پسند کی ہے۔۔ وہ جیسی آپ میرے لیئے چاہتے تھے۔۔

کاش میں تب سمجھ جاتا تو آج آپ میرے ساتھ ہوتے۔۔ فرہاد کی آنکھوں سے آنسو نکلے۔۔ فرہاد نے ہاتھ بڑھا کر صاف کیا۔۔

لیکن میں اب کوشش کر رہا ہوں کہ ویسا بن جاؤں جیسا آپ چاہتے تھے۔۔۔

پھر کچھ اور باتیں کرنے کے بعد وہ قبرستان سے واپس جا رہا تھا۔ اب اسے ائیر پورٹ جانا تھا۔۔ آدھے گھنٹے بعد اسکی فلائیٹ تھی۔۔

♥♥♥♥

#27_january

#Lahore

حرم جلدی کرو ہمیں پارلر کیلیۓ نکلنا ہے.. شزا نے کمرے کے دروازے سے آواز دے کر کہا اور پھر غائب ہو گئی..

آج 27 جنوری تھی.. آج حرم نور کی شادی تھی.. وہ اپنے کمرے میں تھی.. اتنی جلدی دن گزر گۓ پتا ہی نہیں چلا.. آج اسکا اس گھر میں اس کمرے میں آخری دن تھا.. پھر یہ سب پرایا ہو جاتا.. حرم اپنے کمرے کی ایک ایک چیز کو ہاتھ سے چھو کر دیکھ رہی تھی.. وہ سب کچھ اپنے اندر اتارنا چاہتی تھی..

عباس چاچو.. شزا کے والد.. وہ بھی دبئی سے نہیں آسکے تھے.. اتنی جلدی میں شادی ہو رہی تھی کہ انہیں موقع ہی نہیں مل سکا آنے

کا۔۔ البتہ وہ فون پر بات کر چکے تھے حرم سے۔۔ اسے ہمیشہ خوش رہنے کی دعائیں دی تھیں۔۔

اور حرم کے والد۔۔ عمر دراز۔۔ جو پانچ سال پہلے گھر چھوڑ کر چلے گ ئے تھے۔۔ کبھی پلٹ کر نہیں دیکھا۔۔ کوئی نہیں جانتا تھا وہ زندہ بھی ہیں یا نہیں۔۔ حرم کو آج شدت سے یاد آئے تھے۔۔

آج مجھے آپکی سب سے زیادہ ضرورت تھی پاپا۔۔ آپ نے کبھی سوچا بھی ہے ہم نے کیسے زندگی گزاری ہے آپکے بنا۔۔ وہ تصور میں انہیں مخاطب کر رو دی تھی۔۔

آج کے دن ایک بیٹی کو اپنے باپ کی مزبوط بازوؤں کا سہارہ چاہیئے ہوتا ہے۔۔ آج بھی آپ میرے پاس نہیں ہیں۔۔ خیر چھوڑیں اب آپکی مجھے ضرورت بھی نہیں ہے۔۔ عادت ہوگئی ہے اب ایسے جینے کی۔۔ وہ آنسو صاف کرتی کمرے سے باہر چلی گئی۔۔

اب وہ گھر کی ایک ایک چیز کو دیکھ رہی تھی۔۔ گملوں میں لگے چنبیلی کے پودوں کو اس نے چھوا تھا۔۔ آج سے تمہارہ مالکن کوئی اور ہوگی۔۔۔ حرم نے انسے کہا۔۔

چلیں حرم۔۔ شزا نے اسکے پاس آتے ہوئے کہا۔۔ اور پھر اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر اسکا خود کا دل بھر آیا تھا۔۔

پلیز رومت یار۔۔ تمہاری طبیعت خراب ہوجائے گی۔۔ تمہارا فریش ہونا اور نظر آنا بہت ضروری ہے۔۔

گھر یں کوئی بھی نہیں تھا سب میرج ہال جا چکے تھے۔۔ بس وہ شزا اور حورعین تھیں۔۔ اسد باہر گاڑی لے کر کھڑا تھا۔۔ انہیں پارلر پہنچاے کی زمہ داری اسکی تھی۔۔

حرم نے ایک الودائی نظر گھر پر ڈالی اور پھر گیٹ سے باہر نکل آئی۔۔

گاڑی میں فرنٹ سیٹ پر حور عین اور اسد دونوں بیٹھے تھے ۔۔اسد بنا سنورا بہت اچھا لگ رہا تھا ۔۔ اور حور عین ابھی تیار نہیں ہوئی تھی-- اس نے بھی پارلر سے تیار ہونا تھا-- البتہ آج وہ دونوں بہت خوش تھے-- کیا راز تھا یہ تو وقت ہی بتا سکتا تھا--

حرم اور شزا گاڑی میں بیٹھ چکی تھیں ۔۔اور پھر اسد نے گاڑی سٹارٹ کی اور ایک فراٹے سے لے کر آگے بڑھ گیا ۔۔

اسد نے انہیں پارلر اتارا تھا ۔۔۔

رکو میں تیار ہو کر آتی ہوں ۔۔ جانا مت مجھے میرج ہال جانا ہے تمہارے ساتھ ۔۔ پھر دو گھنٹے بعد دوبارہ لینے آئیں گے حرم کو۔ تب تک وہ تیار ہو جائے گی-- ابھی شزا اسکے پاس رکے گی ۔۔اور کیا بات عالیہ بھی آجائے-- حور عین نے تفصیل سے بتایا ۔۔

ہمم۔۔کتنا ٹائم لگے گا۔۔اسد نے پوچھا۔۔

ایک گھنٹا لگ جائے گا۔۔حور عین نے جواب دیا۔۔

اففف۔۔ایک گھنٹا۔۔اتنی دیر میں تیار ہو گی تم۔۔اسد حیران ہوا۔۔

جی بالکل۔۔آخر کو دلہن کی بہن ہوں۔۔حور عین نے کہا۔۔

اور میں تب تک کیا کروں گا۔۔وہ بولا۔۔

ویٹ کرنا میرا۔۔ حور عین نے جواب دیا۔۔ حرم اور شزا کی موجودگی کی وجہ سے وہ لوگ پورا راستہ بات نہیں کر پائے تھے۔۔اسد خوش ہو رہا تھا کہ اب انہیں بات کرنے کا موقع مل جائے گا۔۔اور ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزارنے کا بھی۔۔

اور ان بیگز میں کیا ہے۔۔وہ شاپنگ بیگز کی طرف دیکھ کر بولا۔۔

ڈریسز ہیں ہمارے۔۔ حور عین نے جواب دیا۔۔اوکے اللہ حافظ۔۔وہ جلدی جلدی میں کہتی شزا اور حرم کے پیچھے بھاگی جو پارلر کے اندر جا چکی تھیں۔۔

وہ شہر کا ایک مشہور سیلون تھا۔۔اور حور عین کی ہمیشہ سے خواہش تھی کہ وہ یہاں سے تیار ہو۔۔ اور آج اسکی یہ خواہش پوری ہونے جا رہی تھی۔۔

آپ کدھر جارہے ہیں۔۔ عالیہ نے حمزہ کو دیکھا تو پوچھا۔۔ حمزہ دبے قدموں لاؤنج سے گزرتے ہوئے باہر کی طرف جارہا تھا۔۔ لاؤنج میں دادو بیٹھی تھیں۔۔ اور حمزہ ان سے چھپ کر جانا چاہتا تھا۔۔ وہ سب لوگ ڈاکٹر سمیع کے گھر پر تھے۔۔ بہت رونق لگی تھی۔۔ ہر طرف گہما گہمی سی تھی۔۔ بارات جانی تھی آج فرہاد آغا کی۔۔ اور حمزہ کو اپنی پڑی تھی۔۔

ششششششش۔۔۔ تم آہستہ نہیں بول سکتی کیا۔۔ حمزہ اسکے اتنی زور سے بولنے پر جنجھلا گیا تھا۔۔

کیوں۔۔ زور سے بولنے پر پابندی ہے کیا۔۔ عالیہ نے پوچھا۔۔ مگر آپ یوں چھپ چھپ کر کہاں جارہے ہیں۔۔ عالیہ نے مشکوک نظروں سے پوچھا۔۔

میں سیلون جارہا ہوں۔۔ حمزہ نے آہستہ سے کہا۔۔ نظریں دادو پر جمی تھیں۔۔ مبادہ کہیں انکی نظر نا پڑ جائے--

سیلون۔۔؟؟ مگر کیوں۔۔عالیہ نے پوچھا۔۔

تیار ہونے اور کس لیے جاتے ہیں وہاں۔۔ حمزہ نے بھناتے ہوئے کہا۔۔

لیکن کیوں۔۔آپ کیوں تیار ہونے جا رہے ہیں۔۔شادی تو فرہاد بھائی کی ہے-- آپکی تو نہیں۔۔اور فرہاد بھائی کو تو ابھی تک ہوش بھی نہیں کہ انہیں دلہا بننے جانا ہے۔۔عالیہ نے کہا۔۔

افففف۔۔ یار تو میں دلہے کا چھوٹا بھائی ہوں۔۔کوئی ویلیو ہے میری بھی۔۔اور پلیز اب تم جاؤ میری جان چھوڑو۔۔ حمزہ کہتا ہوا آگے بڑھا۔۔

اچھا بچو۔۔ اب مجھے آنکھیں دکھاؤ گے-- ایک منٹ۔۔ابھی بھیجتی ہوں آپکو سیلون۔۔

دادو و۔۔۔عالیہ نے زور سے چلائی--

اوو و شٹ۔۔ حمزہ نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ اسے چپ کروایا۔۔

اچھا۔۔ سوری۔۔ میری ماں مجھے معاف کر دے۔۔اب نہیں کہتا کچھ بھی۔۔ حمزہ نے کہا۔۔

ہاں تو ٹھیک ہے پھر مجھے بھی ساتھ لے کر جائیں-- میں بھی دلہے کی بہن ہوں۔۔۔ میری بھی تو ویلیو ہے نا۔۔عالیہ نے کہا۔۔

افففف۔۔ کہاں پھنس گیا میں۔۔ حمزہ نے سر پیٹ ڈالا اپنا۔۔

جاؤ میری بہن تم چلی جاؤ -- میں نہیں جاتا میں رہنے دیتا ہوں۔۔ حمزہ نے ایک طرف بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

اوکے جائیں آپ۔۔۔ عالیہ کو اس پر ترس آ گیا۔۔ ویسے امپریس کس کو کرنا ہے آپ نے۔۔ عالیہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔

ہو ہی جائے گی کوئی اللہ کی بندی۔۔

ارے کام چورو۔۔ دھیان سے کام کرو۔۔ تم لوگوں کو نہیں پتا آج بارات ہے۔۔ سارے نکمے کام کرنے والے رکھے ہوئے ہیں اس سمیع نے۔۔ زرا ٹھیک سے کام نہیں کرتے۔۔ دادو کام کرنے والوں کے سر پر کھڑی تھیں اور ان بے چاروں کی شامت آئی ہوئی تھی۔۔

تب ہی فرہاد ڈاکٹر سمیع کے ساتھ جلدی جلدی میں اندر آیا تھا۔۔وہ دونوں کچھ ڈسکس کرتے آرہے تھے۔۔

میں کیسے جاؤں باہر۔۔دادو تو مولا جٹ بنی کھڑی ہیں۔۔حمزہ نے کہا۔۔

آپ جائیں میں دیکھتی ہوں دادو کو۔۔عالیہ نے کہااور دادو کی طرف چلی گ ئی۔۔

کیاہوادادو کیوں ڈانٹ رہی ہیں انکو۔۔عالیہ نے پوچھا۔۔

ارے ناہنجارو نے ایک کام بھی ڈھنگ سے نہیں کیا۔۔دیکھو یہ سارے پھول ادھر پڑے ہوئے ہیں-- ابھی تک سجاوٹ مکمل نہیں ہوئی-- اور بارات کے جانے میں ایک گھنٹہ رہ گیا۔۔ارے دلہن کیااس بنا سجے سنورے گھر میں آئے گی-- دادو نے ہاتھ ہلا ہلا کر پورے لاہور کو سنادیا۔۔

کیاہوادادو۔۔کوئی مس ئی لہ ہو گیا ہے کیا۔۔فرہاد پاس آیا۔۔

کوئی ایک مس ئی لہ ہو تو بتاؤں-- اور تم۔۔تیار نہیں ہوئے ابھی تک۔اتنی رسمیں کرنی ہیں سہرہ بندی کی۔۔دادو فرہاد کو دیکھتے ہوئے گـرجیں۔۔لو آگ ئی فرہاد آغا کی۔۔

جی ہو جاؤں گـا تیار ابھی ٹائی م ہے۔۔فرہاد نے کہا۔۔

کہاں ٹائم ہے۔۔ 3 بج گـ ئے ہیں شام کے اور کیا رات کو 12 بجے بارات لے کر جاؤ گـے--
دادو کا پارہ ہائی ہوا۔۔

نہیں دادو اب شام کو ہی بارات جاتی ہے۔۔عالیہ نے کہا۔۔

تو چپ کر۔۔تجھے بڑا پتا ہے۔۔ہمارے زمانے میں تو اس وقت بارات واپس بھی آجاتی تھی۔۔دادو نے عالیہ کی بھی کر دی۔۔

اچھا اچھا ناراض نا ہوں میں جا رہا ہوں تیار ہونے۔۔فرہاد نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

کہاں جا رہے ہو۔۔؟دادو نے پوچھا۔

سیلون جا رہا ہوں آپ نے خود ہی تو کہا ہے میں دلہا ہوں۔۔مجھے تیار ہونا چاہیئے--- فرہاد نے کہا۔۔

ہاں وہ تو ٹھیک ہے۔۔مگر یہ ناس مارا سی لون کیا ہے۔۔دادو نے کہا۔۔

ارے دادو حمام کو کہتے ہیں سیلون۔۔عالیہ نے بتایا

ہاں ٹھیک ہے پھر جاؤ-- اچھا سے مالش کروانا تیل لگوا کر سر میں۔۔ارے ہمارے دور میں تو گھر میں ہی تیار ہو جاتے تھے۔۔

اور حمزہ جو ابھی تک گیا نہیں تھا اسکی ہنسی چھوٹ گ ئی-- ہ نسی تو عالیہ اور فرہاد کو بھی آئی تھی۔۔ مگر اتنی ہمت دادو کی بات پر ہنسیں۔۔توبہ توبہ۔۔

جی جاتا ہوں بسس تھوڑا سا کام کر لوں۔۔فرہاد نے کہا۔۔

تم کیوں کام کرو گے۔۔ حمزہ کدھر ہے۔۔اوئے حمزہ۔۔دادو نے حمزہ کو پکارہ اور پورا گھر ہلا دیا۔۔

لو جی۔۔اب میری خیر نہیں۔۔اور حمزہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کہاں چھپے۔۔

جج۔۔جی۔۔دادو حمزہ نے فوراً گیبیک کہا۔۔

کہاں تھے تم۔۔ناشرم نام کی کوئی چی ز ہے تمہارے پاس۔۔ تمہیں نظر نہیں آرہا کہ کام پڑا ہے اتنا سارا میں کرلوں۔۔دلہا خود کر رہا ہے۔۔

جی وہ میں بھائی کے ساتھ سیلون جا رہا تھا۔۔

کیوں۔۔اسکو گود میں اٹھا کر لے جاؤ گے گی ا۔۔نا یہ بچہ ہے کیا۔۔؟؟

اور فرہاد نے ہنسی چھپانے کیلی ۓ منہ دوسری طرف کر لیا۔

اچھا۔۔ ٹھیک ہے نہیں جاتا۔۔۔ حمزہ نے جواب دیا۔۔

یہ سارا کام ختم کرواؤ جلدی۔۔ میں ذرا ان بہوؤں کو دیکھ لوں۔۔ دادو کہتی چلی گئیں۔۔

اور حمزہ کا منہ بن گیا۔۔ بے چارہ برا پھنسا تھا۔

ایک گھنٹہ انتظار کے بعد اس کو وہ آتی ہوئی نظر آئی۔۔ کامدار بھاری بھر کم شرارے کو جو زمین کو چھو رہا تھا ہاتھوں سے پکڑے۔۔ ہل والے جوتے پہنے۔۔ سینت سینت کر پاؤں رکھتی وہ اسد کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔ کھلے بال شانوں پر بکھرے تھے۔۔ لائیٹ میک اپ کے ساتھ بلاشبہ وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔ اسد جو گاڑی سے ٹیک لگائے اکتائے ہوئے انداز میں اسکا

انتظار کر رہا تھا۔۔ایک دم سیدھا ہوا اور پھر بس دیکھتا رہ گیا تھا۔۔وہ جو سادہ سے کپڑوں میں اندر گ ئی تھی۔۔اب کیا قیامت بن کر باہر آئی تھی۔۔

چلیں۔۔حورعین اسکے پاس آکر بولی۔۔

اسد۔۔حورعین نے اسکے یوں دیکھنے پر پکارا۔۔

"اگر صاحب شریعت ہو تو اک فتوہ دو۔۔"

" رخِ یار پر مر جانا۔۔خودخوشی ہے۔۔ یا شہادت۔۔

اسد نے شعر پڑھا۔۔

افف اب تم شاعر بھی بن گ ئے-- حور عین نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔۔وہ اسطرح کی تعریف پر شرما گ ئی تھی۔۔

مجھے لگتا ہے میں شاعر نہیں بلکہ پاگل ہو رہاں ہوں۔۔ چھو دیکھ لوں تمہیں۔۔ کیا یہ تم ہی ہو۔۔ اسد نے کہا۔۔

پلیز چلیں اسد دیر ہو رہی ہے۔۔ حور عین نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔۔

ہمم۔۔اوکے۔۔وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ چکے تھے۔۔

You are looking so beautiful..

اسد نے کہا۔۔

تھینک یو۔۔ حورعین نے مسکرا کر جواب دیا۔۔

اسد گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔۔ کچھ دور جانے کے بعد اس نے پوچھا۔۔

کہاں جائیں ہم۔۔۔؟

کیا مطلب کہاں جائیں-- میرج ہال چلیں بارات آنے والی ہے سب انتظار کر رہے ہیں۔۔
حورعین نے کہا۔۔

اتنی بھی جلدی کیا ہے۔۔اتنی مشکل سے تو آج موقع ملا ہے۔۔ تھوڑا وقت گزار لیتے ہیں اکیلے میں۔۔وہ بتا رہا تھا۔۔

نہیں اسد۔۔ بالکل بھی نہیں۔۔ ہمارا ایسے ملنا ٹھیک نہیں۔۔ حور عین نے ڈرتے ہوئے کہا۔۔

ڈونٹ وری حور عین۔۔ڈر کیوں رہی ہو۔۔اور اسد نے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔۔

اور حور عین کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی--

سب انتظار کر رہے ہونگے۔۔وہ بولی۔۔

ٹھیک ہے جانِ اسد جیسے تم کہو۔۔۔ میری وجہ سے کبھی بھی تمہیں پریشانی نہیں ہوگی۔۔ ہم میرج ہال ہی جارہے ہیں۔۔ اسد نے کہا البتہ ہاتھ نہیں چھوڑا۔۔ وہ اپنے ہاتھ میں لیا ہوا تھا اور اپنے ہاتھ اسٹیرنگ پر رکھے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔

اور حور عین نے سکون کا سانس لیا۔۔ اسکا انتخاب غلط نہیں۔۔ وہ سوچ رہی تھی۔۔ اسے اسد پر بہت پیار آیا تھا۔۔

سنو۔۔ بارات نکل چکی ہے۔۔ بس دس پندرہ منٹ تک پہنچ جائے گی یہ اں۔۔ ثانی آپی نے اعلان کیا۔۔ اور سب بارات کے استقبال کے لی ئے ریڈی ہونے لگ گ ئے تھے۔۔

کسی چیز کی کوئی بھی کمی نہیں ہونی چاہی ئے-- آفاق تایا میرج ہال کے مینیجر سے بات کر رہے تھے--

ہر چیز پرفیکٹ ہونی چاہی ئے-- میرج ہال میں لائٹ نگ کی گ ئی تھی-- کافی اچھا سماں بنایا گیا تھا--

وہاج بھائی، زین اور نبیل بھی بہت مصروف نظر آ رہے تھے--

بارات کا استقبال بہت اچھے سے لیا گیا تھا-- فرہاد دلہا نہیں کسی سلطنت کا شہزادہ لگ رہا تھا-- وہ جو تھری پیس ڈریس پہننے والا تھا دادو کی وجہ سے اب بلیک شیر وانی میں ملبوس تھا-- سب نے اسکی ہزاروں بلائیں لے ڈالی تھیں-- حرم کی امی نے اسکی نظر اتاری تھی-- وہ ایک شان کے ساتھ

اسٹیج پر بیٹھا تھا۔۔ جیسے کوئی دربار لگنے والا ہو۔۔اور وہ وہاں کا بادشاہ ہو۔۔ حرم کی طرف سے جتنے بھی رشتے دار اور اسکی کزنز تھیں۔۔ سب نے یہی کہا تھا کہ حرم بہت لگی ہے۔۔ کچھ نے حسد بھی کیا تھا اور کچھ نے رشک بھی۔۔

کیا ہوا آپ کچھ پریشان ہیں۔۔ حمزہ نے حورعین کے پاس آکر پوچھا۔۔ وہ کب سے دیکھ رہا تھا کہ وہ پریشانی سے ادھر ادھر کے چکر لگا رہی ہے۔۔ شاید کسی کا انتظار کر رہی تھی۔۔ پہلے تو وہ دیکھ کر کچھ بول ہی نا سکا۔۔ ثنا اور وہ ایک ساتھ تھیں۔۔ ثانی آپ، ثناء، حورعین اور شزا کے ایک جیسے ڈریس تھے۔۔ پورے آدھے گھنٹے سے وہ ایک کونے میں بیٹھے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

بھائی اسکو نظر لگانے کا ارادہ ہے کیا۔۔؟؟ بنی سنوری عالیہ نے اسکے پاس آکر HD بس کر دیں کہا۔۔

اللہ نے کرے۔۔ ویسے بھی پیار کرنے والوں کی نظر نہیں لگتی۔۔ حمزہ نے پیار سے کہا۔۔

پیار کرنے والوں کی نظر سب سے زیادہ لگتی ہے۔۔عالیہ نے کہا۔۔ویسے وہ کچھ پریشان نظر آرہی ہے۔۔جا کر پوچھ لیں۔۔۔پھر وہ اسکے پاس آیا تھا۔۔

بلیک اور مہرون ڈنر سوٹ میں اسکی شخصیت پورے میرج ہال میں چھائی ہوئی تھی۔۔

حورعین نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔۔پتا نہیں یہ سارا حسن آغا ہاؤس میں کیوں بھرا ہے۔۔ حورعین نے سب کو دیکھنے کے بعد سوچا تھا۔۔حمزہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

جی وہ میں اسد کا انتظار کر رہی ہوں۔۔حورعین نے کہا۔۔

کیوں خیریت۔۔میرا مطلب سب ٹھیک تو ہے نا۔۔؟؟

جی۔۔وہ حرم اور شزا پالر میں ہیں۔۔۔انہیں لینے جانا تھا۔۔ تھوڑی دیر بعد نکاح شروع کیا جائے گا۔۔ویسے بھی موسم اتنا خراب ہو رہا ہے شاید بارش آجائے-- اسد پتا نہیں گاڑی لے کر کہاں چلا گیا ہے۔۔ حورعین نے پریشانی سے کہا۔۔

اووو۔۔اگر آپ برا نا مانیں تو ہم چلیں انہیں لینے۔۔میرے پاس گاڑی ہے۔۔حمزہ نے ڈرتے ڈرتے پوچھ ہی لیا۔۔وہ سب کی بولتی بند کرنے والا اسکے سامنے کتنا سوچ سمجھ کر بولتا تھا۔۔

ٹھیک ہے چلیں۔۔ حورعین نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا۔۔

اور پھر وہ دونوں پارکنگ ایریا کی طرف بڑھ گئے--

آپ اندر آ سکتے ہیں۔۔ پارلر پہنچنے کے بعد حورعین نے گاڑی سے اترتے ہوئے کہا۔۔اور اسد کچھ سوچتا ہوا اسکے ساتھ اندر آ گیا۔۔

اور جب اسد نے حرم کو دیکھا تو اسکے ہونٹ اووو کے انداز میں سکڑے تھے۔۔وہ پہلی بار برائے راست حرم کو دیکھ رہا تھا۔۔وہ برائیڈل ڈریس میں بالکل تیار۔۔وہ صوفے سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کئے بیٹھی تھی۔۔یہ کونسی دنیا کی پری ہے۔۔وہ سوچ رہا تھا۔۔

اسلام علیکم۔۔ حمزہ کے سلام کہنے پر حرم نے آنکھیں کھولی تھیں۔۔

سبحان اللہ۔۔حمزہ نے دل میں ہی کہا۔۔

ہائے---فرہاد آغا تو گیا۔۔ فرہاد آغا آج تمہارے فنا ہونے کی باری ہے۔۔ حمزہ دل ہی دل میں مسکرا دیا۔۔

حرم حمزہ کے بارے میں سن چکی تھی۔۔وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گ ئی--

کیسی ہیں آپ۔۔؟؟حمزہ نے اسکے سامنے بیٹھتے ہوئے پ وچھا۔۔

ٹھیک ہوں۔۔اللہ کا شکر ہے۔۔ حرم نے مسکرا کر جواب دیا۔

افففف ایک تو آپ اتنی چھوٹی ہیں۔۔مجھے سمجھ ہی نہیں آ رہا میں آپکو کیا بلاؤں--؟؟حمزہ نے کہا۔۔

حرم مسکرائی--

میں 23 سال کا ہوں۔۔ فرہاد ساڑھے چوبیس سال کا ہے۔۔ پچیس کا ہونے والا ہے۔۔۔ اور ایک آپ ہیں صرف اور صرف ساڑھے انیس کی۔۔ یعنی کہ عالیہ کی عم عمر۔۔اب آپ بتائیں آپ مجھ سے بھی چھوٹی ہیں۔۔آپکا نام لوں۔۔ یا بھابھی بلاؤں آپکو۔۔؟؟ حمزہ نے پوچھا۔۔

جو آپکا دل کرتا ہے آپ بلالیں۔۔ کوئی پ ابندی نہیں۔۔ حرم نے کہا۔۔

اوکے تو ہاتھ ملائیں-- میں ہوں آپکا کیوٹ،انوسینٹ،ڈیشنگ اینڈ سویٹ سا دیور حمزہ داؤ د۔۔ عرف HD۔۔۔ حمزہ نے ہاتھ آگے بڑھایا۔۔

اور میں ہوں حرم نور۔۔ حرم نے مسکراتے ہوئے ہاتھ ملایا۔۔

آج سے تو آپ مسز آغا بن جائیں گی-- تو ہماری فرینڈ سپ پکی ہوئی-- حمزہ نے مسکراتے ہوئے کہا--

جی بالکل-- حرم مسکرائی-- شزا اور حور عین دونوں کی باتیں سن کر ہنس رہی تھیں--

شزا بات سنو-- حور عین نے باہر جاتے ہوئے اسے بلایا-- شاید کوئی ضروری کام تھا--

انکے جانے کے بعد حمزہ کے موبائل پر رنگ ہوئی-- وہ ایکسیوز کرتا ہوا باہر چلا گیا--

حرم اتنے بھاری بھر کم لباس میں تھک چکی تھی-- اس نے پھر صوفے سے ٹیک لگا لیا--

کچھ دیر بعد حرم کے سامنے رکھے ہوئے ٹی بل پر اسکے موبائل پر بھی بیل ہوئی تھی۔۔اس نے اٹھ کر فون اٹھایا اور بنا نمبر دیکھے کال ریسیو کی۔۔

ہیلو۔۔!!

خالص انگلش انداز میں ہیلو کیا گیا تھا۔۔

ہیلو۔۔اسلام علیکم۔۔ حرم نے سلام کیا۔۔ لیکن دوسری طرف سے بس ہیلو ہیلو کی آوازیں آ رہی تھیں۔۔اور کچھ شور بھی ہو رہا تھا۔۔

شاید موسم خراب ہونے کی وجہ سے حرم کی آواز فون کرنے والے کو سنائی نہیں دے رہی تھی۔۔

وہ مسلسل ہیلو ہیلو کر رہا تھا۔۔اور کبھی اپنے پاس موجود لوگوں کی باتوں کا جواب دے رہا تھا۔۔۔

کوئی لڑکا تھا شاید۔

اوو کم آن ریم۔۔ جلدی کرو۔۔ ہم آلریڈی لیٹ ہو چکے ہیں۔۔۔شاید کسی لڑکی نے کہا تھا۔۔اور

پھر فون ٹوں ٹوں کر کے بند ہو گیا۔۔

حرم نے اچنبھے سے فون کو دیکھا تھا۔۔اور پھر اس نے نمبر چیک کیا تو حیران رہ گ ئی-- وہ پاکستان

کا نمبر نہیں تھا۔۔

شاید رونگ نمبر تھا۔۔ حرم نے سوچا اور موبائل واپس رکھنے ہی والی تھی کہ اچانک موبائل پر بپ

ہوئی-- میسج آیا تھا کسی کا۔۔ حرم نے ان باکس دیکھا اور پھر نمبر دیکھ کر اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ

گ ئی تھیں۔۔

وہ دنیا کو ہر لفظ بھول سکتی تھی۔۔ اپنا نام بھول سکتی تھی۔۔۔ ہر ہندسہ بھول سکتی تھی۔۔ مگر۔۔۔ ہاں مگر۔۔ وہ 11 ہندسوں پر مشتمل وہ نمبر مر کر بھی نہیں بھول سکتی تھی۔۔

اسکے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ میسج آن کیا۔۔

"ایک نئی زندگی مبارک ہو حرم۔۔ خدا پاک سے دعا ہے کہ وہ دنیا کی ہر خوشی آپکے قدموں میں ڈال دے۔۔ فرہاد آغا آپکو اتنا خوش رکھے کہ اسکا علاوہ آپ سب کچھ بھول جاؤ-- میری دعائیں ہمیشہ آپکے ساتھ ہیں۔۔ شادی بہت بہت مبارک ہو۔۔"

وہ کپکپاتے ہونٹوں سے میسج پڑھ رہی تھی۔۔ درد کی ایک لہر اسکے دل سے اٹھی تھی۔۔ اور پھر ہر جگہ پھیل گئی--

یہ کیا ہو گیا تھا۔۔ آخر یہ کیوں ہوا تھا۔۔ کیسی اذیت تھی جو حرم کے رگ رگ میں اتر گئی تھی۔۔

وہ جو کہتی تھی کہ وہ سب بھول چکی ہے۔۔آج اسے احساس ہوا تھا وہ تو کچھ بھی نہیں بھولی تھی۔۔ آج پھر وہ وہیں کھڑی تھی۔۔اسے اتنا بڑا شاک لگا تھا کہ دماغ سن ہو کر رہ گیا تھا۔۔

کچھ دیر بعد شزا اور حور عین اندر آئیں تھیں۔۔وہ اسے ہاتھ سے پکڑ کر اٹھا کر گاڑی تک لے آئیں تھیں۔۔موسم خراب ہو چکا تھا۔۔ تیز ہوائیں چل رہی تھیں۔۔ حمزہ کچھ کہہ رہا تھا۔۔ مگر وہ کب سن رہی تھی۔۔ سماعت جواب دے گ ئی تھی۔۔

کچھ دہر بعد وہ لوگ ہال میں پہنچ چکے تھے۔۔اسے ایک الگ کمرے میں بٹھا دیا گیا تھا۔۔سب سے پہلے عالیہ آئی تھی اسے دیکھنے اور پھر وہ اسکے گھٹنے پکڑ کر نیچے زمین پر اسکے سامنے بیٹھ گ ئی تھی۔۔

افففف۔۔ہائے میرا بھائی-- عالیہ نے کہا۔۔آج وہ نہیں بچے گا۔۔

اچانک حرم چونکی تھی۔۔وہ تب سے کیا سوچ جا رہی ہے۔۔اسکی شادی تھی۔۔وہ یہ بھول چکی تھی۔۔وہ بسس حیران نظروں سے سب کو دیکھ رہی تھی۔۔

باری باری سب اسے ملنے آئے تھی۔۔ حرم کی امی اور ساجدہ آنٹی نے خوب پیار کیا تھا اسے۔۔

اور حرم نے سر کو پکڑ لیا۔۔درد کی ایک لہر اسکے دماغ سے اٹھی تھی۔۔

کیا ہوا حرم۔۔امی نے پوچھا۔۔

کچھ نہیں میرے سر میں بہت درد ہے۔۔ حرم نے کہا۔۔

اور صابرہ خاتون نے دیکھا تھا کہ حرم کی آنکھیں سرخ ہو رہیں ہیں۔۔

پریشان مت ہو حرم۔۔ سکون سے رہو۔۔دماغ پر زیادہ بوجھ مت ڈالو۔۔ یہ لمحے ہوتے ہی کچھ ایسے ہیں۔۔انہیں لگ رہا تھا کہ شاید حرم کے زہن پر شادی کا دباؤ ہے۔۔

تب ہی اچانک نکاح کیلیۓ مولوی صاحب اندر تشریف لاۓ تھے۔۔اور حرم کا دل گبھرا رہا تھا۔۔اتنی جلدی سب کچھ۔۔میں فرہاد آغا کی ہونے جا رہی ہوں۔۔ مطلب کسی اور کو سوچنے کا بھی حق چھن رہا ہے مجھ سے۔۔وہ سوچے جا رہی تھی۔۔ کیا ہو رہا ہے اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔

پھر اس نے ڈھرکتے دل اور کانپتے ہاتھوں کے ساتھ نکاح کے پیپرز پر سائن کیے تھے۔۔اور اسکے ساتھ ہی اسکے اندر سے کچھ ختم ہوا۔۔وہ آنکھیں بند کر گئی--

اسے تنگ مت کریں اسکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔ثانی آپی نے حرم کی طرف دیکھتے ہوئے سب سے کہا۔۔

اور فرہاد۔۔اس کیلیۓ یہ سب نیا تو نہیں تھا۔۔ یہ سب پہلے بھی تو ہوا تھا۔۔وہ کسی روبوٹ کی طرح ہنستے ہوئے سب کی ۓ جا رہا تھا۔۔ نکاح کے بعد سب سے گلے بھی ملا۔۔آغا جی سے لے کر حمزہ تک۔۔سب نے صدق دل سے اسکی خوشیوں کی دعا کی تھی۔۔

سب میری طرف متوجہ ہوں۔۔آج کے اس خوشی کے موقع پر ایک اور خوشی میں آپ لوگوں کے ساتھ بانٹنا چاہتا ہوں۔۔آفاق تایا نے سٹیج پر کھڑے ہو کر سب کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے بعد کہا۔۔

سب حیران تھے۔۔ کہ کیا سرپرائز ہو گا۔۔اور حور عین کی دھڑکنوں نے شور پکڑا۔۔

تو خوشی یہ ہے کہ میں اپنے بیٹے اسد آفاق کی منگنی اپنی پیاری بھتیجی حور عین سے کرنے جارہا ہوں۔۔

ایک دھماکہ ہوا تھا۔۔سب حیران ہوئے اور پھر وہ حیرانی خوشی میں بدل گ ئی۔۔ آخر اسد کی ضد کے آگے تایا اور تائی ہ ارمان گ ئے تھے۔۔

اور حمزہ کو وہ کوئی ڈراؤنہ خواب لگ رہا تھا۔۔اس نے اسد اور حور عین کی طرف دیکھا تھا۔۔ دونوں کے چہروں پر ایک سی مسکراہٹ تھی۔۔وہ جہاں کھڑا تھا کھڑا رہ گیا۔۔البتہ اس بات نے زمین اسکے پاؤں کے نیچے سے کھینچ لی تھی۔۔

آج کل کا ماڈرن دور ہے۔۔تو میں اپنے دونوں بچوں کو سٹیج پر بلانا چاہوں گا۔۔تاکہ اسد حور عین کو رنگ پہنا سکے۔۔اپنے ہاتھوں سے۔۔

وہ دونوں سٹیج کی طرف بڑھے۔۔

نہیں۔۔نہیں۔۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔حور عین کسی اور کو کیسے۔۔؟؟ساری دنیا کی خبر رکھنے والا HD حور عین کے دل کی بات کو کیسے نا جان سکا۔۔کیوں اس نے یہ بات نہیں سوچی کہ وہ کسی اور کو بھی چاہ سکتی ہے۔۔

اسد اور حور عین سٹیج کی طرف بڑھ رہے تھے۔۔اور حمزہ الٹوں قدموں سے دروازے کی طرف جا رہا تھا۔۔مگر نظریں ابھی بھی دونوں پر جمی تھیں۔۔اب وہ دونوں ایک ساتھ کھڑے تھے۔۔اسد کچھ کہہ رہا تھا اور حور عین سر جھکائے ہ نس رہی تھی۔۔

سب کچھ مکمل تھا۔۔ حمزہ کو لگا وہ وہاں ایک اضافی پیس ہے۔۔ پھر اسکی آنکھیں دھندلانے لگیں۔۔ آنکھوں کے نمکین پانی نے ہر منظر دھندلا کر دیا۔۔

اسد نے رنگ نکال کر حورعین کا ہاتھ تھاما تھا۔۔اور بسس۔۔ حمزہ میں اور کچھ دیکھنے کی سکت نہیں تھی۔۔ وہ ایک جھٹکے سے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا چلا گیا۔۔۔

عالیہ نے پورا منظر افسردہ نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔

سب نے تالیاں بجائی تھیں۔۔ سب خوش تھے۔۔ سوائے نفیسہ تائی کے-- جو زبردستی شادی میں لائی گئی تھی۔۔

باہر بادلوں کے گرجنے نے تیز آواز پکڑی تھی۔۔اور آغا جی نے کہا تھا کہ اب رخصتی کر دی جائے-- رات کے 8 بج چکے تھے۔۔ بارش بھی شروع ہونے والی تھی۔۔

اور اتنے تکلیف دہ پل حرم کیلی ئے ک بھی نہیں آئے-- وہ جس کا اپنے گھر کے علاوہ کہیں اور دل نہیں لگتا تھا۔۔ وہ جس کی اپنی امی میں جان بستی تھی۔۔ وہ جب گھر نا ہوتی تو حرم سے کھانا نہیں کھایا جاتا تھا۔۔ آج وہ انہیں چھوڑ کر جا رہی تھی۔۔ حرم کو لگ رہا تھا کہ اسکا دل پھٹ جائے گ ا۔۔ آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔ چھوٹی جیا جب سے وہ پارلر سے آئی تھی اس سے چپکے بیٹھی تھی۔۔ اور اب اسے پکڑا ہوا تھا۔۔ آپی آپ نہیں جائیں گی--

ہر آنکھ نم تھی۔۔ جیا، حور عین، شزا، ثناء، ثانی آپی، ساجدہ آنٹی اور صابرہ خاتون سب اس سے لپٹ لپٹ کے روئے تھے۔۔

بس کر جائیں آپ لوگ پلیز۔۔ زیادہ دور تو نہیں جا رہی حرم۔۔ یہ آپ لوگوں کی ہی بیٹی ہے۔۔ اگر آپ لوگ اسطرح ری ایکٹ کریں گے تو وہ کیسے خود کو سنبھالے گی۔۔ نتاشہ بھابھی نے انہیں الگ کرتے ہوئے کہا۔۔

اور پھر دس منٹ بعد اسے قرآن پاک کے سائے میں ڈھیروں ڈھیر دعاؤں کے ساتھ رخصت کر دیا گیا۔۔

حمزہ کہاں ہے۔۔ سب پوچھ رہے تھے مگر وہ کہیں نظر نہیں آیا۔۔ بارات واپس ڈاکٹر سمیع کے گھر آ چکی تھی۔۔ بارش ہو رہی تھی۔۔ وہ لوگ حرم کو اندر لے کر آئے تھے۔۔ بڑی سی شال جو سردی ہونے کی وجہ سے اسکے گرد لپیٹ رکھی تھی فاریہ بھابھی نے وہ اتاری۔۔ زیبا بیگم نے تیل کی رسم کی۔۔

ارے بہو کی نظر اتار و اسکا صدقہ دو جلدی۔۔ دادو نے آتے ہی رولا ڈال دیا۔۔

فرہاد ابھی اندر بھی نہیں گیا تھا کہ اسکے موبائل پر بیل ہوئی۔۔ نمبر اجنبی تھا۔۔ فرہاد نے کال اٹینڈ کی۔۔

شہرین بات کر رہی ہوں۔۔ اگر آپ دس منٹ کے اندر اس جگہ پر نا پہنچے تو میں یہاں سے نیچے کود کر جان دے دونگی۔۔

فون بند ہو چکا تھا۔۔ فرہاد حیران رہ گیا۔۔

اپنا واٹس اپ چیک کریں اگر یقین نہیں آتا تو ویڈیو دیکھ لیں۔۔ شہرین کا میسج آیا تھا۔۔

اور فرہاد نے ویڈیو دیکھی وہ شہرین ہی تھی۔۔ فرہاد نے اسکی تصویر دیکھی تھی۔۔ وہ شادی پر بھی نہیں آئی تھی۔۔

وہ اندر نہیں گیا۔۔ بلکہ بارش میں واپس گاڑی میں بیٹھا اور زن سے گاڑی بھگا کر لے گیا۔۔

عالیہ جو اسے بلانے آئی تھی۔۔ حیرانگی سے اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔۔

یہ ہو کیا رہا ہے۔۔؟ وہ حیران ہوئی۔

\-

سنو،،،''

بہت آساں نہیں ہوتا۔۔۔

اسی کو بے وفا کہنا۔۔

کہ ۔۔ جسکے ساتھ چلنے کے

ہزاروں خواب دیکھے ہوں۔۔

کہ ۔۔۔

جس کو ٹوٹ کر چاہو۔۔

اسے دل سے بھلا دینا۔۔

سنو۔۔،،

بہت آساں نہیں ہوتا۔۔

محبت میں یونہی رستہ

''بدل لینا۔۔۔

بارش ایک متواتر سے ہو رہی تھی۔۔ حمزہ اپنی گاڑی کو ایک سنسان جگہ پر لے گیا تھا۔۔اب وہ بارش میں گاڑی سے باہر ٹائی ر کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔۔

جو آگ اسکے اندر لگی تھی اس نے محسوس ہی نہیں ہونے دیا کہ کتنی ٹھنڈ پڑ رہی ہے۔۔اندر سے دل رو رہا تھا۔۔اور باہر بارش میں اس کے آنسوں جزب ہو رہے تھے۔۔

اسے کچھ ہوش نہیں تھا۔۔۔ پچھلے ایک گھنٹے سے وہ اسی پوزیشن میں بیٹھا تھا۔۔جو ہوا وہ نا قابل یقین تھا اسکے لی ئے--

کتنا مشکل ہوتا ہے نا جسکو اتنا چاہا ہو۔۔اسے کسی اور کا ہوتے دیکھنا۔۔تکلیف کی انتہا ہو جاتی ہے جب آپکا محبوب کسی اور کو میسر ہو۔۔

پہلا پیار تھا۔۔ درد کچھ زیادہ ہی ہو رہا تھا۔۔ میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوا۔۔ وہ تو خوش ہے۔۔ پر درد مجھے کیوں ہو رہا ہے۔۔ وہ خود سے سوال کر رہا تھا۔۔

اگر اسے کوئی اس وقت اس حالت میں دیکھ لیتا تو حیران رہ جاتا۔۔ کوئی پہچ انتا ہی نا اسکو۔۔ کہ یہ وہی HD ہے۔۔ جسکے آگے ایک دنیا جھکتی ہے۔۔

بار بار حورعین اور اسد کے مسکراتے ہوئے چہرے اسکی آنکھوں میں گھوم رہے تھے۔۔ بہت سا شور بہت سے شوخ جملے۔۔

نہیں۔۔ پلیز نہیں۔۔ میں تکلیف برداشت نہیں کر سکتا۔۔ حمزہ نے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کو پکڑا تھا۔۔

شاید آج بارش نے بھی بند ہونے سے انکار کر دیا تھا۔۔ جانے اور کتنا ٹائم حمزہ کے ساتھ اسکے درد میں شریک ہونا تھا۔۔اور کون جانے وہ کتنا ٹائم وہاں بیٹھے رہنے والا تھا۔۔

''سوچا تھا اس سے بچھڑیں گے تو مر جائیں گے--

'' جان لیوا خوف تھا۔۔ ہوا کچھ بھی نہیں۔۔اور رہا کچھ بھی نہیں۔۔

ہیلو اسد۔۔ فرہاد آغا بات کر رہا ہوں۔۔ فرہاد نے گاڑی چلاتے ہوئے اسد کو فون کیا۔۔ بارش کی وجہ سے وہ ریش ڈرائیونگ نہیں کر پا رہا تھا۔۔

اسد حیران ہوا کہ فرہاد آغا کا فون۔۔ وہ اس ٹائم۔۔

پلیز جلدی اس جگہ پر پہنچو۔۔۔ فرہاد نے اسے جگہ بتائی اور فون بند کر دیا۔۔

کچھ دیر بعد وہ شہرین کی بتائی ہوئی جگہ پر پہنچ چکا تھا۔۔وہ آرام سے بیٹھی تھی ۔۔اور اسی کا انتظار کر رہی تھی۔۔

کیا بد تمیزی ہے یہ۔۔ شہرین کو دیکھ کر فرہاد کا خون خول اٹھا۔۔

اور جو آپ نے کیا میرے ساتھ وہ کیا تھا۔۔؟ شہرین نے بھی غصے سے پوچھا۔۔

وہ سب ایک غلط فہمی کی وجہ سے ہوا تھا۔۔اس میں میری کوئی غلطی نہیں۔۔فرہاد نے کہا۔

اچھا۔۔۔آپکی نہیں لیکن حرم کی تو غلطی ہے نا۔۔اس نے مجھ سے آپکو چھینا۔۔آج اسکی جگہ میں آپکی بیوی ہوتی۔۔

تم جیسی گھٹیا لڑکی کو میں ایک نظر دیکھنا بھی پسند نا کروں۔۔ فرہاد نے نفرت سے کہا۔۔

پر آپکو دیکھنا پڑے گا فرہاد آغا۔۔ میں آپکو چاہتی ہوں۔۔اور اگر آپ نے ابھی مجھ سے نکاح نہیں کیا تو میں سوسائیڈ کرلوں گی۔۔اور اسکی ذمہ دار وہ حرم ہو گی۔۔ کیونکہ میں ریکارڈ کر چکی ہوں کہ اگر مجھے کچھ ہوا یا میری موت ہو گئی-- تو سب حرم کی وجہ سے ہوا۔۔

اٹس انف۔۔ فرہاد غرایا۔۔

اسد۔۔۔ فرہاد نے کہا اور پھر اسد سامنے آیا۔۔

وہ بھی غصے سے بھرا ہوا۔۔اسد کو دیکھ کر شہرین حیران رہ گئی تھی۔۔

چٹاخ۔۔اسدنے آگے بڑھتے ہوئے ایک زوردار تھپڑ شہرین کے منہ پر مارا۔۔اور موبائل اسکے ہاتھ سے چھین کر بلڈنگ سے نیچے پھینک دیا۔۔ جتنی اونچائی وہ گرا تھا۔۔ یقیناً اسکا۔چورا ہو چکا ہو گا۔

شرم نہیں آتی تمہیں شہرین۔۔اسدنے غصے سے کہا۔۔ تمہیں میں کرواتا ہوں سوسائیڈ۔۔ بابا جان کی عزت کا خیال نہیں آیا تمہیں۔۔وہ تو شکر ہے انہوں نے مجھے فون کر دیا اگر پولیس کو بتا دیتے تو۔۔

ریلیکس اسد۔۔فرہادنے آگے بڑھ کر اسکے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

یہ نادان ہے۔۔اسکو پیار سے سمجھاؤ کہ نیکسٹ ایسی کوئی حرکت نا کرے۔۔فرہادنے کہا۔۔

سوری فرہاد بھائی-- آپ جائیں اب دس بج چکے ہیں۔۔اتنی رات ہوچکی ہے سب آپکاانتظار کر رہے ہونگے۔۔اسدنے معذرت کرتے ہوئے کہا۔۔اسکو میں خود دیکھ لونگا۔۔اسدنے کہا۔۔

اور فرہادنے واپسی کیلیے قدم بڑھادیے۔۔

حمزہ گھر واپس آیاتوسب لاؤنج بیٹھے تھے۔۔عجیب سی خاموشی چھائی تھی۔۔وہ سب کو یوں بیٹھا دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔۔اسکا خیال تھا کہ اتنی رات ہوچکی ہے۔۔سب سونے چلے گئے ہونگے۔۔

کہاں تھے تم۔۔ڈاکٹر سمیع نے اسکے بھیگے کپڑوں کو دیکھتے ہوئے غصے سے پوچھا۔۔

وہ میں راستہ بھول گیا تھا۔۔ غلطی سے کسی اور رستے پر چل پڑا تھا۔۔ لیکن بڑی دیر بعد پتا چلا کہ وہ میرا رستہ نہیں ہے۔۔اب واپس آگیا ہوں۔۔ حمزہ نے کہا۔۔

عالیہ اسکی بات کا مطلب سمجھ چکی تھی۔۔وہ کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح لگ رہا تھا۔۔وہ پہلے والا حمزہ تو کہیں سے نہیں لگ رہا تھا۔۔

اور فرہاد کہاں ہے۔۔آغا جی نے پوچھا اور حمزہ چونکا۔۔

کیا مطلب۔۔۔فرہاد گھر نہیں ہے کیا۔۔وہ حیران ہوا۔۔

لو کرلو بات۔۔۔دونوں حد سے زیادہ لاپرواہ ہیں۔۔دادو کو غصہ آیا۔۔

تبھی پورچ میں ایک اور گاڑی رکنے کی آواز آئی تھی۔۔ تھوڑی دیر بعد فرہاد آغا اندر آیا۔۔

لو دوسرا شہزادہ بھی آگیا۔۔ سجاد بھائی نے کہا۔۔

اب تم کہاں تھے۔۔ڈاکٹر سمیع نے غصے سے پوچھا۔۔

وہ بھی بھیگا ہوا تھا۔۔

کہیں نہیں ایک ضروری کا تھا۔۔وہی کرنے گیا تھا۔۔ فرہاد نے جواب دیا۔۔۔

ناایسا کونسا کام تھا جو آج رات ہی کرنا ضروری تھا۔۔آغا جی کو بھی غصہ آیا ہوا تھا۔۔

سوری۔۔ فرہاد نے کہا۔۔ وہ دونوں مجرموں کی طرح سر جھکائے کھڑے تھے۔۔

اچھا اب آپ لوگ بس کر جائیں۔۔ جاؤ حمزہ تم چینج کر لو اتنی ٹھنڈ پڑھ رہی ہے تم سارے بھیگے ہوئے ہو۔۔ بیمار ہو جاؤ گے۔۔ نتاشہ بھابھی نے کہا اور وہ چپ کر کے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔

فرہاد ان سے ملو یہ ہیں میری بیسٹ فرینڈ ڈاکٹر عفت۔۔ فاریہ بھابھی نے صوفے پر بیٹھے ایک وجود کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

اسلام عیلکم۔۔ فرہاد نے سلام کیا لیکن وہ سمجھا نہیں کہ اس وقت ڈاکٹر کا کیا کام۔۔

فرہاد آغا مجھے آپ سے اکیلے میں کچھ بات کرنی ہے۔۔ڈاکٹر عفت نے کہا۔۔

جی لیکن خیریت تو ہے نا۔۔فرہاد نے پوچھا۔۔

ہاں وہ بس حرم کی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔۔اسی سلسلے میں بات کرنی ہے۔۔فاریہ بھابھی نے کہا۔۔

کیا کہا حرم کی طبیعت خراب۔۔وہ حیران ہوا۔۔اور پھر وہ پریشان سا ڈاکٹر عفت کے پیچھے ڈرائیونگ روم کی طرف بڑھ گیا۔۔

ہوا کچھ یوں تھا کہ جب فرہاد کو شہرین کی کال آئی اور اسکے جانے کے بعد سب حرم کے پاس تھے۔۔ اسکی بند ہوتی سرخ آنکھوں کو دیکھ کر نتاشہ بھابھی نے ہوچھا تھا۔۔

حرم تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔

نہیں مجھے لگتا ہے میں ٹھیک نہیں ہوں۔۔ میرے سر میں بہت درد ہو رہا ہے۔۔ اور بہت ٹھنڈ بھی لگ رہی ہے۔۔ حرم نے کہا تھا۔۔ اور پھر سارے پریشان ہو گ ئے--

حمزہ اور فرہاد غائب تھے۔۔ ڈاکٹر سمیع بھی ہاسپٹل کا راؤنڈ لینے گ ئے تھے۔۔ مجبوراً فاریہ بھابھی نے اپنی دوست ڈاکٹر عفت کو کال کی تھی۔۔

حرم کو چیک کرنے کے بعد وہ انکے اس ہی رک گ ئیں تھی۔۔ تب سے فرہاد کا انتظار ہو رہا تھا۔ ڈاکٹر عفت کو اس سے کوئی ضروری بات کرنی تھے۔۔

بیٹھ جائیں۔۔ ڈاکٹر عفت نے بیٹھتے ہوئے اپنے سامنے رکھے صوفے کی طرف فرہاد کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔

جی ڈاکٹر صاحب سب خیریت تو ہے نا۔۔ فرہاد بیٹھ چکا تھا۔۔

فرہاد آغا آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپکی یہ شادی لو میرج ہے یا ارینج۔۔۔ انہوں نے پوچھا۔۔

ارینج بھی ہے اور حرم کو میں نے پسند کیا تھا۔۔ فرہاد نے کہا۔۔ الجھن اسکے چہرے سے صاف ظاہر تھی۔۔

کیا حرم پر کوئی پ ریشر تھا۔۔ یا پھر اسے مجبور کیا گیا تھا اس شادی کیلی ئے-- وہ پوچھ رہیں تھیں۔۔

نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔۔ میں نے حرم سے پوچھا تھا وہ خوش تھی۔۔

تو پھر ایسی کونسی بات تھی جسکی وجہ سے اسکا بلڈ پریشر اتنا ہائی ہوا۔۔

کیا۔۔ بی پی ہائی-- فرہاد چونکا۔۔

جی انیس سے بیس سال کی عمر میں 180 پلس بی پی ہونا کوئی اچھی بات نہیں ہے۔۔

اور فرہاد حیران رہ گیا۔۔

جی وہ بہت زیادہ سٹریس میں ہے۔۔اور کسی شاک کے زیرِ اثر بھی۔۔

لیکن اسے ایسا کونسا سٹریس تھا۔۔ فرہاد نے پریشانی سے پوچھا۔۔

کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔ شادی کا بھی ہو سکتا ہے۔۔مجھے پتا چلا ہے کہ آپکی شادی بہت جلدی میں ہوئی ہے--

جی۔۔ یہ تو سچ ہے۔۔ فرہاد نے جواب دیا۔۔

ویل آپکو بہت زیادہ احتیاط کرنی پڑے گی۔۔آپ خود ڈاکٹر ہیں۔۔اتنا بی پی ہائی ہونا حرم کیلیۓ کتنا خطرناک ہو سکتا ہے یہ آپ خود جانتے ہیں۔۔اور ویک نیس بھی بہت ہے اس میں۔۔آپ اسکو ایزی فیل کروائیں۔۔ ہسبنڈ کم فرینڈ بننے کی کوشش کریں۔۔پرسکون رکھیں اسکو۔۔

جی بہتر۔۔ میں اپنی پوری کوشش کرونگا۔۔فرہاد نے کہا۔۔

ویسے آپکی وائی ف بہت انوسینٹ سی ہیں۔۔شادی مبارک ہو بہت بہت۔۔ڈاکٹر عفت نے اور کچھ ہدایات کرنے کے بعد کہا۔۔۔

پتا نہیں یہ کیسی شادی تھی۔۔

تھینک یو۔۔فرہاد نے مسکراتے ہوۓ کہ اس نے تو ابھی تک حرم کو دیکھا ہی نہیں تھا۔۔اور پھر وہ ڈرائینگ روم سے باہر نکل آیا۔۔

جاؤ اب اپنے کمرے میں۔۔اور کسی چیز کی ضرورت ہو تو ہمیں بتا دینا۔۔نتاشہ اور فاریہ بھابھی نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

اور وہ چپ چاپ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔ صبح سے اب تک اتنا کچھ ہو چکا تھا کہ اسکا خود کا دماغ کام نہیں کر رہا تھا۔۔کمرے کے پاس پہنچنے کے بعد اس نے اپنی بھیگی ہوئی شیروانی اتاری جو ابھی تک پہنے ہوئے تھی۔۔پھر وہ کمرے میں داخل ہو گیا۔۔

کمرے میں اندھیرا تھا۔۔فرہاد نے لائیٹ آن کی۔۔اور پھر اسکی نظر بیڈ پر پڑے وجود پر پڑی۔۔

کیسا لمحہ تھا وہ۔۔قیامت خیز۔۔اسے ڈرپ لگی تھی۔۔قطرہ قطرہ زندگی حرم کے اندر اتر رہی تھی۔۔وہ وہ سکون آور دوائیوں کے زیرِ اثر سوئی پڑی تھی۔۔فرہاد کی نظریں اسے دیکھ کر پلٹنا بھول گئی تھیں۔۔ہاتھ میں پکڑی شیروانی کب سے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر چکی تھی۔۔ اور وہ بت بنا کھڑا تھا۔۔

ہزاروں لمحے خاموشی کی نظر ہوئے تھے۔۔ ہر طرف خاموشی چھائی تھی۔۔اور فرہاد آغا کی نظریں سکون سے سوئی حرم پر جمی تھیں۔۔ایسا نہیں تھا کہ خوبصورت لڑکیوں کی اسے کمی تھی یا اس نے ماڈرن اور خوبصورت لڑکیوں کو دیکھا نہیں تھا۔۔ہر ایک لڑکی خوبصورت ہوتی ہے یہ اسکا ماننا تھا۔۔ مگر۔۔ہاں مگر۔۔

اس نے آج تک اتنی خوبصورت دلہن نہیں دیکھی تھی۔۔ جانے ایسا کیا تھا اسکے معصوم چہرے میں۔۔ وہ سب کچھ ہار بیٹھا تھا۔۔اسے تو دعوی تھا کہ محبت نہیں ہے اسے۔۔ لیکن اس پل کیا ہوا تھا۔۔

"وادیِ #ناران_کاغان میں موجود جھیل #سیف_الملوک پر پریوں کی شہزادی #رشہ ایک شان سے اتری۔۔ اس نے اپنے #نورانی_ملکوتی پر پھیلائے-- جن سے دودھیا روشنی نکل کر #صفہ_قرطاس کے سفید پنوّں میں ڈھل گ ئی-- رات کی سیاہی نے ستاروں سے چمک لے کر

روشنائی کےاکام کیا۔۔اور پھر چاندنی رات میں۔۔ برستی بارش کے دوران۔۔

#صفحہ_قرطاس پر ایک لفظ لکھا گیا تھا۔۔ہاں ایک لفظ۔۔

محبت۔۔۔#

محبت۔۔محبت۔۔محبت۔۔ہر طرف سے ہواؤں نے صدائیں لگائیں۔۔وقت نے اپنی رفتار آہستہ کرلی۔۔اور محبت کسی وحی کی طرح #فرہاد_آغا پر وارد ہوئی--- اور تقدیر محبت کے اس "حادثے پر خوبصورتی سے مسکرائی--

اچانک ہوا چلنے کے باعث کمرے کی کھڑکی کا ایک پٹ کھل گیا۔۔اور فرہاد کسی طلسم سے باہر آیا جسکے وہ زیر اثر تھا۔۔

اس نے چونک کر دیکھا اور پھر اپنی شیر وانی اٹھائی-- اسکے اندر پتا نہیں کیا ہو رہا تھا۔۔پہلی بار جب ڈاکٹر سمیع کے ہاسپٹل میں حرم اس سے ٹکرائی تھی۔۔۔تب بھی اسکا دل گھبرایا تھا۔۔ لیکن

آج تو وہ گبھرانے کے ساتھ ساتھ۔۔اتنی تیزی سے دھڑک رہا تھا کہ فرہاد کو آواز سنائی دے رہی تھی۔۔

وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا ونڈو کے پاس آیا اور بند کیا۔۔۔پھر وہ چلتا ہوا حرم کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ چکا تھا۔۔ہیٹر آن ہونے کی وجہ سے کمرہ گرم تھا۔۔اسے اس بات کا بھی احساس نہیں تھا کہ اسکے کپڑے بھیگے ہوئے ہیں--اس نے سائیڈ پر رکھے ٹیبل کے دراز سے سگریٹ نکالا اور اسے سلگایا۔۔حرم کے چہرے کو دیکھتے دیکھتے وہ کہیں پیچھے چلا گیا۔۔

بس کرو روشنی اور کتنی شاپنگ کرو گی۔۔

مجھے دنیا کی سب سے خوبصورت دلہن بننا ہے۔۔اتنی خوبصورت کہ فرہاد آغا دیکھے تو بس پتھر کا ہو جائے-- پاگل ہو جائے--

پاگل تو تم مجھے بنا چکی ہو۔۔اب کیوں پتھر کا بنانا چاہتی ہو۔۔

ہاہاہا۔۔بس تم دیکھتے جاؤ--میں چاہتی ہوں کہ بس تم مجھے دیکھو۔۔بس مجھے۔۔ مجھ سے تمہاری نظریں ایک پل کیلی ئے بھی نا ہٹیں۔۔

یار میں تمہارا ہوں۔۔بس تمہارا۔۔

سیپی کی آواز سے وہ چونکا۔۔ سگریٹ اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر گیا۔۔وہ خیالوں سے باہر نکل آیا۔۔

بے شک وہ پاگل بنا تھا۔۔لیکن۔۔ہاں لیکن۔۔پتھر تو وہ آج ہوا تھا۔۔ یہ فیلنگز۔۔ یہ احساس۔۔ یہ تو آج ہوا تھا۔۔پہلی بار۔۔وہ جو کہتا تھا کہ محبت اسکی زندگی سے نکل چکی ہے۔۔آج

اسے پتا چلا تھا کہ محبت تو کبھی اسکی زندگی میں آئی ہی نہیں۔۔ہاں مگر۔۔آج وہ کسی آسیب کی طرح نازل ہوئی تھی۔۔

حمزہ اپنے کمرے میں آیا تھا۔۔اسکا سر بھاری ہو رہا تھا۔۔شدید ٹھنڈ بھی لگ رہی تھی۔۔دل کا درد اتنا شدید تھا کہ اس نے جسم کی تکلیف کو محسوس ہی نہیں ہونے دیا۔۔اب اسے کچھ محسوس ہو رہا تھا۔۔

وہ ایسے ہی بیڈ پر گر گیا۔۔ سر میں بہت درد ہو رہا تھا۔۔کچھ دیر لیٹے رہنے کے بعد اس نے اٹھنا چاہا مگر بے سود۔۔ایک چکر آیا اور وہ واپس گر گیا۔۔اور پھر کچھ دیر بعد وہ ہوش و ہواس سے بے گانہ جوتوں اور بھیگے کپڑوں سمیت بیڈ پر پڑا تھا۔۔

"کسی کی جان جاتی ہے۔۔

"کسی کا کچھ نہیں جاتا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کہتے ہیں نکاح کے دو بول میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ ایک اجنبی شخص جان سے عزیز لگنے لگتا ہے۔۔ کچھ ایسا ہی تھا۔۔ وہ بیڈ پر پڑا وجود فرہاد آغا کو اپنی ہر چیز سے عزیز لگ رہا تھا۔۔

اچانک وہ کچھ سوچتے ہوئے صوفے سے اٹھا تھا۔۔ چلتے ہوئے حرم کے پاس آیا اور ڈرپ کو چیک کرتے ہوئے اسکی سپیڈ آہستہ کی۔۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسے زرا سی بھی تکلیف ہو۔۔ کمبل ٹھیک طرح سے اسکے اوپر اوڑھایا۔۔ ایک دل چاہا تھا کہ وہ اسے چھو کر دیکھے۔۔ آخر کو وہ اب پوری کی پوری اسکی تھی۔۔ لیکن نہیں۔۔ کچھ سوچتے ہوئے وہ واپس چلا گیا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔۔

اور حرم کے گھر میں سناٹا چھایا تھا۔۔ رو رو کر صابرہ خاتون کی طبیعت خراب ہو چکی تھی۔۔ مشکل سے انہیں چپ کروایا گیا۔۔ سب تھکے ہوئے تھے تو جلدی سو گ ئے-- حور عین نے صابرہ خاتون کو بھی زبردستی کھانا اور پین کلرز کھلا کر سونے کیلی ئے لٹا دیا۔۔ مگر نیند تو کوسوں دور تھی۔۔

پھر وہ اپنے کمرے میں آئی تھی۔۔ تھک تو وہ خود بھی گ ئی تھی۔۔ شزا اور ثناء دونوں سوئی ہوئیں تھیں۔۔ حرم نہیں تھی وہاں۔۔ اسے شدت سے حرم کی کمی محسوس ہوئی تھی۔۔ اسکی آنکھیں نم ہوئیں--- حرم اپنا موبائل اسے دے گ ئی تھی۔۔ اور حور عین کی سمارٹ فون استعمال کرنے کی خواہش بھی پوری ہو گ ئی تھی۔۔ اس نے موبائل سے حرم کی پکس نکالیں جو اس نے آج بنائیں تھی اور پھر انہیں دیکھنے لگ گ ئی--

کچھ دیر بعد اسد کی کال آگ ئی-- وہ اسی کا ویٹ کر رہی تھی-- جتنی مرضی نیند آئی ہو بات کیا بنے نا وہ خود سوتا تھا اور نا اسے سونے دیتا تھا-- پھر حورعین نے مسکراتے ہوئے کال ریسیو کی-- اب تو ان میں باقاعدہ ایک رشتہ بن گیا تھا-- رواب کسی کا ڈر خوف بھی نہیں تھا--

----

پچھلے تین گھنٹوں سے فرہاد اسی صوفے پر اسی پوزیشن میں بیٹھا تھا-- مجال ہے جو ایک پل کیلیے بھی اسکی نظر حرم سے ہٹی ہو--

پاس ہی موجود مسجد میں تہجد کی اذان شروع ہوئی تھی-- اور اسکے ساتھ ہی حرم کے وجود میں حرکت ہوئی-- وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا--

کیسی عجیب بات تھی۔۔وہ لڑکی جوایک طرح سے بے ہوش پڑی تھی۔۔اذان کے ساتھ کیسے اسکے جسم میں جان آگ ئی تھی۔۔

حرم نے کسمساتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔۔کچھ دیر لیٹے رہنے کے بعد اس نے ذہن پر زور ڈالا کہ وہ کہاں ہے۔۔اور کچھ پل سوچنے کے بعد اسے سب یاد آگیا۔۔وہ ایک بیٹھنے کیلیۓ ایک دم اٹھی۔۔

پھر سی کی آواز اسکے منہ سے نکلی تھی اور وہ دوبارہ لیٹ گ ئی۔۔ ڈرپ والے بازو پر زور ڈالنے کے باعث اسکی سوئی چ ب گ ئی تھی۔۔اور فرہاد تڑپ کر اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔

پلیز حرم لیٹی رہو۔۔۔ہلنا مت۔۔فرہاد اسکے پاس آیا۔۔اور حرم اسے یوں دیکھ کر گھبرا گ ئی۔۔

وہ اب اسکے پاس بیڈ ہر بیٹھ چکا تھا۔۔اس نے ڈرپ اتارنے کیلی ۓ اسکا ہاتھ پکڑا۔۔کیونکہ ڈرپ اب تک ختم ہوچکی تھی۔۔۔اور حرم کے ہاتھ میں لغزش ہوئی۔۔ اسکا نازک سا دل کانپ کر رہ گیا۔۔

فرہاد نے اسکی طرف دیکھا تھا وہ اسکی گھبراہٹ محسوس کر چکا تھا۔۔

افففف۔۔کیوں دیکھا تھا اس نے۔۔ان بڑی بڑی کھلی آنکھوں میں۔۔جنہیں کب سے کھلی دیکھنے کیلی ۓ تڑپ رہا تھا کہ یہ جھکی بند آنکھیں کھلیں گی تو کیا قامت ہو گی۔۔

گولڈن، مہرون، پیچ اور سکن کلر کے امتزاج کے لہنگے میں جسکی شرٹ لونگ اور بازو فل تھے۔۔وہ کسی پری سے کم نہیں لگ رہی تھی۔۔ہلکے میک اپ کے ساتھ۔۔ریڈ اورا ورنج کلر کی لپ اسٹک لگائے وہ کسی اور دیس سے آئی اینجل لگ رہی تھی۔۔گولڈن کلر کی جیولری جن میں جھمکے زیادہ نمایاں تھے اس پر خوب بچ رہی تھی۔۔

ماتھا پٹی نے اسکی پیشانی کو کور کیا ہوا تھا۔۔ بھاری بھر کم ڈوپٹہ پنوں کی مدد سے سر پر مشکل سے ٹکایا گیا تھا۔۔ لمبی سایہ دار پلکیں لرز رہیں تھیں۔۔

فرہاد نے بہت مشکل سے نظریں ہٹائیں تھیں۔۔

ٹیک اٹ ایزی حرم۔۔ پلیز ریلیکس ہو جاؤ-- فرہاد نے آہستہ سے کہا اور پھر ہاتھ سے پن اتارنے لگا۔۔ وہ ایک ڈاکٹر تھا۔۔ حرم اسے دیکھ رہی تھی۔۔ اسے ابھی تک یقین نہیں آیا تھا کہ اسے اسکی بنادیا گیا ہے۔۔ اتنا وجیہہ شخص۔۔ جسے پہلی بار دیکھ کر حرم نے اففففف کیا تھا کہ مردوں کو اتنا وجیہہ نہیں ہونا چاہیئے-- سفید کپڑوں میں بکھرے بالوں کے ساتھ وہ دلہا تو کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا۔۔

اسے سوئی چبی تھی۔۔ اور اسکا ہاتھ کانپا۔۔ ساتھ ہی اسکا دھیان فرہاد سے ہٹ گیا۔۔

سوری۔۔ فرہاد نے کہا۔۔اور اسکے پیچھے تکیہ رکھا کہ ٹیک لگا کر بیٹھ جاؤ۔۔ کتنا خیال رکھ رہا تھا وہ اسکا۔۔

ہمم۔۔تو اب بتاؤ۔۔ کیسی ہو۔۔ فرہاد نے مسکراتے ہوئے پوچھا وہ اسے ریلیکس کرنا چاہتا تھا۔۔

ٹھیک ہوں۔۔ حرم نے ہلکی سی مسکراہٹ سے کہا۔

اچھا تو کس بات کی ٹینشن تھی۔۔جو اتنا سٹریس لیا۔۔؟؟

کسی بات کی بھی نہیں بسس وہ اتنی جلدی میں شادی ہو گئی۔۔ تو۔۔۔ حرم نے کہا۔۔

تمہیں پتا ہے میں نے تم سے شادی کیوں کی ہے۔۔؟؟ وہ پوچھ رہا تھا اور حرم کو اس کا تم کہا اچھا لگا۔۔

نہیں۔۔ حرم نے چونک کر دیکھا۔۔

بھ ئی تم نے ہی تو کہا تھا کہ مجھے دوستی کرنا پسند نہیں۔۔اور بنا ریلیشن کے بات بھی نہیں کرنا چاہتی تو۔۔۔

تو۔۔ حرم نے ہونکوں کی طرح پوچھا۔۔۔

تو میں تم سے بات کرنا چاہتا تھا فرینڈشپ بھی کرنا چاہتا تھا۔۔اس لی ئے پھر مجھے شادی کرنا پڑی۔۔اب تو کر لو گی نا مجھ سے فرینڈشپ۔۔؟؟ فرہاد نے معصویت سے پوچھا۔۔

اور حرم کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔ صرف فرینڈشپ کیلیے آپ نے مجھ سے شادی کی۔۔ حرم کو یقین نا آیا۔۔

ہاں نہیں تو کیا۔۔ بالکل۔۔ وائی ف میں افورڈ نہیں کر سکتا بھئی اسکے نخرے بہت زیادہ ہوتے ہیں۔۔ اور تم اتنی معصوم ہو۔۔ مجھے اتنی معصوم فرینڈ چاہیے تھی۔۔ فرہاد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

فرینڈز۔۔ فرہاد نے ہاتھ آگے بڑھایا۔۔ اسی ڈاکٹر عفت کی کہی ہوئی ہر بات یاد تھی۔۔ جب تک حرم دل اور دماغ سے اس رشتے کو قبول نا کر لیتی تب تک وہ اسے فرینڈ ہی بنا کر رکھتا۔۔

اور حرم نے خوشی اور حیرت کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ ہاتھ آگے بڑھایا۔۔ اور فرہاد نے اس انداز سے آخری دفعہ بات کس سے کی تھی اس تو خود بھی یاد نہیں تھا۔۔

ایک منٹ پھر اس نے بیڈ کے سائیڈ والا دراز سے ایک باکس نکالا۔۔وہ جیولری باکس تھا۔اس نے کھولا۔۔اور پھر اس نے حرم کے سامنے کیا۔۔ یہ تمہارا آج کا گفٹ۔۔

خوبصورت گولڈن کلر کے کنگن جن میں ڈائی منڈ لگے تھے۔۔اسکے سامنے تھے۔۔بلاشبہ وہ بہت خوبصورت تھے۔۔ حرم نے حیرت سے دیکھا۔۔

اتنا مہنگا گفٹ۔۔

نہیں مہنگا نہیں ہے۔۔ہمارے خاندان میں ہر ن ئی دلہن کو ایسے ہی کنگن دیے جاتے ہیں۔۔اگر تم پہن لو گی تو انکی قیمت پوری ہو جائے گی-- فرہاد نے کہا۔

اوکے پہن لیتی ہوں۔۔ حرم نے کہااور کنگن پہننے کی کوشش کی لیکن نہیں پہن سکی کیونکہ ایک ہاتھ پر ڈرپ لگی تھی جس کی وجہ سے اسے درد محسوس ہوتا تھا۔۔ فرہاد نے اسکی مشکل دیکھ لی تھی۔ لاؤں میں پہناؤں-- اس نے ہاتھ سے کنگن لیتے ہوئے کہااور پھر احتیاط کے ساتھ اسے پہنا دیے۔۔

بہت پیارے ہیں۔۔ حرم نے تعریف کی۔۔

اوکے میں چینج کرلوں۔۔اب تم آرام کرو۔۔ فرہاد نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔ وہ اس کے اتنے پاس مزید نہیں بیٹھ سکتا تھا۔۔ حرم سے آنے والی جیسمین کی خوشبو اسکے دل کے تالوں کو کسی اور ہی لہر میں بہا رہی تھی۔۔

وہ اٹھ کر ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔۔ کیا بتاتا اسکو کہ کتنی مشکل سے پایا تھا اسے۔۔

اسکے جانے کے بعد حرم نے کمرے پر نظر دوڑھائی-- اور پھر حیران رہ گ ئی-- وہ کمرہ بالکل ویسے ہی تیار کیا گیا تھا جیسے اسے پسند تھا-- کمرے کی ہر چیز ن ئی تھی-- خوابیدہ-- مہرون کلر کے پردے-- بیڈ شیٹ-- ہر چیز مہرون تھی-- فرنیچر بالکل نیا لگ رہا تھا-- گلاب کے پھولوں کی پتیاں-- پورے کمرے میں پھیلی تھیں-- بیڈ کے سائیڈ ٹی بل-- صوفے کے سامنے والے ٹیبل--- ہر جگہ پھول کی پتیوں سے دل بنا کر درمیان میں کینڈل جلائی ہوئیں تھیں--

وہ آہستہ سے اٹھتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آئی-- اور اپنے سر لگی پنیں اتارنے لگی-- تاکہ ڈوپٹہ اتارنے کے بعد چینج کر سکے-- لیکن ویک نیس اتنی ہو چکی تھی کہ اس سے بازو اوپر نہیں اٹھائے جا رہے تھے--

فرہاد ڈریسنگ روم سے باہر آیا تو حرم کو یوں کھڑے دیکھا-- اوو ہو-- حرم اٹھی کیوں-- لیٹے رہتی--

وہ مجھے بھی چینج کرنا ہے۔۔ یہ اتنا وزنی لباس ہے۔۔ حرم نے کہا۔

دل تو فرہاد کا چاہا تھا کہ وہ کبھی چینج نا کرے۔۔ بلکہ ہمیشہ یونہی بیٹھی رہے اور وہ اسکو دیکھتا رہے۔۔

یہ پنیں نہیں اتر رہیں۔۔۔ حرم نے روہانسی ہو کر کہا۔

اوکے میں اتارتا ہوں۔۔۔ وہ اسکے پاس آیا اور احتیاط سے پنیں اتارنے لگ گیا۔۔ حرم نے بہت مشکل سے اپنے دل کو دھڑکنے سے روکا تھا۔۔

یہ لو۔۔ اتنی سی بات تھی۔۔ فرہاد نے ساری پنیں اتارنے کے بعد کہا۔۔

آپکا شکریہ بہت بہت۔۔ حرم نے کہا۔۔

ویسے تم مجھے میرے نام سے بلا سکتی ہو۔۔فرہاد آغا نام ہے میرا۔۔

کیا میں آپکو #ہادی بلا سکتی ہوں۔۔کچھ دیر بعد حرم نے پوچھا۔۔اور فرہاد کا کبرڈ سے کچھ نکالتا ہوا ہاتھ ساکن ہوا۔۔

میں آج سے تمہیں #فادی بلاؤں گی-- اففف۔۔فرہاد کتنا بورنگ سا اور اولڈ نیم ہے۔۔تم ” پر بالکل بھی سوٹ نہیں کرتا۔۔فرہاد سے فادی نک نیم اچھا ہے۔

جو مرضی بلا لو۔۔ویسے شرم نہیں آئے گی تمہیں اپنے ہونے والے شوہر کو نام سے بلاتے ہوئے--

’’ نہیں بالکل بھی نہیں۔۔فادی نیم از گریٹ۔۔

بتایا نہیں آپ نے۔۔اگر نہیں پسند تو رہنے دیں۔۔ حرم نے اسے یوں خاموش دیکھ کر پوچھا۔۔

اور وہ حرم کی آواز پر ایک بار پھر خیالوں سے باہر نکل آیا۔۔

کیوں فرہاد ایک اولڈ فیشن نیم ہے اس لیۓ-- فرہاد نے استزاہیہ ہنسی ہنستے ہوۓ کہا۔

بالکل بھی نہیں۔۔آپ سے کس نے کہا۔۔انفیکٹ۔۔مجھے فرہاد نیم بہت پسند ہے۔۔آپکو پتا ہے #دیوتاناول کا ہیرو #فرہاد_تیمور۔۔ گریٹ پرسینلٹی۔۔آپ بھی بالکل ویسے ہیں۔۔ حرم نے بیڈ پر بیٹھتے ہوۓ کہا۔

تو پھر ہادی کیوں بلانا چاہتی ہو۔۔

اسکی بھی ایک ریزن ہے وہ بعد میں بتاؤں گی-- ہاں پر مجھے فرہاد بلاتے ہوئے تھوڑی سی شرم آئے گی-- حرم نے کہا۔

اوکے۔۔ فرہاد کو اسکا انداز اتنا پسند آیا۔

تھینک یو۔۔ وہ کہتے ہوئے بیڈ سے اٹھنے لگی تھی کہ اچانک چکر آ نے کی وجہ سے واپس بیٹھ گئی--

کیا ہوا۔۔ فرہاد اسکی طرف آیا۔

وہ مجھے بھوک لگی ہے۔۔آپکو پتا ہے ہادی میں نے کل سے کچھ بھی نہیں کھایا۔۔حرم نے معصومیت سے کہا۔۔

اوو۔۔پہلے کیوں نہیں بتایا پاگل۔۔۔اور ہادی کو اتنا دکھ ہوا۔۔

اوکے پانچ منٹ رکو۔۔میں ابھی کچھ کھانے کیلیئے لے کر آتا ہوں۔۔وہ کہتے ہوئے کمرے سے نکل گیا۔۔

فرہاد جب نیچے آیا تو پورا گھر اندھیرا میں ڈوبا ہوا تھا۔۔ یقیناً سب سو چکے تھے۔۔وہ چلتے ہوئے کچن میں آیا۔۔لائیٹ آن کی۔۔فریزر کھولا تو کافی کچھ کھانے کیلیئے رکھا ہوا تھا۔۔کچھ سوچتے ہوئے اس نے کھانا نکالا۔۔اوون میں رکھ کر گرم کیا۔۔کھایا تو اس نے بھی صبح سے کچھ نہیں تھا۔۔پھر وہ ایک ٹرے میں کھانا رکھ کر کچن سے باہر نکل آیا۔۔

ابھی وہ سیڑھیاں چڑھنے والا تھا کہ اسے حمزہ کے کمرے کی لائیٹ آن نظر آئی--

حمزہ سویا نہیں ابھی تک ۔۔ وہ ٹرے کو لاؤنج میں موجود ٹیبل پر رکھ کر اس کے کمرے کے قریب آیا۔۔

حمزہ ۔۔۔ جاگ رہے ہو کیا۔۔ فرہاد نے پوچھا۔۔ مگر کوئی جواب نہیں آیا۔۔

حمزہ ۔۔ فرہاد نے پھر پکارا۔۔ اور پھر اس نے دروازے کا ہینڈل گھمایا۔۔ حیرت انگیز طور پر وہ کھل گیا۔۔ حمزہ تو ہمیشہ لاک کر کے سوتا ہے ۔۔ الٹے سیدھے کام جو کرنے ہوتے ہیں اس نے ۔۔

فرہاد اندر آیا تو اس نے بے ترتیب سے انداز میں حمزہ کو بستر پر لیٹے دیکھا۔۔ جوتے بھی نہیں نکالے تھے اس نے ۔۔

پاگل انسان نے چینج بھی نہیں کیا۔۔ جب وہ گھر آیا تھا تو فرہاد نے اسکے بھیگے ہوئے کپڑے دیکھ لی ئے تھے ۔۔

حمزہ اٹھو یار۔۔ فرہاد نے اسے ہاتھ لگایا۔۔ اور پھر ایک سرت سے ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔۔ اسکو تو بخار ہے۔۔

حمزہ۔۔ فرہاد نے بلاتے ہوئے اسے سیدھا کیا۔۔ پیشانی پر ہاتھ رکھا تو فل تپ رہی تھی۔۔

اوو مائے گ اڈ۔۔ اتنا تیز بخار۔۔ وہ ایک ڈاکٹر تھا۔۔ اور اسے ہاتھ لگانے سے ہی پتا چل چکا تھا کہ بخار سو ڈگری سے اوپر ہو گا۔۔

فرہاد نے اسکے جوتے اتارے۔۔ پھر اسکا اوپر والا کوٹ اتارا۔۔ اسے کمبل اوڑھایا۔۔ پھر وہ سرت سے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

جب وہ کھانا لے کر اوپر آیا تو حرم ڈریسنگ کے سامنے بیٹھی جیولری اتار رہی تھی۔۔

سوری میں لیٹ ہو گیا تھوڑا۔۔ یہ لو کھانا کھاؤ -- اور آئی ندہ پلیز اتنی دیر تک بھوکا مت رہنا۔۔

اس کے اندر کا ڈاکٹر جاگ اٹھا۔۔

تھینک یو۔۔ حرم نے کہتے ہوئے ٹرے اس سے لی۔۔ آپ بھی کھالیں۔۔

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے۔۔ حمزہ کو دیکھ کر اسکی بھوک اڑگ ئی تھی۔۔

اچھا ایسا کرو کھانا کھالو۔۔۔ اور پھر سو جانا۔۔ میں کچھ دیر میں آتا ہوں۔۔۔

آپ اس وقت کہاں جا رہے ہیں ہادی۔۔ حرم نے پوچھا۔۔

جا تو کہیں نہیں رہا۔۔ ادھر ہی ہوں۔۔ ہادی نے مسکرا کر کہا۔۔

اچھا پھر ٹھیک ہے۔۔جب تک میں کھانا نا کھالوں تب تک آپ ادھر ہی رہیں۔۔

اچھا بابا۔۔ادھر ہی ہوں۔۔فرہاد نے بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

اور ویسے بھی ابھی مجھے نیند نہیں آرہی۔۔ نماز بھی پڑھنی ہے۔۔اور۔۔

کس وقت کی نماز۔۔ابھی تو فجر کی اذان نہیں ہوئی--

تہجد کی۔۔اور شکرانے کے نوافل بھی۔۔ حرم نے کہا۔۔

کس بات کا شکرادا کرنا ہے۔۔ہادی نے پوچھا۔۔

ہادی کی شکل میں اتنا اچھا فرینڈ۔۔جو کھانا لا کر دے۔۔مجھے عطا کرنے کیلی ئے شکر تو بنتا ہے نا اللہ پاک کا۔۔ حرم نے معصومیت سے کہا۔۔

ہاہا اچھا۔۔فرہاد کو آج رات سے پہلے تک وہ بہت سمجھدار لگی تھی ۔۔۔اسے آج پتا چلا تھا کہ وہ بہت معصوم ہے۔۔

وہ کھانا کھا چکی تھی۔۔فرہاد اپنی جگہ سے اٹھا اور بیڈ کے سائیڈ ٹی بل سے کچھ اٹھایا اور سامنے لا کر رکھ دیا۔۔

یہ کیا ہے۔۔؟؟حرم نے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

اسکو میڈیسن کہتے ہیں۔۔

مجھے نہیں کھانی۔۔ حرم نے منہ بنایا۔۔

کیوں نہیں کھانی۔۔

منہ کڑوا ہو جاتا ہے۔۔ آپکو پتا ہے ہادی یہ نا میرے ادھر اٹک جاتی ہے۔۔ حرم نے گلے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔اس لیئے مجھے نہیں کھانی۔۔ ۔

فرہاد نے بہت مشکل سے اپنی ہنسی ضبط کی۔۔

اچھا چلو میں کھلاتا ہوں پھر نہیں اٹکے گی۔۔اور ہادی نے میڈیسن نکال کر اسکے ہاتھ پر رکھی۔۔ یہ لو پانی۔۔

حرم نے منہ بناتے ہوئے میڈیسن کھالی۔۔

Good girl...

ہادی نے اسکا گال تپتھپایا۔۔اچھا میں آتا ہوں۔۔۔وہ کہتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔۔ حرم کو اسکے چہرے پر پریشانی نظر آگ ئی تھی مگر پوچھ نا سکی۔۔

وہ تیز تیز سیڑھیاں اترتا نیچے آیا۔۔اور سیدھا حمزہ کے کمرے میں گیا۔۔۔بخار کم کرنے کی میڈیسن نکالی۔۔اور پھر حمزہ کو اٹھایا۔۔کافی دیر بعد حمزہ نے آنکھیں کھولی تھیں۔۔

حمزہ یہ میڈیسن کھاؤ-- فرہاد نے پکڑ کر حمزہ کو اٹھایا۔۔اس سے بیٹھا نہیں جا رہا تھا۔۔اسے میڈیسن کھلانے کے بعد۔۔وہ اسکے پاس بیٹھ گیا۔۔وہ اسکے ہاتھوں کو رگڑ رہا تھا۔۔ سردی کا بخار تھا۔۔اس وقت کسی کو بھی اٹھانا اس نے مناسب نہیں سمجھا۔۔

ایسا۔۔کیوں۔۔۔ہوا۔۔۔حمزہ کچھ بڑبڑا رہا تھا۔۔

حمزہ آنکھیں کھولو۔۔فرہاد حمزہ سے بہت پیار کرتا تھا۔۔

میں۔۔۔میں۔۔۔اسے۔۔۔بہت۔۔۔چاہتا۔۔حمزہ غنودگی کی حالت میں تھا۔۔اسے پتا نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا بول رہا ہے۔۔

ہادی حیران تھا کہ اسے ہوا کیا ہے۔۔ایسا تو کبھی بھی نہیں ہوا تھا۔۔

پورے پچیس منٹ بعد حمزہ کا بخار کافی حد تک کم ہو چکا تھا۔۔وہ اٹھا اور پھر اس روم میں گیا جہاں ڈاکٹر سمیع کچھ میڈیسنز اور انجیکشنز وغیرہ رکھتے تھے تاکہ کسی بھی ایمرجنسی میں کام آسکیں۔۔

کچھ سیکنڈز بعد وہ ایک انجیکشن لے کر آیا تھا۔۔ پھر اس نے وہ انجیکشن حمزہ کو لگایا۔۔

صبح کی اذانیں شروع ہوگ ئی تھیں۔۔ حمزہ کا بخار اتر چکا تھا کافی حد تک۔۔ پھر اس نے کمبل اچھے طریقے سے اسے اوڑھایا۔۔ اب حمزہ گہری نیند سو رہا تھا۔۔

وہ لائیٹ آف کر کے کمرے کا دروازہ بند کرتا باہر آیا۔

وہ پہلا دلہا تھا جس نے اپنی فرسٹ نائیٹ ایسے گزاری تھی۔۔

پھر وہ اوپر نہیں گیا بلکہ نماز پڑھنے چلا گیا۔۔

جب وہ واپس آیا تو اسکا خیال تھا کہ حرم سو چکی ہو گی۔۔ لیکن وہ جاگ رہی تھی۔۔ اس نے چینج کر لیا تھا۔۔

وہ وائیٹ کلر کا ٹراؤزر پہنے اس پر پیچ کلر کی شرٹ اور پیچ کلر کے ڈوپٹے سے حجاب کی ہئے-- کمرے کی لان کی طرف کھلنے والی ونڈو کھولے اس میں بیٹھی تھی--

آپ آگئے-- اس نے فرہاد کو دیکھتے ہوئے پوچھا--

سوئی نہیں حرم--ہادی نے پوچھا--

نہیں مجھے نیند نہیں آئی-- حرم نے کہا--

یہاں سے لان کا منظر کتنا اچھا نظر آرہا ہے نا--وہ بولی--ہلکی ہلکی بارش کی بھوندیں برس رہیں تھیں--کبھی تیز ہو جاتیں اور کبھی مدہم--

ونڈو میں بیٹھی ہو حرم تمہیں ٹھنڈ لگ جائے گی--

ہمارا گھر چھوٹا سا ہے۔۔زیادہ بڑا نہیں ہے۔۔اس میں لان نہیں ہے۔۔اور مجھے لان بہت اچھا لگتا ہے۔۔ حرم نے اسکی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔۔

وہ چلتے ہوئے اسکے پاس آیا۔۔نیچے چلیں۔۔ہادی نے پوچھا۔۔

چلیں۔۔ حرم نے حیران ہوتے ہوئے اسے دیکھا اور پھر خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ شال لے لو پہلے۔۔اس نے بلیک کلر کی گرم شال حرم کو پکڑائی۔۔ حرم نے فٹافٹ اسے اوڑھا۔۔

چلیں۔۔وہ ایکسائٹڈ تھی۔۔

ہادی نے حیران ہوتے ہوئے اسے دیکھا۔۔ عجیب نہیں بلکہ عجیب تر لڑکی تھی۔۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر خوش ہونے والی۔۔ کوئی اپنی شادی کی پہلی رات کو ایسے کام کرتا ہے کیا۔۔؟؟ جیسے وہ کر رہی تھی۔۔

وہ دونوں نیچے آئے تھے۔۔ صبح کا اجالہ پھیلنا شروع ہو چکا تھا۔۔۔

جوتے نکال لوں۔۔ حرم نے پوچھا۔۔ وہ لان میں ننگے پاؤں پھرنا چاہتی تھی۔۔

بالکل بھی نہیں۔۔ گرمی نہیں سردیوں کا موسم ہے پاگل لڑکی۔۔

اوو ہاں مجھے بھول گیا تھا۔۔ حرم نے ہنستے ہوئے شرارت سے کہا۔۔

فاریہ بھابھی اٹھ کر آئیں تھیں۔۔انہوں نے اپنے کمرے سے دونوں کو لان میں گھومتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔۔۔وہ حیران ہوئیں--

کمال ہے۔۔نئے شادی شدہ جوڑوں کو مشکل سے اٹھایا اور انکے کمرے سے باہر نکالا جاتا ہے۔۔ اور یہ کونسا جوڑا ہے جو سب کے جاگنے سے پہلے اٹھ کر لان کی سیر کر رہا ہے۔۔فاریہ بھابھی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

حرم اور۔فرہاد دونوں جھینپ گئے تھے۔۔

میرا دل کر رہا تھا یہاں گھومنے کو۔۔حرم نے کہا۔۔

کیسی طبیعت ہے حرم تمہاری اب۔۔اور فرہاد ایک ڈاکٹر ہونے کے باوجود کیسے لاپرواہ سے ہسبنڈ ہو تم۔۔ صبح صبح اتنی ٹھنڈا سے لے کر یہاں گھوم رہے ہو۔۔

ہادی کی کوئی غلطی نہیں ہے فاریہ بھابھی۔۔میں نے ہی کہا تھا۔۔ حرم نے فوراً کہا۔۔

اور فاریہ بھابھی نے حیرانی سے دونوں کو دیکھا۔۔

آج سے میرا نام ہادی ہے۔۔وہ مسکرایا۔۔

لگتا ہے اچھی خاصی فرینڈشپ ہو گئی ہے دونوں میں۔۔فاریہ بھابھی نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

جی۔۔وہ دونوں بھی ہنس دیے۔۔

وہ حرم جورات کو قیامت لگ رہی تھی۔۔اب بالکل چھوٹی سی اور معصوم نظر آرہی تھی۔۔ہادی نے نظریں ہٹالیں۔۔مبادہ کہیں نظر ہی نالگ جائے--

اور یہ سارا منظر اپنے کمرے سے زیبا بیگم نے دیکھا تھا۔۔انہوں نے تین سال بعد فرہاد کو اتنا خوش دیکھا تھا۔۔اور پھر ان خوشیوں کے دائمی ہونے کی صدق دل سے دعا کی۔۔

____

زی۔۔اتنی صبح صبح #ٹریوی_فاؤنٹین آنے کی کیا ضرورت تھی۔۔زی اور شالے ٹریوی فاؤنٹین کے سامنے کھڑی تھیں۔۔

زی نے فاؤ نٹین میں ایک سکہ اچھالا۔۔

ایک وش ہے میری اس کیلی ئے پ رے کرنے آئی ہ وں۔۔زی نے جواب دیا۔۔

افففف یار۔۔۔ایسی کونسی وش ہے تمہاری۔۔ایسا کیا چاہی ئے جو تمہیں سکون نہیں لینے دیتا۔۔
شالے نے کوفت سے کہا۔۔

رہنما۔۔۔اور فاؤ نٹین پر بیٹھے کبوتروں نے ایک اڈاری بھری تھی۔۔سندیسہ تھا کہ اسکی وش#
پوری ہو چکی ہے۔۔سندیسہ تھا کہ اسکی دعا قبول ہو چکی ہے۔۔سندیسہ تھا کہ بہت جلد اسکا رہنما اس
زمین پر قدم رکھنے والا تھا۔۔

''عمل ہو گیا۔۔۔فیکون ہو گیا۔وہ آ رہی ہے۔۔وہ آ رہی ہے۔۔

آواز پر دونوں نے چونک کر پیچھے دیکھا۔۔ایک درویش پھٹے پرانے کپڑوں میں لمبے الجھے بالوں کے ساتھ چلتا جارہا تھا۔۔

وہ آرہی ہے۔۔وہ کہتا جارہا تھا۔۔ایک بار پھر کبوتروں نے اڑاری بھری۔۔

ہے سٹاپ۔۔زی نے چلا کر کہا۔۔اور پھر اسکے پیچھے بھاگی۔۔

حرم بھابھی آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئیں-- عالیہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔آپ کے گھر والے آنے والے ہیں۔۔مانا آج ریسیپشن نہیں ہے۔۔وہ ہم اسلام آباد میں کریں گے مگر اسکا مطلب یہ تو نہیں نا کہ آپ اتنا سمپل رہیں۔۔وہ روہانسی ہوئی--

ناراض کیوں ہو رہی ہو۔۔اچھا چلو بتاؤ کونسا ڈریس پہنوں میں۔۔۔چلو خود تیار کر دو مجھے ۔۔۔حرم نے اسکا اترا ہوا منہ دیکھ کر کہا۔۔

بیٹھیں میں دیکھتی ہوں۔۔عالیہ خوش ہوتے ہوئے اٹھی۔۔اور کبرڈ کی طرف چلی گئی--

----

حمزہ بھائی-- HD حرم بھابھی کے گھر والے آئیں ہیں-- ابھی تک سو رہے ہیں آپ۔۔ اٹھ جائیں-- بھائی--

حمزہ نے آنکھیں کھولیں۔۔اسکا سرا بھی بھاری ہو رہا تھا۔۔

ہمیں آج اسلام آباد واپس بھی جانا ہے۔۔پتا ہے نا آپکو۔۔عالیہ نے کھڑکی سے پردے ہٹاتے ہوئے کہا۔

کمرے میں روشنی پھیل گ ئی-- حمزہ اٹھ بیٹھا تھا۔۔رات والا سارا واقع اسکے زہن میں گھوم گیا۔۔رات فرہاد اسکے کمرے میں آیا تھا اسے اب یاد آ رہا تھا۔۔

فرہاد کدھر ہے۔۔حمزہ نے پوچھا۔

فرہاد نہیں آج سے وہ ہادی بھائی ہیں-- حرم بھابھی کا آڈر ہے۔۔اور حرم کے نام کے ساتھ
حور عین کا چہرہ اسکی آنکھوں میں گھوم گیا۔۔ایک اذیت کی لہر پر اسکے جسم میں دوڑ گ ئی--

ہمم۔۔۔میں آتا ہوں تیار ہو کر۔۔

جب وہ تیار ہو کر آیا تو لاؤنج میں میلا لگا تھا۔۔ حرم کے گھر والے آ چکے تھے۔۔
پہلی نظر جو اسکی جس پر پڑی تھی وہ تھی حور عین۔۔ تیار شیار حرم کے پاس بیٹھی کسی بات پر مسکراتی
وہ حمزہ کو گنگ کر گ ئی تھی۔۔

وہ وہیں سے پلٹ جانا چاہتا تھا جب ہادی نے اسے دیکھا۔۔

حمزہ آ جاؤ-- طبیعت کیسی ہے اب تمہاری۔۔ہادی نے پوچھا۔۔

وہ سب کو سلام کرتا شکستہ قدموں سے چلتا ہوا انکے پاس جا کر بیٹھ گیا۔۔

ٹھیک ہوں۔۔ حمزہ نے آہستہ سے کہا۔۔وہ حور عین کی طرف دیکھنے سے گریز کر رہا تھا۔۔

اوو کیا ہوا تھا آپکو۔۔ حور عین نے پوچھا۔۔

اور حمزہ نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔ جانے کیا تھا ان نگاہوں میں کہ حور عین حیران رہ گ ئی--

کوئی آیت پڑھ کر پھونک میری آنکھوں پر۔۔"

"یہ تمہیں دیکھنے کی ضد کرتی یین۔۔

کچھ نہیں ہلکہ سا بخار ہو گیا تھا۔۔حمزہ نے نظریں چرائیں--

وہ بکھرا بکھرا سا حمزہ ایک نیا حمزہ تھا۔۔اسکی آنکھوں کی چمک کہیں کھو گ ئی تھی۔۔حورعین جانے کیوں اسے دیکھ رہی تھی۔۔اور سوچ رہی تھی۔۔

یہ لیں فائ ل۔۔اس میں حرم کے سارے ڈاکومنٹس ہیں۔۔شزا نے فائ ل ہادی کے سامنے کی۔۔

تھینک یو سو مچ۔۔وہ مسکرایا۔

ہادی بھائی-- شزا نے پکارا۔

جی۔۔ہادی نے کہا۔

کیا کریں گے آپ اس فائی ل کا۔۔اور ہاں پلیز آپ سے ریکویسٹ ہے کہ حرم کو نیکسٹ پڑھنے کی پرمیشن دے دیجی ئے گا۔اسے بہت شوق ہے پڑھنے کا۔۔ شزا نے کہا۔

ہمم۔۔جانتا ہوں۔فرہاد مسکرایا۔۔اسی لیئے تو یہ فائل منگوائی ہے آپ سے۔۔آپ بے فکر رہو۔۔حرم میری زمہ داری ہے۔۔میں اسے باخوبی نبھاؤں گا۔۔ہادی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہادی چاچو۔۔عاشا نے اسے پکارا۔۔آپکو مما بلا رہی ہیں۔

ایک ہی دن میں حرم کے دیکھا دیکھی سب اسے ہادی بلانے لگ گئے تھے۔۔

آرہا ہوں۔۔ہو کہتا ہوا اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔

حرم کے گھر والے واپس بھی جا چکے تھے۔۔سب کی پیکنگ مکمل تھی۔۔اب وہ لوگ اسلام آباد جانے کیلیئے تیار تھے۔۔

حرم اپنے گھر والوں سے مل کر بہت خوش ہوئی تھی۔۔اور اداس بھی۔۔ یہ تو وہی جانتی تھی کہ اس نے خود پر کیسے کنٹرول کیا ہوا ہے۔۔کوئی اور جگہ ہوتی تو وہ اب تک کی ہزار دفعہ رو چکی ہوتی مگر یہ اسکا سسرال تھا۔۔چناچہ دل مسوس کر بیٹھی تھی۔۔

سارا سامان گاڑیوں میں رکھا جا چکا تھا۔۔

اتنی رونق لگی ہوئی تھی۔۔اب پھر میں اکیلی ہو جاؤں گی-- فاریہ بھابھی نے اداسی سے کہا۔۔

اب آپ اسلام آباد آ جائیں-- اگر سمیع کو فرصت نہیں ملتی تو وہ بے شک نا آئیں مگر آپکو بیجھ دیں۔۔بالکل بھی آپکو آنے نہیں دیتے عالیہ نے غصے سے کہا۔

سن لیا سمیع تو نے۔۔ خبردار جواب میری بچی کو روکا تو۔۔ دادو نے کہا۔

نا اس حمزہ کو کیا سانپ سونگ گیا ہے۔۔ ہائے ہ ائے۔۔ اس خوشی ک موقع پر دیکھو تو کیسی شکل بنائی ہوئی ہے۔۔ دادو کی توپوں کا رخ اب حمزہ کی طرف ہو گیا تھا۔۔ اور حمزہ گڑبڑا گیا۔۔

نہیں دادو ایسی کوئی بات نہیں۔۔

لگتا حمزہ کو اس بار لاہور راس نہیں آیا۔۔ ڈاکٹر سمیع نے کہا۔۔

چل شہزادے اپنے اسلام آباد چلتے ہیں۔۔ وہاں جا کر بالکل ٹھیک ہو جائے گ ا۔۔ آغا جی نے کہا۔

بالکل۔۔الٹے سیدھے کام کرنے کو مل جائیں گے اسے۔۔سجاد آغا نے کہا۔۔

ہاہاتوبہ۔۔آپ لوگوں نے تو مجھکو شیطان ہی سمجھ لیا ہے۔۔حمزہ نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

صاحب۔۔ہادی نے جواب دیا۔۔ HD تم اس سے بھی آگے کی چیز ہو

بھابھی مجھے بچائیں۔۔ یہ لوگ مجھ پر الزام لگا رہے ہیں۔۔۔حمزہ نے نتاشہ بھابھی کی طرف دیکھا۔۔

مت تنگ کرو میرے پیارے اور معصوم سے دیور کو۔۔نتاشہ بھابھی نے کہا۔۔

توبہ توبہ۔۔معصوم۔۔دادو نے کانوں کو ہاتھ لگایا۔۔

حرم بھابھی آپ بتائیں-- میں شکل سے معصوم ہوں نا-- حمزہ نے حرم سے پوچھا--

جی ہاں بالکل--آپ بہت معصوم ہیں- -

جی جی--بس شکل سے ہی-- یہ کیا چیز ہے یہ آپکو اسلام آباد جا کر پتا چل جائے گا--ڈاکٹر سمیع نے ہنستے ہوئے کہا--اور اسکی بات پر سب ہنس دیے--

پھر وہ لوگ فاریہ بھابھی اور ڈاکٹر سمیع سے ملنے کے بعد اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھ چکے تھے--

ایک میں سجاد بھائی انکی فیملی اور عالیہ تھے--

دوسری میں حمزہ، آغا جی، دادو اور زیبا بیگم--اور تیسری گاڑی میں صرف حرم اور ہادی تھے--

تینوں گاڑیاں آگے پیچھے گھر سے نکلیں تھیں۔۔۔

حمزہ کا دل اداس تھا۔۔ پچھلی بار وہ لاہور سے واپس گیا تو بہت خوش تھا۔۔ پر اب کی بار نہیں۔۔

تیرا شہر، تیرے لوگ، تیری روایتیں۔۔ "

" تم اگر #لاہور شہر کے نا ہوتے تو ہمارے ہوتے۔۔

حمزہ نے تصور میں حور عین کو مخاطب کیا۔۔ گاڑیاں اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھیں

فضا میں اڑتے ہوائی جہاز نے ائیرپورٹ پر لینڈ کیا۔۔ کچھ دیر بعد وہ دونوں ائیرپورٹ سے باہر آئے تھے۔۔

فروری اس شہر کیلیۓ برف کا تحفہ لے کر آتا تھا۔۔ لگتا تھا کچھ دیر پہلے برف باری ہوئی تھی۔۔ ہر چیز سفید لباس سے ڈھکی نظر آ رہی تھی۔۔

#چودہ_فروری۔۔۔ یورپ والوں کیلیۓ #محبت کا دن۔۔۔

ہاں آج 14 فروری تھی۔۔ چاہنے والوں نے ائی رپورٹ کے باہر سرخ گلاب کے پھولوں سے اپنے آنے والے محبوب کیلیۓ سفید برف پر سرخ کارپٹ بنا دیا۔۔ ہر طرف گلاب کے پھولوں کی پتیاں بکھری پڑی تھیں۔۔

اور سفید برف پر سرخ گلاب کی پتیوں نے جو حسن بکھیرا تھا وہ اس نے آج دیکھا تھا۔۔

وہ بہت خوش تھی۔۔ خوشی اسکے چہرے سے عیاں تھی۔۔ اسکی آنکھوں اور چہرے کی چمک اسکی خوشی کی انتہا بتا رہی تھی۔۔

وہ سفید برف پر بنے سرخ کارپٹ پر چلتے چلتے ائی رپورٹ سے کافی باہر نکل آئے تھے۔۔

یہاں بیٹھو۔۔میں ابھی آتا ہوں۔۔اس نے پتھر سے بنے بینچ کے قریب رکتے ہوئے کہا۔۔اس نے اپنا ہینڈ بیگ بینچ پر رکھ دیا۔۔وہ جا چکا تھا۔۔

اس نے مسکراتے ہوئے ہر طرف دیکھا۔۔ یہ اسکا ہوائی جہاز کا پہلا سفر تھا۔۔۔اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی-- لوگ اپنے پیاروں سے مل رہے تھے۔۔کچھ محبتوں کے پنچھی بھی نظر آرہے تھے۔۔۔

دو چیزیں۔۔جو اسے یہاں پہلی نظر میں نظر آگ ئی تھیں۔۔وہ تھیں۔۔پہلی برف۔۔اور دوسری گلاب کی بکھری پتیاں۔۔

اس نے ہنستے ہوئے اپنی شال کو درست کیا۔۔سردی کا احساس ہوا تھا۔۔

شام کے ساڑھے چار بج رہے تھے۔۔ پاکستان میں اس وقت ساڑھے سات بج چکے ہونگے۔۔۔ اس نے ٹائم دیکھتے ہوئے سوچا۔۔۔

اب وہاں پر اکا دکا لوگ نظر آرہے تھے۔۔ تقریباً سب جا چکے تھے۔۔

وہ ابھی تک نہیں آیا تھا۔۔اسکے بینچ سے کچھ فاصلے پر ایک اور بینچ پر ایک نوجوان جوڑا بیٹھا تھا۔۔ دونوں مسکرا مسکرا کر ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔۔

اس نے چاروں طرف دیکھا۔۔ پھر حجاب میں لپٹا مسکراتا ہوا چہرہ آسمان کی طرف کیا۔۔

"سنا ہے بہت #طلسم ہے تم میں۔۔ سنا ہے تم طلسماتی شہر کہلاتے ہو۔۔ سنا ہے تم محبتوں کا شہر کہلاتے ہو۔۔ سنا یے یہاں #محبت کسی #آسیب کی طرح نازل ہوتی ہے۔۔ سنا ہے جو ایک بار یہاں آجائے پھر وہ ہمیشہ کیلی ئے یہ اں کا ہو جاتا ہے۔۔ سنا ہے کہ بہت سی #داستانیں رقم ہیں تم میں۔۔ سنا کہ ہے بہت سے #اتحاز بھرے پڑے ہیں تم میں۔۔ سنا ہے بہت سے #راز دفن ہیں تم میں۔۔

تو پھر #خوش آمدید کہو مجھے۔۔ کیونکہ میں آگ ئی ہ وں۔۔ میں آگ ئی ہ وں۔۔ ایک اور داستان رقم کرنے۔۔ میں آگ ئی ہ وں ایک اور #اتحاز بنانے۔۔۔ آگ ئی ہ وں میں۔۔ ایک اور #طلسم بکھیرنے۔۔۔

#Welcome to me #Rome...

#Say welcome to me..

وہ خوشی سے چلا چلا کر بولی تھی۔۔

اور سامنے بینچ بیٹھے جوڑے نے چونک کر اسے دیکھا۔۔ اس کو مسکرتا ہوا دیکھ کر وہ دونوں بھی مسکرا دیے۔۔ لڑکے نے وکٹری کا نشان بنایا۔۔

دور دور #ٹریوی فاؤ نٹیں پر بیٹھے کبوتروں نے ایک بار پھر اڈاری بھری۔۔ یعنی #سواگت کیا گیا تھا اسکا۔۔۔

اوراس سے بھی دور۔۔ #وینس میں جو کہ پانی کا شہر کہلاتا ہے۔۔پانی کے درمیاں بنی ایک چھوٹی سی #مسجد کے باہر۔۔ #دھمال ڈالتے #درویش کے پاؤں میں بھی جوش آیا۔۔اور وہ تیزی سے گھومنے لگا تھا۔۔

آگئی ہے وہ۔۔وہ آگئی ہے--

وہ صدا لگائے جا رہا تھا۔۔۔

جب وہ لوگ اسلام آباد پہنچے تو رات کے آٹھ بج رہے تھے۔۔ کھانے وہ لوگ راستے میں ہی کھا چکے تھے۔۔

حرم فل تھک چکی تھی۔۔اسے اتنا لمبا سفر کرنے کی عادت نہیں تھی۔۔اور اوپر سے سردی بھی تھی۔۔عالیہ نے اسے اسکا کمرہ دکھایا تھا۔۔

حرم نے مشکل سے عشا کی نماز ادا کی۔۔ ابھی وہ سونے کا سوچ رہی تھی کہ عالیہ اسکے پاس آگ ئی---

حرم بھابھی کیا کرنے لگی ہیں آپ۔۔ عالیہ ایکسائیٹڈ تھی۔۔

کچھ نہیں سونے کا سوچ رہی ہوں۔۔ اتنا لمبا سفر تھا تھک گ ئی ہوں۔۔ حرم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔ تھکن اسکے چہرے سے عیاں تھی۔۔

فرہاد نے ان دونوں کو باتیں کرتا دیکھا تھا تو دروازے سے ہی واپس چلا گیا۔۔

اچھا۔۔۔ عالیہ نے کہا۔۔

کوئی ضروری بات تھی کیا۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔۔

نہیں میں سوچ رہی تھی کہ آپکو گھر دکھادوں ہمارا۔۔ لیکن آپ ریسٹ کریں۔۔ صبح دکھا دونگی۔۔ ویسے بھی اب یہ آپکا گھر ہے۔۔ عالیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

چلو ابھی دیکھ لیتے ہیں۔۔ اس میں کونسی بڑی بات ہے۔۔ حرم نے جواب دیا۔

ارے نہیں نہیں۔۔ آپ آرام کریں۔۔ صبح ملتے ہیں۔۔ عالیہ نے مسکراتے ہوئے اسکا گال چوما۔۔ اور چلی گئی--

اور حرم میں واقعی کچھ اور دیکھنے کی سقت نہیں تھی۔۔ وہ بیڈ پر لیٹ گ ئی-- ک مبل لیا۔۔

بے شک جگہ ن ئی تھی۔۔ اور اسے ن ئی جگہ پر نیند بھی نہیں آتی تھی۔۔ لیکن تھکاوٹ اس الجھن پر بھاری پڑ چکی تھی۔۔ اور کچھ دیر بعد وہ گہری نیند کی وادی میں اتر چکی تھی۔۔

فرہاد جب کمرے میں آیا تو عالیہ نہیں تھی وہاں۔۔ اسکا خیال تھا کہ عالیہ حرم کو بھی اپنے ساتھ لے گ ئی ہوگی۔۔ مگر یہ کیا۔۔ حرم تو سوئی ہوئی تھی۔۔

وہ دھیرے دھیرے چلتا اسکے قریب آیا تھا۔۔ معصوم چہرہ سوتے ہوئے-- لیمپ کی دھیمی روشنی میں مزید معصوم لگ رہا تھا۔۔ ایک پل میں اسکا زہن میں ہزاروں خیال آئے تھے۔۔ دل نے پھر ۱۰۰ سے اوپر کی سپیڈ پر بھاگنا شروع کر دیا تھا۔۔

اوہو۔فرہاد۔۔پاگل ہوگ ۓ ہو۔۔اپنے جزباتوں پر بھی تمہارا کنڑول نہیں رہااب کیا۔۔وہ خود کو ڈپٹتا ہوابیڈ سے اٹھ گیا۔۔

لیمپ آف کیا۔۔اور خود کمرے کے اندر بنے سٹڈی روم میں چلا گیا۔۔جہاں زیادہ تر اسکی میڈیکل کی بکس رکھی تھیں۔۔

اگلی صبح حرم کی آنکھ سات بجے کھلی تھی۔۔نماز۔۔وہ سوچتے ہوئے ایک دم اٹھ بیٹھی۔۔

گڈمارننگ۔۔فرہاد ڈریسنگ کے سامنے کھڑا تیار ہو رہا تھا۔۔اسے اٹھتے ہوئے دیکھا تو کہ دیا۔۔

وہ فریش فریش ہمیشہ کی طرح کمال لگ رہا تھا۔۔

افففف۔۔اس شخص کو اتنا وجیہہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔ حرم نے نظریں ہٹاتے ہوئے سوچا۔۔

گڈ مارننگ۔۔وہ مسکرا دی۔۔

اگر نیند پوری ہوگئی ہو تو جلدی سے تیار ہو جاؤ-- سب ناشتے پر ویٹ کر رہے ہیں۔۔فرہاد نے کہا۔۔

اچھا بس ۱۰ منٹ دیں مجھکو۔۔وہ اٹھتے ہوئے بولی۔۔

ٹھیک ہے میں دس منٹ بعد آتا ہوں۔آغا جی سے مل لوں۔ایک کام ہے۔۔فرہاد کہتا کمرے سے چلا گیا۔۔

وہ ابھی تیار ہو رہی تھی۔۔ تبھی نتاشہ بھابھی آگ ئی--

کیا میں اندر آسکتی ہوں۔۔انہوں نے دروازہ ناک کرتے ہوئے پ وچھا۔۔

ارے بھابھی آپ۔۔۔آجائیں پ لیز۔۔آپ کو پوچھنے کی ضرورت نہیں۔۔

گڈ مارننگ ڈی ئی ر۔۔نتاشہ بھابھی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔میں نے سوچا دیکھ لوں۔۔کہ پیاری سی حرم تیار ہوئی کہ نہیں۔۔

میں تیار ہوں۔۔حرم نے ڈریسنگ ٹیبل سے اٹھتے ہوئے کہا۔

ہیں۔۔ یہ تیار ہو تم۔۔؟؟ نتاشہ بھابھی نے اسکے سادہ دے دھلے دھلائے منہ کی طرف اشارہ کیا۔۔

بیٹھو یہاں۔۔میں کرتی ہوں تیار۔۔

اوکے۔۔ حرم نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔۔

جب وہ تیار ہو کر نیچے آئی تو کسی ٹاپک پر زیبا بیگم سے باتیں کرتے فرہاد نے چونک کر دیکھا تھا۔۔ کچھ دیر کیلیے وہ بھول گیا تھا کہ وہ کہاں بیٹھا ہے۔۔

لائیٹ اورنج کلر کے کامدار ریشمی سوٹ میں جس کے نیچے چوڑی دار پاجامہ تھا۔۔کانوں میں چھوٹے چھوٹے جھمکے ڈالے۔۔لائیٹ اورنج ہی لپ اسٹک لگائے-- بالوں کا ایک طرف سے رول بنائے-- ڈوپٹہ اچھی طرح سے سرپر لی ئے--- اور مہرون شال کو اچھی طرح لپیٹے۔۔وہ فرہاد تو کیا وہاں موجود ہر شخص کے دل میں اتر رہی تھی۔۔

آہمم۔۔آہمم۔۔عالیہ نے اسکی وجہ مبزول کروائی--

فرہاد چونکہ۔۔اس نے اپنی توجہ پھر سے زیبا بیگم کی طرف مبزول کرلی۔۔

حرم سب کو سلام کرتے ہوئے فرہاد کے ساتھ والی چی ئی ربیٹھ چکی تھی۔۔

سب نے حرم کی تعریف کی تھی۔۔ناشتہ ایک خوشگوار ماحول میں کیا گیا تھا۔۔

حرم جلدی سے ریڈی ہو جاؤ-- وہ ٹیرس پر کھڑی عالیہ کے ساتھ باتیں کر رہی تھی۔۔جب فرہاد وہاں آیا۔۔وہ فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔۔دن کے چوبس گھنٹوں میں سے بیس گھنٹے وہ بزی رہتا تھا۔۔

ہم کہیں جا رہے ہیں کیا ہادی۔۔۔؟ حرم نے پوچھا۔۔عالیہ فرہاد کو دیکھ کر چلی گ ئی تھی۔۔

جی پاسپورٹ بنوانے جا رہے ہیں۔۔فرہاد نے جواب دیا۔۔

کس کا۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔۔

تمہارا اور کس کا۔۔

پر کیوں۔۔؟؟

کیونکہ نیکسٹ ویک تک میں لنڈن جا رہا ہوں۔۔اسپیشلائی زیشن کیلی ئے-- فرہاد نے کہا۔۔

مجھے چھوڑ کر جا رہے ہیں آپ ہادی۔۔؟؟ وہ پوچھنا چاہتی تھی۔ لیکن پوچھا تو کیا۔۔

ہاں تو آپ جا رہے ہیں نا۔۔ پھر پاسپورٹ کیوں۔۔؟؟

کونکہ شاید ایک مہینے بعد میں تمہیں بھی اپنے پاس بلوالوں۔۔

اوو شاید۔۔ مطلب پکا نہیں۔۔ حرم نے سوچا۔۔

اب چلیں۔۔ یار ریڈی ہونا ہے۔۔

جی میں ریڈی ہوں۔۔ چلیں۔۔

وہ کہتے ہوئے اسکے پیچھے چل پڑی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔کوئی ہے-- میں آگیا۔۔

HD is back..

حمزہ نے گھر میں داخل ہوتے ہی کہا۔۔ کیونکہ لاؤنج میں کوئی بھی نہیں تھا۔۔

آجاؤ حمزہ۔۔اتن لیٹ۔۔ نتاشہ بھابھی نے کچن سے نکلتے ہوئے کہا۔۔

کتنے برے دیور ہیں آپ۔۔آپ زرا نہیں پتا کہ ایک نئی بھابھی اس گھر میں آئی ہے-- اسے کمپنی دینی ہے۔۔آپ تو غائب ہی ہوگئے-- عالیہ منہ بناتے ہوئے کہا۔۔

Sorry everybody...

دراصل میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔ سیٹ ہونے میں تھوڑا ٹائم لگ گیا۔۔ حمزہ نے کہا۔۔

دو دن لگ گ ئے تھے۔۔اسے اپنے آپ کو سنبھالے میں۔۔ٹوٹے ہوئے وجود کو۔۔دل کو۔۔اس نے خود ہی جوڑا۔۔دوسروں کو بتا کر وہ کسی کو بھی پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

اب وہ آیا تھا۔۔بالکل پہلے والا حمزہ بن کر۔۔وہی مسکراہٹ۔۔وہی شیطانی۔۔بس ایک چیز کم ہو گ ئی تھی۔۔وہ تھی آنکھوں کی چمک۔۔۔

حرم بھابھی کدھر ہے بھ ئی-- وہ بولا۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے آئی ہے-- بھائی کے ساتھ گ ئی تھی پاسپورٹ بنوانے۔۔اپنے کمرے میں ہے میں بلا کر لاتی ہوں۔۔عالیہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔

میں بلالاتی ہوں۔۔سیڑھیاں اترتی زیبا بیگم نے کہا۔۔اور واپس اوپر چلی گ ئیں--

حرم نے عصر کی نماز پڑھنے کے بعد جائے نماز اٹھایا ہی تھا کہ اسکے موبائل پر بیل ہوئی-- یہ موبائل اسے آج ہی فرہاد نے لا کر دیا تھا۔۔ن ئی سم۔۔سب کے نمبر خود سیو کر دیے تھے۔۔

ہیلو۔۔اسلام علیکم امی۔۔دوسری طرف صابرہ خاتون تھیں۔۔

اور زیبا بیگم کا دروازے پر دستک دیتا ہاتھ رک گیا تھا۔۔پہلے وہ حرم کو نماز پڑھتا دیکھ کر حیران ہوئی تھیں۔۔وہ واپس جانے کی بجائے وہیں کھڑی ہو گ ئی--

جی امی میں ٹھیک ہوں۔۔جی ہادی بہت اچھے ہیں۔۔بہت خیال رکھتے ہیں۔۔

یہاں سب بہت اچھے ہیں۔۔عالیہ نتاشہ بھابھی سب ہی۔۔ مما بھی بہت اچھی ہیں۔۔

فرہاد اور باقی سب کے دیھکا دیکھی وہ بھی زیبا بیگم کو مما بلانا شروع ہو گ ئی تھی۔۔

جی بسس آپ لوگوں کی بہت یاد آتی ہے۔۔ حرم کی آواز بھر گ ئی--

فرہاد بیٹے کی ماں بھی اب تمہاری ماں ہے۔۔انکی عزت کرو۔۔انہیں بھی ماں سمجھو۔۔ صابرہ خاتون اسے سمجھا رہی تھی۔۔

جی جانتی ہوں۔۔پر ابھی میری مما سے اتنی فرینک نیس نہیں ہوئی-- لیکن وہ بہت اچھی ہیں۔۔

میں خوش قسمت ہوں مجھے ایسے لوگ ملے ہیں۔۔امی آپ دعا کیجیۓ گ امیرے لیۓ۔۔ کہ جان بوجھ کر یا انجانے میں بھی مجھ سے کوئی ایسی غلطی نا ہو جو اس گھر کے کسی بھی فرد کی دل ازاری کا باعث بنے۔۔ حرم کہہ رہی تھی۔۔

دروازہ پر کھڑی زیبا بیگم شرمندہ ہو گئی۔۔ انہوں نے اس معصوم سی لڑکی کو کتنا غلط سمجھا تھا۔۔ وہ حرم کو کسی اور سے ملاتی رہی۔۔ لیکن وہ تو حرم تھی نا۔۔ کوئی اور تو نہیں۔ ۔۔

انہی نے دروازے پر دستک دی۔۔

ارے مما آپ۔۔ حرم انہیں دیکھ کر حیران ہوئی۔۔

اندر آجائیں۔۔ مجھے بلا لیا ہوتا۔۔ میں آجاتی۔۔اور پلیز آپکو اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ حرم نے پیار سے کہا۔۔

میں دیکھنے آئی تھی میری بیٹی کیا کر رہی ہے۔۔بس سب سے باتیں ہو جاتی ہیں ایک میں ہی رہ جاتی ہوں۔۔تو سوچا اب کروں۔۔زیبا بیگم اپنے رویے کا کفارہ کر رہی تھیں۔۔

جی۔۔۔جی۔۔کیوں نہیں۔۔حرم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

کتنی عجیب بات تھی نا اس نے قدم روما شہر کی سرزمین پر رکھے تھے۔۔اور دھمال وینس شہر کی سرزمین پر پڑ گئی تھی۔۔

اچانک اسکے پاس سے من چلوں کا گاڑی میں موجود ایک ٹولا گزرا۔۔

انہوں نے ڈھیروں پھول حرم پر پھینکے۔۔اور اسکے بعد اس بینچ پر موجود جوڑے پر۔۔شاید وہ سب کا استقبال کر رہے تھے۔۔ویلنٹائن کے دن پر۔۔اسکی خوشی میں۔۔

تھینکس گائی ز۔۔ بینچ پر بیٹھے لڑکے نے چلا کر کہا تھا۔۔ مگر تب تک گاڑی وہاں سے گزر چکی تھی۔۔

یہ تھا اسکا روم میں استقبال۔۔ پھولوں۔۔ برف۔۔اور زندہ دلی کے ساتھ۔۔

پہلی چیز جو اس نے آتے ہی وہاں سیکھ لی تھی۔۔وہ تھی محبت۔۔

روم.. محبت کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔۔#

Excause me Mam..

اچانک اسکے پیچھے سے آواز ابھری۔۔اس نے مڑ کر دیکھا۔۔تو ایک لڑکا ہاتھ میں سفید پھول اور ایک خوبصورت کارڈ لیئے کھڑا تھا۔۔

This is for you..

وہ دونوں چیزیں اسے پکڑا کر چلا گیا۔۔ سفید پھول اسکے پسندیدہ تھے۔۔

اچھا تو اس لیئے نہیں آئے وہ ابھی تک۔۔ یہ لینے گئے ہونگے میرے لیئے-- وہ مسکرادی۔۔پھر اس نے کارڈ کھولا۔۔۔

Welcome to Rome Aish..

روما میں سواگت ہے تمہارا#ایش۔۔۔

اردو اور انگلش دونوں میں لکھا گیا تھا۔۔وہ اچنبھے سے دیکھنے لگی۔۔وہ نام اسکا نہیں تھا۔۔

This is not for me..

اس نے مڑ کر کہا مگر تب تک وہ لڑکا جا چکا تھا۔۔

پھر اس نے وہ پھول اور کارڈ بینچ پر رکھ دیے۔۔

حرم۔۔اچانک ایک بار پھر اس کو کسی نے پیچھے سے پکارا۔۔#

اووہادی کہاں رہ گ ۓ تھے آپ۔۔ حرم نے فرہاد کو دیکھتے ہوۓ کہا۔۔

سوری میں تھوڑا لیٹ ہو گیا۔۔ چلیں۔۔ بخش بابا لینے آگ ۓ ہیں--

جی چلیں۔۔۔ حرم نے کہا۔۔

اور یہ بکے کس کا ہے۔۔ فرہاد نے پوچھا۔۔

پتا نہیں۔۔ غلطی سے کوئی لڑکا مجھے دے گیا۔۔

کوئی بات نہی۔۔اب چلو۔۔ فرہاد نے گاڑی کی طرف اشارہ کیا۔۔

اور وہ دونوں اس طرف چل دیے۔۔

صبح صبح اتنی ٹھنڈ میں وہ انہیں گھر سے نکال لایا تھا۔۔

لو بھلا خود تو مرد ہے۔۔اتنی سردی میں انہیں جاگنگ کرنا جم جانا سوٹ بھی کرتا ہے۔۔ لیکن ہمارا کیا قصور ہے۔۔عالیہ نے سردی سے ٹھٹرتے ہوئے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔

فرہاد روز صبح صبح جاگنگ کرتا تھا۔۔ پچھلے دو دنوں سے وہ حرم کے پیچھے پڑا تھا کہ اب روز تم صبح صبح واک پر جایا کرو گی۔۔

حرم کے تو سن کر ہی سانس خشک ہو گئے تھے۔۔

واک۔۔وہ بھی اتنی ٹھنڈ میں۔۔وہ حیران ہوئی--

ہاں جی۔۔کیوں کوئی مسئلہ ہے۔۔فرہاد نے پوچھا۔۔

ہاں جی بہت بڑا مس ئی لہ ہے۔۔ میں نہیں جانے والی۔۔ حرم نے صاف انکار کیا۔۔

کیوں نہیں جانا۔۔ اپنا کلر دیکھا ہے تم نے۔۔ فرہاد نے کہا۔۔

جی دیکھا ہے۔۔ اور یہ بھی جانتی ہوں آپکا کلر مجھ سے زیادہ وائٹ ہے--- بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ حرم نے منہ بنایا۔۔

اور میرے کلر کا صبح صبح واک کرنے سے کیا تعلق ہے۔۔؟؟

فرہاد نے اسکے یوں منہ بنانے پر اپنی ہنسی کو مشکل سے روکا تھا۔۔

پاگل۔۔میرا مطلب تھا۔۔کتنا زرد ہو رہا ہے تمہارا کلر۔۔چہرہ دیکھو اپنا۔۔اس لیے کہہ رہا ہوں روز واک کیا کرو۔۔فیس فریش نظر آئے گا۔۔اور تازی ہوا صحت کیلیے۔۔

بس۔۔بس۔۔ڈاکٹر صاحب۔۔حرم نے ہاتھ جوڑ کر اسکی بات کاٹی۔۔مانا آپ ڈاکٹر ہیں۔۔لیکن یہ بھی تو خیال کریں۔۔۔مجھے سردی اکسٹرا ہی لگتی ہے۔۔اگر ٹھنڈ لگ گئی تو۔۔؟؟حرم نے پوچھا۔۔

اور وہ اسکی معصومیت پر مسکرا دیا۔۔

نہیں لگتی۔۔میں لگنے نہیں دونگا۔۔فرہاد آغا کے ہوتے ہوئے اسکی معصوم سی فرینڈ کو کوئی چھو بھی نہیں سکتا۔۔فرہاد نے پیار سے کہا۔۔

پکا نا۔۔۔؟؟مجھے ٹھنڈ تو نہیں لگے گی نا۔۔؟؟حرم نے پوچھا۔۔

جی۔۔جی۔۔ بالکل پکا ٹھکا۔۔ فرہاد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اوکے۔۔ پھر ٹھیک ہے۔۔میں آپکے ساتھ چلی جاؤں گی۔۔ لیکن۔۔۔

لیکن کیا۔۔ فرہاد نے پوچھا۔۔

آپ تو جاگنگ کریں گے نا۔۔ گھول گھول بھاگتے رہیں گے۔۔ تو میں کیا کرونگی۔۔ حرم نے ایک اور سوال کیا۔۔

ہاہاہا۔۔ تم کچھ مت کرنا۔۔ بس تم بیٹھ جانا۔۔ آرام سے۔۔ایک سائیڈ پہ رکھلی ہوا میں۔۔ فرہاد نے جواب دیا۔۔

میری باتوں پر ہنستے کیوں ہیں آپ۔۔؟؟ جائیں میں نہیں بولتی آپ سے۔۔ حرم نے منہ بنایا۔۔

افففف۔۔ فرہاد کا دل کیا کہ زور سے اسکے گال پر پیار کرے۔۔

اچھا بابا سوری اب نہیں ہنستا۔۔ فرہاد نے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔

اب فٹافٹ سو جاؤ--- رات کے گیارہ بج چکے ہیں۔۔۔ فرہاد نے اسکے ہاتھ سے میگزین لیا۔۔ جو نتاشہ بھابھی پڑھتی تھیں۔۔ اور پھر اسے لیٹنے کا کہہ کر کمبل اوڑھایا۔۔

گڈ نائیٹ-- وہ لیمپ آف کرتے کہتا ہوا اسٹڈی میں چلا گیا۔۔

گڈ نائیٹ-- مسکراہٹ حرم کے چہرے پر پھیل گ ئی-- وہ شخص حرم کی عادت بنتا جا رہا تھا۔۔

اور پھر اگلی صبح فرہاد نے عالیہ کو بھی حرم کے ساتھ تیار کر لیا۔۔دونوں کو گرم کوٹ۔۔دیتے ہوئے وہ انہیں اپنے پیچھے آنا کا کہہ کر چلا گیا۔۔

اب وہ دونوں واک کر رہی تھیں۔۔عالیہ کو غصہ آیا ہوا تھا۔۔لیکن پھر بھی وہ انجوائے کر رہی تھی حرم کے ساتھ۔۔

اور خود فرہاد آگے نکل گیا تھا۔۔حرم کیلیئے یہ ایک نیا تجربہ تھا۔۔ہمیشہ کی طرح حجاب کیئے-- شال لپیٹے وہ خوش نظر آ رہی تھی۔۔

Hello beautiful ladies..

اچانک انکے پیچھے سے حمزہ کی آواز ابھری۔۔۔اسکا سانس پھولا ہوا تھا۔۔

HD ہائے کرتی ۔۔۔ حرم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔وہ اسکی کمپنی کو ہمیشہ انجوائے کرتی تھی۔۔

ہم لیڈیز نہیں ہیں۔۔عالیہ نے غصے سے کہا۔۔

اچھا تو کیا جینٹس ہو۔۔حمزہ نے چھت پھاڑ قہقہہ مارا۔۔

آپ بھی جاگنگ کرتے ہیں۔۔ حرم نے پوچھا۔۔

جی بالکل کس ڈریس میں نظر آرہا ہوں میں آپکو۔۔حمزہ نے اپنے لباس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

بائے داوے۔۔فرہاد نظر نہیں آرہا۔۔۔؟؟

وہ آگے جاچکے ہیں۔۔ حرم نے بتایا۔۔ حمزہ انکے ساتھ چلتا ہوا کافی آگے نکل آیا تھا۔۔

وہ دیکھو۔۔ موصوف کتنے مصروف نظر آرہے ہیں۔۔۔ حمزہ نے اشارہ کیا۔۔

فرہادایک گھر کے سامنے کھڑا تھا۔۔البتہ بات کسی سے فون پر کر رہا تھا۔۔وہ واقعی مصروف نظر آرہا تھا۔۔

ویسے مجھے سمجھ نہیں آتی۔۔بھائی ک واتنے فون کس کے آتے ہیں۔۔؟؟عالیہ نے سوچتے ہوئے کہا۔۔

تمہارے چھوٹے سے دماغ میں یہ بات نہیں آسکتی تو سوچو بھی مت۔۔

مجھے نا کچھ کچھ ہو رہا ہے۔۔ حمزہ نے عجیب سے لہجے میں کہا۔۔

بھائی یہ اس پر کوئی الٹا سیدھا کام مت کرنا۔۔ عالیہ نے منت سے کہا۔۔ HD کیا مطلب۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ حمزہ کے کچھ کچھ ہونے کا مطلب کچھ اور ہی ہوتا ہے۔۔

حرم بھابھی آپ نے کبھی شرارت کی ہے کیا۔۔ حمزہ نے پوچھا۔۔

جی بچپن میں۔۔ حرم نے کہا۔۔

آج کریں پھر۔۔ حمزہ نے تجسس سے کہا۔۔

بھائی-- فرہاد بھائی ساتھ ہی ہیں۔۔ عالیہ نے کہا۔۔ HD رکو۔۔ کیا کرنے والے ہو تم۔۔

میں کونسا اس سے ڈرتا ہوں۔۔ حمزہ نے بے خوفی سے کہا۔۔

کرنا کیا ہے ویسے۔۔ حرم نے رازداری سے پوچھا۔۔

ہاہ ہہ ہہ ہ۔۔۔ حرم بھابھی آپ بھی اسکے ساتھ مل گ ئیں--

ٹاؤن کا وارننگ الارم بجادیں کیا۔۔ حمزہ نے آرام سے پوچھا۔۔

عالیہ کے ہوش اڑ گ ئے--

کہاں ہے الارم۔۔پر یہ کچھ زیادہ نہیں ہو جائے گا۔۔کسی کے گھر کی بیل بجا دیتے ہیں۔۔حرم نے کہا۔۔

لو۔۔آپ ڈر رہی ہیں۔۔فرہاد آغا کی وائی ف ہو کر آپ ڈر رہیں ہیں۔۔ یقین نہیں ہوتا۔۔حمزہ نے اسے شرم دلائی---

نہیں نہیں۔۔حرم نور کسی سے نہیں ڈرتی۔۔

اچھا تو پھر Prove کریں۔۔حمزہ اسے اکسا رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے۔۔بولو کیا کرنا ہے۔۔

وہ جہاں فرہاد کھڑا ہے نا۔۔اسکے پیچھے دیوار پر وارننگ الارم لگا ہوا ہے۔۔وہ بیل بجانی ہے آپ نے۔۔اتنی دیر تک بجانی ہے جب تک آواز پورے ٹاؤن میں نا پھیل جائے--

اوکے۔۔میں کرلوں گی۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔عالہ نے اسے روکنا چاہا مگر بے سود۔۔

So your time start now..one... two... three.. and go..

حمزہ نے کہا۔۔اور حرم تقریبا بھاگنے کے انداز میں الارم تک گ ئی تھی۔۔فرہاد کا چہرہ دوسری طرف تھا۔۔ویسے بھی اس بے ہیڈ فون لگائے ہ وئے تھے۔۔اسکا کیا سنائی دیتا۔۔

حرم نے اللہ کا نام لے کر الارم بیل پر ہاتھ رکھ دیا۔۔ پورے ٹاؤن میں ایک خطرناک سی آواز پھیل ہو چکی تھی۔۔

Five... four... three..

حمزہ انگلیوں سے اشارے کر رہا تھا کہ اتنے سیکنڈز رہ گ ئے ہیں--

اچانک فرہاد کی نظر حرم پر پڑی تھی۔۔ وہ شاکڈ رہ گیا۔۔

حرم یہ کیا کر رہی ہو۔۔؟؟ وہ چلایا۔۔

بھاگو۔۔ حمزی کی آواز آئی-- کی ونکہ ایک گھر سے لوگ باہر نکل آ ئے تھے۔۔ کچھ دیر تک باقی گھروں کے لوگ بھی نکل آتے۔۔

حرم نے ہنستے ہوئے حمزہ کی بات سن کر دھوڑ لگادی۔۔وہ حمزہ اور عالیہ فل اسپیڈ سے بھاگ رہے تھے۔۔

فرہاد اس الارم کے پاس کھڑا تھا۔۔مطلب اسکی خیر نہیں تھی۔۔وہ تینوں اسے پھنسا کر چلے گ ئے تھے۔۔اگر یہاں رکا تو میری خیر نہیں۔۔

ٹہرو تم لوگوں کو میں پوچھتا ہوں۔۔فرہاد کہتے ہوئے انکے پیچھے سرپٹ بھاگا تھا۔۔البتہ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ حرم بھی ایسا کر سکتی تھی۔۔اس بات نے اسکے چہرے ہر مسکراہٹ پیھلادی تھی۔۔

♥♥♥♥♥

وہ بور ہو رہی تھی۔۔ عالیہ یونی چلی گ ئی تھی۔۔ اور فرہاد ہاسپٹل۔۔ البتہ نتاشہ بھابھی کام کرنے والی کہ ساتھ مل کر گھر کا کام نبٹا رہی تھی۔۔ حرم نے بھی ساتھ ہیلپ کروانے کہ بہت کوشش کی لیکن انہوں نے بالکل بھی نہیں کرنے دیا۔۔

میں کیا کروں اب۔۔۔؟؟ حرم نے روہانسی ہو کر کہا۔۔ اتنے بڑے محل جیسے گھر میں وہ اکیلے گھوم گھوم کر تھک گ ئی تھی۔۔

اچھا تم ایسا کرو کہ آغا جی کو چائے دے آؤ۔۔ وہ سٹڈی روم میں ہیں۔۔ نتاشہ بھابھی نے کہا۔

پھر وہ چائے لے کر سٹڈی میں آگ ئی۔۔۔ وہ پہلی بار یہاں آئی تھی۔۔ البتہ وہ اس روم کو دیکھ کر حیران رہ گ ئی تھی۔۔

وہ سلام کرتی اندر آئی تھی۔۔ آغا جی یہ آپ کی چائے۔۔

ارے بیٹا آپ کیوں لائی--- کسی اور کو کہہ دیا ہوتا۔۔آغا جی نے پیار سے کہا۔۔

واؤؤؤؤ-- آغا جی آپکے پاس اتنی بکس ہیں۔۔مجھے پہلے کیوں پتا نہیں چلا۔۔بکس کو دیکھ کر حرم پاگل ہو رہی تھی۔۔

ہر طرح کی بکس تھی وہاں۔۔اردو انگلش ناولز۔۔ہسٹری کی بکس۔۔معروف شاعروں کی بکس۔۔اور بھی بہت کچھ۔۔

وہ شیلف کے پاس آئی--

بچھو ناول۔۔۔بائے #انوار_علیگی۔۔#

بسیرا۔۔ بائے انوار علیگی۔۔#

طلسم_زادی۔۔،#سایہ بائے #ایم_اے_راحت#

زاویہ۔۔#

دیوتا۔۔۔ #فرہاد_تیمور#

نسیم_حجازی کا#آخری_معرکہ۔۔#

غرض کے حرم کے پسند کی ہر ایک کتاب اور ناول موجود تھا وہاں۔۔

یہ سب میں نے پڑھے ہوئے ہیں۔۔ حرم نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

کیا آپکو لٹریچر میں دلچسپی ہے۔۔آغا جی نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔۔

جی بہت زیادہ۔۔بچپن سے ہی۔۔دل کرتا ہے دنیا کا لکھا ہوا ایک ایک لفظ پڑھ لوں۔۔اگر مجھے پتا ہوتا آپ کے پاس اتنی بڑی لائی بریری ہے تو میں روز ڈھیروں بکس پڑھتی۔۔وہ خوش ہو کر بتا رہی تھی۔۔

میں نے سنا تھا کہ سائی نس کے سٹوڈنٹس کو لٹریچر میں دلچسپی نہیں ہوتی۔۔آغا جی نے کہا۔۔

کس نے کہا آپ سے۔۔حرم نے ایک انگلش ناول نکالتے ہوئے پوچھا۔۔

اب فرہاد ہی کو دیکھ لو۔۔ڈاکٹر ہے۔۔زرا بھی لٹریچر میں دلچسپی نہیں اسے۔۔ لیکن آپ بھی تو سائنس کی سٹوڈنٹ ہو نا پھر کیسے۔۔؟؟

میں #حرم_نور ہوں آغا جی۔۔اور ہر انسان اپنی اپنی پسند ہوتی ہے۔۔۔مجھے پسند کچھ اور ہوتا ہے اور میں کرتی کچھ اور ہوں۔۔۔ حرم نے مسکرا کر جواب دیا۔۔

اسکا مطلب ہماری بہت گاڑھی جمنے والی ہے۔۔آغا جی نے مسکرا کر پوچھا۔۔

جی بالکل۔۔اگر آپ مجھے یہ بکس پڑھنے دیں تو۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔اور وہ آغا جی کے سامنے ٹیبل کے دوسری طرف رکھی چئیر پر بیٹھ چکی تھی۔۔

مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ میں تو خود چاہتا ہوں کہ کوئی انہیں پڑھے۔۔ لیکن زیبا بیٹی کے علاوہ اور کسی کو انٹرسٹ ہی نہیں۔۔

اب میں آگ ئی ہ وں نا۔۔اب آپ ریڈی ہو جائیں--- دنیا بھر کے ٹاپکس پر مجھ سے باتیں کرنے کے لی ئے--

اور پھر جب وہ دو گھنٹے بعد سٹڈی روم سے باہر آئی تو اسکی آغا جی کے ساتھ اچھی خاصی فرینڈ شپ ہو چکی تھی۔۔

#Amor_Vincit_Omina...

حرم نے مسکرا کر سوچا۔۔

فرہاد آج ہاسپٹل آیا تو اسے آتے ہی ڈاکٹر منیشا مل گ ئی-- جو پچھلے دو دنوں سے چھٹی پر گ ئی ہ وئی تھی--فرہاد کو دیکھ کر اسکا غصہ مزید بڑھ گیا--

کر لی شادی آپ نے-- یا صرف مزاق کیا تھا--کونکہ ابھی تک آکار یسپشن جو نہیں ہوا-اور کسی کو انوائیٹ بھی نہیں کیا--انفیکٹ کسی نے آپکی وائ ف کو بھی نہیں دیکھا-- یا پھر وہ پیاری نہیں ہے--میری طرح--وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولی تھی--

فرہاد نے اسکے میک اپ سے مزین خوبصورت چہرے کو دیکھا اور پھر مسکرا دیا--

ڈاکٹر منیشا حیران ہوئی-- فرہاد آغا اسکی بات پر مسکرایا تھا--ایسا پہلی بار ہوا تھا--

بہت خوبصورت ہے۔۔انفیکٹ اسکے جیسا کوئی نہیں۔۔فرہاد نے جواب دیا۔۔

تو ملواؤ گے نہیں مجھے اس سے۔۔؟؟ڈاکٹر منیشا کے زہن میں پتا نہیں کیا چل رہا تھا۔۔

واقعی ہی ملنا چاہتی ہو۔۔فرہاد نے پوچھا۔۔

یس۔۔آف کورس۔۔ڈاکٹر منیشا نے جواب دیا۔۔فرہاد کو یہ بات کچھ ہضم نہیں ہوئی تھی لیکن وہ انکار بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔

او کے لنچ ٹائم میں چلتے ہیں۔۔فرہاد مسکرا کر کہتا آگے بڑھ گیا۔۔

اتنی آسانی سے نہیں چھوڑوں گی میں تمہیں #فرہاد_آغا۔۔وہ بڑبڑائی---

----

اسلام آباد میں آج ہلکی سی دھوپ نکلی تھی۔۔وہ شاور لینے کے بعد بالوں کو کھلا چھوڑ کر لان میں آگ ئی تھی۔۔جہاں عاشا اور زید کھیل رہے تھے۔۔دونوں کی آج سکول سے چھٹی تھی۔۔

ہلکی ہلکی دھوپ اسکے چہرے پر پڑی تو اسے تمازت کا احساس ہوا۔۔ تبھی اسکے فون پر بیل ہوئی--

Haadi is calling..

حرم نے مسکراتے ہوئے کـال اٹینڈ کی۔۔

کیا کر رہی ہو حرم۔۔۔؟؟ فرہاد نے پوچھا۔۔

کچھ نہیں لان میں بیٹھی ہوں۔۔

اچھا سنو۔۔ میرے ساتھ میری ایک کولیگ آ رہی ہے۔۔ میں گھر آ رہا ہوں ابھی۔۔۔ وہ تم سے ملنا چاہتی ہے۔۔ یہ بتانے کیلیئے فون کیا میں نے۔۔

اچھا۔۔۔ تو کیا کرنا چاہیئے مجھے۔۔ حرم نے پوچھا۔۔

ویسے تو تم ایسے ہی اچھی لگتی ہو۔۔ لیکن اگر چاہو تو تیار ہو جاؤ -- فرہاد نے جواب دیا۔

ٹھیک ہے۔۔

اوکے اللہ حافظ ۔۔ فرہاد نے فون بند کر دیا۔۔البتہ حرم کو تھوڑی سی پریشانی ہوئی تھی۔۔

حرم چاچی لائیں میں آپکی پکس بناتی ہوں۔۔عاشا نے اس سے موبائل لیتے ہوئے کہا۔۔

اور وہ اسکو خوش کرنے کیلیئے پکس بنوانے لگ گئی۔۔

کچھ دیر بعد فرہاد کی گاڑی گیٹ سے اندر داخل ہوئی۔۔ وہ گاڑی سے باہر نکلا تھا۔۔اور اسکے ساتھ ہی ایک ماڈرن، سٹائلش اور انتہا کی خوبصورت لڑکی نیچے اتری۔۔وہ دونوں چلتے ہوئے حرم کی طرف آئے تھے۔۔

ان دونوں کے قریب آنے پر حرم نے سلام کیا تھا۔۔

ڈاکٹر منیشا ان سے ملیں۔۔ یہ ہیں میری وائی ف حرم نور۔۔اور حرم یہ ہے میری کولیگ ڈاکٹر منیشا فرقان۔۔فرہاد نے تعارف کروایا۔۔

ڈاکٹر منیشا نے غور سے سر سے پاؤں تک حرم کو دیکھا۔۔

وائٹ ٹراؤزر میں لائیٹ پنک کلر کی گھیرے دار شرٹ پہنے۔۔۔کھلے بال۔۔۔جو کافی لمبے تھے۔۔فرہاد تو خود اسکے بالوں کو دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔۔اسے موقع ہی نہیں ملا اسکے بالوں کو دیکھنے کا۔۔وہ عموماً انہیں فولڈ کر کے رکھتی تھی۔۔

بنا میک اپ کے ہلکی سی اورنج لپ اسٹک لگائے وہ بہت خاص اور معصوم سی لگ رہی تھی۔۔

دو چیزیں جو اس نے مہنگی پہنی ہوئیں تھیں۔۔وہ تھیں۔ایک اسکی شادی کے کنگن۔۔اور دوسرے کانوں میں آویزاں جھمکے۔۔

ڈاکٹر منیشا نے غور کیا تھا کہ وہ کافی کم عمر ہے۔۔

ہوا چلنے کے باعث اسکے لمبے بال اڑ اڑ کر چہرے کو چھو رہے تھے۔۔ڈاکٹر منیشا نے فرہاد کو یوں پاگلوں کی طرح حرم کو تکتے دیکھا تو اس سے بالکل بھی برداشت نہیں ہوا۔۔

تو یہ ہے آپکی چوائی س۔۔ڈاکٹر منیشا حرم کی معصومیت سے جل چکی تھی۔۔اسی معصومیت نے پھانسا ہو گا فرہاد کو۔۔ورنہ اور تو کچھ خاص نہیں۔۔نا میری طرح ماڈرن ہے۔۔اور نا سٹائلش۔۔

جی۔۔ یہ ہے میری چوائی س۔۔فرہاد نے پیار سے کہا۔۔

ویسے کافی چھوٹی سی لگتی ہے۔۔ایج کم ہے۔۔ یا ویسے ہی۔۔وہ پوچھ رہی تھی۔۔

ساڑھے انیس سال۔۔ فرہاد نے جواب دیا۔۔

میں چائے کہہ کر آتی ہوں۔۔ حرم کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا تو کہتے ہوئے چلی گئی۔۔

کیا نظر آیا ایسا آپکو اس میں جو مجھ میں نہیں۔۔ اسکے جانے کے بعد ڈاکٹر منیشا نے پوچھا۔۔

خود دیکھ لو۔۔ فرق واضح ہے۔۔ فرہاد نے بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

جی فرق تو ہے۔۔ اسے فیشن کا بالکل نہیں پتا۔۔ بال دیکھو کتنے لمبے ہیں۔۔ آج کل کون اتنے لمبے بال رکھتا ہے۔؟ ڈاکٹر منیشا نے نکس نکالا۔۔ اسکے خود کے بال مشکل سے ہی کندھوں کو چھوتے تھے۔۔

اور فرہاد نے دور جاتی حرم کو دیکھا۔۔ جس نے جاتے ہوئے شال اٹھالی تھی۔۔۔اور اب اسکو خود پر لپیٹ لیا تھا۔۔۔اچھا کیا حرم نے بالوں کو چھپالیا۔۔وہ سوچ رہا تھا۔۔ نہیں تو میرا دل و دماغ وہیں اٹکا رہتا۔۔۔

آخر فرہاد کی نظریں ہٹتی کیوں نہیں اس سے۔۔۔ڈاکٹر منیشا نے جل کر سوچا۔۔ جلدی کچھ کرنا پڑے گا اس لڑکی کا۔۔

#Feb_10

حرم اور عالیہ فرہاد کے ساتھ شاپنگ پر آئیں تھیں۔۔ حرم کو زیبا بیگم نے زبردستی بیجھا تھا فرہاد کے ساتھ لیکن وہ عالیہ کو بھی ساتھ لے آئی۔۔

شاپنگ کرنے کے بعد اب وہ لاگ ریسٹورینٹ میں بیٹھے ڈنر کر رہے تھے۔۔

ویسے سوری فرہاد بھائی۔۔ میں کباب میں ہڈی بنی۔۔ عالیہ نے معزرت کی۔۔

یہ پہلے سوچنا تھا تم نے۔۔ فرہاد نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

بسس کچھ دنوں کی تو بات ہے پھر تو آپ دونوں۔۔۔ عالیہ منہ بنا کر کچھ کہنے والی تھی کہ اچانک فرہاد کے اشارہ کرنے پر خاموش ہو گئی۔۔

سارا سرپرائی ز خراب کر دیتی۔۔ پاگل۔۔ فرہاد نے سوچا۔۔

اچھا حرم بھابھی آپکو کونسا کنٹری پسند ہے۔۔ پاکستان کے علاوہ۔۔ عالیہ نے کھانے کھاتے ہوئے پوچھا۔۔

مجھے #اٹلی۔۔ حرم نے سوچ کر جواب دیا۔۔

وہ کیوں۔۔؟؟

پتا نہیں بس ویسے ہی۔۔

اچھا۔۔بھائی تو لندن جا رہے ہیں۔۔بھائی کو انگلینڈ بہت پسند ہے۔۔عالیہ نے جان بوجھ کر کہا۔۔

اوو۔۔ہادی جا رہے ہیں۔۔میں یہ کیسے بھول گئی۔۔ یہ مجھے چھوڑ کر چلے جائیں گے۔۔ حرم نے افسوس سے سوچا۔۔

کیا ہوا حرم چپ کیو ہو گئی ہو۔۔فرہاد نے پوچھا۔۔

کچھ نہیں بس ایسے ہی۔۔وہ زبردستی مسکرائی۔۔

فرہاد کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔وہ اس نازک سی لڑکی کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔لیکن اگر بتا دیتا تو سرپرائز کیسا۔۔

کچھ دیر بعد وہ ریسٹورینٹ سے باہر آئے تھے۔۔۔

میں گاڑی لے کر آتا ہوں۔۔۔ تم لوگ یہی پر رکو۔۔ وہ کہتا ہوا گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔

ایک پل میں حرم کو کچھ عجیب سا محسوس ہوا تھا۔۔

اور پھر اچانک تیز رفتار بلیک کلر کی گاڑی انکے پاس آکر رکی تھی۔۔ اس میں سے تین لوگ نیچے اترے جنہوں نے چہرے پر ماسک پہنا ہوا تھا۔۔

انہوں نے زبردستی حرم کو پکڑا اور اسے گاڑی کی طرف کھینچا۔۔ وہ دونوں اس آفت پر بوکھلا گئی تھیں۔۔

چھوڑو مجھے۔۔ حرم چلائی۔۔

چھوڑدو اسے۔۔ کہاں لے کر جا رہے ہو۔عالیہ نے اسکا ہاتھ نہیں چھوڑا۔۔

چپ کرو نہیں تو گولی ماردونگا۔۔ایک آدمی نے گن کو حرم کے سر پر رکھا۔۔اور پھر وہ اسے گاڑی میں ڈال چکے تھے۔۔

ہادی بھائی-- عالیہ چلائی۔۔

فرہاد نے مڑکر دیکھا مگر تب تک وہ گاڑی کو ہوا میں اڑاتے فرہاد کے پاس سے گزر چکے تھے۔۔

♥♥♥♥♥

ایک پل کیلیۓ تو فرہاد کو سمجھ ہی نہیں آیا کہ آخر ہوا کیا ہے۔۔
پھر اس نے نیچے بکھرے شاپنگ بیگز اور بدحواس سی عالیہ کی طرف دیکھا جو گزر چکی گاڑی کی طرف اشارہ کر رہی تھی تو احساس ہوا۔۔ حرم وہاں نہیں تھی۔۔ وہ لوگ حرم کو لے گئے۔۔ فرہاد کے ہوش اڑ گئے۔۔ وہ بھاگتے ہوۓ عالیہ کی طرف آیا۔۔

بھا۔۔بھائی۔۔ وہ لو۔۔لوگ۔۔ حرم۔۔عالیہ سے بولا نہیں جارہا تھا۔۔

ریلیکس عالیہ۔۔چپ کر جاؤ۔۔ تم کال کرو کسی کو گھر جاؤ۔۔ میں آتا ہوں۔۔
وہ کہتا ہوا اپنی گاڑی کی طرف واپس بھاگا۔۔

ابھی وہ گاڑی تک نہیں پہنچا تھا کہ اچانک حمزہ کی ہیوی بائیک اسکے آگے آکر رکی۔۔

جلدی بیٹھو فرہاد۔۔ وہ لوگ زیادہ دور نہیں گ ئے ابھی۔۔ حمزہ کو عالیہ نے بتایا تھا کہ وہ ڈنر کر رہے ہیں وہ بھی گھر سے باہر۔۔ تبھی وہ اپنی بائیک لے کر گھر سے نکل آیا تھا۔۔ اس نے کافی فاصلے سے وہ منظر دیکھا تھا کہ ایک لڑکی کو کچھ لوگوں نے زبردستی گاڑی میں ڈالا اور پھر اسے لے گئے۔۔ البتہ پاس آنے پر اسے پتا چلا کہ وہ حَرم تھی۔۔

فرہاد ایک لمحہ بھی ضائع کیا بنا اسکے پیچھے بیٹھ چکا تھا اور حمزہ نے بائیک گاڑی کے پیچھے لگادی۔۔ رات ہونے کی وجہ سے گاڑی کا پیچھا کرنے میں تھوڑی مشکل پیش آرہی تھی۔۔ لیکن دھند اور سردی کی وجہ سے ٹریفک کم تھی۔۔ جس کا انہیں فائدہ ہو رہا تھا۔۔

کچھ سیکنڈ زبعد فرہاد کے حواس بہال ہوئے تو اس نے فوراً پولیس کو فون کیا۔۔ اور انہیں واقعے کی پوری ڈیٹیل بتانے لگ گیا۔۔

وہ لوگ حرم کو لے گ ئے تھے۔۔ اس بات نے کتنی تکلیف دی تھی اسے۔۔ وہ تو ایک پل کیلیئے بھی اسے خود سے دور نہیں کر سکتا تھا۔۔ اور وہ لوگ اسکو فرہاد ست چھین کر لے جا رہے تھے۔۔ کیا وہ انہیں بخش دیتا۔۔

وہ لوگ حرم کو ایک ویران جگہ پر بنے گھر میں لے آئے تھے۔۔

چھوڑ دو مجھے۔۔ کون ہو تم لوگ۔۔ میں نے کیا بگاڑا تم لوگوں کا۔۔؟؟ پہلے تو حرم کے حواس گم تھے۔۔ لیکن جیسے ہی گاڑی ایک جگہ پر جھٹکے سے رکی تو اسے ہوش آیا اور وہ چلانے لگ گ ئی۔۔

چپ کر۔۔ ایک ماسک پہنے آدمی نے آگے بڑھ کر اسکے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔

لے کر جاؤ اسے اندر۔۔ شاید وہ انکا لیڈر تھا۔۔

کام ہو گیا۔۔اب وہ فوب پر کسی سے کہہ رہا تھا۔۔

وہ زندہ نہیں بچنی چاہی ئے۔۔ اسکا چہرہ اتنی بری طرح سے جلاؤ اور ” مسخ کردو کہ کوئی دیکھے تو نفرت کرے اس سے اور پہچان کسی نے “بھی نا پائے۔۔ اور یاد رہے زندہ نہیں بچنی چاہیئے۔۔ دوسری طرف سے کہا اور فون بند کردیا۔۔

انہوں نے اندر لے جا کر حرم کو لکڑی کی ایک کرسی پر بٹھا کر رسی سے باندھ دیا۔۔

کون ہو تم لوگ۔۔مجھے یہاں کیولائے ہو۔۔؟؟ حرم نے ڈرتے ڈرتے پوچھا تھا۔۔

پھر ایک آدمی اندر آیا تھا۔۔وہ بوتل لے کر آؤ تیزاب والی۔۔ اس نے آتے ہی سخت لہجے میں کہا۔۔ اور یہ سن کر حرم کا رنگ فق ہو گیا۔۔

وہ اندر تک لرز گئی تھی۔۔ کچھ بول ہی نا پائی۔۔ فوراً ہی دوسرا آدمی ایک بوتل لے آیا تھا۔۔

اب تینوں نے اپنے چہرے سے ماسک اتار دیے تھے۔۔

کیا کرنے۔۔لگے ہو۔۔ حرم کی مشکل سے آواز نکلی تھی۔۔

ان تینوں نے حرم کی بات پر قہقہہ لگایا تھا۔۔ پھر انکا لیڈر جسکے ہاتھ میں تیزاب کی بوتل تھی وہ آگے بڑھا۔۔

یااللہ پاک مدد کریں۔۔ حرم نے دل ہی دل میں اللہ کو پکارا۔۔

حکم ہے جی کہ اسکا چہرہ جلادیا جائے-- انکے لیڈر نے کہا--

تو پھر دیر کس بات کی ہے-- دوسرے نے کہا-- اور پھر قہقہہ پڑا--

نن-- نہیں-- پلیز ایسا مت کرو-- حرم کے سانس اٹکنا شروع ہو گئے تھے--

اور پھر وہ عین حرم کے پاس آیا-- اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا--

نہیں-- حرم چیخ رہی تھی--

اور پھر اس نے کچھ سوچتے ہوئے تیزاب کا ایک قطرہ حرم کرسی سے بندھے ہوئے دائیں ہاتھ پر گرا دیا۔۔

حرم کی ایک دلخراش چیخ نکلی تھی۔۔

تبھی ایک جھٹکے سے کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔۔اور اس سے فرہاد اندر آیا۔۔

ہادی۔۔اسکو دیکھتے ہوئے حرم نے پکارا۔۔

فرہاد نے حرم کی طرف دیکھا۔۔آنسو اسکے چہرے پر لڑکھ رہے تھے۔۔درد اور ضبط کی شدت کی وجہ سے اسکا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔۔فرہاد کو ایسا لگا جیسے کسی نے اسکی روح کھینچ لی ہو۔۔

وہ ایک سرعت سے اس آدمی کی طرف بڑھا جس کے ہاتھ میں بوتل تھی۔۔ایک زوردار گھونسا اسکے منہ پر مارا تھا۔۔وہ پیچھے دیوار سے ٹکرایا اور بوتل اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے کر گ ئی۔۔ وہ اس حملے کیلیئے تیار نہیں تھا۔۔ وہ لوگ تو فرہاد کو وہاں دیکھ کر حیران رہ گئے تھے۔۔

کون ہو تم۔۔دوسرا فرہاد کی طرف بڑھا تبھی دروازے سے حمزہ اندر داخل ہوا۔۔اور اس نے فرہاد کی طرف جاتے ہوئے آمی کو پیچھے لات ماری۔۔ اب فرہاد تیسرے آدمی سے نمٹ رہا تھا جبکہ حمزہ نے آگے بڑھ کر حرم کی رسیاں کھولی۔۔

کون ہو تم۔۔رک جاؤ وہیں نہیں تو گولی مار دونگا۔۔ پہلا والا آدمی سنبھل چکا تھا اور اب اسکے ہاتھ میں گن تھی۔۔

اس لڑکی کو ہمارے حوالے کردو۔۔نہیں تو۔۔

نہیں تو کیا۔۔ فراد آگے بڑھا۔۔ اور اس آدمی نے گن کا ٹریگر دبا دیا۔۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا۔۔

حرم کی چیخ کہیں دب کر رہ گ ئی۔۔

ـــ

گولی فرہاد کی بازو کو کندھے کے پاس سے چھو کر گزری تھی۔۔ فرہاد ایک قدم لڑکھڑایا پھر دوبارہ اسکی طرف بڑھا۔۔ اور اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔ اسے اس طرح سے مروڑا کہ اس آدمی کی چیخ نکل گ ئی۔۔ حرم کو چھونے والا اور اسکی طرف بڑھنے والا، اسکو تکلیف پہنچانے والا ہاتھ فرہاد نے توڑ دیا تھا۔۔

تبھی اچانک دروازے سے پولیس والے اندر داخل ہوئے۔۔

خبردار جو کوئی اپنی جگہ سے ہلا تو۔۔ ہتھار نیچے پھینک دو۔۔

اتنے سارے پولیس والوں کو دیکھ کر دوسرے آدمی نے زمین سے اٹھاتی ہوئی گن واپس نیچے پھینک دی۔۔ اب پولیس والے انہیں گرفتار کر رہے تھے۔۔۔

فرہاد کی نظر حرم پر پڑی جو منہ پر ہاتھ رکھے پھٹی پھٹی نظروں اسکے کندھے سے نکلتے خون کو دیکھ رہی تھی جس نے سفید شرٹ کو سرخ بنا دیا تھا۔۔

حرم۔۔ فرہاد کہتا ہوا آگے بڑھا اور ایک شدت سے اسے گلے سے لگا لیا۔۔۔ اس نے ایسے حرم کو باہوں کے حصار میں لیا تھا جیسے کہیں سینے میں چھپانا ہو اسے۔۔ فرہاد کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ سب دنیا والوں سے بچا کر کہیں اپنے اندر چھپا لے حرم کو۔۔

آئی ایم سوری حرم۔۔ یہ سب میری وجہ سے ہوا۔۔ تم ٹھیک ہو نا۔۔ وہ ایسے ہی اسے اپنے سینے سے لگائے پوچھ رہا تھا۔۔

یاتو فرہاد بھول گیا تھا کہ وہاں اور بھی لوگ ہیں۔۔۔ یا پھر اسے اس وقت کسی کی پرواہ نہیں تھی۔۔

ہادی۔۔ حرم نے کس کرب سے پکارہ تھا اسے اور پھر اسکی بازؤں میں جھول گئی۔۔

پولیس انہیں گرفتار کر کے پولیس اسٹیشن لے گئی تھی۔۔ جبکہ فرہاد نے پانی کے چھینٹے حرم کے منہ پر مار کر اسے ہوش دلایا۔۔

اسے اپنی تکلیف کی اتنی پرواہ نہیں تھی۔۔ اسے احساس ہی نہیں تھا کہ اسکے بازو سے کتنا خون نکل رہا ہے۔۔ اس نے حرم کے جلے ہوئے ہاتھ کو دیکھا تو دکھ اور غصے کے انتہا کی ایک لہر اسکے اندر اٹھی تھی۔۔

وہ گاڑی میں بیٹھے تھے۔۔ یہ پولیس کی گاڑی تھی۔۔اور اسکا رخ ہاسپٹل کی طرف تھا۔۔

فرہاد کے بازو پر ایک رومال باندھا گیا تھا تاکہ زیادہ بلیڈنگ نا ہو۔۔

حرم تم ٹھیک ہو۔۔ہوش میں آؤ پلیز۔۔ وہ اسے آنکھیں کھولتا دیکھ کر بولا۔۔

کچھ دیر بعد وہ ہاسپٹل میں تھے۔۔ فرہاد بچ گیا تھا گولی صرف کاندھے کو چھو کر گزری تھی۔۔اسکی اور حرم کی بینڈج کی گ ئی تھی۔۔

حرم کو تو جیسے سکتہ ہو گیا تھا۔۔البتہ خون نکلنا کے باعث فرہاد پر غنودگی طاری ہونے کے باوجود بھی وہ مکمل ہوش میں تھا۔۔اور انتہائی غصے میں بھی۔۔

کچھ دیر بعد حمزہ عالیہ کو لے کر وہاں پہنچا تھا۔۔وہ گاڑی لے کر آیا تھا۔۔اور بائیک وہیں۔۔ ریسٹورینٹ کے باہر چھوڑ آیا تھا۔۔ اس نے سجاد آغا کو فون کردیا تھا۔۔ پندرہ مٹ بعد وہ بھی ہاسپٹل میں موجود تھا۔۔

ہمیں ابھی پتا چلنا چاہیۓ کہ آغا ہاؤس کے کسی فرد کو کڈنیپ کرنے کی جرات کس نے کی۔۔ وہ کافی غصے میں تھا۔۔

فرہاد کو حرم کی زیادہ فکر ہو رہی تھی۔۔وہ پتھرائی پتھرائی نظروں سے فرہاد کو دیکھ رہی تھی۔۔ اور فرہاد کا دل اسکی اس حالت پر اندر ہی اندر رو رہا تھا۔۔

ڈاکٹر۔۔فرہاد نے ایک ڈاکٹر کو بلایا۔۔اور پھر اسے کچھ کہا۔۔وہ سر ہلاتا چلا گیا۔۔

پولیس والے ہاسپٹل میں موجود تھے۔۔ سجاد آغا نے ایک پل میں انکے ہوش ٹھکانے لگادیے تھے۔۔اور ابھی تو فرہاد نے کچھ نہیں کیا تھا۔۔ابھی تو بس وہ حرم کو دیکھ رہا تھا۔۔اگر وہ ہوش میں آتا تو پورا اسلام آباد جلا کر راکھ کر دیتا۔۔

کچھ دیر بعد انہیں ڈسچارج کر دیا گیا۔۔اب وہ لوگ گھر کی طرف جارہے تھے۔۔

حرم کو فرہاد سجاد آغا کی گاڑی میں پیچھے بیٹھے تھے۔۔ حرم کو جانے کیسا ڈر تھا اس بے فرہاد کو بازو سے پکڑا ہوا تھا۔۔وہ اسکے دائیں طرف بیٹھی تھی اور اسی بازو کو وہ اپنے دونوں بازؤں سے پکڑے اسکے کندھے سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی--

اگر ہادی کو کچھ ہو جاتا تو۔۔۔ وہ سوچ رہی تھی اور آنسو اسکی آنکھوں سے پلکوں کی باڑ توڑ کر فرہاد کے بازو میں پیوست ہو گئے-- وہ دونوں ایک دوسرے کیلیئے کتنے اہم تھے یہ سب دیکھنے والے جان چکے تھے--

فرہاد کو جب گرم گرم سیال اپنی بازو پر گرتا محسوس ہوا تو اس نے چونک کر حرم کو دیکھا۔۔۔

پلیز حرم روؤ مت۔۔ پلیز ریلیکس ہو جاؤ سب کچھ ٹھیک ہے۔۔۔ فرہاد بے آہستہ سے کہا۔۔۔ اور پھر اپنا بازو چھڑوا کر اسی بازو سے اسے پھر اپنے گھیرے میں لیا۔۔

حرم کا رونا اب سسکیوں میں بدل گیا تھا۔۔اسکا وجود ہلکا ہلکا کانپ رہا تھا۔۔۔اور یہ بات فرہاد کو کتنی تکلیف دے رہی تھی یہ صرف وہ ہی جانتا تھا۔۔

پانچ منٹ بعد حرم کی سسکیوں کی آواز بند ہو چکی تھی۔۔۔فرہاد نے ڈاکٹر کو اسے سکون آور انجیکشن دینے کو کہا تھا۔۔اب وہ فرہاد کے سینے سے سر لگائے سوئی ہوئی تھی۔۔۔ اور فرہاد نے کسی متاع جاں کی طرح اسے سمیٹا ہوا تھا۔۔

نینداسکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔سامنے بیڈ پر حرم ہوش سے بگانہ پڑی تھی۔۔وہ کمرے کی کھڑکی کھول کراس میں کھڑا تھا۔۔وی اپنی اسٹڈی سے ایک سگریٹ نکال لایا تھااوراب اسے پھونک رہاتھا۔۔

کسی کی حرم سے کیاد شمنی ہوسکتی ہے۔۔؟؟وہ تو یہاں کسی کو جانتی بھی نہیں۔۔کون ہو سکتا ہے۔۔دوگھنٹے گزرگ ۓ تھے اس واقعے کو۔۔ ابھی تک پتا نہیں چلا تھا کہ آخر کس نے کروایا یہ سب۔۔

سگریٹ جل رہاتھا۔۔اوراندر سے فرہاد کادل بھی۔۔اسکادل کررہاتھاکہ وہ ان تینوں آدمیوں کا خون کردے۔۔ہاتھ تووہ سکاتوڑہی چکاتھا۔۔

اگر حرم کو آج کچھ ہو جاتا تو۔۔وہ جھر جھری سے لے کر رہ گیا۔۔ تبھی اسکے موبائل پر بیل ہوئی تھی--

____

وہ بے چینی سے کمرے میں ٹہل رہی تھی۔۔سب الٹا ہو گیا۔۔۔گولی فرہاد کو لگ گ ئی-- اگر اسےکچھ ہو جاتا تو وہ سوچ رہی تھی--

تبھی پورچ میں اسے گاڑی رکنے کی آواز آئی-- اتنی رات کو کون ہو سکتا ہے--- اس نے ونڈو سے جھانکا--

اندھیرے میں ایک وجود اسے تیز تیز چلتا اندر آتا دکھائی دیا--

اور پھر کچھ دیر بعد ایک جھٹکے سے اسکے کمرے کا دروازہ کھلا۔۔اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر وہ حیران رہ گ ئی--

فرہاد۔۔تت۔۔تم۔۔وہ ہکلائی--

اور فرہاد غصے سے آگے بڑھا۔۔

چٹاخ۔۔کی آواز گونجی۔۔فرہاد اسکے منہ پر ایک زوردار تھپڑ مار چکا تھا۔۔

مجھے یقین نہیں آتا تم اتنا بھی گر سکتی ہو ڈاکٹر منیشا۔۔

ارے بھئی کون ہو تم۔۔ بنا بتائے اندر کیوں گھسے جا رہے ہو۔۔ غالباً وہ منیشا کی والدہ تھی جو فرہاد کے پیچھے پیچھے آئی تھی۔۔ اور پھر اندر کا مظر دیکھ کر ششد رہ گئیں۔۔

مم۔۔میں نے کیا کیا۔۔؟؟ڈاکٹر منیشا نے پوچھا۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری حرم کو تکلیف پہنچانے کی۔۔ اپنی حرم کی طرف بڑھنے والے ہر ہاتھ کو میں اسکے جسم سے الگ کردونگا۔۔ وہ غصے سے بول رہا تھا۔۔

''میری اور اپنی حرم ''ڈاکٹر منیشا کو تھپڑ نے اتنی تکلیف نہیں پہنچائی تھی جتنی فرہاد آغا کے الفاظ نے پہنچائی تھی۔۔

وہ حرم۔ مری نہیں۔۔ بالآخر وہ بھی غصے پھنکاری۔۔

چٹاخ۔۔ایک اور تھپڑ اسکے اسی گال پر پڑا۔۔۔

خبر دار جو اپنی گندی زبان سے حرم کا نام لیا تو۔۔فرہاد نے شاید ہی پہلی بار کسی عورت پر ہاتھ اٹھایا تھا۔۔دل تو کر تھا کہ وہ اسکا گلا دبا دے۔۔

کمشنر فرقان بھی وہاں آ چکے تھے۔۔وہ فرہاد آغا کو اچھے سے جانتے تھے۔۔وہ احتشام آغا کا پوتا تھا۔۔اور انہیں پورا اسلام آباد جانتا تھا۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے۔۔؟؟انہوں نے غصے سے پوچھا۔۔

پوچھ لیں اپنی بیٹی سے۔۔فرہاد نے رخ انکی طرف کرتے ہوئے کہا۔۔ غصے اور ضبط کی وجہ سے اسکی آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہیں تھی۔۔

کیا کہہ رہا ہے یہ منیشا۔۔انہوں ڈاکٹر منیشا سے پوچھا۔۔

تم عورت زات ہو۔۔تو اپنی عزت کا خیال کرو۔۔میں چاہوں تو ابھی اسی وقت تمہارے اور تمہارے خاندان کی عزت کو خاک میں ملا سکتا ہوں۔۔انفیکٹ ایک رات پولیس اسٹیشن میں گزارو کی تو اپنے باپ کا کمشنر ہونے کا عہدہ بھول جاؤ گی۔۔ لیکن میری تربیت مجھے اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ میں ایک عورت زات کو پولیس اسٹیشن بھیجوں۔۔ صرف تمہاری غلطی کی وجہ سے میں تمہارے پورے خاندان کا تماشہ نہیں بنانا چاہتا۔۔ آخری بار کہہ رہا ہوں۔۔۔ میری حرم اور میری فیملی سے دور رہو۔۔ورنہ۔۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر وارننگ دی تھی۔۔

ڈاکٹر منیشا چپ کھڑی تھی۔۔دو تھپڑ کھانے کے بعد۔۔ یا پھر اپنے باپ کی وجہ سے۔۔یہ تو وقت ہی بتاتا۔۔

وہ پھر چلتا ہوا کمشنر فرقان اور مسز فرقان کی طرف آیا تھا۔۔

اپنی بیٹی کی تربیت ہر دھیان دیں آنٹی۔۔عزت ایک بار چلی جائے تو واپس نہیں ملتی۔۔وہ آرام سے بولا۔۔ انہوں نے دیکھا تھا کہ اسکے بازو پر پٹی بندھی ہے۔۔

اور آپ کمشنر فرقان۔۔اپنی بیٹی کو اسکی لمٹ میں رہنا سکھائیں۔۔ ورنہ نتیجہ اچھا نہیں ہوگا۔۔ پھر اس بے کمشنر فرقان کو وارن کیا۔۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتا نیچے آیا۔۔

گاڑی میں بیٹھا اور زن سے اسے اڑا کر لے گیا۔۔

____

تجھے کیا خبر میرے بے خبر۔۔،،

کہ صبح سے لے کر۔۔۔

شام تک۔۔

تیری جستجو۔۔،،

تیری آرزو۔۔،،

کہ،

سانس چلتی ہے تجھ سے۔۔،،

میں نے جینا بھی سیکھا تو

تجھ سے۔۔،،

کوئی پل بھی ایسا نہیں--

جب دل میں تیرا خیال

نہیں۔۔،،

میں نے ہنسنا سیکھا بھی تو

تجھ سے۔۔،،

کبھی دور نا ہونا

تو مجھ سے۔۔،،

فرہاد اسکے بیڈ کے قریب چیئر رکھے بیٹھا تھا۔۔ اسکے بینڈج والے ہاتھ کو اسنے اپنے ہاتھ میں لیا ہوا تھا۔۔ اور پھر آہستہ سے اسے لبوں سے لگایا۔۔

کتنی مشکل سے اس نے جینا سیکھا تھا۔۔ ہنسنا سیکھا تھا۔۔ وہ فرہاد کی عادت نہیں بلکہ ضرورت بن چکی تھی۔۔ اور عادتیں تو بدلی بھی جاسکتی ہیں۔۔ خواہشیں تو چھوڑی بھی جاسکتی ہیں۔۔ مگر ضرورتوں کے بنا کون جی پاتا ہے۔۔؟؟

وہ ہمیشہ اسے اپنے دھیان میں رکھتا تھا۔۔ صرف اور صرف آج۔۔ وہ بھی چند پل کیلی ئے اس نے اپنی نظریں حرم سے ہٹائی تھیں۔۔ صرف وہ گاڑی لینے گیا تھا اور اتنا کچھ ہو گیا۔۔ وہ خود کو کبھی معاف نہیں کر پاتا۔۔

مجھے ایسا ٹریسر چاہی ئے جسے میں حرم کے موبائل میں لگا سکوں۔۔ " جس سے مجھے اسکی ہر پل ہر لمحے کی رپورٹ ملتی رہے کہ وہ اس وقت کہاں ہے۔۔ اس جگہ کی لوکیشن نام کے ساتھ شو ہو مجھے۔۔۔ چودہ فروری سے پہلے مجھے یہ چاہیئے۔۔"

فرہاد نے موبائل نکال کر حمزہ کو میسج کیا اور پھر موبائل سائیڈ پر رکھ دیا۔۔

رات کا کافی وقت ہو چکا تھا۔۔ آہستہ آہستہ غنودگی اسکے دماغ ہر چھا رہی تھی اور پھر کتنی کوشش نا سونے کی کرنے کے باوجود وہ نیند کی وادی میں اتر گیا۔۔

گاڑی ایک خوبصورت گھر کے سامنے جا کر رکی تھی۔۔ تیز ہوا نے تقدیر کی کتاب میں لکھے پنّوں کو آگے کی طرف پلٹا۔۔ حرم جو گاڑی کے شیشے سے باہر دیکھتے ہوئے جانے کن خیالوں میں کھو گ ئی تھی ایک دم چونک کر باہر آئی--

فرہاد گاڑی سے باہر نکل چکا تھا۔۔ بابا بخش نے بھی گاڑی سے نکلنے کے بعد گاڑی کی ڈکی سے سوٹ کیس نکالے جن میں دونوں کا سامان تھا۔۔

حرم باہر آئی-- اس نے ایک نظر چاروں طرف دوڑائی-- کتنا خوبصورت منظر تھا۔۔۔اس اب تک لگ رہا تھا کہ وہ خواب کے زیرِ اثر ہے۔۔

سامنے انکا گھر تھا۔۔ صرف اسکا اور فرہاد کا۔۔ آغا ہاؤس جتنا تو بڑا نہیں تھا لیکن پیارہ تھا۔۔ گھر کے چاروں چرف ایک چھوٹی سی باڑ بنائی گئی تھی جو گھر کا احاطہ کرتی تھی۔۔ کوئی تین فٹ کا لوہے کا ایک گیٹ لگا تھا۔۔ یورپ میں کنٹری سائیڈ ایریا میں ایسے ہی گھر ہوتے ہیں۔۔ مشرقی ممالک کی طرح بڑی بڑی دیواریں اور گیٹ نہیں ہوتے۔۔ روڈ سے گھر کا منظر صاف نظر آرہا تھا۔۔ کچھ کچھ فاصلے پر اور بھی گھر نظر آرہے تھے۔۔ یہ ایک کنٹری سائیڈ ایریا تھا۔۔ شہر نہیں تھا۔۔

ہر طرف سکون ہی سکون تھا۔۔ اور حرم کو ایسی جگہیں بہت فیسی نیٹ کرتی تھیں۔۔ اسے بہت زیادہ شور اور ہنگامہ پسند نہیں تھا۔۔۔

چلیں۔۔ فرہاد کے کہنے پر وہ اس کے ساتھ چلتی ہوئی-- وہ دونوں آگے پیچھے چلتے چھوٹے سے گیٹ سے گھر کے لان میں داخل ہوئے-- حرم نے دیکھا کہ لان کی جیسے ریسینٹلی صفائی کی گ ئی تھی لیکن اس میں لگے پودے مرجھا گ ئے تھے۔۔۔ برف باری ہونے کی وجہ سے برف گھر کے اوپر اور ہر طرف نظر آرہی تھی۔۔ حرم کو ایک طلسماتی منظر لگا تھا۔۔ برف سے ڈھکا کنٹری سائیڈ ایریا۔۔

جانے وہ منظر اتنا ہی خوبصورت تھا۔۔ وہ سب کو ہی اتنا فیسی نیٹ کرتا تھا۔۔ سب کو اتنا ہی طلسماتی نظر آتا تھا۔۔ یا پھر۔۔ صرف حرم کی آنکھوں میں وہ خوبصورتی تھی جو ہر منظر کو طلسماتی بنا دیتی تھی۔۔

وہ دونوں وہاں سے گزرتے ہوئے گھر کے دروازے کے قریب آئے--

بخش بابا۔۔ یہ لاک ہے یا کھلا ہے۔۔ فرہاد نے بخش بابا سے پوچھا۔۔ جو سامان لے کر آ رہا تھا۔۔

میں کھولتا ہوں صاحب جی۔۔ جاتے ہوئے میں تالا لگا گیا تھا۔۔ بخش بابا سامان وہیں پر چھوڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا انکی طرف بڑھا۔۔

بخش بابا کتنی بار کہا ہے مجھے صاحب مت بلایا کریں۔۔ میرا نام لیا کریں۔۔ یا پھر بیٹا بلا لیا کریں۔۔ فرہاد نے کہا۔۔

آپکا نام لینے سے میری اوقات تھوڑی نا بدل جائے گی صاحب۔۔ بخش بابا نے جواب دیا۔۔

بخش بابا۔۔ایسی باتیں مت کیا کریں۔۔ فرہاد نے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔۔

بخش بابا تین سے چار سال بعد مل اور دیکھ رہا تھا فرہاد کو۔۔ فرہاد اسے اپنے بیٹوں سے بھی بڑھ کر عزیز تھا۔۔ پچھلے تیس سالوں سے بخش بابا کی فیملی وہاں رہ رہی تھی۔۔ فرہاد نے یہ گھر تین سال پہلے ہی خریدا تھا۔۔ایک کام تھا روم میں جو اسے کرنا تھا۔۔ لیکن پھر کچھ ناخوشگوار واقعات کی وجہ سے وہ کام بیچ میں ہی رہ گیا۔۔اب فرہاد وہ کام مکمل کرنے آیا تھا۔۔

بخش بابا کی عمر 60 سال تھی۔۔ لیکن وہ 50 کے ہی نظر آتے تھے۔۔یہ تھے سمجھدار آدمی۔۔

دروازہ کھول دیا گیا۔۔وہ دونوں اندر داخل ہوئے--

بند گھر میں ایک عجیب سی جو بو پھیلی ہوتی ہے وہ حرم کے نتھنوں سے ٹکرائی-- اور اسے ایک طمانت کا احساس ہوا۔۔ایسی چیزیں کس کو اٹریکٹ کرتی ہیں۔۔کسی کو بھی نہیں ہاں مگر اسکے سوا۔۔وہ ایک ہی تھی۔۔حرم نور۔۔

حرم نے چاروں طرف نظر دھوڑائی--گھر صاف ستھرا تھا۔۔

کل ہی شانو اور اسکی ماں آکر صفائی کر گ ئی تھی گھر کی۔۔بخش بابا نے اپنی بیوی اور بیٹی کا بتایا۔۔

آپ لوگ بیٹھیں۔۔میں زرا جا کر شانو کی ماں کو لے کر آتا ہوں۔۔آپ لوگوں کی لیئے کھانا بنا دے گی۔۔بخش بابا کہتے ہوئے گھر سے باہر نکل گیا۔۔

سو یہ رہا آپکا روما کا گھر۔۔۔کیسا لگا۔۔۔؟؟فرہاد نے حرم کے پاس آکر پوچھا۔۔جو جو گھر کے پچھلی جانب کھلنے والی کھڑکی سے پیچھے کا منظر دیکھ رہی تھی۔۔

So much beautiful.. its really a magical place..

Thank you so much Haadi..

حرم نے فرہاد کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔۔اسکی آنکھوں کی چمک اسکی خوشی کا پتا دے رہی تھی۔۔

ایسے تھینک یو بولتے ہیں۔۔فرہاد نے حرم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

اور کیسے کرتے ہیں۔۔؟؟ حرم نے ناسمجھی کے عالم میں پوچھا۔۔

یہ تو تمھیں پتا ہونا چاہیے۔۔ سوچو۔۔ سوچو۔۔ فرہاد آنکھوں میں شرارت لیے۔۔ اس سے اپنا ہاتھ چھڑواتا ایک کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔

اور وہیں کھڑی سوچ رہی تھی۔۔

اچانک حَرم کی کسی احساس کے تحت آنکھ کھلی تھی۔۔اسکا سر بھاری ہو رہا تھا۔۔۔کچھ دیر وہ ایسے ہی لیٹی رہی۔۔پھر رات کے سارے منظر کسی فلم کی طرح اسکی آنکھوں میں چلنے لگے۔۔

ہادی۔۔۔وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔۔اپنے دائیں طرف دیکھا تو اسکے بیڈ کے پاس چی ئی ر رکھے اس پر فرہاد سویا ہوا تھا۔۔ایک ہاتھ میں اس نے حرم کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔۔

یہ یہاں کیوں بیٹھے ہوئے ہیں-- وہ آہستہ سے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے نکالتی بیڈ سے نیچے اتری۔۔ فرہاد گہری نیند میں تھا۔۔

ہادی اٹھیں۔۔ حرم نے بازو سے پکڑ کر اسے ہلایا۔۔ لیکن بے سود۔۔ صبح کے چار بجنے والے تھے۔۔

اففف۔۔ یہ ساری رات ایسے ہی۔۔ حرم کو سوچتے ہوئے فرہاد پر ترس آیا۔۔

ہادی اٹھیں پلیز۔۔وہ اسے بلا رہی تھی۔۔ہادی۔۔ حرم نے جھجکتے ہوئے اسکے گال کو ہاتھ لگایا اور پھر ایک جھٹکے سے ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔۔

فرہاد کو بہت تیز بخار تھا۔۔ حرم کی ہریشانی بڑھ گ ئی۔۔ اب کیا کروں۔۔اس وقت کس کو اٹھاؤں۔۔ وہ سوچ رہی تھی۔۔

یہ سب میری وجہ سے ہوا۔۔وہ ٹہل رہی تھی اور سوچ رہی تھی۔۔

اچانک فرہاد کے وجود میں حرکت ہوئی۔۔ حرم نے چونک کر اسے دیکھا۔۔شاید وہ نیند میں بھی اسے پریشان نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔

ہادی اٹھیں پلیز۔۔ یہاں کیو بیٹھے تھے آپ۔۔پلیز اٹھیں۔۔ حرم نے اسے اٹھانے کی کوشش کی۔۔ حرم اسے پکار رہی تھی ایسا ہو سکتا تھا کہ وہ پکارے اور فرہاد نا سنے۔۔

اس نے مشکل سے آنکھیں کھولیں۔۔

اٹھیں پلیز۔۔ حرم نے اسے سہارا دے کر اٹھانے کی کوشش کی۔۔ لیکن وہ ایک بھرپور نوجوان اس نازک کی لڑکی سے کیسا اٹھایا جاتا۔۔

فرہاد اسکی بازو کا سہارا لیتے ہوئے اٹھا۔۔ حرم نے اسے بیڈ پر لٹا دیا۔۔۔ حرم نے اسے کمبل اوڑھایا۔۔اور دروازے کی طرف جانے کیلیئے مڑی ہی تھی کہ فرہاد نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

کدھر جا رہی ہو حرم۔۔۔؟؟ فرہاد نے پوچھا۔۔

وہ میں۔۔

بیٹھ جاؤ یہی ہر پلیز۔۔ کہیں مت جانا۔۔وہ سختی سے اسکا ہاتھ پکڑ چکا تھا۔۔وہ شاید ہوش میں نہیں تھا۔۔

حرم بیٹھ گ ئی-- کچھ دیر بعد وہ پھر شاید سو گیا تھا۔۔تو حرم نے آہستہ سے اپنا ہاتھ چھڑایا اور کمرے سے باہر نکل گ ئی-- اب وہ زیبا بیگم کے کمرے کی طرف جا رہی تھی۔۔

#14_Feb

حرم ٹیرس پر کھڑی تھی۔۔اور اسکی نگاہیں اپنے دائیں ہاتھ پر بنے اس نشان پر تھی جو اس رات اس تیزاب کے قطرے نے عطا کیا تھا۔۔جب سے وہ واقع ہوا تھا حرم خاموش ہو گ ئی تھی۔۔ اسکی ہنسی اور آنکھوں کی چمک کہیں کھو گ ئی تھی۔۔

تلخ یادوں کو بھلا دینا بہتر ہوتا ہے۔۔ فرہاد نے چلتے ہوئے اسکے پاس آکر کہا۔۔

حرم چونک کر خیالوں سے باہر آئی-- یہ نشان تو فرہاد کو بھی اندر سے جلا دیتا تھا جب اسکی نظر اس پر پڑتی تھی۔۔ لیکن حرم کو یہ نشان اس رات سے باہر نہیں نکلنے دے رہا تھا۔۔

حرم نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔ بلیو شرٹ میں نکھرا نکھرا وہ حرم کے سامنے کھڑا تھا۔۔ پٹی ابھی تک بندھی ہوئی تھی۔۔ زخم پوری طرح ٹھیک نہیں ہوا تھا۔

جانتی ہوں۔۔ مگر۔۔

کیا مگر۔۔؟؟ فرہاد نے پوچھا۔۔

میں بھول نہیں پا رہی۔۔ حرم نے نظریں جھکا کر کہا۔۔اس واقعے نے دونوں کو بہت تکلیف پہنچائی تھی۔۔اور فرہاد جانتا تھا اسکی جھکی نظروں میں اس وقت پانی تیر رہا تھا جسے وہ ضبط کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔اور فرہاد کو ماحول بدلنے کا یہ ہی سہی وقت لگا تھا۔۔

ویسے تم کتنی کام چور ہو یار۔۔ کتنی لاپرواہ۔۔ فرہاد نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

میں نے کیا کیا۔۔؟؟ حیرت سے پوچھا گیا۔۔

کچھ بھی نہیں کرتی تم۔۔ تبھی تو تمہیں کام چور کہہ رہا ہوں۔۔

مجھے کوئی کچھ کرنے نہیں دیتا۔۔آپ بتائیں کیا کرنا ہے میں کردونگی۔۔ حرم نے روہانسی ہو کر کہا۔۔

جاؤ پہلے میرے لیے کافی بنا کر لاؤ-- فٹافٹ-- پھر میرے ڈھیر سارے کپڑے پریس کرنے ہیں--

ڈھیر سارے کپڑے کیوں--

بتاتا ہوں--- جاؤ پہلے کافی بنا کر لاؤ-- مانا تم فرینڈ ہو میری--پر بیوی بھی تو ہو-- کبھی بیویوں والے کام بھی کر لیا کرو-- فرہاد نے جان بوجھ کر لہجے سخت کرتے ہوئے کہا--

اور حرم حیران رہ گئی-- فرہاد نے ایسے تو کبھی اس سے بات نہیں کی تھی--وہ بے چاری تو ڈر گئی--

جاؤ ابھی کھڑی ہو۔۔فرہاد نے اسے اپنی طرف تکتا پا کر حکم دیا۔۔

جج۔۔جی۔۔جاتی ہوں۔۔ حرم سرپٹ بھاگی۔۔اور وہ اپنی مسکراہٹ دبا گیا۔۔

جب وہ کافی لے کر آئی تو فرہاد سوٹ کیس نکالے کبرڈ سے اپنے کپڑے نکال رہا تھا۔۔

یہ آپکی کافی۔۔ حرم نے ٹیبل پر کپ رکھتے ہوئے کہا۔۔

آپ کہیں جا رہے ہیں۔۔ حرم نے پوچھا۔۔

ہاں بتایا تو تھا لندن جانا ہے میں نے اسپیشلائی زیشن کیلی ئے-- تو اسکی سیٹ کنفرم ہو گ ئی ہے--

فرہاد نے چہرہ کبرڈ کی طرف کی ئے ہوئے جواب دیا--

کب جانا ہے--؟؟

صبح--ایک لفظی جواب آیا--

کیا--اتنی جلدی-- حرم حیران ہوئی--

آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا--وہ صدمے کے زیرِ اثر تھی--

تمہیں ہر بات بتانی لازمی ہے کیا--وہ غصے سے بولا--

نن۔۔ نہی۔۔ وہ میں ایسے۔۔

چپ چاپ پیکنگ کرو میری۔۔

یہ آج ہادی کو ہو کیا گیا ہے۔۔ کس طرح سے بات کر رہے ہیں مجھ سے۔۔ اسے رونا آیا تھا۔۔ وہ اس واقعے کو مکمل طور پر بھول گ ئی تھی جو پچھلے دو دنوں سے ایک منٹ کیلی ئے بھی اسکے زہن سے نہیں نکلا تھا۔۔

وہ پیکنگ کر رہی تھی۔۔ ایک تو اسے فرہاد کے اتنی جلدی جانے کے کا صدمہ تھا۔۔ اور دوسرا وہ جس طرح بات کر رہا تھا۔۔ اسکا کچھ زیادہ تھا۔۔ اور فرہاد آرام سے بیٹھ کر کافی پی رہا تھا۔۔ مسکراہٹ دبائے اسکی نظریں کام کرتی حرم پر جمی تھی۔۔ اسکا ناراض سا پھولا ہوا رونے والا منہ دیکھ کر فرہاد کو ترس بھی آیا۔۔ لیکن ابھی نہیں۔۔ اتنی جلدی کیسے سرپرائز دے دوں۔۔ جو سرپرائز وہ اسے دینے والا تھا نا کیا پتا اسے پا کر حرم خوشی سے اسکے گلے ہی لگ جاتی۔۔

مجھے کچھ کام ہے میں ابھی آتا ہوں۔۔۔ میرے آنے سے پہلے میرا کام ختم ہونا چاہی ئے-- اور ہاں آج میں ڈنر کمرے میں ہی کرونگا تو پلیز وقت پر میرا کھانا لے آنا۔۔ وہ آڈر دیتا۔۔ گاڑی کی چابی اٹھاتا چلا گیا۔۔۔ جب کہ حرم پیچھے حیران پریشان سی کھڑی رہ گ ئی--

----

وہ رات کو آیا تھا۔۔ تب تک حرم نے اسکا سارا کام مکمل کر دیا تھا۔۔ کسی نے بھی مجھے نہیں بتایا کہ فرہاد صبح جا رہے ہیں۔۔ اور مما نے انہیں ایسے جانے کی پرمیشن کیسے دی۔۔ ابھی تک انکی طبیعت پوری طرح ٹھیک نہیں ہوئی-- وہ بیٹھی انہی خیالوں میں گم تھی۔۔ اسے فرہاد کے آنے کا پتا ہی نا چلا۔۔

یہاں بیٹھی کیا سوچ رہی ہو۔۔ تمہیں پتا نہیں چلا کہ میں آگیا ہوں اور میرے لیے کھانا بھی لانا ہے۔۔ وہ غصے سے بولا۔۔اور حرم ایک دم ڈر گئی--

و۔۔ سوری۔۔میں لے کر آتی ہوں۔۔ وہ کہتے ہوئے باہر کی طرف بھاگی۔۔

جب وہ کھانا لے کر آئی تو فرہاس فریش ہو کر صوفے پر بیٹھا اسی کا ویٹ کر رہا تھا۔۔

رکھ دو یہاں۔۔اسے ڈش ہاتھ میں پکڑے دیکھ کر کہا۔۔ حرم نے ڈش ٹیبل پر رکھ دی۔۔

اب جاؤ-- کھڑی کیوں ہو۔۔ کیا میرے ساتھ کھانا ہے۔۔۔وہ حرم کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔

جج۔۔جی جاتی ہوں۔۔۔وہ جلدی ٹیرس کی طرف کھلنا والا دروازہ کھول کر وہاں آگ ئی۔۔ اسکی کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ ہو کیا رہا ہے۔۔فرہاد تو اس سے اتنے پیار سے بات کرتا تھا۔۔پھر ایک دم انہیں کیا ہو گیا۔۔کہاں وہ خود اسے زبردستی کھانا کھلاتا تھا اور آج۔۔۔

یہ امیر لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں۔۔وہ ٹیرس کی ریلنگ پر دونوں ہاتھ جمائے اوران پر چہرہ رکھے سوچ رہی تھی۔۔بس اتنی ہی ضرورت تھی انکو میری۔۔ٹھنڈی ہوا اسکے چہرے کو چھو رہی تھی۔۔فولڈ کی ئے گئے بالوں کی کچھ آوارہ لٹیں۔۔بار بار آنکھوں اور پلکوں کو چوم رہی تھیں۔۔اسے تو اسکے پیار بھرے لہجے کی عادت تھی۔۔

تو یہ تھا آپکا اصلی چہرہ فرہاد آغا۔۔مجھے چھوڑ کر جا رہے ہیں۔۔ یہ بھی نہیں سوچا کہ میں اکیلے کیسے رہوں گی۔۔مجھے کتنی عادت ہو گ ئی ہے آپکی۔۔آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر نکل آئے تھے۔۔ اس نے ہاتھ بڑا کر بے دردی سے انہیں صاف کیا۔۔

حرم۔۔۔ کتنی شدت سے پکارہ گیا تھا۔۔وہی پیار بھرا لہجہ۔۔ لیکن اب وہ اسطرح کب پکار رہا تھا۔۔ حرم کو لگا اسکا وہم ہے۔۔

ہر امیر لڑکا ایک جیسا نہیں ہوتا۔۔اور کس نے کہا میں تمہیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔۔وہ جانے کب سے وہاں کھڑا تھا۔۔ حرم کرنٹ کھا کر پلٹی۔۔افف۔۔ یہ شخص تو سوچ بھی پڑ لیتا ہے۔۔

حرم نے کچھ بھی نہیں کہا بلکہ چہرا دوسری جانب کر لیا۔۔جو اسکا روپ وہ دیکھ چکی تھی اب کسی دھوکے میں نہیں رہنا چاہتی تھی۔۔

ایم سوری میں مزاق کر رہا تھا۔۔وہ چلتا ہوا اسکے پاس آیا۔۔ تمہیں اس واقعے سے باہر نکالنے کیلیۓ میں نے یہ سب کیا۔۔

مگر وہ ایک لفظ بھی نا بولی۔۔ فرہاد نے اسے کندھوں سے پکڑ کر اسکا چہرہ اپنی جانب کیا۔۔ ٹیرس پر اندھیرا تھا۔۔ کمرے سے آتی روشنی میں اسکا چہرہ صاف نظر آیا۔۔ ٹھنڈ اور رونے کی وجہ سے آنکھیں ناک اور پورا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔۔ اور فرہاد کے دل کو کچھ ہوا۔۔

میں تمہیں چھوڑ کر کہیں بھی نہیں جارہا ڈی ئی ر۔۔ یہ سب ایک مزاق تھا۔۔ وہ اسکی ہر سوچ پڑھ گیا تھا۔۔

ایسا مزاق کرتا ہے کوئی۔۔ حرم کو یقین نہیں آیا۔۔ ایسے بی ہیو کرتے ہیں کسی کے ساتھ۔۔ پتا ہے مجھے کتنا ہرٹ ہوا۔۔ اگر مجھے ہارٹ اٹیک ہو جاتا تو۔۔ وہ روتے ہوئے غصے سے بول رہی تھی۔۔

ششششش۔۔۔ پاگل۔۔ ایسی بات کبھی مت کرنا دوبارہ۔۔ فرہاد نے آگے بڑھتے ہوئے اسے بازؤں کے حصار میں لیا۔۔ اور وہ دھک سے رہ گ ئی۔۔

وعدہ کرتا ہوں نیکسٹ کبھی ایسے بات نہیں کرونگا۔۔ مگر تم بھی ایک پرامس کرو کہ آئندہ اتنی سیڈ اور خاموش نہیں رہو گی۔۔ بالکل بھی اچھی نہیں لگتی۔۔اور ہاں تمہارے لیئے ایک زبردست سا سرپرائز ہے۔۔آئی ہوپ اسے دیکھ کر تم مجھے اسطرح بی ہیو کرنے پر معاف کردو گی۔۔وہ اسے سینے سے لگائے بول رہا تھا۔۔

حرم اسکے سینے میں دھڑکتے دل کو واضح محسوس کر رہی تھی۔۔اسکی دھڑکن کی آواز اسے صاف سنائی دے رہی تھی۔۔پہلے تو حرم کو کچھ سمجھ ہی نہیں آیا۔۔اور پھر جب اسے کچھ سمجھ آیا تو وہ ایک جھٹکے سے اس سے الگ ہوئی--

فرہاد نے اسکی اس حرکت کو واضح نوٹ کیا۔۔اور پھر اسکی لرزتی پلکوں کو دیکھ کر اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی--

کیا ہوا حرم۔۔اس نے جان بوجھ کر پوچھا۔۔

کک۔۔کچھ۔۔ نہیں وہ کھانا۔۔۔ حرم نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔۔۔وہ اسکی قربت کو زرا بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔

ہاں آجاؤ کھانا کھاتے ہیں۔۔مجھے پتا ہے تم نے بھی نہیں کھایا۔۔اس نے اندر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔۔اور وہ اسکے پیچھے اندر کی طرف چل پڑی۔۔اندر آنے کے بعد فرہاد نے ٹیرس کی طرف کھلنے والا دروازہ بند کیا کیونکہ اس سے ٹھنڈ اندر آرہی تھی۔۔۔

کونسا سرپرائز ہے۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔۔

پہلے کھانا کھالو نہیں تو بعد میں تم نے کھانا ہی نہیں۔۔ فرہاد نے جواب دیا۔۔

ایسا بھی کیا خاص ہے۔۔وہ سوچتے ہوئے کھانا کھانے لگ گئی۔۔ فرہاد کی نظریں اس پر ہی جمی تھیں۔۔وہ اسکی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا۔۔

کھانا کھانے کے بعد وہ ٹرے اٹھا کر نیچے لے گ ئی تھی اور واپسی پر چائے ساتھ لائی تھی۔۔

اب تو بتا دیں ہادی۔۔اس سے صبر نہیں ہو رہا تھا۔۔

اور فرہاد چلتے ہوئے اسکے سامنے آیا تھا اسکے ہاتھ میں دو انویلپ تھے اس نے دونوں حرم کے آگے کی ئے--

کھولو انہیں۔۔جب حرم نے انہیں پکڑا تو فرہاد نے کہا۔۔

حرم نے ناسمجھی کے عالم میں ایک انویلپ کھولا۔۔ تو اندر سے ایک ٹکٹ نکلی تھی۔۔ اٹلی کی۔۔ وہ حیران رہ گ ئی-- آپ اٹلی جا رہے ہیں۔۔ وہ حیرانگی سے پوچھ رہی تھی۔۔

اب دوسرا انویلپ بھی کھولو۔۔

حرم نے جب دوسرا انویلپ کھولا تو اسکی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گ ئیں-- وہ اسکی ٹکٹ تھی۔۔

میں نہیں ہم جا رہے ہیں اٹلی۔۔ فرہاد نے اسکے حیران ہوتے چہرے کو دیکھ کر کہا۔۔

فرہاد نے جب اسکی ڈائی ری پڑھی تھی تو اسے پتا چل گیا تھا کہ حرم کو اٹلی اور خاص طور پر روما بہت پسند ہے۔۔ پھر جب انکی شادی کی ڈیٹ فکس ہوئی تو اس نے اپنے دوست ارباز کو فون کیا جو اٹلی

میں تھااور اسے حرم کے ویزہ کا بولا۔۔خوف فرہاد کے پاس اٹلی کی نیشنیلٹی تھی۔۔اور کیوں تھی یہ بھی ایک کہانی ہے۔۔

روم تو اسے ویسے بھی جانا ہی تھا۔۔ایک ادھورا کام پورا کرنے۔۔تو اسپیشلائی زیشن کا تو بس ایک بہانہ تھا۔۔پھر جس دن انکی شادی تھی تب ارباز کا فون آیا کہ ویزہ لگ چکا ہے۔۔اور پھر اب 14 فروری کی ان دونوں کی سیٹس کنفرم تھیں۔۔

Wowwww what a pleasant surprise..

حرم کو تو یقین ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔اسکا خواب پورا ہونے جا رہا تھا۔۔وہ شخص اسکی ہر خوشی ہر خواہش کو بنا پوچھے بنا بتائے پوری کیے جا رہا تھا۔۔

میں مما اور عالیہ کو بتا کر آتی ہوں۔۔ حرم کہتے ہوئے مڑی۔۔

انہیں پتا ہے۔۔سب کو پتا ہے۔۔فرہاد نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔

تو مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔حرم نے منہ بنا کر کہا۔۔

سرپرائز تھا۔۔اگر بتا دیتے تو سرپرائز کیسا ہوتا۔۔فرہاد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

آپکو پتا ہے آپ بہت اچھے ہیں۔۔

اچھا۔۔مکھن لگا رہی ہو۔۔فرہاد نے پوچھا۔

نہیں تو۔۔بالکل بھی نہیں۔۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے تو مجھے ظالم کہہ رہی تھی۔۔

میں نے کب کہا۔۔ حرم الزام لگانے پر روہانسی ہوئی-- اور پھر فرہاد کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر وہ خود بھی کھلکھلا کر ہنس دی۔۔

باہر سفر کرتے چاند نے اسکے ہنسنے پر اپنی روشنی مزید بڑھا دی تھی۔

مما کبھی آپ نے بتایا ہی نہیں کہ آپ روم یونی میں پڑھتی تھیں۔۔ وہ لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی زیبا بیگم کی گود میں سر رکھے لیٹی ان سے پوچھ رہی تھی۔۔

بس ایسے ہی۔۔آپ نے بھی تو کبھی نہیں پوچھا۔۔انہوں نے حرم کے بالوں کو اپنی انگلیوں سے سلجھاتے ہوئے کہا۔۔

اوہاں میں نے کبھی پوچھا ہی نہیں۔۔وہ ان سترہ اٹھارہ دنوں میں آگے ہاؤس کے ایک ایک فرد کی جان بن چکی تھی۔۔

یہ وہی جگہ ہے ناجہاں #سر_الیگزینڈر نے #اشفاق_احمد سے پوچھا تھا۔۔

"""کیا تم گاڈ کو مانتے ہو۔۔۔؟؟

اچھا اور اشفاق احمد نے کیا کہا تھا۔۔زیبا بیگم نے کہا۔۔

"""ہاں جی۔۔وہ تو ہے ہی ہمارا۔۔۔

یہ کہا تھا اشفاق احمد نے حرم نے مسکراتے ہوئے بتایا۔۔

پتا ہے مما مجھے لگتا ہے یہ اور اس جیسے کئی جملے وہاں کی فضاؤں میں وہاں کی عمارتوں پر اپنے نشان چھوڑ گئے ہیں۔۔ حرم نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔

میں وہ ایک ایک لفظ محسوس کرنا چاہتی ہوں۔۔ میں وہ ایک ایک جگہ دیکھنا چاہتی ہوں۔۔

وہ ایکسائٹڈ سی بتا رہی تھی۔۔ اور زیبا بیگم اسکے چہرے کی چمک دیکھ رہی تھی۔۔

کچھ پرانی یادیں زیبا بیگم کی آنکھوں کے سامنے ناچنے لگیں۔۔

یاد رکھنا بیٹا۔۔ وہاں پر طلسم بکھرتا ہے۔۔ جو وہاں جاتا ہے وہیں کا ہو کر رہ جاتا ہے۔۔ زیبا بیگم نے ناجانے کیا سوچتے ہوئے کہا۔۔

حرم خود کیا کسی طلسم سے کم ہے۔۔نتاشہ بھابھی نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

جی بالکل۔۔ابھی دو طلسم آپس میں ٹکرانے والے ہیں۔۔دیکھتے ہیں کون زیادہ پاور فل ہے۔۔حمزہ نے مسکراتے ہوئے کہا وہ نا جانے کب وہاں انٹری مار چکا تھا۔۔

آپ ہمیں بھول تو نہیں جائیں گی نا ادھر جا کر۔۔وہ حرم سے پوچھ رہا تھا۔۔

تم بھولنے دو گے اسے تو وہ بھولے گی نا۔۔فرہاد نے وہاں سے گزرتے ہوئے کہا۔۔اس کا رخ آغا جی کے کمرے ک طرف تھا۔۔

اتنی جلدی اپنا آپ کسی کو بھولنے نہیں دیتا۔۔ HD ویسے یہ بات تو بالکل ٹھیک کہی فرہاد نے۔۔ حمزہ نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

حرم بھابھی آئیں آپکے گھر والوں سے بات کرتے ہیں۔۔۔ حور عین اون لائن ہے۔۔اور آپکے مما بھی آپکا پوچھ رہی ہے۔۔ عالیہ نے سیڑھیاں اترتے ہوئے کہا۔۔

اووواؤ-- حرم کسی چھلاوے کی طرح اٹھی اور عالیہ کی طرف بھاگی جو لیپ ٹاپ اون کئے صوفے پر بیٹھ چکی تھی۔۔

حور عین کے نام پر حمزہ کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔ لیکن وہ کچھ بول نا سکا۔۔ میں زرا فرہاد کو دیکھ لوں۔۔ وہ کہتا ہوا آغا جی کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔

جبکہ حرم اور عالیہ دونوں لیپ ٹاپ کے سامنے بیٹھی خوش گپیوں میں مصروف تھیں۔۔ حرم کے گھر والے سبھی جانتے تھے کہ وہ روم جا رہی ہے۔۔ مگر کسی نے بھی زکر نہیں کیا تھا اس سے۔۔ کیونکہ یہ سرپرائز تھا اسکا۔۔

وہ ایک گھنٹہ ان سے باتیں کرتی رہی۔۔اپنی امی سے بات کرت ہوئے وہ خود پر کنٹرول نا کر پائی اور رو دی۔۔ مشکل سے اسے چپ کروایا گیا۔۔انکے پاس سے تو وہ 27 جنوری کو ہی آگ ئی تھی۔۔وہ کیسے حرم کے بنا جی رہی تھی یہ کوئی صابرہ خاتون سے پوچھتا۔۔اپنا سب سے قیمتی خزانہ اس نے فرہاد آغا کے حوالے کر دیا تھا۔۔

آغا جی مجھے دعا دیجی ئے کہ جس کام کیلی ئے میں وہاں جا رہا ہوں اس میں کامیاب ہو جاؤں۔ فرہاد نے آغا جی سے کہا۔۔

ایسا کونسا کام ہے۔۔۔مجھے بھی کچھ پتا چلے۔۔حمزہ نے ٹانگ اڑائی--

تمہیں نہیں بتانا۔۔فرہاد نے جوادیا۔۔

ٹھیک ہے نابتاؤ میں ابھی حرم بھابھی کو جا کر بتاتا ہوں کہ فرہاد نے آپکے موبائل میں ٹریسر لگوایا ہے۔۔حمزہ نے سیدھا دھمکی دی۔۔

دھمکی دے رہے ہو۔۔فرہاد نے پوچھا۔

کچھ ایسا ہی سمجھ لیں۔۔وہ اٹھتے ہوئے بولا۔۔

مرواد ھرہی۔۔بیٹھ جاؤ-- بتاتاہوں۔۔اس نے حمزہ کاہاتھ پکڑ کراسے بٹھایا۔کیونکہ اسکا بھروسہ نہیں تھاجاکرسچ مچ حرم کوبتادیتا۔۔

پھر آدھے گھنٹے میں وہ اسے سب بتاچکاتھا۔۔اور حمزہ حیران رہ گیا۔۔

میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں نواب صاحب۔۔بس کام پوراکرکے لوٹنا۔۔بے شک زیبابیٹی نے آج تک یہ محسوس نہیں ہونے دیاکہ وہ اسے کتنایادکرتی ہے۔۔لکین میں جانتاہوں۔۔وہ اس کیلیۓ کتناتڑپتی ہے۔۔اسے دیکھنے کیلیے۔۔آخر وہ اسکاخون ہے۔۔آغاجی نے کہا۔۔

ہاں جی۔۔تمہیں اب اسے ڈھونڈکرممانی سے ملواناہے۔۔پرامس کرو۔۔ یہ کام پوراکروگے۔۔ حمزہ نے ہاتھ آگے بڑھایا۔اورفرہادنے اسکے ہاتھ ہراپناہاتھ رکھ دیا۔اوران دونوں کے ہاتھ پر آغاجی نے اپناہاتھ رکھا۔۔

اور پھر اگلے دن یعنی 14 فروری کو ان دونوں کو بھیگی پلکوں کے ساتھ ڈھیر ساری دعاؤں کے سائے میں اٹلی روانہ کر دیا گیا۔۔ عالیہ حرم سے گلے لگ کر بہت روئی تھی۔۔ اور اسے حور عین یاد آگ ئی-- اور حرم کو آج پھر لگا تھا کہ اسکی ایک اور رخصتی ہو گ ئی ہے-- سفر کے دوران وہ خاموش تھی۔۔ مشکل سے اپنے آنسو کنٹرول کی ئے تھے اس نے۔۔

ایک اور سرپرائی ز ہے تمہارے لی ئے-- حرم۔۔ جو تمہیں وہاں جا کر دونگا۔۔ فرہاد نے اسکے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا۔۔

حرم نیچے پورے گھر میں گھومتے ہوئے ایک ایک کمرے کا جائی زہ لے چکی تھی البتہ اوپر والے کمرے ابھی باقی تھے۔۔ وہ تھک کر لاؤنج میں رکھے صوفے پر بیٹھ چکی تھی۔۔ ابھی بیگ سے موبائل نکالنے کا سوچ ہی رہی تھی کہ اس سے پہلے ہی موبائل پر بیل ہو گ ئی--

حرم نے دیکھا تو اسکی امی کی کال تھی۔۔اس نے مسکراتے ہوئے کال ریسیو کی اور ان سے باتیں کرنے لگ گئی--- وہ انہیں خوشی سے سب بتا رہی تھی۔۔کہ اتنے میں بخش بابا اپنی بیوی اور بیٹی کو لے کر آگئے تھے۔۔

اسلام علیکم۔۔بی بی جی۔۔انہوں نے آتے ہی سلام کیا۔۔حرم نے بعد کا کہہ کر فون کاٹ دیا۔۔

وعلیکم اسلام۔۔حرم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔بخش بابا کی بیٹی حرم کی عمر ہی کی تھی۔۔ دونوں حرم کو عجیب عجیب نظروں سے دیکھ رہیں تھیں۔۔

معذرت بی بی جی۔۔ہم صفائی ستھرائی کرنے کے بعد گھر چلے گئے تھے۔۔ابھی آنے کا سوچ رہے تھے جی کہ اتنے میں شانو کے ابا لینے آگئے-- معاف کر دیں جی اگر برا لگا ہو تو۔۔وہ ڈرتے ڈرتے بول رہی تھی۔۔

ارے کیا کہہ رہی ہیں آپ۔۔ معافی کیوں مانگ رہی ہیں۔۔اور اس میں برا لگنے والی کیا بات ہے۔۔ شرمندہ مت کریں پلیز۔۔آپ میری امی سے بھی زیادہ عمر کی ہیں۔۔ حرم پیار سے کہہ رہی تھی۔۔

رضیہ آپا۔۔فرہاد خوشی سے کہتا آیا اور بخش بابا کی بیوی کے گلے لگ گیا۔۔

کیسی ہیں آپ۔۔؟؟ وہ پیار سے پوچھ رہا تھا۔۔ لگتا تھا وہ اسے بہت اچھے سے جانتا ہے۔۔

میں ٹھیک ہوں بیٹا۔۔۔ بہت عرصے بعد آئے ہو اس بار۔۔اپنی آپا کی ایک بار بھی یاد نہیں آئی-- وہ شکوہ کر رہیں تھیں۔۔ جبکہ شانو کی نظریں حرم پر جمی تھی۔۔

یہ تو روشنی بی بی جیسی بالکل بھی نہیں لگتی۔۔وہ تو جی بہت بری تھی۔۔غصے والی۔۔ یہ تو بالکل فرہاد بھائی جیسی لگتی ہے۔۔ بہت اچھی۔۔اور معصوم بھی۔۔اللہ دونوں کی جوڑی بھی کتنی اچھی ہے جی۔۔ شکر ہے وہ روشنی بی بی چلی گئیں-- شانو سوچ رہی تھی۔۔

آپاان سے ملیں آپ۔۔ یہ ہے حرم میری سویٹ سی وائی ف۔۔ وہ اب حرم کا تعارف کروا رہا تھا۔۔

مل لی ہوں بیٹا۔۔۔ بہت چنگی کڑی ہے۔۔ بہت پیاری بھی۔۔ آپا نے جواب دیا۔۔

بخش بابا زیبا بیگم کے خاندان کے پرانے ملازم تھے۔۔ البتہ انہیں ملازموں سے اوپر کا درجہ دیا گیا تھا۔۔ جب زیبا بیگم روما پڑھنے کیلی ئے آئی تھی۔۔ تب بخش بابا کی ن ئی ن ئی شادی ہوئی تھی۔۔ اور پھر ان دونوں کو زیبا بیگم کا خیال رکھنے کیلی ئے اسکے ساتھ ہی روما بیجھ دیا گیا۔۔ زیبا بیگم بخش بابا کی بیوی کو آپا کہتی تھیں۔۔ اور انکے دیکھا دیکھی فرہاد اور باقی سب بھی انہیں آپا بلانے لگ گ ئے-- زیبا بیگم تو واپس چلی گ ئیں--- لیکن بخش بابا اور آپا وہی بس گ ئے-- وہ روما کے ہو کر رہ گ ئے تھے۔۔

بہت بھوک لگی ہے کچھ کھانے کو ملے گا۔۔فرہاد نے کہا۔۔

بس کچھ دیر۔۔ابھی بناتی ہوں میں۔۔چل شانو۔۔وہ شانو کو بلاتی کچن میں چلی گ ئیں۔۔

تھک گ ئی ہو۔۔وہ حرم کے سامنے آیا۔۔

جی۔۔تھوڑا سا۔۔حرم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

ٹھیک ہے فریش ہو جاؤ۔۔ پھر کھانا کھا کر سو جانا۔۔مجھے کچھ کام ہے میں ابھی آیا۔۔وہ اسکا گال تھپتھپاتے باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔

حرم چینیج کرنے کے بعد کچن میں آگ ئی--

میں آپ لوگوں کی ہیلپ کر دوں-- حرم نے پوچھا--

ارے بی بی جی آپ-- آپ کچن میں کیوں آئیں-- ہم ہے نا ہم خود کر لیں گے-- آپا نے جواب دیا--

اووہو-- یہ آپ مجھے بی بی جی مت بلائیں--ہادی کو آپ بیٹا بلاتی ہیں تو مجھے بھی بیٹی کہہ لیں یا پھر حرم جو آپکو اچھا لگے-- وہ وہیں پر اسٹول کھینچ کر ایک طرف کو بیٹھ گ ئی-- اور وہ دونوں اسکے اتنے اچھے انداز پر حیران ہوئیں--

تو میں آپکو حرم بھابھی بلالوں-- شانو نے پوچھا--

بلالو۔۔ حرم نے مسکرا کر جواب دیا۔۔

ویسے مجھے کافی بھوک لگی ہے۔۔ حرم نے کہا۔۔

اووآپ یہ کھالیں۔۔ شانو نے فریزر سے ایک سیب نکال کر دیا۔۔ جو بخش بابا کچھ دیر پہلے سارا سامان لائے تھے۔۔

تھینک یو۔۔ حرم نے سیب پکڑتے ہوئے کہا۔۔

آج سے ہم آپکا سارا کام کیا کریں گے۔۔ صبح صبح آجائیں کریں گے اور رات کو جایا کریں گے۔۔ شانو بتا رہی تھی۔۔

جانا کیو ہے آپ لوگوں نے۔۔؟؟ادھر ہی رہیں ہمارے پاس۔۔اتنا بڑا گھر ہے۔۔ویسے بھی میں اتنے بڑے گھر میں کیا کرو نگی۔۔بور ہو جایا کرو نگی۔۔اور ایک بات۔۔مجھے ڈر بھی لگتا ہے۔۔ حرم نے آگے ہوتے ہوئے آہستہ سے کہا تو اسکی بات وہ دونوں ہنس دیں۔۔

بہت اچھی ہو آپ۔۔ بالکل زیبا جیسی۔۔آپا نے کہا۔۔

کیا واقعی۔۔ حرم حیران ہوئی--

جی۔۔انہیں بھی اکیلے گھر میں ڈر لگتا تھا۔۔آپا اب حرم سے ڈر نہیں رہی تھی۔۔وہ اب بہت کچھ بتا رہی تھی۔۔جب تک کھانا بنا حرم ان دونوں سے بہت گھل مل گ ئی تھی۔۔ باہر رات آہستہ آہستہ اتر رہی تھی۔۔

کھانے کی میز پر وہ دونوں اکیلے تھے۔ ۔۔ حرم کو بہت عجیب لگا۔۔اسے ایک دم سب کی یاد آئی تو بے اختیار اسکی آنکھوں میں آنسو آگ ۓ-- فرہاد نے جب دیکھا تو آپا شانو اور بخش بابا کو زبردستی ڈائی نگ ٹیبل پر کھانے کیلی ۓ بلا لیا تاکہ حرم کا دل لگا رہے۔۔

اور پھر ان سے باتیں شروع کر دیں۔۔ حرم کا دھیان کافی حد تک بٹ چکا تھا۔۔

کھانے کے بعد وہ لاف چلے گ ۓ تو حرم اور فرہاد اکیلے رہ گ ۓ تھے۔۔

کیا سوچ رہی ہو حرم۔۔۔ فرہاد کمرے میں آیا تو حرم کو کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوۓ خیالوں میں گم پایا۔۔

کچھ نہیں وہ چونک کر باہر آئی-- میں سوچ رہی تھی کہ اکیلے کیسے رہوں گی۔۔آپ تو اپنے انسیٹیوٹ چلے جایا کریں گے۔۔میں کیا کرونگی۔۔میرا دل نہیں لگے گا ایسے۔۔مجھے لگتا ہے میں نے یہاں آکر غلطی کر دی ہے۔۔ حرم کو سب لوگ یاد آرہے تھے۔۔تو جو اسے محسوس ہو رہا تھا اس نے سب بتا دیا۔۔

نہیں غلطی بالکل بھی نہیں کی۔۔اور کس نے کہا تم سارا دن گھر میں فارغ رہو گی۔۔ڈئی ر مجھ سے بھی زیادہ بزی ہو جاؤ گی تم۔۔

اچھا۔۔وہ کیسے۔۔ حرم نے نا سمجھی کہ عالم میں پوچھا۔۔

یہ تمہارا دوسرا سرپرائی ز۔۔وہ چلتا ہوا اسکے پاس آیا اور فائی ل اسے تھمائی--

حرم نے حیران ہوتے ہوئے فائل پکڑی۔۔

کھولو اسے۔۔ فرہاد نے کہا۔۔

اور جیسے ہی حرم نے فائل کھول کر اندر موجود ڈاکومنٹس کو دیکھا تو حیرت سے اسکی آنکھیں مزید بڑی ہوگئیں۔۔ وہ گنگ سی ان فارمز کو دیکھ رہی تھی۔۔

یہ۔۔ میرے۔۔ اس سے بولا بھی نہیں گیا۔۔

وہ ایڈمیشن فارمز تھے۔۔ حرم کا ایڈمیشن ہوچکا تھا۔۔ روم یونی میں۔۔

جی یہ آپکے ہیں۔۔ فرہاد نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

واؤؤؤؤ-- وہ خوشی سے اچھلنے لگی۔۔آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔وہ پوچھ رہی تھی۔۔اسکا خواب تھا بہت سارا پڑھنے کا۔۔اسے پاکستان میں بھی کسی یونی جانے کا موقع نہیں ملا۔۔اور کہاں کہ روم یونی میں۔۔وہ شاکڈ نا ہوتی تو کیا کرتی۔۔

سرپرائز تھا نا۔۔فرہاد نے کہا۔۔

اتنا اچھا سرپرائز۔۔ یہ تو روما آنے سے بھی بڑا سرپرائز ہے۔۔واؤؤ-- وہ ابھی بے یقینی کے عالم میں تھی۔۔

مجھے سمجھ نہیں آرہا آپکو کیسے تھینک یو بولوں۔۔ حرم نے کہا۔۔

بہت سمپل ہے۔۔ویسے میں نے دو سرپرائز دیے ہیں تمہیں۔۔مجھے کیا ملے گا بدلے میں۔۔؟؟

وہ پوچھ رہا تھا۔۔

کیا چاہیئے آپکو۔۔ حرم نے نظریں فارمز پر جماتے ہوئے ہی پوچھا۔۔

جو مانگوں وہ ملے گیا کیا۔۔ فرہاد نے اسکے خوشی سے چمکتے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

جی جی مانگیں۔۔۔آج تو حرم آپکو اپنی جان بھی دے دے گی۔۔ وہ اپنی دھن میں بول رہی تھی۔۔

سوچ لو۔۔ لہجہ گھمبیر تھا۔۔ حرم ایک دم چونکی۔۔اور فرہاد کو دیکھتے ہوئے فائل ایک طرف رکھ دی۔۔

جی۔۔بولیں۔۔وہ اب سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی۔۔

۔۔۔فرمائش بتادی گ ئی-- دونوں ہاتھ سینے پر باندھے وہ اسے ہی Hug ایک اسٹرانگ سی دیکھنے میں مگن تھا۔۔

کیا۔۔وہ حیران ہوئی--

جی بالکل۔۔اتنی کاسٹلی تو کچھ نہیں مانگا میں نے۔۔

یہ کیا بات ہوئی-- وہ منہ پھلائے پ وچھ رہی تھی۔۔

بسس یہی بات ہے۔۔

کچھ اور مانگ لیں۔۔ حرم نے بے چارگی سے کہا۔۔ ویسے بھی وہ اس سے فاصلہ رکھتی تھی۔۔ جب کبھی وہ اس کے قریب ہوتا تو وہ پزل ہو جاتی تھی۔۔ اور کہاں خود اسکے قریب جانا۔۔ حرم کی تو سوچ کر ہی جان ہوا ہونے لگی۔۔

نہیں بالکل بھی نہیں۔۔ وہ بضد تھا۔۔ اگر تمہیں منظور ہے تو ٹھیک ہے ورنہ رہنے دو۔۔۔

ویسے مجھے لگا تھا کہ تم اپنے ہادی کیلیے اتنا تو کر ہی سکتی ہو نا۔۔؟؟ ہم بیسٹ فرینڈز ہیں نا۔۔ لیکن اگر دل نہیں مانتا تو اٹس اوکے۔۔ وہ اسکے قریب آتے کہتا ہوا پھر دور چلا گیا۔۔

اچھا رکیں۔۔ حرم نے اسے جاتے دیکھا تو پکارا۔۔ اور وہ رک گیا۔۔

یہ چیٹنگ کر رہے ہیں آپ۔۔ حرم نے منہ پھلاتے ہوئے کہا۔۔

میں نے فورس تو نہیں کیا نا۔۔ وہ گویا ہوا۔۔

یہ فرسٹ اور لاسٹ ٹائم ہے اوکے۔۔۔ پھر کبھی بھی نہیں۔۔ حرم نے انگلی اٹھا کر جیسے وارن کیا۔۔

اوکے۔۔ فرہاد کو اسکے انداز پر ہنسی آئی۔۔

پھر وہ کنفیوز کنفیوز سی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اسکی طرف بڑھی۔۔ وہ جینز کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالے۔۔ مسکراہٹ دبائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ کمرے میں دھیمی روشنی پھیلی تھی۔۔

حرم نے آنکھیں بند کی اور آہستگی سے اسکے سینے سے لگ گ ئی-- ہاتھ پاؤں البتہ کانپ رہے تھے۔۔ ویسے بھی وہ اسکا شوہر تھا کوئی غیر نہیں۔۔اتنی رعایت تو اسکو تھی نا۔۔۔

افففف۔۔ فرہاد کے لبوں سے نکلا اور اس نے اپنے ہاتھ پاکٹس سے نکال کر اسکے گرد پھیلا دیے۔۔ جہاں کلون کی تیز مہک حرم کے نتھنوں سے ٹکرائی تھی وہیں اسکے بالوں کی خوشبو فرہاد کے اندر تک اتر گ ئی تھی۔۔ سکون اسکی روح تک گیا تھا۔۔اور وہ سرشار ہو گیا۔۔۔ یہی تو چاہتا تھا وہ۔۔ کہ حرم اسکے اتنے قریب رہے اتنے قریب کہ باقی کوئی اسے ڈھونڈ نا پائے--

وہ پزل ہو رہی تھی۔۔ جہاں اسے ٹھنڈ لگ رہی تھی۔۔ وہیں فرہاد کی گرم بازؤں میں سکون سا آگیا تھا۔۔ لیکن اسکے دل کی تیز دھڑکن حرم کو اور بوکھلا رہی تھی۔۔

ویسے Hug دس منٹ کی ہے۔۔ وہ بولا۔۔

واٹ۔۔۔؟؟وہ ایک جھٹکے سے الگ ہوئی--

کیوں کیا ہوا۔۔ ہگ میری مرضی کی ہے تو ٹائم ڈیوریشن بھی میری مرضی کا ہو گا نا۔۔ فرہاد نے سنجیدگی سے کہا۔۔

بہت بڑے چیٹر ہیں آپ۔۔ حرم نے غصے سے کہا۔۔

اوں ہوں ں ں ں۔۔ چیٹر مت بلاؤ مجھے۔۔ فرہاد نے بازو سے پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا۔۔ وہ ایک بار پھر اس سے آ لگی۔۔

نہیں تو کیا۔۔ آپ ہیں چیٹر۔۔ حرم نے بازو چھڑواتے ہوئے غصے سے کہا۔۔

اگر مجھے کوئی چیٹر بولے تو میرا دل مزید چیٹنگ کرنے کو کرتا ہے۔۔وہ شرارت سے کہہ رہا تھا۔۔

اللہ پوچھے آپکو۔۔ حرم کی آواز بھرا گئی-- وہ کیسے بتاتی کہ فرہاد کی قربت اس سے برداشت نہیں ہوتی تھی۔۔

سوری۔۔فرہاد نے اسے ایک دم الگ کیا۔۔میں مزاق کرتا ہوں یار۔۔سیریس مت ہوا کرو۔۔ صرف تمہیں خوش دیکھنے کیلیۓ ایسا کرتا ہوں۔۔ تمہیں جان بوجھ کر تنگ کرتا ہوں۔۔وہ اسکی بھرائی آواز پر پریشان ہو گیا تھا۔۔مبادہ کہیں وہ سچ میں رونے نا لگ جائے-- وہ حرم سے کافی دور ہو گیا۔۔

ہاں تو میں بھی مزاق کر رہی تھی۔۔میں کونسا سیریس ہوں۔۔حرم نے جھکی ہوئی گردن اٹھا کر ہنستے ہوئے کہاااور اس سے پہلے فرہاد کچھ سمجھ پاتا وہ چھپاک سے کمرے سے نکل گئی--

بہت تیز ہو گئی ہو۔۔ فرہاد نے ہنستے ہوئے کہا۔۔ لیکن تب تک وہ جا چکی تھی۔۔

وہ چلتا ہوا اس کھڑکی میں آیا جہاں کچھ دیر پہلے وہ کھڑی تھی۔۔ کمرے میں جیسمین کی خوشبو پھیلی تھی۔۔ جو حرم کی تھی۔۔ وہ یہ خوشبو استعمال کرتی تھی۔۔

ایسی کونسی بات ہے حرم جو تمہیں میرے قریب نہیں آنے دیتی۔۔ وہ کونسی ان دیکھی دیوار ہے جو تمہیں مجھ سے دور رکھتی ہے۔۔ وہ کونسی زات ہے جو ہمارے درمیان ہے لیکن مجھے نظر نہیں آتی۔۔ میں جتنا قریب ہونے کی کوشش کرتا ہوں۔۔ تم اتنا ہی دور ہو جاتی ہو مجھ سے۔۔ وہ سنجیدگی سے سوچ رہا تھا۔۔ کیونکہ وہ جان چکا تھا۔۔ تھوڑی دیر پہلے اسکے قریب آنے پر حرم رونے والی ہو گئی تھی۔۔ وہ سوچ رہا تھا لیکن جواب نہیں مل سکا۔۔

اگلا پورا دن وہ بزی رہی تھی۔۔ فرہاد ناشتے کے بعد کسی ضروری کام سے چلا گیا تھا۔۔ حرم نے آپا اور شانو کے ساتھ مل کر پورے گھر کی سیٹنگ کی تھی۔۔اس نے ہر چیز کو اپنے حساب سے سیٹ کیا تھا۔۔

۔۔۔وہ بار بار Snow falling ایک چیز جس کا وہ بے صبری سے انتظار کر رہی تھی وہ تھی کھڑکی سے باہر جھانکتی کہ سنو فالنگ شروع ہوئی کہ نہیں۔۔

اس نے کبھی سنو فالنگ دیکھی جو نہیں تھی۔۔ بہت شوق تھا اسے دیکھنے کا۔۔ویسے تو ہر جگہ برف ہی برف نظر آ رہی تھی لیکن جس ٹائم سے وہ آئی تھی۔۔ایک بار بھی روما میں سنو فالنگ نہیں ہوئی-- اور یہی بات اسے غصہ دلا رہی تھی۔۔

آپ یہ سنو فالنگ کیو نہیں ہو رہی۔۔ میں کل سے ویٹ کر رہی ہوں۔۔ حرم نے منہ پھلاتے کچن میں لنچ بناتی آپا سے کہا۔۔اور وہ اسکے پھولے ہوئے منہ کو دیکھ کر ہنس پڑی۔۔

آپ ہنس کیوں رہی ہیں۔۔ حرم مزید روہانسی ہوئی--

پلیز سنو فالنگ آجاؤ نا۔۔ دیکھو حرم تمہیں بلا رہی ہے۔۔ میں تمہیں اپنے ہاتھوں پر گرتا ہوا محسوس کرنا چاہتی ہوں۔۔ پلیز کم پلیز۔۔

وہ کچن کی ونڈو سے باہر کی جانب آسمان کی طرف منہ کر کے سنو فالنگ سے آنے کی ریکویسٹ کر رہی تھی۔۔

وہ کسی کے بلانے پر تھوڑی نا آتی ہے۔۔ اپنی مرضی سے آتی ہے۔۔ اور جتنا تم اب اسکا انتظار کر رہی ہو نا بہت جلد اکتا بھی جاؤ گی اس سے۔۔۔ آپا بتا رہی تھی۔۔

ایک بار آ تو جائے-- بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی-- حرم نے کہا۔۔

ویسے تمہیں دیکھ زیبا کی یاد آ رہی ہے مجھے۔۔وہ بھی تمہارے جیسی تھی۔۔ایسی ہی باتیں کرتی تھی۔۔آپا بتا رہی تھی۔۔

اوو مما۔۔ شی از سو بیوٹیفل۔۔انہیں آنکھیں دیکھیں آپ نے۔۔بلیو آئی زہیں مما کی۔۔اور عالیہ نے ان سے ہی لی ہیں اپنی آنکھیں۔۔ حرم پر جوش سی بتا رہی تھی۔۔

حرم بھابھی باہر چلیں۔۔گھومنے۔۔میں آپکو ایریا کا چکر لگواتی ہوں۔۔شانو نے کچن میں آ کر کہا۔۔

ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔حرم ایک دم اٹھ کھڑی ہوئی--

شانو۔۔فرہاد بیٹے کو برا لگے گا۔۔آپا نے شانو کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔۔

ارے اماں نہیں لگتا برا۔۔میں کر لوں گی فرہاد بھائی سے بات۔۔شانو نے لاپرواہی سے جواب دیا۔۔

اور ہاں ہادی کونسا گھر پر ہیں۔۔ویٹ میں اپنا کوٹ لے لوں۔۔۔اگر ٹھنڈ لگ گئی نا مجھے تو پھر ڈانٹ ضرور پڑ جائے گی-- حرم کہتے ہوئے کمرے کی طرف بھاگی۔۔

ابھی وہ دونوں گیٹ سے باہر نکلی ہی تھیں کہ فرہاد کی گاڑی آ کر رکی۔۔

کہاں جا رہی ہو دونوں۔۔۔وہ گاڑی سے باہر نکلتے ہوئے انکے پاس آ کر بولا۔۔

وہ میں حرم بھابھی کو بستی کی سیر کروانے جارہی ہوں۔۔ کیونکہ وہاں فاصلے پر کچھ کچھ ہی گھر بنے ہوئے تھے اس لیئے شانو اس ایریے کو بستی کہہ رہی تھی۔۔

ہاں۔۔ میں نے سوچا میں اسنو فالنگ بھی دیکھ لوں گی۔۔ کب سے ہو ہی نہیں رہی ہے۔۔ میں باہر آئی ہوں تو شاید اب ہو جائے-- یسے ناشانو۔۔ حرم نے اس سے پوچھا۔۔

اچھاااا۔۔۔ تمہیں دیکھ کر اسنو فالنگ کیو ہو گی۔۔ فرہاد نے مسکراہٹ دباتے ہوئے پ وچھا۔۔

وہ میری فرینڈ ہے نا اس لیئے-- ایک فرینڈ دوسری فرینڈ کے بلانے پر آجاتی ہے نا۔۔ تو اس لیئے اب وہ آجائے گی--

ہاہاہاہا۔۔ سو سویٹ۔۔ فرہاد ہنسا۔۔ تمہاری فرینڈ ہے بھی بہت ظالم بچ کر رہنا۔۔ لیکن ابھی تم لوگ باہر نہیں جاسکتے۔۔ فرہاد نے کہا۔۔

لیکن کیوں۔۔ حرم حیران ہوئی--

کیونکہ ہم شاپنگ پر جا رہے ہیں۔۔ کل یونی میں پہلا دن ہے۔۔اور یہاں موسم کی مناسبت سے کپڑے بھی نہیں ہیں تمہارے پاس۔۔ تو ابھی جانا ہے اور شام سے پہلے واپس آ جائیں گے--

فرہاد نے بتایا۔

جی حرم بھابھی ابھی چلے جائیں آپ لوگ۔۔ شام تک تو برف باری شروع ہو جائے گی--

پھر مشکل ہو گا۔۔ شانو نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ٹھیک ہے۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔

لیکن اس سے پہلے لنچ کر لیں آپ لوگ۔۔ شانو نے کہا۔۔

نہیں ہم باہر سے کھالیں گے۔۔ چلو حرم جلدی کرو دیر ہو رہی ہے۔۔وہ گاڑی کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔۔

اور حرم اسکے پیچھے چل دی۔۔ جبکہ شانو واپس گھر کی طرف مڑ گئی۔۔

حرم کو اپنی پسند کے ڈریسز بہت مشکل سے ملے تھے۔۔ وہ روما گھوم رہی تھی۔۔ سب کچھ خوب نما لگ رہا تھا۔۔ سب اچھا لگ رہا تھا اسے۔۔ ہر چیز برف سے ڈھکی ہوئی تھی۔۔ لوگ موٹے موٹے کوٹ پہنے خود کو چھپائے پھر رہے تھے۔۔ ایک وہ تھی جو بہت ایکسائٹڈ تھی۔۔ وہ ہر چیز کو اپنے ہاتھوں سے چھو کر دیکھ رہی تھی۔۔ انکا لمس اپنے اندر اتار رہی تھی۔۔ اور فرہاد اسے دیکھ رہا تھا۔۔ اسکے پاگل پن پر وہ مسکرا رہا تھا۔۔

ایک پل کیلی ئے بھی مسکراہٹ اسکی آنکھوں اور ہونٹوں سے دور نہیں ہوئی تھی۔۔ یہی چمک تو وہ دیکھنا چاہتا تھا۔۔

سے 3 گھنٹے شاپنگ کرنے کے بعد فرہاد اسے وہاں کے مشہور اٹالین ریسٹورینٹ میں لے آیا2 تھا۔۔

یہاں پر اٹالین کھانے ملتے ہونگے۔۔ میں انہیں کیسے کھاؤں گی-- حرم نے پوچھا۔۔

چلو پھر کسی اور میں چلتے ہیں۔۔ ایک ایسا ریسٹورینٹ ہے جہاں تمہاری پسند کے کھانے مل جائیں گے-- ویسے اب تم یہاں رہنے آئی ہو تو یہاں کے کھانے بھی کھاؤ--- فرہاد نے کہا۔۔

یہاں آئی ضرور ہوں اسکا مطلب یہ تو نہیں کہ میں اپنی چوائس بدل دوں۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔

چوائس بدل ہی جاتی ہے ایک نا ایک دن۔۔

لیکن حرم نور کی نہیں بدل سکتی۔۔ میں نئی چیزیں ایڈ ضرور کرتی ہوں۔۔ لیکن پرانی نہیں چھوڑتی۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اب وہ اسے دوسرے ریسٹورینٹ لایا تھا۔۔ ماحول سے کھانے کی خوشبو سے ہی پتا چل رہا تھا کہ یہاں دیسی کھانے بنتے ہیں۔۔

فرہاد اسے لے کر ایک کونے والی ٹیبل پر آ گیا تھا۔۔ بیٹھنے کے بعد اس نے ویٹر کو اشارہ کیا۔۔

حرم کی نظریں ماحول کا جائی زہ لے رہیں تھیں۔۔اور وہاں کوئی اور بھی تھا۔۔ جسکی نظریں حرم پر پڑیں اور پھر پلٹنا بھول گ ئیں--

وہ وہی تھی۔۔ سب کچھ وہی تھا۔۔وہی چہرہ۔۔وہی مسکراہٹ۔۔وہی حجاب۔۔۔وہ تین سال پہلے والی۔۔ہو بہو وہی۔۔ایک چیز میں فرق تھا۔۔وہ تھا آنکھوں کا رنگ۔۔۔جو گہری سبز آنکھوں کی بجائے-- اب شہد رنگ تھا۔۔

وہی ڈریسنگ۔۔جس میں خود کو پورا کور کیا ہوا تھا۔۔تو وہ لوٹ آئی تھی۔۔۔

ویٹر آڈر بک کرنے آیا تھا۔۔فرہاد نے مینیو کارڈ کو حرم کی بڑھا دیا۔۔

حرم نے جیسے ہی کارڈ کھولا اندر سے ایک چھوٹا سا کارڈ پھسل کر اسکی گود میں جا گرا۔۔

""تمہیں یہاں کی بریانی بہت پسند تھی۔۔ ہے نا#ایش۔۔ کیا آج بھی اتنی ہی پسند ہے۔۔؟؟

وہ لائی نوں پر لکھا گیا تھا۔۔ حرم نے حیرت سے ویٹر کو دیکھا لیکن وہ وہاں سے تب تک جا چکا تھا۔۔ اور اسکی جگہ دوسرا ویٹر آتا دکھائی دیا۔۔

یہ دوسری بار ہوا تھا۔۔ پہلی بار اسے لگا غلطی سے کسی نے کارڈ اور پھول بیجھ دیے تھے۔۔ لیکن دوبارہ وہی غلطی کون کرے گا۔۔ مخاطب تو ابھی بھی ایش ہی تھی۔۔ مگر وہ تو ایش نہیں تھی۔۔

کیا ہوا حرم۔۔ فرہاد نے اسے خاموش دیکھا تو پوچھا۔۔

یہ کارڈ۔۔اس نے کارڈ فرہاد کی طرف بڑھا دیا۔۔

غلطی سے آگیا ہو گا۔۔فرہاد نے کارڈ کو ایک طرف رکھتے ہوئے کہا۔۔

ہمم تو بتاؤ پھر کیا کھانا ہے۔۔؟؟

بریانی۔۔وہ بے اختیار بولی تھی۔۔اور پھر کھانے کے دوران بھی اسکا ذہن اٹکا رہا۔۔شاید غلطی سے آگیا ہو۔۔شاید یہاں کوئی ایش ہو۔۔اس نے سر جھٹکتے ہوئے خیالوں کو ذہن سے نکالا۔۔

وہ شام کے وقت گھر پہنچے تھے۔۔آپا اور شانو انکا ہی انتظار کر رہی تھیں۔۔

سوری آپا تھوڑا لیٹ ہو گئے-- حرم نے شاپنگ بیگز ایک سائیڈ پر رکھتے ہوئے کہا-- میں جیسے ڈریسز ڈھونڈ رہی تھی وہ بہت مشکل سے ملے ہیں--

کوئی بات نہیں-- دیر سویر تو ہو ہی جاتی ہے-- آپا نے کہا--

آپکی شاپنگ دیکھ لوں-- شانو نے پوچھا--

ہاں جی دیکھ لو-- حرم نے جواب دیا--

اور یہ آپ لوگوں کیلیے-- فرہاد نے تین بیگ آپا کی طرف بڑھائے--

ارے بیٹا اسکی کیا ضرورت تھی۔۔ بخش بابا نے کہا۔۔

رکھ لیں آپا۔۔ حرم نے خریدے ہیں۔۔ آپ لوگوں کیلی ۓ-- فرہاد نے کہا۔۔اور پھر آپا نے بیگز پکڑ لی ۓ--

اچھا اتو ہم چلتے ہیں۔۔ شام ہو چکی ہے۔۔ آپا نے اٹھتے ہوۓ کہا۔۔

سب کچھ بنا کر فریزر میں رکھ دیا ہے۔۔ باقی حرم بیٹی کو میں نے ہر چیز کا بتا دیا تھا۔۔ کوئ مس ئ لہ ہو تو مجھ سے فون پر پوچھ لینا۔۔

کوئ بات نہیں۔۔ آپ لوگ بے فکر ہو کر جائیں-- فرہاد نے ہنستے ہوۓ کہا۔۔

ان لوگوں کے جانے کے بعد حرم کچن میں چائے بنانے آئی تھی۔۔ صبح سے اب تک اسے گھر والوں کو کتنے فون آچکے تھے مگر کسی سے بھی ٹھیک سے بات نہیں ہوئی تھی۔۔اس سوچتے ہوئے چائے کے لیے پانی ڈال کر پتیلی برنر پر رکھی۔۔

صبح میں یونیورسٹی جاؤں گی وہ بھی روم میں۔۔اسے سوچ کر ہی خوشی ہو رہی تھی۔۔اچانک اسکی نظر اپنے ہاتھوں پر پڑی۔۔جن پر مہندی لگی ہوئی تھی۔۔اور چوڑیاں بھی پہنی ہوئیں تھیں۔۔ یہ سب دادو نے پہنایا تھا اسے۔۔اور سختی سے کہا تھا کہ سہاگ کی نشانی ہے اتار نا مت۔۔

میں یہ پہن کر یونی جاؤں گی۔۔ ؟؟اتار دیتی ہوں کونسا دادو یہاں پر ہیں۔۔اور مما نے بھی کہا تھا کہ اگر دل نا مانے تو اتار دینا۔۔

اس نے چوڑیاں اتار کر سائیڈ پہ رکھیں اور پھر کچن میں بنے سنک پر کھڑے ہو کر مہندی اتارنے لگ گئی۔۔ کافی کوشش کے بعد مہندی کا رنگ کافی حد تک ہلکا ہو چکا تھا۔۔

اچانک اسکی نظر ونڈو سے باہر لان میں پڑی۔۔اور پھر ساکت رہ گئیں--- وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے باہر کا نظارہ دیکھ رہی تھی۔۔

باہر اسنو فلنگ ہو رہی تھی۔۔ جس کا وہ کل سے انتظار کر رہی تھی۔۔وہ چیخ مار کا باہر کی طرف بھاگی۔۔

دروازے سے باہر آنے کے بعد وہ رک چکی تھی۔۔۔ شام کی ہلکی ہلکی روشنی میں اسنو فالنگ کا منظر اسے ششدر کر گیا تھا۔۔اس نے دھیرے سے اپنا ایک پاؤں لان میں رکھا۔۔جہاں برف پڑھ رہی تھی۔۔اور پھر دایاں ہاتھ بھ باہر نکالا۔۔

کچھ روئی کے گ الے اسکی ہتھیلی پر آکر گرے تھے۔۔ حرم نے انہیں محسوس کیا تھا۔۔وہ واقعی ہی اسنو تھی۔۔

اسنے ایک اور خوشی سے چیخ ماری اور لان میں دوڑ گ ئی۔۔ اب وہ چاروں طرف گھوم رہی تھی۔۔ اسنو کو اپنے اوپر گرتا محسوس کر رہی تھی۔۔ سب خواب نما تھا۔۔۔اینیمیٹڈ مو ویز جیسا۔۔

حرم کی خوشی کی انتہا نہیں تھی۔۔وہ جیسے سب کچھ بھول گ ئی تھی۔۔

" میں تمہیں روما میں ویلکم کرتی ہوں ڈئی را سنو۔۔۔ تم تو ہر سال آتی ہو۔۔ مگر میں تو اس سال ہی آئی ہوں۔۔اس لی ئے ابھی ویلکم کر رہی ہوں۔۔ "

وہ خوشی سے چلا رہی تھی۔۔

حرم۔۔کہاں ہو تم۔۔اسکا موبائل کب سے بج رہا تھا۔۔فرہاد موبائل ہاتھ میں لے کر اسے ڈھنڈتا ہوا کچن تک آیا تھا۔۔اور پھر اسے وہاں ناپا کر حیران رہ گیا۔۔چولہے پر رکھی ہوئی پ تیلی سے دھوئیں نکل رہے تھے۔۔اس نے آگے بڑھ کر چولہا بند کیا۔۔

کہاں چلی گ ئی یہ پ اگل لڑکی۔۔

حورعین بار بار کال کر رہی تھی۔۔بالآخر اس نے فون اٹھالیا۔۔وہ اس سے باتیں کر رہا تھا کہ اچانک اسکی نظر کچن کی ونڈو سے باہر اچھلتی کودتی حرم پر پڑی۔۔وہ حیران رہ گیا۔۔

حرم اب اسنو سے اسنو میں بنا رہی تھی۔۔اور فرہاد نے باہر آکر حورعین کو ویڈیو کال کا کہا۔۔اور اسے حرم کی حرکتیں اون لائ ن دکھا رہا تھا۔۔

حرم کو فرہاد کے آنے کا احساس ہی نہیں ہوا وہ اپنے کام میں مگن تھی۔۔

حرم۔۔اس نے پکارا تو حرم نے چونک کر دیکھا۔۔

ہادی دیکھیں۔۔میری فرینڈ آگ ئی-- یہ دیکھیں سب کتنا اچھا لگ رہا ہے نا۔۔اور ادھر آپ وہاں کیوں کھڑے ہیں۔۔میری ہیلپ کریں اسنو مین بنانے میں۔۔وہ اپنی دھن میں بول رہی تھی۔۔

پہلے حور عین سے بات کر لو۔۔سب اون لائی ن تمہاری حرکتیں دیکھ رہے ہیں۔۔فرہاد نے ہنستے ہوئے موبائل کی طرف اشارہ کیا۔۔

واؤ-- حورعین کی کال ہے مجھے دیں جلدی سے۔۔ میں انہیں بھی دکھاتی ہوں۔۔ حرم نے اسنو مین کو چھوڑ کر فٹافٹ موبائل پکڑا۔۔

اور پھر وہ گھنٹاان سے باتیں کرنے میں لگی رہی۔۔ باہر سے انہیں گھر دکھایا۔۔اسنو فالنگ ہوتے دکھا رہی تھی۔۔ وہ بہت خوش تھی۔۔ وہ سب بھی خوشی سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔

اور فرہاد پچھلے ایک گھنٹے سے اپنی پاگل حرم کے پاگل پن کو دیکھ رہا تھا۔۔

صابرہ خاتون نے اپنی بیٹی کو اتنا خوش دیکھا تو سکون انکے اندر تک اتر گیا۔۔

رات ہو چکی تھی۔۔اب وہ لاؤنج پر رکھے صوفے پر کمبل اوڑھے گھر کے پچھلی جانب کھلنے والی کھڑکی کے شیشے سے ابھی بھی اسنو فالنگ ہوتا دیکھ رہی تھی۔۔

رات کے وقت سفید دودھیا بلب کی روشنی میں وہ منظر اور بھی طلسماتی لگ رہا تھا۔۔

فرہاد چائے بنا کر لایا تھا جبکہ اسے تو فرصت کہ نہیں تھی۔۔

بس کر جاؤ حرم۔۔۔اسنو فالنگ روز ہی ہو گی۔۔تم روز دیکھ لیا کرنا۔۔اگر آج ہی ساری دیکھو گی تو کل کیا کرو گی۔۔فرہاد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

کل بھی دیکھوں گی نا۔۔اور جو میرا اسومین رہ گیا ہے اسے بھی پورا کرو نگی۔۔جواب حاضر تھا۔۔

فرہاد نے چائے ٹے بل پر رکھی اور پاس ہی صوفے پر بیٹھ گیا۔۔

بات سنو میری۔۔اس نے حرم کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔۔اور حرم نے حیرانی سے اسے دیکھا۔۔

"کل سے تم یونیورسٹی جا رہی ہو۔۔جہاں تم پہلے کبھی بھی نہیں گ ئی۔۔ پ اکستان نہیں ہے یہ۔۔ یہاں کا کلچر اور لوگ پاکستان سے بہت الگ ہیں۔۔وہ بتا رہا تھا۔۔

ہر طرح کے لوگ ملیں گے تمہیں۔۔ عجیب بھی اور عجیب تر بھی۔۔اچھے اور برے دونوں طرح کے۔۔ یونیورسٹی کے اندر میں تمہارے ساتھ نہیں ہونگا۔۔

تمہارے کلاس فیلوز کیسے ہیں میں یہ نہیں جانتا۔۔ جتنی تم سمجھدار ہو اس سے زیادہ تم معصوم اور نادان ہو۔۔

تم یہاں پر ڈر کر نہیں رہ سکتی۔۔اپنا کونفیڈینس لوز نہیں کرنا۔۔کوئی کی سا ہے کیسا نہیں۔۔اس بات سے تمہیں مطلب نہیں ہونا چاہی ئے-- وہ اسے سمجھا رہا تھا اور وہ سمجھ رہی تھی۔۔

تمہیں اسٹرونگ بن کر رہنا ہے۔۔ یہاں کے لوگوں سے قدم سے قدم ملا کر چلنا ہو گا۔۔

رائٹ۔۔

وہ اسے اور کچھ بھی سمجھا رہا تھا۔۔گائیڈ کر رہا تھا اسے۔۔

اور ہواؤں کو اب پتا چلا تھا حرم نے اسے ہادی کیوں بلایا تھا۔۔

ہادی یعنی #ہدایت دینے والا۔۔ یعنی #راہنمائی کرنے ولا۔۔ یعنی کہ #راہنما۔۔#

اور راہنماؤں کی دنیا میں ایک انسان نے اپنا راہنما پا لیا تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلی صبح وہ بالکل تیار تھی۔۔آئی نے میں خود پر آخری نظر ڈالی تھی۔۔سب کچھ ٹھیک تھا۔۔ حجاب سے ڈھکا ہوا سر۔۔بلیک جینز پر براؤن کلر کی ٹخنوں سے زرا اوپر تک فراک کی طرح گول آتی شرٹ۔۔اس پر بلیک کلر کا اوو کوٹ پہنے وہ بالکل کورڈ تھی۔۔

وہ نیچے آئی-- آپا کو سلام کیا اور باہر کی طرف بڑھ گ ئی--

فرہاد جو اسکا انتظار کر رہا تھا سر سے پاؤں تک اسے دیکھا۔۔

اب اسے سمجھ آیا تھا وہ ایسے گاؤن جیسے کپڑے کیوں ڈھونڈ رہی تھی۔۔ وہ ایسے ہی لگ رہی تھی جیسے عبایا پہنا ہو۔۔

چلیں۔۔ حرم نے اس سے کہا۔۔

ایک منٹ۔۔۔ وہ ادر کی طرف بڑھ گیا۔۔ کچھ دیر بعد آیا تو اسکے ہاتھ میں جوتے والا ایک ڈبا تھا اسکے اندر سے اس نے شوز نکالے تھے۔۔ جو دو انچ کی ایڑھی کے ساتھ موجود تھے۔۔

یہ پہن لو۔۔ اور وہ اتار دو۔۔ اس نے حرم کے سلیپر شوز کی طرف اشارہ کیا۔۔ اور حرم شوز چینج کر لی ئے-- جانے اس نے وہ کب خریدے تھے۔۔

سارا سفر خاموشی سے کٹا تھا۔۔ تقریباً آدھے گھنٹے کے سفر کے بعد وہ یونیورسٹی کے گیٹ کے سامنے تھے۔۔ حرم بہت کنفیوز ہو رہی تھی۔۔

یہ آگئی تمہاری یونیورسٹی۔۔ جاؤ اب۔۔ فرہاد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

..وہ گاڑی سے اتری

#All_The_Best

فرہاد نے کہا۔۔

تھینک یو۔۔ حرم کے دل کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی۔۔

مووی۔۔۔ زی نے کہا۔۔

نہیں میچ۔۔۔ڈیرک نے جواب دیا۔۔

ہم مووی دیکھنے جارہے ہیں۔۔زی نے غصے سے اعلان کیا۔۔

جی نہیں۔۔فٹ بال میچ کی پریکٹس کرنی ہے۔۔ ریم تم بتاؤ-- میچ ضروری ہے یا مووی۔۔؟؟
ڈیرک نے آرام سے بیٹھے ریم کی طرف دیکھا جوان دونوں کی لڑائی دیکھ رہا تھا۔۔

ایک ہجوم تھا جو یونی کے مین گیٹ کے سامنے کچھ فاصلے پر لگا تھا۔۔جس میں زی کے گروپ کے سبھی میمبرز تھے۔۔باقی انکی فٹ بال ٹیم کے کھلاڑی تھے۔۔جھگڑا اس بات پر تھا کہ آج یونی کے بعد وہ لوگ مووی دیکھنے جائیں گے-- زی کے مطابق۔۔جبکہ ڈیرک کہہ رہا تھا کہ نہیں میچ کی پریکٹس کرنی ہے۔۔

جھگڑا بڑھتا ہی جا رہا تھا۔۔آخر جمی ریم کے پاس گیا۔۔

پلیز ریم کچھ کرو۔۔جمی نے کہا۔۔

اوکے۔۔سٹاپ۔۔چپ کر جاؤ دونوں۔۔ریم اٹھتے ہوئے انکے پاس آیا۔۔

ٹاس کرتے ہیں۔۔۔ریم نے کہا۔۔

اوکے ڈن۔۔۔زی نے کہا۔۔

کوئی ان ہے کسی کے پاس۔۔ریم نے پوچھا۔۔

ہاں یہ لو۔۔۔جمی نے کوئن آگے کیا۔۔

تو ٹاس یہ ہے جو سب سے پہلا سٹوڈنٹ گیٹ سے اندر آیا گا اس سے پوچھا جائے گا۔۔

لیٹس گو۔۔ریم نے گیٹ کی طرف دھوڑ لگائی--

کوئن کو وہ ہوا میں اچھالنے کے بعد مٹھی میں بند کر چکا تھا۔۔

اوکے ویٹ۔۔دیکھتے ہیں کون آتا ہے۔۔ریم کی نظریں گیٹ پر جمی تھی۔۔

اور پیچھے ایک بار پھر ڈیرک اور زی کی بحث شروع ہو چکی تھی۔۔شور اتنا زیادہ ہو گیا تھا۔۔کہ کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔۔

ہے ریم۔۔لک۔۔جمی نے گیٹ کی طرف اشارہ کیا۔۔

اور ریم چند سیکنڈز کے بعد اسکے سامنے تھے۔۔سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ کر وہ چونکا تھا۔۔اپنی بند مٹھی اس نے اسکے سامنے کی۔۔

Match or Movie...??

اس نے پوچھا۔۔

Nothing...

وہ جواب دے چکی تھی۔۔

Match or movie..??

ریم نے حیرانی سے دوبارہ پوچھا۔۔

I say nothing...

وہ پھر جواب دے چکی تھی۔۔

میں نے پوچھا میچ یا پھر مووی۔۔اب کی بار وہ اردو میں غصے سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

اور میں نے کہا کچھ بھی نہیں۔۔وہ بھی اردو میں جواب دے چکی تھی۔۔

What the hell yar..

وہ بڑبڑاتا ہوا واپس مڑا۔۔

ریم کوئی ان چیک کرو۔۔جمی نے کہا۔۔

اور ریم نے اپنی بند مٹھی کھول دی۔۔

اور #رومان_شاہ۔۔۔وہ حیرت سے گنگ رہ گیا۔۔

کیونکہ کوئی ن کی جو سائیڈ اوپر تھی وہ صاف تھی۔۔ جیسے مٹ چکی ہو۔

وہ ایک جھٹکے سے مڑا تھا۔۔ وہ لڑکی اب بھی وہیں کھڑی تھی۔۔

کوئی ن کی صاف سائیڈ اس بات کی گواہ تھی کہ میچ اور مووی میں سے کچھ بھی نہیں۔۔

اور ہواؤں نے ایک شور مچایا۔۔ اس شور کی آواز زی کے گروپ کے شور سے اونچی تھی۔۔

تورومان شاہ تیار ہو جاؤ-- تمہارے ٹھٹکنے کے دن آگ ۓ ہیں-- وہ جس نے کبھی مڑ کر نہیں دیکھا تھا۔۔ وہ آج پلٹا تھا۔۔

اووماۓ گ-اڈ۔۔جمی کا منہ حیرت سے کھل گیا۔۔اسکو کیسے پتا کہ کوئی ن بلینک ہے۔۔؟جمی نے کہا۔۔اور ریم بھی یہی سوچ رہا تھا۔۔

کیا وہ#جادو گرنی ہے۔۔جمی کی حیرت ہی ختم نہیں ہو رہی تھی۔۔

کم آن ریم۔۔ڈیرک نے اسے پکڑ کر کھینچا۔۔

ہاۓ-- ایک لڑکی انکے گروپ سے نکل کر اس لڑکی کے سامنے گ ئی تھی۔۔

آئی ایم عریشہ مختار۔۔وہ اب اپنا تعارف کروا رہی تھی۔۔ایم فرام پاکستان۔۔اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔۔

اووہاۓ-- ایم حرم نور۔۔اور میں بھی پاکستان سے ہوں۔۔ حرم نے مسکرا کر اسکا ہاتھ تھاما۔۔

شکر ہے کوئی اپنا نظر آیا۔۔ویسے مجھے پیار سے سب عرش بلاتے ہیں۔۔وہ اب بتا رہی تھی۔۔

آپ نیو ہیں۔۔مجھے لگ رہا ہے۔۔ عرش نے پوچھا۔۔

جی آج فرسٹ ڈے ہے۔۔ حرم ابھی بھی کنفیوز تھی۔۔

اووتو آپ ایک ماہ لیٹ آئی ہیں--- عرش نے پوچھا۔۔

جی۔۔ حرم نے مسکرا کر کہا۔۔

کس ڈیپارٹمنٹ سے ہیں۔۔

ماسٹر ان انوائی رمینٹل سائی نسز۔۔ حرم نے بتایا۔۔

واؤ۔۔ میرا ابھی یہی ہے۔۔ چلو سائی نس ڈیپارٹمنٹ کی طرف چلتے ہیں۔۔ عرش نے کہا۔۔

ویسے وہ لوگ کون تھے۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔۔

یہ بزنس ڈیپارٹمنٹ کے سٹوڈنٹس تھے۔۔ یہ سمجھ لو یونی کی رونق ان سے ہے۔۔

حرم چاروں طرف نظریں دھوڑا رہی تھی۔۔ صبح صبح کا ٹائم تھا سٹوڈنٹس اپنے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف آجا رہے تھے۔۔

اور اپنے ڈیپارٹمنٹ میں داخل ہوتے رومان شاہ نے پلٹ کر ایک نظر اسے دیکھا تھا لیکن وہ اتنے سٹوڈنٹس کے ہجوم میں کہیں کھو گئی تھی۔۔وہ بھی سر جھٹکتے ہوئے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھ گیا۔۔

پہلے دو لیکچر لینے کے بعد اب وہ فری تھے۔۔

لائبریری چلیں۔۔ حرم نے عرش سے کہا۔۔اب تک دونوں میں کافی انڈرسٹینڈنگ ہو گئی تھی۔۔ویسے بھی اسے لائبریری دیکھنے کا شوق چڑھا ہوا تھا۔۔وہ دونوں لائبریری کی طرف چل پڑیں۔۔

عرش۔۔ پیچھے سے ایک لڑکے نے آواز دی تھی۔۔

دونوں نے مڑ کر دیکھا۔۔

پروفسر جوزف کا لیکچر لو گی آج۔۔۔میں آج نہیں جا رہا انکی کلاس لینے۔۔

دبلا پتلا سا۔۔چشمہ لگائے۔۔ صاف ستھرے حلیے میں وہ انہی کی عمر کا ایک لڑکا تھا۔۔

اچانک اسکی نظر حرم پر پڑھی۔۔

واؤ نائس۔۔اس نے حرم کے حجاب کی طرف اشارہ کیا۔۔

حرم یہ واصے ہے۔۔ عرش نے لڑکے کا تعارف کروایا۔۔

اظہار

اور واصے یہ حرم نور ہے۔۔ہماری کلاس میٹ ہے۔۔آج فرسٹ ڈے ہے۔۔

ویلکم سسٹر۔۔واصے نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اور حرم کو ایک دم اسکے سسٹر کہنے پر بہت خوشی ہوئی-- حرم کا حلیہ ہی ایسا تھا۔۔جو واصے کو امپریس کر گیا تھا۔۔

تھینک یو واصے۔۔ حرم نے مسکرا کر جواب دیا۔۔

کیا میں تم دونوں کو جوائن کر لوں۔۔وہ اب پوچھ رہا تھا۔۔

Yeah sure..

حرم نے جواب دیا۔۔

ویسے بھی میں حرم کو لائی بریری دکھانے جا رہی ہوں۔۔

تم نے سٹوڈنٹ کارڈ بنوالیا حرم سسٹر۔۔ واصے پوچھ رہا تھا۔۔

جی یونی آنے کے بعد سب سے پہلا کام وہی کیا تھا۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔

بیلا کدھر ہے۔۔ آج نظر نہیں آئی ابھی تک۔۔ واصے نے عرش سے پوچھا۔۔

پتا نہیں مجھے خود نہیں ملی آج۔۔ عرش نے جواب دیا۔۔ حرم خاموشی سے انکی باتیں سن رہی تھی۔۔

تم کیوں چپ ہو سسٹر۔۔واصے نے حرم کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ایک دم وہ اپنا اپنا سا بن گیا تھا۔۔

ویسے ہی۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔

وہ لوگ لائبریری پہنچ گئے تھے۔۔اس طرف کافی خاموشی تھی۔۔

حرم بہت ایکسائٹڈ تھی۔۔ایک عرصے بعد وہ کتابوں کی دنیا میں واپس جا رہی تھی۔۔

The American university of Rome..

اس کیلئے اچھی ثابت ہوئی تھی۔۔ صبح سے اب تک اسے دو لوگ جو ملے تھے دونوں ہی اچھے تھے۔۔

لائی بریری کے اندر کافی خاموشی تھی۔۔

واؤ ؤ-- اتنی ساری بکس دیکھ کر حرم نے بے اختیار کہا۔۔

سسٹر تمہیں بکس بہت پسند ہیں آئی تھنک۔۔واصے نے کہا۔۔

ہاں بہت۔۔ حرم نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا۔۔

Egypt کبھی آئی گے آپکو ہسٹری کی بہت سی بکس سے ملواؤں گا۔۔واصے کہہ رہا تھا۔۔

وہاں کون رہتا ہے۔۔ Egypt.. کیا

سے ہوں۔۔واصے نے بتایا۔۔ Egypt میں

کیا۔۔؟؟ حرم نے اتنی زور سے کہا کہ کاؤنٹر پر بیٹھی لائبریرین نے چونک کر اسکی طرف دیکھا۔۔

ششش۔۔آہستہ بولو۔۔اتنا اونچا بولنے کی پرمیشن نہیں ہے یہاں پر۔۔ عرش نے اسے ٹوکا۔۔

سے ہو۔۔واؤ ؤ-- مجھے وہ بہت پسند ہے۔۔ حرم اب Egypt سوری۔۔ حرم نے کہا۔۔آپ آہستہ آہستہ بول رہی تھی۔۔

اوکے۔۔لائی بریری سے باہر چلتے ہیں۔۔میں تم دونوں کو وہاں کی پکس دکھاتا ہوں۔۔واصے کے کہنے پر وہ دونوں اسکے پیچھے چل پڑیں۔۔

یونیورسٹی کے پہلے دن حرم نے صرف وہاں کی سیر ہی کی تھی۔۔وہ گھوم پھر کر پوری یونی دیکھنا چاہتی تھی لیکن ایک دن میں تو وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کو بھی پورا نا دیکھ پاتی کہاں پوری یونی۔۔

اب وہ ان دونوں کے ساتھ آرکولوجی ڈیپارٹمنٹ میں موجود تھی۔۔اور یہی تھی وہ دنیا جہاں وہ آنا چاہتی تھی۔۔ہسٹری ہمیشہ سے اسے اٹریکٹ کرتی تھی۔۔وہ وہاں بنی ایک ایک چیز کو اپنے ہاتھ سے چھو کر دیکھ رہی تھی۔۔

یہ سب کتنا اچھا ہے نا۔۔کتنا اٹریکٹو۔۔حرم بول رہی تھی جبکہ عرش کو وہاں بلڈنگز ہی دکھائی دے رہی تھیں۔۔اسے کچھ اٹریکٹو فیل نہیں ہوا۔۔

یہاں کی سب سے اٹریکٹو چیز یہاں کا گارڈن ہے۔۔بٹ افسوس اسنو کی وجہ سے وہ پورا کور ہے۔۔ عرش نے بتایا۔۔

واؤو۔۔ گارڈن بھی ہے۔۔لیٹس گو۔۔اسے دیکھتے ہیں۔۔ حرم نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

یار ہم تھک چکے ہیں۔۔ کیا تم نہیں تھکی ابھی تک یونی گھوم گھوم کر۔۔واصے نے رونا والا منہ بنایا۔۔

نہیں بسس گارڈن دکھادو مجھے اسکے بعد جو تم لوگ کہو گے میں وہی کروں گی۔۔ حرم نے کہا۔۔

اور پھر وہ تینوں گارڈن کی طرف بڑھ گئے--

ہر چیز برف سے ڈھکی تھی۔۔ وہاں کے پودے وہاں کے درخت۔۔ وہاں رکھے بینچ۔۔ حرم شاکڈ سی دیکھتی رہی۔۔

وہ ویڈیو بنانے لگ گ ئی--

حرم ہم یہاں پر ہی ہیں۔۔۔ ویڈیو بنانے کی کیا ضرورت ہے پھر۔۔ عرش نے پوچھا۔۔

اپنی کزنز کو دکھاؤں گی-- حرم نے مسکرا کر جواب دیا۔۔

اب وہ تینو کیفے میں بیٹھے تھے۔۔ حرم کا پہلا دن تھا اس لی ئے وہ ہر چیز کو غور سے دیکھ رہی تھی جبکہ واصے اور عرش تو پچھلے ایک مہینے سے وہی پر تھے۔۔ وہ لوگ روزانہی چیزوں کو دیکھتے تھے۔۔

کیا کھاؤ گی حرم۔۔ یہاں پر سب اٹالین چیزیں ملیں گی۔۔ عرش نے پوچھا اور بتایا۔۔

نہیں۔۔ مجھے چائے چاہی ئے بسس۔۔ کھانا میں گھر جا کر کھاؤں گی۔۔ حرم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

لو۔۔ ہمیں اتنا گھمایا ہے تم نے۔۔ چل چل کر پیٹ میں درد ہو گیا بھوک کی وجہ سے۔۔ واصے نے کہا۔۔

لو دیکھو۔۔ بیلا آگ ئی۔۔ عرش نے ایک طرف اشارہ کیا۔۔ حرم نے بھی دیکھا۔۔

نیر و جینز میں شارٹ شرٹ کے اوپر بلو جیکٹ پہنے۔۔ایک خوبصورت اور سٹائی لش سی لڑکی انکی طرف بڑھ رہی تھی۔۔

ہائے گ ائی ز۔۔ سوری آج میں لیٹ ہو گ ئی۔۔ بہت مزے کی نیند آئی ہ وئی تھی۔۔ وہ انکے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔۔

جی۔۔ کیوں نہیں۔۔ یونی کے ولن جو غائب ہیں۔۔۔ دو دنوں سے سب کو سکون کی نیند آ رہی ہے۔۔ واصے نے کہا۔۔

وہ کبھی بھی ٹپک سکتا ہے۔۔ عرش نے جواب دیا۔۔

بیلا نے حرم سے پوچھا۔۔

جی۔۔ حرم نے مسکرا کر جواب دیا۔۔

نائس ٹو میٹ یو۔۔ بیلا نے اسکی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔ جسے حرم نے مسکراتے ہوئے تھام لیا۔۔

پورے کیفے میں ایک وہ ہی چار لوگ تھے جو اردو بول رہے تھے۔۔ لیکن حرم کو ایک بات کی سمجھ نہیں آئی کہ وہ کس ولن کی بات کر رہے ہیں۔۔؟؟

یہ ولن کون ہے۔۔؟؟ بالآخر اس نے پوچھ ہی لیا۔۔

اور تینوں نے چونک کر اسے دیکھا۔۔

تم نہیں جانتی۔۔؟؟ بیلا حیران ہوئی--

یہ کیسے جانے گی۔۔ یہ تو آج ہی آئی ہے-- عرش نے بیلا سے کہا۔۔

اوو آئی سی۔۔ چلو پھر صبح ملواتے ہیں تمہیں یہاں کے ولن سے۔۔انفیکٹ وہ فریشر کی بو سونگھتے ہوئے خود ان تک پہنچ جاتا ہے۔۔ بیلا نے پراسرار لہجے میں کہا۔۔

کیوں کیا وہ کتا ہے جو پولیس والوں کے پاس ہوتا ہے۔۔ حرم نے معصومیت سے کہا۔۔

ہاہاہاہاہاہا۔۔اور اسکی بات پر ان تینوں کا قہقہہ پڑا تھا۔۔

میم۔۔وہ اس سے بھی پہنچی ہوئی چیز ہے۔۔ویٹ اینڈ واچ۔۔اٹس اے بگسٹ سرپرائز فار یو۔۔بیلا اب ہنستے ہوئے اسے بتا رہی تھی۔۔

تو یہ تھا حرم کا روم یونی کا فرسٹ گروپ۔۔اور یہ تھے اسکے فرسٹ فرینڈز۔۔۔واصے، بیلا اینڈ عرش۔۔

کہاں ہو۔۔؟؟حرم جو یونیورسٹی کا ٹائم ختم ہونے کے بعد اب گھر جانے کیلیے ریڈی تھی۔۔تبھی اچانک اسے حورعین کا میسج آیا۔۔

یونیورسٹی ہوں۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔

شام 5 بجے۔۔۔؟؟؟ایوننگ کلاسز سٹارٹ کی ہیں کیا تم نے۔۔؟؟

جی نہیں پاکستان میں پانچ بج رہے ہیں جبکہ روما میں تو ابھی دو بجے کا ٹائم ہے۔۔ حرم نے ریپلائے کی ا۔۔

حرم تم کہاں رہتی ہوں۔۔ہاسٹل یا۔۔ عرش نے اسکے پاس آکر پوچھا۔۔

نہیں ہاسٹل نہیں۔۔ میں گھر میں رہتی ہوں۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔

اکیلے۔۔؟؟؟وہ حیران ہوئی--

نہیں میرے ایک کزن بھی ساتھ رہتے ہیں۔۔ انھی کے ساتھ روما آئی ہوں۔۔ حرم نے بتایا۔۔

فرہاد اسے یونی چھوڑ کر خود اپنے انسٹیٹیوٹ چلا گیا تھا جہاں وہ اسپیشلائی زیشن کر رہا تھا۔۔ اس نے حرم کو کہا تھا کہ جب وہ فری ہو جائے تو بخش بابا کو فون کر دے۔۔ وہ لینے آجائیں گے۔۔ کیونکہ خود تو وہ شام کو ہی فری ہوتا۔۔

تو ابھی وہ لینے آئیں گے تمہیں۔۔؟؟

نہیں ڈرائیور۔۔۔

ہمم اوکے تب تک ہم تمہارے ساتھ انکاویٹ کرتے ہیں۔۔ عرش نے کہا۔۔

ویسے یونی رات تک بھی خالی نہیں ہوتی۔۔شام کو پریکٹس ہو گی یہاں پر فٹ بال ٹیم کی۔۔ارے یاد آیا آج توزی کا پورا گروپ گراؤنڈ میں موجود ہے۔۔چلتے ہیں۔۔انکی پریکٹس دیکھیں گے۔۔ عرش نے کہا۔۔

لیکن اس سے پہلے کہ حرم کوئی جواب دیتی بخش بابا کی اسے کال آگ ئی-- وہ باہر اسکا انتظار کر رہے تھے۔۔

سوری مجھے جانا ہو گا۔۔کل دیکھتے ہیں پریکٹس۔۔ حرم نے معزرت کی۔۔

اٹس اوکے۔۔تم جاؤ-- میں زرا بیلا اور واصے کو ڈھونڈ لوں۔۔انکے ساتھ ہی ہاسٹل جاؤں گی-- عرش نے کہا۔۔

ٹھیک ہے پھر کل ملتے ہیں۔۔ حرم نے کہا۔۔

اوکے ٹیک کی ئی ر۔۔ عرش نے جواب دیا۔۔

حرم گیٹ ک طرف چل دی۔۔

ایک بار پھر وہ نیلی آنکھوں والا لڑکا جو اسے صبح ملا تھا۔۔اپنے پورے گروپ کے ساتھ گراؤنڈ کی طرف جاتا ہوا دکھائی دیا۔۔

اس لڑکے کی آنکھیں کسی سے ملتی ہیں۔۔ان آنکھوں کو میں نے پہلے بھی کہیں دیکھا ہے۔۔ حرم نے سوچا۔۔

تبھی اسکے موبائل پر بپ ہوئی--

اون لائن آؤ-- حور عین کا میسج تھا۔۔وہ دیکھ کر مسکرا دی۔۔بے شک انٹرنیٹ نے میلوں کے فاصلے پر ہوتے ہوئے بھی انہیں جوڑ کر رکھا تھا۔۔

یہاں سب کچھ بہت اچھا ہے بہت اٹریکٹیو۔۔ یہ ویسی ہی جگہ ہے جہاں میں آنا چاہتی تھی۔۔اور یہ ویسی ہے دنیا ہے جہاں شزا تم کہتی تھی کہ مجھے ہونا چاہیئے-- وہ ایکسائیٹڈ سی شزا کو کال پر بتا رہی تھی۔۔

یہاں سب کچھ بہت فاسٹ ہے۔۔ لیکن کہیں کچھ ہے جو ٹہر سا گیا ہے۔۔ایسے لگتا ہے کچھ ایسا ہے جو برسوں پہلے شروع ہوا تھا لیکن ابھی تک ختم نہیں ہوا۔۔کوئی قصہ کوئی کہانی۔۔کچھ تو ہے۔۔

حرم نے چاروں طرف نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔۔وہ بخش بابا کو ڈھونڈ رہی تھی۔۔

طلسماتی شہر میں جاکر تم بھی طلسماتی ہوتی جارہی ہو حرم۔۔ سمجھ سے اوپر کی باتیں کررہی ہو۔۔ شزا نے کہا۔۔

شاید۔۔حرم مسکرائی-- لیکن اتنی جلدی کہاں۔۔ابھی تو بس تین دن ہوئے ہیں مجھے یہاں آئے ہوئے--

یہ بھی ہے۔۔ویسے تم تھک گئی ہوگی۔۔رات کو بات کریں گے۔۔ شزا نے کہا۔۔

میں نے ویڈیو بھیجی ہے ایک دیکھنا تم۔۔ حرم نے کہتے ہوئے فون بند کر دیا کیونکہ اب اسے بخش بابا نظر آگئے تھے۔۔اور وہ انکی طرف بڑھ گئی--

---

بخش بابا رکیں۔۔ حرم نے گاڑی کے شیشے سے باہر ایک بلڈنگ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔ یہ بلڈنگ وہ صبح بھی دیکھ چکی تھی۔۔اور اب پھر اسکی نظر اس بلڈنگ پر پڑھ چکی تھی۔۔ جانے کیوں وہ اسے اپنی اپنی سی لگی تھی۔اپنی طرف کھنچتی ہوئی---اس نے بخش بابا کو رکنے کا کہا۔۔

کیا میں اس بلڈنگ کو اندر سے دیکھ سکتی ہوں۔۔اس نے بخش بابا سے پوچھا۔۔

ہاں جی بیٹا ضرور دیکھو۔۔انہوں نے مسکرا کر جواب دیا۔۔

اوکے۔۔میں بس پانچ منٹ میں آئی۔۔ وہ کہتے ہوئے گاڑی سے اتر گئی۔۔

فرہاد ایک کلاس کے بعد ابھی فری ہوا تھا۔۔ صبح سے اب تک اسکی حرم سے بات نہیں ہوئی تھی۔۔چناچہ موبائل نکالا اور پہلے اسکی لوکیشن چیک کی۔۔

وہ یونیورسٹی میں نہیں تھی۔۔موبائل کسی Law college میں اسکی موجودگی کا پتا دے رہا تھا۔۔

یہ یہاں کیا کر رہی ہے۔۔۔؟؟فرہاد نے سوچا۔۔ تبھی اسکا دوست ارباز چلتے ہوئے اسکے پاس آیا اور فرہاد نے موبائل آف کر دیا۔۔

یہ روما کا سب سے مشہور اور بڑا کالج تھا۔۔اسے تو لا میں بھی بہت انٹرسٹ تھا۔۔ کیا دنیا کا کوئی ایسا شعبہ تھا جس میں حرم کو انٹرسٹ نا ہو۔۔

وہ بہت توجہ سے کالج کو دیکھ رہی تھی۔۔ سٹوڈنٹس آجا رہے تھے۔۔ بلیک کوٹ پہنے۔۔لائی رز والے۔۔جو اسے بہت فیسی نیٹ کرتے تھے۔۔

اچانک حرم کو عجیب سا احساس ہوا تو اسے کچھ فاصلے پر ایک لڑکا کھڑا دکھائی دیا۔۔وہ بھی بلیک کوٹ میں تھا لیکن وہ اسے گھور رہا تھا۔۔

حرم اسکے اس طرح دیکھنے پر سٹپٹائی-- اور اپنے قدم پیچھے کی طرف بڑھا دیے۔۔

وہ لڑکا بھی حرم کو پیچھے جاتا دیکھ چکا تھا۔۔ تبھی وہ اسکی طرف بڑھتے ہوئے چلایا۔۔

Hey stop.. i say stop..

حرم اسکی آواز سن کر سرپٹ بھاگی تھی۔۔وہ لڑکا بھی اسکے پیچھے بھاگا۔۔

وہ بھاگتے ہوئے گاڑی تک آئی-- بخش بابا جلدی چلیں۔۔اس نے بیٹھتے ہی کہا۔۔اور بخش بابا نے گاڑی آگے بڑھا دی۔۔کالج کے گیٹ پر وہ لڑکا اسکی

فراٹے بھرتی گاڑی کو دیکھ کر رہ گیا۔۔۔

گھر آئے ابھی بامشکل اسے آدھا گھنٹا ہوا ہو گا جب اسے دروازے پر بیل سنائی دی۔۔آپا ہمیشہ کی طرح کچن میں تھی۔۔تو وہ خود ہی اٹھ کر دروازے پر آئی-- لیکن جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔۔

اس نے حیرت سے چاروں طرف دیکھا ابھی وہ پلٹنے ہی لگی تھی کہ اچانک اسکی نظر دروازے کے پاس نیچے پڑے ایک کارڈ پر پڑی۔۔اس نے جھک کر کارڈ اٹھایا۔۔ لیکن جیسے ہی اس بے اسے کھولا تھا تو خوف اور حیرت سے اسکی آنکھیں پھیل گ ئیں--

''تم اتنی ڈرپوک تو کبھی بھی نہیں تھی۔۔پھر اب کیا ہوا#ایش۔۔۔''

دو لائی نوں پر لکھا جملہ اسکے چہرے کے رنگ اڑا چکا تھا۔۔ لیکن جلد ہی اسکا خوف غصے میں بدل چکا تھا۔۔

میں ایش نہیں ہوں۔۔ وہ غصے سے چلائی-- اور کارڈ پھاڑ کر وہیں پھینک دیا۔۔ دروازہ وہ غصے سے بند کر چکی تھی۔۔

اور پھر رات کو وہ کمبل اوڑھے لاؤنج کے صوفے پر بیٹھے فرہاد کو دن بھر روداد سنا رہی تھی۔۔ وہ ایک ایک چیز جو اس نے یونیورسٹی میں دیکھی تھی اسکی تفصیل اسے بتا رہی تھی۔۔ مجال ہو اسکے ہاسپٹل کے بارے میں بھی پوچھا ہو۔۔ بس خود ہی بچوں کی طرح بولے جا رہی تھی۔۔

فرہاد اسے اتنا خوش دیکھ کر مسکرا دیا۔۔

ایک منٹ میں آیا۔۔وہ اٹھ کر کچن میں آیا۔۔۔اسکا ارادہ چائے بنانے کا تھا۔۔

پانچ منٹ بعد جب وہ لاؤنج میں واپس آیا تو حرم وہاں بیٹھے بیٹھے صوفے کی سائیڈ سے ٹیک لگا کر سو چکی تھی۔۔

وہ چائے کے کپ میز پر رکھ چکا تھا۔۔سارا دن گھومنے کی وجہ سے وہ تھک چکی تھی۔۔اسے پتا ہی نا چلا اور سو گئی۔۔

سوتے ہوئے اسکا چہرہ بہت ہی معصوم اور پیارہ لگ رہا تھا۔۔فرہاد بے اختیار اسکی طرف بڑھا۔۔

♥♥♥♥♥

کوئی اتنا معصوم اتنا پیارا کیسے ہو سکتا ہے--- فرہاد صوفے کے پاس پنجوں کے بل بیٹھتے ہوئے اسکے چہرے کو غور سے دیکھتا ہوا بولا--

جانے کتنے لمحے وہ اسے ایسا ہی دیکھتا رہا-- نظریں ہونٹ کے نیچے چمکتے ہوئے سیاہ تل پر جمی تھیں-- دل کیا کہ اسے چھو کر محسوس کرے--

ابھی نہیں--- کبھی پورے حق کے ساتھ--جب میرا ٹائم ہو گا--وہ کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا--

حرم--اس نے اسے جگانے کی کوشش کی--

دوبارہ بلانے پر بھی وہ ٹس سے مس نا ہوئی--

لگتا ہے کچھ زیادہ ہی تھک گ ئی ہے جو گھوڑے بیچ کر سوئی ہوئی ہے--

فرہاد نے جھکتے ہوئے اسے گود میں اٹھایا اور ایسے ہی اسے کمرے میں لیٹا کر کمبل اوڑھانے کے بعد وہ لیمپ آف کرتا چلا گیا--

---

اگلے دن وہ بہت ایکسائٹڈ تھی-- اسکا یونیورسٹی کا پہلا دن بہت اچھا گزرا تھا-- نا کوئی ریگنگ نا کوئی بدتمیزی-- وہ خود کو لکی فیل کر رہی تھی--- تیار ہونے کے بعد فرہاد نے اسے یونیورسٹی چھوڑا تھا--

یونیورسٹی آتے ہی اسے سب سے پہلے واصے ملا تھا--

Good morning sister..

واصے خوشگوار لہجے میں کہتا اسکی طرف بڑھا۔۔

Same to you..

وہ مسکرائی--

ٹائم پر آئی ہو۔۔ جلدی چلو فرسٹ لیکچر شروع ہونے والا ہے--

عرش کہاں ہے۔۔ حرم نے پوچھا۔۔

وہ کلاس میں ہی ہے۔۔ واصے نے بتایا اور پھر وہ دونوں کلاس کی طرف بڑھ گ ئے--

لگاتار ایک ایک گھنٹے کے تین لیکچرز کے بعد وہ اب فری ہوئے تھے۔

حرم بزنس ڈیپارٹمنٹ میں چلتے ہیں۔۔مجھے کچھ کام ہے۔۔ عرش نے کہا۔۔۔

وہ بزنس ڈیپارٹمنٹ میں داخل ہوئیں۔۔۔ حرم نے بیگ سے دو چاکلیٹ نکالی۔۔ اسے میٹھا بہت پسند تھا۔۔

ایک عرش کو دی اور دوسری کا ریپر اتارنے لگی۔۔

مجھے آج ہوا میں سے خطرے کی بو آ رہی ہے۔۔ عرش نے کہتے ہوئے چاکلیٹ اپنے بیگ میں ڈال لی۔۔

کیسا خطرہ۔۔؟؟ حرم کی اسکی اس حرکت کو حیرت سے نوٹ کیا۔۔

وہ آگیا ہے۔۔۔۔اچانک ایک طرف ایک بلڈنگ پر کھڑے ہو کر ایک لڑکے نے اعلان کیا۔۔اور ہر طرف کھلبلی مچ گ ئی۔۔ اس نے سٹوڈنٹس کو بھاگتے ہوئے دیکھا۔۔ حرم کی سمجھ میں کچھ نا آیا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔۔

اچانک آندھی وطوفان کی رفتار سے کوئی اسکے پاس سے گزرا۔۔ رفتار اتنی تیز تھی کہ حرم ٹھیک سے دیکھ بھی نا پائی۔۔

اس نے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا تو چاکلیٹ غائب تھی۔۔ وہ حیران رہ گئی۔۔

میری چاکلیٹ۔۔؟؟

اور یہ کون تھا۔۔؟؟اس نے عرش کی طرف دیکھا۔۔ یقیناً اسکے پاس سے گزرنے والا اسکی چاکلیٹ اڑا چکا تھا۔۔

#Ron_The_Villan...

عرش نے بتایا۔۔

چند سیکنڈز بعد ایک اور طوفان اسی کی رفتار سے اسکے پاس سے گزا تھا۔۔

سوری۔۔لیکن اب کی بار وہ گزرتے ہوئے سوری کہہ رہا تھا۔۔ اچانک چند قدم کے فاصلے پر وہ رکا۔۔ سپیڈ تیز تھی۔۔ اسے اپنی رفتار کم انفیکٹ رفتار ختم کرنے پر بڑی مشکل ہوئی تھی۔۔

چرچراہٹ کی ایک آواز فضامیں گونج گئی۔۔ جو اسکے یوں بریک لگانے پر پیدا ہوئی تھی۔۔

وہ رکا تھا۔۔ پھر اس نے پلٹ کر حرم کی طرف دیکھا۔۔ کچھ حیرانی تھی اسکی نظروں میں اور کچھ بے اختاری بھی۔۔ ایسا کچھ پل کیلیٔے ہوا تھا۔۔ اور پھر جیسے وہ ہوش میں آیا اور دوبارہ پہلے والے طوفان کے پیچھے بھاگا۔۔

اب یہ کون ہے۔۔۔؟؟ وہ نیلی آنکھوں والا لڑکا۔۔ حرم اسے پہچان چکی تھی۔۔ لیکن پھر بھی اس نے پوچھا۔۔

#Rem_The_King

عرش نے بتایا۔۔

تبھی پھر ایک تیز رفتار سے دھوڑتی ہوئی لڑکی اسکے پاس آ کر رکی۔۔

This is for you.. and sorry for that..

اس نے حرم کو ایک چھوٹا سا باکس پکڑایا اور سوری کرتی ان دونوں کے پیچھے بھاگی۔۔

حرم کا تو سر چکرا گیا۔۔اس نے سوالیہ نظروں سے عرش کی طرف دیکھا۔۔

#Zee_The_snow_Queen...

عرش نے اسکا بھی تعارف کروایا۔۔

لیکن یہ ہو کیا رہا ہے۔۔؟؟کوئی ریس لگی ہے کیا۔۔؟؟

نہیں۔۔آج رون کی ٹرن ہے۔۔بس وہی ہو رہا ہے۔۔کل وہ یونیورسٹی سے غائب تھا۔۔عرش نے بتایا۔۔

کیسی ٹرن۔۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔۔

ریم اور رون میں پرانی دشمنی ہے۔۔ ہر روز یونیورسٹی میں کچھ نیا پنگا پڑا ہوتا ہے۔۔ یہ سارے ہنگامے رون کرتا ہے۔۔ لیکن ایک بات تو ہے۔۔ چاہے ہی وہ ولن کیوں نا ہو۔۔ لیکن یونیورسٹی کا مزہ اسی سے ہے۔۔ ایسی ایسی پرانک کرتا ہے کہ اگلے بندے کو چاہے ہارٹ اٹیک ہو جائے۔۔

کل وہ غائب تھا۔۔ اور آج کسی جن کی طرح حاضر ہو چکا ہے۔۔ تبھی میں کہہ رہی تھی کہ خطرے کی بو آرہی ہے۔۔ عرش بتا رہی تھی۔۔

اور اس میں کیا ہے۔۔؟؟ حرم نے باکس کی طرف اشارہ کیا۔۔

اس میں جو تم سے چاکلیٹ چھینی گئی ہے۔۔ اسکا ازالہ ہے۔۔ کوئی گفٹ ہوگا۔۔ دیکھ لو۔۔

لیکن یہ کوئی گیم ہے کیا۔۔ حرم کی تو حیرت نہیں ختم ہو رہی تھی۔۔

ہاں کچھ ایسا ہی سمجھ لو۔۔ایک دن رون کی ٹرن ہوتی ہے اور ایک دن ریم کی۔۔

جس دن رون کی ٹرن ہوتی ہے اسے یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ بزنس ڈیپارٹمنٹ میں گھس جائے۔۔ جتنے لوگوں سے وہ جو بھی چیزیں چھین کر بھاگ سکتا ہے بھاگ لے۔۔ وہ سب اسکی ہو جاتی ہیں۔۔ ریم اسکے پیچھے اس لیئے ہوتا ہے تا کہ اسے پکڑ سکے۔۔ جیسے ہی جہاں پر بھی ریم نے رون کو ہاتھ لگا دیا وہیں پر گیم اوور۔۔

اور یہ باکس ریم اپنے پیسوں سے ان ان سٹوڈنٹس کو دیتا ہے جس سے رون نے کوئی چیز چھینی ہوتی ہے۔۔ عرش بتا رہی تھی۔۔

لیکن بزنس ڈیپارٹمنٹ ہی کیوں۔۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔۔وہ اب چلتے ہوئے واپس اپنے کیمپس میں آگئیں تھیں۔۔

کیونکہ ریم بزنس کا سٹوڈنٹ ہے۔۔اس لیئے۔۔ اور جب ریم کی ٹرن ہوتی ہے تو وہ یہ کام سائنس ڈیپارٹمنٹ میں کرتا ہے۔۔ سیم کام جو رون کر رہا ہے۔۔

اب تم پوچھوگی کہ سائنس ڈیپارٹمنٹ ہی کیوں۔۔ ؟؟ عرش نے حرم کی طرف دیکھا۔۔

ہاں۔۔سائنس ڈیپارٹمنٹ ہی کیوں۔۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔۔

کیونکہ بدقسمتی سے رون سائنس کا سٹوڈنٹ ہے۔۔ یعنی وہ ہمارا سینئر ہے۔۔وہ تو اپنے ڈیپارٹمنٹ کے سٹوڈنٹس کو بھی نہیں بخشتا۔۔۔ ناک میں دم کیا ہوا اس نے سب کے۔۔ عرش نے بے چارگی سے بتایا۔

اووو شٹ۔۔۔ نکلو یہاں سے۔۔ عرش نے سامنے بیٹھے ہوئے رون کو دیکھ کر کہا۔۔ اگر اس نے ہمیں دیکھ لیا نا تو خیر نہیں۔۔ ٹرن اوور ہو چکی تھی۔۔ ریم اسے پکڑ چکا تھا اور اب وہ سٹوڈنٹس سے چھینا ہوا سامان دیکھ رہا ہے۔۔

وہ دونوں اب کیفے کی طرف بڑھ گئیں تھیں۔۔

کیا یہ بھی جب ریم ہمارے سٹوڈنٹس سے چیزیں چھینتا ہے تو بدلے میں انکو باکس گفٹ کرتا ہے۔۔ کیونکہ اسے دیکھ کر لگتا تو نہیں کہ اسکا دل اتنا بڑا ہو گا۔۔ حرم نے کہا۔۔

جی بالکل۔۔ یہ تو اپنے ہی ڈیپارٹمنٹ کے سٹوڈنٹس سے چیزیں چھین لیتا ہے۔۔ انہیں کہاں گفٹ دے گا۔۔ لیکن بات یہ ہے کہ ریم کسی سے بھی کوئی چیز نہیں چھینتا۔۔ وہ بس رون کو بھگاتا ہے۔۔ پوری یونیورسٹی میں۔۔ عرش نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

تبھی توریم کو کنگ اور رون کو ولن کہا جاتا ہے۔۔

وہ دونوں اب ایک ٹیبل پر بیٹھ چکیں تھیں۔۔

لیکن اس دشمنی کی وجہ کیا ہے۔۔؟؟ حرم نے تجسس سے پوچھا۔۔۔

دو ہی چیزیں۔۔ جو پوری دنیا میں دشمنی کی زمہ دار ہیں۔۔ عرش نے جواب دیا۔۔

مطلب۔۔۔؟؟

مطلب۔۔ عورت اور عہدہ۔۔ زی ریم کی فرینڈ ہے۔۔ انفیکٹ وہ دونوں آپس میں کزنز ہیں۔۔ وہ ریم کو لائک کرتی ہے۔۔ جبکہ رون چاہتا ہے کہ زی اسکی فرینڈ بنے۔۔ اور زی مانتی نہیں۔۔ اس وجہ سے۔۔

اور دوسری بات عہدے کی تو وہ ہے فٹ بال ٹیم کا کیپٹن۔۔ جو کہ ریم ہے۔۔ جبکہ رون چاہتا ہے کہ اسے کیپٹن بنایا جائے۔۔

اووو۔۔۔۔ اچھا۔۔۔۔۔ حرم نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔۔

میں اس رون کے بچے کا سر پھاڑ دونگی۔۔ مر جائے گا میرے ہاتھوں یہ کسی دن۔۔
اچانک بیلا آگ بگولا سی وہاں آئی اور دھپ سے انکے ٹیبل پر بیٹھ گئی۔۔

خوبصورت چہرہ غصے کی وجہ سے لال ہو چکا تھا۔۔

رون کا سر تو اس یونی کا ڈین بھی نہیں پھاڑ سکتا۔۔ عرش نے کہا۔۔

لالچی۔۔۔ کمینہ۔۔ منحوس مارا۔۔ میرا نیو وائلن لے گیا۔۔

پتا ہے کتنی مشکل سے پیسے اکٹھے کر کے وائلن لیا تھا آج میری فرسٹ میوزک کی کلاس تھی۔۔۔ وہ چھین کر لے گیا۔۔ بیلا رونے والی ہوئی پڑی تھی۔۔

اچانک حرم کے سامنے والی میز سے کوئی ٹکرایا تھا۔۔ وہ کوئی اور نہیں بلکہ واصے تھا۔۔ وہ سوری کرتا انکی طرف بڑھا۔۔

کیا ہوا واصے تم ٹھیک ہو نا۔۔؟؟ اور تمہارا چشمہ کہاں ہے۔۔؟؟ عرش نے واصے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔ واصے کی نظر کافی کمزور تھی تبھی وہ میز سے ٹکرا گیا تھا کیونکہ اسکا چشمہ غائب تھا۔۔

وہ لے گیا۔۔ واصے نے بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

کون۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔۔

رون۔۔۔ اور کون۔۔ واصے بھی جلا بیٹھا تھا۔۔

حرم کو اتنی سیڈ سی سیچویشن میں بھی ہنسی آگ ئی۔۔ رون واقعی بڑی پہنچی ہوئی چیز تھا۔۔

ہنس لو۔۔اور ہنسو سسٹر۔۔۔جب تمہارا اس سے پالا پڑا نا تب تمہیں پتا چلے گا۔۔

لیکن وہ اتنی چیزوں کا کرے گا کیا۔۔ حرم حیران تھی۔۔

بیچے گا۔۔اور پیسے خود رکھے گا۔۔جو سٹوڈنٹس اپنی چیزیں واپس لینا چاہیں انہیں ڈبل قیمت میں دیتا ہے۔۔ حالانکہ وہ انکی ہی چیز ہوتی ہے۔۔

کوئی اسکی کمپلین کیو نہیں کرتا۔ ؟؟

ہر کسی کو اپنی جان پیاری ہے۔۔ایک بار ریم کے گروپ کے ایک لڑکے جمی نے اسکی کمپلین کی تھی۔۔اسکے ساتھ کیا ہوا یہ تم نہیں جانتی۔۔ لیکن جو ہوتا رہے گا وہ اب تم دیکھ لینا۔۔

بس کرو اب۔۔اس منحوس کا نام مت لو میرے سامنے۔۔بیلا تپی بیٹھی تھی۔۔۔

اب کیسے ملے گا وائلن۔۔ عرش نے پوچھا۔۔

میں ریم کے پاس جا رہی ہوں۔۔ایک وہ ہی جو میری ہیلپ کر سکتا ہے۔۔بیلا نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔

لیکن وہ تو آپس میں دشمن ہیں نا رون اسکی بات کیوں مانے گا۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔۔

وہ بیسٹ فرینڈز بھی ہیں۔۔کیا تم نہیں جانتی۔۔بیلا نے کہا۔۔

اور حرم حیران رہ گئی۔۔ اتنی دشمنی کے باوجود بیسٹ فرینڈز۔۔

وشواس نہیں ہوتا ہے نا۔۔؟؟ بیلا نے جاتے جاتے کہا۔۔وہ انڈیا سے تھی۔۔۔اور کبھی کبھی ہندی کے لفظ استعمال کرتی تھی۔۔

But its A reality....

عرش نے کہا اور حرم سوچ میں پڑ گ ئی--

دن پر لگا کر اڑھ رہے تھے۔۔ حرم ایک ماہ لیٹ آئی تھی اور اسکا پچھلے ایک ماہ کا سلیبس رہتا تھا جسے وہ عرش واصے اور بیلا کے ساتھ مل کو کور کر رہی تھی-- وہ تینوں اسکی ہیلپ کر رہے تھے-- زیادہ وقت انکا لائبریری میں گزرتا تھا-- رون کے روز نئے قصے اسے سننے اور دیکھنے کو ملتے تھے-- کسی پر اسے بہت غصہ آتا اور کسی پر وہ ہنس ہنس لے لوٹ پوٹ ہو جاتی

تھی۔۔لیکن صد شکر ابھی تک ڈائریکٹلی اسکا رون ولن سے پالا نہیں پڑا تھا۔۔

اور ایک ایسا ہی دن تھا جب وہ رون تو کیا باقی سب کی نظروں میں بھی آگ ئی تھی۔۔

تین لیکچرز اور پھر ایک گھنٹے کی بریک کے بعد ایک لیکچر پوفیسر #جوزف کا ہوتا تھا۔۔ یہ لیکچر سٹڈی سے متعلق نہیں ہوتا تھا بلکہ اس لیکچر میں دنیا کے ہر ٹاپک پر بحث کی جاتی تھی۔۔ سٹوڈنٹس کے کریکٹر کو گریٹ بنانے کیلی ۓ پروفیسر مختلف ٹاپکس رکھتے تھے جن کے بارے میں لیکچر کے دوروان ان سے پوچھا جاتا تھا۔۔ اور اس لیکچر میں سارے ڈیپارٹمنٹس کے سٹوڈنٹس ہوتے تھے۔۔ صرف وہی جو اس لیکچر میں انٹرسٹ رکھتے تھے۔۔

حرم جو پروفیسر جوزف کے لیکچر اٹریکٹ کرتے تھے۔۔ن ئی نئی چیزوں کے بارے میں جاننے کو ملتا تھا۔۔

پوری کلاس میں خاموشی چھائی تھی-- اور پروفیسر مزہب کے بارے میں کچھ بتا رہے تھے کہ اچانک ایک آواز کلاس روم میں گونجی--

اللہ اکبر اللہ اکبر--

سب نے چونک کر دیکھا--آواز کہاں سے آرہی تھی--

پہلے تو حرم بھی حیران ہوئی پھر اچانک اسے کچھ یاد آیا تو اس نے اپنے بیگ میں ہاتھ مارا اور اس سے اپنا موبائل نکالا-

اشھد ان الہ ال اللہ---آواز متواتر سے گونج رہی تھی--

یہ ازان الارم تھا۔۔جو حرم نے اپنے موبائل پر لگایا ہوا تھا۔۔اسے ازان کا پتا نہیں چلتا تھا تو اس نے الارم لگا لیا۔۔جب جس نماز کا وقت ہوتا تھا تو ازان اسکے موبائل پر خود بخود شروع ہو جاتی تھی۔۔ اور اسے پتا چل جاتا کہ نماز کا وقت ہو چکا ہے۔۔اور اب ظہر کا وقت تھا۔۔تو ازان اپنے وقت پر ہو رہی تھی۔۔

What the hell is this..

پروفیسر نے چونک کر حرم کو دیکھا اور پھر غصے سے کہا۔۔

بند کر دو اسے۔۔ عرش نے پاس بیٹھی حرم کو کہنی ماری۔۔

حرم نے الارم بند کرنے کیلیئے ہاتھ بڑھایا۔۔ اور پھر اسکے دل کو جانے کیا ہوا کہ اسکا ہاتھ رک گیا۔۔

کچھ لوگ حیرت سے حرم اور اسکے ہاتھ میں پکڑے موبائل کو دیکھ رہے تھے۔۔ کیسی پر سکون آواز تھی۔۔

پروفیسر خود حرم کی جرات پر حیران ہوا۔۔

کلاس میں پیچھے چہ میگوئیاں سی ہو رہیں تھیں--

Silence...

پروفیسر نے غصے سے کہا اور سب خاموش ہو گۓ--

جبکہ حرم کی نظریں موبائل پر جمی تھیں۔۔اس کے لب آہستہ آہستہ ہل رہے تھے۔۔۔شاید وہ ازان کا جواب دے رہی تھی۔۔

حی الفلاح۔۔

آؤ کامیابی کی طرف۔۔

اذان متواتر سے ہو رہی تھی۔۔

اللہ اکبر۔ہ۔اللہ اکبر۔۔

اللہ سب سے بڑا ہے۔۔اور اللہ سب سے بڑا ہے۔۔

لاالہ ال اللہ۔۔

اوراس کے سواکوئی معبود نہیں۔۔

اذان ختم ہو چکی تھی۔۔الارم خود ہی بند ہو گیا۔۔

وہ اور اسکے ساتھ سینکڑوں نان مسلم سٹوڈنٹس کسی ٹرانس کی کیفیت سے باہر آئے تھے۔۔

Stand up..

پروفیسر نے حرم کی طرف اشارہ کیا۔۔

وہ کھڑی ہو گ ئی--

Whats your name..??

حجاب سے وہ اندازہ لگا چکے تھے کہ وہ ایک مسلم لڑکی ہے۔

Harram Noor..

حرم نے نام بتایا۔۔

Well sorry professer..

اب وہ سوری کر رہی تھی۔۔

مجھے کلاس کے بعد میرے آفس میں ملیے گا۔۔

پروفیسر نے کہا۔۔اور حرم کے ساتھ ساتھ واصے اور عرش کے پاؤں کے نیچے سے بھی زمین نکل گئی۔۔

اب وہ سر جھائے پروفیسر جوزف کے آفیس میں انکے ساتھ کھڑی تھی۔۔

کیاآپ جانتی ہیں لیکچر کے دوران اسکی طرح کی حرکت کرنامیرے رولز کے خلاف ہے۔۔ پرفیسر نے کہا۔۔

آئی نو پروفیسر۔۔ بٹ ازان کے دوران اسکی رسپیکٹ نا کرنا ہمارے مزہب کے رولز کے خلاف ہے۔۔ حرم نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا۔۔

رولز بریک کرنے پر میں آپکو بہت سٹریکٹ پنشمینٹ دے سکتا ہوں۔۔

اٹس اوکے پروفیسر۔۔مجھے کوئی ایشو نہیں۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔

پروفیسر چونکا۔۔

اور پنش مینٹ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ میں آپکو یونیورسٹی سے نکلوا دوں۔۔پروفیسر نے سختی سے کہا۔۔

حرم نے اب کی بار سر اور نگاہیں اٹھا کر پروفیسر کو دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔

جو اپنے مزہب کو ڈیفینڈ نہیں کر سکتا وہ خود کو کیا کرے گا۔۔ میں نے اپنا فرض نبھایا ہے

پروفیسر۔۔آئی ڈونٹ نو آپکا کیا مزہب ہے۔۔ اگر آپکا مزہب آپکا ضمیر آپکو اس بات کی اجازت دیتا ہے تو ٹھیک ہے۔۔ مجھے کوئی ایشو نہیں۔۔

اور پروفیسر جوزف اسکی بات سن کر حیران رہ گیا۔۔کوئی تو بات ہے اس لڑکی میں۔۔ وہ سوچ رہے تھے۔۔ کیونکہ انکے سوالوں کے جواب دینا کسی عام سٹوڈنٹ کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔

تو آپ تسلیم نہیں کریں گی کہ آپکی غلطی ہے۔۔

کیا واقعی میں غلط ہوں پروفیسر۔۔؟؟ حرم نے الٹا سوال کیا۔۔اگر آپکو لگتا ہے کہ میں نے آپکے

رولز بریک کرکے غلطی کی ہے تو اسکے لیئے میں آلریڈی آپ سے سوری کرچکی ہوں۔۔ بٹ اگر آپکو لگتا ہے کہ اذان کی ریسپیکٹ کر کے میں نے غلطی کی ہے تو ایکسٹریملی سوری۔۔اس بات کیلیئے

میں آپ سے معافی نہیں مانگ سکتی۔۔ حرم نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔

آپ مجھ سے بحث کر رہی ہیں۔۔پروفیسر نے کہا۔۔

سوری پروفیسر آپ میرے استاد ہیں۔۔۔اور ہمارے مذہب میں جو شخص آپکو ایک لفظ بھی سکھا دے تو آپ اس کے غلام بن جاتے ہو۔۔میری اتنی ہمت کہاں کہ میں اپنے استاد سے بحث کروں۔۔

کچھ تھا جو پروفیسر کے اندر رہوا تھا۔۔کچھ ہلا تھا اپنی جگہ سے۔۔شاید دل تھا جو دھڑکا تھا۔۔وہ اپنی چیئر سے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔

Now you can go... but next time be careful..

پروفیسر نے اسے جانے کا کہا۔۔۔

Thank you... professor..

حرم نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف چل پڑی۔۔ البتہ دروازے کے پاس وہ پھر رکی۔۔

پروفیسر۔۔۔۔ حرم نے پکارہ۔۔

پروفیسر جو کہ کبرڈ کی طرف منہ کر کے کھڑے تھے۔۔ چونک کر اسے دیکھا۔۔

لیکن اگر بات میرے مذہب اور میرے اللہ پر آئے گی تو میں چپ نہیں رہوں گی--- شاید آپ سے بحث بھی کرنی پڑھ جائے-- لیکن میرا خیال ہے کہ مذہب کو Base بنا کر جھگڑا کرنا بہت بڑی بے وقوفی ہے--

Good noon professor..

وہ مسکرا کر کہتی دروازہ پار کر گئی-- اور پرفیسر حیران و پریشان سا کھڑا رہ گیا--

----

کیا کہا پروفیسر نے---؟؟ عرش اور واصے جو اسکا باہر انتظار کر رہے تھے--اسے باہر آتا دیکھ کر اسکی طرف لپکے--

کچھ بھی نہیں۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔

کچھ نہیں کیا مطلب۔۔اتنی دیر سے وہ تمہیں چائے پلا رہے تھے کیا۔۔ عرش نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔۔

انہوں نے کہا کہ نیکسٹ ٹائم میں احتیاط کروں۔۔۔

کیا واقعی۔۔ واصے حیران ہوا۔۔وہ دونوں اسکے سارھ ساتھ چل رہے تھے۔۔ جبکہ حرم کا رخ لائبریری کی طرف تھا۔۔

سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اچانک انکے سامنے کوئی آیا۔۔

رون اپنی لمبی ٹانگ کی مدد سے گزرنے کا راستہ بند کر کے گرل سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔اسکے پیچھے اسکے دو چیلے کھڑے تھے۔۔ انہیں دیکھ کر ڈر کر عرش اور واصے ایک قدم پیچھے ہو گئے۔۔

یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔ حرم نے غصے سے کہا۔۔

کیا تم جانتی ہو میں کون ہوں۔۔رون نے حرم کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

No.. who are you...?

اور حرم کی بات سن کر رون سیدھا ہو گیا۔۔اسے تو پورا روما جانتا تھا پھر یہ کون تھی جو اسے نہیں جانتی تھی۔۔

I am Ron.. the Don..

رون نے شان سے کہا۔۔

اتنی ٹھنڈ میں بھی وہ بنا بازو کی شرٹ پہنے ہوئے تھا۔ ایک بازو پر بڑا سا اپنا کونڈا کا ٹیٹو بنا تھا جو اپنا بڑا سا منہ کھولے کھانے کو تیار تھا جبکہ دوسری بازو پر رون دی ڈون۔ انگلش میں لکھا تھا۔ لمبے لمبے بال تھے جو آنکھوں کے آگے اور کندھوں تک بکھرے پڑے تھے۔ ایک رومال اس نے اپنے ماتھے پر باندھا ہوا تھا۔

اچھا تو تم ہو وہ منگتے۔۔ جو بچوں سے انکی چیزیں چھین چھین کر بھاگتے ہو۔۔

ہاہہہ۔۔۔۔ کانفیڈنس تو چیک کرو حرم کا۔۔

اور اسکی بات ہر واصے اور عرش نے مشکل سے اپنا قہقہہ روکا۔۔

انہیں ہنستا دیکھ کر رون کو غصہ آگیا۔۔ لیکن اسے اس بات کی سمجھ نہیں آئی تھی کہ حرم نے اسے کیا بولا تھا۔۔

واٹ۔۔۔ کیا کہا اس نے۔۔ اسے غصہ کرتے دیکھ کر عرش اور واصے کی ہنسی کو بریک لگا۔۔

کیا بولا تم نے مجھے۔۔۔؟؟ وہ غصے سے حرم کی طرف بڑھا۔۔

منگتا۔۔۔ حرم نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔۔

واٹ ڈو یو مین بائے منگ۔۔تا۔۔ رون نے مشکل سے لفظ ادا کیا۔۔

خود ہی تو کہا ہے کہ تم ڈون ہو۔۔ پھر خود ہی ڈھونڈ لو مطلب بھی۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔

اور واپس جانے کیلیۓ مڑی کیونکہ وہ جان چکی تھی رون انہیں اب لائبریری تو جانے نہیں دے گا۔۔

رون نے اسکے بیگ کو پیچھے سے پکڑ کر کھینچا۔۔وہ گرتے گرتے بچی۔۔

رون سے پنگا۔۔رون نے اسکے سر پر تھپڑ مارا۔۔

جاؤ پہلے مطلب تو ڈھونڈ لو منگتے۔۔ حرم نے بھی غصے سے کہا۔۔ اور عرش اور واصے کے ساتھ سیڑھیاں اتر گئی۔۔ ڈر تو اسے بھی لگتا تھا رون سے۔۔ لیکن کیا کرتی وہ۔۔

اور ایک شخص ایسا بھی تھا جس نے سارا واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور حرم کی باتیں اسے ہنسنے پر مجبور کر گئی تھیں۔۔ رون اچانک اس پر پڑی۔ وہ ریم تھا۔۔ جو دور

کھڑا ہنس رہا تھا۔۔رون غصے سے اسکی طرف بڑھا کیونکہ ریم اردو جانتا تھا۔۔ وہی رون کی مدد کر سکتا تھا۔۔

وہ واپسی کیلیے ی ونیورسٹی کے مین گیٹ کی طرف بڑھ رہی تھی جب اسے حمزہ کی کال آئی۔۔

روما میں میرے جیسا کوئی ملا آپکو فرینڈ۔۔۔۔؟؟ وہ پوچھ رہا تھا۔۔

اور رون تو تمہارا ابھی کرتا دھرتا ہے۔۔۔ ...HD یہاں پر ہر انسان تمہارے جیسا ہے

رئی لی۔۔۔ حمزہ نے قہقہہ لگایا۔۔ یقین نہیں ہوتا۔۔اسے حیرت ہو رہی تھی۔۔۔اسکے اس طرح حیران ہونے پر یونیورسٹی میں اب تک ہونے والے سارے واقعات اسے سنادی ئے۔۔ اور وہ ہنس ہنس کر پاگل ہو گیا۔۔

کس کو منگتا بنا آئی ہیں آپ۔۔؟؟

دعا کرو اسے پتا نا چلے کہ منگتے کا مطلب کیا ہوتا ہے۔۔ نہیں تو وہ مجھے یونی کی سب سے اونچی بلڈنگ پر الٹا لٹکا دے گا۔۔۔ حرم نے ڈرتے ہوئے کہا۔۔

یہ آپکو پہلے سوچنا چاہیئے تھا نا۔۔

منہ سے نکل گیا پتا ہی نہیں چلا۔۔ حرم نے کہا۔۔

ویسے میں روما آنے کا سوچ رہا تھا۔۔ لیکن اب نہیں۔۔

کیوں۔۔ اب کیوں نہیں۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔۔

کیونکہ روما میں تو میرے جیسے بہت سے ہیں نا۔۔ لیکن اسلام آباد میں تو میرے جیسا میں ایک ہی ہوں نا۔۔ سنگل پیس۔۔اب اگر میں روما آگیا تو میرے اسلام آباد کا کیا بنے گا۔۔ حمزہ نے بتایا۔۔

ویسے کہہ تو تم ٹھیک ہی رہے ہو۔۔ حرم نے ہنستے ہوئے کہا اور گاڑی کی طرف بڑھ گ ئی۔۔

اگلے دن وہ پروفیسر جوزف کی کلاس میں گ ئی تو اس نے اپنا موبائل وائی بریشن پر لگا دیا۔۔اب وہ ڈیلی ایسا کرنے لگی۔۔ جب اذان ہوتی تو وائی بریشن کی وجہ سے اسے پتا چل جاتا اور وہ موبائل نکل کر ازان کا جواب دیتی۔۔ مگر مجال ہے جو اس دوران وہ کسی اور کی طرف دیکھ لیتی یا کسی کی بات سن لیتی۔۔ چاہت پروفیسر ہی اسے کیوں نا بلاتا وہ جواب ازان پوری ہونے کے بعد ہی دیتی تھی۔۔

دو لوگ تھے جو اسے اسطرح بہت نوٹس کرتے تھے۔۔ایک تو تھا پروفیسر۔۔جب بھی ازان کا وقت ہوتا۔۔وہ کچھ دیر کیلیئے خاموش ہو جاتے تھے۔۔۔کیونکہ اتنے دن حرم کو ایسطرح دیکھ کرانہیں بھی اندازہ ہو گیا تھا کہ ازان کا وقت ہے۔۔چنانچہ وہ حرم کی طرف دیکھتے ہوئے خود ہی خاموش ہو جاتے تھے۔۔اور دوسرا وہ شخص تھا۔۔جو مغرور شہزادے کے نام سے مشہور تھا۔۔ یعنی رومان شاہ۔۔نہ چاہنے کہ باوجود بھی جسکی نظریں بھٹک بھٹک کر حرم پر جارکتی تھیں۔۔

ایک میلا تھا جو یونیورسٹی کے مین کیمپس میں لگا ہوا تھا۔۔وجہ دو ہی لوگ تھے۔۔ریم اور رون۔۔

آج پھر بیٹ لگی تھی۔۔اور بیٹ یہ تھی کہ جو فٹ بال پہلے ڈھونڈ کے لائے گا وہ اگلے ایک مہینے تک ٹیم کا کیپٹن رہے گا۔۔

فٹ بال چھپایا گیا تھا۔۔اور انہیں یہ کہا گیا تھا کہ یونیورسٹی کی سب اونچی اور مین بلڈنگ پر رکھا ہے۔۔جو پہلے لائے گا وہ ونر ہوگا۔۔

رون اپنے لمبے بالوں سمیت شیطانی مسکراہٹ چہرے پر سجائے وہاں موجود تھا۔۔

ہارنے کیلیۓ تیار ہو جاؤ ریم۔۔اس نے ریم سے کہا۔۔

کس نے کہا میں ہارنے والا ہوں۔۔ریم نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تمہارے چہرے پر لکھا ہے۔۔ تمہاری نظریں بھٹکنا شروع ہو گئی ہیں-- تم تو گئے اب۔۔۔ رون نے قہقہہ لگایا۔۔ جبکہ ریم نے اسے حیرانی سے دیکھا۔۔ جانے اسکا اشارہ کس بات کی طرف تھا۔۔

چلو گیم کو تھوڑا انٹرسٹنگ بناتے ہیں۔۔ رون نے چلا کر کہا۔۔

ہوٹنگ کرتے ہوئے دونوں ڈیپارٹمنٹس کے سٹوڈنٹس ایک دم خاموش ہو گئے--

تو گیم میں ٹوسٹ یہ ہے کہ بلڈنگ کے اوپر چڑھنے کیلئے سیڑھیاں استعمال نہیں کی جائیں گی-- وہ بتا رہا تھا۔۔

ہیں سیڑھیاں نہیں استعمال کرنیں۔۔ تو بلڈنگ کے اوپر کیسے پہنچیں گیں۔۔ جمی نے حیرت سے پاس کھڑی شالے سے کہا۔۔

بلڈنگ کو ہی استعمال کریں گے بے وقوف۔۔ جیسے رون کرتا ہے۔۔ بندروں کی طرح۔۔ شالے نے بتایا۔۔

حرم سسٹر کہاں ہے۔۔ واصے نے پاس کھڑی عرش سے پوچھا۔۔

میں چھوڑ کر آئی ہوں۔۔ اس نے نماز پڑھنی تھی ظہر کی۔۔ prayer room اسے میں عرش نے بتایا۔۔ شور ہونے کے وجہ سے انہیں اونچا بولنا پڑھ رہا تھا۔۔

گیم شروع ہو چکی تھی۔۔ سٹوڈنٹس کی بھرپور ہوٹنگز میں وہ دونوں ایک دوسرے کے الٹ دو مختلف بلڈنگز کی طرف بھاگے تھے۔۔

رون نے ایک لمبی چھلانگ لگائی تھی اور ایک چھوٹی بلڈنگ پر چڑھنے کے بعد وہ بندروں کی طرح اچھل اچھل کر اب دوسری بلڈنگ پر چڑھ رہا تھا۔۔

البتہ ریم نظر نہیں آرہا تھا۔۔وہ جانے کہاں گیا تھا۔۔

وہ فل اسپیڈ سے کوریڈور میں بھاگ رہا تھا۔۔ یہ لائبریری والا پورشن تھا اس وقت یہاں کوئی بھی نظر نہیں آرہا تھا کیونکہ سبھی سٹوڈنٹس نیچے مجود تھے۔۔البتہ انکا شور یہاں تک سنائی دے رہا تھا۔۔فل اسپیڈ سے بھاگتے ہوئے اس نے ایک دم بریک لگائی تھی۔۔وہ ٹھٹھکا تھا۔۔دو قدم پیچھے ہو کر اس نے روم کی ونڈو سے روم کے اندر جھانکا تھا۔۔اور پھر وہ جہاں تھا وہیں پر پتھر کا ہو گیا۔۔پیچھے سے آتا شور اچانک کہیں دب گیا۔۔

وہ نماز پڑھ رہی تھی۔۔ خوبصورتی سے حجاب کی ہئے اس وقت اسکے چہرے پر انتہا کا نور تھا۔۔ اور رومان شاہ نے کبھی ایسا منظر دیکھا ہی نہیں تھا۔۔ وہ مسمرائی زہوا تھا۔۔ جانے کتنے لمحے وہ اسے ایسے ہی دیکھتا رہا تھا۔۔

اب وہ دعا مانگ رہی تھی۔۔ وہ جب سے یونیورسٹی آئی تھی اسکی توجہ اپنی جانب کھینچ رہی تھی۔۔ اس نے بہت کوشش کی تھی کہ وہ اسے دیکھ کر اسکے بارے میں نا سوچے۔۔ لیکن نا جانے کیوں اسکا دل کرتا تھا کہ وہ اسکے پاس جائے اس سے بات کرے۔۔ اسکے بارے میں جانے۔۔ لیکن پھر ازلی ایگو سامنے آجاتی۔۔

"ان مشرقی اور مسلمان لڑکیوں سے سوفٹ کے فاصلے پر رہنا چاہی ہئے-- انکے خون میں دھوکے بازی کے جراثیم ہوتے ہیں۔۔ اب مثال تم اپنی ماں سے ہی لے لو۔۔ وفادار ہوتی تو آج تمہارے پاس ہوتی۔۔۔"

آنی کے جملے اسکے کانوں سے ٹکرائے تھے۔۔اور وہ چونکا۔۔آنکھوں میں موجود حیرت دھیرے دھیرے نفرت میں بدلی۔۔اور وہ حرم کو شدید نفرت سے گھورتا آگے بڑھ گیا۔۔

وہ دونوں پچھلے 25 منٹس سے فٹ بال ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گ ئے تھے مگر مجال ہے جو انہیں وہ کہیں بھی ملا ہو۔۔

نیچے سارے سٹوڈنٹس بھی انتظار کر کر کے تھک چکے تھے۔۔فٹ بال کہاں چھپایا گیا تھا یہ کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔۔

ہیلو گائی ز۔۔۔وہ دونوں جس بلڈ نگ پر موجود تھے اسکے ساتھ والی بلڈ نگ سے آواز آئی۔۔

دونوں نے چونک کر دیکھا تو زی کو فٹ بال ہاتھ میں لی ئے مسکراتا دیکھا۔۔

اسے ڈھونڈ رہے ہو نا۔۔ تو آؤ لے لو۔۔ اگر میں پہلے پہنچ گ ئی تو کیپٹن میں ہو نگی۔۔ لیٹس گو۔۔ وہ بھاگ چکی تھی۔۔

او وشٹ۔۔ رون سپیڈ پکڑ چکا تھا جبکہ ریم مسکرا دیا۔۔ اب آئے گ امزہ۔۔ وہ کہتے ہوئے ان دونوں کے پیچھے بھاگا۔۔

نا جانے ان مغرب والوں نے یوں اچھلنا کودنا کہاں سے سیکھا ہے۔۔ حرم نے پاس کھڑی عرش سے کہا۔۔ کیونکہ وہ زی کو دیکھ چکی تھی۔۔ جسکے پیچھے رون اور ریم لگے ہوئے تھے۔۔

رون اسکے بالکل قریب پہنچ چکا تھا۔۔ وہ ہاتھ بڑھاتا اور اسے پکڑ لیتا تب ہی اچانک زی نے بلڈ نگ سے چھلانگ لگادی۔۔ شور کرتے سٹوڈ نٹس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گ ئیں تھیں۔۔ اگر وہ گر جاتی زمین پر تو اسکا کچھ بھی نہیں بچنا تھا۔۔ بھیانک خاموشی چھاگ ئی--

صرف گیم کیلی ئے کوئی اپنی جان دائو پر کیسے لگا سکتا ہے۔۔ حرم حیران تھی۔۔اچانک زی کی کمر پر مجود بیگ میں سے پیراشوٹ کھلا اور وہ اور اونچا اڑ گئی---

ہووووو۔۔وائو--- اچانک بھیانک خاموشی پھر شور میں ڈھل گئی--

وائوئو-- مزہ آگیا۔۔ حرم نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

اتنا مت ہنسو۔۔روان نے تمہیں یوں ہنستا ہوا دیکھا نا تو جہاں سے زی نے چھلانگ لگائی تھی نا وہاں لے جا کر وہاں سے تمہیں دکھا دے دے گا۔۔ عرش نے کہا۔

کچھ بھی کہو۔۔زی نے کمال کر دیا۔۔

جبکہ ادھر رون غصے سے آگ بگولا ہو چکا تھا۔۔زی زمیں کو چھو چکی تھی۔۔اور وہ فٹ بال کو اس سٹوڈنٹ کے ہاتھ میں پکڑا چکی تھی جسے پکڑانے پر گیمر ونر کہلاتا۔۔۔ حیران تو ریم بھی ہوا تھا اسے لگا تھا کہ وہ اسکی ہیلپ کرے گی فٹبال اسے پکڑائے گی۔۔ لیکن یہ کیا۔۔ یہاں تو الٹا ہی ہو گیا۔۔

وہ اب اپنا پیراشوٹ اتار رہی تھی۔۔

رون بھوکے شیر کی طرح اسکی طرف بڑھا۔۔

یہ تم دونوں نے قسم اٹھائی ہوئی ہے کی امیری گیم خراب کرنے کی۔۔اس نے زی کو گردن سے دبوچا۔۔

جس گیم میں ریم نا ہو وہ اس میں گھس کر اسے برباد کر دیتا ہے۔۔اور جس میں تم نا ہو صرف ریم ہو اس میں تم گھس جاتی ہو۔۔وہ غصے سے چلا رہا تھا۔۔

کوئی چھڑواؤ اسے۔۔زی کی ابلی ہوئیں آنکھیں دیکھ کر حرم نے کہا۔۔اور یہ ریم کہاں رہ گیا۔۔

اس سے پہلے کے واقعی زی اللہ کو پیاری ہوتی اسنے ایک زوردار لات رون کے گھٹنے پر ماری۔۔وہ کراہتا ہوا اسکی گردن چھوڑ کر اس سے دور ہوا۔۔

اپنی ہار برداشت نہیں ہوتی تم سے۔۔۔وہ رون کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔

لیکن جو تم نے کیا وہ چیٹنگ تھی۔۔رون گرایا۔۔

ہاہاہا۔۔ویری فنی۔۔ تمہارے منہ سے یہ ورڈ بالکل بھی سوٹ نہیں کرتا۔۔خود تم دنیا کے سب سے بڑے چیٹر ہو۔۔زی نے کھانستے ہوئے کہا۔۔

اگر زی نا آتی بیچ میں تو آج میں پکا جیت جاتا۔۔ریم نے آتے ہوئے کہا۔۔

میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں۔۔۔رون سے اپنی ہار واقی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔

ابھی تو پورے ایک ماہ تک میں تم دونوں کی کیپٹن ہوں۔۔جو میں کہوں گی تم دونوں کو ماننا پڑے گا۔۔وہ بھی فٹبال ٹیم کا حصہ تھی۔۔

سمجھے۔۔اب چلو گراؤنڈ میں پریکٹس کرنی ہے۔۔

Follow me guys...

وہ ادا سے کہتی آگے بڑھ گ ئی-- اور اسکے پیچھے فٹبال ٹیم کے کھلاڑیوں کے علاوہ اسکے شور کرتے فین بھی تھے۔۔ جو اسکی خوبصورتی پر مرتے تھے۔۔ جبکہ رون اور ریم حیرت سے ایک دوسرت کی طرف دیکھ کر رہ گ ئے---

----

آج تو کمال کر دیا زی نے۔۔ مزہ ہی آگیا سیر یسلی۔۔ کوئی تو ہے جوان دونوں کے مقابلے کی ہے۔۔ حرم نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

اوکے گائی ز۔۔ میں چلتا ہوں میرا جاب کا ٹائم ہو چکا ہے۔۔ واصے نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔ وہ پارٹ ٹائم جاب کرتا تھا۔۔۔ انفیکٹ یونیورسٹی کے 90% سٹوڈنٹس پارٹ ٹائم جاب کرتے تھے۔۔ وہ سیلف میڈ تھے۔۔۔

یہاں پر سب کتنا بزی رہتے ہیں نا۔۔ ایک میں ہوں کہ یہاں سے جانے کے بعد کوئی کام ہی نہیں ہوتا مجھے۔۔ حرم نے سوچا۔۔

بیلا کہاں ہے۔۔ وہ نظر نہیں آرہی۔۔ عرش نے پوچھا۔۔

وہ بتا رہی تھی کہ اس نے کسی ریسٹورینٹ میں جاب سٹارٹ کی ہے۔۔۔ اس لیئے وہ جلدی چلی جاتی ہے۔۔ واصے نے بتایا۔۔

اچھا کل آنے دو اسے۔۔ ٹریٹ لیں گے اس سے۔۔

وہ ہاسٹل میں نہیں رہتی تم لوگوں کے ساتھ۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔۔

نہیں اسے ہاسٹل لائف پسند نہیں۔۔ وہ ایک اپارٹمنٹ میں رہتی ہے۔۔اپنی مرضی سے سونا جاگنا۔۔ ویسے آج کل وہ رون کے عتاب سے بچی ہوئی ہے-- ورنہ توبہ توبہ انکا جھگڑا پورا کیمپس دیکھتا تھا۔۔ شاید وہ خود ہی اس سے ٹل کر رہ رہی ہے۔۔ عرش نے بتایا۔۔

کیا واقعی۔۔ حرم حیران ہوئی--

لیکن کیا رون کسی کو بخشنے والوں میں سے تھا۔۔؟؟

ہیلو بیلا۔۔۔وہ اپنے لمبے بالوں کی پونی کی ئے-- اپنی بتیسی نکالے بیلا کے سامنے موجود تھا۔۔

تم۔۔۔؟؟بیلا اسے وہاں دیکھ کر صحیح معنوں میں ڈر گ ئی تھی۔۔

نائی س ڈریس۔۔وہ اسکے ریسٹورینٹ کے یونیفارم جو کہ اس نے پہنا ہوا تھا اسکی طرف اشارہ کر کے بولا۔۔

تم یہاں کیا لینے آئے ہو۔۔؟؟وہ غصے سے اسکی طرف دیکھ کر بولی۔۔

رون سے آنے کی وجہ نہیں پوچھنی چاہی ئے-- بس اسے ویلکم کرنا چاہی ئے ڈئی ر۔۔

دیکھو یہاں کچھ الٹی سیدھی حرکت مت کرنا۔۔ بیلا کو وہ جاب بہت مشکل سے ملی تھی اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ اب کوئی مس ئی لہ ہو۔۔ اسکے فارد جو پیسے اسے بیجھتے تھے اس سے بس یونیورسٹی لا خرچہ پورا ہوتا تھا۔۔ اپنی خوابوں کو پورا کرنے کیلی ءے اس نے جاب سٹارٹ کی تھی۔۔ لیکن وہ رون کو دیکھ کر سمجھ چکی تھی کہ وہ اسکے ارمانوں پر پانی پھیرنے والا ہے۔۔

لسن رون۔۔ ہمارا جھگڑا یونی تک تھا۔۔ اور اب تو میں تمہارے راستے میں بھی نہیں آتی۔۔ تم یہاں سے جاؤ پ لیز۔۔ بیلا نے کہا۔

اووہو۔۔ فرش۔۔ ڈر کیوں رہی ہو۔۔ سیریسلی میں یہاں پر کچھ بھی الٹا سیدھا کرنے نہیں آیا۔۔ بس دیکھنے آیا تھا تم واقعی ہی یہاں پر ہو۔۔ رون نے معصومیت سے کہا۔۔

بیلا کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔۔ رون جو کمینہ شہ تھا وہ اچھی طرح جانتی تھی۔۔ اس لی ءے خاموشی سے دوسری طرف بڑھ گ ئی-- جبکہ وہ وہیں پر بیٹھ چکا تھا۔۔

ویٹر کو اشارہ کیا۔۔اسے پتا نہیں کس کس چیز کا آڈر دیا تھا۔۔اب آرام سے کھا رہا تھا۔۔

ٹھونس تو ایسے رہا ہے جیسے صدیوں سے بھوکا ہو۔۔بیلا اسے دیکھتے ہوئے بڑبڑائی--

کچھ دیر بعد ویٹر رون کے پاس کھڑا تھا اور رون نے اسے پتا نہیں کیا کہا تھا کہ ویٹر نے حیرانی سے بیلا کی طرف دیکھا جبکہ بیلا اسکے دیکھنے پر مسکرا دی۔۔

اوکے۔۔ یو مے گو۔۔ویٹر بل پر کچھ لکھتا رون سے کہتا آگے کی طرف بڑھ گیا۔۔جبکہ رون سیٹی بجاتا ایک عجیب سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے ہوا میں اچھلتا یہ جا وہ جا۔۔جبکہ بیلا نے اسکے جانے پر سکھ کا سانس لیا۔۔

وہ اپنے کمرے میں ٹہل رہی تھی۔۔ وجہ فرہاد تھا جو ابھی تک نہیں آیا تھا۔۔ شام سے رات ہو گ ئی تھی۔۔ اسکا فون بھی سوئچ آف جا رہا تھا۔۔ شانو بخش بابا کے ساتھ گھر چلی گ ئی تھی۔۔ جبکہ آپا اسے اکیلا چھوڑ کر نہیں گ ئی--اچانک اسکی نظر اس باکس پر پڑی جو زی نے اسے ٹرن پر دیا تھا۔۔ حرم نے ابھی تک وہ باکس اوپن کر کے نہیں دیکھا تھا کہ اس میں کیا ہے۔۔؟؟ وہ کچھ سوچتے ہوئے اسکی طرف بڑھی اور پھر اسے اٹھا کر آلتی پالتی مار کر بیڈ پر بیٹھ گ ئی-- اسے کھولا تو اندر سے ایک چھوٹا سا ٹیڈی بی ئی ر نکلا تھا جس پر سمائی ل لکھا ہوا تھا۔۔ بے اخیار اسے ہنسی آگ ئی-- اندر کچھ اور بھی تھا اس نے ہاتھ بڑھا کر نکالا تو وہ ایک چیک تھا۔۔ کسی بینک کا چیک۔۔ اماؤنٹ Euro 50 غور کرنے پر اسے احساس ہوا کہ رومان شاہ کے سائی ن تھے اس پر۔۔ لکھی تھی اس پر یعنی کل ملا کر 5000 تک پاکستانی روپے بنتے تھے۔۔ وہ حیران رہ گ ئی--

میری چاکلیٹ اتنی مہنگی تو نہیں تھی۔۔ مجھے کیا کرنا چاہی ئے-- میں اتنی بڑی رقم نہیں رکھ سکتی۔۔ وہ کچھ سوچتے ہوئے وہ اٹھ گ ئی--

----

اگلی صبح وہ سب سے پہلے بزنس ڈیپارٹمنٹ میں گ ئی تھی واصے کے ساتھ۔۔کیونکہ ابھی عرش نہیں آئی تھی۔۔

بزنس ڈیپارٹمنٹ جاکر اسے پتا چلا کہ ریم اور زی تو ابھی تک آئے ہی نہیں۔۔

ہمیں انکا انتظار کرلینا چاہی ئے-- وہ آتے ہی ہونگے۔۔واصے نے کہا تو وہ وہیں پر بیٹھ گ ئے-- پ ورے دس منٹ بعد اسے وہ آتا دکھائی دیا۔۔

بلیک جینز بلیو شرٹ پر بلیک جیکٹ پہنے۔۔بلیک گاگلز آنکھوں پر لگائے وہ ایک شان تفاخر سے چلتا آرہا تھا۔۔اسکے ایک سائیڈ پہ رزی تھی۔۔جس نے سیم ڈریسنگ کی تھی بس بلیو شرٹ کی جگہ پنک شرٹ پہنی تھی۔۔جبکہ دوسری جانب ڈیرک تھا۔۔

یہ لڑکا سٹوڈنٹس ہے یا کسی ہالی ووڈ مووی کا سپر سٹار۔۔حرم نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔۔

لگتا تو کچھ ایسا ہی ہے۔۔واصے کا رخ بھی اسی کی طرف تھا۔۔

جلدی چلو وہ چلا جائے گا۔۔حرم نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔انکی ابھی تک کبھی بات نہیں ہوئی تھی۔۔

ایکسیوزمی سر۔۔وہ اسکے پاس پہنچ کر بولی۔۔

رومان نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔اور پھر حرم کو دیکھ کر وہ حیران ہوا۔۔

یہ آپکا چیک۔۔جو اپنے مجھے ٹرن گفٹ کیا تھا۔۔وہ چیک آگے بڑھاتے ہوئے بولی۔۔۔

یہ آپکے لیئے ہے-- رومان نے اپنے گاگلز کو اتارتے ہوئے کہا اور چیک واپس نہیں لیا۔۔اس چیز کا ٹرن گفٹ جو رون نے آپ سے چھینا تھا۔۔

آئی نو سر۔۔بٹ میری چاکلیٹ اتنی مہنگی نہیں تھی۔۔وہ ٹیڈی بیئر میں رکھ چکی ہوں بٹ اسے نہیں رکھ سکتی۔۔

وہ تینوں اسکی بات سن کر حیران رہ گ ۓ-- سٹوڈنٹس توریم کے ٹرن گفٹ کیلی ۓ انتظار کرتے تھے-- انفیکٹ وہ چاہتے تھے کہ انہیں ہمیشہ مفت میں ایسا کوئی ٹرن گفٹ ملتا رہے-- اور ایک یہ لڑکی تھی جو اتنے دن گزرنے کے بعد اسے واپس کرنے آگ ئی تھی--

اووووہ-- تو اتنے دنوں بعد تمہیں یہ واپس کرنا یاد آیا-- زی نے طنز سے کہا-- اسکے لہجے میں اسکی خوبصورتی اور ریم کی دوست اور کزن ہونے کا غرور بولتا تھا--

آئی نو-- کافی دن گزرگ ۓ ہیں-- لیکن میں نے وہ باکس رات ہی اوپن کیا تھا--- رات ہی دیکھا یہ چیک بھی-- اس لی ۓ آج واپس کرنے آئی ہوں-- حرم نے سکون سے جواب دیا--

اٹس اوکے مس-- آپ رکھ لیں-- اسکی ضرورت پڑھ سکتی ہے آپکو-- ریم نے کہا--

اللہ کا شکر ہے۔۔میرے پاس سب کچھ ہے۔۔ یہ آپ کسی ایسے سٹوڈنٹ کو دے دیجیئے گا جسے اسکی شدید ضرورت ہو۔۔وہ آگے بڑھتی چیک زی کے ہاتھ کو پکڑ کر اس میں رکھ چکی تھی۔۔

افففف اتنا اٹیٹیوڈ۔۔زی کو اپنا غرور کہیں چبھتا محسوس ہوا۔۔

چلیں۔۔وہ واصے کی طرف دیکھتے کہتی آگے بڑھ گئی--

لسن۔۔۔ریم نے پیچھے سے اسے پکارا۔۔

یور نیم۔۔؟؟وہ پوچھ رہا تھا۔۔

حرم۔۔۔حرم نور۔۔وہ کہتے آگے بڑھ گئی--

جیسے ہی وہ سائی نس ڈیپارٹمنٹ میں واپس آئے تھے۔۔رون کسی جن کی طرح انکے سامنے آیا۔۔

کہاں سے آرہی ہو لٹل لیڈی۔۔وہ حرم کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔ حرم کا نام اس نے لٹل لیڈی رکھ دیا تھا۔۔جو حرم کو بہت چڑاتا تھا۔۔

آپ سے مطلب۔۔وہ غصے سے کہتے آگے بڑھی۔۔ بھلا رون ڈون کو کوئی اگنور کر کے جائے-- وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔

تبھی اس نے اسکے شولڈر پر موجود بیگ کو پیچھے سے پکڑ کر کھینچا۔۔وہ پھر گرتے گرتے بچی تھی۔۔

ارتنی بھی جلدی کیا ہے۔۔وہ اپنی بتیسی دکھاتے ہوئے بولا۔۔

اور تمہیں کس بے پرمیشن دی کہ میرے دشمن سے ملنے تم اسکے ڈیپارٹمنٹ میں جاؤ--اسکا اشارہ ریم کی طرف تھا۔۔

اب مجھے تمہاری پرمیشن لینی پڑے گی کہیں آنے جانے کیلیئے-- وہ حیران ہوتے ہوئے بولی۔۔

یس افکورس۔۔وہ مسکرایا۔۔

مائے فٹ۔۔حرم کونسا کم تھی۔۔اور یہی بات رون کو اسے تنگ کرنے پر مجبور کرتی تھی۔۔اسکا غصہ اسکے ایسپریشن۔۔خالص مشرقی تھے۔۔

جو اسے ابھی تک روما میں تو دیکھنے کو نہیں ملے تھے۔۔

تمہیں پتا ہے میں کون ہوں۔۔ میں ہوں رون دی ڈون۔۔اور تم مجھے غصہ دکھاتی ہو۔۔لٹل لیڈی۔۔

میں چھوٹی نہیں تم ایکسٹرا لمبے ہو۔۔ کھمبے۔۔وہ اسے چھ فٹ سے بھی اوپر قد پر چوٹ کر چکی تھی۔۔اور واصے کا قہقہہ نکل چکا تھا۔۔

واٹ۔۔؟؟

جی۔۔کھمبا صاحب۔۔ حرم نے اردو میں کہا۔۔

وہ واصے کو اسطرح ہنستا دیکھ کر آگ بگولا ہو گیا۔۔

واٹ ڈو یو مین بائے-- کھم۔۔ با۔۔وہ مشکل سے لفظ ادا کر کے بولا۔۔

رون دی ڈون خود ڈھونڈ لو مطلب۔۔ حرم نے منہ چڑاتے ہوئے کہا۔۔

اور رون نے آگے بڑھتے واصے کو اسکی گردن سے پکڑ کر اوپر اٹھا دیا۔۔

تم۔۔واصے تم اس لٹل لیڈی کے باڈی گارڈ ہو نا۔۔

تو پہلے تم مرو گے۔۔رون گرایا۔۔

چھوڑو مجھے۔۔واصے چلایا۔۔

رون چھوڑ دو اسکو۔۔ ہمیں کلاس میں جانا ہے دیر ہو رہی ہے۔۔ حرم نے منت کی۔۔

رون یہ کیا ہو رہا ہے۔۔ ریم پتا نہیں کب وہاں آیا تھا۔۔ رون کو یوں ہوا میں لٹکے دیکھ کر وہ آگے بڑھا۔۔

رون نیچے اتارو اسکو۔۔ ریم نے کہا۔۔

نو۔۔ نیور۔۔ پہلے یہ لٹل لیڈی مجھے بتائے کہ کھم۔۔۔ با۔۔ کیا ہوتا ہے۔۔؟

واٹ۔۔ ریم نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

ہاں۔۔ اس نے مجھے کھم۔۔ با۔۔ بولا اس نے حرم کی طرف اشارہ کیا۔۔

اف کورس۔۔ تم ہو ہی لمبے کھمبے۔۔

یہ بات کہتے ہوئے حرم کے چہرے کے زاویے واضح طور پر بدلے تھے۔۔اور ریم کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔۔

زرا پھر سے کہنا۔۔وہ اسکے پاس آیا۔۔

کیا۔۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔۔

یہی جو ابھی کہا۔۔وہ ہنس رہا تھا۔۔ جبکہ رون اسکے اس طرح ہنسنے پر حیران تھا۔۔ریم کی آنکھوں میں عجیب سی شرارت تھی۔۔

حرم بولنے لگی تھی لیکن اسکی نیلی آنکھوں میں چھپی شرارت کو دیکھ کر وہ رک گ ئی--

واٹ ایور۔۔وہ کہتی اپنی کلاس کی طرف بڑھ گ ئی--

مس نور۔۔ریم نے پکارا۔۔

وہ مڑی۔۔

You are the great...

آج تک کسی نے رون کو اتنی کنفیوژن میں نہیں ڈالا۔۔ جتنا کہ آپ نے۔۔وہ ہنس رہا تھا۔۔

جبکہ رون اسے اس طرح دیکھ کر حیران ہو رہا تھا۔۔اس نے واصے کی گردن چھوڑی۔۔واصے نے اللہ کا شکرادا کرتے ہوئے واں سے سپیڈ ماری تھی۔۔جبکہ رون نے ریم کے پاس آکر اسکی گردن پکڑلی۔۔

یہ کیا ہو رہا تھا۔۔؟؟وہ گرایا۔۔

کیا۔۔؟؟ریم نے معصومیت سے پوچھا۔۔

ویل۔۔کھمبا از دی بیسٹ نیم فار یو۔۔

Ron is the khamba..

ریم کہتا ہوا اسپیڈ مار چکا تھا۔۔

ریم تم بچو گے نہیں۔۔رون اسکے پیچھے بھاگا۔۔

وہ کلاس میں آئی تو ایک کارڈ اسکی سیٹ پر اسکا منتظر تھا۔۔

حرم نے چاروں طرف نظریں دھوڑائیں--

This is for you..

سو نگ اور چینگ جو دو چائی نز جڑواں بہنیں تھیں۔۔اس سے پیچھے والی سیٹ پر بیٹھتی تھیں۔۔ حرم کو دیکھتے ہوئے چی نگ نے کہا۔۔

اوکے۔۔۔ حرم نے مسکرا کر کہا اور اپنی سیٹ پر بیٹھ گ ئی-- ک ارڈ اٹھایا۔۔اور اسے کھولا۔۔

You are the great Ash.. and your smile is always cute..

وہی دو لائی نوں پر لکھا گیا تھا۔۔اور آخر میں ایک سمائی ل سٹیکر بنا ہوا تھا۔۔۔

حرم کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ اسے غصہ کرنا چاہی ئے ی ا نہیں۔۔

کون ہے آخر یہ شخص جو مجھے ایش سمجھ رہا ہے۔۔وہ سوچ رہی تھی۔۔اتنی دیر میں پروفیسر کلاس میں آگئے اور اس نے کارڈ بیگ میں ڈال لیا۔۔

♥♥♥♥♥♥♥

رون آج پھر بیلا کے ریسٹورینٹ جا چکا تھا۔۔انفیکٹ آج تو اسکے ساتھ اسکے دونوں چیلے بھی تھے۔۔بیلا نے دور سے دیکھنے پر ہی اکتفا کیا تھا۔۔۔وہ پاس نہیں گئی تھی۔۔ رون نے بھی اپنے فرینڈز کے ساتھ شرافت سے لنچ کیا تھا۔وہ انکا آڈر لینے بھی نہیں گئی تھی۔۔ اور پھر وہ مسکراتا۔ بیلا کو ہاتھ سے بائے بائے کرتا یہ جا وہ جا۔ کچھ تو گڑ بڑ ہے۔۔ آخر چل کیا رہا ہے اسکے دماغ میں۔۔ وہ سوچ رہی تھی۔۔

حرم۔۔۔فرہاد اسے پکارتا ہوا کمرے میں آیا۔۔وہ کتابوں میں سر دیے بیٹھی تھی۔۔

جی۔۔ فرہاد کو آتا دیکھ کر وہ بولی۔۔

جلدی سے ریڈی ہو جاؤ--

کیوں کہیں جانا ہے کیا۔۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔۔

ہاں۔۔ میرا دوست اور کولیگ رہتا ہے یہاں ارباز۔۔اسی کے گھر ڈنر پر جانا ہے۔۔ وہ جب سے ہم یہاں آئے ہیں تب سے انوائیٹ کر رہا ہے-- میں نے سوچا آج چلتے ہیں-- فرہاد نے بتایا--

ابھی جانا ہے۔۔؟؟ شام کے چھ بج رہے تھے۔۔ حرم نے پوچھا۔۔

جی۔۔ تیار ہوتے اور پھر وہاں پہنچنے تک ایک گھنٹا تو لگ ہی جانا ہے۔۔ میں آتا ہوں تم ریڈی ہو جاؤ--

لیکن میں پہنوں گی کیا۔۔؟؟ مجھے تو خود تیار بھی نہیں ہونا آتا۔۔ حرم نے رونی صورت بنا کر کہا۔۔

کچھ بھی پہن لو۔۔ تم پر سب کچھ سوٹ کرتا ہے۔۔ اور تیار ہونے کی کیا ضرورت ہے تم ایسے ہی بہت اچھی لگتی ہو۔۔ فرہاد نے اسکے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔۔ بس لپ اسٹک لگا لینا۔۔

ہممم۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔ حرم نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔ اور اپنی وارڈروب کی طرف چلی گئی۔۔ جلدی تیار ہونا پلیز۔۔ فرہاد کہتا چلا گیا۔۔

پورے چالیس منٹ بعد وہ اسکے کمرے میں آیا تھا۔۔خود تیار شیار ہو کر۔۔

وہ کنفیوز کنفیوز سی آئینے کے سامنے کھڑی تھی۔۔

حرم ریڈی ہوگئی۔۔ وہ کہتا آگے بڑھا اور پھر ٹھٹھک کر وہیں رک گیا۔۔

زمین کو چھوتی سفید گھیرے دار فراک ٹائپ میکسی میں۔۔لمبے بال جو کمر کو چھو رہے تھے۔۔ جنہیں وہ فولڈ کر رہی تھی۔۔ پنک اورنج شیڈ کی لپ اسٹک لگائے وہ سادگی میں بھی سیدھا اسکے دل میں اتری تھی۔۔

سوری تھوڑا لیٹ ہوگئی۔۔ وہ مجھ سے ڈریس نہیں سیلیکٹ ہو رہا تھا۔۔

اب وہ حجاب کر رہی تھی۔۔ فرہاد چلتا ہوا اسکے عین پیچھے جاکر کھڑا ہوگیا۔۔

وائٹ اور بلیو ڈنر سوٹ میں بےشک وہ کمال لگ رہا تھا۔۔ وہ ویسے ہی چھا جانے والی شخصیت رکھتا تھا اور جب کسی خاص موقع پر تیار ہوتا تھا تو حرم توبہ ہی کرتی تھی کہ مردوں کو اتنا وجیہہ نہیں ہونا چاہیئے۔۔۔

وہ اب حجاب کر چکی تھی جبکہ وہ آئینے میں بھی اسی کا عکس دیکھ رہا تھا۔۔

کیا تمہیں پتا ہے حرم تم کتنی پیاری لگ رہی ہو۔۔؟ وہ پوچھ رہا تھا۔۔

ابھی تک تو کسی نے بھی نہیں بتایا۔۔ آپ بتا دیں ہادی۔۔ حرم نے شرارت سے کہا۔۔اب وہ آئی لائنر نکال رہی تھی۔۔

یہ۔۔ مجھے ٹھیک طرح سے لگانا نہیں آتا۔۔ حرم نے کہا۔۔

ادھر دو مجھے۔۔ فرہاد نے اسکے ہاتھ سے لائنر لیا۔۔

میں لگا دیتا ہوں۔۔ وہ کہتے ہوئے اسے کھول رہا تھا۔۔

ہادی آپکو۔۔ کیا واقعی۔۔ حرم حیران ہوئی۔۔

جی مجھے لگانا آتا ہے۔۔اب آرام سے آنکھیں بند کرو اور چپ کر کے کھڑی ہو جاؤ۔۔

یقین نہیں ہوتا ایک ڈاکٹر۔۔ حرم نے جان بوجھ کر بات درمیان میں چھوڑ دی۔۔

مس حرم نور آپ جانتی نہیں ہیں کہ ڈاکٹر فرہاد آغا کیا کیا کر سکتا ہے۔۔اب چیک کرو۔۔

حرم نے آنکھیں کھول کر آئینے میں دیکھا۔۔ ایک دم فٹ لگا تھا۔۔

تھینک یو سو مچ ہادی۔۔وہ مسکرائی۔۔

مائے پلیژر۔۔ فرہاد اسکے طلسم سے باہر نکلنے کیلیئے اس سے باتیں کر رہا تھا ورنہ دل تو کر رہا تھا کہ اسے سامنے بٹھا کر صدیوں دیکھتا رہے۔۔

چلیں۔۔وہ کوٹ اٹھاتے ہوئے بولی۔۔اور فرہاد آگے بڑھ گیا۔۔

راستے میں فرہاد نے ایک جگہ گاڑی روکی۔۔

کیا ہوا ہادی۔۔۔ حرم نے پوچھا۔

ابھی آیا۔۔۔ وہ پھولوں والی شاپ کی طرف اشارہ کرتے ادھر بڑھ گیا۔۔

ہیلو میم۔۔اچانک ایک چودہ پندرہ سال کے لڑکے نے حرم کی سائیڈ والے شیشے پر ناک کیا۔ شیشہ آدھے سے زیادہ کھلا ہوا تھا۔۔۔

یس۔۔ حرم نے چونک کر دیکھا۔۔

This is for you..

ایک خوبصورت سا کارڈ وہ اسکی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔۔ حرم اسے کھولے بنا ہی جان گئی تھی کہ وہ کارڈ کس کے نام پر تھا۔۔

رکو۔۔ بات سنو۔۔ حرم اسے پکارتی ہی رہ گئی لیکن وہ رکا نہیں۔۔

"پتا ہے یہ وائٹ ڈریس ہمیشہ سے تمہاری کمزوری تھا۔۔۔ آج پھر بہت عرصے بعد تم اپنے اصل یعنی شہزادی کے روپ میں آئی ہو۔۔۔

Aish...the royal princess..

حرم نے خاموشی سے کارڈ اپنے بیگ میں ڈال لیا۔۔

تبھی کار دروازہ کھولتے ہوئے فرہاد اندر آیا۔۔ ایک خوبصورت سے بکے کو اس نے ڈیش بورڈ پر رکھا۔۔ اور گاڑی آگے بڑھا دی۔۔

تم جو بھی ہو اب تمہیں میرے سامنے آنا ہو گا۔۔وہ سوچ رہی تھی۔۔وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسے کارڑ بیجھنے والے میں کم اور ایش نام میں زیادہ دلچسپی ہوتی جا رہی تھی۔۔

پتا ہے آنی یونیورسٹی میں ایک ن ئی لڑکی آئی ہے۔۔ سائنس ڈیپارٹمنٹ میں۔۔ رومان نے ڈائنگ ٹیبل پر ڈنر کرتے ہوئے کہا۔۔

آنی چونکی۔۔پہلی بار ریم کے منہ سے وہ کسی لڑکی کا زکر سن رہی تھیں۔۔

یونیورسٹی میں تو سینکڑوں نئی لڑکیاں آتی ہیں۔۔ اس میں بتانے والی کیا بات ہے۔۔ زی نے جواب دیا۔۔

نہیں۔۔ وہ الگ ہے تھوڑی۔۔ سب سے۔۔۔ اسکا روز سے جھگڑا ہوتا ہے۔۔ رئیلی اتنے فنی فنی نام سجیسٹ کرتی ہے اسکے لیئے۔۔

کون ہے وہ۔۔ آنی نے درمیان سے اسکی بات کاٹی۔۔

حرم نور نام ہے اسکا۔۔ ریم نے بتایا اور زی نے چونک کر اسے دیکھا۔۔ وہ سمجھ رہی تھی کہ شاید وہ بیلا کا زکر کر رہا ہے۔۔

تم سے کہا تھا نا کہ مسلم لڑکیوں سے دور رہا کرو تم دونوں۔۔۔ وہ اچھی لڑکیاں نہیں ہوتی۔۔ آنی نے غصے سے کہا۔۔

اور ریم کے زہن میں نماز پڑھتی حرم کا چہرہ گھوم گیا۔۔ وہ اچھی کیسے نہیں ہو سکتی۔۔ بالکل اپنے ہولی نام کی طرح ہولی لگتی ہے۔۔ وہ سوچ رہا تھا۔۔

جانتے ہو ناتمہاری ماں۔۔۔

I know Aani.. and plzz close this topic now.. i know very well.. i hate muslim Girls.. so please Dnt worry..

وہ غصے کہتا اٹھ کر باہر نکل گیا۔۔ جبکہ آنی اسے پکارتی ہی رہ گ ئی--

----

وہ#ٹریوی_فاؤنٹین کے سامنے کھڑے تھے---

حرم کسی طلسم کے زیرِاثرفاؤنٹین سے نکلنے والے پانی کو دیکھ رہی تھی-- پھر دھیرے دھیرے وہ آگے بڑھی--

انکاڈنر جوکہ فرہاد کے دوست کے گھر تھا بہت اچھا رہا تھا--ارباز بھائی کی وائف اریبا بھابھی بہت اچھی تھیں-- حرم انہیں بہت پسند آئی تھی-- سات بجے سے نو بجے تک وہ وہاں رکے تھے-- پھر وہ واپسی کیلیئے نکل آئے-- آج فرہاد کا ارادہ اسے روما گھومانے کا تھا-- دونوں بہت بزی ہو گئے تھے-- کہیں آنے جانے کا وقت ہی نہیں ملتا تھا--اور آج حرم کے ہادی نے حرم کی ایک اور وش پوری کی تھی--

ہادی--مجھے یقین نہیں ہو رہا-- کیا واقعی--میں اس جگہ پر موجود ہوں--وہ فاؤنٹین کے پانی میں ہاتھ ڈالتے ہوئے پوچھ رہی تھی-- شدید ٹھنڈ کی وجہ سے

پانی یخ ٹھنڈا تھا۔۔حرم نے فوراً ہاتھ واپس کھینچ لیا۔۔اور فرہاد اسکی اس حرکت پر مسکرا دیا۔۔

اب آگیا یقین۔۔۔وہ پوچھ رہا تھا۔۔

جی آگیا۔۔وہ اب فاؤنٹین کے گرد گھوم کر اسکا جائزہ لے رہی تھی۔۔

جبکہ فرہاد کی نظریں اس پر جمی تھیں۔۔ ایک سیڑھی چڑھنے کے بعد اب وہ فاؤنٹین کے کنارے پر بیٹھ چکا تھا۔۔ رات کا ساڑھے نو بجے تھے۔۔ ٹھنڈ بڑھ رہی تھی۔۔ کچھ لوگ آرہے تھے جبکہ کچھ نے واپسی کا ارادہ کر لیا تھا۔۔ وہ اپنی زمین کو چھوتی فراک کو ہاتھ سے پکڑ کر اوپر اٹھاتے اسکے پاس آ کر بیٹھ گئی۔۔ اسکی گھیرے دار فراک کسی آبشار کی طرح فاؤنٹین کی سیڑھیوں پر پھیل گئی۔۔

اور محبتوں کے راج ہنس کا جوڑا مکمل ہو گیا۔۔چاندنی رات کا طلسم زدہ منظر۔۔جو دیکھتا پتھر کا ہو جاتا۔۔

تھینک یو سو مچ ہادی۔۔وہ اسکی طرف دیکھ کر مسکرائی۔۔

کس لیۓ۔۔ وہ بھی مسکرا کر پوچھ رہا تھا۔۔

اور حرم تھوڑی پر ہاتھ جماۓ اسکا چہرہ دیکھنے میں مگن تھی۔۔۔ بے شک اسکی یونیورسٹی میں ہالی ووڈ کے ہیروز جیسے اور ان سے بھی پیارے ہزاروں لڑکے تھے لیکن جو بات اسکے ہادی میں تھی۔۔ وہ شاید کسی میں بھی نہیں تھی۔۔ وہ مشرقی وجاہت کا شاہکار تھا۔۔ جس کے آگے مغرب کا حسن اسے پھیکا پڑتا نظر آرہا تھا۔۔

ہر چیز کیلیۓ۔۔ وہ پھر مسکرائی۔۔ اور اس بار فرہاد اسکی ہنسی میں کھویا۔۔ایک آوارہ سا جگنو انکے سامنے آ کر رکا۔۔ رات کے

وقت میں وہ ننھا سا دیا کس قدر سحر انگیز لگا تھا یہ کوئی حرم سے پوچھتا۔۔

واؤؤؤ۔۔ حرم کی شہد رنگ آنکھیں حیرت سے تھوڑی اور بڑی ہوگئیں۔۔

ہادی موبائل۔۔ حرم نے آہستہ سے اشارہ کیا۔۔

فرہاد نے موبائل نکالا۔۔اور جگنو کو حیرت اور مسکراہٹ سے دیکھتے ہوئے۔۔ دونوں ہاتھوں کو پیالے کی شکل بنا کر جگنو کو قید کرتے۔۔۔ وہ حرم کے اس لمحے کو اپنے موبائل میں قید کر چکا تھا۔۔ لیکن حرم جگنو کو قید نا کر سکی۔۔ وہ ننھا سا دیا جلدی سے آگے بڑھ گیا۔۔

سنا ہے دن میں اسے #تتلیاں ستاتی ہیں۔۔”

’’سنا ہے رات کو # جگنو ٹھہر کر دیکھتے ہیں اسے۔۔

فرہاد اسکے مسکراتے چہرے کی طرف دیکھ کر بولا۔۔

آپکو شاعری بھی آتی ہے۔۔ حرم حیران ہوئی۔۔

تم پاس رہو گی تو سب کچھ سیکھ جاؤں گا۔۔ وہ مسکرایا۔۔

پتا ہے ہادی میں سوچتی ہوں کہ اگر آپ میری زندگی میں نا آتے۔۔ یا آپ میرے پاس نا ہوتے تو آج میں کہاں ہوتی۔۔ وہ فرہاد کے کندھے پر سر ٹکا کے بولی۔۔

کہاں۔۔؟؟

شاید نادر کی قید میں ہوتی۔۔زندگی کو تڑپ رہی ہوتی۔۔ یا پھر تڑپ تڑپ کر اب تک مر چکی ہوتی۔۔

ششششش۔۔۔فرہاد نے اسے چپ کروایا۔۔آئندہ ایسی بات مت کرنا۔۔ ایسا کچھ بھی نہیں ہوا نا۔۔ پھر سوچا بھی مت کرو۔۔ میں ہوں نا اب تمہارے پاس۔۔۔ موت کو بھی پہلے مجھ سے گزرنا پڑے گا تم تک جانے کیلیئے۔۔ وہ گمبھیر لہجے میں بول رہا تھا۔۔

آپکو پتا ہے آپ دنیا کے سب سے اچھے فرینڈ ہیں۔۔۔انفیکٹ بیسٹ فرینڈ ہیں۔۔ہمیشہ ایسے ہی میرے ساتھ رہیئے گا۔۔ مجھے آپکے علاوہ اب اور کچھ بھی نہیں چاہیئے۔۔وہ اب التجا کر رہی تھی۔۔

ہواؤں نے شور مچایا تھا۔۔ ابھی وہ اس سے محبت نہیں کرتی تھی۔۔جب محبت کرتی تو کیا کرتی۔۔؟؟

اور فرہاد اندر تک سرشار ہوا تھا۔۔

تبھی روئی کے نازک گالوں نے انہیں چھوا تھا۔۔

Snow falling..

وہ بھی ٹریوی فاؤنٹیں پر۔۔ وہ حیران ہوئی۔۔

وہاں پھرتے کہیں جوڑوں نے اس راج ہنس کے جوڑے کو رشک کی نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔

اچانک ان پر فلیش لائیٹ پڑی تھی۔۔ ایک فوٹو گرافر نے انکی تصویر بنا ڈالی تھی۔۔

This is the best photo of my life....

وہ فوٹو گرافر مسکرایا تھا۔۔

And this is for you beautiful Angle...

وہ تصویر حرم کی طرف بڑھا کر بولا۔۔ تصویر اسے دینے کے بعد وہ چند قدم پیچھے ہوا اور ایک کلک کیا۔۔

And this is for me.. Specially for my beautiful grany.. who loves eastern lovers..

اور یہ میرے لیے ہے۔۔وہ دوسری تصویر کی طرف اشارہ کرکے بولا۔۔

خاص طور پر میری بیوٹیفل سی گرینی کیلیئے جنہیں مشرقی جوڑے بہت پسند ہیں۔۔ وہ کہتا آگے بڑھ گیا۔۔

وہ دونوں اسکی بات پر مسکرادیئے۔۔

کیا آپ لوگ ایسے ہی بیٹھ سکتے ہیں۔۔اچانک ایک لڑکی انکے پاس آئی تھی۔۔

وہ ایکچوئیلی میں آرٹ کی سٹوڈنٹ ہوں۔۔ ایک پورٹریٹ بنانا چاہتی تھی۔۔ اس جگہ کا۔۔اس نے کچھ فاصلے پر لگے اپنے قانوس کی طرف اشارہ کیا۔۔ مجھے سمجھ نہیں آیا کہ کس سین کا بناؤ۔۔ آپ دونوں کو ایسے بیٹھے دیکھا تو لگا اس سے زیادہ خوبصورت نظارہ میں نے اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھا۔۔ وہ بتارہی تھی۔۔

پورٹریٹ وہ بھی رات کو۔۔ حرم حیران ہوئی--

جی۔۔۔بہت ٹف ورک ہے۔۔ تبھی میں کرنا چاہتی ہوں۔۔ویسے بھی آپکے ڈریس کی دودھیا روشنی ہر چیز پر بھاری ہے۔۔وہ اسکے سفید فراک کی طرف اشارہ کر کے بولی۔۔

کیا واقی وا ساتھ بیٹھے اتنے اچھے لگ رہے تھے کہ باقی ہر منظر پسِ منظر چلا گیا۔۔

سوری آج نہیں۔۔ ہمیں گھر جانا ہے۔۔ کافی رات ہو چکی ہے۔۔اور ہمارا گھر بھی کافی فاصلے پر ہے۔۔ فرہاد نے مسکرا کر معزرت کی۔۔

اووو ہو۔۔اٹس اوکے۔۔ آپ لوگ نیکسٹ کب آئیں گے اس جگہ پر--- مجھے بتا دیں-- میں اس دن آجاؤں گی--

آپ کسی کا بھی پورٹریٹ بنا سکتی ہیں۔۔ یہاں کافی لوگ ہیں۔۔۔ حرم نے کہا۔۔

جو چیز آپ لوگوں میں نظر آئی مجھے۔۔ وہ آئی تھنک اب تک کہیں بھی نظر نہیں آئی۔۔ وہ لڑکی بتا رہی تھی۔۔

ٹھیک ہے۔۔ آپ کسی اور دن پورٹریٹ بنا لیجیے گا۔۔ فرہاد نے مسکرا کر کہا۔

کب۔۔۔ مجھے ڈیٹ اور ڈے کنفرم بتا دیں۔۔

اور فرہاد نے اسے نیکسٹ saturday کا ٹائم بتا دیا۔۔

تھینک یو۔۔وہ مسکرائی--

چلیں ہادی۔۔۔وہ اس طلسماتی منظر سے نکلنا چاہتی بھی تھی اور نہیں بھی۔۔لیکن اسنو کی وجہ سے سردی بڑھ گ ئی تھی--

فرہاد محسوس کر چکا تھا کہ اسے ٹھنڈ لگ رہی ہے۔۔وہ اپنا کوٹ گاڑی میں چھوڑ آئی تھی-

فرہاد نے اپنی موٹی جیکٹ اتار کر اسے پہنائی-- اور اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے واپس جانے کیلیئے قدم بڑھا دیے--

رکیے۔۔۔پلیز۔۔۔لڑکی نے پیچھے سے کہا۔۔

وہ دونوں پلٹے۔۔

آپ لوگ لورز ہیں یا۔۔وہ پوچھ رہی تھی۔۔

بیسٹ فرینڈز۔۔۔فرہاد نے کہا۔۔

ہزبنڈ اینڈ وائف آلسو۔۔حرم نے مسکرا کر جواب دیا۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ لڑکی ان دونوں کے بارے میں کچھ غلط تاثر قائم کرے۔۔

اور فرہاد نے حیرانی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔ یعنی وہ اس رشتے کو مانتی تو تھی۔۔۔

Awesome Couple..

وہ مسکرائی-- پھر جب تک وہ گاڑی میں بیٹھ کر وہاں سے چلے نہیں گئے وہ انہیں دیکھتی رہی--

اور یہ ایک ایسی داستان کا آغاز تھا--- حرم اور ہادی کی داستان--- جسے روما برسوں یاد رکھنے والا تھا--

----

ہادی گاڑی روکیں پلیز-- جلدی--- حرم جسکی نگاہیں رات کو بھی گاڑی کے شیشے سے باہر کا نظارہ کر رہیں تھیں-- اچانک ایک منظر پر نظر پڑی تو حیران رہ گ ئی--

وہ وہی تھے--- وہی دونوں-- ریم اور رون--- دونوں سڑک کے ایک طرف بنے پتھر کے بینچ پر بیٹھے ایک کاک ٹیل شئیر کر رہے تھے-- دونوں ہنس ہنس کر باتیں کر

رہے تھے-- رات کے ساڑھے دس بجے--- اسنو فالنگ میں وہ دنیا جہان سے الگ تھلگ بیٹھے پتا نہیں کونسی یادیں تازہ کر رہے تھے--

کیاہوا---فرہانے پوچھااور گاڑی کو بریک لگائی---

میں ابھی آتی ہوں--وہ کہتے گاڑی سے اتری اور دونوں کی طرف بڑھ گ ئی---

پہلی نظراس پر رومان شاہ کی پڑی تھی--اور پھر پلٹنا بھول گ ئی-- فراک کو دونوں ہاتھوں سے اوپر اٹھائے وہ غصے سے انکی طرف بڑھ رہی تھی--

کیاوہ خواب دیکھ رہا تھا--کیاوہ سچ میں حرم نور تھی--

کیاہوا۔۔رون نے ہنستے ہوئے اسکے کندھے پر مارا جو ایک دم خاموش ہو گیا تھا۔۔اور پھر اسکی نظروں کا پیچھا کرتے اسکی نظر بھی حرم پر پڑی۔۔ وہ اچھل پڑا۔۔

Little leady...

اس وقت یہاں۔۔

رون کے بچے۔۔ جھوٹے۔۔وہ رون کی طرف دیکھ کر چلائی۔۔رومان کی طرف اس نے دیکھا بھی نہیں۔۔

تم نے تو کہا تھا کہ یہ میرا دشمن ہے۔۔اس نے اشارہ ریم کی طرف کیا۔۔اور میں آئندہ اسکے ڈیپارٹمنٹ میں نا جاؤں۔۔اور خود اس وقت اسکے ساتھ یہاں کیا کر رہے ہو۔۔؟؟ حرم کو سچ میں غصہ آیا ہوا تھا۔۔

روما میں طلسم بھکرتا ہے۔۔وہ ایک طلسماتی شہر ہے۔۔جو وہاں جاتا ہے وہ وہیں کا ہو کر رہ جاتا ہے۔۔اور زیبا مما نے کہا تھا۔۔

ہماری حرم کسی طلسم سے کم ہے کیا۔۔۔۔نتاشہ بھابھی نے کہا۔۔

دو طلسم آپس میں ٹکرانے والے ہیں۔۔دیکھتے ہیں کون جیتے گا۔۔حمزہ نے کہا۔۔

اور واقعی آج وہ دو طلسم آپس میں ٹکراگ ئے تھے۔۔ ایک حرم نور کا طلسم اور ایک روما کا طلسم۔۔۔ اور انکے ٹکرانے سے ایسی روشنی پیدا ہوئی تھی جس نے رومان شاہ کو پتھر کا بت بنادیا تھا۔۔ اسکی سدھ بدھ کھو چکی تھی۔۔

رون اور حرم ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے۔۔ وہ کچھ بھول رہی تھی۔۔ لیکن وہ اپنی سماعت کھو چکا تھا۔۔

وہ چاندنی میں نہائی۔۔ نگر نگر پر طلسم بھکراتی وہ ساحرہ تھی جسکا پورا کا پورا طلسم رومان شاہ پر ایک ہی وار میں کسی تیز برستی طوفانی بارش کی طرح پڑھا تھا جس میں وہ سر سے پاؤں تک بھیگ چکا تھا۔۔۔ ایسی جادوئی بارش جس میں بھیگ کر وہ مکمل طور پر مسمرائز ہوا تھا۔محبت آسیب کی طرح نازل ہوئی۔۔ اور وہ تڑپ بھی نا سکا۔۔

نگاہیں اسکے حجاب کے ہالے میں صاف وشفاف چہرے پر جمی تھیں۔۔ طلسماتی آنکھوں کے ساحر نے اسے ایسا باندھا کہ وہ پل بھی نا سکا۔۔

وہ واپس بھی جا چکی تھی۔۔

”ہے لو۔۔ یہ دیکھو میں نہیں مانتا تمہیں۔۔ہے لو۔۔لک ایٹ می۔۔پورے غرور سے کھڑا ہوں تمہارے سامنے۔۔ بالکل سیدھا۔۔جھکا کر دکھاؤ مجھے اپنے سامنے۔۔اے محبت سنا تم نے۔۔کہاں رہتی ہو۔۔؟؟ آؤ ڈھونڈو مجھے۔۔جھکا کر دکھاؤ مجھے اپنے آگے۔۔اگر جھکا دیا تم نے میرا سر تو مان جاؤں گا تمہیں۔۔“وہ ہنسا تھا۔۔ شدید قہقہہ لگا کر۔۔ لو مائے فٹ۔۔۔

یہ وہ الفاظ تھے جو اس نے کہے تھے۔۔اسی روڈ پر۔۔اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر۔۔اس نے مزاق اڑایا تھا کبھی محبت کا۔۔تو آج وقت نے اسکے الفاظ اسکے منہ پر دے مارے تھے۔۔ مغرور شہزادے کا غرور ٹوٹا۔۔اس نے کبھی محبت کو پکارہ تھا۔۔آج محبت سرتان کر اسکے سامنے کھڑی تھی۔۔

ریم۔۔ہے ریم۔۔۔رون نے پکڑ کر اسے ہلایا۔۔وہ جا چکی ہے۔۔

اور وہ ایک طلسم سے باہر آیا تھا۔۔ کیا وہ اتنی جلدی محبت کے سامنے اپنا سر جھکا سکتا تھا۔ کیا وہ کوشش نہیں کرے گا اس طلسم سے نکلنے کی۔۔ یہ تو وقت ہی بتا سکتا تھا۔۔

اور اگلی صبح وہ عرش اور واصے کے ساتھ مل کر گراؤنڈ میں بیٹھی ان لوگوں لی میچ پریکٹس دیکھ رہی تھی۔۔

اونچی ٹیل پونی کیئے زی ان لڑکوں کے ساتھ پریکٹس کرتی بالکل لڑکا ہی لگ رہی تھی--

She is awesome..

حرم نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

تم اتنی جلدی ہر کسی کی تعریف کیسے کر لیتی ہو۔۔؟؟ عرش نے اس سے پوچھا۔۔

جو چیز تعریف کے لائق ہو اسکی تعریف کر دینے میں کہا پرابلم ہے۔۔؟؟ وہ الٹا سوال کر گئی۔۔۔

رون نے ایک کک ماری فٹبال کو وہ اڑتا ہوا زی کو لگا۔۔اس نے جان بوجھ کر کیا تھا ایسا۔۔

ہاہاا۔۔رون چیٹنگ کر رہا ہے۔۔ حرم نے کہا۔۔

وہ کب چیٹنگ نہیں کرتا۔۔ واصے نے جواب دیا۔۔

Ron... The cheater..

حرم نے گراؤنڈ سے ہی آواز لگائی۔۔

کیوں زخمی شیر کے زخموں پر نمک چھڑک رہی ہو۔۔ عرش نے اسے منع کیا۔۔

ریم نظر نہیں آرہا۔۔وہ گراؤنڈ میں دیکھتے ہوئے بولی--

آجائے گا وہ بھی--

اور پھر ہوا میں اڑتا ہوا فٹبال آیا تھا۔۔اس سے پہلے ان لوگوں کو کچھ سمجھ آتا فٹبال اپنی تیز رفتار کے ساتھ۔۔ ٹھاہ کی آواز سے۔۔ حرم کے سر پر لگا۔۔

سی۔۔وہ تڑپ کر رہ گ ئی۔۔ دماغ تھا کہ پورا کا پورا گھوم گیا تھا۔۔

عرش اور واصے دونوں کے منہ حیرت سے کھل گ ئے تھے۔۔

مزہ آیا لٹل لیڈی۔۔رون خباثت سے مسکرا رہا تھا۔۔

I will kill you..

وہ غصے سے چلا کر اٹھی۔۔ لیکن شدید چکر آنے کے باوجود دوبارہ بیٹھ گ ئی۔۔

دماغ ہلانا۔۔رون کے پاس ایسا ٹیلنٹ ہے جو لوگوں کے دماغ ہلا سکتا ہے۔۔

حرم کو کچھ اور تو نظر نہیں آیا اس نے اپنا بلیک شوز نکالا جسکی دو انچ کی ہیل تھی اور پھر پوری طاقت سے رون کو دے مارا۔۔

جوتا اسے لگا تھا۔۔ لیکن تھوڑا سا۔۔ وہ بچ گیا تھا۔۔ لیکن حرم کو پتا نہیں تھا کہ وہ کتنی بڑی غلطی کر چکی ہے۔۔

رون نے غصے سے اسکا جوتا اٹھایا۔۔ ایک خاموش پراسرار سی نگاہ اس پر ڈالی اور پھر سپیڈ پکڑ لی۔۔

ہاہہہہ۔۔۔ میرا جوتا۔۔ وہ چلائی۔۔

یہ مارنے سے پہلے سوچنا تھا نا۔۔ عرش نے کہا۔۔

رون رکو۔۔وہ چلائی۔۔ لیکن تب تک وہ بہت دور جا چکا تھا حرم نے دوسرا جوتا اتار کر وہیں رکھا اور رون کے پیچھے بھاگی۔۔اب رون اسے پورے روما کی سیر کروانے والا تھا وہ بھی ننگے پاؤں--

♥♥♥♥♥♥♥

حرم اسکے پیچھے بھاگ بھاگ کر تھک چکی تھی۔۔ لیکن رون اسکے ہاتھ نہیں آیا تھا۔۔اسے وہ جوتا بہت عزیز تھا کیونکہ وہ فرہاد لے کر آیا تھا اسکے لیے--

جب وہ مکمل تھک چکی تو بزنس ڈیپارٹمنٹ میں سیڑھیوں پر بیٹھ کر رونا شروع ہو چکی تھی۔۔ یعنی کہ حد تھی بے وقوفی کی بھی۔۔

اور تبھی وہاں داخل ہوتے رومان کی نظر اسکی پڑی تھی۔۔وہ جو کل رات سے شدید پریشان تھا۔۔ اور کوشش کر رہا تھا کہ اب اسکا سامنا حرم سے نا ہو۔۔اسے اپنے ہی ڈیپارٹمنٹ میں یوں روتا ہوا بیٹھا دیکھ کر اسکی طرف بڑھا۔۔

کیا ہوا مس نور۔۔۔؟؟وہ بے چینی سے بولا تھا۔۔ اور حرم نے سر اوپر اٹھایا تھا۔۔آنسو ضبط کرنے کی وجہ سے اسکی آنکھیں گلابی ہو رہیں تھیں۔۔

کچھ نہیں۔۔وہ ایک جھٹکے سے اٹھی تھی۔۔اور اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھی۔۔

اسے گلابی آنکھوں کے ساتھ دیکھ کر رومان کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔

پلیز بتائیں۔۔وہ اسکے پیچھے ہوا۔۔

رون میرا جوتا لے گیا ہے۔۔وہ رکی

پچھلے ایک گھنٹے سے بنا جوتے کے میں اس بر فیلی زمین ہر گھوم رہی ہوں۔۔

اور رومان نے اسکے پاؤں کی طرف دیکھا جو واقعی جوتوں کی قید سے آزاد تھے۔۔۔ ناجانے کیوں ایک دم اسے شدید غصہ آیا۔۔

آپ رکیں میں لے کر آتا ہوں۔۔ وہ کہتا ہوا چلا گیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ رون اس وقت کہاں ہو گا۔۔

اسکے جانے کے بعد اسے واصے اور عرش اپنی طرف آتے دکھائی دیئے۔۔

کہاں تھی تم۔۔ ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گ ئے ہیں تمہیں۔۔ وہ دونوں اسکے قریب آ ئے۔۔

یہ لو یہ پہن لو سسٹر۔۔واصے نے ایک باکس سے جوتے نکال کر اسکے سامنے کی ئے-- وہ سیم ویسے ہی تھے جسکے ساتھ کا ایک جوتا رون لے گیا تھا لیکن وہ بلیک کی بجائے براؤن کلر میں تھے--

نہیں مجھے اپنا جوتا واپس چاہی ئے--

واصے صرف تمہارے لی ئے یہ ابھی مارکیٹ سے لے کر آیا ہے--عرش نے کہا--

وہ مجھے ہادی نے لا کر دی ئے تھے-- مجھے وہی چاہیئے-- وہ بضد تھی--

ٹھیک ہے وہ بھی مل جائے گا لیکن پلیز یہ تو پہن لو-- دیکھو کتنی ٹھنڈ ہے-- اور سٹوڈنٹس بھی تمہیں دیکھ رہے ہیں--

عرش کی بات پر حرم نے سر اٹھا کر اپنے آس پاس دیکھا۔۔واقعی سٹوڈنٹس اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔انفیکٹ کچھ تو ہنس بھی رہے تھے۔۔حرم نے کچھ سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔

رون۔۔۔وہ کمرے کا دروازہ غصے سے کھولتا ہوا اندر داخل ہوا۔۔

اوو ریم تم۔۔کم۔۔رون اسے دیکھ کر خباثت سے مسکرایا۔۔

اسے تنگ کیوں کر رہے ہو۔۔ریم نے غصے سے پوچھا۔۔

کیسے۔۔۔؟؟روان نے معصومیت سے کہا۔۔

جوتاواپس کرواسکا۔۔ریم کہتاہوااسکے کبرڈ کی طرف بڑھاوہ جانتاتھاروان چھینی ہوئی چیزیں اسی کبرڈ میں رکھتا ہے۔۔

نومین۔۔روان آگے بڑھ کراسکے روستے میں کھڑاہوگیا۔۔

میں کہہ رہاہوں نااسکاجوتاواپس کردو۔۔

روان ایک بارچیزلے لے تو واپس نہیں کرتا۔۔اور تمہیں اسکی اتنی فکر کیوں ہورہی ہے۔۔

وہ رورہی تھی۔۔اسے اپناجوتابہت عزیز ہے۔۔ریم نے کہا۔۔

روز بہت سے لوگوں کو رلاتا ہوں میں۔۔رون نے قہقہہ لگایا۔۔

شٹ اپ رون۔۔جوتا واپس کرو اور نیکسٹ اسے تنگ مت کرنا۔۔

اووہو۔۔جاؤ نہیں کرتا واپس جو کرنا ہے کرلو۔۔۔ اور تمہیں کیوں اتنی تکلیف ہو رہی ہے اسکے رونے پر۔۔ کیا لگتی ہے وہ تمہاری۔۔ ؟؟ انفیکٹ وہ میرے ڈیپارٹمنٹ کی ہے۔۔ میں جو چاہے کروں۔۔۔ تم ٹانگ مت اڑاؤ۔۔ رون نے بیڈ پر لیٹتے ہوئے کہا۔۔

تو تم اسطرح نہیں مانو گے۔۔

میں کسی طرح بھی نہیں مانوں گا۔۔رون نے صاف جواب دیا۔۔

اچھا۔۔ریم غصے سے اسکی طرف بڑھااور ایک زوردار گھونسا اسکے ناک پر مارا۔۔

رون کو اس سے اتنے شدید ردعمل کی توقع نہیں تھی۔۔

اچھا تو تمھیں فائٹ کرنی ہے۔۔ رون نے لیٹے لیٹے اسکے سینے پر ایک لات رسید کی ریم لڑکھڑا کر پیچھے ہوا۔۔

وہ جلدی سے اٹھا تکیے کے نیچے رکھا ہوا جوتا نکالا اور ہاسٹل کی کھڑکی سے سر نیچے نکالا۔۔

ہے ٹام۔۔۔اس نے نیچے کھڑے ٹام کو بلایا۔۔جو اسکا ایک چیلا تھا۔۔

یہ جوتا ایسی جگہ پر پھینک دو جہاں سے کوئی اسے ڈھونڈ نا پائے۔۔

سٹاپ رون۔۔ ریم اسکی طرف بڑھا لیکن تب تک وہ جو تا کھڑ کی سے نیچے اچھال چکا تھا۔۔ جسے ٹام کیچ کر چکا تھا اور اب وہ باہر کی طرف بھاگ چکا تھا۔۔

تمہیں میں بعد میں پوچھوں گا۔۔ ریم نے گراتے ہوئے کہا۔۔

آرام سے آنا۔۔ روما کی سیر کر کے۔۔ میں تب تک یہیں پر ہوں۔۔ رون نے خباثت سے مسکراتے ہوئے کہا اور ریم غصے سے مٹھیاں بھینچتا وہاں سے چلا گیا۔۔

اسکے بعد رون بیلا کے ریسٹورینٹ جا پہنچا تھا۔۔ اکیلا نہیں بلکہ اسکے ساتھ آٹھ سٹوڈنٹس اور بھی تھے۔۔ بیلا نے ہمیشہ کی طرح اس سے دور رہنا مناسب سمجھا تھا۔۔

وہ اب ایک ٹیبل پر بیٹھ چکے تھے۔۔۔کچھ دیر بعد ویٹر نے انہیں لنچ سیر و کیا تھا۔۔ان لوگوں نے سکون سے لنچ کیا۔۔اسکے بعد ایک سٹوڈنٹ چلتا ہوا بیلا کے پاس آیا۔۔

تم بہت اچھا کام کر رہی ہو۔۔گاڈ بلیس یو۔۔وہ نم آنکھوں سے کہتا وہاں سے چلا گیا۔۔جبکہ بیلا حیران رہ گ ئی۔۔ یہ ہو کیا رہا ہے۔۔؟؟ وہ سوچ رہی تھی لیکن سمجھ سے باہر تھا۔ کتنی دفعہ اس نے سوچا کہ ڈائریکٹ رون سے جا کر پوچھ لے۔۔ کہ وہ روز یہاں کیوں آتا ہے۔۔ لیکن رون سے خود بات کرنا مطلب۔ آ بیل مجھے مار والا حساب تھا۔۔ اس لیئے وہ خاموش ہی رہی۔۔

ٹام وہ جوتا لے کر اڑ چکا تھا۔۔اس سے پہلے ریم اس تک پہنچتا اس نے جوتے پر پٹرول ڈال کر اسے آگ لگا دی۔۔وہ ایک سنسان جگہ تھی جہاں اس نے اپنی بائیک روکی تھی۔۔ اور پھر اسی سے ہی پٹرول نکالا تھا۔۔

ریم نے جب یہ دیکھا تو اسکا غصے سے برا حال ہو چکا تھا۔۔ وہ تو جوتے کو ٹھیک سے دیکھ بھی نہیں پایا تھا کہ وہ کیسا تھا۔۔

اب ٹام رون کی طرح کھڑا کمینوں کی طرح ہنس رہا تھا۔۔

اوراس سے پہلے وہ بائیک پر بیٹھ کر وہاں سے بھی اڑتا ریم نے اسے گردن سے دبوچا۔۔ اب اسکی کون کون سی ہڈی ٹوٹتی یہ تو صبح یونیورسٹی میں پتا چل سکتا تھا۔۔۔

____

حرم بہت ہی خراب موڈ کے ساتھ گھر واپس آئی تھی لیکن وہ جب وہ اندر داخل ہوئی تو وہ حیران رہ گئی۔۔ سامنے فرہاد بیٹھا تھا اور وہ شانو اور آپا کو اپنے فون پر کوئی ویڈیو دکھا رہا تھا۔۔ جسے دیکھ کر ان سب کا ہنس ہنس کر برا حال ہو چکا تھا۔۔

وہ حیرانگی سے سب کو سلام کرتی وہیں بیٹھ گ ئی۔۔

آج آپ جلدی آگ ئے ہادی۔۔ حرم کو اسے اس وقت گھر میں دیکھ کر حیرت ہوئی تھی ورنہ وہ شام کو ہی آتا تھا۔۔

کیوں واپس چلا جاؤں کیا۔۔ وہ مسکراتا ہوا پوچھ رہا تھا۔۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔ آپ لیٹ آتے ہیں نا اس لیئے۔۔

کھانالاؤں تمہارے لیئے حرم۔۔ آپا نے پوچھا۔۔

جی.جی۔۔لائیں لائیں۔۔ آج تو حرم کو کافی بھوک لگی ہوگی۔۔ فرہاد نے شرارت سے کہا۔۔

حرم انکے اس طرح ہنسنے اور معنی خیزی انداز میں باتیں کرنے پر حیران ہورہی تھی۔۔

نہیں مجھے بھوک نہیں میں کچھ دیر سوناچاہتی ہوں۔۔وہ وہاں سے بہانہ بناکر اٹھی تھی۔۔مبادہ کہیں ہادی کی نظر اسکے جوتوں پر ناپڑ جائے۔۔

اس نے کمرے میں داخل ہونے کے بعد دروازہ بند کرلیا۔۔اور پیچھے کب سے کنڑول کی ئے ہادی کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔۔

جب حرم رون کے پیچھے بھاگی تھی تبھی اسکے موبائل پر فرہاد کی کال آئی تھی-- وہ اپنا بیگ اپنا موبائل سب کچھ وہیں چھوڑ گئی تھی--

Haadi is calling..

عرش نے نمبر چیک کیا تھا اور وہ جانتی کہ ہادی حرم کا کزن ہے جو حرم نے اسے بتایا تھا--

اس نے کال ریسیو کی--

حرم کہاں ہے--؟؟ایک اجنبی آواز سن کر وہ چونکا تھا--

ہاہاہا--آپکو دیکھنا ہے وہ کہاں ہے--؟؟ عرش نے پوچھا--

جی کہاں ہے وہ--؟؟فرہاد نے پریشانی سے پوچھا--

اور عرش نے وہ ویڈیو جو حرم گراؤنڈ میں میچ کھیلتے سٹوڈنٹس کی بنا رہی تھی تاکہ جا کر وہ فرہاد اور سب کو دکھائے۔۔ عرش نے وہ فرہاد کو سینڈ کردی۔۔ جب رون نے اسے فٹبال مارا تھا تب موبائل واصے کے ہاتھ میں تھا۔۔

رون کے فٹبال مارنے اور حرم کا اسکو جوتا اتار کر مارنے کے علاوہ حرم کا اسکے پیچھے بھاگنے تک کا سارا سین ریکارڈ تھا۔۔

فرہاد کا تو ویڈیو دیکھنے کے بعد ہنس ہنس کر برا حال تھا۔۔اور وہی ویڈیو جب اس نے گھر آ کر آپا اور شانو کو دکھائی تو انکی بھی یہی حالت تھی۔۔ کسی کو یقین نہیں آرہا تھا کہ حرم ایسی حرکتیں بھی کر سکتی ہے۔۔

اگلے دن وہ یونیورسٹی گئی تو اسے سب سے پہلے ملنے والا شخص ریم تھا جو گیٹ پر ہی اسکا انتظار کر رہا تھا۔۔

اسے آتا دیکھ کر وہ اسکی طرف بڑھا۔۔

ہیلو مس نور۔۔ گڈ مارننگ۔۔ وہ اسکے پاس آتے ہوئے بولا۔۔

مارننگ۔۔ حرم نے نپے تلے انداز میں جواب دیا۔۔ اب تک اسکا موڈ ٹھیک نہیں ہوا تھا۔۔

ایم سوری۔۔ کل میں آپکا جوتا آپ تک نہیں پہنچا سکا۔۔ ایکچوئلی رون بہت ہی کمینا ہے۔۔ اس نے آپکے جوتے کا کیا کیا وہ تو میں آپکو نہیں بتا سکتا لیکن یہ نئے جوتے ہیں۔۔ سیم کلر۔۔ سیم نمبر۔۔ سیم ڈیزائن۔۔ وہ شاپنگ بیگز میں جوتے نکالتے ہوئے بولا۔۔

آپ یہ رکھ لیں۔۔اس نے جوتے حرم کی طرف بڑھائے۔۔

اٹس اوکے مسٹر رومان شاہ۔۔میں نے نیو لے لی ئے ہیں۔۔ انفیکٹ واصے نے لا کر دیے تھے۔۔ اور رومان نے بھی تو واصے سے ہی اسکا دوسرا جوتا لے کر اسی ڈیزائن کے جوتے بنوائے تھے۔۔

بٹ یہ ویسے ہی ہیں۔۔۔ جیسے آپ چاہتی تھیں۔۔ جیسے آپکے پہلے تھے۔۔

لیکن یہ ہادی تو نہیں لے کر آئے نا۔۔ اور میں نے کہا نا مجھے نہیں چاہیئے۔۔ اینڈ تھینکس الوٹ آپ نے اتنی ہیلپ کی میری۔۔ وہ کہتی اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھ گئی۔۔

آج وہ پکا ارادہ کر کے آئی تھی کہ آج وہ رون کے منہ نہیں لگے گی۔۔ لیکن وہ بھلا کب پیچھا چھوڑنے والا تھا۔۔

ہائے لٹل لیڈی۔۔ وہ کسی جن کی طرح اسکے سامنے آیا۔۔

حرم بنا دیکھے اسکے پاس سے گزرنے لگی۔۔

کیا ہوا آج کچھ بولو گی نہیں۔۔

رون میرے منہ نا لگو تم۔۔ جو ہو چکا انف ہے۔۔ وہ غصے سے بولی۔۔

تمہارے جوتے کے ساتھ میں نے کیا کیا یہ نہیں جانو گی تم۔۔ وہ جان بوجھ کر اسے چڑا رہا تھا۔۔

حرم۔۔ عرش اسے دیکھتے ہوئے اسکے پاس آئی--

مڈٹرم ایگزامز شروع ہو رہے ہیں۔۔ عرش نے دھماکہ کیا۔۔

کیا۔۔وہ حیران ہوئی--

ہاں جلدی چلو۔۔ تمہیں شیڈول دکھاتی ہوں۔۔وہ کہتے ہوئے حرم کا ہاتھ پکڑ کر لے گئی--

جبکہ رون بھی انکے پیچھے پیچھے ہوا۔۔

ہے لٹل لیڈی۔۔ گونگی ہوگئی ہو کیا۔۔ جو بول نہیں رہی۔۔

وہ چپ نہیں رہ سکتا تھا۔۔ تبھی بولتے ہوئے انکے پیچھے لگا ہوا تھا۔۔

لگتا ہے گونگی کے ساتھ بہری بھی ہوگئی ہو۔۔ اسے خاموش دیکھ کر وہ بولا۔۔

نوٹس بورڈ پر سٹوڈنٹس کا ایک جگمٹا لگا تھا۔۔

سب شیڈول چیک کر رہے تھے۔۔

ویسے اگر تم چاہو تو ہم کوئی ڈیل کر سکتے ہیں۔۔ وہ بول رہا تھا۔۔

تبھی حرم کی نظر اچانک ایک سائیڈ پر کھڑے دو سٹوڈنٹس پر پڑی تھی۔۔ جو عجیب عجیب نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔

ہے وہ رہا رون۔۔

Ron the looser..

وہ کچھ کہہ رہے تھے۔۔ جو حرم کو سنائی دے گیا تھا لیکن رون کا دھیان نہیں تھا۔۔

اب کافی سٹوڈنٹس کی نظریں انکے موبائل پر تھیں۔۔۔ اور وہ حرم کو ستائشی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔۔ جبکہ رون کی طرف دیکھ کر سب کا قہقہہ بلند ہو رہا تھا۔۔

رون کی نظر بھی ان پر پڑی تھی۔۔ وہ انہیں ہنستا دیکھ کر وہ خود پر غصے سے انکی طرف بڑھا۔۔

وہ ڈر کر وہاں سے بھاگ گ ئے--

Harram.. You are the great..

تبھی اسکی وہ دو جڑواں چائینز کلاس میٹ اسکی طرف بڑھیں تھیں-- انکے ہاتھ میں بھی موبائل تھا--

What a wonderful scene..

چینگ نے مسکراتے ہوئے کہا-- جبکہ حرم حیران ہو رہی تھی کہ آخر ہو کیا رہا ہے-- سب اسے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں-- ؟؟

پھر اسکی نظر سونگ کے ہاتھ میں پکڑے موبائل پر پڑی اور پھر ویڈیو دیکھ کر وہ حیران رہ گ ئی--

اسکا رون کو جوتا مارنے پھر رون کا اسکا جوتا اٹھا کر بھاگنے اور پھر اسکا رون کے پیچھے بھاگنے کا سین بار بار دکھایا جا رہا تھا۔۔

رون نے اسے فٹبال مارا تھا وہ سین ایڈٹ کر دیا گیا تھا۔۔۔

جب حرم نے خود کی پاگلوں والی حرکت دیکھی تو ہنسی اور پھر ہنستی چلی گ ئی۔۔ اسے پتا نہیں تھا کہ وہ سین کتنا فنی تھا۔ وہ تو کل سے منہ بنائے پھر رہی تھی لیکن اچانک اسکا موڈ یہ سین دیکھ کر فریش ہو چکا تھا۔۔

تب تک رون بھی وہ سین ایک سٹوڈنٹ کا موبائل چھین کر اس میں دیکھ چکا تھا۔۔اور پھر غصے سے حرم کی طرف بڑھا اسے لگا تھا کہ یہ سب حرم نے کیا ہے بدلا لینے کیلی ئے--

بھاگو حرم۔۔۔ عرش نے رون کو اپنی طرف آتے دیکھا تو کہا۔۔اور حرم نے ہنسنا بند کر کے عرش کے ساتھ وہاں سے سپیڈ ماری۔۔

یہ ویڈیو لیک کس نے کی۔۔وہ بھاگتے ہوئے عرش سے پوچھ رہی تھی--

واصے نے ایڈٹ کرنے کے بعد اس فیس بک گروپ میں ڈال تھی جس میں یونیورسٹی کے دو ہزار سے بھی اوپر سٹوڈنٹس ہیں۔۔ عرش نے بتایا۔۔

اتنی لائیکس اور کمینٹس مل چکے ہیں کل سے کہ مزہ آگیا۔

وہ دونوں یونیورسٹی سے باہر نکل چکی تھیں۔۔

اب کہاں جائیں۔۔ حرم نے پوچھا۔ کیونکہ رون تو آج ہماری گردن مروڑ دے گا۔

پانچ منٹ بعد یہاں پاس کے سٹیشن سے ٹرین گزرے گی۔۔ دس منٹ کے فاصلے پر بیلا کا اپارٹمنٹ ہے وہاں چلتے ہیں۔۔۔ اسے بھی یہ گڈ نیوز سناتے ہیں۔۔ کہ رون کا پوری یونیورسٹی میں تماشہ بن چکا ہے۔۔ عرش نے کہا اور سٹیشن کی طرف قدم بڑھا دیے۔۔

رون کا غصے سے برا حال تھا۔۔ کیونکہ اس ایک ویڈیو نے حرم کو پوری یونیورسٹی میں مشہور کر دیا تھا۔۔ اور وہ زخمی شیر کی طرح پوری یونی میں انہیں ڈھونڈ رہا تھا۔۔

تبھی ریم ہنستا ہوا اسکے پاس آیا۔۔

مزہ آگیا ویسے۔۔وہ رون کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔۔

میں چھوڑوں گا نہیں اسکو۔۔وہ گرایا۔۔

اگر تم اسکا جوتا واپس کر دیتے تو یہ نوبت نا آتی۔۔لیکن اب مزہ آگیا۔۔جتنے تم فیمس تھے نا یونیورسٹی میں۔۔تمہیں ایک جوتا مارنے کے بعد وہ اب تم سے زیادہ فیمس ہو گئی ہے--

تم اسکے دوست ہو یا میرے دشمن۔۔رون نے اسکو گریبان سے پکڑا۔۔

تمہارا دشمن۔۔ریم نے قہقہہ لگایا۔۔

دفعہ ہو جاؤ تم-- رون نے اسے دھکا دیا۔۔

اور دیکھ لینا میں چھوڑوں گا نہیں اسکو جس نے بھی یہ ویڈیو لیک کی ہے۔۔

اور ریم کو اسکے جلے بجھے انداز پر شدید ہنسی آ رہی تھی۔۔ کیونکہ کل وہ ہنس رہا تھا اس پر۔۔

اور ان دونوں کو ایک دوسرے کو جلا کر بہت مزہ آتا تھا۔۔

جب وہ دونوں اسکے اپارٹمنٹ میں پہنچی تو بیلا گھوڑے بیچ کر سوئی ہوئی تھی۔۔ اتنی دفعہ بیل بجانے کے بعد وہ اٹھ کر آئی تھی۔۔

شرم کرلو۔۔ایگزامز شروع ہوگۓ ہیں اور تمہاری نیند نہیں پوری ہوتی۔۔

عرش نے اسے دیکھتے ہی دھکا دیا اور خود حرم کا ہاتھ پکڑ کر اندر داخل ہوگئی۔۔ بیلا ان دونوں کو صبح صبح خاص طور پر حرم کو وہاں دیکھ کر حیران رہ گئی تھی۔

تم دونوں یہاں کیسے۔۔؟؟

رون سے بچ کر آئے ہیں۔۔ حرم نے مسکرا کر کہا۔۔

اب کیا کردیا اس منحوس نے۔۔ بیلا کا اسکا نام سنتے ہی موڈ خراب ہوگیا۔۔

اسکے ساتھ کیا ہورہا ہے یہ پوچھو۔۔ جلدی سے نیٹ اون کرو۔۔ عرش نے اس سے کہا۔۔

کیوں کیا ہوا۔۔

ارے کرو تو۔۔۔

عرش کے کہنے پہ بیلا نے موبائل اٹھایا نیٹ اون کیا اور پھر وہ ویڈیو دیکھ کر اسکی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی۔۔ وہ چینخ مار کر کھڑی ہوگئی۔۔

واؤ۔۔۔ سپر۔۔۔ اب وہ ہنس رہی تھی۔۔

واؤ حرم جو میں نا کر سکی وہ تم نے کردیا۔۔ مزہ آگیا قسم سے۔۔ وہ چلاتی ہوئی حرم کے گلے لگ گئی۔۔۔

اب آیانا گیم میں ٹوسٹ۔۔بس پانچ منٹ میں تیار ہو کر آتی ہوں پھر یونی چلتے ہیں۔۔مجھے رون کا غصے والا فیس دیکھنا ہے۔۔۔وہ کہتے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔

وہ تینوں مال میں تھیں۔۔بیلا نے کوئی گفٹ لینا تھا تو پہلے وہ لوگ مال آگئے تھے۔۔

حرم چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔۔ویسے بھی اسے کچھ خریدنا تو تھا نہیں۔۔ تبھی اچانک اسکی نظر ایک بچی پر پڑی۔۔جو دس سے بارہ سال کی ہو گی۔۔اور اسکے ساتھ اسکی مما بھی تھی۔۔

چونکنے والی بات یہ تھی کہ وہ حرم کو کب سے گھورے جارہی تھی۔۔ حرم اسکی طرف دیکھ کر مسکرائی۔۔

مام ۔۔اس بچی نے اب اپنی مام کا ہاتھ پکڑ کر ہلا یا۔۔

مام ۔۔ایش ۔۔۔۔وہ اب زور سے بولی تھی ۔۔کیونکہ اسکی مام نے اس کے بلانے پر دھیان نہیں دیا تھا۔۔لیکن ایش کا نام سنتے ہی وہ کرنٹ کھا کر پلٹی ۔۔

ایش ۔۔اس بچی نے اب حرم کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔اور وہ عورت حرم کو دیکھ کر حیران رہ گ ئی تھی--

ایش ۔۔۔اسکے لبوں اے بھی نکلا تھا۔۔

حیران تو حرم بھی ہوئی تھی-- لیکن وہ ان دونوں کے یوں دیکھنے پر ڈر گئی تھی-- اس سے پہلے وہ دونوں اسکے پاس آتیں-- حرم بھاگنے کے انداز میں وہاں سے نکل گئی--

کون ہے یہ ایش-- آخر کون ہے یہ ایش-- وہ باہر آنے کے بعد غصے سے چلائی--
جھنجھلاہٹ اسکے انداز سے صاف ظاہر تھی-- بیلا اور عرش اسے ابھی تک آتے دکھائی نہیں دے رہیں تھیں--

وہ بس یہ کہتی تھی کہ میں ایش نہیں ہوں-- آج اس نے پہلی بار یہ کہا تھا کہ ایش کون ہے-- اور ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ وہ پکارے اور تقدیر جواب نا دے-- ہوائیں اسے اب بہت جلد ایش سے ملوانے والیں تھیں--

ٹن ن ن ن ن--- ٹن ن ن ن ن--- کی زوردار آواز مسلسل گونج رہی تھی-- وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی-- اب تک تو آس پاس کے سبھی لوگ اٹھ گ ئے ہ و نگے--

اووو شٹ۔۔ وہ بڑبڑاتی بیڈ سے چھلانگ لگا چکی تھی۔۔ سامنے دیوار پر سوئچ بورڈ میں لگا ایک بٹن بند کیا۔۔ آواز رک گئی--

پھر اس نے آگے بڑھ کر ونڈو کھول دی۔۔ تیز روشنی کے ساتھ ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اسکے چہرے سے ٹکرایا اور اسے اندر تک مسرور کر گیا۔۔ آہستہ آہستہ اس نے آنکھیں کھولی۔۔

سبز آنکھیں۔۔ جن میں زمین و آسمان سما جائیں-- لیکن سامنے والے گھر کی ونڈو میں کھڑی مسز مولے جو کہ اسے خونخوار نظروں سے گھور رہی تھی۔۔ اسے دیکھ کر اسکے خوبصورت لبوں کی مسکراہٹ سمٹی۔۔

اس نے ونڈو سے باہر سر نکال کر آس پاس کے گھروں کو دیکھا۔ سب میں اسے ایک جیسا منظر دیکھنے کو ملا۔۔ تقریباً سب ہی گھروں کی کھڑکیاں کھلی تھیں اور ان میں رہنے والے لوگ کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔

سوری۔۔۔وہ کان پکڑتی سب کی طرف دیکھتی معافی مانگ رہی تھی۔۔اور اسکے ساتھ ہی زوردار آواز کے ساتھ سب کی کھڑکیاں بند ہو گئیں--

صبح کی روشنی آہستہ آہستہ پھیل رہی تھی۔۔

اس گنٹے کو اترواد و بیٹا۔۔اچانک مسز مولے کے گھر سے نیچے والی کھڑکی کھلی تھی۔۔اور اس میں سے ایک ستر سالہ بزرگ نے سر باہر نکال کر بڑے سے گھنٹے کی طرف اشارہ کیا جو اسکی کھڑکی سے تھوڑا اوپر لٹکا تھا۔۔

اس زندگی میں تو یہ ناممکن ہے۔۔وہ مسکرائی--

صبح صبح سب کی نیند خراب ہو جاتی ہے۔۔وہ کہہ رہے تھے۔۔

سوری۔۔ مسٹر پارکر۔۔ نیکسٹ میں پہلی ٹن کی آواز پر اٹھ جاؤں گی-- سب کے اٹھنے سے پہلے۔۔وہ ابھی بھی مسکرا رہی تھی۔۔

اور پھر اس نے چونکتے ہوئے ک مرے کے اندر دیکھا۔۔ایک لکڑی سے بنی میز پر ریت والی گھڑی رکھی تھی۔۔ریت آہستہ آہستہ پھسل کر بوتل کے ایک حصے سے دوسرے میں گر رہی تھی۔۔ یعنی صبح کے کوئی ساڑھے پانچ کا ٹائم تھا۔۔کمرے میں اسکے علاوہ اور کوئی گھڑی نہیں تھی۔۔

کمرے کی دیواریں پرانی اور قیمتی پینٹنگز سے مزین تھیں۔۔ قیمتی خوبصورت مورتیاں۔۔ خوبصورت پتلے اور نا جانے کیا کچھ ایک ترتیب سے سجا رکھا تھا۔۔

کمرے میں پینٹ نہیں تھا اور فرنیچر سے اندازہ لگایا جا سکتا تھا جیسے وہ سولہویں صدی کا کمرہ ہو۔۔

بلکہ جیسا وقت سولہویں صدی میں واپس چلا گیا ہو۔۔۔۔۔

اچانک کچھ یاد آنے پر وہ چونکی اور پھر جلدی سے سامنے بنے لڑکی کے کبرڈ کی طرف بڑھ گ ئی--

ایک ہی پل میں اس نے اندر سے اپنا مخصوص ڈریس نکالا۔۔ جیسے پہلے سے طے کیا ہو کہ یہ پہننا

ہے۔۔اور اسے لے کر ایک دیوار کے سامنے آگ ئی--

پھر اس نے دیوار کی ایک سائیڈ پ رلگی لکڑی کی ایک چھوٹی سی پلیٹ پر ہاتھ رکھا۔۔اور یہ کیا

دیوار کسی لفٹ کے دروازے کی طرح درمیان سے کھلتی چلی گ ئی-- وہ مسکراتی ہوئی دروازہ

پار کر گ ئی-- دیوار ایک بار پھر بند ہو گ ئی--

یہ ایک دوسرا کمرہ تھا۔۔ کمپیوٹر۔۔ لیپ ٹاپ۔۔۔اور دیگر بہت سی مشینری سے مزین۔۔ایسالگ رہا تھا کہ وہ ایک دروازے کے زریعے۔۔ سولہویں صدی سے اکسویں صدی میں واپس لوٹ آئی ہو۔۔

وہ تھی ہی ایسی۔۔ وقت کو اپنی مٹھی میں بند کر کے رکھنے والی۔۔وقت کو اپنے حساب سے چلانے والی۔۔رائل پرنسز۔۔

پورے پندرہ منٹ بعد وہ اسی دروازے سے واپس پہلے والے کمرے میں آئی تھی۔۔ دیوار گیر آئی نے کے سامنے کھڑی ہو کر اس نے اپنا جائی زہ لیا۔۔ ہر چیز پرفیکٹ تھی۔۔

اس نے ایک براؤن کلر کا پرانے زمانے کا چائنی چغہ پہنا ہوا تھا۔۔ جسکی لمبی لمبی کھلی بازوؤں میں اسکے اپنے ہاتھ کہیں چھپ گ ئے تھے۔۔ سب کچھ ٹھیک تھا۔۔ پھر اس نے ایک طرف رکھی ہوئی ہیٹ اٹھائی-- جسکا سر پر ایک دو ہاتھ لمبا تکون بنا تھا۔۔ یعنی تکونی چائنی نیز ٹوپی۔۔ اسکو سر پر اوڑھنے کے بعد اس پر لگی ایک ڈوری کھینچ کر اس نے اپنی تھوڑی کے نیچے کی۔۔ البتہ گرے اور گولڈن کلر کے بال شانوں پر بکھرے تھے۔۔ وہ ایک دم تیار تھی۔۔ ایک آخری نظر خود پر ڈالی جس سے اسکی سبز آنکھوں کی چمک مزید بڑھ گ ئی-- اور پھر وہ ایک دوسرا دروازہ کھولتی باہر نکل گ ئی--

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی سیڑھیاں اتر رہی تھی۔۔ مبادہ کہیں قدموں کی آواز کسی تک پہنچ نا جائے اور وہ اسے دیکھ نا کے۔۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ سب سوئے ہوئے ہیں تو وہ بھاگتی ہوئی لاؤنج عبور کرنے کے بعد جہاز سائز کے دروازے کے پاس آئی--

زور لگا کر اسے کھولا۔۔ایک چرچراہٹ کی آواز ابھری اور وہ زبان دانتوں تلے دباتی باہر نکلی۔۔ دروازہ بند کیا۔۔اب وہ فل سپیڈ سے لان سے بھاگ رہی تھی۔۔اور اسکے قدم میں گیٹ کی طرف اٹھ رہے تھے۔۔

مین گیٹ پار کرنے کے بعد وہ باہر سڑک پر آگ ئی تھی۔۔اب وہ بھاگ نہی رہی تھی بلکہ تیز تیز قدم اٹھاتی دائیں طرف جا رہی تھی جہاں اسکی متوقع سواری کھڑی تھی۔۔

ہوا اور تیز تیز چلنے کے باعث اسکے بال پیچھے کی جانب اڑ رہے تھے۔۔بے شک وہ چال سے ہی کسی سلطنت کی شہزادی معلوم ہوتی تھی۔۔

پانچ منٹ بعد وہ اپنی مطلوبہ جگہ پر پہنچ گ ئی تھی۔۔ جہاں ایک گھوڑا کھڑا تھا۔۔ اسکے پیچھے ایک بگھی لگی تھی۔۔ سفید رنگ کی بگی۔۔

آج پھر لیٹ۔۔ بگی دان نے اسے پاس آتے دیکھ کر کہا۔۔

سوری۔۔ وہ کہتی بگی میں سوار ہو گ ئی۔۔

اب بگی کا رخ ایک پہاڑی علاقے کی طرف تھا۔۔ خوبصورت سبزہ زاروں اور جنگلوں سے گزرتے ہوئے وہ پھر ایک سولہویں صدی میں لوٹ آئی تھی۔۔ جیسے کسی چائنیز شہزادی کی سواری گزر رہی ہو۔۔ اور وہ صرف چہرے کے علاوہ ہر طرح سے ایک چینی لڑکی لگ رہی تھی۔۔ جیسے جیسے منزل قریب آ رہی تھی اسکی سبز آنکھوں کی چمک بڑھتی جا رہی تھی۔۔

بیس منٹ کے بعد وہ اپنی منزل پر پہنچ چکی تھی۔۔ وہ بگی سے نیچے اتری۔۔ اور دلچسپی سے سامنے بنی بلڈنگ کی طرف دیکھا۔۔ جو ریسٹورینٹ یا ہوٹل کے درجے پر تو فائز نہیں تھا۔۔ لیکن اگر اسے ڈھابہ کہہ دیتے تو بھی غلط تھا۔۔ وہ ایک قہوہ خانہ تھا۔۔ ایک چائی نی قہوہ خانہ۔۔ جس سے اٹھتی چائے اور قہوے کی دلفریب خوشبو اس تک پہنچ رہی تھی۔۔

اب وہ اس قہوے خانے کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔ صبح صبح کے وقت بھی یہاں پر کافی رونق تھی۔۔ یہ ایک پہاڑی علاقہ تھا۔۔ اور وہ قہوہ خانہ بھی پہاڑ کے اوپر بنا تھا۔۔ پہاڑ زیادہ اونچا نہیں تھا۔۔ بلکہ ایک چھوٹی سی پہاڑی تھی۔۔ جس پر لکڑی سے خوبصورتی کے ساتھ وہ قہوہ خانہ بنایا گیا تھا۔۔

وہ اندر آچکی تھی۔۔ بہت سی لکڑی کی کرسیاں اور ٹیبل فل تھے۔۔ جبکہ کچھ خالی بھی تھے۔۔ وہ چلتے ہوئے ایک ٹیبل کے پاس آئی اور پاس رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔۔ دھوئیں اور قہوے کی خوشبو اندر بہت زیادہ پھیلی ہوئی تھی۔۔

یہاں سب نے ویسے ہی کپڑے پہنے تھے جیسے وہ پہن کر آئی تھی۔۔ اور اکثریت یہاں چائی نی لوگوں کی تھی۔۔ بڑے بڑے مٹی اور سلور کے گلاسوں میں وہ نا جانے صبح صبح کیا پی رہے تھے۔ لیکن وہ سب خوش تھے۔۔ انکا شور انکی خوشی بتا رہا تھا۔۔

اسکی نظریں کسی کو ڈھونڈ رہی تھیں۔۔ وہ اسے نظر نہیں آرہا تھا۔۔

وہ جانتی بھی تھی جسکا وہ انتظار کر رہی تھی وہ اس وقت کہاں ہو گا۔۔ پھر وہ اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے اس قہوے خانے کے پیچھے کی جانب کھلنے والی کھڑکی میں آگئی---

نیچے ایک وادی تھی۔۔ وہاں لکڑی سے گھر بنے تھے۔۔اور اسکی نظریں وادی میں بنے اس گراؤنڈ کا جائی زہ لے رہیں تھیں۔۔۔ لیکن خلاف توقع آج وہاں خاموشی تھی۔۔ یعنی سب چلے گ ئے-- وہ تھوڑی مایوس ہوئی اور پھر واپس اپنی جگی پر آ کر بیٹھ گ ئی--

تقریبا دس منٹ اسے اپنا مطلوبہ شخص آتا دکھائی دیا۔۔اسے دیکھتے ہی اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ کے ساتھ سبز آنکھوں کی چمک بھی واپس آگ ئی تھی۔۔

اب وہ ایک ٹیبل پر بیٹھ چکا تھا کچھ دیر بعد ایک بیرا قہوے کا کپ اسکے سامنے رکھ چکا تھا۔۔اور اسے لگا یہی بہترین وقت ہے اس سے ملنے کا۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور چلتے ہوئے اسلے ٹیبل کے پاس جا کر رکی۔۔

ہیلو پروفیسر #سائی چن۔۔۔

میں ہوں#ایش۔۔ #ایش_ولیم۔۔۔

مجھے آپ سے #کنگ_فو سیکھنا ہے۔۔

وہ مسکراہٹ سے کہہ رہی تھی۔۔اور پروفیسر سائی چن نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔اور پھر اپنے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔

____

حرم یونیورسٹی جانے کیلیئے تیار ہو رہی تھی جب اسکے موبائل پر بیل ہوئی-- وہ جلدی میں تھی۔۔موبائل دیکھا تو حور عین کی کال تھی۔۔اس نے ریسیو کرنے کے بعد فون اسپیکر پر ڈالا اور اسے بیڈ پر رکھ دیا۔۔

سلام دعا کے بعد اب وہ حورعین سے گھر والوں کے متعلق پوچھ رہی تھی۔۔اور ساتھ ساتھ حجاب کر رہی تھی۔۔

میرا رزلٹ آگیا ہے۔۔ A پلس گریڈ ہے۔۔ حورعین نے بتایا۔۔

واؤؤ-- یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔

اب مجھے نیکسٹ ایڈمیشن لینا ہے۔۔وہ بتا رہی تھی۔

شکر ہے ورنہ مجھے تو لگا تھا کہ تم سٹڈی نا چھوڑ دو کہیں۔۔ حرم نے کہا۔۔اب وہ بیڈ پر بیٹھی اور اپنے جوتے نیچے رکھے جنہیں وہ پہننے لگی تھی۔۔

مجھے سول انجینئر نگ میں ایڈ میشن چاہی ئے-- وہ بھی لاہور لیڈز یونیورسٹی میں۔۔حورعین نے کہا اور حرم کے جوتے پہنتے ہاتھ ایک لمحے کیلی ئے رکے۔۔

یونیورسٹی میں۔۔؟؟

ہاں لیڈز یونیورسٹی میں۔۔حورعین نے کہا۔۔

تم ابھی بی ایس سی انجینئر نگ کرلو۔۔ماسٹر کرلینا یونیورسٹی سے۔۔ابھی یونیورسٹی رہنے دو۔۔ حرم نے کہا۔۔

کیوں۔۔کیوں رہنے دوں۔۔؟؟حورعین نے غصے سے پوچھا۔۔

کیونکہ امی کے پاس اتنے پیسے نہیں ہونگے کہ وہ اتنی مہنگی یونیورسٹی میں تمہارا ایڈمیشن کروا سکیں۔۔ حرم نے کہا۔۔

کیوں تم ابراڈ جاکر اتنی مہنگی یونیورسٹی میں پڑ سکتی ہو تو کیا میں پاکستان کی کسی یونیورسٹی میں بھی نہیں پڑ سکتی۔۔اتنی بے ایمانی کیوں۔۔؟؟ حورعین نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا تھا۔۔

اور حرم نے اسکی بات سن کر اپنے دانتوں کو بھینچا جیسے کچھ ضبط کرنا چاہ رہی ہو۔۔

میرا یہ آخری فیصلہ ہے۔۔مجھے اسی یونی میں پڑھنا ہے۔۔ تم کوئی مہارانی نہیں ہو جو تمہاری ہر خواہش ہوری ہو اور میری نہیں۔۔ حورعین پتا نہیں کونسا غصہ اس پر اتار رہی تھی۔

حور عین تمیز سے بات کرو۔۔ حرم سے بد تمیزی برداشت نہیں ہوتی تھی۔۔

توٹھیک ہے پھر۔۔امی سے کہو مجھے ایڈمیشن دلوائے-- وہ دوٹوک لہجے میں بولی۔۔

ہمممم۔۔ابھی میں یونیورسٹی جارہی ہوں۔۔شام کو کال کرونگی کی تمہیں۔۔ حرم نے کہااور فون بند کردیا۔۔ کیونکہ باہر سے وہ فرہاد کی آواز سن چکی تھی۔۔جو اسے بلارہا تھا۔۔

کنگ فو کیوں سیکھنا چاہتی ہیں آپ۔۔سائی چن نے پوچھا۔۔

میرا شوق اور ضرورت دونوں ہیں کنگ فو سیکھنا۔۔وہ بتارہی تھی۔۔

جانتی ہو کتنا ٹف ہے۔۔بچوں یا لڑکیوں کا کھیل نہیں ہے یہ۔۔

جانتی ہوں۔۔میں بچی نہیں ہو اور میں نے دیکھا ہے کہ آپکے سکول میں لڑکیاں بھی ہیں۔۔آپ انہیں بھی کنگ فو سکھاتے ہیں۔۔ایش نے کہا۔۔

وہ عام لڑکیاں نہیں ہیں۔۔ان میں بہت سے گن ہیں۔۔اپنی کوئی ایسی خوبی بتاؤ جسکی وجہ سے میں تمہیں اپنے سکول میں ایڈمیشن دوں۔۔وہ پوچھ رہے تھے۔۔

مجھے رائڈنگ۔۔سوئمنگ۔۔آتی ہے۔۔اور میں شام کو باکسنگ کی کلاسز بھی لیتی ہوں۔۔اور کیا کرنا ہوگا مجھے جسکی بنا پر آپ مجھے کنگ فو سکھائیں گے---؟؟وہ پوچھ رہی تھی۔۔

اور سائی چن نے چونک کر اپنے سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھا۔۔جو اتنی عام نہیں تھی جتنی وہ سمجھ رہا تھا۔۔

بگی واپس اسی جگہ پر آ چکی تھی۔۔ایش نے بگھی سے چھلانگ لگائی اور اپنے گھر کی طرف دھوڑ لگا دی۔۔

سر پر پہنی ٹوپی وہ اتار چکی تھی۔۔ جیسے ہی وہ گیٹ سے اندر داخل ہوئی تو اسے ایک چہل پہل نظر آئی تھی۔۔ یعنی سب اٹھ گ ئے تھے۔۔

وہ لان پار کرنے کے بعد بڑا سا دروازہ کھول کر لاؤنج میں داخل ہوئی-- اور بھاگتے ہوئے سیڑھیاں چڑھنے لگی۔۔

ایش۔۔نیچے سے اسے مسز ولیم نے پکارا تھا۔۔

یس مام۔۔وہ رکے بنا ہی بولی۔۔

کہاں جارہی ہو۔۔؟؟

جاگنگ کیلیۓ جانا ہے مام۔۔چینج کرنے جارہی ہوں۔۔وہ کہتے اوپر کہیں غائب ہو چکی تھی۔۔

دس منٹ بعد وہ اسی سپیڈ سے واپس آئی تھی۔۔

رکو ایش۔۔۔مسز ولیم نے پھر پکارا۔۔

مام مجھے جاگنگ کیلی ئے لیٹ ہو رہا ہے۔۔ بریک فاسٹ پر ملتے ہیں۔۔وہ جاگنگ ڈریس میں ملبوس تھی۔۔کہتے ہوئے ایک بار پھر بڑا سا لکڑی کا دروازہ پار کر گ ئی--

----

وہ یونیورسٹی آگ ئی تھی۔۔سب سے پہلے ملنے والا شخص رون تھا۔۔جو اسکے پیچھے لپکا تھا۔۔

تم جانتی ہو نا تم نے کیا کیا ہے۔۔وہ غصے سے بولا۔۔

میں نے کچھ نہیں کیا۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔

تو بتاؤ پھر کس نے کیا ہے۔۔؟؟

مجھے کیا پتا رون۔۔وہ رکتے ہوئے بولی۔۔

ہائے حرم۔۔اس سے پہلے رون کچھ کہتا عرش وہاں آگ ئی--

یہ دیکھ رہی ہو۔۔؟؟وہ اپنے مسلز پر بنے منہ کھولے اینا کونڈا کی طرف انگلی کا اشارہ کر کے بولا۔۔

ہاں تو۔۔کیا خاص بات ہے اس میں۔۔ حرم نے پوچھا۔۔

یہ انسان کو پورا کا ہورا نگل جاتا ہے۔۔رون نے اسے ڈرانے کی کوشش کی۔۔

روئل_مارٹے۔۔۔ عرف روئن میں اس سے ڈرتی نہیں ہوں۔۔انفیکٹ میں نے لاہور میں# اپنے جوتے کے ساتھ ایسے سینکڑوں ایناکونڈاز کو ابدی نیند سلایا ہے۔۔ حرم اسے پورے نام سے مخاطب کرنے کے بعد کس قدر خطرناک انداز میں بھولی تھی۔۔

ایناکونڈاز لاہور میں۔۔۔؟؟روئن کے ساتھ ساتھ عرش نے بھی حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔

مزاق ہے کیا۔۔روئن کا اسکی بات پر قہقہہ بلند ہوا۔۔ ۔

بالکل بھی نہیں۔۔وہ سیریس انداز میں بولی۔۔

لاہور میں ایناکونڈا کہاں سے آئے حرم۔۔۔؟؟عرش نے اسکے کان کے قریب سرگوشی کی۔۔

ہاں ہوتے ہیں۔۔ تم نے نہیں دیکھے کیا۔۔ حرم حیران ہوئی--

نہیں تو۔۔ عرش نے جواب دیا۔۔

یہ تم دونوں کان میں کیا باتیں کر رہی ہو۔۔اور حرم اب بچ کر رہنا۔۔اب میری ٹرن ہے۔۔ تم شاید جانتی نہیں ہو رون کو۔۔ میں جو کرتا ہوں کسی کو بتاتا نہیں ہوں۔۔۔ لیکن تمہیں انفارم کر رہاں ہوں۔۔بی کئیر فل۔۔اب جو ہو گا نا۔۔ وہ تمہاری سوچ میں بھی نہیں ہو گا۔۔وہ صاف صاف دھمی دیتا چلا گیا۔۔

لمبے بالوں والا جن۔۔اللہ جانے وہ کونسی آیت ہے جس کو پڑھنے سے یہ منحوس ہم سے دور رہے گا۔۔ حرم نے اسے جاتے ہوئے دیکھ کر کہا۔۔

پر حرم لاہور میں کس جگہ پر اپنا کونڈا پائے جاتے ہیں۔۔اور تم نے انہیں اپنے جوتے سے کیسے مارا۔۔۔؟؟عرش کی سوئی وہیں اٹکی تھی۔۔

لو۔۔ تمہیں اتنا بھی نہیں پتا۔۔ حرم نے چلتے ہوئے کہا۔۔ عرش نے بھی اسکا ساتھ دیا۔۔

یار جب لاہور میں بارش ہوتی ہے ناتو اسکے بعد دیواروں کی سراخوں سے باریک باریک بلیک کلر کے سانپ نکلتے ہیں نا۔۔؟؟وہ عرش کی طرف دیکھ کر بولی۔۔

ہاں۔۔ عرش نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

وہی تو۔۔وہی تو اپنا کونڈا ہیں۔۔میں نے اپنے جوتوں کے ساتھ بچپن میں بہت سے مارے ہیں۔۔ حرم نے تفاخر سے بتایا۔۔

تم ایک ہاتھ کی لمبائی کے چھوٹے سے سانپ کے بچے کو سوفٹ کے اینا کونڈا سے ملا رہی ہو۔۔انفیکٹ تم نے اسے اینا کونڈا بنا دیا۔۔ عرش حیران تھی۔۔

ہاں تو اس میں حیران ہونے والی کیا بات ہے۔۔؟؟ سانپ تو سانپ ہی ہے نا۔۔رون بھی آئی ندہ مجھے انکی دھمکی دے جر ڈرائے گا تو نہیں نا۔۔ حرم بتا رہی تھی۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔ عرش کا قہقہہ بلند ہوا۔۔ تم کچھ بھی کہہ دیتی ہو۔۔کچھ بھی کر دیتی ہو۔رون جیسا انسان بھی کنفیوز ہو جاتا ہے۔۔وہ ہنس رہی تھی۔۔

Harram you are the great..

یس آئی نو۔۔۔ حرم نے مسکرا کر کہا۔۔ اور آگے بڑھ گ ئی--

گرینی۔۔۔وہ اندر داخل ہوا۔۔کمرے میں اندھیرا تھا۔۔اندر آنے کے بعد اس نے کھڑکی سے پردے ہٹائے اور کمرے میں روشنی پھیل گ ئی--

گرینی۔۔وہ اب انکی وہیل چ ئی ر کی طرف متوجہ ہوا۔۔جس پر گرینی بیٹھی خلاؤں میں کچھ ڈھونڈ رہی تھی۔۔

گرینی۔۔۔وہ لوٹ آئی ہے-- وہ پنجوں کے بل نیچے بیٹھتا ہوا بولا۔۔

ایش لوٹ آئی ہے گ رینی۔۔ایش کے نام پر گرینی نے چونک کر اسے دیکھا۔۔آنکھوں میں بے یقینی تھی۔۔

یہ دیکھیں۔۔وہ ایک تصویر گرینی کے سامنے کرتا ہوا بولا۔۔

صرف آنکھوں کے کلر کے علاوہ وہ بنی بنائی ایش ہے۔۔وہ کہہ رہا تھا۔۔

گرینی اس تصویر میں موجود لڑکی کو دیکھ رہی تھی جو سفید فراک پہنے ہوئے تھی۔۔

ایش۔۔گرینی بڑبڑائی-- وہ ایش تھی۔۔۔گرینی کی ایش۔۔

جی گرینی۔۔میں بہت جلد اسے آپ سے ملوانے لاؤں گ ا۔۔وہ ٹھوس لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔

گرینی آپ اسکو سمجھادیں۔۔ مسز ولیم نے ایش کو ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھتے دیکھا تو گرینی سے کہا۔۔ صبح صبح اسکی شکایتیں آنا شروع ہو جاتی ہیں۔۔وہ کافی غصے میں تھی۔۔

اب کیا کر دیا میں نے مام۔۔۔؟؟ایش حیران ہوئی--

وہ جو اتنا بڑا گھنٹا لٹکا یا ہوا ہے نا۔۔اسے اتار دو۔۔خود چاہے اٹھو یا نا اٹھو پورے ٹاؤن کو اٹھا دیتی ہو۔۔عام انسانوں کی طرح الارم نہیں لگا سکتی تم۔۔

اتنی مشکل سے میں نے پاسٹ لک کری ایٹ کی ہے۔۔میں اسے نہیں اتارنے والی۔۔ جسکو پرابلم ہے وہ اپنا گھر ساؤنڈ پروف بنوالے۔۔ یا پھر اپنے کان۔۔

دیکھ رہی ہیں اسکو گرینی آپ۔۔دن بدن بگڑتی جارہی ہے۔۔انہوں نے درمیان سے ایش کی بات کاٹی۔۔

اگر اتنا ہی شوق تھا تو پاسٹ میں پیدا ہو جاتی کسی سولہویں صدی میں۔۔ماڈرن زمانے میں پیدا ہونے کی کیا ضرورت تھی۔۔انکا پارہ زیادہ ہی ہائی تھا۔۔

شکر ہے میں اکسویں صدی میں پیدا ہوئی ہوں۔۔اپنی مرضی سے پاسٹ پریزنٹ اور فیوچر تینوں میں جی سکتی ہوں۔۔ایش نے جوس کا گلاس منہ سے لگاتے ہوئے کہا۔۔

کیا کرو گی اتنا سب کر کے ایش۔۔؟؟ گرینی نے پوچھا۔۔

گرینی۔۔لائی ف بہت چھوٹی ہے۔۔اور ایک ہی لائی ف ہے میرے پاس۔۔میں آزاد پنچھی کی طرح گزارنا چاہتی ہوں اسکو۔۔سب کرنا چاہتی ہوں۔۔ایک ساتھ ماضی حال اور مستقبل جینا چاہتی ہوں۔۔وہ بتارہی تھی۔۔

چرچ گ ئی تھی تم۔۔۔؟؟مسز ولیم نے پوچھا۔۔اور ایش اپنی زبان دانتوں تلے دبا گ ئی۔۔

دیکھا گرینی پھر آپ مجھے کہتی ہیں۔۔میوزک کلاس کیلی ۓ اسکے پاس وقت ہے لیکن چرچ جانے کیلی ۓ نہیں۔۔وہ مزید غصہ ہوئیں۔۔

وہ سب مجھے اٹریکٹ کرتا ہے۔۔اس لی ۓ سب کرتی ہوں۔۔ایش نے جواب دیا۔۔

تو چرچ تمہیں اٹریکٹ نہیں کرتا۔۔ مسز ولیم نے پوچھا۔۔

نہیں۔۔

وہ بھلا کی صاف گو تھی۔۔ صاف صاف بتادیا۔۔اور مسز ولیم کا چہرہ غصے سے سرخ ہوا۔۔

لوسن لیں گرینی۔۔ کیا کہہ رہی ہے رائل پرنسز۔۔ماں باپ اتنے مزہبی ہیں اور بیٹی دیکھو۔۔۔

مجھے کچھ اور چاہیئے--

آخرایسی کیا چیز نہیں ہے تمہارے پاس جو تمہیں چاہیئے--پھر بھی سارا دن بھاگتی رہتی ہو کبھی ادھر تو کبھی ادھر۔۔ گرینی نے پوچھا۔۔

کچھ ایسا گرینی جسکی طرف میرے قدم خو بخود اٹھیں۔۔کچھ ایسا اٹریکٹیو لمحہ جس میں قید ہو کر رہ جاؤں-- کسی ایسی چیز کی تلاش ہے گرینی جو میرے بھاگتے قدموں کو باندھ دے۔۔چاہے پتھر کا بنادے۔۔لیکن وہ ہو سب سے جدا۔۔وہ بتارہی تھی۔۔۔

ایش۔۔تم عام انسانوں کی طرح زندگی نہیں گزار سکتی۔۔ مسز ولیم نے پوچھا۔۔

مام اگر عام انسان ہوتی تو گزار لیتی عام انسانوں سی زندگی۔۔لیکن میں عام نہیں ہوں۔۔رائل خاندان میں سے ہوں۔۔میں ایش ہوں۔۔ایش ولیم۔۔۔وہ اب سنجیدہ تھی۔۔

اور مسز ولیم کو لگ رہا تھا کہ انکی وہ خواہش جس میں وہ اپنی بیٹی کو عام انسانوں کی زندگی گزارتے ہوئے دیکھیں۔۔وہ کبھی پوری نہیں ہوگی۔۔

بائے داوے ڈیڈ کہاں ہیں۔۔؟؟

پہلے تو تم پاپا کہتی تھی نا۔۔اب ڈیڈ کیوں کہتی ہو۔۔؟؟

مام پہلے میں چھوٹی تھی۔۔تب پاپا کہنا اچھا لگتا ہے۔۔اب میں بڑی ہو ہو گ ئی ہوں۔۔ماڈرن دور ہے تو پاپا کہنا سوٹ نہیں کرتا۔۔

اور مسز ولیم کو لگا تھا کہ وہ اپنی بیٹی کو کبھی بھی سمجھ نہیں سکیں گی۔۔ کبھی وہ پاسٹ میں جیتی ہے ۔۔۔اور ماڈرن دور میں۔۔

ویل میں جا رہی ہوں۔۔اور ویٹ مت کرنا آپ لوگ میرا۔۔آج میری میوزک کلاس ہے اور پھر باکسنگ کلاس۔۔تو میں۔۔ تھوڑا لیٹ۔۔

تم ایسا کرو گھر ہی نا آیا کرو۔۔اپنی کلاسز لیتی رہا کرو بس۔۔ مسز ولیم نے غصے سے اسکی بات کاٹی۔۔

اوکے سوری بیوٹی فل لیڈیز۔۔میں ٹرائے کروں گی کہ جلدی گھر آجاؤں-- وہ کہتے ہوئے دونوں کے گال چومنے کے بعد بیگ اٹھا کر باہر کی طرف بڑھ گئی--

یہ سب آپکے بیٹے کی غلطی ہے۔۔انہوں نے اتنا سر پر چڑھا رکھا ہے ایش کو۔۔ مسز ولیم کی توپوں کا رخ اب گرینی کی طرف تھا۔۔

خیر ہے صبح صبح میری برائی اں کی جا رہی ہیں۔۔ مسٹر ولیم نے وہاں انٹری مارتے ہوئے کہا۔۔

سب آپکی بیٹی کی عنایت ہے۔۔ مجال ہے جو کبھی بات سن لے۔۔

جینے دو اسے اسکی زندگی۔۔ یہی دن ہیں زندگی جینے کے۔۔

وہ ایک لڑکی ہے ولیم۔۔انہوں نے پریشانی سے کہا۔۔

وہ کوئی عام لڑکی نہیں ہے۔۔وہ رائل خاندان ہے۔۔وہ سب جو سیکھ رہی ہے اسے سیکھنے دو۔۔ اسے سیکھنا بھی چاہیے-- مسٹر ولیم نے جواب دیا۔۔

اور ہاں وہ ابھی نادان ہے بچی ہے۔۔ سمجھ جائے گی-- گرینی نے کہا۔۔

اگلے منتھ بیس سال کی ہو جائے گی وہ۔۔آپ لوگ اسے بچی کہہ رہے ہیں۔۔

میں نے کہانا وہ عام لڑکیوں جیسی نہیں ہے۔۔وہ میری ایش ہے۔۔وہ میرا بیٹا ہے۔۔وہ کبھی کچھ غلط نہیں کر سکتی۔۔مجھے اس پر پورا بھروسہ ہے۔۔انفیکٹ مجھے اس پر فخر ہے۔۔ مسٹر ولیم کے لہجے میں اپنی بیٹی کیلیٔے پی ارہی پیار بھرا تھا۔۔

اور مسز ولیم اپنے غصے کو اندر ہی کہیں دبا کر رہ گ ئی تھیں۔۔کیونکہ اس وقت کچھ بھی کہنا فضول تھا۔۔

جی تو جانِ اسد ٹریٹ کب دے رہی ہو۔۔رزلٹ کی خوشی میں۔۔اسد نے مسکراتے ہوئے پ وچھا۔۔وہ ایک دوسرے سے کال پر بات کر رہے تھے۔۔

جب نیکسٹ میرا ایڈ میشن ہو جائے گا تب۔۔۔ حورعین نے جواب دیا۔۔

صبح ہی کروالو ایڈ میشن اس میں کونسا بڑی بات ہے۔۔

وہ ایکچوئی لی مجھے لیڈز یونیورسٹی میں ایڈ میشن لینا ہے۔۔ سول انجینئرنگ میں۔۔ اور امی نہیں مان رہیں۔۔ حورعین نے بتایا۔۔

اوو تیری خیر۔۔ تو میری پرنسز کو یونیورسٹی جانا ہے۔۔

ہمم۔۔۔ وہ بولی۔۔

اگر چچی نہیں مان رہی تو رہنے دو۔۔ ویسے بھی جس کالج سے حرم نے گریجوایشن کی ہے وہاں سے تم بھی گریجوایشن کر لو۔۔

میں حرم نہیں اسد۔۔ میں حور عین ہوں۔۔ اور مجھے اپنی زندگی سے جینا ہے۔۔ حرم نے کیا کیا ہے کیا نہیں مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں۔۔ مجھے یونیورسٹی جانا ہے۔۔ اگر آپ میری ہیلپ نہیں کر سکتے تو ٹھیک ہے لیکن بات بات پر مجھے حرم جیسا بننے یا اس کے جیسا کام کرنے پر مجبور مت کیا جائے-- تھک گ ئی ہ وں میں ایک ہی بات سن سن کر۔۔ وہ کافی غصے میں لگ رہی تھی۔۔

اس سے پہلے اسد کچھ کہتا وہ فون بند کر چکی تھی۔۔ اور اسکے بعد سینکڑوں مرتبہ اسد کے ملانے پر بھی نمبر آف تھا۔۔

یونیورسٹی میں مڈ ٹرم اگزامز چل رہے تھے۔۔ ہر کوئی ک تابوں میں سر دیے نظر آرہا تھا۔۔ اور تو اور رونل عرف رون بھی لائی بریری میں گھسا نظر آتا تھا۔

ہاں البتہ ایک شخص تھا جو لائی بریری کے پاس بھی نظر نہیں آتا تھا۔۔اور وہ تھا رومان شاہ۔۔ حرم نے نوٹ کیا تھا لیکن پوچھا نہیں۔۔

یہ پڑھتا بھی ہے۔۔۔؟؟ حرم نے رون کو لائی بریری میں اسے پڑھتے ہوئے دیکھا تو واصے سے پوچھا۔۔

ہاں۔۔ صرف پیپرز کے دنوں میں۔۔

لیکن وہ تب تک شرافت سے بیٹھ کر پڑھتا تھا جب تک اسے خود پیپر نہیں یاد ہوتا تھا۔۔اس کے بعد اسکا جسکی دل چاہتا بک چھین کے بھاگ جاتا تھا۔۔ حرم کو خطرہ اپنے ہر طرف منڈھلاتا نظر آتا تھا اس لیئے وہ لائی بریری میں کم ہی جاتی تھی۔زیادہ وہ گھر ہی پڑھتی تھی۔۔اور یونیورسٹی میں وہ فاؤنٹین کے پیچھے بیٹھ جاتی تھی۔۔

آج انکا آخری پیپر تھا۔۔

کیسا ہوا پیپر حرم۔۔؟؟ عرش نے پوچھا۔

اچھا ہو گیا۔۔ شکر ہے جان چھوٹی۔۔ حرم کی پیپرز سے جان جاتی تھی۔۔

آج مجھے میری پہلی سیلری ملے گی۔۔ بیلا نے خوش ہو کر بتایا۔۔

پارٹی بنتی ہے پھر تو۔۔ عرش نے مسکرا کر کہا۔۔

ہاں کل لنچ میری طرف سے ہو گا۔۔ بیلا واقی بہت خوش تھی۔۔

پتا ہے میں نے ناہیوی بائیک خریدنی ہے۔۔وہ بتا رہی تھی۔۔

اس کا کیا کرو گی۔۔ حرم حیران ہوئی--

ون وہیلنگ۔۔۔بہت مزا آتا ہے۔۔ سیریسلی۔۔ہم نایونیورسٹی کے باہر ون وہیلنگ کریں گے۔۔وہ بتا رہی تھی۔۔

اور ہاں کل سے میں سائیکل لے کر آؤں گی-- ہم پہلے اس پر ون وہیلنگ کریں گے۔۔

لیکن مجھے تو آتی ہی نہیں۔۔میں کیسے کروں گی۔۔ حرم نے منہ بنایا۔۔

ڈونٹ وری میں ہوں نا۔۔میں سکھادونگی۔۔۔پتا ہے میں نے انڈیا میں چاندنی چوک میں اپنی سکوٹی گھماتی پھرتی تھی۔۔اور سائیکل پر ون وہیلنگ کرتی تھی۔۔پھر پاپا سے ڈانٹ بھی پڑتی تھی لیکن مزہ آتا تھا۔۔بیلا بتارہی تھی۔۔

کچھ کھالیں۔۔؟؟مجھے بھوک لگی ہے۔۔حرم نے کہا۔۔اور وہ لوگ کیفے کی طرف بڑھ گ ئے--

----

ہیلو حمزہ۔۔فرہاد نے حمزہ کو کال کی تھی۔۔

جی خیریت۔۔۔وہ حیران ہوا۔۔

ایک ضروری کام ہے۔۔

حکم کرو فرہاد صاحب۔۔وہ شوخ ہوا۔۔

صبح تمہیں لاہور جانا ہے۔۔فرہاد نے کہا۔۔

لاہور۔۔لیکن کس لیۓ-- ؟؟وہ حیران ہوا۔۔

حورعین کا ایڈمیشن کروانا ہے یونیورسٹی میں۔۔تو تم جاؤ گے صبح۔۔فرہاد نے کہا۔۔

حورعین کے نام پر دل کی ڈھرکن تیز ہوئی تھی۔۔

لیکن میں۔۔ میرا بہت اہم پروجیکٹ ہے۔۔ وہ بہانا بنا رہا تھا۔

بعد میں ہو جائے گا پروجیکٹ بھی۔۔ بس تم جا رہے ہو۔۔ فرہاد نے اسے حکم دیا۔۔

میں تمہیں حورعین کا نمبر سینڈ کر رہا ہوں۔۔ اس سے بات کر لینا۔۔ ٹھیک ہے۔۔؟؟

ٹھیک ہے۔۔ حمزہ نے کہا۔۔ دل چاہ رہا تھا اسے ملنے کو۔۔ دیکھنے کو۔۔ لیکن عقل اور دماغ اسے دور رہنے کا سندیسہ دے رہے تھے۔۔ لیکن وہ کچھ کر بھی نہیں سکتا تھا۔۔ مجبواًہی سہی مگر سے جانا تھا۔۔

"اترا ہوا زہن سے۔۔ نا چھیڑ و زکر یار۔۔

"یاد آگیا تو پھر سے بھلایا نا جائے گا۔۔

اس میں میری کوئی غلطی نہیں ہے۔۔میں بہت کوشش کرتا ہوں تم دور رہنے کی۔۔میں نے تو اپنے زہن سے بھی تمہیں نکال دیا تھا۔لیکن تقدیر مجھے دوبارہ تمہارے سامنے لا رہی ہے۔۔میں بہت مجبور ہوں۔۔وہ تصور میں حور عین سے مخاطب ہوا۔۔

ہمیں لگتا ہے میں اپنی محبت کو بھول سکتے ہیں۔۔۔ہم اسے یاد نہیں کرتے۔۔وہ انسان ہمیں یاد بھی نہیں آتا۔۔لیکن اسکا مطلب یہ نہیں کہ وہ ہمارے اندر سے نکل جاتا ہے۔۔ یہ تو وقت کی سازش ہوتی ہے۔۔جو محبوب کا خیال نہیں آنے دیتا۔۔لیکن یہ سازش تب تک ہوتی ہے جب تک کوئی اسکا ذکر نا کرے۔۔جب کوئی اسکا ذکر کرتا ہے ہمارے سامنے تو جسم کا رواں رواں سماعت بن جاتا ہے۔۔وہ چھم سے ہمارے سامنے آجاتا ہے۔۔ایک ایک بات یاد آنے لگتی ہے۔۔دل پھر اسی انداز میں دھڑکنا شروع کر دیتا ہے۔۔تب ہمیں احساس ہوتا ہے کہ ہم تو کچھ بھی نہیں بھولے۔۔کبھی بھول ہی نہیں سکتے۔۔

بابا۔۔وہ دروازے پر دستک دیتا اندر آیا۔۔

آؤ بیٹا۔۔۔سفید لباس میں ملبوس شخص نے جو مسجد کے فرش پر بیٹھا قرآن پاک پڑھ رہا تھا۔۔اسے دیکھ کر اندر آنے کی اجازت دی۔۔

وہ اسکے سامنے بیٹھ چکا تھا۔۔کپڑوں کی طرح داڑھی بھی سفید تھی۔۔اور چہرے پر نور پھیلا تھا۔۔اسے اپنے سامنے بیٹھتا دیکھ جر وہ بزرگ مسکرائے--

آج تیس دن ہو چکے ہیں میرے وظیفے کو۔۔کیا وہ مجھے ملے گی۔۔وہ بزرگ سے پوچھ رہا تھا۔۔

تمہارا کام ہے اپنا کام اپنا فرض پورا کرنا۔۔ پھل کی فکر مت کرو۔۔وہ جو اوپر بیٹھا ہے ناوہ بنا کہے سب سنتا ہے۔۔ لیکن وہ نیتوں کو دیکھ کر پھل دیتا ہے۔۔ بزرگ نے مسکرا کر کہا۔۔

میں بس اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔۔ کہ آخر وہ ہے کیسی۔۔۔؟ جسے خدا پاک نے آخرت میں میرے لیے بنایا ہے۔۔وہ بتا رہا تھا۔

اللہ پر بھروسہ رکھو۔۔اگر اسے تمہارے لیے یہ ٹھیک لگا۔۔ تمہاری لگن سچی ہوئی تو وہ تمہاری ملاقات اس سے ضرور کروائے گا۔۔ کیا پتا تمہارے چالیس دن کے وظیفے کے پورے ہونے سے پہلے ہی وہ تمہیں اس سے ملوادے۔۔ بزرگ کے چہرے پر نرم سی مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔

ان شاءاللہ باباجی۔۔وہ بھی مسکرادیا۔۔

آج تو میں لیٹ ہوگ ئی--- آج تو مام مجھے نہیں چھوڑیں گی--وہ بڑبڑا رہی تھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی چل رہی تھی--

ایش کچھ سوچو--وہ خود سے مخاطب تھی--رات کے دس بجنے والے تھے بس پانچ منٹ رہتے تھے--مسز ولیم نے سختی سے اسے رات دس بجے کے بعد گھر سے باہر رہنے سے منع کیا ہوا تھا--

باکسنگ کلاسز لینے کے بعد وہ اسٹوڈیو چلی گ ئی تھی جہاں سے وہ مصوری سیکھ رہی تھی--اسکے بعد وہ اپنے فرینڈز کے ساتھ ایک چیریٹی شو تھا اس میں چلی گ ئی-- اب اچانک اسے احساس ہوا تو وہ شو چھوڑ کر آگ ئی تھی-- لیکن پرابلم یہ تھی کہ وہ اپنے فرینڈ کی گاڑی میں آئی تھی یہاں پر--اب اسکے پاس جانے کیلی ئے ک وئی گ اڑی نہیں تھی--

موسم خراب ہورہاتھا۔۔ بادلوں کی گرج اور بجلی کی چمک اسے بارش کے آنے کا پتادے رہی تھی۔۔

افففف بارش ناہو۔۔وہ تیز تیز روڈپر چل رہی تھی۔۔اس وقت یہاں اسے کوئی بس بھی نظر نہیں آرہی تھی۔۔

ایک ہاتھ میں اسکاوائی لن اور ایک ہاتھ میں وہ پہلی پینٹنگ تھی جواس نے اتنے عرصے میں بنائی تھی۔۔

بارش شروع ہوگئی تھی۔۔

یہ تو بھیگ جائے گی-- اب کیا کروں۔۔۔وہ پینٹنگ کی طرف دیکھ کر بولی۔۔

اچانک اسکی نظر ایک ٹیکسی پر پڑی جو روڈ کے دوسری سائیڈ پ رکھڑی تھی۔۔اسے امید کی ایک کرن نظر آئی تھی۔۔وہ خوشی سے اچھلتی ہوئی ٹیکسی کی طرف بھاگی۔۔

رائل پیلس چلیں پلیز۔۔وہ گاڑی کا دروازہ کھولنے کے بعد جھٹ سے اندر بیھٹتے ہوئے بولی۔۔

اندر موجود شخص گاڑی کی لائیٹس جلائے اپنے موبائل میں ایک بک کھولے بہت توجہ اور لگن کے ساتھ اسے پڑھنے میں مصروف تھا۔۔ایش کی آواز پر وہ چونکا۔۔

وہ موبائل بند کرنے کے بعد اسکی طرف متوجہ ہوا۔۔

نہیں جاناسوری۔۔وہ کہہ کرپھر سیدھا ہوا۔ہائیں--- کی وں۔۔کیوں نہیں جانا۔۔ایش نے حیران ہوتے ہوئے پ وچھا۔۔

کیونکہ مجھے یہاں کوئی اور پسینجر لے کر آیا ہے۔۔میں اسی کا انتظار کر رہا ہوں وہ آتا ہی ہو گا۔۔

دیکھیں پلیز جب تک وہ نہیں آتا آپ مجھے چھوڑ آئیں۔۔ ک افی رات ہو چکی ہے۔۔

سوری میڈم۔۔میں اس سے پوچھے بنا نہیں جاؤں گ ا۔۔اس نے یہاں رکنے کے پیسے دی ئے ہیں مجھے۔۔میں بے ایمانی نہیں کر سکتا۔۔وہ صاف صاف کہہ چکا تھا۔۔

میں آپکو بہت زیادہ پیسے دونگی۔۔جتنے آپ چاہیں اتنے لے لینا۔۔لیکن آپ مجھے رائ ل پیلس چھوڑ آئیں۔۔ یہ اس وقت کوئی اور ٹیکسی بھی نظر نہیں آ رہی۔۔

ایش کے پیسے دینے کی بات وہ چونکا۔۔ مڑ کر اسے دیکھا۔۔ تبھی بجلی چمکی اور وہ گھبرائی گھبرائی سی لڑکی اسے نظر آئی-- کیونکہ اسکے بیٹھتے ہی وہ ٹیکسی کی لائیٹ آف کر چکا تھا یہ اسکا رول تھا کہ جب بھی کوئی فی میل اسکی گاڑی میں رات کو بیٹھتی تھی وہ لائیٹ آف کر دیتا تھا تاکہ غلطی سے بھی نظر اس پر نا پڑے۔۔

وہ کچھ سخت سا بولنے والا تھا لیکن پھر رات کے اس وقت وہ اکیلی لڑکی کو دیکھ کر کہ وہ اس وقت مصیبت میں خاموش ہو گیا۔۔۔

ہمم۔۔ ٹھیک ہے۔۔ چھوڑ آتا ہوں۔۔ وہ شاید اس پر ترس کھا رہا تھا۔۔

تھینک یو۔۔ تھینک یو سو مچ۔۔ ایش خوش ہو گئی--

وہ گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔۔

وہ اکچوئلی آج میں لیٹ ہو گئی-- چیریٹی شو کی وجہ سے۔۔مام سے بہت ڈانٹ پڑنے والی ہے۔۔پلیز آپ تھوڑا تیز چلائیں-- وہ خود ہی بول رہی تھی۔۔ٹائم دیکھا تو دس بج چکے تھے۔۔

بارش زور و شور سے برس رہی تھی۔۔

پلیز میوزک لگا دیں۔۔وہ بولی۔۔

اور وہ اسکی اس عجیب و غریب فرمائش پر حیران رہ گیا۔۔اتنی تیز برستی بارش میں رات کے اس وقت جب وہ خود اپنی پریشانی کا ذکر کر رہی تھی۔۔کمال ہے میوزک لگانے کا بول دیا۔۔

سوری میں میوزک نہیں سنتا۔۔

کیا۔۔وہ حیران ہوئی۔۔کس پلینٹ سے ہیں آپ۔۔؟؟جو میوزک نہیں سنتے آپ۔۔

مجھے نہیں پسند۔۔وہ بتا رہا تھا۔۔

مجھے جب شدید ٹینشن ہو تا تب میں میوزک سن کر اسے دور کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔۔ایش کہہ رہی تھی لیکن وہ کچھ نا بولا۔۔خاموشی سے ڈرائیونگ کرتا رہا۔۔

پتا نہیں یہ شخص اتنا کم کیوں بولتا ہے۔۔وہ سوچ رہی تھی۔۔اور پھر اپنا وائلن اٹھا کر اسے بجانے لگی۔۔ایک خوبصورت سی دھن گاڑی میں گونج گئی۔۔

چند ہی پل بعد وہ بور ہو گ ئی-- کی ونکہ آگے بیٹھا شخص کوئی ریسپانس نہیں دے رہا تھا اور ایش کبھی خاموش نہیں رہ سکتی تھی--

آپ نے لائیٹ آف کیوں کی ہے--؟؟اب وہ پوچھ رہی تھی--

میرا رول ہے یہ--وہ کہہ کر خاموش ہو گیا--

عجیب شخص ہے--ایش حیران ہوئی-- پھر اس نے اپنے بیگ کو ٹٹولا اور اس میں سے ایک ٹارچ نکالی--اب وہ اسے جلانے کے بعد گاڑی کے شیشے پر روشنی ڈالتے ہوئے باہر دیکھنے لگی--شیشے پر بارش کا پھسلتا ہوا پانی اسے خوش کر گیا--وہ دیکھتی رہی لیکن پانچ منٹ بعد وہ اس سے بور ہو چکی تھی--

آپ کہاں رہتے ہیں--؟؟وہ اب سے پوچھ رہی تھی-

اپنے گھر میں رہتا ہوں۔۔ سخت سا جواب آیا۔

عجیب پاگل لڑکی ہے۔۔ آدھی رات کو اکیلی ایک مرد کے ساتھ ہے اسے ڈر نہیں لگ رہا اور اوپر سے اول فول بولے جا رہی ہے۔۔

میں رائل پیلس میں رہتی ہوں۔۔ وہ اب بتا رہی تھی۔۔ آج صبح سات بجے میں گھر سے نکلی تھی۔۔ ١ بجے تک کالج میں رہی۔۔ پھر لائبریری چلی گئی۔ وہاں پر میں نے دو ہسٹری کی بکس پڑیں۔ تین بجے میں فرینڈز کے ساتھ لنچ کرنے گئی--

وہ بولے جا رہی تھی۔۔

پھر شام کو پانچ بجے میری باکسنگ کلاس تھی۔۔اسکے بعد میں سٹوڈیو چلی گ ئی-- ساڑھے سات بجے میری میوزک کلاس تھی۔۔اسکے بعد میں یہاں آگ ئی-- تقریبا ساڑھے آٹھ بجے۔۔تب سے یہی ہوں۔۔۔اب لیٹ ہو گ ئی ہوں گھر سے۔۔

وہ اپنے دن بھر کی روداد سنا چکی تھی۔۔

آپ کچھ بولتے کیوں نہیں۔۔وہ اس سے پوچھ رہی تھی۔

میڈم آپکا گھر آ چکا ہے۔۔گاڑی کب رکی اسے پتا ہی نہیں چلا۔۔ٹارچ کی روشنی باہر ڈالی تو سامنے رائل پیلس تھا۔

اووشٹ۔۔وہ چونکی۔۔پلیز یہاں سے چلیں۔۔وہ کہہ رہی تھی۔

کیا۔۔وہ حیران ہو۔۔خود ہی تو رائل پیلس آنے کو کہا تھا۔۔

میرا مطلب پلیز گاڑی پیلس کے پیچھے لے جائیں جلدی۔۔اس سے پہلے کے کوئی دیکھ لے۔۔

اور وہ غصہ ضبط کرتا گاڑی کو پیلس کے پیچھے لے آیا۔۔

اوو تھینک یو سو مچ۔۔وہ اپنی چیزیں اٹھانے لگی۔۔ بارش اب کم ہو چکی تھی۔۔وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکل آئی۔۔

یہ میرا کارڈ ہے۔۔اسکی طرف آ کر وہ نیچے جھکتے ہوئے بولی۔۔میرے پاس ابھی پیسے نہیں ہیں۔۔ آپ مجھ سے کنٹیکٹ کیجیۓ گا میں آپکو یہاں تک آنے کے پیسے دے دونگی۔۔

کمال ہے رائل پیلس میں رہتی ہے اور پیسے ہیں نہیں۔۔وہ سوچ رہا تھا۔

وہ میں نے سارے پیسے چیریٹ شو میں دے دیئے-- وہ جیسے اسکی سوچ پڑھ چکی تھی تبھی بولی۔۔بارش کم ہوئی تھی لیکن رکی نہیں۔۔

میں ایش ولیم ہوں۔۔اس کارڈ پر میرا نام لکھا ہے۔۔وہ بتا رہی تھی اور پھر اس شخص کی بے زاری جو اسکے چہرے سے عیاں تھی دیکھ کر جانے کیلیئے مڑی۔۔

گھر کے سامنے گاڑی رکوانے کی بجائے گھر کے پیچھے کیوں۔۔وہ سوچ رہا تھا۔۔

اور پھر اس نے دیکھا کہ وہ پیلس تک پہنچ چکی تھی۔۔اپنا بیگ نیچے رکھا اور اس میں وائی لن ڈالا۔۔ایک ہاتھ میں وہ پینٹنگ پکڑی اور پھر ایک ونڈو پر چڑھی جو شاید اندر سے بند کی۔۔ونڈو کے اوپر ایک روشن دان تھا جسے کھول کر اس نے پینٹنگ اندر پھینکی۔

اب وہ نیچے اتر چکی تھی۔۔بیگ اٹھایا اسے شولڈر پر پہنا اور ایک پائپ کے زریعے اب وہ پیلس کے اوپر چڑھ رہی تھی۔۔کمال مہارت سے۔۔

وہ حیران رہ گیا۔۔اپنے ہی گھر میں کوئی چوروں کی طرح کیوں جائے گا۔۔؟؟

اب وہ کافی اونچا چڑھنے کے بعد اپنی مطلوبہ ونڈو تک آئی-- اسے کھولا اور وہ کھل بھی گئی-- شاید اندر سے کھلی تھی۔۔

میں اسے کیوں دیکھ رہا ہوں۔وہ بڑبڑایا اور پھر گاڑی سٹارٹ کرنے کے بعد بیک کی۔۔

اب ایش اندر کود چکی تھی۔۔

اور وہ گاڑی موڑ چکا تھا۔۔۔

بائے-- وہ اب ہاتھ ہلا رہی تھی۔اور پھر وہ اندر کہیں غائب ہو گ ئی-- ونڈو بند ہو چکی تھی۔۔ کیا چیز تھی یہ۔۔۔؟؟ وہ حیران سا تھا۔۔اب وہ فل اسپیڈ سے گاڑی چلا رہا تھا۔۔اسے واپس اس جگہ جلدی پہنچنا تھا۔۔

اور یہ #سید_سمعان_حیدر کی #ایش_ولیم سے پہلی ملاقات۔۔۔

وہ دونوں الگ ہو چکے تھے۔۔ کبھی نا ملنے کیلی ئے-- لیکن تقدیر بہت جلد پھر انہیں ملانے والی تھی۔۔

پہلی ملاقات۔۔شروعات بارش سے ہوئی--- ناجانے محبتوں کی شروعات ہمیشہ بارش سے کیوں ہوتی ہے۔۔؟؟

آج موسم اچھا تھا۔۔ حرم کا دل کر رہا تھا کہ وہ باہر گھومے۔۔

شانو۔۔وہ اسے پکارتی ہوئی لاؤنج میں آئی جو ٹی وہ دیکھ رہی تھی۔۔

جی حرم بھابھی۔۔وہ جلدی سے کھڑی ہوگئی--

مجھے قصبے کا ایک چکر لگوالاؤ-- دل کر رہا ہے آج۔۔ پیپرز بھی ختم ہوگئے ہیں تو فری ہوں آج۔۔ حرم نے کہا۔۔

جی ابھی چلیں۔۔وہ کہتے ہوئے آگے بڑھی۔۔

ٹھہرو۔۔حرم نے اسے پکارہ۔۔میں اپنی شال لے آؤں۔ وہ کہتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف گئی۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ حجاب کیئے اپنی شال اچھی طرح لپیٹے جانے کیلیئے تیار تھی۔۔

جب وہ دونوں لان میں آئیں تو لان کی حالت دیکھ کر حرم کو ایک خیال سا آیا۔

واپس آکر لان کی صفائی کریں گے۔۔پودوں کی زمین کی کھدائی کریں گے۔۔وہ شانو سے کہہ رہی تھی۔۔ویسے بھی اب سردی کی شدت پہلے سے تھوڑی کم ہوگئی تھی۔۔

ٹھیک ہے۔۔ جیسے آپ کہو۔۔ شانو نے جواب دیا۔

یہ گھر مسز البرڈ کا ہے۔۔ جو پچھلے آٹھ سالوں سے یہاں رہ رہی ہیں۔۔ شانو نے ایک سامنے بنے ایک گھر کی طرف اشارہ کیا۔۔

اچھا۔۔ حرم نے گھر کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔

ویسے آپ بہت اچھی ہیں حرم بھابھی۔۔ بہت سیدھی سادھی۔۔ لیکن روشنی بی بی تو ایسی نہیں تھیں۔۔ انہیں یہ سب نہیں پسند تھا۔۔ انہیں تو بس فیشن کرنا پسند تھا جی۔۔

تبھی حرم کے ذہن میں ایک جھماکا ہوا۔۔ یہ روشنی بی بی کون تھی۔۔۔؟؟

ہیں۔۔آپ نہیں جانتی۔۔شانو حیران ہوئی--

نہیں تو۔۔۔ حرم نے رکتے ہوئے کہا۔۔

تم بتاؤ کون تھی وہ۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔۔

وہ جی۔۔ شانو ہچکچا رہی تھی۔اسکا خیال تھا کہ شاید حرم پہلے سے جانتی ہو۔۔

بتاؤ نا۔۔۔رک کیوں گئی-- میں کسی سے شئیر نہیں کرونگی۔۔ حرم نے اسکے چہرے پر الجھن کے آثار دیکھے تو کہا۔۔

وہ جی۔۔روشنی بی بی۔۔فرہاد بھائی کا سب کچھ تھیں جی۔۔انکی پہلی وائف۔۔بہت پیار کرتے تھے وہ انکو۔۔شانو نے کہا۔۔

کیا۔۔؟؟حرم کو لگا جیسے زمین اسکے پاؤں کے نیچے سے سرک گئی ہو۔۔

♥♥♥♥♥♥۔

کبھی کوئی راہنما ملا ہے کیا۔۔؟؟وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔۔

نہیں۔۔وہ نا میں سر ہلا چکی تھی۔۔

اگر کوئی راہنما مل جائے تو اسکا ہاتھ تھام لینا۔۔ چھوڑنا مت۔۔ وہ تمہیں کبھی بھٹکنے نہیں دے گا۔۔ جنت کو جانے والے راستوں پر لے جائے گا۔۔اور وہاں بھی جہاں تمہارا ہمسفر کھڑا ہے۔۔

وہ درویش کہہ کر آگے بڑھ گیا۔۔

رکیں پلیز۔۔ بات سنیں۔۔ وہ اسکے پیچھے بھاگی تھی لیکن وہ رکا نہیں۔۔

پھر سب کچھ گڈ مڈ ہونے لگا۔۔ یونیورسٹی۔۔ شور۔۔ رون۔۔ ریم۔۔ سب اسے نظر آرہے تھے۔۔ اور پھر دور وہ کھڑی نظر آئی۔۔ اچانک وہ پلٹی تھی۔۔ معصوم خوبصورت۔۔ حجاب میں لپٹا۔ مسکراتا چہرہ۔۔

وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔۔ کچھ دیر اسے اپنے حواس بہال کرنے میں لگی۔۔ یہ خواب اسے ایک تواتر سے آرہا تھا۔۔ بلکہ یہ خواب نہیں تھا ایک حقیقت تھی۔۔ کچھ مہینے پہلے ٹریوی فاؤنٹین پر جب وہ وش کرنے گئی تھی تب اسے وہ درویش ملا تھا جس نے اس سے یہ سب کہا تھا۔۔ اور وہ تب سے لے کر آج تک اس سین کو روز خواب میں دیکھتی تھی۔۔

لیکن آج عجیب ہوا تھا۔۔آج اسے حرم نظر آئی تھی۔۔ ہاں وہ حرم نور ہی تھی۔۔ پر کیوں۔۔ وہ کیوں نظر آئی مجھے۔۔؟؟ زی سوچتے ہوئے بیڈ سے نیچے اتر آئی۔۔

سائیڈ ٹیبل پر رکھا پانی کا گلاس اٹھا کر پانی پیا۔۔ باہر لاؤنج سے اسے آنی اور ریم کی ہنسے کی آوازیں آ رہیں تھیں۔۔

اس نے کمرے کا دروازہ کھول کر دیکھا۔۔

ریم کوئی ویڈیو دکھا رہا تھا آنی جو موبائل پر۔۔ اور خود ہنس ہنس کر پاگل ہو رہا تھا۔۔ ہنس تو آنی بھی رہی تھیں۔۔

میں نے کہا تھا آپ سے آنی کہ حرم نور تھوڑی الگ ہے۔۔وہ کہہ رہا تھا۔۔

زی اچھی طرح جانتی تھی کہ وہ کونسی ویڈیو ہے۔۔

اس لڑکی نے تو یونیورسٹی میں کافی رونق لگادی ہے۔۔آنی نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

اور زی نے غصے سے دروازہ بند کرلیا۔۔ناجانے کیوں آنی اور ریم کے منہ سے اسے حرم کا ذکر اچھا نہیں لگا تھا۔۔

وہ دونوں گھر کے پچھلے حصے میں لڑکیوں سے آگ جلائے اسکے گرد بیٹھیں تھیں۔۔

حرم ابھی تک گہرے شاک سے زیرِ اثر تھی۔۔اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ فرہاد آغا کی

زندگی میں پہلے کوئی اور لڑکی بھی ہو سکتی تھی۔۔

فرہاد بھائی ایسے نہیں تھے جیسے وہ اب ہیں۔۔ وہ تین سال پہلے بدل گئے تھے۔۔ جب انکے ابو کی وفات ہوئی تھی جی۔۔ شانو نے کہنا شروع کیا۔۔

حرم اپنی شال اپنے گرد لپیٹے توجہ سے اسے سن رہی تھی۔۔

فرہاد بھائی بہت زندہ دل انسان تھے۔۔ بہت ضدی بھی۔۔ بس اپنی مرضی کرنے والے۔۔ کسی کی نہیں سنتے تھے۔۔ انہیں خوبصورت لڑکیاں بہت پسند تھیں۔۔۔ وہ ڈاکٹر نہیں بننا چاہتا تھے۔۔ لیکن یہ بڑے صاحب کا خواب تھا کہ وہ ڈاکٹر بنیں۔۔ اور انکے نواہی گاؤں حیدر آباد میں ہاسپٹل بنا کر وہاں کے لوگوں کو مفت علاج کریں۔لیکن نہیں۔۔ وہ بڑے صاحب کے کہنے پر اس فیلڈ میں آ تو گئے تھے لیکن وہ سیریس نہیں تھے۔۔ دوستوں کے

سارتھ گھومنا پھرنا۔۔ پارٹیز کرنا۔۔کلب جانا۔۔ یہ سب انکے مشاغل تھے۔۔

اور پھر۔۔

پھر کیا ہوا۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔۔

پھر انکی لائف میں روشنی میڈم آئیں۔۔ وہ میڈیکل کے تھرڈ ائیر میں تھے جب وہ مائگریشن کروا کر فرہاد بھائی کے کالج میں آئیں تھیں۔۔

خوبصورت تھیں۔۔ماڈرن تھیں۔۔ لڑکوں کو اٹریکٹ کرنے کا ہنر آتا تھا انہیں۔۔ باقی لڑکوں کی طرح فرہاد بھائی کو بھی وہ پسند آگئیں۔۔

اور روشنی بی بی نے بھی باقی سب کو چھوڑ کر فرہاد بھائی کا چنا۔۔ وجہ انکا سٹرونگ بیک گراؤنڈ اور انکی وجاہت تھی۔۔

رفتہ رفتہ دونوں ایک دوسرے کے قریب آنے لگے۔۔وہ انہیں فادی بلاتیں تھیں۔۔سارے کالج میں بس انکے چرچے ہوتے تھے۔۔انہیں پرفیکٹ کپل مانا جانے لگا۔۔

پھر۔۔

پھر فرہاد بھائی نے اپنے گھر والوں سے شادی کا کہا۔۔سب حیران ہوئے کہ اتنی جلدی شادی کرنے کی کیا ضرورت ہے۔۔ تین سال پہلے وہ بائیس سال کے تھے۔۔ اتنی چھوٹی عمر میں شادی کسی کو بھی منظور نہیں تھی۔۔

سب نے بہت سمجھایا کہ ابھی اسے اپنی سٹڈی پر فوکس کرنا چاہیۓ۔۔ لیکن وہ نہیں مانے۔۔

بڑے صاحب اور انکی لڑائی ہوگئی۔۔ فرہاد بھائی گھر چھوڑ کر چلے گئے۔۔

حرم کو یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ یہ سب فرہاد کے بارے میں سن رہی ہے۔۔ جو اس کے سامنے ہے وہ کوئی اور فرہاد ہے اور جسکے بارے میں شانو بتا رہی ہے۔۔ یہ تو کوئی اور ہی لگ رہا تھا۔۔

ہادی ایسے بھی تھے۔۔۔؟؟ حرم کو یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔

سب اسے منانے گئے باری باری۔۔ سب نے اسے بہت سمجھایا۔۔ لیکن ان پر روشنی کا پیار سوار تھا۔ وہ نہیں مانے۔۔ مجبوراً سب کو اسکے سامنے جھکنا پڑا۔۔

پھر۔۔ حرم نے پوچھا۔۔

پھر جی دونوں کی شادی کا اعلان کر دیا۔۔ میڈیکل کے لاسٹ ائیر میں تھے وہ دونوں جب کی انکی شادی تھی۔۔

جیسے جیسے شادی کے دم نزدیک آرہے تھے روشنی بی بی بدلتی جارہی تھیں۔۔ وہ میڈیکل فیلڈ کو چھوڑنا چاہتیں تھیں۔۔

اور پھر وہ دن بھی آگیا جب انکی شادی تھی۔۔

تبھی انہیں پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز آئی۔۔ لکڑیاں جل کر اب کوئلے کی شکل اختیار کر گئی تھیں۔۔ لیکن اب کوئلے جل رہے تھے۔۔بجھے نہیں تھے وہ۔۔

لگتا ہے ہادی آگئے ہیں۔۔حرم سب آج ہی جاننا اور سننا چاہتی تھی لیکن اب ممکن نہیں تھا۔۔

باقی کل سنانا۔۔وہ کہتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

ٹھیک ہے۔۔شانو نے مسکرا کر کہا۔۔

حرم۔۔کہاں ہو۔۔۔؟؟فرہاد نے لاؤنج میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے اسے پکارے تھے۔۔

ادھر ہی ہوں۔۔آواز سے پیچھے سے آئی تھی۔۔

فرہاد نے مڑ کر دیکھا تو وہ دروازے میں کھڑی تھی۔۔کچھ عجیب نظروں سے اسے دیکھتی ہوئی۔۔

فرہاد چونکا تھا۔۔

کیا یہ وہ شخص ہے۔۔ حرم نے اپنے سامنے کھڑے ڈیسنٹ شخص کو دیکھا جسکی Personality بہت سٹرونگ تھی۔۔ کہیں بھی آوارہ پن نہیں جھلکتا تھا۔۔جیسے کہ تین سال پہلے تھا۔۔

کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔ ۔۔؟؟ وہ چلتا ہوا اسکے پاس آیا۔۔

کچھ نہیں۔۔ حرم نے آہستہ سے کہا۔۔اس شخص نے سب سے اہم پہلو چھپایا تھا اپنی زندگی کا۔۔وہ بھی اس لڑکی سے جسے وہ اپنی بیسٹ فرینڈ کہتا تھا۔۔

پھر یوں اتنی خاموشی سے کیوں دیکھ رہی ہو مجھے۔۔۔؟؟ وہ پوچھ رہا تھا۔

ویسے ہی۔۔آج آپ لیٹ ہوگ ئے۔۔ وہ زبردستی مسکرائی۔۔

ہمم ایمرجنسی کیسسز تھے۔۔فرہاد نے کہا۔۔

ٹھیک ہے آپ فریش ہوجائیں پھر کھانا کھاتے ہیں۔۔ مجھے بھی کافی بھوک لگی ہے۔۔ میں کھانا لگواتی ہوں۔۔ وہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔۔

فرہاد کو عجیب لگ رہا تھا۔۔حرم کا بجھا بجھا چہرہ کچھ غلط ہونے کا اشارہ دے رہا تھا اسے۔۔پھر وہ بھی سر جھٹک کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔

بیلا بہت خوش تھی۔۔اور وہ اسی خوشی کے ساتھ یونیورسٹی جانے سے پہلے ریسٹورینٹ آئی تھی۔۔ کل وہ اپنی پہلی سیلری نہیں لے پائی تھی۔۔ اس لیئے آج صبح ُصبح آگئی۔۔

وہ مسکراتے ہوئے مینیجر کے پاس گئی۔۔ اور اس سے اپنی سیلری کی ڈیمانڈ کی۔۔

لیکن مینیجر نے جو خبر اسے سنائی اسے سن کر بیلا کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا۔۔

اسے لگ رہا تھا کہ اسے ہارٹ اٹیک ہونے والا ہے۔۔وہ شل قدموں سے چلتے ہوئے ریسٹورینٹ سے باہر آئی۔۔

رون ن ن ن ن ن ن ن ن ن ۔۔۔وہ پوری وقت سے چلائی تھی۔۔ آس پاس سے گزرنے والے لوگوں نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا۔۔غصے اور دکھ کی زیادتی کی وجہ سے اسکا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج انکا لیکچر فری تھا۔۔وہ واصے اور عرش کے ساتھ یونیورسٹی کے گارڈن میں بیٹھی تھی۔۔

بیلا نہیں آئی ابھی تک۔۔ ؟؟ وہ اسی کا انتظار کر رہے تھے۔۔ کیونکہ آج لنچ اسکی طرف سے تھا۔۔

کچھ دیر بعد انہیں ایک شور سنائی دیا۔۔

رون منحوس کہاں ہو تم۔۔؟؟ایک طرف سے انہیں بیلا رونے کے ساتھ ساتھ چلاتے ہوئے اپنی طرف آتی نظر آئی تھی--

تم مرجاؤ-- رون-- تمہارا ایکسیڈینٹ ہو جائے-- وہ بد دعائیں دے رہی تھی- وہ تینوں اسکی طرف لپکے-- بیلا کے پیچھے سینکڑوں سٹوڈنٹس تھے--

رون کا نام سن کر سب متوجہ ہوئے تھے-- یعنی کہ ایک نیا کارنامہ سر انجام دے چکا ہے وہ--

کیا ہوا بیلا۔۔؟؟رو کیوں رہی ہو۔۔؟؟واصے نے اس سے پوچھا۔

کہاں ہے رون۔۔میں آج اسکا مڈر کر دونگی۔۔بیلا نے اپنے بیگ سے چھری نکالی۔۔۔جو وہ ریسٹورینٹ سے اٹھا کر لائی تھی---

ہوا کیا ہے کچھ بتاؤ تو۔۔؟؟ عرش نے پوچھا۔۔

رون باہر نکلو۔۔میں تمہیں مار ڈالوں گی۔۔وہ چلائی تھی۔۔

ابھی کوئی ایسا انسان پیدا نہیں ہوا جو مجھے رون دی ڈون کو مار سکے۔۔

کمینے۔۔ منحوس۔۔ بھوکے۔۔ تم مروگے آج۔۔ میری ساری سیلری کھا گئے۔۔ بیلا اپنا بیگ وہیں گرا کر اسکے پیچھے چھری لے کر بھاگی۔۔

ہاہاہاہا آجاؤ۔۔۔ رون نے دھوڑ لگائی۔۔ وہ بیلا کو یونیورسٹی کی سیر کروانے والا تھا۔۔

بیلار کو۔۔واصے۔۔عرش اور حرم بھی اسکے پیچھے بھاگے۔۔

ہوا کچھ ہوں تھا کہ جیسے ہی رون کو بیلا کی جاب کا پتا چلا تھا وہ اسکے ریسٹورینٹ ٹپک پڑا۔۔ویٹر سے اس نے کہا بیلا اسے جانتی ہے۔۔۔کافی پی اور بل نہیں دیا۔۔رون نے کہا کہ بل بیلا کے کھاتے میں لکھ کیا جائے۔۔اور اسکی سیلری سے پیسے کاٹ لیئے جائیں۔۔

ویٹر نے حیران ہو کر بیلا کو دیکھا تھا۔۔بیلا مسکرادی تھی۔۔مطلب وہ رون کو جانتی تھی۔۔لیکن وہ تو صرف اس لیئے مسکرائی تھی کہ رون پھر کوئی نیا پنگا نا ڈال دے۔۔ لیکن اسے کیا پتا تھا کہ کیا ہونے والا ہے۔۔پھر رون روز آنے لگا۔۔ لنچ کرتا اور بنا کچھ غلط کیئے مسکراتا ہوا چلا جاتا۔۔

پھر وہ اپنے دوستوں کو ساتھ لانے لگ گیا۔۔اور پھر آہستہ آہستہ یونیورسٹی کے غریب ترین سٹوڈنٹس کو بھی۔۔۔ یوں وہ پورا مہینہ لگاتار آیا اور بل بیلا کی سیلری سے کاٹنے کا کہتا رہا۔۔ویٹر جب بل مانگتا تو رون بیلا کی طرف اشارہ کر دیتا تھا۔۔اور بیلا مسکرادیتی۔۔بس پھر کیا۔۔ساری

سیلری وہ کھا چکا تھا۔۔ جب بیلا نے مینیجر سے سیلری کا کہا تو اس نے وہ بل بیلا کے سامنے کر دی ئے۔۔ جو رون نے اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر لنچ کیئے تھے۔۔

وہ تو شاکڈ رہ گ ئی تھی۔۔ اور اب وہ انتہائی غصے میں تھی۔۔ یعنی آج رون کا مڈر پکا تھا۔۔

____

اتنی تیز بارش ہو رہی تھی کہ بارش کی بوندیں پتھر کی طرح لگ رہی تھیں اسے۔۔ پولیس کے سائرن کی آواز گونج رہی تھی۔۔ اور وہ فل اسپیڈ سے بھاگ رہی تھی۔۔ اندھیرا ہونے کی وجہ سے راستے میں پڑے ہوئے کسی پتھر سے ٹکرائی تھی وہ۔۔ اور گرتے گرتے بچی۔۔

بھاگو ایش۔۔ اگر آج تمہیں پولیس نے پکڑ لیا تو خیر نہیں۔۔ وہ گلیوں میں سے بھاگ رہی تھی۔۔ بارش کی وجہ سے لوگ اپنے گھروں میں دبکے پڑے تھے۔۔

ہوا کچھ یوں تھا کہ باکسنگ کلاسز میں اسکی دو لڑکوں سے ان بن تھی۔۔ دونوں انتہا کے آوارہ تھے۔۔ ایش کو ان سے بہت الرجی تھی۔۔ باکسنگ کے دوران وہ ایک دوسرے کو جان بوجھ کر مارتے تھے۔۔ وہ دو تھے اور ایش اکیلی۔۔ کوچ نے نوٹ کر لیا تھا کہ وہ پریکٹس نہیں کرتے بلکہ سچ میں ایک دوسرے کو مار رہے ہوتے ہیں۔۔ کوچ نے انہیں وارن بھی کیا تھا لیکن وہ لڑکے باز نہیں آئے۔۔ جان بوجھ کر ان میں ایک لڑکا پریکٹس کے دوران ایش کو ہٹ کرتا تھا۔۔ پہلے تو ایش نے برداشت کیا لیکن جب وہ نہیں سدھرے تو وہ بھی کسی کا ادھار نہیں رکھتی۔ اتنی زور سے اس لڑکے کے ناک پر پنچ مارا تھا ہڈی تو ٹوٹ ہی گئی ہوگی۔۔

کوچ نے اسے کافی ڈانٹا تھا حالانکہ ساری غلطی اسکی نہیں تھی۔۔ وہ بہت خراب موڈ میں اکیڈمی سے باہر نکلی تھی۔۔ اور پھر اپنے سٹوڈیو چلی گئی۔۔

رات کو گھر جانے سے پہلے وہ کوچ سے سوری کرنا چاہتی تھی۔۔ تبھی وہ دوبارہ اکیڈمی آئی تھی لیکن جو اس بے اکیڈمی کے باہر دیکھا اس نے اسکا غصہ مزید بڑھا دیا تھا۔۔

اس نے دیکھا کہ وہ دونوں لڑکے ایک لڑکی کا راستے روکے کھڑے تھے۔۔۔ موسم خراب ہونے کی وجہ بارش پھر شروع ہوگئی تھی لیکن ابھی ہلکی تھی۔۔ ایش نے انہیں اندھیرے میں بھی پہچان لیا تھا۔۔

اب وہ اس لڑکی کو اٹھا کر زبردستی گاڑی میں ڈال لے رہے تھے۔۔۔ وہ لڑکی مدد کیلیے چلا رہی تھی۔۔ کچھ لوگ وہاں سے گزر رہے تھے مگر کوئی بھی آگے نہیں بڑھا۔۔

ایش غصے سے آگے بڑھی اور اپنا بھاری وزنی بیگ گھما کر اس لڑکے کو مارا جس نے لڑکی کو پکڑ رکھا تھا۔۔ بیگ اسکے سر کے پچھلے حصے میں لگا تھا اور ایک چیخ مارنے کے بعد زمین بوس ہو چکا تھا۔۔

تم جاؤ۔۔ بھاگو یہاں سے۔۔ ایش نے لڑکی سے کہا۔۔

جبکہ دوسرا لڑکا ایش کی طرف بڑھا تھا۔۔ وہ ایش کو منہ پر مکا مارنے والا تھا تبھی وہ گھوم گ ئی اور اپنا کنگ فو جو نیا نیا سیکھ رہی تھی اسکے دو تین شاندار مظاہرے دوسرے لڑکے کو دکھا چکی تھی۔۔ تبھی اچانک پولیس کے سائرن کی آواز ابھری۔۔ کسی نے پولس کو کال کردی تھی۔۔

ایش نے ایک گلی میں دھوڑ لگادی۔۔ وہ پولیس کے معاملے میں نہیں گھسنا چاہتی تھی۔۔ لیکن پولیس والوں نے شاید اسے ہی قصوروار سمجھ لیا تھا اور گاڑی اسکے پیچھے لگادی۔۔

بے وقوف۔۔۔انہیں اتنا نہیں پتا کہ میری غلطی نہیں ہے۔۔وہ بھاگ بھاگ کر تھک چکی تھی۔۔

اوپر سے بارش بھی۔۔

اچانک اسے ایک دروازہ کھلا نظر آیا تھا۔۔جسکے اوپر کچھ لکھا تھا لیکن وہ کسی اور زبان میں

تھا۔۔ایش کو سمجھ نہیں آئی۔۔ اور وہ فوراً اندر داخل ہوگئی۔۔ اندر داخل ہونے کے بعد وہ دروازہ بند کر چکی تھی اور دروازے کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو چکی تھی۔۔ پولیس کی گاڑی پاس میں ہی تھی کہیں۔۔ پھر اسکے سائرن کی آواز کم ہونا شروع ہوئی۔۔ اب بالکل مدھم ہو چکی تھی۔۔ اسکا مطلب گاڑی وہیں سے گزر چکی تھی۔۔

ایش کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔وہ واپس جانا چاہتی تھی کہ اچانک اسکی نظر اس گھر کے صحن

میں پڑی۔۔بارش ابھی بھی ہو رہی تھی۔۔وہ کچھ عجیب سا منظر تھا۔۔وہ بلاارادہ صحن کی طرف

بڑھی۔۔

ایک شخص سفید رنگ کے کپڑے پہنے اتنی بارش میں ننگے پاؤں صحن کے بیچوں بیچ کسی روبوٹ کی طرح سیدھا کھڑا تھا اور اسکی نظریں سامنے زمین پر جمی تھیں۔۔

پورے پانچ منٹ وہ ایسے ہی کھڑا رہا۔۔ پھر وہ جھکا۔۔ دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ کر۔۔ پورے پانچ منٹ بعد وہ پھر سیدھا ہوا۔۔ اور پھر وہ نیچے ہوا اور زمین پر جھکا۔۔ سر زمین پر رکھ چکا تھا۔۔

یہ کون ہے اور کیا کر رہا ہے۔۔ ایش حیران ہوئی۔۔ اس نے اپنی زندگی میں پہلے ایسا کوئی منظر نہیں دیکھا تھا۔۔

عجیب سی کشش تھی۔۔ وہ دیکھے جا رہی تھی۔۔ اسکے قدم رک چکے تھے۔۔

اتنی تیز بارش اور اتنی ٹھنڈ میں کوئی ایسے کیسے کر سکتا ہے.. کیا یہ کوئی عبادت کر رہا ہے.. وہ ذہین تھی فوراً سمجھ گئی.. لیکن کونسی عبادت.. ؟؟ وہ یہ نہیں جانتی تھی..

اور اتنی رات کو صرف ایک در ہے جو ہمیشہ کھلا رہتا ہے..اور وہ ہے اللہ پاک کا گھر..اسکے در کا دروازہ ہمیشہ ہر ایک کیلیئے کھلا رہتا ہے.. اور یہ ایک چھوٹی سی مسجد تھی.. اور وہ شخص نوافل میں مشغول تھا..

کوئی ایسے عبادت کیسے کر سکتا ہے.. وہ حیران تھی.. اسکے سفید کپڑے رات کی سیاہی کو اپنے آس پاس سے مٹا رہے تھے..

اچانک بجلی کی چمک کے ساتھ بادل اتنی زور سے گرجے کے ایش کو اپنی چینخ روکنے کے لیئے اپنے منہ پر ہاتھ رکھنا پڑا..

لیکن اس شخص کے وجود میں کوئی حرکت نہیں ہوئی۔۔ اتنی ٹھنڈ اور بارش بھی اسے اسکی عبادت سے روک نہیں پا رہی تھی۔۔

اور یہی وہ لمحہ تھا جب ایش پتھر کی ہوئی۔۔ یہی وہ منظر تھا جسکے لیئے وہ بھٹکتی پھرتی تھی۔۔ جسے وہ ڈھونڈتی تھی یہی وہ یقین تھا ۔۔ اسکے قدم پتھر کے ہوئے۔۔ یہی وہ جگہ تھی جس نے اسکےبھاگتے قدموں کو جکڑ دیا۔۔ یہی وہ انوکھی جگہ تھی جسے وہ دیکھنا چاہتی تھی۔۔ شاید اسی چیز کی اسے تلاش تھی۔۔ ہر انسان کی زندگی میں ایک ایسا لمحہ ضرور آتا ہے جس میں وہ ہمیشہ کیلیئے قید ہو کر رہ جاتا ہے۔۔ اور ایش کی زندگی میں یہی وہ لمحہ تھا۔۔وہ خود نہیں جانتی تھی کہ وہ خود کب سے بارش میں کھڑی بھیگ رہی ہے۔۔ وہ ایک ٹرانس کے زیرِ اثر تھی۔۔

بجلی ایک بار پھر چمکی اور وہ شخص روشنی میں نہا گیا۔۔

یہ تو وہی ٹیکسی ڈرائیور ہے-- وہ چونکی-- ایک خواب تھا جس سے وہ بیدار ہوئی تھی--

----

رون تمہیں کیڑے پڑیں-- تمہارا ایکسڈینٹ ہو جائے--- تمہارے ہاتھ ٹوٹ جائیں جس سے تم نے میری سیلری سے کھانا کھایا تھا-- تمہارے سارے دانت ٹوٹ جائیں-- تمہاری آنتیں باہر نکل آئیں--- میں تمہیں شراپ دیتی ہوں رون---

وہ لوگ رون کے پیچھے بھاگ بھاگ کر تھک چکے لیکن وہ پتا نہیں اچانک جن کی طرح غائب ہو چکا تھا--

بیلا اب بیٹھی رونے کے ساتھ ساتھ اسے بددعاؤں سے نواز رہی تھی--

اور حرم جو سوچ رہی تھی کہ کچھ دنوں سے روما میں سکون ہے رون نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔ لیکن انہیں کیا پتا تھا کہ یہ خاموشی کسی بڑے طوفان کا پیش خیمہ تھی۔۔

رون دی ڈون نے اپنے ڈون ہونے کا ثبوت دے دیا تھا۔۔ وہ بنا کچھ کی ئے بیلا کی ایک مہینے کی سیلری ہڑپ کر چکا تھا۔۔ شیطانی دماغ۔۔

میں نے ہیوی بائیک لینی تھی۔۔ میں نے اتنا کچھ کرنا تھا۔۔ وہ بے طرح سے رو رہی تھی جبکہ واصے اسے ٹشو پیپر نکال نکال کر دے رہا تھا۔۔ پورا ڈبہ ختم ہو چکا تھا۔۔

یہ تو بہت ہی برا ہوا۔۔ رون نے تو واقعی حد کر دی۔۔ عرش کو غصہ آیا ہوا تھا۔ کسی کی محنت کی کمائی وہ کیسے ہڑپ کر گیا۔۔

ہمیں ریم سے بات کرنی چاہی ئے۔۔ شاید وہ کچھ ہیلپ کردے ہماری۔۔ حرم نے کہا۔۔

ہاں یہ ٹھیک ہے صرف ایک وہی رون سے ٹکر لے سکتا ہے۔۔واصے نے کہااور پھر وہ چاروں بزنس ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھ گ ئے۔۔

ایش چلتے ہوئے اسکے قریب آئی تھی۔اور پھر اسکے دائیں طرف ٹائی لوں سے بنے سرخ فرش پر بیٹھ گ ئی۔۔ وہ شخص اب دونوں گھٹنوں کو موڑے ان پر ہاتھ رکھے بیٹھا تھا۔۔پھر اس نے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کو اٹھایا تھا۔۔

ایش اسکی ایک ایک حرکت کو نوٹ کر رہی تھی۔۔

سنو۔۔ایش نے اسے پکارا۔۔لیکن وہ ہلا تک نہیں۔۔

پھر کچھ دیر بعد وہ سلام پھیر چکا تھا۔۔ یہ سب ایش کیلی ئے نیا تھا۔۔وہ یہ سب نہیں جانتی تھی۔ عبادت کیا ہوتی ہے اس نے کبھی کی نہیں۔۔اسے چرچ میں کوئی اٹریکشن فیل نہیں ہوتی تھی۔۔ وہ بچپن میں اپنے ممی پاپا کے ساتھ جاتی تھی چرچ لیکن وہاں بھی ایسی عبادت تو نہیں ہوتی تھی۔۔

کون ہو تم۔۔۔؟؟ایش نے اسکے سر کو دائیں بائیں ہلتے دیکھا تو پوچھا۔۔

لیکن وہ ہاتھ دعا کیلی ئے اٹھا چکا تھا۔۔وہ دونوں بارش میں بھیگ رہے تھے۔۔فرق صرف یہ تھا کہ کچھ دیر پہلے تک ایش کو یہ بارش عزاب لگ رہی تھی جبکہ اب کوئی جادوئی بارش لگ رہی تھی جس نے اس پر طلسم پھونک دیا تھا۔۔

کچھ دیر بعد جب وہ دعا مانگ چکا تو اسکی طرف پلٹا۔۔اور حیران رہ گیا۔۔

وہ اسے پہچان گیا تھا۔۔سید سمعان حیدر ایک بار کسی کو دیکھ لے پھر کہاں بھولتا تھا۔۔وہ اسے دس دن بعد مل رہی تھی لیکن سمعان حیدر کو گاڑی میں کی گ ئی اسکی ایک ایک حرکت یاد تھی۔۔

تم یہاں۔۔وہ پوچھ رہا تھا۔۔ یہاں کیا کر رہی ہو۔۔اور کیسے آئی یہ اں۔۔؟؟

تم کون ہو۔۔؟؟ایش نے ایک بار پھر اپنا سوال دھرایا۔۔اور یہ تم کیا کر رہے تھے۔۔؟؟ نظریں اسکے چہرے پر جمی تھیں۔۔وہ چھبیس ستائی س سالا نوجوان تھا۔۔چہرے سے عجیب سا نور پھوٹ رہا تھا۔۔

میں ایک انسان ہوں۔۔وہ کھڑا ہوتا ہوا بولا۔۔اور میں وہی کر رہا تھے جسکے لی ئے ایک انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔۔

کس لی ئے پی دا کیا گیا ہے انسان کو۔۔؟؟

عبادت کیلی ئے-- اللہ پاک نے انسان کواپنی عبادت کیلی ئے پی دا کیا ہے۔۔وہ اب صحن سے بر آمدے کی طرف جا رہا تھا۔۔ بارش ہلکی ہو گ ئی تھی لیکن بند نہیں ہوئی تھی۔۔

اللہ پاک کون ہے۔۔۔؟؟وہ بھی پیچھے ہوئی-- اور وہ ایک جھٹکے سے رکا۔۔ حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔

اس کائی نات کا خالق و مالک۔۔وہ کہتا آگے بڑھا۔۔

ہے نا۔۔ایش نے کہا۔۔ God لیکن وہ تو

اسکا نام ہے۔۔ﷻ ہم اسے اللہ پاک کہتے ہیں۔۔اللہ

مجھ میں تم میں کیا فرق ہے۔۔؟؟ایش سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔اس لیئے وہ سوال کیئے جا رہی تھی۔۔

میں ایک مسلمان ہوں۔۔اسکے محبوب محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے۔۔

اور تم ایک نان مسلم ہو۔۔

مسلم کیا ہوتا ہے۔۔؟؟ایش نے پھر پوچھا۔۔

کمال ہے۔۔اتنی کتابیں پڑھتی ہیں آپ نے۔۔اتنے انوکھے کام کرتی ہیں آپ۔۔۔خود کو بہت زہین سمجھتی ہیں آپ۔۔اللہ اور مسلمان کو نہیں جانتی۔۔جاؤ بی بی پہلے خود کا تو پتا کرو کہ کون ہو۔۔وہ سخت سے لہجے میں کہتا آگے بڑھ گیا۔۔

____

جب وہ چاروں بزنس ڈیپارٹمنٹ پہنچے تو ریم انہیں نہیں ملا۔۔ پھر کچھ سٹوڈنٹس سے پوچھنے پر پتا چلا کہ وہ جونیئرز کی ایک کلاس کو کچھ پراجیکٹس کروا رہا ہے۔۔ پانچ منٹ بعد وہ چاروں اسکے سامنے تھے۔۔۔

ایکسیوزمی مسٹر رومان شاہ۔۔ ہمیں آپ سے ؟ضروری بات کرنی ہے۔۔ حرم نے کلاس روم کے دروازے پر کھڑے ہو کر اسے پکارہ۔۔

اس آواز کو وہ بنا چہرے دیکھے بھی پہچان سکتا تھا کہ وہ کس کی آواز ہے۔۔ایک وہ ہی تو تھی پوری یونیورسٹی میں جو اسے پورے نام سے پکارتی تھی۔۔اسکا ملٹی میڈیا پر اشارے کرتا ہاتھ رکا تھا۔۔ سٹوڈنٹس نے چونک کر اسے دیکھا۔۔

وہ پلٹا۔۔سامنے کھڑی حرم نور کو اس نے دیکھا تھا۔۔وہ چاہتا تھا کہ وہ لڑکی کبھی اسکے سامنے نا آئے-- لیکن وہ بار بار سامنے آجاتی تھی۔۔

یس۔۔وہ کلاس سے ایکسیوز کرتا اسکی طرف بڑھا۔۔

اور پھر کلاس روم سے باہر روتی بیلا کو دیکھ کر وہ ٹھٹکا۔۔مطلب رون کا پنگا ہے۔۔وہ سمجھ چکا تھا۔۔

اور پھر دس منٹ بعد وہ لوگ اسے سب کچھ بتا چکے تھے۔۔بیلا کا رونا کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔

اوکے میں کرتا ہوں کچھ۔۔پلیز بیلا روؤ مت۔۔مجھے روتی لڑکیاں بہت بری لگتی ہیں۔۔ریم نے بیلا کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

رون تو آپ کے پیسے واپس کرے گا نہیں لیکن اگر آپ چاہیں تو میں آپکو آپکی پوری سیلری کے برابر پیسے دینے کو تیار ہوں۔۔ وہ کہہ رہا تھا جبکہ حرم نے چونک کر اسے دیکھا۔۔

بے شک بیلا کو اپنی سیلری جانے کا بہت دکھ تھا۔۔ لیکن وہ ریم سے پیسے نہیں لینا چاہتی تھی۔

نہیں مجھے آپ سے پیسے نہیں چاہیئے-- وہ روتے روتے بولی۔۔

تو پھر کیا چاہیئے مجھ سے۔۔؟؟ وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔۔ بیلا کا دل تو کیا تھا کہ وہ اس سے ایک ڈنر مانگ لے جہاں وہ دونوں ایک ساتھ ہوں اور کوئی بھی نا ہو۔۔ لیکن وہ کہہ نا سکی۔۔

الٹے سیدھے خواب مت دیکھو۔۔ جلدی بولو۔۔ واصے نے اسے ٹھوکا دیا وہ جیسے اسکی سوچ پڑھ گیا۔۔ بیلا گڑبڑائی--

وہ میں نے ہیوی بائیک لینی تھی لیکن اب نہیں لے سکتی۔۔ آپ ایسا کریں مجھے ایک سائیکل لا دیں۔۔ بیلا نے کہا۔۔

سائیکل کا کیا کریں گی آپ۔۔؟؟

ہائے اتنا نرم لہجہ۔۔ بیلا تو سرشار ہی ہو گئی--

وہ میں عرش اور حرم کو ون وہیلنگ سکھاؤں گی-- بیلا نے جواب دیا۔۔

اور اسکے اس جواب پر حرم گڑبڑائی-- وہ جھینپ گئی تھی۔۔ اس نے بیلا کو ایک چونٹی کاٹی۔۔ اسے ریم کے سامنے بیلا سے ایسی بے وقوفی کی توقع نہیں تھی۔۔

رومان اسکی یہ حرکت دیکھ چکا تھا۔۔ایک شرارتی سی مسکراہٹ اسکے لبوں کو چھو گئی--
بے شک وہ اسے دیکھنے سے گریز کر رہا تھا لیکن اسکی ایک ایک حرکت کو نوٹ بھی کر رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے کل آپکو تین سائیکلز مل جائیں گی-- وہ کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔۔جانتا تھا مزید بیٹھا تو نظریں بھٹک جائیں گی--

تین کس لیے-- عرش حیران ہوئی--

آپ تینوں کے لیے-- بیلا، آپ اور مس نور کیلیے-- وہ کبھی اسے حرم نہیں کہتا تھا۔۔مس نور ہی بلاتا تھا۔۔مس نور کہنے سے وہ اجنبی لگتا تھا۔۔اگر حرم کہتا تو اپنائیت جھلکتی۔۔لیکن شاید وہ اسے اجنبی ہی رکھنا چاہتا تھا۔۔اور حرم اسے تو کوئی فرق ہی نہیں پڑتا تھا۔۔وہ بس اسکی نیلی آنکھوں کے بارے میں سوچتی تھی کہ وہ کسی سے ملتی ہیں مگر کس سے۔۔۔؟؟

واؤ ؤ ؤ-- اب مزہ آئے گ ا-- بیلا اچانک خوش ہو گ ئی-- ریم ایک نرم دل شہزادہ ہے--

میرا نام بھی کے لیتی تو مجھے بھی ایک سائیک ل مل جاتی--واصے نے منہ بنایا--

تم میرے والی لے لینا-- حرم نے ہنستے ہوئے کہ ا--

کیا رومان شاہ کے پاس بہت پیسا ہے--؟؟ حرم نے عجیب سا سوال کیا تھا--

ہاں شاید بہت--اسکے فادر بہت بڑے بزنس مین تھے--اب وہ سب کچھ ریم کا ہے--
یونیورسٹی کے بعد وہ خود آفس جاتا ہے-- مینیجر کے ساتھ مل کر وہ اپنا بزنس بھی سھنبال رہا
ہے-- عرش نے بتایا--

ہمم۔۔ تبھی سٹوڈنٹس کو اتنے مہنگے ٹرن گفٹس دیتا ہے۔۔ حرم نے سوچا۔۔

رون اب دو دن یونیورسٹی نہیں آنے والا۔۔اب دو دن ہم سکون سے گزار سکتے ہیں۔۔

کیوں۔۔رون کہاں گیا ہے۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔۔

وہ ہر مہینے کے آخر پر جانے کہاں جاتا ہے۔۔دو دن غائب رہتا ہے۔۔شاید یہ ریم بھی نہیں جانتا۔۔ واصے نے کہا اور وہ چاروں اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھ گئے--

----

حرم آج پھر شانو کے ساتھ گھر کے پچھلے حصے میں آگئ ئ تھی جہاں کل اس نے فرہاد اور روشنی کی کہانی سنناشروع کی تھی۔۔

آج موسم خراب ہے۔۔ بارش آنے کے امکان نظر آرہے ہیں۔۔ شانو نے آسمان کی طرف دیکھا۔۔۔

ایسا کرتے ہیں آج کاریڈور میں بیٹھ جاتے ہیں۔۔ گھر کے پیچھے بھی ایک دروازہ تھا جو پچھلے حصے میں کھلتا تھا اور اس دروازے کے آگے ایک چھوٹا سا برآمدہ تھا۔ آگ انہوں نے باہر جلائی تھی۔۔ جبکہ دونوں اپنی اپنی شالیں لپیٹتی برآمدے میں دو چی ئی رزر کھ کر ان پر بیٹھ چکی تھیں۔۔

یہاں بارشیں شروع ہوتی ہیں تو دس دن لگاتار ہوتی رہتی ہیں۔۔ روما میں حرم کی پہلی بارش تھی۔۔

پھر کیا ہوا تھا شانو۔۔ بلآخر حرم نے بات شروع کی۔

ہونا کیا تھا جی شادی تھی اس دن دونوں کی موسم ایسے ہی خراب تھا۔۔ بڑے صاحب کی طبیعت بھی خراب تھی۔۔ نکاح کا وقت روشنی اور اسکی ماں نے آغا ہاؤس کو حق مہر میں مانگ لیا۔۔ سب حیران رہ گ ئے تھے۔۔ روشنی بی بی پہلے ہی بہت کچھ اپنے نام کروا چکی تھیں۔۔ بڑے صاحب نے آغا ہاؤس اسکے نام کروانے سے منع کر دیا۔۔ برا تو فرہاد بھائی ک و بھی لگا تھا کیونکہ دن بدن روشنی بی بی کی ڈیمانڈز بڑھتی جا رہی تھیں۔۔ لیکن انہیں کسی بھی چیز سے زیادہ روشنی بی بی اہم تھیں۔۔ بڑی مشکلوں سے نکاح ہوا۔۔ فرہاد بھائی کی آدھی پراپرٹی روشنی بی بی کے نام ہو چکی تھیں۔۔ نکاح کے بعد فرہاد بھائی اور بڑے صاحب میں جھگڑا ہو گیا۔۔ کیونکہ بڑے صاحب نے فرہاد بھائی سے کہا تھا کہ روشنی انکے لی ئے اچھی لڑکی نہیں ہے۔۔ لیکن فرہاد بھائی مزید غصہ ہو گ ئے--

نکاح شام کو ہوا تھا رات کو بڑے بھائی کی طبیعت خراب ہو گ ئی اور وہ بے ہوش ہو گ ئے-

انہیں ہاسپٹل لے جایا گیا۔۔ وہاں جا کر پتا چلا کہ بڑے صاحب کو برین ٹیومر ہے۔۔ وہ بھی آخری اسٹیج پر۔۔ انہوں نے یہ راز سب سے چھپایا۔۔ جب فرہاد بھائی کو پتا چلا تو وہ بہت روئے-- بہت پچھتائے-- لیکن تب تک دیر ہو چکی تھی۔۔

ادھر روشنی بی بی اپنی شادی کی پہلی رات کو یہ سب ڈرامہ دیکھ کر غصے سے پاگل ہو گئیں-- اس نے ہاسپٹل میں سب کے سامنے فرہاد بھائی سے بدتمیزی کی۔۔ بڑے صاحب کو انکی خوشیوں میں کانٹا قرار دیا۔۔ یہ سب سن کر فرہاد بھائی کا بڑے صاحب کیلئے سویا ہوا پیار جاگ اٹھا۔۔

انہوں نے روشنی بی بی کو سب کے سامنے تھپڑ مار دیا۔۔

تو روشنی بی بی بھی آپے سے باہر ہو گئیں-- اس نے فرہاد بھائی کے سامنے آپشن رکھے کہ یا تو وہ بڑے صاحب کو چھوڑ دے یا روشنی کو--

اور فرہاد نے بڑے صاحب کو چنا--اس بے روشنی بی بی کو سب کے سامنے ہاسپٹل میں طلاق دے دی--ابھی انہوں نے ایک بار طلاق دی تھی کہ زیبا بیگم نے آگے بڑھ کر فرہاد کو تھپڑ مارا--

یوں شادی کی پہلے دن ہی دونوں کی زندگیاں تباہ ہو گئیں--

حرم نے افسردگی سے باہر برستی بارش کو دیکھا-- جلتی لکڑیاں بارش پڑنے کی وجہ سے بھیگ کر مکمل بجھ چکی تھیں--دھواں بھی نا اٹھ سکا--

اور اتنا ہی نہیں اسی رات دو بجے زندگی اور موت کی جنگ لڑتے لڑتے بڑے صاحب زندگی ہار گئے-- یہ کہتے ہوئے شانو کی آنکھیں بھیگ گئیں---

فرہاد بھائی تو جیسے پتھر کے ہوگ ئے تھے۔۔جو خوشی دن میں تھی وہ اب منحوسیت کا روپ دھار چکی تھی۔۔اتنا ہی نہیں اسی رات فرہاد بھائی کے بیسٹ فرینڈ تھے یہاں روما میں انکا انتقال ہو گیا۔۔

اور حرم پھٹی پھٹی نظروں سے شانو کی باتیں سن رہی تھیں۔۔جو اسکے ہوش اڑا رہی تھیں۔۔

فرہاد بھائی پ ورے ٹوٹ چکے تھے۔۔انہیں بالکل بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کریں۔۔پھر کچھ دنوں بعد روشنی بی بی کا فون آیا فرہاد بھائی کو لیکن انکا وہ پیار جو روشنی بی بی سے تھا انتہا کی نفرت میں بدل گیا۔۔پھر فرہاد بھائی نے باقاعدہ طلاق کے پیپر بجھوا دیے روشنی بی بی کو۔۔

کیا سب ہادی کے ساتھ ہوا تھا۔۔حرم حیران تھی۔۔اسکا دل رونے کو چاہ رہا تھا لیکن یہ کام بارش باخوبی پورا کر رہی تھی۔۔

وہ دن اور آج کا دن فرہاد بھائی سر سے پاؤں تک پورے کے پورے بدل گ ئے-- وہ ہنسنا بھول چکے تھے۔۔ بڑے صاحب کی خواہش پوری کرنے کیلی ئے انہوں نے اپنے میڈیکل کے آخری سال پر پوری توجہ دی۔۔ اور اسی وجہ سے آج وہ نیورو اشپیلسٹ بن رہے ہیں۔۔ اب انکے نزدیک انکی فیملی سے زیادہ اہم کوئی چی ز نہیں۔۔ تین سال کا عرصہ بہت ہوتا ہے۔۔ لیکن اب انہیں ہم ہنستا دیکھتے ہیں۔۔

وجہ آپ ہیں حرم بھابھی۔۔ شانو نے کہا۔۔ حرم نے چونک کر اسے دیکھا۔۔

ہاں۔۔ آپکی وجہ سے وہ زندگی کی طرف واپس لوٹے ہیں۔۔ آپ انہیں کبھی چھوڑ کر مت جانا پلیز۔۔ آخر میں شانو نے التجا کی۔۔ اور حرم کے اندر کوئی چی ز ڈوب کے ابھری تھی۔۔

فرہاد بھائی نے اپنے ماں باپ دونوں کو کھویا ہے۔۔ بے شک زیبا بیگم نے سگی ماں سے بھی زیادہ انہیں پیار کیا ہے۔ لیکن۔۔

کیامطلب۔۔۔ حرم چونکی۔۔زیبامماہادی کی سگی ماں نہیں ہے کیا۔۔؟؟شانو نے ایک اور دھماکہ کیا۔۔

نہیں۔۔انکی ماں توجب وہ ایک دوسال کے تھے تبھی چل بسی تھیں۔۔شانو کہہ رہی تھی جبکہ حرم پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

زیبابیگم تو بڑے صاحب کی بہت اچھی دوست تھیں۔۔اور وہ آپس میں کزنز بھی تھے۔۔سب کے اصرار پر بڑے صاحب نے زیبابیگم سے نکاح کر لیا۔۔

اس وقت سجاد بھائی آٹھ نو سال کے تھےاور فرہاد بھائی دو سال کے۔۔ بڑے صاحب کے زیبا بیگم سے نکاح کے تین سال بعد عالیہ پیدا ہوئیں-- وہ فرہاد بھائی سے پانچ سال چھوٹی ہیں۔۔

لیکن جان بستی ہے دونوں کی ایک دوسرے میں۔۔زیبا بیگم اس گھر کیلیے مثالی بہو اور ماں ثابت ہوئیں تھی۔۔شانو بتا رہی تھی لیکن حرم میں اور کچھ سننے کی ہمت نہیں رہی تھی۔۔

شام اب رات میں بدل رہی تھی۔۔فرہاد ابھی تک گھر نہیں آیا تھا۔

میرے سر میں درد ہو رہا ہے شانو۔۔میں سونے جا رہی ہوں۔۔ہادی آئیں تو انہیں بتا دینا کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں۔۔وہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی-- تبھی ایک ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اس سے ٹکرایا تھا لیکن وہ بھی اسکے اندر جلنے والی آگ کو بجھا نا پایا تھا۔۔

کیسے کیسے انکشاف تھے جو آج فرہاد کے بارے میں اس بے سنے تھے۔۔

اتنادرد۔۔ہادی اتنادرد آپ اپنے اندرلی ئے گھومتے ہیں۔۔اور مجھے کبھی محسوس بھی نہیں ہونے دیا۔۔کیوں۔۔کیوں چھپایا آپ نے مجھ سے یہ سب۔۔وہ اپنے کمرے میں آکر دروازہ بند کرنے کے بعد بیڈ پر لیٹے اب تصور میں فرہاد سے شکوہ کر رہی تھی۔۔

آپ نے اچھا نہیں کیا ہادی۔۔مجھ سے شئ ئر نہیں کیا۔۔اتنی تکلیف لے کر آپ جیتے کیسے ہیں۔۔وہ جب تھک چکی تو پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

حرم کو بارشیں نہیں پسند تھیں۔۔یہ ہمیشہ ہی اسکے لی ئے اداسی کا پیغام لاتی تھیں۔۔اور آج پھر اس بارش نے اسے اداس کر دیا تھا۔۔

اس رات ایش سو نہیں پائی-- وہ بڑی مشکلوں کے ساتھ رائل پیلس تک واپس پہنچی تھی۔۔اسکا ذہن بھٹک چکا تھا۔۔بھیگے کپڑوں کے ساتھ جب وہ گھر پہنچی تو مسز ولیم نے اسے خوب ڈانٹا لیکن آج وہ آگے سے بولی نہیں تھی۔۔اسکا ذہن بس سمعان حیدر کی باتوں میں اٹکا تھا۔۔

یہ کونسا مزہب ہے جسکے بارے میں مجھے نہیں پتا۔۔ یہ کونسا دین ہے جس میں اتنی اٹریکشن ہے کہ ایک شخص ایک گھنٹے تک تیز برستی بارش میں اپنے خدا کی عبادت میں اس قدر مشغول تھا کہ اپنے ارد گرد کی ہر چیز بھلا چکا تھا۔۔

ایش کا سرکل ایسا تھا جیسا کوئی مسلمان نہیں تھا۔۔اس نے تو آج پہلی بار اس مزہب کا نام سنا تھا۔۔اسکے پیروکار کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔۔اور وہی چیز اسے بے چین کئیے جا رہی تھی۔۔

وہ کسی چیز کو نہیں چھوڑتی تھی۔۔ پھر اللہ کی زات اس سے مخفی کیسے رہ گ ئی تھی۔۔؟؟ وہ سوچ رہی تھی۔۔

پھر وہ اپنے بستر سے اٹھی اپنے سولہویں صدی کے کمرے سے اکسویں صدی کے کمرے میں گ ئی -- وہاں سے لیپ ٹاپ اٹھا کر واپس اسی کمرے میں آئی-- پھر وہ نیٹ آن کی ئے اسلام کے بارے میں سرچ کر رہی تھی۔۔

اور اسکی وہ پوری روت ایسے ہی گزر گ ئی-- جانے کیسی اٹریکشن تھی وہ بس اس مزہب کے بارے میں لکھی ہر بات پڑھتی جا رہی تھی۔۔

میں نے کہا تھا نا تمہارے وظیفہ پورا ہونے سے پہلے وہ تم سے آ ملے گی۔۔ بابا جی نے کہا۔۔اور سمعان نے چونک کر انہیں دیکھا۔۔

آج تمہارے وظیفے کا آخری دن تھا اور وہ خود تم تک پہنچ گ ئی--

اب کس کی بات کر رہے ہیں بابا۔۔ سمعان کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔۔

وہی لڑکی۔۔ جو آج آئی تھی۔۔

ایش ولیم۔۔ سمعان حیدر کی آنکھوں میں اسکا بھیگا بھیگا سراپا گھوم گیا۔۔ اسکی سبز آنکھوں میں سمعان کو گہری حیرت نظر آئی تھی۔۔

نہیں بابا جان۔۔وہ نہیں ہو سکتی۔۔وہ کیسے۔۔؟؟وہ ہو نہیں سکتی۔۔سمعان نے ماننے سے انکار کیا۔۔

کیوں نہیں ہو سکتی۔۔؟؟

کیونکہ وہ ایک یہودن ہے۔۔سمعان نے کہا۔۔

تو کیا ہوا۔۔؟؟

مجھے ایک یہودن اپنے لائف پارٹنر کے طور پر قطعی منظور نہیں۔۔

ہمم۔۔۔ بابا ہلکا سا مسکرائے۔۔ تم اور میں کون ہوتے ہیں خدائی کےاموں میں دخل دینے والے۔۔

وہ مجھ سے ملی۔۔ یہاں تک آئی وہ ایک حادثہ تھا بابا۔۔ سمعان نے بے بسی سے کہا۔۔

کوئی حادثے نہیں ہوتے۔۔ ہر چیز کے پیچھے وجہ ہوتی ہے۔۔ اور جہاں تک بات ہے اسکے یہودی ہونے کی تو جو خدا اسے اپنے گھر تک لا سکتا ہے۔۔ وہ اسے اپنی زات سے بھی روشناس کروا دے گا۔۔ بابا جی مسکرا کر کہا۔۔

اور سمعان حیدر صرف دیکھ کر رہ گیا۔۔ اسکا زہن کسی گہری سوچ کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔۔

ایش چلتے ہوئے اسکے قریب آئی تھی۔ اور پھر اسکے دائیں طرف ٹائلوں سے بنے سرخ فرش پر بیٹھ گئی۔۔ وہ شخص اب دونوں گھٹنوں کو موڑے ان پر ہاتھ رکھے بیٹھا تھا۔۔ پھر اس نے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کو اٹھایا تھا۔۔

ایش اسکی ایک ایک حرکت کو نوٹ کر رہی تھی۔۔

سنو۔۔ایش نے اسے پکارا۔۔ لیکن وہ ہلا تک نہیں۔۔

پھر کچھ دیر بعد وہ سلام پھیر چکا تھا۔۔ یہ سب ایش کیلی ئے نیا تھا۔۔وہ یہ سب نہیں جانتی تھی۔
عبادت کیا ہوتی ہے اس نے کبھی کی نہیں۔۔اسے چرچ میں کوئی اٹریکشن فیل نہیں ہوتی تھی۔۔
وہ بچپن میں اپنے ممی پاپا کے ساتھ جاتی تھی چرچ لیکن وہاں بھی ایسی عبادت تو نہیں ہوتی تھی۔۔

کون ہو تم۔۔۔؟؟ایش نے اسکے سر کو دائیں بائیں ہ لتے دیکھا تو پوچھا۔۔

لیکن وہ ہاتھ دعا کیلیۓ اٹھا چکا تھا۔۔وہ دونوں بارش میں بھیگ رہے تھے۔۔فرق صرف یہ تھا کہ کچھ دیر پہلے تک ایش کو یہ بارش عزاب لگ رہی تھی جبکہ اب کوئی جادوئی بارش لگ رہی تھی جس نے اس پر طلسم پھونک دیا تھا۔۔

کچھ دیر بعد جب وہ دعا مانگ چکا تو اسکی طرف پلٹا۔۔اور حیران رہ گیا۔۔

وہ اسے پہچان گیا تھا۔۔سید سمعان حیدر ایک بار کسی کو دیکھ لے پھر کہاں بھولتا تھا۔۔وہ اسے دس دن بعد مل رہی تھی لیکن سمعان حیدر کو گاڑی میں کی گئی اسکی ایک ایک حرکت یاد تھی۔۔

تم یہاں۔۔وہ پوچھ رہا تھا۔۔ یہاں کیا کر رہی ہو۔۔اور کیسے آئی یہاں۔۔؟؟

تم کون ہو۔۔۔؟؟ایش نے ایک بار پھر اپنا سوال دھرایا۔۔اور یہ تم کیا کر رہے تھے۔۔؟؟ نظریں اسکے چہرے پر جمی تھیں۔۔وہ چھبیس ستائی س سالا نوجوان تھا۔۔چہرے سے عجیب سا نور پھوٹ رہا تھا۔۔

میں ایک انسان ہوں۔۔وہ کھڑا ہوتا ہوا بولا۔۔اور میں وہی کر رہا تھے جسکے لی ئے ایک انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔۔

کس لی ئے پی دا کیا گیا ہے انسان کو۔۔۔؟؟

عبادت کیلی ئے۔۔ اللہ پاک نے انسان کو اپنی عبادت کیلی ئے پی دا کیا ہے۔۔وہ اب صحن سے برآمدے کی طرف جا رہا تھا۔۔بارش ہلکی ہو گ ئی تھی لیکن بند نہیں ہوئی تھی۔۔

اللہ پاک کون ہے۔۔۔؟؟وہ بھی پیچھے ہوئی-- اور وہ ایک جھٹکے سے رکا۔۔حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔

اس کائی نات کا خالق ومالک۔۔وہ کہتا آگے بڑھا۔۔

ہے نا۔۔ایش نے کہا۔۔ God لیکن وہ تو

اسکا نام ہے۔۔ ﷻ ہم اسے اللہ پاک کہتے ہیں۔۔اللہ

مجھ میں تم میں کیا فرق ہے۔۔؟؟ایش سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔اس لی ئے وہ سوال کی ئے جا رہی تھی۔۔

کی امت میں سے۔۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک مسلمان ہوں۔۔اسکے محبوب محمدؐ

اور تم ایک نان مسلم ہو۔۔

مسلم کیا ہوتا ہے۔۔؟؟ایش نے پھر پوچھا۔۔

کمال ہے۔۔ اتنی کتابیں پڑھتی ہیں آپ نے۔۔اتنے انوکھے کام کرتی ہیں آپ۔۔۔خود کو بہت زہین سمجھتی ہیں آپ۔۔اللہ اور مسلمان کو نہیں جانتی۔۔ جاؤ بی بی پہلے خود کا تو پتا کرو کہ کون ہو۔۔وہ سخت سے لہجے میں کہتا آگے بڑھ گیا۔۔

جب وہ چاروں بزنس ڈیپارٹمنٹ پہنچے تو ریم انہیں نہیں ملا۔۔پھر کچھ سٹوڈنٹس سے پوچھنے پر پتا چلا کہ وہ جونیئرز کی ایک کلاس کو کچھ پراجیکٹس کروا رہا ہے۔۔پانچ منٹ بعد وہ چاروں اسکے سامنے تھے۔۔۔

ایکسیوز می مسٹر رومان شاہ۔۔ ہمیں آپ سے ؟ضروری بات کرنی ہے۔۔ حرم نے کلاس روم کے دروازے پر کھڑے ہو کر اسے پکارہ۔۔

اس آواز کو وہ بنا چہرے دیکھے بھی پہچان سکتا تھا کہ وہ کس کی آواز ہے۔۔ایک وہ ہی تو تھی پوری یونیورسٹی میں جو اسے پورے نام سے پکارتی تھی۔۔اسکا ملٹی میڈیا پر اشارے کرتا ہاتھ رکا تھا۔۔ سٹوڈنٹس نے چونک کر اسے دیکھا۔۔

وہ پلٹا۔۔ سامنے کھڑی حرم نور کو اس نے دیکھا تھا۔۔وہ چاہتا تھا کہ وہ لڑکی کبھی اسکے سامنے نا آئے-- لیکن وہ بار بار سامنے آجاتی تھی۔۔

یس۔۔ وہ کلاس سے ایکسیوز کرتا اسکی طرف بڑھا۔۔

اور پھر کلاس روم سے باہر روتی بیلا کو دیکھ کر وہ ٹھٹکا۔۔ مطلب رون کا پنگا ہے۔۔وہ سمجھ چکا تھا۔۔

اور پھر دس منٹ بعد وہ لوگ اسے سب کچھ بتا چکے تھے۔۔ بیلا کا رونا کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔

اوکے میں کرتا ہوں کچھ۔۔ پلیز بیلا روؤ مت۔۔ مجھے روتی لڑکیاں بہت بری لگتی ہیں۔۔ ریم نے بیلا کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

رون تو آپ کے پیسے واپس کرے گا نہیں لیکن اگر آپ چاہیں تو میں آپکو آپکی پوری سیلری کے برابر پیسے دینے کو تیار ہوں۔۔ وہ کہہ رہا تھا جبکہ حرم نے چونک کر اسے دیکھا۔۔

بے شک بیلا کو اپنی سیلری جانے کا بہت دکھ تھا۔۔ لیکن وہ ریم سے پیسے نہیں لینا چاہتی تھی۔

نہیں مجھے آپ سے پیسے نہیں چاہی ئے-- وہ روتے روتے بولی۔۔

تو پھر کیا چاہی ئے مجھ سے۔۔؟؟وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔۔ بیلا کا دل تو کیا تھا کہ وہ اس سے ایک ڈنر مانگ لے جہاں وہ دونوں ایک ساتھ ہوں اور کوئی بھی نا ہو۔۔ لیکن وہ کہہ نا سکی۔۔

الٹے سیدھے خواب مت دیکھو۔۔ جلدی بولو۔۔ واصے نے اسے ٹہوکا دیا وہ جیسے اسکی سوچ پڑھ گیا۔۔ بیلا گڑ بڑائی--

وہ میں نے ہیوی بائیک لینی تھی لیکن اب نہیں لے سکتی۔۔ آپ ایسا کریں مجھے ایک سائیکل لا دیں۔۔ بیلا نے کہا۔۔

سائیکل کا کیا کریں گی آپ۔۔؟؟

ہائے اتنا نرم لہجہ۔۔ بیلا تو سرشار ہی ہو گئی۔۔

وہ میں عرش اور حرم کو ون وہیلنگ سکھاؤں گی۔۔ بیلا نے جواب دیا۔۔

اور اسکے اس جواب پر حرم گڑبڑائی۔۔ وہ جھینپ گئی تھی۔۔اس نے بیلا کو ایک چونٹی کاٹی۔۔
اسے ریم کے سامنے بیلا سے ایسی بے وقوفی کی توقع نہیں تھی۔۔

رومان اسکی یہ حرکت دیکھ چکا تھا۔۔ایک شرارتی سی مسکراہٹ اسکے لبوں کو چھو گئی۔۔
بے شک وہ اسے دیکھنے سے گریز کر رہا تھا لیکن اسکی ایک ایک حرکت کو نوٹ بھی کر رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے کل آپکو تین سائیکلز مل جائیں گی-- وہ کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا-- جانتا تھا مزید بیٹھا تو نظریں بھٹک جائیں گی--

تین کس لیے-- عرش حیران ہوئی--

آپ تینوں کے لیے-- بیلا، آپ اور مس نور کیلیے-- وہ کبھی اسے حرم نہیں کہتا تھا-- مس نور ہی بلاتا تھا-- مس نور کہنے سے وہ اجنبی لگتا تھا-- اگر حرم کہتا تو اپنائیت جھلکتی-- لیکن شاید وہ اسے اجنبی ہی رکھنا چاہتا تھا-- اور حرم اسے تو کوئی فرق ہی نہیں پڑتا تھا-- وہ بس اسکی نیلی آنکھوں کے بارے میں سوچتی تھی کہ وہ کسی سے ملتی ہیں مگر کس سے---؟؟

واؤ ؤ ؤ-- اب مزہ آئے گا-- بیلا اچانک خوش ہو گئی-- ریم ایک نرم دل شہزادہ ہے--

میرا نام بھی کے لیتی تو مجھے بھی ایک سائیکل مل جاتی-- واصے نے منہ بنایا--

تم میرے والی لے لینا۔۔ حرم نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

کیا رومان شاہ کے پاس بہت پیسا ہے۔۔۔؟؟ حرم نے عجیب سا سوال کیا تھا۔۔

ہاں شاید بہت۔۔اسکے فادر بہت بڑے بزنس مین تھے۔۔اب وہ سب کچھ ریم کا ہے۔۔ یونیورسٹی کے بعد وہ خود آفس جاتا ہے۔۔ مینیجر کے ساتھ مل کر وہ اپنا بزنس بھی سھنبال رہا ہے۔۔ عرش نے بتایا۔۔

ہمم۔۔ تبھی سٹوڈنٹس کو اتنے مہنگے ٹرن گفٹس دیتا ہے۔۔ حرم نے سوچا۔۔

رون اب دو دن یونیورسٹی نہیں آنے والا۔۔اب دو دن ہم سکون سے گزار سکتے ہیں۔۔

کیوں۔۔رون کہاں گیا ہے۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔۔

وہ ہر مہینے کے آخر پر جانے کہاں جاتا ہے۔۔دو دن غائب رہتا ہے۔۔شاید یہ ریم بھی نہیں جانتا۔۔واصے نے کہا اور وہ چاروں اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھ گئے--

----

حرم آج پھر شانو کے ساتھ گھر کے پچھلے حصے میں آگئی تھی جہاں کل اس نے فرہاد اور روشنی کی کہانی سننا شروع کی تھی۔۔

آج موسم خراب ہے۔۔بارش آنے کے امکان نظر آرہے ہیں۔۔شانو نے آسمان کی طرف دیکھا۔۔۔

ایسا کرتے ہیں آج کاریڈور میں بیٹھ جاتے ہیں۔۔ گھر کے پیچھے بھی ایک دروازہ تھا جو پچھلے حصے میں کھلتا تھااور اس دروازے کے آگے ایک چھوٹا سا برآمدہ تھا۔۔ آگ انہوں نے باہر جلائی تھی۔۔ جبکہ دونوں اپنی اپنی شالیں لپیٹتی برآمدے میں دو چیئرز رکھ کر ان پر بیٹھ چکی تھیں۔۔

یہاں بارشیں شروع ہوتی ہیں تو دس دن لگاتار ہوتی رہتی ہیں۔۔ روما میں حرم کی پہلی بارش تھی۔۔

پھر کیا ہوا تھا شانو۔۔ بلآخر حرم نے بات شروع کی۔

ہونا کیا تھا جی شادی تھی اس دن دونوں کی موسم ایسے ہی خراب تھا۔۔ بڑے صاحب کی طبیعت بھی خراب تھی۔۔ نکاح کا وقت روشنی اور اسکی ماں نے آغا ہاؤس کو حق مہر میں مانگ لیا۔۔ سب حیران رہ گئے تھے۔۔ روشنی بی بی پہلے ہی بہت کچھ اپنے نام کروا چکی تھیں۔۔ بڑے صاحب

نے آغا ہاؤس اسکے نام کروانے سے منع کر دیا۔۔ برا تو فرہاد بھائی کو بھی لگا تھا کیونکہ دن بدن روشنی بی بی کی ڈیمانڈز بڑھتی جارہی تھیں۔۔ لیکن انہیں کسی بھی چیز سے زیادہ روشنی بی بی اہم تھیں۔۔ بڑی مشکلوں سے نکاح ہوا۔۔ فرہاد بھائی کی آدھی پراپرٹی روشنی بی بی کے نام ہو چکی تھیں۔۔ نکاح کے بعد فرہاد بھائی اور بڑے صاحب میں جھگڑا ہو گیا۔۔ کیونکہ بڑے صاحب نے فرہاد بھائی سے کہا تھا کہ روشنی انکے لیئے اچھی لڑکی نہیں ہے۔۔ لیکن فرہاد بھائی مزید غصہ ہو گئے--

نکاح شام کو ہوا تھا رات کو بڑے بھائی کی طبیعت خراب ہو گئی اور وہ بے ہوش ہو گئے۔

انہیں ہاسپٹل لے جایا گیا۔۔ وہاں جا کر پتا چلا کہ بڑے صاحب کو برین ٹیومر ہے۔۔ وہ بھی آخری اسٹیج پر۔۔ انہوں نے یہ راز سب سے چھپایا۔۔ جب فرہاد بھائی کو پتا چلا تو وہ بہت روئے--
بہت پچھتائے-- لیکن تب تک دیر ہو چکی تھی۔۔

ادھر روشنی بی بی اپنی شادی کی پہلی رات کو یہ سب ڈرامہ دیکھ کر غصے سے پاگل ہو گئیں-- اس نے ہاسپٹل میں سب کے سامنے فرہاد بھائی سے بدتمیزی کی-- بڑے صاحب کو انکی خوشیوں میں کانٹا قرار دیا-- یہ سب سن کر فرہاد بھائی کا بڑے صاحب کیلیے سویا ہوا پیار جاگ اٹھا--

انہوں نے روشنی بی بی کو سب کے سامنے تھپڑ مار دیا--

تو روشنی بی بی بھی آپے سے باہر ہو گئیں-- اس نے فرہاد بھائی کے سامنے آپشن رکھے کہ یا تو وہ بڑے صاحب کو چھوڑ دے یا روشنی کو--

اور فرہاد نے بڑے صاحب کو چنا-- اس بے روشنی بی بی کو سب کے سامنے ہاسپٹل میں طلاق دے دی-- ابھی انہوں نے ایک بار طلاق دی تھی کہ زیبا بیگم نے آگے بڑھ کر فرہاد کو تھپڑ مارا--

یوں شادی کی پہلے دن ہی دونوں کی زندگیاں تباہ ہوگئیں--

حرم نے افسردگی سے باہر برستی بارش کو دیکھا۔۔ جلتی لکڑیاں بارش پڑنے کی وجہ سے بھیگ کر مکمل بجھ چکی تھیں۔۔ دھواں بھی نا اٹھ سکا۔۔

اور اتنا ہی نہیں اسی رات دو بجے زندگی اور موت کی جنگ لڑتے لڑتے بڑے صاحب زندگی ہار گئے-- یہ کہتے ہوئے شانو کی آنکھیں بھیگ گئیں---

فرہاد بھائی تو جیسے پتھر کے ہوگئے تھے۔۔ جو خوشی دن میں تھی وہ اب منحوسیت کا روپ دھار چکی تھی۔۔ اتنا ہی نہیں اسی رات فرہاد بھائی کے بیسٹ فرینڈ تھے یہاں روما میں انکا انتقال ہوگیا۔۔

اور حرم پھٹی پھٹی نظروں سے شانو کی باتیں سن رہی تھیں۔۔ جو اسکے ہوش اڑا رہی تھیں۔۔

فرہاد بھائی پورے ٹوٹ چکے تھے۔۔انہیں بالکل بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کریں۔۔ پھر کچھ دنوں بعد روشنی بی بی کا فون آیا فرہاد بھائی کو لیکن انکا وہ پیار جو روشنی بی بی سے تھا انتہا کی نفرت میں بدل گیا۔۔ پھر فرہاد بھائی نے باقاعدہ طلاق کے پیپر بجھوا دیے روشنی بی بی کو۔۔

کیا سب ہادی کے ساتھ ہوا تھا۔۔ حرم حیران تھی۔۔اسکا دل رونے کو چاہ رہا تھا لیکن یہ کام بارش باخوبی پورا کر رہی تھی۔۔

وہ دن اور آج کا دن فرہاد بھائی سر سے پاؤں تک پورے کے پورے بدل گئے-- وہ ہنسنا بھول چکے تھے۔۔ بڑے صاحب کی خواہش پوری کرنے کیلیئے انہوں نے اپنے میڈیکل کے آخری سال پر پوری توجہ دی۔۔اور اسی وجہ سے آج وہ نیورواشپیلسٹ بن رہے ہیں۔۔اب انکے نزدیک انکی فیملی سے زیادہ اہم کوئی چیز نہیں۔۔ تین سال کا عرصہ بہت ہوتا ہے۔۔ لیکن اب انہیں ہم ہنستا دیکھتے ہیں۔۔

وجہ آپ ہیں حرم بھابھی۔۔شانو نے کہا۔۔حرم نے چونک کر اسے دیکھا۔۔

ہاں۔۔آپکی وجہ سے وہ زندگی کی طرف واپس لوٹے ہیں۔۔آپ انہیں کبھی چھوڑ کر مت جانا پلیز۔۔آخر میں شانو نے التجا کی۔۔اور حرم کے اندر کوئی چیز ڈوب کے ابھری تھی۔۔

فرہاد بھائی نے اپنے ماں باپ دونوں کو کھویا ہے۔۔بے شک زیبا بیگم نے سگی ماں سے بھی زیادہ انہیں پیار کیا ہے۔لیکن۔۔

کیا مطلب۔۔۔حرم چونکی۔۔زیبا مما ہادی کی سگی ماں نہیں ہے کیا۔۔؟؟شانو نے ایک اور دھماکہ کیا۔۔

نہیں۔۔انکی ماں تو جب وہ ایک دو سال کے تھے تبھی چل بسی تھیں۔۔شانو کہہ رہی تھی جبکہ حرم پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

زیبا بیگم تو بڑے صاحب کی بہت اچھی دوست تھیں۔۔اور وہ آپس میں کزنز بھی تھے۔۔سب کے اصرار پر بڑے صاحب نے زیبا بیگم سے نکاح کر لیا۔۔

اس وقت سجاد بھائی آٹھ نو سال کے تھے اور فرہاد بھائی دو سال کے۔۔ بڑے صاحب کے زیبا بیگم سے نکاح کے تین سال بعد عالیہ پیدا ہوئیں-- وہ فرہاد بھائی سے پانچ سال چھوٹی ہیں۔۔ لیکن جان بستی ہے دونوں کی ایک دوسرے میں۔۔زیبا بیگم اس گھر کیلیۓ مثالی بہو اور ماں ثابت ہوئیں تھی۔۔شانو بتا رہی تھی لیکن حرم میں اور کچھ سننے کی ہمت نہیں رہی تھی۔۔

شام اب رات میں بدل رہی تھی۔۔فرہاد ابھی تک گھر نہیں آیا تھا۔

میرے سر میں درد ہو رہا ہے شانو۔۔میں سونے جا رہی ہوں۔۔ہادی آئیں تو انہیں بتا دینا کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں۔۔وہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی-- تبھی ایک ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اس سے ٹکرایا تھا لیکن وہ بھی اسکے اندر جلنے والی آگ کو بجھا نا پایا تھا۔۔

کیسے کیسے انکشاف تھے جو آج فرہاد کے بارے میں اس بے سنے تھے۔۔

اتنا درد۔۔ہادی اتنا درد آپ اپنے اندر لئے گھومتے ہیں۔۔اور مجھے کبھی محسوس بھی نہیں ہونے دیا۔۔کیوں۔۔کیوں چھپایا آپ نے مجھ سے یہ سب۔۔وہ اپنے کمرے میں آکر دروازہ بند کرنے کے بعد بیڈ پر لیٹے اب تصور میں فرہاد سے شکوہ کر رہی تھی۔۔

آپ نے اچھا نہیں کیا ہادی۔۔مجھ سے شئیر نہیں کیا۔۔اتنی تکلیف لے کر آپ جیتے کیسے ہیں۔۔وہ جب تھک چکی تو پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

حرم کو بارشیں نہیں پسند تھیں۔۔یہ ہمیشہ ہی اسکے لی ئے اداسی کا پیغام لاتی تھیں۔۔اور آج پھر اس بارش نے اسے اداس کر دیا تھا۔۔

اس رات ایش سو نہیں پائی-- وہ بڑی مشکلوں کے ساتھ رائی ل پیلس تک واپس پہنچی تھی۔۔اسکا زہن بھٹک چکا تھا۔۔بھیگے کپڑوں کے ساتھ جب وہ گھر پہنچی تو مسز ولیم نے اسے خوب ڈانٹا لیکن آج وہ آگے سے بولی نہیں تھی۔۔اسکا زہن بس سمعان حیدر کی باتوں میں اٹکا تھا۔۔

یہ کونسا مزہب ہے جسکے بارے میں مجھے نہیں پتا۔۔ یہ کونسا دین ہے جس میں اتنی اٹریکشن ہے کہ ایک شخص ایک گھنٹے تک تیز برستی بارش میں اپنے خدا کی عبادت میں اس قدر مشغول تھا کہ اپنے ارد گرد کی ہر چیز بھلا چکا تھا۔۔

ایش کا سرکل ایسا تھا جیسا کوئی مسلمان نہیں تھا۔۔اس نے تو آج پہلی بار اس مزہب کا نام سنا تھا۔۔اسکے پیروکار کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔۔اور وہی چیز اسے بے چین کی ئے جا رہی تھی۔۔

وہ کسی چیز کو نہیں چھوڑتی تھی۔۔پھر اللہ کی زات اس سے مخفی کیسے رہ گ ئی تھی۔۔؟؟وہ سوچ رہی تھی۔۔

پھر وہ اپنے بستر سے اٹھی اپنے سولہویں صدی کے کمرے سے اکسویں صدی کے کمرے میں گ ئی -- وہاں سے لیپ ٹاپ اٹھا کر واپس اسی کمرے میں آئی-- پھر وہ نیٹ آن کی ئے اسلام کے بارے میں سرچ کر رہی تھی۔۔

اور اسکی وہ پوری روت ایسے ہی گزر گ ئی-- جانے کیسی اٹریکشن تھی وہ بس اس مزہب کے بارے میں لکھی ہر بات پڑھتی جا رہی تھی۔۔

____

میں نے کہا تھا نا تمہارے وظیفہ پورا ہونے سے پہلے وہ تم سے آ ملے گی۔۔ بابا جی نے کہا۔۔اور سمعان نے چونک کر انہیں دیکھا۔۔

آج تمہارے وظیفے کا آخری دن تھا اور وہ خود تم تک پہنچ گ ئی--

اب کس کی بات کر رہے ہیں بابا۔۔ سمعان کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔۔

وہی لڑکی۔۔جو آج آئی تھی۔۔

ایش ولیم۔۔سمعان حیدر کی آنکھوں میں اسکا بھیگا بھیگا سراپا گھوم گیا۔۔اسکی سبز آنکھوں میں سمعان کو گہری حیرت نظر آئی تھی۔۔

نہیں بابا جان۔۔وہ نہیں ہو سکتی۔۔وہ کیسے۔۔؟؟وہ ہو نہیں سکتی۔۔سمعان نے ماننے سے انکار کیا۔۔

کیوں نہیں ہو سکتی۔۔؟؟

کیونکہ وہ ایک یہودن ہے۔۔سمعان نے کہا۔۔

تو کیا ہوا۔۔؟؟

مجھے ایک یہودن اپنے لائف پارٹنر کے طور پر قطعی منظور نہیں۔۔

ہمم۔۔۔ بابا ہلکا سا مسکرائے۔۔ تم اور میں کون ہوتے ہیں خدائی کاموں میں دخل دینے والے۔۔

وہ مجھ سے ملی۔۔ یہاں تک آئی وہ ایک حادثہ تھا بابا۔۔ سمعان نے بے بسی سے کہا۔۔

کوئی حادثے نہیں ہوتے۔۔ ہر چیز کے پیچھے وجہ ہوتی ہے۔۔ اور جہاں تک بات ہے اسکے یہودی ہونے کی تو جو خدا اسے اپنے گھر تک لا سکتا ہے۔۔ وہ اسے اپنی زات سے بھی روشناس کروا دے گا۔۔ بابا جی مسکرا کر کہا۔۔

اور سمعان حیدر صرف دیکھ کر رہ گیا۔۔ اسکا زہن کسی گہری سوچ کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔۔

♥♥♥♥♥

عالم شاہ۔۔ چھبیس سال پہلے اس یونیورسٹی میں پڑھتے تھے۔۔ آپکے سٹوڈنٹ تھے۔ یاد ہے آپکو پروفیسر جوزف۔۔ فرہاد نے سامنے بیٹھے شخص سے پوچھا۔۔

پروفیسر نے چونک کر فرہاد کو دیکھا۔۔

تیس سال سے اس یونیورسٹی میں پڑھا رہا ہوں مسٹر آغا۔۔ یاد بھی نہیں ہر سال کتنے سٹوڈنٹس ڈگری لے کر جاتے ہیں یہاں سے۔۔ پروفیسر نے جواب دیا۔۔

غلط۔۔ عالم شاہ کو آپ نہیں بھول سکتے۔۔ آپکے دوست تھے وہ۔۔

میں کسی عالم شاہ کو نہیں جانتا۔۔

آپ جھوٹ بول رہے ہیں پروفیسر۔۔ آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں۔۔ مجھے بس اس شخص کا ایڈریس چاہئے۔۔ فرہاد نے کہا۔۔

نہیں جانتا میں کسی عالم شاہ کو۔۔ اگر جانتا ہوتا تو بتادیتا۔۔ پروفیسر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔

ٹھیک ہے۔۔ اٹس اوکے۔۔ اگر آپ سچ میں نہیں جانتے تو کوئی بات نہیں۔۔ فرہاد پروفیسر کے رخ موڑ کر کھڑے ہونے سے سمجھ گیا تھا کہ وہ کچھ بتانا نہیں چاہتے۔۔

جبکہ پروفیسر اپنے تاثرات چھپانے کی ناکام کوشش کر رہے تھے۔۔

اوکے پروفیسر گڈ بائے۔۔ فرہاد چلتا ہوا دروازے تک آیا۔۔پھر وہ رکا۔ پلٹا۔۔ اور بولا۔۔

پروفیسر جوزف۔۔زیبا عالم شاہ تو اچھی طرح یاد ہو گی آپکو۔۔ہے نا۔۔؟؟

پروفیسر جوزف کرنٹ کھا کر پلٹے۔۔ حیرانگی انکے چہرے سے صاف نمایاں تھی۔۔آہستہ آہستہ وہ حیرانگی خوف میں بدل گ ئی۔۔

وہی زیبا عالم شاہ جسکو آپکی وجہ سے طلاق ہوئی تھی۔۔ عالم شاہ نے اسے طلاق دی تھی۔۔ یاد ہے نا پروفیسر۔۔ فرہاد تاک تاک کر نشانے لگا رہا تھا۔۔

اور پروفیسر جوزف کے چہرے پر بے بسی پھیل گ ئی۔۔ وہ اپنی کرسی پر ڈھے گیئے۔۔

حرم اور واصے یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں ایک کتاب سامنے رکھے سر جوڑے بیٹھے تھے۔۔ شاید کوئی بہت اہم ٹاپک تھا جو ڈسکس ہو رہا تھا۔وہیں پر بیلا سائیکل پر انکے گرد دائرے میں چکر لگا رہی تھی۔۔ جبکہ عرش اسکی ویڈیو بنا رہی تھی۔۔ دونوں نے کافی شور مچایا ہوا تھا۔۔ آج رون غائب تھا اور اسی بات کی خوشی بیلا کو اس طرح انجوائے کرنے پر اکسا رہی تھی۔۔

چپ کرو تم دونوں۔۔ حرم نے انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔۔

پڑھاکو۔۔اگر تم لوگوں کو اتنی پرابلم ہو رہی ہے تو کہیں اور جا کر بیٹھ جاؤ۔۔ لیکن اس بات کو یاد رکھو کہ ہم وہاں بھی آجائیں گے۔۔ بیلا نے جان بوجھ کر انہیں تنگ کرتے ہوئے کہا۔۔

سسٹرا نہیں چھوڑو۔۔ادھر دھیان دو۔۔واصے نے حرم سے کہا جو بڑی بڑی آنکھیں نکالے عرش اور بیلا کو گھور رہی تھی۔۔

تبھی سائیکل چلاتی بیلا کی نظر سامنے آتے شخص پر پڑی تھی۔۔وہ حیران رہ گئی۔۔ اسے یاد نہیں رہا کہ وہ سائیکل چلا رہی تھی۔۔ زہن بٹھکا تو توازن بھی کھو گیا اور وہ سائیکل سمیت دھڑام سے نیچے گری۔۔

ہاہاہاہ۔۔عرش اسے گرتا دیکھ کر حیران رہ گئی۔۔ اور پھر ہنسی کا فوارہ اسکے منہ سے چھوٹ پڑا۔۔

جبکہ وہ نیچے گری اس شخص کو دیکھ رہی تھی جو انکی طرف آرہا تھا۔۔بلیک جینز، بلیک شرٹ، اور بلیک ہی جیکٹ کے ساتھ موبائل کان سے لگائے وہ انکی طرف بڑھ رہا تھا۔۔ بیلا کو نیچے گرتے دیکھا تو دوسرے ہاتھ سے بلیک چشمہ آنکھوں سے اتارا۔۔

OMG... who is he..??

بیلاایک دم اٹھی۔۔البتہ سائیکل سے پاؤں اٹکنے کے باعث جو اسکے ساتھ ہی نیچے گری تھی۔۔ ایک بار پھر دھڑام سے نیچے گری۔۔

Are you ok..??

وہ اسکے پاس آکر گویا ہوا۔

یس یس۔۔بیلااب کی بار زرا دھیان سے کھڑی ہوئی۔۔ جبکہ عرش بھی دھیان سے اس شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔

عرش اسے پہچان گ ئی تھی۔ اس شخص کی تصویر اس نے حرم کے موبائل میں دیکھی تھی۔۔

اوویہ توحرم کے کزن ہادی ہیں۔۔وہ چونکی۔

حرم۔۔اب وہ حرم کو بلارہی تھی۔۔جو پوری توجہ کتاب پر مرکوز کیۓ بیٹھی تھی۔۔ لیکن حرم نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔

حرم۔۔۔اب کی بار عرش نے زرااونچا پکارا۔۔

عرش مجھے تنگ مت کرو۔۔حرم نے بنادیکھے غصے سے جواب دیا۔۔اسکا چہرہ دوسری طرف تھا اس لیۓ وہ فرہاد کو نہیں دیکھ پائی تھی۔۔

فرہاد اسے دیکھ چکا تھا۔۔جب عرش کے بلانے پر بھی اس نے کوئی ریسپانس نہیں دیا تو فرہاد نے موبائل سے اسے کال کی۔۔ جبکہ بیلا تو اسکے چہرے کے خدوخال دیکھنے میں مگن تھی۔۔

کوئی اتنا ڈیشنگ کیسے ہو سکتا ہے۔۔؟؟ وہ سوچے جا رہی تھی۔۔ بیلا کو ہر خوبصورت لڑکے پر کرش ہو جاتا تھا۔۔ ایک دن پہلے تک وہ رومان پر دل و جان سے فدا تھی جبکہ اب فرہاد آغا کو دیکھنے کے بعد وہ اس قدر بد حواس ہوئی کہ دو بار زمین کو اپنا دیدار کروا دیا۔۔

حرم نے جب فرہاد کی کال دیکھی تو فٹ کتاب کو چھوڑ کر اسکی کال ریسیو کی۔۔فرہاد کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دھوڑ گئی۔

کہاں ہو حرم۔۔فرہاد نے فوراً پوچھا۔۔

یونیورسٹی میں ہوں۔۔کیوں کیا ہوا۔۔وہ اس سے ناراض تھی۔۔اچانک اسے یاد آگیا۔۔اور لہجے کا جوش و خروش ایک دم مدھم پڑھ گیا۔۔

فری ہو یا بزی۔۔وہ پوچھ رہا تھا۔۔جبکہ بیلا اور عرش کبھی حرم کو دیکھ رہی تھیں تو کبھی فرہاد کو۔۔

ابھی فری ہوں۔۔

اور نیکسٹ بھی فری ہو یا بزی۔۔؟؟

نیکسٹ لیکچر فری ہے۔۔وہ بتا رہی تھی۔۔

تو پھر ٹھیک ہے گھر آ جاؤ--

کیوں۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔۔

ویسے ہی خود ہی تو کہا ہے کہ فری ہو تو گھر آ جاؤ--

آپ کہاں ہیں۔۔؟ حرم نے سوال کیا۔۔

میں اس وقت گھر ہوں۔۔ فرہاد کو شرارت سوجھ رہی تھی۔

اچھاا۔۔ تو میں ابھی نہیں آسکتی میں بزی ہوں۔

مگر ابھی تو تم نے کہا تھا کہ تم فری ہو۔۔

ہاں کہا تھا لیکن ابھی میں بزی ہوگ ئی ہوں۔۔ حرم نے کہا اور اسکی بات پر فرہاد کا قہقہہ بلند ہوا۔۔ حرم نے چونک کر پیچھے دیکھا تو سامنے کھڑے فرہاد کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔۔

ہادی آپ۔۔ وہ ایک دم کھڑی ہوگ ئی۔۔ کتاب گود سے پھسل کر زمین پر جا گری۔۔

کیا ساری لڑکیاں فرہاد آغا کو دیکھ ایسے نروس ہو جاتی تھیں کہ یوں الٹی سیدھی حرکتیں کرنے لگ جائیں۔

ہاں میں۔۔ وہ چلتا ہوا اسکے پاس آیا۔۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔؟؟

ایک کام تھا اسی سلسلے میں آیا تھا۔اب جلدی چلو آپا اور شانو گھر پر تمہارا انتظار کر رہی ہیں۔۔

وہ کہہ رہا تھا اور حرم نے کسی روبوٹ کی طرح اپنا بیگ اٹھایا۔۔اور جانے کیلیۓ مڑی۔

ویسے اپنے فرینڈز سے میرا تعارف نہیں کرواؤ گی کیا۔۔ فرہاد نے شرارت سے پوچھا۔۔

اوو سوری۔۔وہ پلٹی۔

یہ واصے بھائی ہیں۔۔ یہ عرش ہے اور یہ بیلا ہے۔۔ اس نے ایک ہی بار میں تینوں کا تعارف کروا دیا۔۔

اور گائیز یہ ہیں میرے کزن ہادی۔۔

سو ہینڈ سم۔۔ بیلا نے فوراً کہا۔۔

تھینک یو پریٹی گرل۔۔ فرہاد نے اسکے کمپلیمینٹ کا جواب فوراً دیا۔۔

اچھا ہم چلتے ہیں۔۔ کل ملیں گے۔ وہ کہتی آگے بڑھ گ ئی۔۔ وہ مزید وہاں رکنا نہیں چاہتی تھی جبکہ فرہاد کو اسکے انداز پر رہ رہ کر ہنسی آ رہی تھی جسے وہ مشکل سے کنٹرول کر رہا تھا۔۔

وہ آج پھر اسے نظر آیا تھا۔۔ ایش آج آرٹ گیلری آئی تھی۔ وجہ پینٹنگز کی ایگزیبیشن تھی جو وہ دیکھنے آئی تھی۔۔ جیسے ہی وہ گیلری کی سیڑھیوں سے نیچے اتری اسکی نظر سمعان حیدر پر پڑی۔۔ وہ

اپنی ٹیکسی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی سے فون پر بات کر رہا ہو۔۔

ایش اسے دیکھ کر خوش ہوگئی۔۔ اور پھر پرجوش سی اسکی طرف بڑھی۔۔

ہائے۔۔ وہ اسکے قریب جا کر بولی۔۔ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔؟؟

آپ کون۔۔؟؟سمعان حیدر نے اسے دیکھ کر پوچھا۔

دونوں ایک دوسرے کو آپ کہہ کر مخاطب کررہے تھے۔۔ایش اس لیئے آپ کہہ رہی تھی کہ سامنے والے بندے میں رعب بہت زیادہ تھا اسے تم کہنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ جبکہ وہ آپ کہہ رہا تھا تو وجہ صاف تھی کہ وہ اسے نہیں جانتا۔۔

ایش کے چہرے پر ایک سایہ سا آکر گزر گیا۔۔

وہ میں ایش ولیم ۔۔ آپ سے دو بار پہلے مل چکی ہوں۔۔ایش حیران تھی کہ پچھلی بار وہ دس دنوں کے بعد بھی اسے فوراً پہچان گیا تھا جبکہ آج جب دو دنوں بعد ملاقات ہو رہی تھی تو وہ پہچاننے سے عاری تھا۔

حالانکہ ایک پل بھی ایسا نہیں تھا جب وہ اسے بھولی ہو۔۔ پچھلے دو دنوں سے وہ بہت بزی تھی۔ آج وہ اس مسجد میں جانے کا سوچ رہی تھی۔انفیکٹ وہ ایگزیبیشن سے سیدھا وہی جانے والی تھی لیکن پھر اسے سامنے دیکھ کر اسکی طرف آئی۔

ہمم ۔۔ ملیں ہونگے۔میں ایک ٹیکسی ڈرائیور ہوں روزانہ سینکڑوں مسافروں سے ملتا ہوں۔۔ وہ سرد سے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

میں ہوئی تھی۔ دو دن پہلے رات کو۔۔ Mosque ہاں پر ہماری ملاقات ایک کچھ یاد آیا۔ ایش نے امید بھری نظروں سے اسے دیکھا۔۔

اووو۔۔تو وہ آپ تھیں۔۔؟؟

جی۔۔اسکے پیچاننے پر ایش کے چہرے پر رونق سی آگ ئی۔

ہمم اوکے۔۔وہ اپنے کان کو چھوتا آرٹ گیلری کی طرف بڑھ گیا۔۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔؟؟وہ اسکے پیچھے ہوئی۔

ڈرائیور ہوں تو مسافر کو لے کر ہی آیا ہونگا نا۔وہ رکا نہیں

مجھے آپ سے ملنا تھا۔انفیکٹ میں سیدھا یہاں سے آپ کے پاس جانے والی تھی۔

کیوں۔۔؟؟وہ اچھنبے سے پوچھ رہا تھا۔

وہ آپ نے بتایا تھا نا کہ آپ مسلم ہیں تو۔۔

تو۔۔

اُفف۔۔ایش کا سارا کانفیڈینس اسکے سخت لہجے نے ہوا کر دیا تھا۔

تو مجھے آپکے ریلیجن کے اباؤٹ جاننا تھا۔ وہ اتنی تیز چل رہا تھا کہ ایش کو اسکے ساتھ چلنے کیلیئے بھاگنا پڑا۔

کیوں مزہب بدلنا ہے آپ نے۔۔وہ ایک دم پلٹا۔۔ایش اسکے سینے سے ٹکراتے بچی کیونکہ وہ اسکے پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔۔

نہیں۔۔وہ۔ایش گڑ بڑا گ ئی۔۔ لفظوں سے زیادہ اس شخص کا لہجہ کاٹ دار تھا۔

تو پھر میرا دماغ کیوں کھا رہی ہو۔۔؟؟وہ غصے سے بولا۔

سوری وہ۔۔مم۔۔میں۔۔ایش سے کچھ بولا ہی نہیں گیا۔

اب میرے پیچھے مت آنا۔۔وہ ہاتھ اٹھا کر وارن کرتا چلا گیا۔۔

جبکہ وہ وہیں کھڑی رہ گ ئی۔۔ کیا بتاتی اسے کہ بس اسے دیکھنے کو دل کرتا ہے۔۔

وہ گھر کے پچھلے کاریڈور میں کرسی پر بیٹھی تھی۔۔سیاہ شال اس نے اپنے گرد لپیٹ رکھی تھی۔ بارش آج پھر ہو رہی تھی لیکن آج اسکے ساتھ والی کرسی پر شانو نہیں تھی۔۔وہ اکیلی بیٹھی تھی۔۔

یہاں کیوں بیٹھی ہو۔۔۔؟؟اسے اپنے پیچھے سے فرہاد کی آواز آئی۔۔

وہ کچھ نا بولی۔۔

حرم۔۔ ناراض ہو مجھ سے۔۔؟؟

وہ پھر بھی نا بولی۔۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔ وہ اب اسکے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

مجھے کوئی خق نہیں آپ سے ناراض ہونے کا۔۔

کیوں حق نہیں ہے۔۔؟؟ سارے حق تمہارے پاس ہی تو ہیں۔۔ وہ پوچھ رہا تھا۔

اتنی اوقات نہیں ہے میری کہ میں کسی حق کی بات کروں آپ سے۔۔ پچھلے دو دنوں کا غبار اسکے اندر بھرا ہوا تھا۔۔

اور فرہاد اسکے لہجے اسکے لفظوں پر حیران رہ گیا۔

کیا ہوا ہے۔۔؟؟ادھر میری طرف دیکھ کر بات کرو حرم۔۔

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔ وہ کہتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

لیکن مجھے بات کرنی ہے تم سے۔۔ برستی بارش میں اسکا ہاتھ پکڑ کر التجا کی گ ئی۔۔

اور حرم کو اسکے نرم لہجے پر مزید رونا آیا۔۔

بیٹھ جاؤ حرم۔۔ فرہاد نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر بٹھایا۔۔ اور وہ بیٹھ گئی۔۔

اب بتاؤ کیا بات ہے۔۔ کیا چیز جو تمہیں پریشان کر رہی ہے۔۔؟؟

آپ نے اتنی بڑی بات چھپائی مجھ سے۔۔؟؟ بارش کے ساتھ وہ بھی رو دی۔۔ اس قابل نہیں سمجھا آپ نے مجھے۔۔

اور فرہاد اسکے رونے پر بوکھلا گیا۔۔

رو کیوں رہی ہو پاگل۔۔؟؟ چپ کرو پلیز میں روتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تمہیں۔۔ وہ شاید پہلی بار یوں اسکے سامنے روئی تھی۔۔ اور فرہاد تو اسے خواب میں روتا ہوا دیکھ کر بھی پریشان ہو جاتا تھا۔۔

اچھا چلو شاباش یہاں سے اٹھو پہلے اندر چلو۔۔ بہت ٹھنڈ ہے یہاں پر۔۔ وہ اسے کندھوں سے پکڑ کر اٹھا چکا تھا۔۔ اور پھر دونوں چلتے ہوئے حرم کے کمرے میں آئے۔۔

بیٹھ جاؤ یہاں۔۔ وہ اسے بیڈ ہر بٹھا چکا تھا اور خود پاس رکھی کرسی کھینچ کر اسکے سامنے بیٹھ گیا۔۔

اب بتاؤ۔۔؟؟ کیا چھپایا میں نے تم سے۔۔؟؟

آپ نے مجھ سے روشنی والی بات چھپائی۔۔ آپ نے مجھے اس قابل نہیں سمجھا کہ مجھ سے اپنا دکھ درد بانٹ لیں۔۔

فرہاد حیران ہوا۔ وہ جانتا تھا کہ ایک نا ایک دن حرم جو پتا چل ہی جائے گا۔وہ پہلے سے خود کو تیار کر چکا تھا لیکن اتنی جلدی حرم کو پتا چک جائے گا یہ اسے بھی اندازہ نہیں تھا۔۔

بتایااس انسان کے بارے میں جاتا ہے حرم جسکی کوئی اہمیت ہو آپکی زندگی میں۔۔ جس انسان کی کوئی اہمیت ہی نا ہو اسکے بارے میں کیا بتانا کسی کو۔۔ وہ اسکے پاس سے اٹھ کر سامنے ونڈو میں جا کر کھڑا ہو گیا۔

وہ میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی۔۔ اتنی سنگین خطا جسکی سزا میں آج تک بھگت رہا ہوں۔۔ میں نے اپنا بہت کچھ کھویا ہے صرف اس روشینہ کی وجہ سے جس سے آج میں بہت نفرت کرتا ہوں۔

حرم بھی اٹھ کر اسکے پاس جا کر کھڑی ہو گ ئی۔

میں اسے بھلا چکا ہوں۔۔ صرف اس لیے کہ میں اسے معاف نہیں کر سکتا۔ کبھی بھی نہیں۔۔ نفرت کرتا ہوں میں اس سے۔۔ میں اسے معاف

کی کوشش کرتا ہوں تاکہ اسے بھول سکوں.. لیکن جب کبھی اسکا زکر آ جائے تو میرے بھرے ہوئے زخموں سے بھی لہو رسنے لگتا ہے حرم..

آپ اسے معاف کر دیں.. حرم نے آہستہ سے کہا.

فرہاد چونکا..

ہاں جسے ہم بھول نا پائیں یا جس سے نفرت کرتے ہوں اسے معاف کر دینا چاہیئے..

ہمم.. تم ٹھیک کہہ رہی ہو. میں کوشش کرتا ہوں.

کوشش نہیں اگر آپ اس نفرت کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو آپکو اسے معاف کرنا ہو گا۔

اچھا۔۔وہ پلٹا۔۔تم کہتی ہو تو کر دیتا ہوں معاف۔۔آج کی یہ بارش گواہ ہے۔میں اسے معاف کیا۔جو جگہ نفرت نے بنا رکھی تھی میرے دل میں اسکے لیئے آج سے وہ بھی ختم۔۔ وہ مسکرایا۔

اب کوئی فرق نہیں پڑتا وہ کون ہے کیا ہے کہاں ہے۔۔

تھینک یو ہادی۔۔حرم نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کہا۔

نہیں تھینک یو مجھے تمہیں کہنا چاہیئے۔۔ دل سے ایک بوجھ کم ہو گیا۔۔

اچھامیں چائے بنا کر لاتی ہوں۔۔ وہ جانے لگی۔۔

ابھی نہیں۔۔ یہاں بیٹھو۔۔فرہاد نے اسکا ہاتھ نہیں چھوڑا

جانتی ہو میں ایسا نہیں تھا جیسے تمہارے سامنے کھڑا ہوں۔۔میں بہت آوارہ لڑکا تھا حرم۔۔

وہ کہہ رہا تھا جبکہ حرم کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ یہ کیوں کہہ رہا ہے۔۔

مجھے تمہارے لیٔے ایسا بنایا گیا ہے۔۔ توڑ مروڑ کر۔۔ اگر روشنی میری لائف میں نا آتی تو میں کبھی بھی نہیں ٹوٹتا۔۔۔ کبھی بھی نہیں بکھرتا۔۔ وہ آئی اس نے مجھے فادی بنادیا۔۔

پھر اللہ پاک نے مجھے ایسا توڑا کہ فادی کہیں دفن ہو گیا۔۔ پھر اس زات نے مجھے خود جوڑا۔۔ جانتی ہو کس لیئے۔۔؟؟

نہیں۔۔

تمہارے لیئے۔۔ تم جیسی اچھی لڑکی کیلیئے۔۔ تمہارے جیسی اچھی لڑکی کو پانے کیلیئے میرا اچھا بننا۔۔ ہادی بننا ضروری تھا نا۔۔ بس اس لیئے۔۔

یہ سب لکھا ہوا تھا۔۔ مجھے تمہارے لیئے تیار کیا جا رہا تھا۔۔ کسی اور کے زریعے۔۔ اس لیئے وہ سب تقدیر کا کھیل تھا۔۔ اسے بھول جاؤ۔۔ اب جو میں ہوں تمہارے سامنے ہوں اور ہمیشہ ایسے ہی رہوں گا۔۔ وہ مسکرایا۔۔

اور حرم بھی اسکی باتوں کو سمجھ کر مسکرا دی۔۔

یہ سچ ہے ہمیں بنایا جاتا ہے۔۔ تیار کیا جاتا ہے۔۔ کسی اور کے ہاتھوں۔۔ کسی اور کیلیۓ--

"بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے"

دو گھنٹے کی بھاگ دھوڑ کے بعد حمزہ حور عین کا ایڈمیشن کروانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ وہ حور عین کو ساتھ ضرور لایا تھا لیکن اسے ایک سائیڈ پ ربٹھا دیا تھا اور خود ہی فارم لینے کے بعد اسے سبمٹ بھی کیا۔

کل سے آپ یونیورسٹی آسکتِ ہیں۔۔ کل سے کلاسز سٹارٹ ہو رہی ہیں۔۔ وہ اسکے پاس بیٹھتے ہوۓ بولا۔

تھینک یو سوچ۔۔ آپ نے اتنا کچھ کیا میرے لیے-- وہ حمزہ کی ممنون تھی۔

اٹس اوکے آپکو تھینکس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

Hi HD..

اچانک ایک طرف سے کسی نے اسے پکارہ۔۔ حمزہ نے رخ موڑ کر دیکھا تو اسکا کلاس میٹ کھڑا حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

HD.. تم یہاں کیا کر رہے ہو

موحد تم۔۔ حمزہ اسکی طرف بڑھا۔۔

ہاں میرا فرینڈ رہتا ہے لاہور میں اسی سے ملنے آیا تھا۔۔اور تم۔۔ کیا تم بھی کسی فرینڈ سے ملنے آئے ہو۔۔؟؟وہ حورعین کی جانب دیکھتا ہوا شرارت سے بولا۔۔

نہیں ایک ضروری کام تھا اسی سلسلے میں آیا تھا۔ حمزہ نے جواب دیا۔

لگتا ہے کوئی بہت ہی ضروری کام تھا ہے نا۔۔ موحد نے ایک آنکھ دبا کر کہا۔۔

موحد۔۔پبلک پلیس ہے۔۔ حمزی نے برہمی سے کہا۔۔

اوکے اوکے ڈئیر۔۔ تم انجوائے کرو پھر ملتے ہیں۔۔وہ جاتے جاتے بھی شرارت کرنا نا بھولا۔۔

تمہیں میں بعد میں پوچھتا ہوں۔۔ حمزہ بڑبڑایا۔

جبکہ حور عین کنفیوز سی دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

چلیں۔۔ آپکو گھر ڈراپ کردوں۔۔ وہ حور عین کے پاس آکر بولا۔

اور حور عین اثبات میں سر ہلاتی آگے بڑھ گئی--

کیا کوئی مجھے بتائے گا Love کیا ہوتا ہے۔۔؟ پروفیسر جوزف کلاس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔ انکا آج کا ٹاپک لو تھا۔

anyone..

وہ سٹوڈنٹس کی طرف دیکھ کر پوچھ رہے تھے لیکن کوئی بھی اس ٹاپک کے متعلق بحث کرنے کو تیار نہیں تھا۔پروفیسر کی نظریں سب کا جائزہ لے رہی تھی۔۔

You.. Miss Harram Noor.. can you please define the word Love..?

اور حرم جو پروفیسر کے ٹاپک کا نام سنتے ہی نیچے منہ کر کے چھپ رہی تھی پروفیسر کے بلانے پر ایک دم اچھلی۔۔

مم۔۔میں پروفیسر۔۔؟؟

یس یو۔۔

ساری کلاس کی نظریں حرم پر جمی تھیں۔۔

نو سوری پروفیسر۔۔مجھے کوئی آئڈی انہیں ہے۔۔وہ معزرت کر کے واپس اپنی سیٹ پر بیٹھ گ ئی۔ لیکن کوئی نہیں جانتا تھا یہ سوال اسے اندر تک ہلا گیا تھا۔ محبت کا زکر۔۔ایسی تکلیف میں مبتلا کرتا تھا اسے جسکا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا تھا۔۔

یو مس بیلا۔۔پروفیسر نے اب پاس بیٹھی بیلا سے کہا۔۔

یس پروفیسر۔۔

آپ کچھ بتانا چاہیں گی کہ لو کیا ہے۔۔

میرے لی ئے لووہ ٹرن گفٹس ہیں جو مجھے ریم سے ملتے ہیں۔۔ بیلا نے مسکرا کر کہا۔۔اور اسکی بات پر پوری کلاس کا قہقہہ ابھرا۔۔

ٹرن گفٹس تو مجھے بھی بہت ملتے ہیں ریم سے اسکا مطلب یہ میرا لو بھی ریم ہے۔۔ پیچھے بیٹھی چینگ نے کہا۔

اور اسکی بات پر پوری کلاس نے ہوٹنگ کی۔۔ پروفیسر بھی مسکرا دیا۔۔ حرم بھی دونوں کے کمنٹس سن کر مسکرائی اور اسی مسکراہٹ کے ساتھ اس نے بزنس ڈیپارٹمنٹ کے گروپ میں بیٹھے رومان کو دیکھا جو اسکے دیکھنے پر گڑ بڑا گیا تھا۔

اوکے اوکے۔۔ تو اب بزنس ڈیپارٹمنٹ کی باری ہے۔۔ پروفیسر ادھر متوجہ ہوئے--

جی مس زی۔۔اب آپ بتائیں۔۔

زی جو بیلااور چینگ کے کمنٹس سن کراپنے غصے کو کنڑول کررہی تھی پروفیسر کے بلانے پر فورا سیدھا ہوئی۔

لو۔۔وہ اٹھی اور کہاشروع کیا۔۔

پیار ایک خوبصورت احساس ہے۔۔ایسااحساس جسے آپ پل پل محسوس کر سکتے ہیں۔۔لیکن جسکے لیۓ یہ احساس آپکے دل میں پیدا ہوتا ہے۔۔اسے بتانااور اسے محسوس کروانا دنیاکاسب سے مشکل کام ہے۔۔

نائس۔۔اسکامطلب آپکے پاس یہ خوبصورت سااحساس ہے۔۔پروفیسر نے کہااور زی مسکرادی۔۔

یو مسٹر ڈیرک۔۔اب کی بار اشارہ ڈیرک کی طرف کیا گیا۔

میرے لی ئے لو ایک وائ ن کی طرح ہے۔۔ جتنی زیادی پیو گے اتنا ہی نشہ چڑھتا ہے۔۔ڈیرک بتا رہا تھا۔

اور رون کا ایک گھونسا پڑنے کے بعد ایک جھٹکے سے سارا نشہ اتر جاتا ہے۔۔ پیچھے سے کسی نے ہانک لگائی-- ایک بار پھر پوری کلاس ہنسی کا گھوارہ بن گ ئی--

یو مسٹر رومان شاہ۔۔پروفیسر نے ریم سے کہا۔

میرے خیال سے پیار جیسی کوئی چیز اگزسٹ نہیں کرتی۔۔ یہ صرف فلمی باتیں ہیں۔۔ خاص طور پر مشرق کے لوگوں کی پھیلائی گئی افوائیں ہیں۔۔ جو خود تو پریکٹکلز نہی ہیں۔۔ مغرب میں بھی اس بیماری کو پھیلا رہے ہیں۔۔ رومان نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا تھا اور نظریں حرم پر جمی تھی۔۔ اسکی اتنی تلخ باتوں پر حرم نے اسے چونک کر دیکھا۔۔

یہ ایک فضول سا لفظ ہے پروفیسر۔۔ ایک بے کار سا جزبہ جسکی آپ جتنی چاہیں قیمت لگا سکتے ہیں۔۔ جس سے چاہیں خرید سکتے ہیں۔۔

اٹس انف مسٹر رومان شاہ۔۔ حرم ایک جھٹکے سے کھڑی ہوئی تھی۔۔ اسکی باتیں حرم سے برداشت نہی ہوئی تھی۔ وہ محبت کی یوں توہین ہوتے کبھی بھی نہں دیکھ سکتی تھی۔

آپ جو کہہ رہے ہیں وہ سراسر غلط ہے۔۔

اوورئی لی۔۔ریم مسکرایا۔۔طنزیہ ہنسی۔

جس انسان کا جو معیار ہوتا ہے وہ چیزوں کو اسی معیار پر رکھ کر پرکھتا ہے۔۔پر اس وقت آپ محبت کی توہین کر رہے ہیں۔۔

ہاں تو کہاں ہے یہ محبت۔۔؟؟دکھائی کیوں نہیں دیتی مجھے۔۔؟؟پوری کلاس میں سناٹا چھا گیا تھا۔۔پروفیسر غور سے دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

محبت ہے۔۔ حرم نے کہا۔۔

Prove it..

ریم نے دوبدو کہا۔۔

مسٹر رومان شاہ اگر آپکا کوئی پی ارہ۔۔ کوئی فیملی میمبر آپ کے سامنے مرجائے تو کیسا محسوس ہوگا آپکو۔۔؟؟ وہ اطمینان سے پوچھ رہی تھی۔۔ اور ریم کا چہرہ اسکی بات پر سرخ ہوا۔۔

Don't cross your limit.. miss whatever..

زی نے ایک دم اٹھ کر نخوت سے کہا تھا۔۔ نفرت اسکے لہجے سے جھلک رہی تھی۔۔

ششش۔۔ بیٹھ جاؤ زی۔۔ ریم نے اسے ہاتھ سے اشارہ کیا۔۔

جب کوئی اپنا آپ کو چھوڑ کر جاتا ہے یا آپکے سامنے دم توڑتا ہے تو درد ہوتا ہے۔۔ کبھی نا ختم ہونے والا درد۔۔ ریم کو پتا نہیں کونسا منظر یاد آیا تھا۔۔

درد ہو گا آپکو۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔۔

ہاں جی۔۔مجھے ہی نہیں ہر دل رکھنے والے انسان کو درد ہو گا۔۔

کہاں ہے درد مسٹر رومان شاہ۔۔۔؟؟ مجھے تو کہیں بھی نظر نہیں آتا۔۔اگر ہے تو۔۔۔ Prove

it

وہ بولی تھی۔۔

اور سب حیران رہ گ ئے-- ک سی کے پاس بھی جیسے لفظ نہیں رہے تھے۔۔ریم نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔۔اسے اندازہ بھی نہیں تھا کہ حرم اس سے اس طرح بحث بھی کر سکتی ہے۔۔

محبت وہ جزبہ ہے جس پر خالق کائی نات نے اس کائی نات کی بنیاد رکھی ۔۔اور سچ کہا آپ نے مسٹر رومان شاہ محبت مشرق میں ہی پائی جاتی ہے۔۔ مغرب میں نہیں۔۔ یہاں تو بس بزنس ہوتا ہے۔۔ایک اور بات واقعی آپ محبت خرید سکتے ہیں۔۔ مشرق کی نہیں صرف اپنے مغرب کی۔۔ وہ بھی اپنے جیسی۔۔آخر میں حرم کا لہجہ انتہا کا تلخ ہو چکا تھا۔۔

اوکے اوکے۔۔سٹاپ دز۔۔ٹاپک کو چینج کرتے ہیں۔۔پروفیسر نے ماحول میں واضح کچھاؤ دیکھنے کے بعد کہا۔۔

سوری پرفیسر اب مجھے کچھ نہیں سننا۔۔وہ بیگ اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھی۔۔ لیکچر کا ٹائم اوور ہو چکا ہے۔۔ حرم نے دروازے میں رک کر گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

میں آپکا کوئی رول توڑ کر نہیں جا رہی۔۔وہ کہتے باہر نکل گ ئی--

جبکہ ساری کلاس اب تک گنگ تھی۔۔رومان کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔۔جو آخری بات حرم نے اس سے کی تھی اسے لگ رہا تھا کہ وہ اسکے منہ پر تمانچہ مار گئی ہے۔

اور پروفیسر خود حیران تھے۔۔وہ جانتے تھے کہ یہ لڑکی کچھ تو خاصیت رکھتی ہے۔۔ہمیشہ خاموش ہی رہتی ہے۔۔زیادہ نہیں بولتی تھی اسکی کلاس میں۔۔لیکن اگر وہ بولے تو سب کا منہ بند کروا سکتی تھی۔۔اور آج یہ ثابت ہو گیا تھا۔۔

\-

ایش میوزیم آئی تھی۔۔وہ رومن ہسٹری پر تھیسز لکھ رہی تھی۔اور اسی سلسلے میں وہ آج میوزیم آئی تھی۔۔تقریباً دو گھنٹے وہ وہاں بزی رہی۔۔بالوں کی ٹیل پونی کی ہوئے۔ کندھے پر بیگ ڈالے ہاتھ میں ایک نوٹ بک پکڑے وہ ڈیٹیل لکھ رہی تھی۔۔پونی سے کچھ لٹیں نکل کر اسکے چہرے کو چھو رہی تھیں۔۔تبھی اچانک اسکی نظر میوزیم کے باہر کے دروازے کی طرف بڑھتے سمعان حیدر پر پڑی۔۔وہ ایک دم اسکی طرف بھاگی۔۔

ہیلو۔۔ مسٹر حیدر۔۔وہ پکار رہی تھی۔ مگر تب تک وہ میوزیم سے باہر جا چکا تھا۔

رکیں پلیز۔۔وہ بھاگتے ہوئے اسکے قریب آئی-- اور سمعان حیدر اسے میوزیم کے اندر دیکھ چکا تھا تبھی وہاں سے اتنی جلدی میں نکلا تھا کہ وہ آفت اسے دیکھ نا لے۔۔

مگر تب تک دیر ہو چکی تھی۔

آپ بہرے ہیں کیا۔۔؟؟ایش نے کہا۔

اور سمعان حیدر نے گھور کر اسے دیکھا۔۔تب ایش کو احساس ہوا کہ وہ کچھ غلط بول چکی ہے۔

میرا پیچھا کرنا بند کرو۔۔وہ غصے سے کہتا آگے بڑھ گیا۔

میں آپکا پیچھا نہیں کر رہی۔۔ یہ تو اتفاق ہے جہاں میں ہوتی ہو آپ بھی وہیں آجاتے ہیں۔

اسکا مطلب میں تمہارا پیچھا کرتا ہوں۔۔ وہ چینخا۔۔

نن۔۔ نہیں۔۔ میرا مطلب یہ تو ایک خوبصورت سا اتفاق ہے۔۔

مگر وہ اسکی بات ان سنی کر کے ایک بار پھر آگے بڑھ گیا۔۔

آپ جاب کریں گے۔۔ آئی مین آپ ٹیکسی ڈرائیور ہیں تو۔۔۔

نہیں مجھے کوئی ضرورت نہیں۔۔

سوچ لیں میں آپکو میں جتنی آپ ڈیمانڈ کریں گے اتنی سیلری دو نگی۔۔اور سمعان حیدر رکا۔۔اسے پیسوں کی سخت ضرورت تھی۔۔

ٹائی منگ۔۔ کیا ہو گی۔۔۔؟؟وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔۔اور ایش اسکے اتنی جلدی مان جانے پر حیران رہ گئی--

صبح آٹھ سے پانچ بجے۔۔

ہمم۔۔میں سیلری ایڈوانس میں لونگا۔۔

اوکے۔۔نو پرابلم۔۔تو آپ کل سے آجائیں--

کل سے نہیں۔۔مجھے سوچنے کا ٹائم چاہی ئے-- وہ کہتا آگے بڑھ گیا۔۔

کب تک۔۔اور پھر کہاں ملیں گے ہم۔۔اور مجھے کیسے پتا۔۔

کل شام یہیں پر۔۔وہ اسکی بات کاٹ چکا تھا۔۔اور ایش اسے جاتے ہوئے دیکھ کر رہ گ ئی--

----

یہ تم مشرق والوں نے محبت کو اتنا سر پر کیوں چھڑا رکھا ہے۔۔؟؟وہ گھر جانے کیلی ئے ی ونیورسٹی کے گیٹ کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔جب جارحانہ تورلی ئے رومان اسکے سامنے آیا۔۔

ایک پل کیلیۓ تو حرم ٹھٹھک کر رہ گئی-- لیکن پھر وہ اسے اگنور کرتے ہوئے آگے بڑھ گئی--

میں نے کچھ پوچھا ہے مس نور۔۔ آپ میری بات کا جواب دیے بنا نہیں جا سکتیں۔۔

اور آپ مغرب والوں نے محبت کو اتنا نیچے کیوں گرا دیا ہے۔۔؟؟ اتنا نیچے جتنا آپکے مغرب والے نیچے گر چکے ہیں۔۔ حرم سامنے سے آتے شالے اور ڈیرک کو دیکھ کر بولی تھی۔۔ جو ابھی انگیجڈ ہوئے تھے۔ اور پچھلے دو دن وہ یونیورسٹی نہیں آئے تھے۔۔ سنا تھا وہ دونوں اکیلے کہیں انجوائے کرنے گئے ہیں--

مائی نڈیور لینگویج مس نور۔۔ وہ اسکی نگاہیں دونوں پر جمی دیکھ کر اور اسکی بات کا مطلب سمجھ کر انتہائی غصے سے بولا۔۔

اور حرم ایک پر اسرار سی مسکراہٹ اس پر ڈال کر آگے بڑھ گ ئی--

ایک دن آپ ان مغرب والوں کے سامنے جھک جاؤ گی-- اپنے مشرق کو بھول جاؤ گی مس نور.. یہ ریم کا پرامس ہے آپ سے..

وہ اسکی بات سن کر رکی ضرور تھی مگر پلٹی نہیں..اور پھر انہی قدموں سے آگے بڑھ گ ئی-

----

مے آئی کم ان ڈیڈ..وہ سٹڈی کے دروازے میں کھڑی ہو کر پوچھ رہی تھی۔

اووو ایش..کم ان مائے سن.. مسٹر ولیم نے خوشدلی سے کہا..

کیسی چل رہی ہے آپکی لائی ف۔۔؟؟

فل آف تھرل۔۔ سسپنس۔۔ایش نے مسکرا کر جواب دیا۔۔

گڈ۔۔ کنگ فو سیکھ لیا۔۔؟؟

ڈیڈ۔۔آپکو کیسے پتا چلا۔۔وہ حیران ہوئی۔

اور مسٹر ولیم مسکرا دیے۔۔

اووتو گرینی نے بتایا آپکو۔۔

مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی۔۔

یس مائے سن۔۔

وہ ڈیڈا یکچوئی لی میں ایک ڈرائیور ہائی ر کرنا چاہتی ہوں۔۔ گاڑی چلانے کیلی ئے--

اور مسٹر ولیم نے چونک کر اسے دیکھا۔۔

ایش ولیم کو ان سب چیزوں کی ضرورت کب سے ہونے لگی۔۔ وہ تو خود بہت اچھی ڈرائیونگ کرتی ہے۔۔

آئی نو ڈیڈ۔۔بٹ کچھ دنوں سے میں بہت بزی ہوں۔۔اتنے سارے کام ہیں تھوڑا ڈپریس بھی ہوں۔۔ٹھیک سے گاڑی ڈرائیو نہیں کر پاتی۔۔اس لی ئے--

سنوایش۔۔مسٹر ولیم نے اسکی بات کاٹی۔۔

میں نے آپکو عام لڑکیوں کی طرح نہیں پالا۔۔

وہ ایک رائی ل پرنسز تھی۔۔تو مسٹر ولیم اسے آپ بلا کر شہزادیوں والی عزت بھی دیتے تھے۔۔

میں نے آپکو ہر برے وقت اور ہر ہارڈ سچویشن سے لڑنے کیلی ئے تیار کیا ہے۔۔آپ ایک بہادر لڑکی ہو۔۔انفیکٹ لڑکا ہو۔۔سو آپ اپنی پرسینلیٹی کو لوز مت ہونے دیں۔۔اوکے۔۔وہ پیار سے اسکا گال تھپ تھپا کر بولے۔۔

جبکہ ایش کو اندازہ ہو گی تھا کہ ڈیڈا اسکی بات نہیں ماننے والے۔۔اب اسے کیا کرنا چاہی ئے وہ یہی سوچ رہی تھی۔۔

آج میں تم لوگوں کیلی ئے کچھ لائی ہوں۔۔ حرم نے مسکرا کر واصے اور عرش سے کہا جبکہ بیلا تو اپنی سائیکل پر سوار ون وہیلنگ میں مصروف تھی۔۔

جلدی دکھاؤ سسٹر۔۔واصے نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔

یہ لیں۔۔اس میں samosy ہیں۔۔آپ کے لئے بنوا کر لائی ہوں۔۔

دیکھ کر عرش کے Samosy واؤ ؤ--- مزہ آگیا دیکھ کر۔۔ حرم تم نے تو دل خوش کر دیا۔۔ منہ میں پانی آگیا۔۔

اٹھا کر ابھی کھانے والی ہی تھی کہ اچانک کوئی جن کی طرح آیا اور اسکے Samosa حرم ایک اچک کر یہ جا وہ جا۔۔ samosa ہاتھ سے

حرم نے ایک دم پیچھے مڑ کر دیکھا تو رون اپنی ازلی خبیث مسکراہٹ کے ساتھ کھڑا اسکا samosa کھا رہا تھا۔۔

تم۔۔ حرم نے اسے غصے سے دیکھا جو دن بعد نظر آیا۔۔

Ron is back little lady..

وہ مسکرایا تو حرم کا غصہ مزید بڑھ گیا۔۔

صبح صبح ایش اپنا کوٹ اتارے۔۔جینز کو ٹخنوں سے اوپر فولڈ کی ئے-- ٹھنڈ برستے گراؤنڈ میں ماسٹر سائی چن کے ساتھ کنگ فو کی پریکٹس میں مصروف تھی۔۔ماسٹر سائی چن دو بار اسے ہلکے سے پنچ جو کہ اسکی ٹانگوں پر مار کر۔۔۔اسے زمین بوس کر چکے تھے۔۔

کیا بات ہے ایش آج تمہارا دھیان کدھر ہے۔۔۔؟؟

نہیں ماسٹر میں پورے دھیان سے کر رہی ہوں۔۔

اچھاااااا۔۔۔ماسٹر نے اسکی بازو کے وار کو روکتے ہوئے ایک بار پھر نیچے گرا دیا۔۔

نہیں تمہارا دھیان نہیں ہے۔۔جاؤ پہلے دماغ کو پر سکون کرو۔۔ماسٹر نے اپنے لمبے گاؤن نما چغے کو ہاتھ کی مدد سے لہراتے ہوئے کہااور اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔ یہ انکا ایک خاص سٹائل تھا۔۔

ماسٹر۔۔ایش انکے پیچھے بھاگی۔۔

آپکو کیسے پتا۔۔؟؟

دنیا میں دو ہی جزبے ہیں جو انسان کو کنڑول کرتے ہیں۔۔

نمبر ایک نفرت۔۔

نمبر دو محبت۔۔وہ رکے۔۔

ایش انکی بات سن کر گڑ بڑا گ ئی--

اور جہاں تک میرا خیال ہے تم اس وقت نمبر دو کی شکار لگ رہی ہو۔۔

وہ حیران رہ گ ئی--

ماسٹر سائی چن غور سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔

اگر تمہارے ہاتھوں میں کپکپاہٹ ہوتی تو ظاہر ہوتا کہ نفرت کا جزبہ تمہارے دماغ کو کنڑول کر رہا ہے۔۔پر نہیں۔۔

کپکپاہٹ تمہارے ہونٹوں میں ہوئی ہے-- اور تمہاری پلکوں کا لرزنا اس بات کا ثبوت ہے کہ محبت کا جزبہ تمہارے دل سے ہو کر تمہارے دماغ تک پہنچ رہا ہے--

ہاتھوں کی کپکپاہٹ نفرت کا پتا کیسے دیتی ہے--؟؟

اگر ایک انسان کے ہاتھ کسی کے نام یا کسی انسان کے زکر پر کپکپائیں اور اسکے فوراً بعد وہ انسان اپنی مٹھیاں بھینچ لے تو یہ نفرت کی ایک نشانی ہے-- کیونکہ جب انسان مٹھی بند کرتا ہے تو وہ اپنے غصے یا نفرت کو ضبط کر رہا ہوتا ہے--

آپ کو یہ سب کیسے پتا ماسٹر--؟؟ وہ ابھی بھی حیران تھی۔

محبت کرو-- ضرور کرو-- مگر اسے اپنے دماغ کو کنٹرول مت کرنے دو--

نفرت انسان کے دل کو ختم کرتی ہے جبکہ محبت دماغ کو۔۔۔وہ کہہ کر رکے نہیں بلکہ ایک بار پھر چلنا شروع کیا۔۔

محبت اور نفرت میں کیا فرق ہے ماسٹر۔۔؟؟

نفرت انسان کو مضبوط بناتی ہے۔۔ہمارہ کسی سے بدلا لینا بھی نفرت کے جزبے میں آتا ہے۔۔اور کسی سے بدلا لینے کیلیۓ ہم خود کو بہت تیار کرتے ہیں بہت ہی مضبوط بناتے ہیں اپنے آپکو۔۔ کبھی کبھی یہ بہت کارِ گر ثابت ہوتا ہے۔۔لیکن یہ بہت خطرناک جزبہ ہے۔۔ یہ دل کو تباہ کرتا ہے۔۔ہر خوشی کو ختم کر دیتا ہے۔۔سکون کو آپکی زندگی سے نکال دیتا ہے۔۔تب آپکے پاس دھیان لگانے کیلیۓ سکون نہیں ہوتا۔۔آپ ہر گیان میں پیچھے رہ جاتے ہو۔۔

اور محبت۔۔؟؟

محبت دونوں کام کرتی ہے۔۔ یہ جتنا انسان کو مضبوط بناتی ہے اس سے زیادہ اسے کمزور بھی کر دیتی ہے۔۔ یہ آپکے زہن کو بھٹکا دیتی ہے۔۔ یہ دماغ کو اسکے اصل تسلسل سے نکال کر ایسی دنیا میں لے جاتی ہے جہاں صرف دل کا کام ہوتا ہے دماغ کا نہیں۔۔

آپ اتنا کچھ کیسے جانتے ہیں۔۔ وہ انکے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔۔

زندگی کا ہر پل انسان کو ایک نیا سبق دے رہا ہوتا ہے۔۔ بس اس سبق کو حاصل کرنے اور دیکھنے کیلیئے قوت کی ضرورت ہوتی ہے۔۔ وہ طاقت جو وہ سبق پہچاننے میں ہماری مدد کرے۔۔

محبت انسان کو کمزور کیسے بناتی ہے ماسٹر۔۔؟؟ وہ پوچھ رہی تھی۔۔ اب وہ دونوں قہوہ خانے میں داخل ہو گئے تھے۔۔

جس انسان سے محبت ہو جب اسے کھونے کا ڈر لاحق ہو جائے تو سمجھ جاؤ یہ جزبہ تمہیں کمزور بنا رہا ہے۔۔ اس خوف کو اپنے اوپر حاوی مت ہونے دو کہ ہمیں ہمارا محبوب ملے گا یا نہیں۔۔ بس اس سے محبت کرو۔۔ کرتے جاؤ-- کرتے جاؤ-- بنا کسی مطلب کے۔۔ بنا کسی امید کے۔۔ جب امید ٹوٹتی ہے تو درد ہوتا ہے اور وہی درد انسان کو کمزور بنا دیتا ہے۔۔ وہ دونوں ایک میز پر بیٹھ چکے تھے۔۔

اور جب تم ایسی زات سے محبت کرتے ہو جو اس محبت کے قابل ہے۔۔ جسے کھونے کا ڈر نا ہو تو وہ تمہیں اتنی مظبوطی فراہم کرتی ہے کہ ایک دن تم دنیا فتح کر لیتے ہو۔۔ اسے اپنے سامنے جھکا دیتے ہو۔۔

ماسٹر نے کہنے کے بعد قہوہ کی پیالی اٹھا کر منہ سے لگائی-- جو بیرا انکے سامنے رکھ کر گیا تھا۔۔

اور ایسی زات کونسی ہے ماسٹر۔۔؟؟

یہی تو تمہیں جاننا ہے ایش۔۔ کھوج کرو اس زات کی۔۔ وہ زات تمہیں تم سے ملوا دے گی۔۔
پچاس سالہ ماسٹر سائی چن کے پاس انکی زندگی سے زیادہ تجربہ تھا۔۔۔

ایش اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھتی تھی کہ اسے ایسے انسان سے اتنا کچھ سیکھنے کو مل رہا ہے۔۔

مجھے اب چلنا چاہیئے پروفیسر۔۔ لیٹ ہو رہا ہے۔۔ وہ اٹھتے ہوئے بولی۔۔

پروفیسر نہیں ماسٹر کہا کرو کتنی بار سمجھایا ہے۔۔

اوو سوری ماسٹر بھول گئی تھی۔۔ ایش نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی پر رکھا اپنا وہ چغہ اٹھایا جو وہ وہاں پہن کر آتی تھی۔۔ وہ اسے اتار کر کنگ فو سیکھ رہی تھی کیونکہ وہ ابھی اس قدر ماہر

نہیں ہوئی تھی کہ وہ ماسٹر سائی چن کی طرح اتنا بھاری گاؤن نما چغہ پہن کر لڑے۔۔۔اور ماسٹر تو اگر صرف اپنا چغہ ہوا میں ایک جھٹکے سے لہرا کر سامنے کھڑی ایش کو مارتے تو وہ ہوا میں اچھلتے ہوئے نیچے گر جاتی تھی۔۔ہر روز وہ کچھ نیا کرتب دکھاتے تھے اسے۔۔اور ایش کو ابھی بہت کچھ سیکھنا تھا ان سے۔۔

واقعی آج کل اسکا ذہن بھٹکا ہوا تھا۔۔اسے آج کچھ کرنا تھا۔۔کچھ خطرناک سا اور وہ خود کو اس کیلیئے تیار کر رہی تھی۔۔۔

رون میرا سوسہ واپس کرو۔۔حرم ایک جھٹکے سے اٹھنے لگی تھی جب عرش نے اسے ہاتھ پکڑ کر واپس بٹھایا۔۔

وہ اب واپس نہیں کرنے والا حرم۔۔ جانے دو اسے۔۔

اور رون واقعی خباثت سے مسکراتے بزنس ڈیپارٹمنٹ کی طرف جا رہا تھا۔۔ ریم سے پنگا لینے۔۔

کل ہفتہ ہے۔۔ تو ہم گھومنے جا رہے ہیں۔۔ آپ چلیں گی ساتھ سسٹر۔۔ واصے نے سموسہ کھاتے ہوئے کہا۔۔

کیا واقعی۔۔ کہاں جا رہے ہو۔۔؟؟ حرم نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔۔

Colosseum museum..

اووووائو-- میں نے اس کے بارے میں سنا ہے مگر دیکھا نہیں ابھی تک۔۔

جانتاہوں۔۔اس لیے ہم سب کل چل رہے ہیں۔۔ایک دن کا ٹور ہے۔۔ صبح جائیں گے شام تک گھوم پھر کر واپس آجائیں گے۔ واصے بتا رہا تھا۔۔

اور ہم نے تمہاری ٹکٹ بھی لے لی ہے۔۔ عرش نے بتایا۔۔

میوزیم میں انٹر ہونے کیلیے ٹکٹ کا ہونا ضروری ہے۔۔اور اسے لینے کیلیے ایک لمبی لائن میں کھڑا ہونا پڑتا ہے۔۔اس لیے میں نے انکی ویبسائیٹ سے پہلے ہی ٹکٹس بک کروالی ہیں۔۔اب ہمیں لائن میں کھڑا ہونا نہیں پڑے گا۔۔واصے نے تفصیل سے بتایا۔۔

اور ایک ٹکٹ کتنے کی ہے۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔۔

پچاس یورو۔۔پچاس یورو کی ایک ٹکٹ ہے۔۔

تو آپ صبح ساتھ بجے یہاں یونیورسٹی میں ہی آجائیے گا۔۔ہم سب یہاں سے ہی اکٹھے ہو کر جائیں گے۔۔

میں ابھی کنفرم کچھ نہیں کہہ سکتی۔۔مجھے ہادی سے پوچھنا پڑے گا۔۔۔اگر انہوں نے اجازت دی تو۔۔ورنہ نہیں۔

کیوں نہیں۔۔ادھر دو فون ہم ابھی اس سے بات کر لیتے ہیں۔۔

نہیں میں خود ہی کر لوں گی۔۔حرم نے جواب دیا۔۔

تم کل آرہی ہو بس۔۔ ہمیں اور کچھ نہیں سننا۔۔۔ عرش نے منہ بنا کر کہا۔۔

اوکے بابا۔۔آجاؤں گی-- حرم اسکے پھولے منہ کو دیکھ کر مسکرا دی۔۔

فون کی گھنٹی کب سے بج رہی تھی۔۔ مسز ولیم بڑبڑاتے ہوئے فون کی طرف بڑھیں۔

اور پھر فون اٹھانے کے بعد جو پہلی خبر انہیں ملی وہ گنگ رہ گئی--

کیا۔۔ کہاں اب ایش۔۔؟؟ وہ تو ٹھیک تو ہے نا۔۔ وہ بدحواس سی پوچھ رہی تھیں۔۔

کیاہواایش کو۔۔؟؟کسکا فون ہے۔۔پاس سے گزرتی گرینی نے پوچھا۔۔

ایش کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔۔وہ ہاسپٹل ہے۔۔ مسز ولیم اب کپکپاتے ہاتھوں سے کسی کا نمبر ڈائل کر رہی تھیں۔۔۔اور یہ خبر سن کر گرینی کا دل بھی دہل گیا۔۔

کیسے ہوا یہ سب۔۔۔؟؟مسز ولیم سنے بیڈ پر بیٹھی ایش کو گھور رہی تھی۔۔جسکے چہرے پر اطمینان پھیلا تھا۔۔ماتھے پر پٹی لگی تھی اور دائیں ہاتھ کی ایک ہڈی فریکچر ہو گئی تھی۔۔

پتا نہیں مجھے پتا ہی نہیں چلا۔

کیوں آنکھیں بند کر کے گاڑی چلا رہی تھی تم۔۔۔ مسز ولیم کو غصہ آیا ہوا تھا۔۔

وہ مام ایک چھوٹی سی بلی آگ ئی تھی گاڑی کے سامنے۔۔اسکے بچانے کیلی ئے میں نے گاڑی کا رخ موڑ دیا اور پھر وہ سائیڈ پہ لگے درخت سے جا ٹکرائی--

بہت خوب۔۔

بس کرو اب بچی کی جان لو گی کیا۔۔ گرینی نے اسے ٹوکا۔

کہا تھا میں ولیم سے کہ بچی کو ایک ڈرائیور لگوا دو۔۔ مگر نہیں اس نے تو اسے نا جانے کیا سمجھ رکھا ہے۔۔ آج آنے دو اسے میں اسکی کلاس لو نگی۔۔اب گرینی بول رہی تھیں۔۔وہ بھی غصے سے اور ایش کے ہونٹوں پر پراسرار سی مسکراہٹ دھوڑ گ ئی--

----

وہ کب سے ہسٹری میوزیم کی سیڑھیوں پر بیٹھی سمعان حیدر کا انتظار کر رہی تھی۔ مگر شاید وہ بھول چکا تھا کہ اسے ایش سے ملنا ہے۔۔

اسکے پٹی سے لپٹے ہاتھ میں درد ہو رہا تھا۔۔ جان بوجھ کر درخت سے گاڑی ٹھوک دینے کا حوصلہ بھی صرف ایش ولیم میں تھا۔۔ لیکن اسکی یہ حرکت کام آگ ئی تھی۔۔ گرینی نے ڈیڈ سے اسے ڈرائیور رکھنے کی پرمیشن دلا دی تھی۔۔

تبھی اسکی نظر سمعان کی ٹیکسی پر پڑی جو اسکی طرف آ رہی تھی۔۔ ایش دور سے ہی اسکی ٹیکسی کو پہچان گ ئی تھی اور پھر ایک دم خوشی سے کھڑی ہوئی تو ہاتھ میں جھٹکا لگنے کے باعث درد سے بلبلا اٹھی۔۔

وہ اپنی گاڑی کو ایک طرف پارک کرتا اسکی طرف بڑھا تھا۔۔اور پھر اسے یو پٹیوں میں جکڑا دیکھ کر حیران رہ گیا۔

میں کب سے انتظار کر رہی تھی۔۔شکر ہے آپ آگ ئے-- تھوڑا جلدی آجاتے تو اچھا تھا۔۔

یہ کیا ہوا۔۔؟؟وہ اسکے ہاتھ کی طرف اشارہ کر کے پوچھ رہا تھا۔۔

وہ ایک چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا صبح۔۔

ایش ولیم۔۔اور اس سے ایکسیڈنٹ۔۔بات ہضم نہیں ہو رہی۔۔

سچ میں ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔۔ یقین نہیں ہو رہا تو بینڈج اتار کر دیکھ لیں۔۔

اووکے۔۔مجھے کوئی ضرورت نہیں چیک کرنے کی۔۔جلدی بولو جو کہنا تھا مجھے ایک ضروری کام سے جانا تھا۔۔

کل سے آپ اپنی ٹیکسی ڈرائیو نہیں کریں گے۔۔ایش نے جیسے آڈر دیا اور پھر سمعان ک ابرو اچکا کر دیکھنے پر گڑ بڑا گ ئی۔

میرا مطلب رات کو چلا سکتے ہیں۔۔دن میں تو آپ میری گاڑی ڈرائیو کریں گے نا۔۔

ہمم۔۔۔وہ کچھ سوچتا آگے بڑھا۔۔

رکیں۔۔ کہاں جارہے ہیں آپ۔۔ایش اسکے پیچھے لپکی۔۔ جانے وہ ہمیشہ اتنی جلدی میں کیوں ہوتا تھا۔۔

تمہیں گھر چھوڑنے جارہاہوں۔۔ جلدی گاڑی میں بیٹھو۔۔اور پلیز بولنامت۔۔خاموش رہنا۔۔

ہنہہ۔۔۔ مجھ سے چپ نہیں بیٹھا جاتا۔۔

توٹھیک ہے پھر جاؤ کسی بس میں۔۔وہ صاف انکار کرتا گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔۔

نن۔۔ نہیں۔۔۔آپکے ساتھ ہی جاؤں گی-- وہ فٹافٹ گاڑی کادروازہ کھول کراندر بیٹھ گئی--

اور سمعان نے اسکی اس حرکت پر اسے گھورا۔۔

اب کیا ہوا۔۔ایش نے روہانسی ہو کر پوچھا۔

پیچھے جا کر بیٹھو۔۔میں تمہارا ڈرائیور ہوں۔۔اور کبھی آگے بیٹھنے کی حرکت مت کرنا۔۔وہ غصے سے بول رہا تھا۔۔

اوکے۔۔ایش منہ بناتی پیچھے جا کر بیٹھ گ ئی-- وہ کچھ کہنے والی تھی پھر کچھ یاد آنے پر خاموش ہو گ ئی-- اور سمعان حیدر پوری توجہ سے گاڑی چلا رہا تھا۔۔

اگلی صبح وہ آٹھ بجے یونیورسٹی پہنچ گئی تھی۔۔اور سٹوڈنٹس کے ہجوم کو دیکھ کر وہ حیران رہ گئی۔۔

اتنے سارے سٹوڈنٹس۔۔؟؟ مجھے لگا بس ہم چار لوگ جائیں گے۔۔ میں، تم، واصے اور بیلا۔۔ حرم نے عرش کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

نہیں تقریباً بیس سٹوڈنٹس کا ٹور ہے۔۔ عرش نے جواب دیا۔

تبھی ایک طرف سے اسے زی اور یم آتے دکھائی دیے۔۔ جبکہ شالے جمی اور ڈیرک وہاں پہلے ہی موجود تھے۔۔ حرم نے ریم کو دیکھ کر اپنے چہرے کا رخ دوسری طرف کر لیا۔۔

پروفیسر جوزف کی کلاس میں ہوئی بحث کے بعد سے حرم ریم سے کترا رہی تھی۔۔ عجیب سی چڑ ہو رہی تھی اسے اس شخص کو دیکھ کر۔۔ وہ دوبارہ پروفیسر جوزف کی کلاس میں بھی نہیں گئی۔۔

ہائے لٹل لیڈی ۔۔اسکے عین پیچھے رون کھڑا تھا اپنے لمبے بال اپنے چہرے کے آگے ڈال رکھے تھے ۔۔ جس سے وہ بھیانک بلا لگا رہا تھا ۔۔

حرم نے جیسے ہی چہرہ اسطرف کیا وہ اپنے سامنے ایک خوفناک چہرہ دیکھ کر ڈر گ ئی-- اور اسکی چیخ نکل گ ئی-- سارے سٹوڈنٹس نے چونک کر اسے دیکھا۔

جبکہ رون کا قہقہہ بلند ہوا ۔۔

تو لٹل لیڈی کو جن بھوتوں سے ڈر لگتا ہے ۔۔وہ ہنس رہا تھا۔

دفع ہو جاؤ رون ۔۔ڈر کی وجہ سے حرم کے دل کی دھڑکن تیز ہو گ ئی تھی۔

دفع نہیں ہو سکتا لٹل لیڈی۔۔وہ خباثت سے مسکرایا۔۔

ویسے سنا ہے میرے جانی دشمن سے تم نے بھی دشمنی مول لے لی ہے۔۔رون نے ریم کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

ہنہہ۔۔میں کیوں دشمن بنانے لگی۔۔اور ویسے بھی ایسے لوگوں سے میں دشمنی نہیں رکھتی۔۔ میں دشمن اور دوست دونوں اپنے جیسے بناتی ہوں۔۔

اووو کول۔۔نائس۔۔تو رون دی ڈون کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔۔رون نے ایک آنکھ دبا کر پوچھا۔۔

تمہیں جہنم میں بیجھنے کا خیال ہے میرا۔۔۔ حرم نے غصے سے کہا۔۔

افففف۔۔ہاہاہا۔۔رون کا چھٹ پھاڑ قہقہہ بلند ہوا۔

ویسے تو ہم ابھی میوزیم جا رہے ہیں۔۔ جہنم کی بھی سیر کرنے کو تیار ہو میں۔۔ لیکن لٹل لیڈی تمہیں میں ساتھ لے کر جاؤں گا۔ وہ اسکے سر پر تھپڑ مارتا آگے بڑھ گیا۔۔

جبکہ ریم حیران تھا حرم کے اسے دیکھ کر یوں منہ موڑ لینے پر۔۔اسے کچھ عجیب سا محسوس ہوا تھا۔۔شاید اسے برا محسوس ہو رہا تھا۔آج تک کسی لڑکی نے تو کیا کسی لڑکے نے بھی یوں نا کیا ہو گا اسکے ساتھ۔۔

تقریباً دس بجے وہ لوگ یونیورسٹی سے نکلے تھے۔۔ پورے دو گھنٹے انہوں نے یونی میں مستیاں کی تھیں۔۔ حرم تو کچھ سٹوڈنٹس کا بریک ڈانس اور نئے نئے کرتب دیکھ کر حیران رہ گئی تھی۔۔ اب وہ لوگ بس میں بیٹھے تھے اور سٹوڈنٹس نے اچھی خاصی محفل لگائی ہوئی تھی۔۔

فرہاد ایک گھر کے سامنے کھڑا تھا۔۔ اس گھر کے سامنے جس کا پتا وہ پروفیسر جوزف سے لے کر آیا تھا۔۔ حرم گھر نہیں تھی۔۔ تو آج وہ یہ کام نمٹانے والا تھا۔

گھر کا مین گیٹ کھلا تھا وہ اندر داخل ہونے کے بعد لان سے گزر کر گھر کے اندر داخل ہونے والے دروازے کے پاس آیا لیکن وہ لاکڈ تھا۔

وہ اب گھوم اب گھر کے پچھلے حصے میں آیا۔۔ آس پاس کے گھروں میں نظر دوڑائی مگر اسے کوئی نظر نہیں آیا۔۔ پھر وہ اوپر ایک ونڈو کا جائی زہ لے رہا تھا جو تھوڑی سی کھلی تھی۔۔ یعنی اندر داخل ہونے کا راستہ مل گیا تھا۔۔ پھر وہ پائپ کے زریعے اوپر چڑھا اور کھلی ونڈو سے اندر کود گیا۔۔ اور پھر اندر کا منظر دیکھ کر وہ حیران رہ گیا۔۔

جب وہ لوگ وہاں پہنچے تو جس حصے میں میوزیم کی عمارت تھی وہاں جانے کیلی ئے ٹی ورسٹ کی ایک لمبی لائی ن لگی تھی۔۔ اس طرف سے آؤ-- ریم نے سب کو دوسری طرف بلایا جہاں سے وہ اندر داخل ہوئے کی ونکہ انہوں نے پہلے ہی ٹکٹس بک کر لی تھیں۔۔

حرم کے سامنے

Colosseum museum

کی عمارت پورے شان وشوکت سے کھڑی تھی۔۔ 48 میٹر اونچی عمارت۔۔

چلو حرم۔۔ عرش نے اسے پکارہ تو وہ اسکے ساتھ چلتے ہوئے آگے بڑھی۔۔ سارے سٹوڈنٹس بکھر گئے تھے۔۔

وہ میوزیم کو باہر سے دیکھنے کے بعد اندر داخل ہوئے--

پراچین سامراج کا سب سے اتحاز ک اور سب سے بڑا تھیٹر۔۔ بیلا نے انکے پاس آتے ہوئے کہا۔۔ میں نے سکول میں ہسٹری کی بک میں پڑا تھا اسکے بارے میں۔۔

واؤؤؤ کمال ہے یہ۔۔ حرم واقعی اسے دیکھ کر خوشی ہوئی تھی۔۔

میں اسکی AD دوہزار سال پرانا ہے یہ میوزیم سسٹر۔۔ واصے بھی انکے قریب آیا۔۔ سن 72 میں یہ مکمل ہوا۔۔ آٹھ سال لگے تھے اسکو تعمیر ہونے AD بنیاد رکھی گ ئی تھی اور 80 میں۔۔

وہ کیا ہے۔۔ حرم نے ایک گراؤنڈ کی طرف اشارہ کیا جو میوزیم کے بیچ میں بنایا گیا تھا۔۔

وہاں پر گلیڈیٹوریل فائٹ س ہوتی تھیں۔۔

کیا واقعی۔۔؟؟ حرم حیران ہوئی۔

ہاں دوہزار سال پہلے اسے تہوار کے منانے۔۔ گیمز کھیلنے اور گلیڈیٹوریل فائٹ س کیلی ئے بنوایا گیا تھا۔۔

گلیڈی ٹوریل فائٹ س ایسی لڑائی وں کو کہا جاتا یے جس میں پرانے زمانے میں دو غلاموں کو آپس میں لڑوایا جاتا تھا۔۔ یا ایک غلام کو ایک جانور سے لڑوایا جاتا تھا۔۔

یہ جو تم سیڑھیاں دیکھ رہی ہو نا۔۔ یہاں عوام بیٹھ کر تماشہ دیکھا کرتی تھی۔۔ درمیان میں وہ گراؤنڈ بنا تھا جبکہ اسکے چاروں جانب گولائی میں عوام کے بیٹھنے کیلی ۓ سیڑھیاں سی بنائی گئی تھیں۔۔

یہ واقعی ادھ بدھ سا ہے۔۔ زرا امیجن کرو دو ہزار سال پہلے یہاں کیسے عوام بیٹھتی ہو گی۔۔ کیسے بادشاہ بیٹھتے ہو نگے۔۔

وہ وہیں کھڑی تھی جبکہ بیلا واصے اور عرش آگے بڑھ گ ۓ تھے۔۔

کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں مس نور۔۔؟؟اچانک ایک طرف سے ریم اسکے پاس آیا۔۔

حرم اسے دیکھ کر چونکی۔۔اسکے بدلے بدلے لہجے پر اسے حیرت ہوئی--

میں آپ سے کیوں ناراض ہونگی مسٹر رومان شاہ۔۔

وہ ایکچوئی لی آپ نے شالے اور ڈیرک کے بارے میں ایک غلط بات کی تو مجھے غصہ آگیا تھا۔۔وہ شرمندہ سا کھڑا تھا۔۔

میں نے انکے بارے میں بات نہی کی تھی رومان شاہ۔۔میں نے آپکے مغرب کے بارے میں کہا تھا۔۔کونکہ پہلے آپ نے میرے مشرق کو غلط کہا تھا اس لی ئے--

اوکے سوری۔۔وہ آہستہ سے بولا۔۔جبکہ حرم کو یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ واقعی سوری کررہا ہے یا یہ اسکی کوئی چال ہے۔۔

اٹس اوکے۔۔۔حرم بھی نرم لہجے میں کہتی آگے بڑھ گئی۔

اور وہ وہی کھڑا رہ گیا تھا۔۔جانے وہ اتنی عجیب کیوں ہے۔۔وہ عام لڑکیوں کی طرح مجھ سے بی ہیو کیوں نہیں کرتی۔۔؟؟وہ سوچ رہا تھا۔۔

جبکہ دور کھڑی زی کی نظریں اس پر جمی تھی۔۔کتنی تکلیف تھی ان نظروں میں یہ دیکھ کر کہ ریم حرم کے پاس گیا۔۔کیوں گیا۔۔آخر کیوں۔۔ریم تم سمجھتے کیوں نہیں ہو آخر۔۔؟؟کیوں تم حرم کو اتنی ویلیو دے رہے ہو۔۔؟؟اسے عام لڑکیوں کی طرح ٹریٹ کرو۔۔جنکا نام تک بھی تمہیں یاد نہیں رہتا۔۔

لیکن کیوں حرم کا نام تمہارے زہن سے نہیں نکلتا۔۔؟؟اس اداس سی عمارت نے اسے بھی اداس کر دیا تھا۔۔

جبکہ ریم کو اس پر اسرار سی عمارت کی طرح حرم بھی پر اسرار سی لگتی تھی۔۔ گہری پر اسرار جھیل کی طرح۔۔۔ جہاں انسان ایک بار ڈوبے تو ابھر ہی نا سکے پوری زندگی۔۔

❤❤❤❤❤❤

فرہاد جیسے ہی کمرے کے اندر کو داوہ اندر کا منظر دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔۔ سامنے دیوار پر بڑی سی زیبا مما کی تصویر لگی تھی۔۔ اور انکے ساتھ کھڑا شخص۔۔ ہاں وہ عالم شاہ تھا۔۔ جن سے انہوں نے لو میرج کی تھی۔۔ اور دونوں کے ہاتھوں میں درمیان میں ایک چھوٹا سا ایک سالہ بچہ تھا۔۔ نیلی آنکھوں والا۔۔ جیسی زیبا بیگم کی آنکھیں تھیں۔۔ بالکل ویسی آنکھیں۔۔

لیکن فرہاد جس بات پر چونکا وہ یہ تھی تصویر پر کچھ مار کر اسے توڑا گیا تھا۔۔ کانچ بکھرا پڑا تھا۔۔ فرہاد اب کمرے کا جائزہ لے رہا تھا۔۔ کمرے کی ہر چیز پر مٹی کی ڈھیرو تہیں جمی تھیں۔۔ لیکن اس تصویر پر ہر چیز کے برعکس تھوڑی کم گرد کی تہہ تھی۔۔

اسکا مطلب یہ کچھ ماہ پہلے توڑی گ ئی ہے۔۔ وہ مٹی کو تہہ کو انگلیوں سے صاف کرتے ہوئے بولا۔

لیکن کون توڑے گا اسے۔۔؟؟ کیونکہ پروفیسر جوزف کے مطابق یہ دونوں باپ بیٹا ایک ایکسیڈنٹ میں مر چکے ہیں۔۔ وہ بھی دس سال پہلے۔۔ مطلب میرا اندازہ سہی تھا۔۔ پروفیسر نے کچھ چھپایا ہے مجھ سے۔۔ ابھی وہ یہ سب سوچ رہا تھا کہ اچانک کمرے کے اندر بنا ایک اور دروازہ کھلا۔۔ اور اس میں سے ایک ادھیڑ عمر عورت باہر نکلی۔۔

فرہاد کو دیکھ کر وہ چونکی۔۔ خوف کا سایا اسکے چہرے پر لہرایا۔۔۔

کک۔۔۔کون۔ہو تم۔۔؟؟وہ ہکلائی۔

حیران تو فرہاد بھی ہوا تھا کیونکہ وہ گھر میں کسی کی موجودگی کی توقع نہیں کر رہا تھا۔۔

چچ۔۔چور۔۔میں پولیس کو کال کرتی ہوں۔۔وہ فرہاد کو چور سمجھ رہی تھی۔۔اور فٹافٹ اپنے فون سے نمبر ڈائل کرنے لگی۔۔

رکیں۔۔کیا میں آپ کو حلیے سے چور لگتا ہوں۔۔؟؟فرہاد نے اسے گہری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔ وہ سامنے کھڑی عورت کو پہچان چکا تھا۔۔ آغا جی نے انکی تصویر دکھائی دی۔۔ زیبا مما انہیں آنی بلایا کرتی تھیں۔۔

وہ فرہاد کی بات سن کر چونکی۔۔فرہاد چلتا ہوا اسکے قریب گیا۔۔

Secret Police officer.. S.P sayed Saman Haider..from anti_Narcotics department...

فرہاد نے پاکٹ سے آئی ڈی کارڈ نکال کر آنی کے سامنے کیا۔۔ کارڈ اور سامنے کھڑے شخص کی ایک شکل ایک ہی تھی۔۔ وہ حیران رہ گئی۔۔

____

ویسے کتنا مزہ آتا نا اگر ہم دو ہزار سال پہلے پیدا ہوئے ہوتے۔۔ یہاں بیٹھ کر لڑائیاں تو دیکھ سکتے تھے نا۔۔ حرم نے سلیفی لیتی عرش سے کہا۔۔

اووو حرم۔۔چپ کرو۔۔اور سمائل کرو پاگل ہم پکس بنا رہے ہیں۔۔

ہاہااوکے۔۔حرم اسکی بات پر مسکرائی۔۔

ہے بڈی کیسے ہو۔۔کسی نے رون کی پونی کو کھینچ کر پوچھا جو اسنے لمبے بالوں میں پہنی ہوئی تھی۔۔ البتہ کچھ چھوٹے بال اب بھی چہرے پر بکھرے تھے۔۔

وہ جھٹکے سے مڑا تو اپنے سامنے انگلش ڈیپارٹمنٹ کے مائیکل کو دیکھ کر وہ غصے سے لال پیلا ہو گیا۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔؟؟

وہی جو تم کر رہے ہو۔۔مائیکل نے مسکرا کر کہا۔۔

مائیکل اور رونل عرف رون کی اصلی والی دشمنی تھی۔۔ ہوا کچھ یوں تھا کہ ایک دن مائیکل اپنے ڈیپارٹمنٹ میں اپنی جی ایف ایملی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑا تھا۔ اور رون ہمیشہ کی طرح اپنی عادت سے مجبور۔۔ دو لورز کو برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔ مائیکل اور ایملی جو ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے کھڑے تھا۔۔ رون فل اسپیڈ سے بھاگتا ہوا آیا اور دونوں کے درمیان سے گزر گیا۔ مائیکل اور ایملی ایک جھٹکے سے الگ ہوئے تھے۔۔ مائیکل جو سکس پیک کا ہامل تھا۔۔ اس نے گرا کر رون کو دیکھا۔۔ رون مسکرا کر آگے بڑھ گیا یہ کہہ کر اسے نظر نہیں آیا۔۔ بس پھر کیا مائیکل اسکے پیچھے بھاگا اور کچھ دیر بعد وہ دونوں گتھم گتھا ہوئے گراؤنڈ میں پڑے تھے جیسے کشتی لڑ رہے ہوں۔۔ تب سے دونوں ایک دوسرے کو برداشت نہیں کرتے تھے۔۔

تمہیں لڑائی دیکھنی تھی نالو دیکھ لو۔۔ دو سانڈ میدان میں ہیں۔۔ عرش نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

رون اور مائیکل اکھاڑے میں کھڑے تھے۔۔ اور ایک دوسرے کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہے تھے۔۔ قریب تھا کہ وہ دونوں وہاں لڑنا شروع کر دیتے وہاں رومان آگیا۔۔ اور وہ زبردستی رون کو پکڑ کر وہاں سے لے گیا۔۔

شکر ہے ورنہ مجھے لگ رہا تھا کہ یہاں جنگ چھڑنے والی ہے۔۔ حرم نے شکر کیا۔۔

چلو اب وہ لوگ بلا رہے ہیں۔۔ رومن فورم جانے لگیں ہیں۔۔ عرش نے زی کو دیکھتے ہوئے کہا جو سب کو واپس آنے کا اشارہ کر رہی تھی۔۔

اگلے دن مسز ولیم نے سمعان کا انٹرویو لینے کے بعد بے دلی سے اسے ایش کے ڈرائیور کے طور پر اپائنٹ کر لیا۔۔ جبکہ ایش کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔۔

وہ ساتھ ہی پیلس سے باہر آئی--

میری میوزک کلاس ہے--میں تیار ہو کر آتی ہوں--پھر چلتے ہیں--وہ اسے کہتے ہوئے آگے بڑھی--

یہ ٹوٹے ہاتھ کے ساتھ وہاں جاؤ گی--؟؟ وہ پوچھ رہا تھا--

کیا کہا آپ نے--ٹوٹا ہاتھ--اف توبہ--کچھ اور نہیں کہہ سکتے تھے آپ--ایش جھر جھری سی لے کر رہ گئی کیونکہ اسکی نگاہوں میں کل والا ایکسیڈنٹ کا واقعہ گھوم گیا تھا--

ظاہر سی بات ہے کوئی میوزک انسٹرومینٹ تو تم بجا نہیں سکو گی۔۔
پھر۔۔؟؟

دیکھ تو سکتی ہوں نا مسٹر حیدر۔۔اتنا ہی کافی ہے۔۔پانچ منٹ میں آتی ہوں۔۔

اور سمعان حیدر اسکے یوں منہ پھلا کر جانے پر مسکرا دیا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا چاہتے ہو تم مجھ سے۔۔؟؟آنی نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔۔ وہ کسی پولیس والے کو اپنے سامنے دیکھ کر ڈر گئی تھی۔۔

مجھے انفارمیشن ملی ہے کہ اس گھر سے ڈر گز سپلائے ہوتی ہیں۔۔وہ کارڈ پاکٹ میں رکھتے ہوئے اطمینان نے بولا۔۔

نو آفیسر۔۔ تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔

اوکے میں ابھی چیک کر لیتا ہوں۔۔ یہ سچ ہے یا کوئی غلط فہمی۔۔

وہ کہتے ہوئے کمرے کا ایک بار پھر جائزہ لینے لگا۔

یہ کون ہے۔۔؟؟وہ تصویر کی طرف اشارہ کر کے پوچھ رہا تھا۔۔

یہ میرا بیٹا ہے عالم شاہ۔۔آنی نے جواب دیا۔۔

اور یہ عورت۔۔۔؟؟

یہ وائف تھی عالم کی۔۔

کیا یہ آپکا سگا بیٹا ہے۔۔؟؟ فرہاد نے پوچھا۔۔

نہیں۔۔میں نے بیٹوں کی طرح پالا تھا اسے۔۔

اب کہاں ہے۔۔؟؟

دس سال پہلے ایکسیڈنٹ میں مر گیا۔۔

ہمممم اور یہ انکی وائف کہاں ہے۔۔ اور یہ گھر اتنا ویران کیوں ہے۔۔ ایسے خالی پڑے گھر ڈرگز کی سپلائی کیلیئے آسانی سے استعمال کیئے جا سکتے ہیں۔۔

یہ چھوڑ کر چلی گئی تھی میرے بیٹے کو۔۔۔ کسی اور کی خاطر۔۔ آنی کے لہجے میں زہر بھرا تھا۔۔جبکہ فرہاد نے بڑی مشکل سے اپنا غصہ کنٹرول کیا۔۔

ہممم۔۔اور یہ بچہ۔۔؟؟

یہ ریم ہے۔۔میرا پوتا۔۔

کیا کرتا ہے یہ۔۔؟؟

پڑھتا ہے۔۔آنی نے بتایا۔۔

اچھا۔۔تو یہ جھوٹ بولا تھا پروفیسر نے مجھ سے کہ مما کا بیٹا مر چکا ہے۔۔

اوکے۔۔مجھے دوسرے کمروں کی بھی چیکنگ کرنی ہے۔۔وہ کہتا ہوا کمرے سے باہر نکلا۔۔

سارا دن گھومنے اور لنچ کرنے کے بعد اب وہ لوگ ٹریوی فاؤنٹین کی طرف جا رہے تھے۔۔ حرم ایکسائٹڈ تھی۔۔ کیونکہ وہ پہلے اسے دیکھ چکی تھی۔۔ اور آج پھر دیکھنے جا رہی تھی۔۔ اور وہ تھی ہی اتنی طلسماتی جگہ کے جو بار بار اسے دیکھنے کو دل کرتا تھا۔۔ پہلے وہ رات

کو وہاں آئی تھی۔۔ اور آج شام کو۔۔ فرق یہ تھا کہ پہلے فرہاد اسکے ساتھ تھا جبکہ آج وہ اپنے فرینڈز کے ساتھ تھی۔۔

ٹریوی فاؤنٹین پر اس دن کے مقابلے آج زیادہ لوگوں کا ہجوم تھا کیونکہ اس دن کے مقابلے آج ٹھنڈ بھی تھوڑی کم تھی اور ابھی رات بھی نہیں ہوئی تھی۔۔

کہتے ہیں اگر اس فاؤنٹین میں سکہ ڈالو تو وہ شخص واپس روم ضرور آتا ہے۔۔ میں چلا سکہ ڈالنے سسٹر۔۔ میں واپس آنا چاہوں گا جب سٹڈی کمپلیٹ ہونے کے بعد یہاں سے چلا جاؤں گا۔۔ واصے کہہ کر فاؤنٹین کی طرف چلا گیا۔۔

میں بھی۔۔ بیلا بھی آگے ہوئی۔۔

اور میں بھی۔۔ عرش بھی کہتی ہوئے فاؤنٹین کی طرف بڑھی۔۔کچھ ہی عرصے میں سب کو روم سے بے پناہ پیار ہو گیا تھا۔۔

میں تو دو سالوں کیلئے ابھی یہاں پر ہی ہوں۔۔ اور کیا پتا اسکے بعد بھی۔۔ حرم نے مسکراتے ہوئے اپنے آپ سے کہا۔

اور موبائل نکالنے کے بعد ویڈیو بنانے لگی۔۔ وہ ویڈیو بنا رہی تھی جب اچانک اسکو پیچھے سے ایک لڑکی نے پکارہ۔۔

ایکسیوز می۔۔۔

حرم نے پلٹ کر دیکھا۔۔

تھینک گاڈ۔۔آپ وہی ہیں ناجو مجھے پچھلی بار اسی فاؤنٹین پر ملی تھیں۔۔ آپکے ہزبنڈ نظر نہیں آرہے۔۔؟؟

حرم نے گڑبڑا کر چاروں طرف دیکھا کہ کسی نے سنا تو نہیں۔۔وہ وہی لڑکی جو حرم کو ملی تھی پچھلی بار جس نے پورٹریٹ بنانے کا پوچھا تھا۔۔۔

آپ لوگوں نے مجھے سیچر ڈے کا ٹائم دیا تھا۔میں ہر سیچر ڈے یہاں آپ لوگوں کا ویٹ کرتی ہوں۔۔وہ لڑکی بات رہی تھی۔۔

جبکہ حرم کو واقعی افسوس ہوا۔وہ تو اس واقعے کو بھول بھی چکی تھی۔

سوری۔۔ ہمیں یاد نہیں رہا۔۔ حرم نے معزرت کی۔۔

اٹس اوکے۔۔۔ایکچوئلی مجھے آپ سے بہت اہم بات کرنی تھی۔۔آپ اس فاؤنٹین پر کتنی بار آ چکی ہیں۔۔؟؟ وہ پوچھ رہی تھی۔۔

آج سیکنڈ ٹائم آئی ہوں۔۔ کیوں کیا ہوا۔

Unbelievable..

لڑکی نے کہا اور حرم نے چونک کر اسے دیکھا۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔؟؟

کیا نہیں ہو سکتا۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔۔

اس رات جب میں نے آپکو یہاں دیکھا تو مجھے حیرت ہوئی تھی۔۔ مجھے لگا تھا کہ میں نے آپکو پہلے بھی کہیں دیکھا ہے۔۔ انفیکٹ مجھے یاد آیا تھا کہ میں نے پہلے بھی آپکا پورٹریٹ بنایا تھا۔۔

کیا واقعی۔۔ حرم کو اسکی بات سن کر ہنسی آگئی۔۔

یہ مزاق نہیں ہے۔۔ تین سال قبل میں نے پورٹریٹ بنایا تھا آپکا۔۔ آپکے ساتھ کوئی اور بھی تھا۔۔ آپ نے ویسے ہی وائٹ ڈریس پہن رکھی تھی۔۔ لیکن وہ تھوڑی شورٹ تھی۔۔

مزاق اچھا ہے ڈئیر۔۔ حرم ہنستے ہوئے آگے بڑھی۔۔

سیریسلی میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔ میں نے گھر جا کر اپنے اسٹوڈیو سے وہ پورٹریٹ ڈھونڈا تھا۔۔ اور وہ مجھے مل بھی گیا۔۔ یقین نہیں ہوتا تو خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔۔

حرم ایک دم رکی۔۔اور پلٹ کر اسے دیکھا وہ لڑکی اب ایک پورٹریٹ کے اوپر سے کور اتار رہی تھی۔۔

میں نے کہا تھا نا آفیسر کہ کوئی غلط فہمی ہوئی ہے آپکو۔۔ آنی نے اسکے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔

ہمم۔۔ ٹھیک ہے۔۔ نیکسٹ ٹائم آپ اپنے گھر کا خیال رکھیے گا۔جب آپ یہاں رہتی نہیں ہیں تو اسے اچھی طرح سے بند کر دیں۔۔اور ڈسٹرب کرنے کیلیئے معزرت۔۔ اب میں چلتا ہوں۔۔

اوکے تھینکس آفیسر۔۔آنی نے کہا۔۔ شکر ہے رومان یہاں نہیں ہے۔۔اسے پتا چل جاتا تو ہنگامہ ہو جاتا۔۔آنی سوچ رہی تھی۔۔

جبکہ کچھ دیر بعد فرہاد اپنی گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔۔

اسکے لبوں پر پراسرار سی مسکراہٹ تھی۔۔جس کام کیلیۓ وہ آیا تھا اس گھر میں وہ پورا ہو چکا تھا۔۔

وہ اب اپنے کان کے پیچھے ہاتھ پھیر رہا تھا اور پھر ایک جھٹکے سے اس نے ماسک اپنے چہرے سے اتار دیا۔۔

تھینکس سمعان حیدر۔۔اور فرہاد کا اصلی چہرہ نکل آیا۔۔وہ آئی ڈی کارڈ کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔ آج تم نے مجھے بچا لیا۔۔

پندرہ منٹس بعد آنی اس گھر سے نکلی تھیں۔۔اور پھر وہ اپنی گاڑی میں بیٹھ گ ئی۔ جو ڈرائیور فراٹے بھرتا لے گیا۔۔

فرہاد نے احتیاط کے ساتھ آنی کا پیچھا کیا۔۔اور پھر وہ انکے اصل گھر کا پتا ڈھونڈ چکا تھا۔۔

لڑکی نے اپنے ہی پورٹریٹ کو دیکھ کر حیران رہ گ ئی۔۔

اووو لگتا ہے میں وہ پورٹریٹ گھر بھول آئی ہوں۔۔اور دوسرا پورٹریٹ اٹھا لائی ہوں اسکی جگہ۔۔ لڑکی نے کہا۔۔

اٹس او کے۔۔ حرم نے کہا۔۔

بلیو می۔۔۔وہ آپ ہی کا پورٹریٹ تھا۔۔ صرف آنکھوں لے کلر کو چھوڑ کر اس پورٹریٹ میں سبز کلر تھا آپکی آنکھوں کا۔۔اور اس پر نام بھی لکھا تھا۔۔ایش۔۔

حرم کے چلتے قدم ایک دم رکے۔۔

کیا۔۔ کیا نام لیا آپ نے ابھی۔۔وہ اب اس لڑکی سے پوچھ رہی تھی۔۔

ایش۔۔

یہ تو وہی نام ہے جو کارڈ پر لکھا ہوتا ہے۔۔اور یہ لڑکی بھی مجھے ایش سمجھ رہی ہے۔۔

میں وہ پورٹریٹ دیکھنا چاہوں گی۔۔

شکر ہے آپ نے یقین تو کیا۔۔آپ جب چاہیں میں آپکو وہ پورٹریٹ دکھا سکتی ہوں۔۔

ہمممم۔۔ حرم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

وہ اب فون پر حرم کی لوکیشن چیک کر رہا تھا۔ٹریسر فاؤنٹین کے آس پاس کی لوکیشن دے رہا تھا۔۔ آج صبح سے اسکی حرم سے بات نہیں ہوئی تھی۔۔ اب اسکا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اس سے بات کرے۔۔

کیا حال ہے حرم۔۔؟؟پہلی بیل پر ہی حرم نے اسکی کال ریسیو کر لی تھی۔

ٹھیک ہوں۔۔وہ مسکرائی--

کیسا گزر رہا ہے آج کا دن۔۔؟؟

بہت اچھا ہادی۔۔لیکن آپکی کمی محسوس ہو رہی ہے۔۔کیونکہ میں اس وقت ٹریوی فاؤنٹین پر ہوں--

جانتا ہوں۔۔وہ ہلکے سے مسکرایا۔۔

ہائیں-- آپ کیسے جانتے ہیں--- ؟؟ حرم حیران ہوئی--

جانتا ہوں تم مجھے مس کر رہی ہو۔۔وہ گڑ بڑا کر بات بدل گیا تھا۔

حرم ٹھیک اسی جگہ بیٹھ گ ئی تھی جہاں اس رات وہ اور فرہاد بیٹھے تھے۔۔ پھر وہ مسکرا کر اس سے باتیں کر رہی تھی۔۔ اور ایک سائیڈ پر کھڑے رومان نے یہ سارا منظر دیکھا تھا۔۔ وہ اسکی مسکراہٹ میں گم سا ہو رہا تھا۔۔

بس کرو ریم۔۔اچانک وہاں عرش ٹپکی۔۔وہ کسی ٹرانس سے باہر نکلا۔۔

عرش کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر وہ اپنی شرمندگی چھپا رہا تھا۔۔

تمہاری فرینڈ میں کچھ خاص ہے نا۔۔؟؟

وہ پوری کی پوری خاص ہے ریم۔۔

ہمم وہ مجھ سے ناراض ہے بہت۔۔ پروفیسر جوزف کی کلاس کو لے کر۔۔ تبھی وہ انکی کلاس بھی اٹینڈ نہیں کرتی۔۔

جانتی ہوں۔۔ مگر یہ اچھا موقع ہے۔۔ تم اسکی ناراضگی ختم کر سکتے ہو۔۔

کیسے۔۔۔؟؟ ریم نے حیرانگی سے پوچھا۔

یہ جگہ حرم کی فیورٹ پلیسز میں سے ایک ہے۔۔ جاؤ اور اس سے بات کرو۔۔ اسکا موڈ بہت اچھا ہے۔۔ عرش نے اسکی مدد کی۔۔

لیکن وہ اس وقت کسی سے بات کر رہی ہے۔۔بہت بزی ہے شاید۔۔

ہاں وہ اسکا کزن ہے۔۔

کونسا کزن۔۔رومان کے کان کھڑے ہوئے--

ہادی نام ہے اسکا۔۔بہت ہی ڈیسنٹ پرسینیلٹی ہے۔۔آئی تھنک حرم اسے بہت پسند کرتی ہے---

کیا واقعی۔۔؟؟اور رومان نے چونک کر اسے دیکھا۔۔

مجھے لگتا ہے۔۔شاید ایسا نا ہو۔۔لیکن وہ حرم کا بیسٹ فرینڈ ہے۔۔

اور رومان کو اس شخص کی قسمت پر رشک آیا تھا جس سے حرم اس وقت ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی۔۔ساری دنیا سے بے نیاز ہو کر۔۔

اچانک تیز ہوا کا جھونکا حرم سے ٹکرایا تھا اور حرم نے اپنی شال مزید اپنے گرد لپیٹی۔۔ سردی بڑھ رہی تھی۔۔

حرم تمہیں ٹھنڈ لگ رہی ہے۔۔؟؟فرہاد نے پوچھا۔۔

آپکو کیسے پتا۔۔؟؟وہ حیران ہوئی--

میرا دل تمہارے ہر احساس کو محسوس کر لیتا ہے پاگل لڑکی۔۔وہ مسکرایا۔۔

اسے ٹھنڈ لگ رہی ہے۔۔۔رومان نے پاس کھڑی عرش سے کہا۔۔

اور عرش نے چونک کر رومان کو دیکھا۔۔

You are in love..Rem..

وہ کہہ رہی تھی۔۔

ہمممم۔۔۔آئی تھنک سو۔۔

صاف نظر آرہا ہے ریم۔۔۔ عرش کی نظروں سے اسکی آنکھوں کی وہ چمک نا چھپ سکی جو حرم کو دیکھ کر آجاتی تھی۔

فرہاد نے کال ڈراپ کر دی تھی۔۔اور حرم کھلے آسمان اور فاؤنٹین میں نیلگوں تیرتے پانی کو دیکھ کر مسکرادی۔۔

دور کھڑے رومان نے اپنے موبائل میں اسکے اس مسکراہٹ بھرے منظر کو قید کیا تھا۔۔

رومان۔۔ یعنی قصہ عشق۔۔داستانِ محبت۔۔

اور

فرہاد۔ یعنی۔۔ سچا عاشق۔۔

رومان ایک داستان عشق لکھ رہا تھا اور فرہاد اسکا سچا عاشق تھا۔۔

دونوں ہی ایک کو چاہ رہے تھے۔۔فرق صرف اتنا تھا کہ ایک دور کھڑا جان گیا تھا کہ اسے ٹھنڈ لگ رہی ہے۔۔اور ایک آنکھوں سے دور ہو کر بھی محسوس کر چکا تھا کہ اسے ٹھنڈ لگ رہی ہے۔۔اور کیوں نا کرتا وہ سچا عاشق جو تھا۔۔

اب دیکھنا یہ تھا کہ اسے کس کی قسمت میں لکھا گیا تھا ہمیشہ کیلیٔے--- روما کے رومان کی یا راہنماؤں کی دنیا کے ہادی کی--

----

اب تم خوش ہو نا حور عین۔۔؟؟اسد نے پوچھا۔۔

جی۔۔بہت خوش ہوں۔۔ یونیورسٹی کی الگ سی دنیا ہے۔۔اتنی جلدی سب مجھے جاننے لگیں ہیں۔۔حور عین نے مسکرا کر کہا۔۔اور واقعی صرف ایک ہفتے میں اسکا پورا ڈیپارٹمنٹ اسے جاننے

لگا تھا۔۔ وجہ اسکی زہانت اور حاضر جوابی تھی۔۔ جبکہ لڑکوں میں وہ اسکی کیوٹ نیس کی وجہ مشہور ہو گ ئی تھی۔۔

اچھا جی۔۔ زرا بچ کر رہنا۔۔ لڑکوں سے۔۔

ہاہاہا۔۔ آپ فکر نا کریں۔۔ میں آپکی ہو چکی ہوں۔۔

ابھی کہاں یار۔۔ ابھی تو ٹائم پڑا ہے۔۔ جانے کب آئے گا وہ ٹائم۔۔

جلد آئے گا ان شاء اللہ۔۔ حورعین نے صدق دل سے کہا تھا۔۔ لیکن چاہتا تبھی نا۔۔ اللہ ﷻ

اچھا سنو۔۔ثانی آپی کا دیور شرجیل وہاں پڑھتا ہے۔میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ وہ تمہارا خیال رکھے۔

اووہو۔۔تو جاسوس چھوڑے جارہے ہیں میرے پیچھے۔۔

ارے نہیں پاگل۔۔ کبھی ضرورت پڑ ہی جاتی ہے انسان کی۔۔

تھینک یو اسد۔۔آپ بہت اچھے ہیں۔۔

ہاہاہا۔۔اٹس اوکے۔۔اسد کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔۔

آپکو پتا ہے سسٹر یہاں دو ہزار سال پہلے ایکواڈیک ہوا کرتا تھا۔۔ پورے روما کو یہاں سے پانی فراہم ہوتا تھا۔۔ واصے نے اسکے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔

یہ جو پیچھے بلڈنگ نظر آرہی ہے یہ اٹھارویں صدی میں بنائی گئی ہے۔۔ بعد میں اسے فاؤنٹین میں بدل دیا گیا۔۔

یہاں کی ہر چیز میں ایک اتحاز چھپا ہے۔۔ حرم نے مسکرا کر کہا۔۔

یہ تو ہے۔۔ واصے بھی مسکرا دیا۔۔

پورے پندرہ منٹ بعد ایش نیچے آئی تھی۔۔ جب وہ باہر آئی تو سمعان کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔ موسم خراب ہو رہا تھا۔۔ بارش کسی بھی وقت آ سکتی تھی۔۔ ٹھنڈی ہواؤں کی وجہ سے سردی ایک دم بڑھ گئی۔

وہ بلیک جینز،لائیٹ پنک شرٹ اور اس پر گھٹنوں تک آتے مینگو کلر کے کوٹ میں پوری طرح ڈھکی ہوئی تھی۔۔ کھلے بال شانو پر بکھرے تھے۔۔ ایک کندھے پر بیگ لٹکا تھا۔۔ جیسے ہی وہ گیٹ سے باہرنکلی اسکا شوز پھسلا اور وہ نیچے گر گئی۔بازو میں جھٹکا لگنے کی وجہ سے ایش کی چینخ نکل گئی۔

سمعان جلدی سے اسکی طرف بڑھا۔اور اسے کندھوں سے پکڑ کر اٹھایا۔۔

دیکھ کر نہیں چل سکتی کیا۔۔

سوری۔۔مجھے پتا نہیں چلا۔۔ شاید یہاں سے برف پگلی ہے پانی تھا۔۔ شوز پھسل گیا۔۔

ہمم۔۔۔گاڑی میں بیٹھو جلدی۔۔ بارش شروع ہونے والی ہے۔۔اور کیا تم آج میوزک کلاس سے چھٹی نہیں کر سکتی۔۔

نہیں۔۔ایش نے ایک لفظی جواب دیا۔۔

اوکے۔۔سمعان نے اسکے بیٹھنے کے بعد گاڑی آگے بڑھادی۔۔

وہ لوگ واپس جانے کیلی ئے تیار تھے۔۔وجہ بڑھتی ہوئی سردی تھی۔۔ حرم سب سے آخر میں بس میں آئی تھی۔۔وہ فرہاد کو فون کرنے گ ئی تھی کہ جلد ہی وہ اسے لینے یونیورسٹی پہنچ جائے-- لیکن جب وہ گاڑی میں پہنچی تب تک ساری سیٹس فل ہو چکی تھیں۔۔ صرف ایک خالی تھی وہ بھی ریم کے پاس۔۔

میں کہاں بیٹھوں۔۔وہ روہانسی ہوئی-- سارے تھکن کی وجہ سے آنکھیں موندے سیٹ سے ٹیک لگائے لیٹے تھے۔کوئی بھی اٹھنے کو تیار نہیں تھا۔۔

آپ یہاں بیٹھ سکتی ہیں۔۔ریم نے حرم سے کہا۔

اور وہ کچھ سوچتے ہوئے سیٹ کی طرف بڑھی۔مجھے اس سائیڈ پ ر بیٹھنا ہے۔۔ حرم نے ونڈو کی طرف اشارہ کیا۔۔

اوکے۔۔وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا اور اسے گزرنے کا راستہ دیا۔حرم نے بیٹھنے کے بعد اپنا بیگ اپنے اور ریم کے درمیان میں رکھ دیا۔اور ریم اسکی اس حرکت پر مسکرا دیا۔

وہ اب ونڈو کے شیشے سے باہر جھانک رہی تھی۔۔ عرش نے مسکرا کر ریم کی طرف دیکھا اور اسے اشارہ کیا کہ وہ بات شروع کرے۔۔

کیا آپ ابھی تک مجھ سے ناراض ہیں۔۔؟؟ ریم نے پوچھا۔

نہیں تو۔۔ حرم نے جواب دیا۔

اووو تھینکس۔۔ مجھے لگا شاید۔

مسٹر رومان شاہ۔۔ لگنے اور ہونے میں بہت فرق ہوتا ہے۔۔ ضروری نہیں جو آپکو لگے وہی سچ ہو۔۔ وہ اسکی بات کاٹ چکی تھی۔۔

یو آر رائٹ۔۔ ریم مسکرایا۔۔

اور حرم نے کانوں میں ہینڈ فری لگانے کے بعد موبائل میں کوئی ویڈیو سٹارٹ کردی تھی ۔۔ صاف ظاہر تھا کہ وہ مزید کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔۔اور بلا کہ بولڈ رومان شاہ کو اس سے بات کرنے سے پہلے ہزار بار سوچنا پڑتا تھا۔۔ جانے کیسا حصار کھینچ رکھا تھا حرم نے اپنے گرد۔۔ کوئی اس حصار کو توڑ نہیں پا رہا تھا۔۔

میں شام چار بجے کے بعد تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتا۔۔ میں یہ ڈیوٹی صرف چار تک کر سکتا ہوں۔۔ سمعان نے ایش سے کہا۔

پر کیوں۔۔؟؟ وہ چونکی۔

کیونکہ چار بجے کے بعد مجھے بہت ضروری کام ہوتا ہے مس ایش ولیم۔۔

لیکن۔۔ایش کچھ کہنا چاہتی تھی۔۔

اگر تمہیں منظور ہے تو ٹھیک۔۔ نہیں تو میں یہ جاب چھوڑنے کو تیار ہوں۔۔

نن۔۔ نہیں۔۔مجھے منظور ہے۔۔ایش نے فورا کہا۔۔وہ بس اسے اپنے سامنے دیکھنا چاہتی تھی۔۔ چلو ایک گھنٹہ کم سہی۔۔

ایسا لگتا تھا کہ ایش نے سمعان کو نہیں بلکہ سمعان حیدر نے ایش ولیم کو جاب پر رکھا تھا۔۔وہ اسکا باس تھا اور ایش اسکی ہر بات ماننے پر مجبور۔۔

تواب میں تمہیں گھر چھوڑ دوں۔۔ کیونکہ چار تو بجنے والے ہیں۔۔ پھر مجھے جانا ہو گا۔۔

نہیں میں خود چلی جاؤں گی-- مجھے ابھی کچھ کام ہے۔۔

کیا کام ہے تمہیں۔۔ تمہاری باکسنگ کلاسز تو رات کو ہیں نا۔۔؟؟ وہ اسکی پوری روٹین سے واقف ہو چکا تھا کب وہ کہاں جاتی ہے کیا کرتی ہے۔۔ کس سے ملتی ہے۔۔ اسکے فرینڈز ہر ایک سے۔۔

میری مرضی مسٹر سمعان میں جہاں مرضی جاؤں-- آپکی ڈیوٹی ختم ہو چکی ہے۔۔ آپ جا سکتے ہیں۔۔ ایش کو بھی شاید غصہ آ چکا تھا اور اس میں رائل پرنسز کی روح جاگ اٹھی تھی۔ جس میں انتہا کا غرور تھا۔

سمعان کو حیرانگی ہوئی-- لیکن وہ کندھے اچکاتا گاڑی سٹارٹ کر کے یہ جا وہ جا-- جبکہ ایش وہیں کھڑی رہ گ ئی تھی-- کون بتاتا سمعان حیدر کو کہ اسکے لہجے اسکے رویے سے رائی ل پرنسز ایش ولیم کو کتنی تکلیف ہوتی ہے--؟؟ لیکن شاید کوئی بھی بتانے والا نہیں تھا۔

اگلے دن یونیورسٹی میں حرم پری ئیر روم میں نماز پڑھ رہی تھی-- وہ چار فرض کی نیت باندھ چکی تھی۔ جب اچانک یونیورسٹی میں ایک دل دہلا دینے والا دھماکہ ہوا۔ حرم کا نازک سا دل کانپ کر رہ گیا تھا۔ موسم خراب تھا بادل بار بار گرج رہے تھے-- لیکن یہ آواز کسی بادل کے گرجنے کی نہیں تھی--اچانک ہر طرف سے شور اٹھا تھا سٹوڈنٹس کے بھاگنے کی آوازیں--اسے محسوس ہو رہا تھا لیکن وہ نیت نہیں توڑنا چاہتی تھی--

اچانک ایک زوردار دھماکہ ہوا اور شاید یونیورسٹی کی کوئی بلڑنگ گر گ ئی تھی-- حرم جو رکوع سے اٹھی تھی اتنے زوردار دھماکے پر اسکی چینخ نکل گ ئی جو اس نے منہ پر ہاتھ رکھ کر

روکی۔۔وہ سجدے میں چلی گ ئی-- ایک لمبا سجدہ کیا۔۔آنسو اسکے گالوں پر لڑک رہے تھے۔اور وہاں سے گزرتے رومان نے وہ سارا منظر دیکھا تھا۔۔وہ ابھی وہاں آیا تھا۔۔باہر ایک سٹوڈنٹس کی لمبی لائ ن لگی تھی۔۔

پولیس کی گاڑیوں کے سائ رن کی آواز۔۔سٹوڈنٹس کی چینخ و پکار۔۔اسماز ہن نماز سے بٹھکا رہے تھے۔

پھر اس نے سلام پھیرا تھا۔۔اور جیسے ہی اسکی نظر دروازے پر پڑی وہاں سٹوڈنٹس حیرت سے بت بنے روتی ہوئی حرم کو دیکھ رہے تھے۔۔ایک لڑکے کے ہاتھ میں موبائل تھا۔۔ویڈیو بن رہی تھی۔۔حرم کو کچھ سمجھ نہیں آیا کہ ہو کیا رہا ہے۔۔وہ دعا کیلی ئے ہاتھ اٹھا چکی تھی کیونکہ باقی کی نماز پڑھنے کی اس میں ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔

تبھی سٹوڈنٹس میں ایک ہلچل سی ہوئی اور ان میں سے عرش اور بیلا بھاگتے ہوئے اندر آئے--

حرم تم ٹھیک ہو۔۔ سوری۔۔ یہ سب ایک پرانک۔۔ایک مزاق تھا۔۔وہ رون نے۔۔ عرش کا سانس پھولا پڑا تھا۔۔اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔ حرم نے دیکھا وہ دونوں بھیگے ہوئے تھے۔۔ یقیناً بارش شروع ہو چکی تھی۔۔اور وہ شاید کیفے سے وہاں آئے تھے۔۔بھاگتے ہوئے-- تبھی بارش میں بھیگ چکے تھے۔۔

حرم آہستہ سے کھڑی ہوئی۔ اسکا نازک سا دل کانپ رہا تھا۔اسے لگا تھا کہ شاید یونیورسٹی میں کوئی حادثہ ہو گیا ہے۔۔شاید کوئی بم بلاسٹ۔۔ لیکن نہیں۔۔ یہ سب مزاق تھا۔۔ اسکے ساتھ اتنا گھنونا مزاق کیا گیا تھا۔۔ حرم کی نظر دروازے کے پاس کھڑے ریم پر پڑی تھی۔

اچھا تو یہ سب اس انسان کی سازش تھی۔۔ حالانکہ وہ تو اتنے سارے سٹوڈنٹس کے ہجوم کو دیکھ کر وہاں آیا تھا کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔۔ کیونکہ اسے خود خبر نہیں تھی کہ رون کے شیطانی دماغ میں کیا چل رہا ہے۔۔

حرم نے اپنا بیگ اٹھایا۔۔ عرش اور واصے کی طرف اس نے دیکھا بھی نہیں تھا۔۔وہ مرے مرے قدموں سے چلتی ریم کے سامنے آئی تھی۔۔

مجھے افسوس ہوتا ہے مسٹر رومان شاہ کہ آپ اپنا بدلا لینے کیلی ئے اس حد تک گر سکتے ہیں۔۔آپ نے تو عبادت کا ہی مزاق بنا دیا۔۔ کتنا درد تھا اسکے لہجے میں۔۔ کتنی مشکل سے وہ اپنے آنسوں ضبط کر رہی تھی۔۔اس سے پہلے ریم کچھ بولتا وہ جھٹکے سے آگے بڑھ گ ئی۔۔ سٹوڈنٹس کے ہجوم نے اسے گزرنے کا رستہ دیا۔۔

یہ سب رون نے کیا تھا۔۔ حرم لیٹ یونیورسٹی آئی تھی۔۔اسکے ساتھ کوئی پ رانک نہیں ہوا تھا۔۔اور وہ روز نماز پڑھتی تھی اس وقت تو رون نے اسکے ساتھ یہ مزاق کرنے کا پلان بنایا۔۔اس نے ایک ساؤنڈ سسٹم کے زریعے وہ آواز پیدا کی جیسے یونیورسٹی میں کوئی بم بلاسٹ ہوا ہو۔۔ چینخ و پکار کی آواز۔۔دھماکوں کی آوازیں۔۔اسے لگا تھا کہ شاید وہ نماز چھوڑ کر بھاگ جائے

گی-- اور پھر اسکا مزاق بنایا جائے گا۔۔ایک طرح سے انہوں نے حرم کے ایمان کا امتحان لیا تھا۔۔لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ رزلٹ کیا نکلے گا۔۔

میں نے کچھ نہیں کیا۔۔ریم حیران ہوا۔۔اسکی تو کوئی غلطی نہیں تھی۔۔وہ حرم کے پیچھے بھاگا۔۔ عرش اور واصے بھی۔۔

وہ سیڑھیاں اتر رہی تھی۔۔اور پھر برستی بارش میں یونیورسٹی کے مین گیٹ کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔سب اتنا اچانک ہوا کہ اسکی سمجھ میں کچھ نہیں آیا تھا۔۔اگر یہ سب سچ ہوتا تو۔۔؟؟

مس نور۔۔میری بات سنیں۔۔

لیکن وہ چلی جارہی تھی۔۔اسے لگ رہاتھاکہ اگروہ رکی توپتھر کی ہو جائے گی-- اسے بارش میں بھیگنا اچھا نہیں لگتا تھا۔۔ لیکن شاید آج اسے ہوش نہیں تھا کہ وہ سر سے پاؤں تک برف برساتی بارش میں بھیگ چکی ہے۔۔

پلیز مس نور۔۔رکیں۔۔ریم اسکے پیچھے بھاگ رہاتھا۔اب وہ اسکے قریب پہنچ چکا تھا۔۔

پلیز ایک بار میری بات سنیں۔۔جب حرم نے کوئی جواب نہیں دیااور وہ نہیں رکی توریم اسکا ہاتھ پکڑا۔اسے روکنے کیلی ئے-- اور یہ شاید اسکی سب سے بڑی غلطی تھی۔۔

حرم ایک جھٹکے سے پلٹی۔۔اور پھر ایک زاودار تھپڑ ریم کے منہ پر مارا تھا۔۔وہ تو گنگ ہی رہ گیا۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے چھونے کی۔۔دوسرے جھٹکے میں وہ اپنا ہاتھ چھڑوا کر پیچھے ہوئی جیسی بہت ہی بری چیز کے پاس کھڑی تھی۔۔

تم ایک انتہا کے چیپ انسان ہو۔۔ یہ مجھے آج پتا چل گیا۔۔وہ انگلی اٹھا کر کہہ رہی تھی۔اسکا نازک وجود غصے اور خوف کی وجہ سے لرز رہا تھا۔۔شرم آتی ہے مجھے یہ سوچ کر تمہاری رگوں میں مسلم خون دھوڑتا ہے۔۔

مس نور آپکو کوئی غلط فہمی۔۔وہ کچھ کہنا چاہ رہا تھا۔

ہاں بہت بڑی غلط فہمی تھی مجھے کہ میں نے یہاں پر سب کا دل جیتی لیا ہے۔۔ یہ غلط فہمی تھی کہ یہاں سب اپنے ہیں۔۔وہ رو رہی تھی۔۔اور مشکل سے ہی بول پا رہی تھی۔۔اسکے آنسو رومان کو اپنے دل پر گرتے محسوس ہو رہے تھے۔۔وہ دونوں بھیگ چکے تھے۔۔آدھی یونیورسٹی وہاں اکھٹی ہو چکی تھی اور سب نے دیکھا تھا کہ حرم نور نے رومان شاہ کو تھپڑ مارا تھا۔اس غلطی کی وجہ سے جو اس نے کی بھی نہیں۔۔

حرم تم غلط سمجھ رہی ہو وہ رون۔۔ عرش آگے بڑھی۔۔

میں کچھ نہیں سمجھ رہی۔۔اور نا مجھے کچھ سمجھنا ہے۔۔ حرم نے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کے ساتھ بے دردی سے اپنے آنسوں رگڑ ڈالے۔خدا کیلی ئے مجھے معاف کر دو تم سب لوگ۔۔وہ ہاتھ جوڑ کر کہتی آگے بڑھی۔۔

اس نے فرہاد کو فون کیا تھا کہ وہ اسے لینے آجائے-- نماز شروع کرنے سے پہلے۔۔اور اب تک تو وہ آ بھی چکا ہو گا۔۔

اس سے چلا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔ حرم کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں۔۔یونیورسٹی میں موت کی سی خاموشی چھائی تھی۔۔ صرف بارش برسنے کی آواز آ رہی تھی۔۔آج زی نہیں آئی تھی۔۔ اسے بخار تھا۔۔اگر وہ یہ سب دیکھ لیتی تو شاید برداشت نا کر پاتی۔۔

کسی کی بھی ہمت نا ہوئی تھی کہ وہ حرم کے پیچھے جا کر اسے روک سکے۔۔

وہ اپنی ساری ہمت جمع کر کے یونیورسٹی کے گیٹ تک پہنچی تھی۔۔اسکے باہر اسے فرہاد کی گاڑی نظر آگئی تھی۔۔وہ کب سے اندر بیٹھا اسکا نمبر ملا رہا تھا۔۔مگر حرم کو ہوش کہاں تھا۔وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔۔

ہادی۔۔۔وہ اسے دیکھ چکی تھی اور پھر لرزتے لبوں سے اسے پکارہ۔فرہاد نے بھی گاڑی کے گلاس سے اسے دیکھ لیا تھا۔۔وہ وہیں کھڑی تھی۔۔فرہاد کو کچھ عجیب سا محسوس ہوا۔۔اس سے پہلے وہ کچھ سمجھ پاتا۔۔حرم یونیورسٹی کے گیٹ میں ڈھیر ہو گئی--

حرم۔۔۔فرہاد چلاتا ایک جھٹکے سے گاڑی سے نکلا تھا اور پھر اسکی طرف بڑھا جو ہوش و حواس سے بے گانہ۔۔برستی بارشیں میں گیٹ میں پڑی بھیگ رہی تھی۔۔

فرہاد حرم لے کر سیدھا ہاسپٹل چلا گیا تھا۔۔گھر دور تھا اور وہ کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔۔ڈاکٹر ابھی اسکا چیک اپ کر رہے تھے۔۔

وہ بے چینی سے ہاسپٹل کے کاریڈور میں چکر لگا رہا تھا۔اچانک فرہاد کے موبائل پر بیل ہوئی--
کوئی اجنبی نمبر تھا۔۔فرہاد نے کال ریسیو کی۔۔

ہیلو۔۔ہادی۔۔حرم سسٹر گھر پہنچ گئی کیا۔۔؟؟میں واصے بات کر رہا ہوں۔۔

اور فرہاد نے حرم کے منہ سے واصے کا ذکر سنا تھا۔

کیا آپ بتا سکتے ہیں واصے کہ یونیورسٹی میں کیا ہوا تھا۔۔فرہاد نے سنجیدگی سے پوچھا۔

جی۔۔وہ۔۔سب ٹھیک تو ہے نا۔۔واصے کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہو رہا تھا۔

میں اس وقت ہاسپٹل میں ہوں۔۔بعد میں بات کرتا ہوں آپ سے۔۔

ہاسپٹل۔۔لیکن کیوں۔۔؟اور حرم سسٹر کدھر ہے۔۔اسکا نمبر بھی آف جا رہا ہے۔۔

مسٹر واصے حرم مجھے یونیورسٹی کے گیٹ میں بے ہوش پڑی ملی تھی۔۔ یونیورسٹی میں کیا ہوا تھا یہ میں آپ سے بعد میں پوچھوں گا۔۔فرہاد نے غصے سے کہا اور کال ڈراپ کر دی۔۔

پلیز ہاسپٹل کا نام بتا دیں۔۔عرش پوچھ رہی ہے۔۔پلیز ہادی بھائی-- تھوڑی دیر بعد اسے واصے کا میسج موصول ہوا۔۔فرہاد نے کچھ سوچتے ہوئے اسے ہاسپٹل کا اڈریس سینڈ کر دیا۔۔

مسٹر آغا۔۔ایک ڈاکٹر نے پیچھے سے اسے پکارہ۔۔

یس ڈاکٹر۔۔فرہاد بے چینی سے اسکی جانب بڑھا۔

آپکی مسز ابھی ٹھیک ہیں۔۔انہیں کوئی شدید زہنی شاک لگا ہے۔۔شاید وہ شاک کوئی معمولی بھی ہو بٹ آپکی مسز کیلیۓ بہت خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔۔ڈاکٹر بتا رہا تھا اور فرہاد کا دل بیٹھ رہا تھا۔

بٹ ڈاکٹر ایسے کیسے۔۔وہ زرا سے بھی شاک کو برداشت نہیں کر پاتی۔۔

شاید آپ جانتے نہیں ہے مسٹر آغا کہ آپکی مسز کا سینٹرل نروس سسٹم یعنی کہ برین۔۔عام انسان کے نروس سسٹم کے مقابلے میں بہت ویک ہے۔۔وہ میجر شاک بی ئی ر کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔۔ یہ بہت خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے۔۔ سو پلیز نیکسٹ ٹائم بی کی ئی رفل۔۔ڈاکٹر کہتا ہوا چلا گیا۔۔جبکہ فرہاد پریشان سا کھڑا تھا۔۔وہ کیسے بھول گیا تھا کہ حرم کا دماغ معمولی سے صدمے کو بھی برداشت کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔۔

وہ پریشانی سے اپنا سر پکڑتا ہوا کاریڈور میں رکھی چی ئی ر پر بیٹھ چکا تھا۔۔ابھی اسے اندر جانے کی اجازت نہیں دی گ ئی تھی۔۔

ایش کا رویہ اب سمعان کے ساتھ ویسا ہی ہو گیا تھا جیسا ایک مالک کا ڈرائیور کے ساتھ ہونا چاہی ئے-- پہلے وہ اسے سب بتاتی تھی کہ کیا ہوا آج۔۔ کہاں جانا ہے۔۔اس نے کیا کرنا

ہے۔۔ لیکن پچھلے کچھ دنوں سے وہ خاموش رہنے لگی تھی۔۔ سمعان نے اسکی خاموشی واضح محسوس کی تھی لیکن پوچھا نہیں کہ کیوں خاموش ہے۔۔ بھلا پوچھ کر وہ اپنے پیروں پر کلہاڑی کیوں مارتا۔۔ ورنہ وہ پھر سے اپنی کچ کچ سٹارٹ کر دیتی۔۔

شام کے تین بج رہے تھے اور وہ پیلس کے باہر اسکا انتظار کر رہا تھا۔۔

کچھ دیر بعد سمعان کو وہ آتی دکھائی دی۔۔ اسے دیکھ کر وہ حیران رہ گیا۔۔ شارٹ بلیک سکرٹ پر سلیولیس ڈارک ریڈ بلاؤز پہنے وہ وہ ایش نہیں تھی جسے وہ روز دیکھتا تھا۔۔ نفاست سے کیا گیا میک اپ۔۔ گلے میں نازک بلیک موتیوں کی مالا پہنے بے شک وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔

سمعان نے اسے اوپر سے نیچے تک غور سے دیکھا تھا اور پھر ناگواری سے چہرہ دوسری طرف کر لیا۔۔ اتنا چھوٹا ڈریس۔۔

ایش کے دل کو اسکے یوں منہ موڑ لینے پر دھچکہ ضرور لگا تھا لیکن وہ خود کو سمجھاتے آگے بڑھ گ ئی۔

مجھے کلب جانا ہے۔۔ میری فرینڈ کی برتھ ڈے پارٹی ہے۔۔ مجھے کلب چھوڑ دیں۔۔ وہ اسے کلب کا نام بتا کر خاموش ہو گ ئی تھی۔ اور سمعان کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اسے اتنا غصہ کیوں آرہا ہے۔۔ وہ ریش ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ شاید اپنا غصہ اتارنے کی کوشش۔۔ اور ایش کونسا عام لڑکی تھی جو اسکی ریش ڈرائیونگ سے ڈر جاتی۔۔ وہ پر سکون بیٹھی رہی۔

سمعان نے کلب کے سامنے گاڑی روکی تھی۔۔ کلب شام 5 بجے کھلنا تھا۔ تو وہ اتنی جلدی کیوں آئی تھی۔۔

اب آپ جا سکتے ہیں۔۔ میرا ویٹ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ میں رات کو خود ہی گھر۔۔ وہ گاڑی کے شیشے میں جھکی ہوئی کہہ رہی تھی۔۔اس سے پہلے وہ اپنی بات پوری کرتی۔۔ سمعان فراٹے سے گاڑی نکالتا لے گیا۔

شاید آپکو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ایش نے افسوس سے سوچا تھا۔

بیلا، واصے، عرش، سونگ، چینگ، ڈیرک اور جمی ہاسپٹل آئے تھے۔۔ جب واصے نے انہیں بتایا کہ حرم ہاسپٹل میں ہے۔ وہ سب اس کیلیئے پریشان تھے۔ عرش نے فرہاد کو پوری سٹوری سنادی تھی۔۔ کہ آج کیا ہوا تھا۔

بات اتنی بڑی بھی نہیں تھی اور اتنی معمولی بھی نہیں۔۔

وہ ایک مزاق تھا۔۔رون کو ایسے مزاق کرنے کی عادت ہے۔جب ہم یونیورسٹی میں آئے تھے تو ہمارے ساتھ بھی ایسا ہوا تھا۔تب رومان نے بھی رون کا ساتھ دیا تھا۔۔لیکن آج جو ہوا اس میں رومان کی کوئی غلطی نہیں تھی۔۔

جانتا ہوں یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے۔۔لیکن حرم کا دماغ ایسے شاک برداشت کرنے کا عادی نہیں۔۔

تبھی اچانک انہیں رون آتا دکھائی دیا۔۔اسے بھی اندازہ نہیں تھا کہ اسکا مزاق کسی کو اتنا ہرٹ بھی کر سکتا ہے۔

فرہاد کتنی ہی دیر حرم کے پاس بیٹھا رہا تھا۔وہ سکون آور انجیکشنز کے زیرِ اثر سوئی ہوئی تھی۔

وہ ایک پرانک تھی۔۔ جسٹ فار فن۔۔ رون نے فرہاد کے قریب آ کر کہا۔۔ مجھے آئڈیا نہیں تھا کہ ایسا کچھ بھی ہو گا۔ اسکے لمبے بال چھوٹی سی پونی میں مقید تھے۔۔ چہرے پر شرارت نہیں تھی۔

اٹس اوکے مین۔۔ ہوتا رہتا ہے۔۔ فرہاد نے خوشدلی سے کہا۔ سب حرم کیلیۓ آ رہے تھے۔۔ یہ ہی کافی تھا۔

وہ بچکوئی لی ریم باہر کھڑا ہے۔۔ رون نے کہا۔ اور فرہاد کے کان کھڑے ہوئے-- یہ تو وہی نام ہے۔۔ جو زیبا مما کے بیٹے کا ہے۔۔

حرم نے کبھی اسکا ذکر نہیں کیا تھا۔۔ البتہ رومان کا کیا تھا۔۔

ریم کون ہے۔۔ فرہاد نے پوچھا۔۔

رومان کو ہی ریم بلاتے ہیں سب۔۔ وہ شاید حرم کو۔۔ عرش نے بات ادھوری چھوڑی۔۔

اوکے میں دیکھتا ہوں اسے۔۔ فرہاد باہر کی طرف بڑھا۔۔ لیکن وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔

مجھے لگتا ہے وہ چلا گیا ہے۔۔ پیچھے سے عرش نے کہا۔ حرم نے بلاوجہ ہی اسے تھپڑ مار دیا۔ حالانکہ قصور اسکا نہیں تھا۔

ہمم۔۔۔ میں اس سے معزرت کرلوں گا۔ فرہاد کہتا ہوا اندر کی طرف بڑھا۔ اور عرش نے بھی قدم اسکے پیچھے بڑھائے--

----

رات کے 9 بج چکے تھے ایش ابھی تک کلب سے باہر نہیں آئی تھی۔۔ سمعان کب سے اسکا انتظار کر رہا تھا۔۔ بیشک اسنے کہا تھا وہ خود چلی جائے گی۔۔ لیکن پتا نہیں وہ کیوں آگیا تھا۔۔ پورا ایک گھنٹا ہو گیا تھا اسے وہاں کھڑے ہوئے۔۔ بارشوں کا موسم تھا۔۔ روزانہ بارش ہوتی تھی۔۔ کبھی صبح تو کبھی شام۔۔ کبھی کبھی دونوں وقت۔۔

سمعان نے آسمان کی طرف دیکھا جو سیاہ بادلوں کی وجہ سے اور بھی سیاہ ہو گیا تھا۔۔ دور کہیں آسمان پر بجلی چمکی تھی۔۔۔ یعنی بارش کے آنے کا اشارہ۔۔

وہ کلب کے اندر نہیں جانا چاہتا تھا۔۔ لیکن اب وہ مزید صبر نہیں کر سکتا تھا۔ ویسے بھی وہ اسے دس بجے سے پہلے گھر پہنچانا چاہتا تھا۔۔

کچھ سوچتے ہوئے وہ کلب کے اندر کی طرف بڑھا۔۔

ڈم لائٹس اور تیز میوزک کانوں کے پردے پھاڑ رہا تھا۔۔بے ڈھنگے لباسوں میں بے ڈھنگی لڑکیاں۔۔اسے انتہا کا غصہ دلا رہی تھیں۔۔وہ ایش کو ڈھونڈ رہا تھا جو اسے نظر نہیں آ رہی تھی۔۔

وہ لڑکے لڑکیوں میں سے جگہ بناتا مزید آگے بڑھا۔۔

تب اسکی نظر ایک کونے میں رکھے ٹیبل پر پڑی جس پر ایش بیٹھی تھی۔۔وہ شاید نشے میں تھی۔۔ اور دو لڑکے اسے تنگ کر رہے تھے۔

دور رہو مجھ سے۔۔ہاتھ مت لگاؤ-- وہ انہیں کہہ رہی تھی۔۔ناتو وہ باز آ رہے تھے اور نا ایش میں اٹھنے کی ہمت تھی۔۔شاید وہ ضرورت سے زیادہ ڈرنک کر چکی تھی۔۔

سمعان انتہائی غصے سے آگے بڑھا تھا۔۔اس نے ایک لڑکے کو پیچھے کالر سے پکڑ کر جھٹکا دیا اور اسے دور پھینکا جبکہ دوسرے کا منہ وہ اپنی طرف موڑ کر دو تین تھپڑ مار چکا تھا جو ایش کو زیادہ تنگ کر رہا تھا۔۔

اوو سیم آپ۔۔ایش نے اتنے نشے میں بھی اسے پہچان لیا۔۔ایش نے اپنی سبھی فرینڈز سے اسکا تعارف سیم نام سے کروایا تھا۔۔سمعان نام تو اس سے لیا بھی نہیں جاتا تھا۔۔

سمعان نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر کھینچا اور باہر کی برف بڑھا۔۔

آس پاس کے ڈانس کرتے کپل سمعان کو غصے میں دیکھ کر ڈانس کرنا بھول گ ئے تھے۔۔

چھوڑو مجھے۔۔کہاں لے جا رہے ہو۔۔میں نے کہا تھا۔۔مم۔۔۔میں۔خود آجاؤں گی-- ایش سے بولا تو جا نہیں رہا تھا۔۔وہ اس سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

ایش گھر چلو۔۔ سمعان نے غصے سے کہا۔

نہی۔۔ جا۔۔ نا۔۔ مجھے۔۔ چھوڑو مجھے۔۔ وہ بضد تھی۔۔

اور تم کون ہوتے ہو مجھے روکنے والے۔۔ وہ اسکے پیچھے چلتے چلتے بول رہی تھی اور ساتھ ہی اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش بھی کر رہی تھی۔۔

تم میرے ڈرائیور رہو۔۔ تو ڈرائیور بن کر۔۔ اس سے پہلے ایش کچھ اور کہتی سمعان پلٹا ایک زوردار تھپڑ اسکے نازک گال پر رسید کیا۔۔

چپ۔۔۔ بالکل چپ۔۔اب تمہاری آواز نا نکلے۔۔سمعان نے ہونٹ پر انگلی رکھ کر اسے وارن کیا۔

اور ایش کا اتنا زوردار تھپڑ کھانے کے بعد تھوڑا ہوش واپس لوٹا تھا۔۔

تم بہت برے ہو۔۔مجھے نہیں جانا تمہارے ساتھ۔وہ اب کلب سے باہر نکل آئے تھے۔۔

تم جاؤ کام کرو اپنا۔۔میں خود چلی جاؤں گی۔۔ تھپڑ کھانے کے بعد بھی وہ چپ نہیں ہوئی تھی۔بارش شروع ہو چکی تھی۔۔سمعان نے اسے گاڑی میں ڈالا اور آگے بیٹھنے کے بعد گاڑی سٹارٹ کی۔۔

میں اپنے ڈیڈ کو بتاؤں گی۔۔

تم نے ایک رائل پرنسز پر ہاتھ اٹھایا۔۔

تم۔۔ تم۔۔نے ایش ولیم کو مارا۔۔وہ پیچھے گاڑی میں بڑبڑائے جا رہی تھی۔۔

سمعان کا پورا دھیان گاڑی چلانے میں تھا۔۔اچانک ایک جھٹکے سے گاڑی رکی۔۔

حرم یونیورسٹی آئی تھی۔سب اسے سے مل کر بہت خوش ہوئے تھے۔اور اس نے بھی اپنے کل والے رویے کی معافی مانگی تھی۔

ہے حرم۔۔ کبھی کسی کو مس کیا ہے۔۔بیلا نے کلاس میں اس سے پوچھا۔

وہ جو نوٹ بک پر کوئی لیکچر نوٹ کر رہی تھی بیلا کی بات پر چونکی۔

ہمم۔۔ فیملی کو بہت مس کرتی ہوں۔۔ حرم نے مسکرا کر کہا۔

اوو۔۔۔ کوئی بات نہیں۔۔ ویسے میرا اشارہ کسی لڑکے کی طرف تھا۔۔

کیا تم نے مس کیا کبھی کسی کو۔۔ پیچھے بیٹھی چینگ نے پوچھا۔

ہاں۔۔ چاندنی چوک میں نا ایک لڑکا ہوتا تھا۔۔ پاگل سا۔۔ لیکن وہ میرے بہت کام آتا تھا۔ پتا ہے میری سکوٹی میں پیٹرول ڈلوا کے دیتا تھا۔۔ بیلا نے ہنستے ہوئے کہا۔۔ باقی سب بھی اسکی بات پر مسکرا دیے۔۔

مطلب تم اسے استعمال کرتی تھی۔۔ سونگ نے پوچھا۔

ہاں جب انسان خود استعمال ہونا چاہے تو اسے یوز کر لینے میں کیا مضائقہ ہے۔۔ بیلا نے ایک آنکھ دبا کر کہا۔۔

اوکے گائی زمیں لائی بریری جارہی ہوں۔۔کچھ بکس اشو کروانی ہیں۔۔ حرم نے بیگ سمیٹتے ہوئے کہا۔

لیکچر سٹارٹ ہونے والا ہے۔۔

ابھی ہیں پندرہ منٹس میں تب تک آجاؤں گی۔۔ وہ اٹھی۔

کبھی مجھ کو ہنسائے

کبھی مجھ کو رلائے

مجھے کتنا ستاتی ہے۔۔

وہ لڑکی بہت یاد آتی ہے۔۔

وہ لڑکی بہت یاد آتی ہے۔۔

بیلا انڈیا سے تھی۔۔اور اسے انڈین سونگز بھی پسند تھے۔۔ تبھی اس نے اپنے موبائل میں سونگ لگایا۔۔والیوم کافی زیادہ تھا۔

میرے سپنوں میں آئے--

میرے دل کو چرائے--

مجھے کتنا ستاتا ہے۔۔

وہ لڑکا بہت یاد آتا ہے۔۔

حرم کا بکس اٹھاتا ہاتھ ایک دم رکا۔۔ پھر اس نے کانپتے ہاتھوں سے بکس اٹھائیں--

میری دعا ہے کہ فرہاد آغا تمہیں اتنا خوش رکھے کہ اسکے علاوہ تم سب کچھ بھول جاؤ-- شادی"

مبارک ہو حرم۔۔۔۔

شادی والے دن یہ میسج ملا تھا اسے۔۔

وہ لڑکا بہت یاد آتا ہے۔۔

میوزک چل رہا تھا۔۔ بیلا چینگ اور سونگ کے ساتھ ملی انجوائے کر رہی تھی۔۔ کلاس روم کا شور مدھم ہونا شروع ہوا۔۔ حرم کو لگا اسکی سماعت نے جواب دے دیا ہو۔۔ اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔۔ صرف یہ الفاظ اسکے زہن میں گونج رہے تھے۔۔

نہیں۔۔وہ ایک قدم پیچھے ہٹی۔۔شاید کسی نے بھی اسکی حالت نوٹ نہیں کی تھی۔۔

وہ لڑکا بہت یاد آتا ہے۔۔میوزک چل رہا تھا۔۔حرم کی ہمت نہیں ہوئی کہ وہ بیلا سے کہے کہ اسے بند کر دے۔۔

نہیں۔۔وہ مزید ایک قدم پیچھے ہٹی۔۔اور پر پلٹی۔۔فل اسپیڈ سے بھاگنا شروع کر دیا۔۔

تم فرہاد آغا کے علاوہ سب کچھ بھول جاؤ-- یہ جملے اسکے ذہن میں گونج رہے تھے۔۔

وہ لڑکا بہت یاد آتا ہے۔۔اور یہ آواز اسکا پیچھا نہیں چھوڑ رہی تھی۔۔

وہ اندھادھند بھاگ رہی تھی۔۔وہ دور بھاگ جانا چاہتی تھی ۔۔۔دور۔۔۔بہت دور۔۔اب وہ گارڈن میں آچکی تھی۔۔

بس کرو۔۔ حرم چلائی۔۔اور پھر ایک پودے کے پیچھے چھپ کے بیٹھ گ ئی-- جیسے اسطرح چھپنے سے وہ جملے اسکا پیچھا کرنا چھوڑدیں گے۔۔

پلیز بس کرو۔۔وہ دونوں ہاتھوں سے اپنے کانوں کو ڈھانپ چکی تھی۔اور پھر اس نے اپنا سر پکڑا جیسے اس طرح کرنے سے دماغ میں گونجتے الفاظ رک جائیں گے--وہ رو دینے کو تھی۔۔۔

پھر خاموشی چھاگ ئی-- ایک گہری خاموشی۔۔ حرم نے سر اوپر اٹھا کر دیکھا۔۔کم ہی سٹوڈنٹس تھے وہاں۔۔

پرامس کرو مجھ سے کہ تم آئی ندہ بھاگو گی نہیں۔۔بلکہ حالات کا مقابلہ کرو گی۔۔فرہاد کے الفاظ اسکے زہن میں گونجے۔۔اس نے تو پرامس کیا تھا نا۔۔پھر وہ وہاں سے کیوں بھاگی۔۔

اسکا سانس پھول گیا تھا۔۔کتنے لمحے لگے تھے اسے خود کو کنڑول کرنے میں۔۔

مس نور۔۔۔اچانک اسے کسی نے پکارہ تھا۔۔اور اس طرح بس ایک ہی شخص اسے پکارتا تھا اور وہ تھا رومان شاہ۔۔

وہ اس سے سوری کرنے اسکی کلاس میں آیا تھا۔۔پھر وہ باہر ہی کھڑا ہو گیا کہ شاید حرم بزی نا ہو۔ کلاس روم کی ونڈو کے باہر سے وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔اسکے بیلا کے ساتھ باتیں کرنا۔۔پھر اسکا ٹھٹکنا۔۔اور پھر وہاں سے بھاگ جانا۔۔وہ سب دیکھ چکا تھا۔۔اور پھر وہ اسکے پیچھے آیا تھا۔۔

کیا آپ ٹھیک ہیں۔۔وہ اسکے سامنے آیا۔۔تب تک حرم بھی کھڑی ہو چکی تھی۔

جی میں ٹھیک ہوں۔۔ حرم نے جواب دیا۔اور بیگ اٹھا کر لائی بریری کی طرف چلنا شروع کیا۔۔

سوری فار لاسٹ ڈے۔۔وہ ساتھ چلتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

نو۔۔نو۔۔اٹس اوکے۔۔۔سوری مجھے کہنا چاہیئے آپ سے۔۔وہ رکی۔۔حرم شرمندہ تھی۔

میں نے آپکو بلاوجہ ہی غلط سمجھا۔۔اور۔۔ حرم سے آگے کچھ بولا نا گیا۔۔

کوئی بات نہیں کبھی کبھی ہو جاتا ہے۔۔اب آپکی طبیعت کیسی ہے۔۔؟؟

ٹھیک ہے۔۔وہ پہلی بار مسکرائی۔۔ شاید وہ خود پر قابو پا چکی تھی۔

گڈ۔۔اب آپ فری ہیں یا بزی۔۔؟؟

میں لائی بریری جارہی ہوں۔۔ تھوڑا بزی ہوں۔۔وہ صاف گوئی سے بولی۔۔جانے کیوں وہ اسکا سامنا کرنا نہیں چاہتی تھی۔۔

اوکے۔۔پھر ملتے ہیں۔۔ریم نے مسکرا کر کہا۔

اور حرم کوئی جواب دیے بنا ہی آگے بڑھ گ ئی--

آج سمعان نہیں آیا تھا۔ایش نے اسکا بہت انتظار کیا۔اسکا نمبر بھی آف جا رہا تھا۔کچھ سوچنے کے بعد وہ خود ہی گاڑی سٹارٹ کر چکی تھی۔۔

پندرہ منٹ بعد وہ اس مسجد کے دروازے کے سامنے کھڑی تھی۔۔جہاں اس رات وہ ملا تھا اسے۔۔اسکے گھر کا پتا وہ نہیں جانتی تھی۔۔مجبوراً اسے یہاں آنا پڑا۔۔

مسجد میں خاموشی تھی۔۔ایک سکون سا تھا۔۔ایش کو وہی محفوظ سا احساس ہوا تھا جو اس رات اسے ہوا تھا۔۔

کوئی ہے---؟؟ وہ آگے بڑھتے ہوئے بولی کیونکہ آس پاس کوئی نظر نہیں آ رہا تھا۔

اندر آ جاؤ بیٹا۔۔۔اچانک ایک کمرے سے سفید کپڑوں میں ملبوس ایک بزرگ نکلے۔۔ایش کسی ٹرانس کے زیر اثر اسکی طرف بڑھی۔۔

وہ اندر جا کر ایک کونے میں نیچے بیٹھ چکے تھے۔۔

وہ ایکچوئی لی میں کسی کو ڈھونڈ رہی ہوں۔۔ایش نے کہا

سمعان بیٹے کو ڈھونڈ رہی ہو نا۔۔ وہ آج کام کے سلسلے میں شہر سے باہر گیا ہے۔۔

اور ایش حیران ہوئی کہ انہیں کیسے پتا۔

بیٹھ جاؤ --- بزرگ نے اسے بیٹھنے کیلی ئے کہا۔وہ ایک طرف بیٹھ گ ئی۔

سمعان نے بتایا تھا تمہارے بارے میں۔۔ وہ مسکرائے-- نرم سی مسکراہٹ۔

سیم آپکے کیا لگتے ہیں۔۔؟؟ایش نے پوچھا۔

میرا پوتا ہے وہ۔۔سگہ نہیں۔۔لیکن سگے بیٹوں سے بھی زیادہ پیارا ہے مجھے وہ۔۔

آج وہ آئے نہیں۔۔اس لیے میں یہاں آگئی۔۔ مجھے اسکے گھر کا ایڈریس نہیں معلوم۔۔

کوئی بات نہیں بیٹا۔۔آجایا کرو۔ یہاں آنے پر کسی کو بھی پابندی نہیں۔ یہ تو اللہ کا گھر ﷻ ہے۔۔وہ تو خوش ہوتا ہے جب اسکا بندہ یہاں آتا ہے۔۔سفید داڑھی اور سفید پگڑی انکے چہرے کو مزید نورانی بنا رہی تھی۔

وہ سیم چار بجے کے بعد ڈیوٹی نہیں کرتے اسکی کیا وجہ ہے۔؟؟ایش نے پوچھا۔

چار بجے وہ بچوں کو پڑھاتا ہے۔۔درس کا سبق دیتا ہے۔۔قرآن پاک پڑھاتا ہے۔۔اس لیۓ وہ چار بجے آجاتا ہے۔۔

ایش نہیں جانتی تھی یہ سب کیا ہوتا ہے۔۔

قرآن پاک مطلب۔۔؟؟

Holy Book..

بزرگ نے کہا۔

آؤ میں تمہیں اس کے گھر والوں سے ملواتا ہوں۔

پانچ منٹ بعد وہ سمعان کے گھر تھی۔۔ چھوٹا سا سادہ سا گھر۔۔ اسکی ایک بہن تھی۔۔ ایش کی عمر کی ہی ہو گی۔ وہ ایش سے مل کر بہت خوش ہوئی تھی۔۔ کچھ دیر مزید وہاں رکنے کے بعد وہ واپس آگئی تھی۔۔

سمعان حیدر اسکے لیے ایک راز تھا۔۔ جانے کب کھلنا تھا اس نے۔۔

ایش کا وہ دن بہت بے چینی میں گزرا تھا۔۔ اسے خود اندازہ نہیں تھا کہ سمعان اسکے لیے اتنا اہم ہو گیا ہے کہ وہ اسے بنا دیکھے ایک دن بھی نہیں رہ سکتی۔

وہ باکسنگ کلاسز کے بعد گھر جا رہی تھی۔ ذہن کہیں الجھا ہوا تھا۔ وہ اپنی گاڑی نہیں لائی تھی بلکہ لوکل ہی سفر کر رہی تھی۔ وہ اکیڈمی سے باہر نکلنے کے بعد ابھی روڈ پر آئی ہی تھی کہ اچانک دو لڑکوں نے اسے گھیرا۔۔ یہ وہی لڑکے تھے جنہیں اس رات کو مارنے کے بعد وہ مسجد کی طرف بھاگی تھی۔

ہے ایش۔۔ دی رائل پرنسز۔۔

کیسی ہو۔۔ وہ گراتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

راستہ چھوڑو میرا۔ ایش کا موڈ پہلے ہی خراب تھا۔

ایسے کیسے۔۔ اس دن کا بدلہ باقی ہے۔۔۔ دوسرے نے کہا۔

دیکھو کانر میں تم دونوں سے لڑنے کے موڈ میں نہیں ہوں۔

ایش نے پہلے لڑکے کی طرف دیکھ کر کہا۔ بدلہ ضرور لینا لیکن کسی اور دن۔۔ آج نہیں۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔ ایش ولیم ڈر گ ئی--

نہیں۔۔ ایش ولیم کبھی نہیں ڈرتی۔۔ بس آج میرا موڈ نہیں ہے۔۔

لیکن ہمارا تو ہے۔۔ دوسرے والے نے کہا جس کا نام جیک تھا۔۔ اور ویسے آج تم اس لی ئے ہم سے ڈر رہی ہو نا کہ کلاس میں تمہیں بہت برے پنچ لگے ہیں۔۔ وہ بھی ہمارے ہاتھوں۔۔ کانر اور جیک نے قہقہہ لگایا۔۔ آج واقعی کا کلاس میں دھیان نہیں تھا۔ اور ان دونوں کو لگ رہا تھا کہ شاید وہ ایش سے بہتر ہیں۔

ایش کا بیگ آج کندھے پر نہیں تھا بلکہ اسکے دائیں ہاتھ میں لٹک رہا تھا۔۔اسکے قدموں میں سست پن تھا۔۔ایسا لگتا تھا جیسے صدیوں سے انتظار کرتے کرتے وہ تھک چکی ہو۔۔

جانے دو مجھے۔۔ایش نے رفتار تیز کرتے ہوئے کہا۔۔آج میں پریشان ہوں۔۔

ایسے کیسے جانے دیں۔۔جیک نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔۔

اس نے کتنی بڑی غلطی کی تھی۔۔ یہ جیک کو نہیں پتا تھا۔۔

ایش کو غصہ آیا۔۔ صرف ایک لمحہ۔۔ایک لمحے میں اس نے اپنا بیگ والا ہاتھ گھمایا۔۔اور ایک بار پھر پہلے کی طرح بیگ جیک کی گردن پر لگا۔۔وہ بلبلا کر پیچھے ہٹا تھا۔۔

چھونامت۔۔۔وہ وارن کر رہی تھی۔۔

تیری تو۔۔اب کارنر کسی بھیڑیے کی طرح اسکی طرف بڑھا تھا۔۔قریب تھا کہ اسکا گھونسا ایش کے منہ پر لگتا۔وہ ٹیڑھی ہوئی اور کارنر کا وار خالی گیا۔۔

اب جیک اور کارنر دونوں غصے سے گراتے اسکی طرف بڑھے تھے۔۔اور ایش نے اپنا کنگ فو استعمال کیا۔۔وہ کسی جادو گر کی طرح ہوا میں اوپر اٹھی۔۔۔اتنا اوپر کہ وہ دونوں حیران رہ گ ئے--

اور پھر پیچھے کو جھکتے ہوئے ایش نے اپنی دونوں ٹانگیں ان دونوں کی کمر میں رسید کیں۔۔

ایش دنیا سے چار قدم آگے رہتی ہے۔۔کیا ہوا اگر تم لوگوں نے آج باکسنگ کلاس میں اچھا پرفام کیا۔۔

کنگ فو نہیں جانتے تم لوگ۔۔اور مارشل آرٹس بھی نہیں۔۔

دوبارہ مجھ سے پنگا لینے کی غلطی مت کرنا۔۔ میں ایش ولیم ہوں۔۔ سمجھ آئی--

وہ دونوں جو اٹھنے کیلیۓ پر تول رہے تھے ایش کی بات سن کر ٹھنڈے پڑ گۓ-- ایش نے انہیں ریڑھ کی ہڑی پر خاص جگہ مارا تھا۔۔ لیکن اتنا زوردار بھی نہیں مارا تھا کہ وہ ساری عمر اٹھ ہی نا سکیں۔۔ وہ ایسا نہیں چاہتی تھی۔۔

وہ اپنا بیگ اٹھاتے ہوۓ آگے بڑھ گئی-- وہ اسٹیشن کی طرف جا رہی تھی جب ایک گاڑی اسکے اس آکر رکی۔۔ ایش پہچان گئی تھی۔۔ وہ سمعان کی ٹیکسی تھی۔۔ لیکن وہ غصے میں تھی۔۔ گاڑی کی طرف جانے کی بجائے وہ سیدھا چلتی رہی۔۔

اب کی بار گاڑی عین اسکے آگے آکر رکی تھی۔۔ شاید اندر بیٹھے شخص کو بھی اسکی اس حرکت پر غصہ آیا تھا۔۔ ایش نے ایک گہرا سانس لیا تھا اور پھر گاڑی کی طرف بڑھ گئی--

----

لگتا ہے آپکو بارش بہت پسند ہے۔۔ حرم جو کلاس روم کی ونڈو سے باہر برستی بارش کو دیکھ رہی تھی۔ آواز پر چونکی۔۔اسکے پیچھے رومان کھڑا تھا۔۔ جانے وہ کب وہاں آیا تھا۔ حرم تو گلاس ونڈو پر پھسلتے پانی کو دیکھ رہی تھی جو بہت ہی خوبصورت لگ رہا تھا۔

نہیں کچھ خاص نہیں۔۔ حرم نے جواب دینے کے بعد چہرہ پھر ونڈو کی طرف موڑ لیا۔

اچھا۔۔ لیکن آپکے اس طرح مگن ہو کر دیکھنے سے تو یہی لگ رہا تھا۔

کس نے کہا ہے کہ مگن ہو کر صرف پسندیدہ چیزوں کو دیکھا جاتا ہے۔۔؟؟ وہ سوال کر رہی تھی۔۔

جو چیزیں یا جو لوگ ہمیں اچھے لگتے ہیں ہم انکو ہی اتنے غور سے سب کچھ بھلا کر دیکھتے ہیں۔۔ جیسے وہ خود اسے دیکھتا تھا۔

ضروری تو نہیں ہے۔۔میں تو بارش کو اس لیے اتنے غور سے دیکھ رہی ہوں کہ جو مجھے تھوڑی سی یہ ناپسند ہے اسکی وجہ مل جائے-- شاید پسند ہی آجائے--

ناپسند تو آپ مجھے بھی کرتی ہیں۔۔ کبھی مجھ پر بھی اتنا غور کیا آپ نے۔۔؟؟

حرم نے چونک کر اسے دیکھا۔کس نے کہا میں آپکو ناپسند کرتی ہوں۔۔؟؟

صاف نظر آتا ہے۔۔وہ کہہ رہا تھا۔کبھی مجھ ہر بھی غور کر کے دیکھیں۔۔شاید ناپسندیدگی ختم ہو جائے--

پہلی بات تو یہ کہ میں آپکو ناپسند نہیں کرتی۔۔ میرا آپ سے کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔ تو پسند یا نا پسند کی کوئی گنجائش ہی نہیں نکلتی۔۔

اور دوسری بات یہ کہ میں انسانوں کی نہیں چیزوں کی بات کر رہی ہوں۔۔

کیا پسند کرنے کیلیئے کسی رشتے کا ہونا ضروری ہے مس نور۔۔؟؟

جی بالکل۔۔ پسند کرنے کیلیئے کسی رشتے کا ہونا لازمی ہے۔۔ ویل میں کیفے جا رہی ہوں۔۔ سب میرا ویٹ کر رہے ہیں۔ میں یہاں اپنا بیگ لینے آئی تھی۔ حرم نے اپنا بیگ اٹھاتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بڑھی۔۔

اور اگر کوئی رشتہ بن جائے تو۔۔وہ پوچھ رہا تھا۔

رشتے بنانے آسان نہیں ہوتے۔۔وہ رکی پلٹی۔۔اور ضرری نہیں کہ جو رشتہ ہم بنائیں وہ پسندید گی کا ہی ہو۔۔نفرت کا رشتہ بھی بن سکتا ہے۔۔وہ مسکرا کر کہتی پلٹ گ ئی--

اور رومان شاہ کو اس دن احساس ہو گیا تھا کہ وہ حرم نور کو کبھی بھی جان نہیں سکتا۔

گاڑی میں خاموشی چھائی تھی۔ایش معمول کے خلاف خاموش تھی۔اس نے سمعان سے یہ نہیں پوچھا تھا کہ وہ آج کہاں تھا۔

ویل اچھا کھیلا تم نے۔۔آخر سمعان نے خاموشی کو توڑا۔۔

وہ کوئی کھیل نہیں تھا۔۔ایش نے بنا دیکھے جواب دیا۔

میں سوچ رہا تھا کہ تمہاری ہیلپ کر دوں۔۔

ایش کو اپنی حفاظت کرنا آتی ہے۔۔وہ غصے میں تھی اور ابھی تو اسے ان لوگوں سے بھی حساب کتاب کرنا تھا جنہوں نے کل اسکے ڈرنک میں کچھ ملا دیا تھا جس سے وہ اپنے ہوش و حواس میں نہیں رہی تھی۔۔

اوورئی لی۔۔پھر کل رات کیوں جھوم رہی تھی۔۔ بالآخر سمعان حیدر نے اسے طعنہ مار ہی دیا تھا۔۔

وہ میری غلطی نہیں تھی۔۔ایش نے جواب دیا۔۔

کہہ دو کہ آج بھی تمہاری غلطی نہیں تھی۔۔

آپ کیا کہنا چاہتے ہیں سیم۔۔؟؟ایش نے پہلی بار اسکی طرف دیکھا۔۔آج وہ اسکے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی تھی۔

یہی کہ ساری غلطی تمہاری ہے۔۔وہ صاف گوئی سے بولا۔

وہ مجھے تنگ کر رہے تھے۔۔ یہ سب میں نے اپنے بچاؤ کیلیے کیا۔۔اس میں کیا غلطی ہے میری۔۔

ایک عورت زات کو اس طرح آدھی رات کو اس طرح کہ کپڑوں میں پھرنے کی اجازت کس نے دی ہے۔۔اگر تم گھر میں رہتی تو یہ نوبت ہی نا آتی۔۔

ایش نے اپنے کپڑوں کی طرف دیکھا تھا۔۔جینز، شرٹ اور جیکٹ۔۔وہ دوسری لڑکیوں کے مقابلے میں بہتر کپڑے پہنتی تھی۔۔اور یہ شخص ان پر بھی اعتراض کر رہا تھا۔

کس نے منع کیا ہے عورت کو اس طرح کے کپڑے پہن کر باہر گھومنے سے۔۔؟؟ایش نے پوچھا۔۔

اسلام نے۔۔۔سمعان نے کہا۔

اوپسسسسسس سوری۔۔میں تو بھول ہی گیا تھا کہ تم مسلمان نہیں ہو۔۔

جانے کیا تھا اسکے لہجے میں ایش کو اپنے اندر سے کچھ ٹوٹتا محسوس ہوا۔

مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔ایش اسے اپنی فیلنگز کے بارے میں بتانا چاہتی تھی۔

بولو۔۔میں سن رہا ہوں۔سپاٹ سا لہجہ۔۔

گاڑی میں ایک بار پھر خاموشی چھا گ ئی۔۔ ک تنے ہی پل ایسے گزر گ ۓ۔۔ گ اڑی ایک جھٹکے سے رکی۔

تمہارا پیلس آ گیا ہے۔۔سمعان نے کہا۔

وہ کل میرا برتھ ڈے ہے۔۔بہت بڑی پارٹی ہے۔۔میں آپکو انوائٹ کرتی ہوں۔۔آپ آئیں گے نا۔۔ایش پرامید نظروں سے اسکی طرف دیکھ رہی تھی۔

اوہ ہیپی برتھ ڈے ان اڈوانس۔۔اور کچھ۔۔؟؟وہ بنا کسی تاثر کے بولا تھا۔

میں نے کچھ پوچھا ہے آپ سے سیم۔۔آپ آئیں گے نا۔۔ایش نے جو کہنا تھا وہ بات تو بدل دی تھی۔جو کہہ رہی تھی وہ شخص اس میں بھی کوئی انٹرسٹ شو نہیں کر رہا تھا۔

ہونہہ۔۔ویسے ہی کپڑے پہنو گی جیسے کل پہنے تھے۔۔بلا کی کاٹ تھی اسکے لہجے میں۔

اور ایش اپنی نظریں اور اپنا سر جھکا گئی--

سوری۔۔میں نے ایسے ہی ہوچھ لیا تھا۔ایش نے کہااور گاڑی سے اتر گ ئی-- سمعان ایک جھٹکے سے گاڑی بڑھا کر لے گیا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو نا۔۔؟؟شہرین نے سامنے بیٹھے شرجیل سے پوچھا۔۔جو ثانی آپی کا دیور تھا۔

جی کرنا چاہتا ہوں۔۔

تو ٹھیک ہے جیسے میں کہوں گی تم ویسے ہی کروگے۔۔

حور عین تمہاری یونیورسٹی میں پڑھتی ہے نا۔۔شہرین نے کچھ سوچتے ہوئے پ وچھا۔

جی ہاں۔۔اچھی لڑکی ہے وہ۔ شرجیل نے جواب دیا۔

اسے اسد بھائی کی لائف سے نکالنا ہے۔۔کچھ ایسا کرنا ہے کہ اس بھائی اسکے نام سے بھی نفرت کرے۔۔بولو تیار ہو ایسا کچھ کرنے کیلیئے--- شہرین کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ دھوڑ رہی تھی۔

لیکن۔۔شرجیل نے کچھ کہنا چاہا۔۔

بولو منظور ہے یا نہیں۔؟؟

منظور ہے۔۔شر جیل نے سوچتے ہوئے کہا۔۔بتاؤ مجھے کیا کرنا ہے۔۔شر جیل نے مرے مرے لہجے میں کہا۔۔ کبھی کبھی محبت بھی انسان سے بڑے بڑے گناہ کروا دیتی ہے۔۔

اور شہرین نے فاتحانہ نگاہوں سے نفیسہ تائی کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔جنکی نظروں میں حورعین اور حرم کیلیئے انتہا کی نفرت تھی۔۔

تو سنو پھر۔۔شہرین نے کہنا شروع کیا۔۔جیسے جیسے وہ کہہ رہی تھی شر جیل کے چہرے کا رنگ سرخ ہوتا جا رہا تھا۔

یہ تم سائنس ڈیپارٹمنٹ کے اتنے چکر کیوں لگانے لگ گئے ہو۔۔؟؟رون نے ریم کا راستہ روکتے ہوئے پوچھا۔۔

کیوں یونیورسٹی تمہارے باپ کی ہے۔۔جو میں یہاں آجا نہیں سکتا۔۔ریم نے اسے دھکہ دینے کے بعد آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

باپ کا تو پتا نہیں لیکن سائی نس ڈیپارٹمنٹ رون دی ڈون کا ہے۔۔اس میں میری مرضی کے مطابق ہوتا ہے سب کچھ۔۔

فائی نل اگزامز سٹارٹ ہونے والے ہیں۔۔کیا خیال ہے۔۔ہے کوئی کمپیٹیشن کیلی ئے تمہارے پاس۔۔۔؟؟اور ریم کی بات سن کر رون پیچھے ہٹا۔۔وہ جانتا تھا اسکے ڈیپارٹمنٹ سے مقابلہ کرنے کیلی ئے اسکے پاس ایسا کوئی سٹوڈنٹ نہیں ہے۔۔

لیول 130 پلس IQ تمہارے پاس زی ہے۔۔اس لی ئے تم جیت جاتے ہو۔۔کیونکہ اسکا ہے۔۔کوئی بھی یونیورسٹی میں اسکے مقابلے کا نہیں ہے۔۔

اور رون دی ڈون ہر کام میں جیتنے والا اس راؤنڈ میں آ کر زی اور ریم سے ہار جاتا ہے۔۔ریم نے مسکرا کر کہا۔

کبھی تو ہمارے ڈیپارٹمنٹ بھی جیتے گا۔۔رون نے امید سے کہا۔

کب۔۔اگلے جنم میں۔۔ریم پھر ہنسا وہ رون کو غصہ دلا رہا تھا۔۔

ریم تم۔۔رون نے کچھ کہنا چاہا تھا۔۔

کیاپتااب کی بار تم جیت جاؤ-- تمہارے ڈیپارٹمنٹ میں بھی ایک سٹوڈنٹ ہے ایسی-- جو کبھی ہار نہی سکتی-- ریم کہہ رہا تھا- اور رون نے اسکی نظروں کا تعاقب کیا تو اسکی نظر سیڑھیوں پر بیلا اور عرش کے ساتھ بیٹھی حرم پر پڑی تھی--

وہ لٹل لیڈی-- نو-- نیور-- رون نے فورا کہا--

اوکے تو پھر ہارنے کیلیۓ پھر سے تیار ہو جاؤ-- رون دی ڈون-- ریم اسے چڑاتا آگے بڑھ گیا--

لٹل لیڈی--- اور کمپیٹیشن-- وہ بھی زی کے ساتھ-- یہ کیسے پاسیبل ہے-- وہ سوچ رہا تھا- اور پھر وہ چھلانگے لگاتا ایک طرف کو بڑھ گیا-

نوٹس بورڈ پر انکا مڈ ٹرم کا رزلٹ چسپاں تھا۔۔وہ تو کبھی خود اپنا رزلٹ بھی دیکھنے نہیں آیا تھا۔ مگر آج اسے آنا پڑا تھا۔

حرم نور۔۔پرسنٹیج۔۔ 80 پرسنٹ۔۔وہ ایک ماہ لیٹ آئی تھی۔۔پھر اسکی پرسینٹیک باقیوں کے مقابلے میں کافی اچھی تھی۔۔

اب آئے گا مزہ۔۔رون خوش ہوتا واپس مڑا اب اسکا رخ حرم کی طرف تھا۔اور حرم کی کم بختی آگئی تھی یہ وہ نہیں جانتی تھی

گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تھی۔سمعان نے گاڑی دوبارہ سٹارٹ کی لیکن نہیں۔۔اسکو کیا ہوا اب۔۔؟؟وہ جھنجھلاتا ہوا نیچے اترا۔۔اب وہ انجن چیک کر رہا تھا۔۔دو ہی منٹ میں وہ پورا بھیگ چکا تھا۔

کیاہوا۔۔گاڑی چل رہی ہے۔تم باہر کیوں کھڑے ہو۔۔؟؟ہووووو تم گاڑی کے ساتھ ساتھ بھاگ رہے ہو۔۔؟؟ایش کو ہر چیز گھومتی نظر آرہی تھی۔

ہے سیم۔۔مجھے باہر نکالو۔۔وہ چینخ رہی تھی۔

گاڑی میں کوئی خرابی ہوگئی تھی۔۔اب وہ سٹارٹ نہیں ہونے والی تھی یہ سمعان جان چکا تھا۔۔

سمعان کو پہلے ہی غصہ آیاہوا تھااس نے ایک جھٹکا سے دروازہ کھولااور ایش کو باہر نکالا۔۔جانے وہ اتنے اسٹرونگ ہوش وحواس والی لڑکی اتنے نشے میں کیسے تھی۔۔؟؟

وہ گاڑی کو لاک کرچکا تھا۔بارش ایش کے چہرے پر گری تو اسے اور سرشار کرگئی۔

بارش ہورہی ہے۔۔ تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔ وہ بہکے بہکے قدموں سے چل رہی تھی۔

جلدی چلواب۔۔ سمعان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچااور چلنا شروع کیا۔

رکو۔۔ سیم رکو۔۔ مجھے نہانا ہے بارش میں۔۔ لیکن وہ اسکی ایک بھی نہیں سن رہا تھا۔ وہ بڑبڑائے جارہی تھی۔

سیم۔۔ ہے سیم۔۔ مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے۔۔ کچھ دیر بعد وہ بولی تھی۔ سمعان نے اسکا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔ اور اسے اندازہ ہوگیا تھا کہ واقعی اسے ٹھنڈ لگ رہی ہے۔۔ کیونکہ اسکا ہاتھ برف بن چکا تھا۔

تمہیں کس نے کہا تھا کہ اتنے چھوٹے کپڑے پہن کر جاؤ -- وہ اسکی طرف دیکھ کر گرایا۔

اتنی دیر بارش میں بھیگنے کے بعد اب اسکا نشہ اتر رہا تھا۔آس پاس کوئی ٹیک سی بھی نظر آ رہی تھی۔

ایش خاموش کھڑی تھی۔بھیگی بلی بنے۔۔اسکا سارا کانفیڈنس سارا مارشل آرٹس،اسکی باکسنگ، کنگ فو سمعان حیدر کے سامنے اڑن چھو ہو جاتا تھا۔

اسکا لباس گیلا ہو چکا تھا۔سمعان نے کچھ دیر سوچنے کے بعد اپنی جیکٹ اتاری اور اسکی سکرٹ کے نیچے ٹانگوں پر باندھی۔۔اب وہ مزید نہیں چل سکتی تھی۔سمعان نے ایک سائیڈ پہ بنے بس اسٹیشن کی طرف دیکھا اور پھر اسکا ہاتھ پکڑ کر وہاں لے گیا۔

اب وہ فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔۔

مجھے گاڑی چاہیئے ارجنٹ۔۔اسکے لہجے میں حکم تھا۔پانچ منٹ کے اندر یہاں پہنچو۔۔وہ اڈریس بتانے کے بعد فون بند کر چکا تھا۔

سیم۔۔ایش نے پکارا تھا۔اسکی آنکھیں بند ہو رہی تھیں۔

وہ اٹھ کر اسکے پاس آرہی تھی۔ گرنے لگی تھی کہ سمعان نے آگے بڑھ کر اسے پکڑا۔

مجھے نا تم بہت اچھے لگتے ہو۔۔بہت۔۔ایش نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اور مجھے تم زہر لگ رہی ہو اس وقت۔۔سمعان نے صاف گوئی سے کہا۔

پھر بھی مجھے تم بہت اچھے لگتے ہو۔۔ایش نے اسکی شرٹ کے بٹن کو ناخن سے کھرچتے ہوئے کہا۔

میں نے یہ سب تمہارے لی ئے کی ا۔۔

سب کچھ۔۔

کیا کیا۔۔۔سمعان نے چونک کر اسے دیکھا۔

اپنی گاڑی کا ایکسیڈنٹ۔۔

اور سمعان حیران رہ گیا تھا۔وہ جانتا تھا کہ ایش عام لڑکی نہیں جسکی گاڑی کا آسانی سے ایکسیڈنٹ ہو جائے--

پر کیوں۔۔

کیونکہ میں تم کو اپنے سامنے دیکھنا چاہتی تھی۔۔ ہر وقت۔۔ بس اس لیئے-- وہ بہکی بہکی سی بتا رہی تھی۔۔ جب انسان اپنے آپ میں نہیں ہوتا تو اسکے اندر جو کچھ ہوتا ہے سب بتا دیتا ہے۔۔

اور سمعان اسکی دیوانگی پر حیران ہوا تھا۔ وہ جو خود عام نہیں تھی بھلا اسکا عشق کیسے عام سا ہو سکتا تھا۔

یہاں بیٹھ جاؤ-- سمعان نے اسے ویٹنگ چی ئی رز پر بٹھایا۔

اونہوں۔۔ مجھے تمہارے ساتھ رہنا ہے۔۔ وہ کہہ رہی تھی جبکہ سمعان سوچ رہا تھا کہ کیسے اس سے پیچھا چھڑوائے-- یہ لڑکی اسکے کام میں رکاوٹ بن رہی تھی۔ اسکا ذہن بٹھکا رہی تھی۔

تبھی اچانک وہاں ایک بلیک گاڑی آکر رکی تھی۔۔اسکے اندر سے ایک لڑکا اترا تھا۔۔سمعان اسکو نہیں جانتا تھا۔۔

ایش۔۔۔وہ ایش کی طرف بڑھا۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔؟؟وہ شاید ایش کو جانتا تھا۔۔اور پھر ایش کی حالت دیکھ وہ غصہ سے سمعان کی طرف بڑھا۔

کیا کیا ہے تم نے اسکے ساتھ۔۔؟؟وہ اسکا گریبان پکڑنے والا تھا کہ سمعان نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔

نہیں جناب۔۔اسکو نہیں چھوتے۔۔سمعان نے اسکا ہاتھ جھٹکا۔۔

تم اسکے ڈرائیور ہو نا۔۔؟؟شاید وہ سمعان کو جانتا تھا۔۔وہ ڈرائیور کہیں سے بھی نہیں لگتا تھا۔۔وہ سمعان سے مرعوب ہوا۔

ہمم۔۔۔بد قسمتی سے۔۔سمعان نے جواب دیا۔

میں اسکا کزن ہوں مائک۔۔وہ بتا رہا تھا۔۔

اٹھو ایش۔۔وہ اب ایش کو اٹھا رہا تھا۔۔

سیم۔۔مجھے سیم کے ساتھ جانا ہے۔۔وہ بند آنکھیں کی ئے بول رہی تھی۔۔شاید وہ جان گ ئی تھی کہ جو شخص اسے اٹھا رہا ہے وہ سمعان نہیں۔۔

گھر چلو۔۔ایش۔۔اپنی حالت دیکھو۔۔مائک اسے پکڑ کر گاڑی تک لے گیا۔۔

سیم۔۔۔سیم۔۔وہ پکار رہی تھی۔۔جبکہ سمعان خاموش کھڑا رہا۔اسکا ایش پر کوئی حق نہیں تھا۔ پتا نہیں اسکو کچھ محسوس ہوا یا نہیں لیکن ایش مسلسل اسے پکار رہی تھی۔اور پھر مائک نے اسے گاڑی میں بٹھایا اور فٹ سے گاڑی بھگا کر لے گیا۔۔

سمعان وہیں کھڑا رہ گیا تھا۔۔کچھ دیر بعد وہیں پر ایک اور لمبی سے گاڑی آ کر رکی تھی۔۔سمعان اسکی طرف بڑھا۔۔گاڑی میں سے ایک لڑکا اترا تھا اس نے سمعان کو سلیوٹ کیا۔۔

سوری سر۔۔۔تھوڑا لیٹ ہو گیا۔۔

اٹس اوکے۔۔سمعان کہتا گاڑی میں بیٹھا لڑکے نے دوبارہ بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کی اور کچھ دیر بعد بارش اکیلی اسی سڑک پر برس تھی جہاں ایش اور سمعان کی خوشبو تھی۔

حرم کو ہوش آگیا تھا۔۔سارے سٹوڈنٹس اسکے ارد گرد جمع تھے۔۔وہ کافی ریلیکس تھی۔شاید میڈیسن کا اثر تھا۔۔وہ پر سکون نظر آرہی تھی۔

کیا ہوا تھا حرم تمہیں۔۔عرش نے اسکے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

پتا نہیں۔۔مجھے کچھ یاد نہیں۔۔حرم نے جواب دیا۔

اب کیسا فیل کر رہی ہو سسٹر؟؟واصے نے پوچھا۔

ٹھیک ہوں۔۔وہ مسکرائی۔

حرم ریم۔۔

پلیز اسکا نام مت لو۔۔ عرش کچھ کہنے والی تھی لیکن حرم نے اسکی بات کاٹ دی۔

ہیلو لٹل لیڈی۔۔رون نے اندر جھانکا۔۔

ہائے-- حرم مسکرائی-- جو ہوا وہ اسے برا خواب سمجھ کر بھول جانا چاہتی تھی۔

وہ ایک مزاق تھا لٹل لیڈی۔۔

اتنا برا مزاق نہیں کرتے رون۔۔مجھے ہارٹ اٹیک بھی ہو سکتا تھا۔

میں نے اس سے بھی خطرناک پرانک کی ئے ہیں-- جمی سے پوچھ لو-- رون نے جمی کی طرف اشارہ کیا-

وہی مزاق کسی اور جگہ پر کر لیتے تو مجھے برا نہیں لگتا-- لیکن عبادت کے وقت نہیں-- مجھے تم پر نہیں رومان شاہ پر افسوس ہو رہا ہے--

ویٹ آمنٹ لٹل لیڈی-- ریم-- ریم کو تو پتا بھی نہیں تھا- وہ تو وہاں پر تبھی آیا تھا-- رون نے بتایا-

اور حرم نے چونک کر اسے دیکھا--

ہاں حرم رون سچ کہہ رہا ہے۔۔ ریم کی کوئی غلطی نہیں تھی۔۔ تم نے بلاوجہ اسے تھپڑ مارا۔۔ عرش نے کہا۔۔

اووہ۔۔ حرم نے اپنا سر پکڑ لیا۔۔ یہ کیا کر دیا میں نے۔۔

اٹس اوکے حرم۔۔ تم ٹینس مت ہو۔۔

یہ تمہارے لیۓ-- بیلا نے آگے بڑھ کر ایک سرخ اور سیاہ رنگ کا دھاگا اسکی کلائی پر باندھا۔۔

میں نے منت مانی تھی۔۔ بیلا نے بتایا۔۔

تھینک یو۔۔ حرم مسکرائی--

تبھی فرہاد اندر داخل ہوا۔۔

ہمیں چلنا چاہی ئے-- عرش نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔اور ہاں صبح یونیورسٹی آجانا۔۔وہ سب جانے کیلی ئے اٹھے۔۔

تھوڑی دیر میں کمرہ خالی ہو چکا تھا۔ سبھی سٹوڈنٹس جا چکے تھے۔

فرہاد چلتا ہوا اسکے قریب آیا۔۔وہ جو بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی اسے دیکھ کر سیدھا ہوئی۔

وہ اسکے پاس ہی بیٹھ چکا تھا۔

کیسی طبیعت ہے اب۔۔؟؟فرہاد نے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے پوچھا۔

بہتر ہے۔۔وہ مسکرائی--

لگتا ہے میری جان لینے کا ارادہ ہے تمہارا۔۔فرہاد نے کہا اور حرم نے چونک کر اسے دیکھا۔

ایسا کیوں کہہ رہے ہیں آپ ہادی۔۔میں ایسا کیوں چاہوں گی۔۔حرم کی آواز بھرا گئی-

اووووہو۔۔۔رونا مت پلیز۔۔ میں مزاق کر رہا تھا۔

مجھے پتا نہیں چلتا کہ کیا ہوتا ہے۔۔جب ایسی کوئی سچویشن ہوتی ہے تو میرا دل کرتا ہے کہ میں کہیں چھپ جاؤں-- مجھے کچھ بھی نظر نا آئے-- میرا دل کرتا ہے میں آنکھیں بند کر لوں اور بس سو جاؤں-- وہ بتا رہی تھی۔۔

ہمم۔۔ تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے حرم۔۔ تمہیں حالات کا مقابلہ کرنا چاہیئے-- سچویشن کو فیس کرنا چاہیئے-- فرہاد نے اسکا ہاتھ سہلاتے ہوئے کہا۔

میں کوشش کرتی ہوں ہادی۔۔پر نہیں ہو پاتا۔۔

پرامس کرو کہ نیکسٹ کبھی تم اپنے دماغ کو اپنے اوپر حاوی نہیں ہونے دو گی۔۔تم بھاگو گی نہیں۔۔ حالات کو فیس کرو گی۔۔بی اسٹرونگ حرم۔۔فرہاد نے اس سے کہا۔۔

ہمم۔۔۔حرم نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

نہیں پرامس کرو۔۔ فرہاد نے ہاتھ آگے بڑھایا۔

اوکے۔۔ حرم نے مسکراتے ہوئے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔

گڈ گرل۔۔۔ فرہاد بھی مسکرایا۔۔ وہ اسکو نہیں بتا سکتا تھا کہ وہ پچھلے 4 گھنٹوں سے کیسے سلگ رہا تھا۔۔

ہم گھر کب جائیں گے۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔۔

کچھ دیر بعد۔۔

کیاہوامیری بچی کو۔۔اچانک آپااندر آئیں-- ہائے کیاہو گیا۔۔؟؟اسکے ساتھ ہی شانواور بخش بابا بھی اندر آئے--

فرہاد وہاں سے اٹھ گیا۔۔

میں ٹھیک ہوں آپا۔۔ حرم نے مسکرا کر جوب دیا۔

آپکو تو بخار ہے بھابھی۔۔ شانو نے اسکی پیشانی چھو کر کہا۔۔

جی وہ بس تھوڑی سی ٹھنڈ لگ گئی تھی۔۔

میں ابھی آتا ہوں کچھ پیپرز پر سائن کرنے ہیں۔۔پھر گھر چلیں گے۔۔فرہاد نے کہا اور باہر نکل گیا۔۔پیچھے وہ تینوں فکر مندی سے حرم کو دیکھ رہے تھے۔

میں نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا۔۔وہ مجھے غلط سمجھ رہی ہے رون۔۔تم جانتے ہو۔۔رون اسکے پاس آیا تھا اس نے ہی ریم کو خبر دی تھی کہ حرم اب ٹھیک ہے۔

اٹس اوکے ریم۔۔لیو اٹ۔۔

نو۔۔آئی کانٹ۔۔میں نہیں چھوڑ سکتا۔۔

کس کی بات کر رہے ہو تم ریم۔۔رون چونکا۔۔

میں اسے نہیں چھوڑ سکتا۔۔اسکا خیال دل سے جاتا ہی نہیں۔۔میں اس سے جتنا دور جانا چاہتا ہوں اسکا مسکراتا چہرہ مجھے دور نہیں جانے دیتا۔۔پتا نہیں کیا چیز ہے ایسی اس میں جس نے مجھے اس سے باندھ دیا ہے۔۔

ریم۔۔۔ہوش کرو۔۔رون نے اسے کندھے سے پکڑ کر جھٹکا۔۔

وہ سمجھ رہی ہے میں نے یہ سب کیا ہے۔۔وہ میری وجہ سے ہاسپٹل میں ہے۔۔مجھے سکون نہیں مل رہا رون۔

ریم بس کرو۔۔وہ ٹھیک ہے۔۔رون نے سے گلے لگایا۔۔

مجھے سکون نہیں مل رہا۔۔وہ مسلسل بڑبڑا رہا تھا۔۔

ریم اٹھو۔۔چلو میرے ساتھ تمہیں اس سے ملوا کر لاتا ہوں۔۔رون نے اسے اٹھایا۔

وہ نہیں ملے گی مجھ سے۔۔

وہ ملے گی ریم۔اسے سچ پتا چل چکا ہے۔۔

کیا واقعی۔۔؟؟وہ چونکا۔

ہاں۔۔آؤ تمہیں لٹل لیڈی سے ملواتا ہوں۔۔ جس نے آج ریم کو سرِ عام تھپڑ مارا۔۔ قسم سے مزہ آگیا۔۔

کاش کوئی ویڈیو بنا رہا ہوتا اس وقت۔۔رون جاگ اٹھا تھا۔۔

بہت کمینے ہو تم رون۔۔ریم نے اسے غصے سے گھورا۔

وہ تو میں ہوں ہی۔۔رون کہ اس بات پر دونوں کا قہقہہ ابھرا۔۔۔

جب وہ ہاسپٹل پہنچے تو انہیں ریسیپشن سے پتا چلا کہ حرم کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔

لگتا ہے تیری قسمت میں آج اس سے بات کرنا نہیں لکھا۔۔رون نے مسکرا کر کہا۔

ہمم۔۔۔ٹھیک کہہ رہے ہو تم۔۔بات کرنا لکھا ہوتا تو صبح ہی ہو جاتی بات۔

ہاں اور تمہیں تھپڑ نہیں پڑتا ریم۔۔

تم انتہا کے کمینے ہو رون۔۔بس کر جاؤ اب۔۔پہلی بار کسی سے تھپڑ پڑا ہے زندگی میں۔۔
براداشت کرنا پڑتا ہے اتنا مشکل ہو رہا ہے۔۔اور تم بار بار یاد دلا رہے ہو۔۔

بیٹا۔۔وہ سین ہی کمال کا تھا۔۔اور تم فکر نا کرو۔۔ایک دن میں ہزار بار تمہیں یاد دلایا کروں گا۔۔
رون نے خباثت سے مسکراتے ہوئے کہا اور ریم بس اسے گھور کر رہ گیا۔

حرم کا موبائل کب سے بج رہا تھا۔۔وہ لیٹی ہوئی تھی۔۔ مسلسل ہونے والی بیل کی وجہ سے اسے اٹھنا پڑا۔۔

کوئی اجنبی نمبر تھا۔۔حرم نے کال ریسیو کی۔

پر آگے سے کوئی بولا ہی نہیں۔۔

ہیلو۔۔ہیلو۔۔وہ مسلسل بول رہی تھی۔۔پھر آگے سے کسی نے کال ڈراپ کر دی۔۔

اب کیسی طبیعت ہے۔۔اسی نمبر سے میسج آیا۔۔

حرم سمجھ گ ئی کہ ک وئی ی ونیور سٹی کا سٹوڈنٹ ہی ہے۔

میں ٹھیک ہوں۔۔ حرم نے سمائ ل کے ساتھ ریپلائ ے کی ا۔۔

تھنک گاڈ۔۔ اگین میسج آیا۔۔

آپ کون۔۔۔؟؟ وہ اب پوچھ رہی تھی۔۔

#داستان_محبت۔۔۔ کافی دیر بعد رپلائ ے آیا تھا۔۔

وہ محبت کے نام پر گنگ رہ گ ئی--اب وہ کچھ بھی نہیں بول سکتی تھی۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔

ایش کی آنکھ اگلے دن ٹن ٹن کی آواز پر ہی کھلی تھی۔۔جو اسکے گھنٹے سے ابھرتی تھی۔۔

اس نے روزانہ کی طرح چھلانگ لگا کر اٹھنا چاہا۔۔ لیکن پھر ایک زار دار چکر کی وجہ سے واپس بیٹھ گ ئی-- اسکا سر بھاری ہو رہا تھا۔۔

وہ مشکل سے اٹھی تھی اور پھر بیل کا بٹن آف کیا۔۔

کیا ہوا ہے مجھے۔۔اسے سب کچھ گھومتا دکھائی دے رہا تھا۔۔

بالآخر کچھ دیر زہن پر زور دینے کے بعد اسے سب یاد آنے لگا۔وہ سمعان کے پاس کھڑی تھی۔۔۔ اسکی شرٹ پکڑ کر۔۔انتہائی قریب۔۔۔وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔۔

کیا کیا کرتی رہی میں رات۔۔؟؟اسکا سارا نشہ ہرن ہو چکا تھا۔

افففف۔۔۔توبہ۔۔اب اسے سب یاد آرہا تھا۔

یہ کیا کر دیا میں نے۔۔اب اسکا سامنا کیسے کرونگی۔۔

سوچ ایش کچھ سوچ۔۔وہ اب کپڑے نکال رہی تھی۔

ماسٹر سائی چن سے بات کرتی ہوں جاکر۔۔وہ سوچ رہی تھی۔۔

ہے لٹل لیڈی۔۔کیسی ہو۔۔؟؟رون نے حرم کے پاس جاکر پوچھا۔۔

اور حرم حیران ہوئی-- وہ حال پوچھ رہا تھا۔۔مطلب کچھ گڑبڑ تھی۔۔ یعنی وہ حال خراب کرنے کا سوچ رہا تھا۔

تم ہمیں سکون سے جینے کیوں نہیں دیتے۔۔؟؟جب دیکھو جہاں دیکھو ٹپک پڑتے ہو۔۔اس سے پہلے کہ حرم کوئی جواب دیتی بیلا نے اسکی طبیعت صاف کی وہ ابھی اپنی سیلری کو نہیں بھولی تھی۔

ششش چپ۔۔جب دو زہین لوگ بات کر رہے ہوں تو درمیان میں کچ کچ نہیں کرتے۔۔رون نے اسکے سر پر تھپڑ مارا۔۔جبکہ حرم کو تو حیرانی ہو رہی تھی۔

تو مس لٹل لیڈی کیا پرسینٹیج ہے تمہاری مڈ ٹرم کے رزلٹ میں۔۔؟؟

کیوں کیا تم نے اس میں بھی کوئی چکر چلانا ہے۔۔ یا حرم کی پرسینٹیج کو اپنی بنانا ہے۔۔ عرش نے پوچھا۔۔

افففف توبہ۔۔ تم لڑکیاں کتنا دماغ کھاتی ہو نا۔۔ جو پوچھ رہا ہوں جس سے پوچھ رہا ہوں بس وہ

جواب دے۔۔

80%

حرم نے جواب دیا۔

ہممم۔۔ گڈ۔۔ تو ریڈی ہو جاؤ۔۔ نیکسٹ فائی نل اگزامز میں تم نے

95%

لینے ہیں۔۔

واٹ۔۔ حرم کا دماغ گھوما۔۔

میں نے ریڈی ہو جاؤ -- تمہارا کمپیٹیشن سٹارٹ ہونے لگا ہے۔۔اس یونیورسٹی کی سب سے ذہین لڑکی زی سے میں اناؤنس کرنے جا رہا ہوں۔۔رون دی ڈون اپنی بات سناتا چھلانگیں لگاتا آڈیٹوریم کی طرف بڑھ گیا۔

واٹ۔۔ یہ ہو کیا رہا ہے۔۔کیسا کمپیٹیشن۔۔اور میں کیوں کروں گی کمپیٹیشن۔۔؟؟جبکہ عرش اور بیلا نے افسوس سے حرم کی طرف دیکھا تھا۔۔وہ ہارنے والی تھی وہ بھی زیشا سے۔۔جس سے آج تک کوئی جیت نہیں پایا تھا۔۔

تم دونوں مجھے کچھ بتاؤ گی-- ایسے کیوں دیکھ رہی ہو مجھے۔۔؟؟حرم نے دونوں کو اپنی طرف تکتا دیکھا تو پوچھا۔

چلو ابھی پتا چل جائے گا۔۔بیلا نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا۔۔اور آڈیٹوریم کی طرف بڑھ گئیں--

----

ہیلو حور عین۔۔ کیسی ہو۔۔؟؟ شرجیل اسکے ڈیپارٹمنٹ ٹپک گیا تھا۔

حور عین نے چونک کر اسے دیکھا۔۔ بیشک اسد نے اسے میرا خیال رکھنے کو کہا تھا لیکن یہ کچھ زیادہ ہی چکر لگا رہا ہے۔

اسلام علیکم شرجیل بھائی--- میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں۔؟؟

میں بھی ٹھیک ہوں۔۔ وہ میں پوچھنے آیا تھا کوئی پرابلم تو نہیں۔۔

ہم بعد میں ملتے ہیں حور عین۔۔اسکی فرینڈ نے وہاں سے اٹھتے ہوئے کہا۔

نہیں سب ٹھیک ہے۔۔حو عین کو اسکے جانے پر غصہ آیا۔۔اب یہ شخص پکائے گا مجھے۔

کیا میں یہاں بیٹھ جاؤں--؟؟

جی بیٹھ جائیں-- حور عین نے زبردستی مسکرا کر کہا ورنہ دل تو کر رہا تھا کہ نا کر دے۔

اور اگے تیس منٹ وہ وہاں سے ہلا نہیں تھا۔۔مجبوراً حور عین کو ہی لیکچر کا کہہ کر اٹھنا پڑا۔۔

اور شرجیل کتنا غلط کرنے جارہا تھا وہ جانتا تھا لیکن وہ خاموش تھا۔ یا مجبور۔۔

جیسے کہ آپ سب جانتے ہیں کہ ہر دفعہ فائی نل ایگزامز میں بزنس اور سائی نس ڈیپارٹمنٹ کا کمپیٹیشن ہوتا ہے۔۔ رزلٹ میں جس ڈیپارٹمنٹ کے سٹوڈنٹ کی پرسینٹیج ہائی ہوتی ہے وہ ڈیپارٹمنٹ ونر ہوتا ہے۔۔ رون مائک ہاتھ میں پکڑے بول رہا تھا۔ دونوں ڈیپارٹمنٹس کے سٹوڈنٹس وہاں اکھٹے ہو چکے تھے۔۔

اور ہر دفعہ بزنس ڈیپارٹمنٹ ہی جیتتا ہے رون۔۔ کسی نے ہجوم میں سے چلا کر کہا۔

وہ اس لیۓ کہ بزنس ڈیپارٹمنٹ کے زی کا آئی کی ویلیول بہت ہائی ہے-- لیکن اس بار مجھے امید ہے کہ ہم نہیں ہاریں گے۔۔

اچھاتواس بار کس کولارہے ہو کمپیٹیشن کیلیئے-- ؟؟ بزنس ڈیپارٹمنٹ کے ایک سٹوڈنٹ نے پوچھا۔

اسٹیج پر رون کے پیچھے ریم اور زی بھی تھے۔۔دو کھلاڑی تھے۔۔ریم اور رون۔۔اور دو مہرے تھے ایک زی اور دوسرا ابھی وہاں نہیں تھا۔

سائینس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اب کی بار زی سے کمپیٹیشن کرے گی حرم نور۔۔۔رون نے کہا۔پورے سائینس ڈیپارٹمنٹ کے سٹوڈنٹس نے زبردست ہوٹنگ کی جبکہ حرم۔۔اسکا تو رنگ اڑ گیا تھا۔۔اسکا خیال تھا کہ رون مزاق کر رہا ہے۔۔ لیکن اس نے تو دھماکہ کر دیا تھا۔

زی نے چونک کر حرم کو دیکھا۔۔اسے نہیں پتا تھا کہ اب کی بار اسکا مقابلہ حرم نور سے ہوگا۔ایک نظر دیکھنے کے بعد اس نے چہرہ نخوت سے موڑ لیا۔۔ کتنی نفرت تھی اسکی نگاہوں میں حرم کیلیئے یہ حرم دیکھ چکی تھی۔

نو۔۔نیور۔۔میں ایسانہیں کرونگی۔۔ بالکل بھی نہیں۔۔میری مرضی پوچھے بناوہ میرانام کیسے لے سکتاہے۔۔ حرم نے غصے سے کہااور واپسی کیلی ئے قدم بڑھادی ئے--

مس نور۔۔میں نے سناہے مشرق والے کوئی کام ادھورانہیں چھوڑتے۔۔اچانک مائیک میں رومان کی آواز گونجی۔حرم کے قدم رکے۔سب نے مڑکر حرم کودیکھا۔

یہ سب رومان ہی کروارہاتھا۔۔اس نے ہی رون کو حرم کااشارہ دیاتھا۔آڈیٹوریم میں خاموشی چھائی تھی۔

میری مرضی جانے بنامیرانام کمپیٹیشن کیلی ئے دیناغلط بات ہے۔۔وہ کہہ رہی تھی۔۔

آپ کمپیٹیشن میں پارٹیسپیٹ نہی کرنا چاہتی تو کوئی بات نہی لیکن اس وقت آپکو یہاں آنے پڑے گا۔۔اٹس اے رول۔۔رومان نے سنجیدہ سے لہجے میں کہا۔۔کیونکہ وہ جانتا تھا حرم رولز بریک نہیں کرتی۔

سارے سٹوڈنٹس کبھی حرم کو تو کبھی رومان کو دیکھ رہے تھے۔

وہ مرے مرے قدم اٹھاتی اسٹیج کی طرف بڑھی۔۔سائنس ڈیپارٹمنٹ والوں نے ایک بار پھر ہوٹنگ کی۔۔انہیں بھی اس بار تھوڑی امید بندھی تھی کہ شاید اس بار وہ مقابلہ نا ہاریں۔۔مگر ایسا تب ہوتا نا جب زی کسی کو جیتنے دے۔

تو تم مجھ سے کمپیٹیشن کرو گی۔۔زی نے اسکے پاس آکر مزاق اڑاتے لہجے میں کہا۔

میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔حرم نے صاف لہجے میں کہا۔

ہاہاہا۔۔ مطلب لڑے بنا ہی ہار مان لی۔۔ زی کا قہقہہ ابھرا۔

میں یہاں پڑھنے آئی ہوں۔۔ لڑنے نہیں مس زیشا۔۔ وہ کہہ رہی تھی۔۔

آلرائیٹ۔۔ کبھی سوچنا بھی مت کہ تم زی کا مقابلہ کر سکتی ہو۔۔ زی نخوت سے کہتی واپس روما ن کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔

Are you ready Zee

رون نے زی سے پوچھا۔

Always ready..

زی نے خوبصورت مسکراہٹ چہرے پر سجا کر کہا۔

And you miss Haram noor..?

اس سے پہلے حرم ناکرتی رون بے خود ہی کہہ دیا

Yes she is ready..

اور پورا ہال ایک بار پھر تالیوں اور ہوٹنگز سے گونج اٹھا۔۔

میں ڈین سے کمپلین کروں گی۔۔ وہ ایسا نہیں کر سکتا۔۔ مجھے یہ کمپیٹیشن نہیں کرنا۔۔ مجھے اپنا تماشہ نہیں بنوانا۔۔ حرم تپی ہوئی تھی۔

ایسا تب ہو گا نا جب وہ تمہیں ڈین کے آفس تک جانے دے گا۔ بیلا نے کہا۔

اور ایسا سوچنا بھی مت۔۔ تمہیں ہر حال میں یہ کمپیٹیشن جیتنا ہے۔۔روون جانے کہاں سے ٹپک پڑا تھا۔

میں یہ کمپیٹیشن نہیں کر رہی۔۔ حرم نے صاف جواب دیا۔

اگر تم ہاری۔۔تو وہ بلڈنگ دیکھ رہی ہو نا۔۔روون سے سب سے اونچی بلڈنگ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔۔

تمہیں وہاں لے جا کر دھکا دے دونگا۔۔ سمجھ آئی-- وہ اسکی بات سنے بنا۔۔اپنی سناتا یہ جا وہ جا۔

کیا مصیبت ہے یار۔۔ حرم روہانسی ہوئی۔

ریلیکس ہو جاؤ حرم۔۔کچھ سوچتے ہیں۔۔

ڈین سے نہیں کسی اور سے تو مل ہی سکتی ہوں نا۔۔ حرم نے سوچا۔۔اور پھر کچھ دیر بعد وہ پروفیسر جوزف کے سامنے تھی۔

مجھے یہ کمپیٹیشن نہیں کرنا پروفیسر۔۔وہ سب کچھ بتانے کے بعد بولی تھی۔

ہممم۔۔۔ایسا لگ رہا ہے جیسے وقت ایک بار پھر سے لوٹ آیا ہے۔۔

میں کچھ سمجھی نہیں۔۔۔ حرم نے پروفیسر کی بات سننے کے بعد کہا۔

چھبیس سال پہلے بھی ایک ایسا ہی کمپیٹیشن ہوا تھا۔۔سائنس اور بزنس ڈیپارٹمنٹ کے درمیان۔۔سائنس ڈیپارٹمنٹ کی پارٹیسپیٹر تب بھی ایک لڑکی تھی ایک پاکستانی لڑکی۔۔فرق صرف یہ تھا کہ بزنس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یونیورسٹی کا سب سے وجیہہ ،امیر اور زہین سٹوڈنٹ تھا۔۔عالم شاہ۔۔جس کا دماغ ہمیشہ ساتویں آسمان پر رہتا تھا۔

پھر کیا ہوا پروفیسر۔۔؟؟حرم نے پوچھا لیکن وہ سمجھی نہیں تھی کہ پروفیسر اسے یہ سب کیوں بتا رہے ہیں۔۔

اور پھر عالم شاہ کمپیٹیشن میں اس نازک سی لڑکی سے ہارنے کے ساتھ ساتھ اپنا دل بھی ہار گئے تھے۔۔اور پھر یہاں سے ایک داستانِ محبت شروع ہوئی تھی۔۔

لیکن پروفیسر مجھے نا تو کوئی داستان لکھنی ہے اور نا کوئی کمپیٹیشن کرنا ہے۔۔مجھے دونوں چیزوں میں انٹرسٹ نہیں ہے۔۔حرم جھنجھلا گئی تھی۔

ہمم۔۔۔ تو ٹھیک ہے۔۔ جاؤ نا کہہ دو۔۔ اپنے مشرق کو کمزور ثابت کر دو۔۔ جو نام چھبیس سال پہلے اس لڑکی نے بنایا تھا اسے ختم کر دو۔۔ پروفیسر نے صاف لہجے میں کہا۔

اوکے تھینکس پروفیسر۔۔۔ حرم کہتی باہر آگ ئی-- اسے قیمت پر بھی یہ کمپیٹیشن نہیں کرنا تھا۔

پورا رائل پیلس روشنیوں کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔۔ سیاہ رات میں روشنیوں سے سجا پیلس پورے غرور سے کھڑا تھا۔ اور اندر وہ شہزادہ تیار ہو رہی تھی جسکی آج بیسویں سالگرہ تھی۔۔ شہر کے سارے معزز لوگ وہاں اکٹھے ہوئے تھے۔ ایش کی ساری فرینڈز۔۔ اسکی کلاس میٹس۔۔ سب

ہی وہاں تھیں۔۔اور اسکو بس ایک شخص کا انتظار تھا۔اسی وجہ سے وہ تیار ہونے میں وقت لگا رہی تھی کہ کہیں نہیں جاکر کیک نا کاٹنا پڑے۔۔اسے دیکھے بنا وہ یہ کیسے کر سکتی تھی۔

ایش جلدی چلو سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔مسز ولیم نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

بس مام ہوگئی ہوں تیار۔۔آرہی ہوں۔۔

واؤؤؤ بیوٹی فل۔۔گاڈ بلیس یو ڈیئر۔۔مسز ولیم نے اپنی اکلوتی شہزادی کی پیشانی چومی۔

مسٹر ولیم رائل خاندان میں سے تھے۔۔اور یہ رائل خاندان کا آخری فرد تھا۔۔جسکی ایک ہی بیٹی تھی ایش ولیم۔۔

کچھ دیر بعد وہ نیچے آئی تھی۔۔ سیاہ زمین کو چھوتی سلیولیس میکسی میں ملبوس وہ واقعی رائل پرنسز لگ رہی تھی۔۔

سب کی نگاہیں سیڑھیوں کی طرف اٹھیں تھیں۔۔ وہ شہزادی کی طرح سیڑھیوں کے آغاز میں کھڑی تھی۔۔ پھر وہ نیچے اترنے لگی تھی کہ مسٹر ولیم نے اسے اشارہ کیا۔

وہ وہیں کھڑی ہوگئی-- مسٹر ولیم سیڑھیاں چڑھتے اوپر گئے-- اور اپنا بازو آگے کیا۔۔ جس میں سے ایش نے مسکراتے ہوئے اپنا دایاں بازو نکالا۔۔ اور وہ دونوں ایک خوبصورت کپل کی مانند چلتے ہوئے نیچے آئے تھے۔۔ سبھی مہمانوں نے تالیاں بجائی تھیں۔۔

ایش کھڑی سب سے دعائیں اکٹھی کر رہی تھی البتہ اسکی نظر پیلس کے جہازسازی دروازے کی طرف بار بار اٹھ رہی تھی۔ وہ ابھی تک نہیں آیا تھا۔

گہری سبز آنکھوں میں انتظار کی جوت جل رہی تھی۔۔

چلیں بیٹا۔۔ مسٹر ولیم نے اسے پکارہ انکا اشارہ کیک کی طرف تھا۔

ایش مسکاتی انکے ساتھ آگے بڑھ گ ئی۔۔ ایک مائیک تھا جسکی نظریں ایش سے نہیں ہٹ رہی تھیں۔۔

اب کس کا انتظار ہے۔۔ مسز ولیم نے اس سے پوچھا۔۔ وہ جو کنفیوژڈ سی کیک کے سامنے کھڑی تھی۔

سٹارٹ کرو ایش۔۔ مائیک نے اسکے پاس آکر کہا۔۔

ہمم۔۔اوکے۔۔ایش نے کہا۔

آخر آپ نہیں آۓ سیم۔۔ایش کا دل بجھ چکا تھا۔

وہ کیک پر جھکی۔۔ کینڈل لائیٹس کو بجھانے کیلیۓ اس نے پھونک ماری۔۔اور تبھی پیلس کا دروازہ کھلا اور وہ اندر آیا۔۔ایش کی نظر اسی طرف تھی۔۔وہ حیران رہ گئی۔۔

وہ آگیا تھا۔۔بلیک جینز اور وائٹ شرٹ پہنے۔۔ہلکی ہلکی داڑھی اسکے چہرے کو اور خوبصورت بنا رہی تھی۔

ایش کو لگا اچانک ہر طرف اجالہ پھیل گیا ہو۔۔سب مکمل ہو چکا تھا۔۔اسکی سبز آنکھوں کی چمک ایک دم بڑھ گ ئی تھی۔۔وہ آگے نہیں آیا تھا بلکہ دروازے کے پاس کھڑے نوکروں کی فوج کے پاس کھڑا ہو گیا تھا۔

تھینک یو۔۔ایش نے زیرِ لب کہا تھا۔۔وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

اور پھر اس نے کیک کاٹا۔۔ہر طرف سے ہیپی برتھ ڈے کی پکار سنائی دے رہی تھی۔

ایش نے باری باری سب کو کیک کھلایا تھا۔۔شدید خواہش کے باوجود وہ بھی وہ اسکی طرف نہیں بڑھ سکی۔۔

میوزک سٹارٹ ہو چکا تھا۔۔سارے کپلز اکٹھے ہو چکے تھے۔۔

لیٹس ڈانس۔۔ مسٹر ولیم نے ایش کی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔

آفکورس ڈیڈ۔۔ایش نے مسکراتے ہوئے ہاتھ تھاما۔۔

ہونہہ۔۔فرنگیوں کے چونچلے۔۔ سمعان نے غصے سے سوچا۔۔

اتنا کافی تھا۔۔وہ واپس جانے کیلیئے دروازے کی طرف بڑھا۔۔

ایش نے اسے جاتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔۔

ویٹ اے منٹ ڈیڈ۔۔میں ابھی آئی-- وہ اپنا ہاتھ چھڑاتی اپنی میسکی کو سھنبالتی اسکے پیچھے بھاگی۔۔

سیم۔۔رکیں۔۔پلیز۔۔وہ گیٹ کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔اسکی آواز سن کر رکا۔

اتنی بھی جلدی کیا ہے جانے کی۔۔ابھی تو میں آپ سے ملی بھی نہیں۔۔وہ بھاگتے ہوئے آئی تھی۔۔تنفس کی رفتار تیز ہو چکی تھی۔۔

سمعان اسکی طرف دیکھنے سے گریز کر رہا تھا۔۔اسکی گردن اور کانوں میں چمکتے ڈائی منڈز سے زیادہ اسکی آنکھوں کی چمک اور ہونٹوں کی مسکراہٹ اسے اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔ایمان ڈگمگانے کا پورا انتظام کر رکھا تھا ایش نے۔۔اور سمعان کو اپنا ایمان بہت پیارہ تھا۔

ویسے تھینک یو۔۔آپ آگئے-- میری خاطر۔۔

میں یہاں آ کے لی ئے نہیں آیا ایش ولیم۔۔لہجے میں بلا کی کاٹ تھی۔۔

تو پھر۔۔ایش حیران ہوئی--

مجھے میری سیلری چاہی ئے--- میں اپنی سیلری لینے آیا ہوں۔۔وہ سپاٹ سے لہجے میں بولا تھا۔۔

ایش کے دل کو ایک دھچکہ لگا تھا۔اسے اس جواب کی امید نہیں تھی۔۔

میں نے سوچا آج شہزادی کا جنم دن ہے۔۔نوکروں میں خاص تحائف بانٹے جارہے ہونگے۔۔تو میں بھی اپنی سیلری لے آتا ہوں۔۔جانے کیوں اسکا لحظہ اتنا تلخ ہو جاتا تھا۔

تین مہینے ہوگ ئے ہیں سیم ۔۔آپکی سیلری کبھی لیٹ نہیں ہوئی-- اس بار بھی نہیں ہو گی۔

آپ ویٹ کریں میں لے کر آتی ہوں۔۔ شہزادی کی آنکھوں کی چمک غائب ہو چکی تھی۔۔

آنکھوں میں نمی ابھری تھی جسے چھپانے کیلی ئے وہ واپس مڑی۔۔

رہنے دو۔۔ صبح دے دینا۔۔ابھی تم اپنی پارٹی انجوائے ک رو۔۔

ایش کے قدم رکے تھے۔۔

ویل،ہیپی بر تھ ڈے۔۔میں کوئی گ فٹ نہیں لایا۔۔کیونکہ میرے پاس پیسے نہیں تھے۔۔اور

ناہی نوکروں کا حق بنتا ہے کہ وہ مالک کو گفٹ دیں۔۔۔وہ سادھے سے لہجے میں کہہ رہا تھا لیکن

ایش کا اسکا سادھا سا لہجہ بھی چبھ رہا تھا۔۔

تھینکس۔۔ایش مڑی۔۔اور زبردستی مسکرا کر کہا۔۔پھر وہ بنا کچھ بولے آگے بڑھ گ ئی--

روشنیوں کی شہزادی روشنیوں میں گم ہونے جا رہی تھی۔اب اسکی چال میں وہ جوش نہیں تھا۔۔

وہ تھکی تھکی سی آگے بڑھ گ ئی-- سمعان جان چکا تھا وہ اپنے آنسوں صاف کر رہی تھی۔۔

وہ اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔۔جانے کیوں وہ دھندلی دھندلی سی نظر آ رہی تھی۔۔شاید اسکی آنکھوں

میں کچھ چلا گیا تھا۔۔جسکی نمی اسکی آنکھوں میں ابھر رہی تھی۔۔

تمہارے لی ئے وہی دنیا ٹھیک ہے ایش۔۔وہ جلتی آنکھوں سمیت بولا تھا۔۔اور پھر سر جھٹک کر

گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔۔

مجھے یہ کمپیٹیشن ہرگز نہیں کرنا۔۔وہ گاڑی میں بیٹھی فرہاد کو سنا رہی تھی۔۔

مجھے اپنا تماشہ نہیں بنوانا ہادی۔۔کوئی میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتا۔۔وہ فرہاد کو سب کچھ بتا چکی تھی۔۔

لیکن اس میں برائی ہی کیا ہے۔۔فرہاد نے گاڑی چلاتے ہوئے پوچھا۔

برائی ہے۔۔ برائی کیوں نہی ہے۔۔سائنس اور بزنس ڈیپارٹمنٹ کا کوئی کمپیٹیشن نہیں بنتا۔۔آپکو پتا بھی ہے سائنس کتنی مشکل ہے۔۔

ہاں مجھے کیا پتا بھئی۔۔ فرہاد نے اسکی بات دہرائی۔۔

اتنی مشکل سٹڈی۔۔آپکو کیا پتا۔۔

واقعی مجھے کیا پتا۔۔ فرہاد نے سر ہلا یا۔۔

اوپر سے اتنے مشکل پریکٹکلز ہوتے ہیں۔۔ہادی آ کو کیا پتا۔

اور فرہاد نے مشکل سے اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی۔۔۔

آپکو پتا بھی ہے سائی نس میں ہوتا۔۔۔وہ اسکی طرف دیکھ کر بول رہی تھی اور پھر اچانک خاموش ہو گ ئی۔۔ شاید اسے کچھ یاد آ گیا تھا۔

وہ ایک ایم بی بی ایس ڈاکٹر جو کہ اسپیشلائی زیشن کر رہا تھا اسے کہہ رہی تھی آپکو سائی نس کے بارے میں کیا پتا۔۔

ہاں بھ ئی-- مجھے کیا پتا سائی نس میں کیا ہوتا ہے-- فرہاد کے لہجے میں شرارت تھی--

وہ میں بھول گ ئی-- تھی-- کہ آپ-- حرم سے بولا نہیں جا رہا تھا--

ہاہاہاہا-- فرہاد کا قہقہہ گونجا-- کمال ہے-- ویسے تم ٹھیک کہہ رہی ہو حرم مجھے بالکل بھی سائی نس کا نالج نہیں ہے--

اسکی لہجے میں چھپی شرارت کو حرم بھانپ چکی تھی--

ویری فنی-- اسکے قہقہہ لگانے پر حرم نے منہ پھلاتے ہوئے چہرہ دوسری جانب کر لیا-- اور فرہاد کو روٹھی روٹھی حرم پر بے پناہ پیار آرہا تھا-- وہ ناراض ہو گ ئی تھی-- اب وہ اسے گھر جا کر ہی منا سکتا تھا--

----

اگلے دن سمعان نہیں آیا تھا۔۔ایش نے بھی اسے کال نہیں کی۔۔وہ رات کو اسکی نازک سی فیلنگز کو اتنی بری طرح ٹھیس پہنچا چکا تھا۔۔وہ رات کو ٹھیک سے سو نہیں پائی تھی۔۔وہ جس کے لی ئے اتنے اچھے طریقے سے تیار ہوئی تھی اس شخص نے ایک نظر دیکھنا بھی گنوارا نہیں کیا تھا۔۔

ڈیڈ۔۔میں آجاؤں -- مسٹر ولیم سٹڈی روم میں تھے جب وہ انکے پاس آئی--

آجاؤ ایش۔۔۔تمہیں اجازت لینے کی ضرورت نہیں میری جان۔۔

اور وہ مسکراتے ہوۓ اندر آگ ئی-- سٹڈی میں دنیا جہان کی کتابیں تھیں۔۔وہ ساری پڑھ چکی تھی۔۔کمال کی بات تھی ایک بھی کتاب ایسی نہیں تھی اسلام کے بارے میں کچھ لکھا ہو۔۔

ایک بات پوچھوں ڈیڈ۔۔ایش نے کتابوں کے شیلف کے پاس کھڑے ہو کر پوچھا۔۔

جی پوچھو۔۔۔ مسٹر ولیم نے مسکرا کر کہا۔

ڈیڈ یہ مسملز کون ہیں۔۔ایش نے شیلف سے ایک کتاب نکالتے ہوئے پ وچھا۔

اور فائی ل پر جھکے مسٹر ولیم کو ایک جھٹکا لگا۔۔

کیوں پوچھ رہی ہو۔۔؟؟ وہ سرد سے لہجے میں بولے۔۔

ویسے ہی۔۔مجھے بچپن سے ہر چیز کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔۔سوائے اسلام کے۔۔ہر چیز کے بارے میں میں نے بک پڑی ہے۔۔سوائے اسلام کے بارے۔۔ایسا کیوں ہے ڈیڈ۔۔

مسلمز ٹیر ورسٹ ہیں۔۔ یہ دنیا میں جتنی بھی دہشت پھیلی ہوئی ہے-- جتنے بھی بم بلاسٹ ہوتے ہیں سب مسلمز نے کیا ہے۔۔پتہ ہے مسلمانوں نے ہم یہودیوں کے کتنے خاندانوں کو زندی جلادیا تھا۔۔وہ نفرت سے کہہ رہے تھے۔۔اور انکا لہجہ مسلمانوں سے انکی نفرت کو ظاہر کر رہا تھا۔

اور ایش نے حیرانی سے اپنے ڈیڈ کو دیکھا جو کبھی ہائپر نہیں ہوتے تھے۔۔اور آج مسلمانوں کا نام سن کر کیسے ری ایکٹ کر رہے تھے۔۔جو وہ بتا رہے تھے وہ ایش نے پہلی بار سنا تھا۔

اسکی نگاہوں میں سمعان، باباجی اور سمعان کی بہن زارا کا معصوم سا چہرہ گھوم گیا۔۔انہیں دیکھ کر بالکل نہیں لگتا کہ ایک مسلمان ایسا کچھ کر سکتا ہے۔۔

ڈیڈ میرا ڈرائیور ایک مسلم ہے۔۔ لیکن وہ ایسا بالکل بھی نہیں ہے۔۔

جو جاب سے نکال دو ایش۔۔ مسٹر ولیم نے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔

پر کیوں۔۔؟؟ وہ پوچھ رہی تھی۔۔

بس میں کہہ رہا ہوں نا۔۔ اسے نکال دو۔۔

اوکے ڈیڈ۔۔ منتھ کمپلیٹ ہونے کے بعد نکال دونگی۔۔ ابھی اسے پیسوں کی ضرورت ہے۔۔ ایش نے کہا اور سٹڈی سے چلی گ ئی-- وہ جان چکی تھی کہ اسکا ڈیڈ مسلمز سے بے انتہا نفرت کرتا ہے۔۔

ایک وہ تھی جو اس کھڑوس سے مسلمان پر اس وقت فدا ہو گئی جب وہ عبادت میں مگن تھا۔۔

میں آپ سے کچھ کہنا چاہتی ہوں سیم۔۔ اگلے دن وہ میوزک کلاس کیلیے آئی تھی۔۔ اسٹوڈیو کے سامنے سمعان نے گاڑی روکی تو ایش نے کہا۔

ہمم۔۔۔ کہو۔۔ وہ جیسے جانتا تھا کہ وہ کیا کہنے والی ہے۔

وہ میں۔۔ وہ۔۔ ایکچوئی لی۔۔

کتنا مشکل ہوتا ہے ایک لڑکی کیلیے ایک لڑکے کو اپنی فیلنگز کے بارے میں بتانا۔۔ پھر چاہے وہ لڑکی مشرق کی ہو یا مغرب۔۔ عورت تو عورت ہی ہوتی ہے نا۔۔ ایک فطری سی حیا اسکے آڑے آ رہی تھی۔۔

اور اللہ پاک نے ہر انسان کو اسکی حیا سمیت پیدا کیا ہے۔۔ پر انسان بے وقوف ہے۔۔ جو وقت کے ساتھ ساتھ اسے کھو دیتا ہے۔۔ اور ایش کے پاس بھی ابھی حیا بچی ہوئی تھی۔۔ کیونکہ آج تک اس نے کسی لڑکے سے کوئی ریلیشن نہیں بنایا تھا۔۔

جلدی بولو ایش۔۔ وہ بے زار سا کھڑا تھا۔۔

میں آپکو بہت لائک کرتی ہوں۔۔ آ تھنک آئی ایم ان لو ود یو سیم۔۔ ایش کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں۔

واٹ۔۔ سمعان نے جھٹکے سے اسکی طرف دیکھا۔۔

تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے نا۔۔ وہ غصے سے کہہ رہا تھا۔۔۔ اور پھر اسکا ایک قہقہہ گونجا۔۔

جاؤ بی بی کام کرو اپنا۔۔ وہ تنفر سے کہتا گاڑی میں بیٹھنے لگا۔۔

ایش کو لگا تھا وہ اسکے منہ پر تمانچہ مار چکا ہو۔۔

میری بات کا جواب دیے بنا آپ یہاں سے نہیں جا سکتے سیم۔۔ ایش نے اسکا بازو پکڑا۔۔

تم مجھے بالکل بھی پسند نہیں ہو۔۔ اور نا میری چوائس کبھی تم جیسی لڑکی ہو سکتی ہے۔۔ سمجھی۔۔
اور کیا تم مجھ سے شادی کر سکتی ہو۔۔؟؟ نہیں نا۔۔ وہ ہنسا۔۔ اب جان چھوڑو۔۔۔ اور آئندہ ایسا
ایک لفظ بھی مت کہنا۔۔

ایش کی آنکھوں میں پانی ابھرنے لگا۔۔اتنی ہتک۔۔اتنی نفرت۔۔وہ خاک ہورہی تھی۔۔اور سمعان حیدر فراٹے سے گاڑی بھگا کر لے گیا۔۔

وہ اپنے پیلس کے پچھلے حصے میں کھڑی پینٹنگ بنا رہی تھی۔۔جانے کیوں کچھ بھی اسکے ذہن میں نہیں آرہا تھا۔۔کوئی شبیہہ نہیں ابھر رہی تھی۔۔

وہ برش ہاتھ میں پکڑے آسمان کو تکتی کوئی اداس ساب‌ت لگ رہی تھی۔۔

ہیلو ایش۔۔ عقب سے کسی نے پکارہ۔۔ وہ مائیک تھا۔۔ اسکا دور کا رشتے دار۔۔ لیکن اسکے ڈیڈ کا فیورٹ بوائے تھا وہ۔۔ انکی نظر میں لڑکوں کو مائیک جیسا ہونا چاہیئے۔۔ زہین، محنتی اور باادب۔۔

کہاں کھوئی ہوئی۔۔ وہ اسکے نادیکھنے پر اسکے سامنے چٹکی بجاتا بولا۔۔

اووو مائیک۔۔ تم کب آئے۔۔

ابھی جب تم آسمان پر جانے کس ستارے کو ڈھونڈرہی تھی۔۔ وہ بھی دن میں۔۔

آج سنڈے تھا۔۔ وہ فری تھی۔۔

کچھ نہیں۔بس ایسے ہی۔وہ پلٹ کر جانے لگی۔

مجھ کچھ بات کرنی تھی تم سے۔۔وہ کہہ رہا تھا۔۔

بولو۔۔میں سن رہی ہوں۔۔اب وہ اپنے رنگوں کو اکٹھا کر رہی تھی۔۔

ایش۔۔۔مائیک نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے سامنے کیا۔۔اور ایش اسکی اس حرکت پر بھوکلا گ ئی-- اس نے فٹافٹ اپنا ہاتھ چھڑوایا۔۔

مائیک اسکے چہرے پر ناگواری دیکھ چکا تھا۔۔

انکل تمہاری شادی مجھ سے کرنا چاہتے ہیں۔۔مائیک نے دھماکہ کیا۔۔

واٹ۔۔ایش کو لگا زمین ہل گ ئی ہ و۔۔

ہاں۔۔وہ تمہارے بر تھ ڈے والے دن یہ انأو س کرنا چاہتے تھے۔۔وہ تو میں نے انہیں منع کر دیا تھا۔۔کیونکہ میں تمہاری مرضی جاننا چاہتا تھا۔۔

ڈیڈ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔۔میری مرضی جانے اور پوچھے بنا۔۔وہ ایسا نہیں کر سکتے۔۔ایش بڑ بڑا رہی تھی۔۔

ایش میں تمہیں بہت چاہتا ہوں۔۔آج سے نہیں بچپن سے۔۔مائیک کی آنکھیں اسکے لفظوں کی سچائی کی گ واہی دے رہی تھیں۔۔

لیکن میں نے کبھی ایسا نہیں سوچا مائیک-- وہ بھڑک اٹھی۔۔اور نا مجھے ابھی شادی کرنی ہے۔۔

ریلیکس ایش تمہاری مرضی جانے بنا ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔وہ اسکے اس طرح ری ایکٹ کرنے پر حیران ہوا تھا۔۔

میں ایسا نہیں چاہتی۔۔اور نا کبھی چاہوں گی۔۔اور مائیک کا دل ڈوبا تھا۔۔

کوئی اور ہے تمہاری لائف میں۔۔وہ پوچھ رہا تھا۔

بات کسی اور کے ہونے یا نا ہونے کی نہیں ہے مائیک-- مجھ سے پوچھے بنا ڈیڈ یہ فیصلہ کیسے کر سکتے ہیں۔۔اور مجھے ابھی شادی نہیں کرنی۔۔وہ غصے سے کہتی۔۔برش وہیں پھینکتی۔۔تن فن کرتی اندر کی طرف بڑھ گئی-- مائیک افسوس سے کھڑا رہ گیا۔۔

جانے ہم وہ ازیت دوسرے انسان کو کیوں دیتے ہیں جیسی ہمیں ملی ہو کس اور سے۔۔ جو سمعان نے کچھ دن پہلے ایش کے ساتھ کیا تھا ایش نے آج وہ مائیک کے ساتھ کیا۔۔ بنا یہ سوچ کہ اسے بھی وہی تکلیف ہوئی ہوگی۔۔ جس سے وہ خود گزر رہی ہے۔۔

جب فرہاد حرم کے کمرے میں آیا تو عشا کی نماز ادا کر رہی تھی۔ وہ اسے ایک طرف صوفے پر بیٹھ کر دیکھنے لگا۔۔ حرم کو دیکھ کر اسکے دل میں عجیب سا اطمینان اوع سکون اترتا تھا۔ خاص طور پر جب وہ یوں عبادت میں مصروف ہوتی۔ بیوی خوبصورت ہو نا ہو نیک ضرور ہونی چاہیئے-- یہ فرہاد کو آج احساس ہو رہا تھا۔ نیک بیوی گھر کو پر سکون جنت کی طرح بنا دیتی تھی۔ وہ بس اسے خاموشی سے دیکھے جا رہا تھا۔۔ نماز پڑھنے کے بعد حرم نے دعا کیلیۓ ہاتھ اٹھائے--

جب وہ دعا مانگ کر فارغ ہوئی تو جائے نماز اٹھانے لگی۔۔

آپ کب آئے ہادی۔۔؟؟ وہ بنا دیکھے پوچھ رہی تھی۔۔

فرہاد چونکہ وہ جتنی مگن تھی اسکا نہیں خیال تھا کہ اس نے اسکی موجودگی کو محسوس کیا ہو گا۔

تمہیں کیسے پتا چلا کہ میں یہاں ہوں۔۔وہ الٹا سوال پوچھ رہا تھا۔

ابھی محسوس ہوا۔۔آپکی خوشبو سے۔۔وہ جائے نماز تہہ کرتے ہوئے بولی۔

اچھا۔۔فرہاد کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گ ئی-

لگتا ہے کوئی خاص بات ہے۔۔وہ اسکے سامنے بیٹھتے ہوئے بولی۔۔فرہاد کی نظریں اسکے چہرے پر جمی تھیں۔۔سادھا سا چہرہ نماز کیلی ئے کیئے گئے گ ول ڈوپٹے میں لپٹا تھا۔

بات تو بہت خاص ہے مگر تمہارے لی ئے شاید نا ہو۔۔

مطلب۔۔۔ حرم سمجھی نہیں۔

حرم میں تم سے کمپیٹیشن کی بات کرنے آیا ہوں۔۔جو یونیورسٹی میں ہونے والا ہے۔۔

نو۔۔نیور۔۔ حرم ایک جھٹکے سے اٹھی۔۔

بیٹھ جاؤ حرم۔۔فرہاد نے اسکا ہاتھ پکڑا۔۔

پلیز ہادی۔۔ مجھ سے نہیں ہو گا۔۔میں نے کبھی کمپیٹیشن نہیں کیا۔۔کسی بھی فیلڈ میں نہیں۔
مجھے آتا ہی نہیں۔۔اور مجھے ڈر بھی بہت لگتا ہے۔۔وہ روہانسی ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

بیٹھو تو۔۔وہ ابھی تک کھڑی تھی۔۔فرہاد کے دوسری دفعہ کہنے پر بیٹھ گ ئی۔

کس بات کا ڈر۔۔؟؟ہار جانے کا۔۔بتاؤ-- فرہاد پوچھ رہا تھا۔

لڑے بنا ہار جانا سب سے بڑی بزدلی ہے۔۔اور تم نے پرامس کیا تھا کہ ہر چیز کا مقابلہ کرو گی۔۔ حالات کیسے بھی ہوں انہیں فیس کرو گی۔۔ یاد ہے نا حرم۔۔

پرہادی۔۔آپ زی کو نہیں جانتے۔۔وہ آلریڈی مجھے پسند نہیں کرتی۔۔وجہ میں نہیں جانتی اگر میں اسکا مقابلہ کرونگی تو اسکی نفرت مزید بڑھ جائے گی-- اور اوپر سے وہ بہت زہین ہے۔۔میں عام سی لڑکی ہوں ہادی۔۔مجھ سے نہیں ہو گا۔

کوئی تمہیں پسند کرتا ہے یا نہیں کرتا۔۔ یہ تمہارا مس ئی لہ نہیں ہے حرم۔۔اور رہی بات اسکے زہین ہونے کی تو میں نے سنا تھا کہ حرم زہانت پر نہیں محنت پر یقین رکھتی ہے۔۔ رائٹ۔۔؟؟وہ اسکے ہاتھ دباتے ہوئے بولا۔

جی رکھتی ہوں۔۔ حرم نے آہستہ سے کہا۔

تو پھر کس بات کا ڈر ہے۔۔اور اگر تم لڑے بنا ہی مقابلے سے باہر ہوئی تو زی تمہارا زیادہ مزاق اڑائے گی۔۔ ہار جیت تو بعد کی بات ہے۔۔ تم ہمت تو کرو۔۔

پر ہادی۔۔وہ منمنائی۔۔

پر ور کچھ نہیں۔۔ میری حرم یہ کمپیٹیشن کر رہی ہے۔۔اوکے۔۔؟؟وہ مسکراتے ہوئے پ وچھ رہا تھا۔۔ حرم نے کوئی جواب نہیں دیا۔

سروائیو کرنا سیکھو حرم ہر جگہ پر ہر حالات میں۔۔ یہ دنیا انہی کی ہے جو سروائیو کر جاتے ہیں اس میں۔۔ جو دنیا سے چار قدم آگے رہتے ہیں۔۔ تم یہ سب نہیں جانتی حرم۔۔ اور میں چاہتا ہوں تم سمجھ جاؤ سب۔۔ سیکھ جاؤ-- تاکہ اگر کل کو میں تمہارے ساتھ نا ہوں تو تمہیں جینے میں کوئی پرابلم نا ہو۔۔ وہ پیار سے کہہ رہا تھا جبکہ حرم نے اسکی آخری بات پر چونک کر اسے دیکھا۔

کیا مطلب آپ ساتھ نہیں ہونگے۔۔ آپ کہاں جائیں گے مجھے چھوڑ کر۔۔؟؟ حرم بھڑک اٹھی۔۔

ابھی تو کہیں بھی نہیں جا رہا۔۔ فرہاد نے اسے غصے میں دیکھا تو مسکراتے ہوئے کہا۔

اور جانا بھی نہیں کہیں۔۔ آپ مجھے چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتے۔۔ سمجھے آپ۔۔؟ اور جہاں تک بات کمپیٹیشن کی ہے وہ میں کرونگی۔۔ بس آپ نیکسٹ ایسی کوئی بات نہیں کریں گے۔۔ وہ منہ پھلاتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

اور فرہاد نے مشکل سے اپنی ہنسی روکی۔۔ تیر نشانے پر لگا تھا۔۔

اوکے بابا۔۔ کہیں نہیں جاتا۔۔ اب خوش۔۔؟؟

ہمممم۔۔۔ حرم نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

ویسے آج آپ نے چائے نہیں بنائی۔۔ حرم نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔ وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہو کر اپنے کھلے بالوں کو فولڈ کر رہی تھی۔۔ جو شاید گیلے تھے۔۔

ہاہاہاہا۔۔ حرم ویسے تمہیں شرم نہیں آتی خود چائے بنانے کی بجائے تم روز مجھے کہہ دیتی ہو۔۔ فرہاد نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

ہاں تو۔۔اور کس سے کہوں۔۔ شانو اور آپا تو اس وقت تک چلی جاتی ہیں۔۔ آپ ہی ہیں اس گھر میں تو آپ سے ہی کہوں گی نا۔۔

کیا بات ہے ویسے۔۔ایک ڈاکٹر سے تم گھر کے کام کرواتی ہو۔۔وہ ابھی تک مصنوعی صدمے کے زیر اثر تھا۔

وہ اس لیے کہ مجھے آپکے ہاتھ کی چائے اچھی لگتی ہے۔۔اور دوسری بات یہ کہ آپ جانتے ہیں مجھے گھر کے زیادہ کام نہیں کرنے آتے۔۔ میں بس بکس اور ناولز پڑھ سکتی ہوں۔۔ حرم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اچھاااا۔۔ جانتا ہوں۔۔ وہ اٹھتے ہوئے بولا۔۔

ایک بات اور۔۔ میں پرفیکٹ نہیں ہوں۔۔ کسی بھی کام میں نہیں۔۔ اگر آپ کو پرفیکٹ وائی ف چاہیئے تو ایک اور شادی کر لیں۔۔ ویسی لڑکی سے جو ناولز کی ہیروئن جیسی ہو۔۔ بہت ہی خوبصورت۔۔ جسے دیکھ کر پہلی نظر میں پیار ہو جائے-- جو ایک دم پرفیکٹ ہو۔۔ بہت بہادر بھی ہو۔۔ جسے کام کرنے آتے ہوں۔۔ وہ شرارت چہرے پر سجائے بول رہی تھی۔۔ میں تو عام سی لڑکی ہوں۔۔ عام سے خدوخال کی۔۔ بیشک وہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔۔

فرہاد چلتا ہوا اسکے قریب آیا۔۔

آج کہہ دیا تھا آئی ندہ مت کہا۔۔ وہ اسکے دونوں ہاتھوں کو تھام کر بولا۔۔ تم عام نہیں ہو حرم۔۔ بالکل بھی نہیں۔۔ میرے لی ئے تو نہیں۔۔ ہاں لیکن شادی والی بات سوچی جاسکتی ہے۔۔ واقعی ایسی لڑکی جو میرا ہر کام خود اپنے ہاتھوں سے کرے۔۔ وہ آخر میں شریر ہوا۔۔

تو کرلیں کس نے روکا ہے۔۔ میں نے اس سے فرینڈشپ کر لینی ہے۔۔ جو اسے بھی اپنے جیسا بنا لینا ہے۔۔ حرم نے ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا۔۔ اب وہ باہر کی طرف جا رہی تھی۔۔

بس اسی لی ئے-- میں جانتا ہوں۔۔ تم بہت تیز ہو۔۔ فرہاد نے اسے چھیڑا۔۔

اور بری بھی ہوں۔۔۔ اگر وہ مجھے پسند نا آئی تو اسکا مڈر بھی کرونگی۔۔ حرم نے خطرناک لہجے میں کہا۔۔

ہاہاہاواقعی۔۔فرہاد کا قہقہہ گونجا۔۔بہت خطرناک ہو تم۔۔وہ چوہا۔۔فرہاد نے اسکی طرف اشارہ کیا۔۔

اور حرم جو لاؤنج کے صوفے کے اس کھڑی تھی ڈر کر ایک دم صوفے پر چڑھ گئی--

کہاں۔۔کہاں ہے چوہا۔۔حرم نے نیچے دیکھتے ہوئے کہا۔

افففف۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔فرہاد کھڑا ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔

ڈر گئی-- پہلے چوہے کا تو مڈر کر لو۔۔

حرم اسکی شرارت سمجھ چکی تھی۔۔

ویری فنی۔۔ حرم نے منہ بنایا۔۔اور فرہاد مسکراتا ہوا کچن کی طرف بڑھ گیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ رات کی چائے اسے ہی بنانی ہوتی ہے۔۔

ریم بدل مار گریٹ۔۔زی آج مدر کے پاس آئی تھی جو اپنے آفس میں بیٹھی تھی۔

اسکی نظریں بھٹک رہیں ہیں۔۔ مدر۔۔۔ایک عام سی لڑکی ہے جس میں اسے دلچسپی ہو رہی ہے۔۔

شاید یہ تمہارا وہم ہو زی۔۔ مدر مار گریٹ نے کہا۔

آپ جانتی ہیں مدر میں ٹھوس ثبوت کے بنا بات نہیں کرتی۔۔میں نے خود اسے نوٹ کیا ہے وہ روِن سے کہہ کر اس لڑکی کو میرے مقابلے پر لے آیا ہے۔۔اسکی اتنی اوقات نہیں کہ وہ زی سے کمپیٹیشن کرے۔۔زی کے لہجے میں بلا کی نفرت تھی غرور تھا۔اور کہا جاتا ہے غرور انسان کو ہمیشہ جھکنے پر مجبور کرتا ہے۔۔

اونہوں۔۔زی۔۔ایسے نہیں کہتے۔۔مدر مار گریٹ نے اسے ٹوکا۔کسی کے بارے میں برا خیال دل میں نہیں رکھنا چاہیئے-- تم خود ہی کہہ رہی ہو نا کہ وہ عام سی لڑکی ہے۔۔تو پھر عام سی لڑکی سے کیسا ڈر۔۔عام سی لڑکی س کیسا جیلس ہونا۔۔؟؟مدر مار گریٹ نے پیار سے پوچھا۔

زی نے چونک کر مدر کو دیکھا بیشک وہ ٹھیک کہہ رہی تھیں۔

تو پھر میں کیا کروں۔۔ریم کی اس میں دلچسپی مجھ سے برداشت نہیں ہوتی۔۔

جو ہوتا ہے اچھے کیلی ئے ہوتا ہے۔۔جو ہو رہا ہے اسے ہونے دو۔۔شاید کچھ اچھا ہی ہو جائے-- اور پھر تم ہی تو کہتی ہو نا کہ ریم کو مسلمز گرلز سے انتہا کی نفرت ہے۔۔تو پھر کس بات کا ڈر ہے۔۔۔؟؟زی جو ایشور نے تمہارے لی ئے بنایا ہے وہ تمہیں مل کر رہے گا۔۔اسے تم سے کوئی نہیں چھین سکتا۔۔اوکے۔۔؟؟

جی مدر۔۔زی مسکرائی-- مدر مار گریٹ کی باتیں ہمیشہ اسکا حوصلہ بڑھاتی تھیں۔۔

تو پھر ریڈی ہو نا۔۔؟؟مدر مار گریٹ نے پوچھا۔

میں ہمیشہ ہی ریڈی رہتی ہوں مدر۔۔اسے ہرا کر ریم کے زہن سے اسکا نام اور اسکے دل سے اسکی دلچسپی ختم کر کے ہی دم لونگی۔۔زی نے عزم سے کہا۔

نو زی۔۔مائے چ ائی لڈ۔۔اسے ہرانے کا مت سوچو۔۔خود کی جیت کا سوچو۔۔اگر سارا وقت اسے ہرانے میں گزار دو گی تو خود کیسے جیت پاؤ گی--اسکے بارے میں سوچنا بند کر دو۔۔جیت تو تم نے جانا ہی ہے نا۔۔پھر اس مسلم لڑکی کیلی ئے اپنے دل سے برے خیالات نکال دو۔۔وہ ہمیشہ ہی زی کو اچھائی کی طرف لاتی تھیں۔۔

ہمم۔۔۔آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں مدر۔۔نیکسٹ میں ایسا ہی کرونگی۔۔زی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

گڈ۔۔مدر مار گریٹ بھی مسکرائی--

کیا وہ بہت خوبصورت ہے رومان۔۔آنی نے رومان کے پاس آتے ہوئے پوچھا جو بالکونی میں کافی کا مگ لیئے کھڑا سوچوں میں گم تھا۔

کون آنی۔۔وہ چونکا۔۔

وہی جسکے بارے میں اس وقت سوچ رہے ہو۔۔

نہیں تو۔۔رومان نے جواب دیا۔

اچھا پھر بہت ہی پرفیکٹ ہو گی۔۔زی کے جیسی۔۔ہر کام میں ماہر۔۔ویسی ہی لڑکی جیسی تمہیں پسند ہے۔۔آنی نے پھر پوچھا۔۔

نہیں آنی۔۔ایسی بات نہیں ہے۔۔وہ مسکرایا۔۔

اچھاتو پھر کیسی بات ہے۔۔؟؟

وہ بہت عام سی لڑکی ہے آنی۔۔اتنی عام اتنی عام کہ اسکا عام پن اسکی سب سے بڑی خاصیت بن چکا ہے۔۔وہ مسکرارہا تھا۔اور زہن میں رون سے لڑتی حرم کی شبیہہ ابھر رہی تھی۔

آخر تمہیں بھی اپنے باپ کی طرح ایک مسلم لڑکی ہی ہسند آئی-- مجھے اسکے بارے میں تفصیل سے بتاؤ-- آنی کے لہجے میں جانے کیا تھا۔۔رومان نے چونک کرانہیں دیکھا۔۔

نہیں آنی۔۔آپ غلط سمجھ رہی ہیں۔۔وہ جھوٹ بول رہا تھا۔

تمہارے چہرے پر سب لکھا ہے رومان۔۔۔آنی نے کہا۔

مجھے آفس جانا ہے آنی۔۔ مینیجر کا فون آیا تھا۔۔ایک ضروری میٹنگ ہے۔۔وہ مگ بالکونی کی دیوار پر رکھتا واپس مڑا۔۔

اسے بہت کچھ بتانا تھا آنی سے۔۔اپنا ایک ایک احساس حرم کو لے کر وہ شئیر کرنا چاہتا تھا۔۔ مگر رک گیا۔۔وہ جانتا تھا آنی کو مسلمز پسند نہیں۔۔

کاش مما آپ آج میرے پاس ہوتیں۔۔وہ سیڑھیاں اترتے سوچ رہا تھا۔۔کیا آپ نے کبھی سوچا ہے مجھے آپکی کتنی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔۔وہ اکیلا تھا۔۔ تصور میں اپنی ماں سے باتیں کر رہا تھا۔۔

آپ میرے پاس نہیں ہیں۔۔مجھے چھوڑ دیا آپ نے۔۔اس لیئے میں آپ سے نفرت کرتا ہوں۔۔وہ اب گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔۔

آنی بالکونی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔اور پھر چند پل میں وہ گاڑی بگھاتا لے گیا۔

تم کتنا بھی چھپالو رومان مگر میں جان چکی ہوں جو تمہارے دل میں ہے۔۔آخر خون تو عالم شاہ کا ہی ہو نا تم۔۔پھر کیسے محبت کے معاملے میں بدل سکتے ہو۔۔اور ہو بھی اپنے باپ کی طرح بے وقوف۔۔جس طرح اس نے اپنی محبت پر بھروسہ نہیں کیا۔۔پل میں اسے اپنی زندگی سے باہر نکال پھینکا تھا۔۔بالکل ویسے ہی میں تمہیں بھی اس لڑکی سے شدید نفرت کرنے پر مجبور کردونگی۔۔آنی خود سے باتیں کررہی تھی اور پھر اسکے چہرے پر پراسرار سی مسکراہٹ رینگ گئی--

----

حرم تم سے ایک بات کرنی تھی۔۔ عرش نے حرم کے ساتھ چلتے ہوئے کہا جسکا رخ لائی بریری کی طرف تھا۔۔

بولو عرش پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔۔ حرم مسکرائی۔

وہ دراصل بیلا کو تمہارا کزن ہادی بہت پسند آیا ہے۔۔ عرش نے ڈرتے ڈرتے کہا کہ کہیں حرم کو برا نا لگ جائے۔۔ اور واقعی جس دن سے بیلا نے فرہاد کو دیکھا تھا وہ اسے بھول نہیں پا رہی تھی۔۔ ہر وقت عرش کا دماغ کھاتی رہتی تھی کہ حرم سے بات کرو۔۔

اچھا۔۔ وہ ہیں ہی اتنے اچھے سب کو پسند آجاتے ہیں۔۔ حرم نے فخر سے جواب دیا۔

وہ والا پسند نہیں حرم۔۔ عرش نے کہا۔

اچھاتواور کونساپسند۔۔ حرم نے حیرت سے پوچھا۔۔

ہے لیڈی رون۔۔بیسٹ آف لک فار کمپیٹیشن۔۔پاس سے گزرتے آرٹ ڈیپارٹمنٹ کے ایک سٹوڈنٹ نے مسکراکر حرم سے کہا۔

جب سے حرم نے رون کو جوتامارا تھااور ویڈیو لیک ہوئی تھی اکثر سٹوڈنٹس نے اسے لیڈی رون بلاناشروع کردیاتھاکیونکہ اسکی حرکتیں رون جیسی تھیں۔۔

افففف لگتاپوری یونیورسٹی کو خبر ہوگئی ہے-- حرم نے اسکی بات سن کر کوفت سے کہا۔۔

ابھی تو کچھ بھی نہیں آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا۔۔وہ دونوں سیڑھیاں چڑھ رہی تھیں۔۔ عرش نے حرم کی بات سنتے ہوئے کہا۔

اللہ خیر کرے۔۔ویسے تم کچھ کہہ رہی تھیں۔۔ حرم نے پوچھا۔

اسے تمہارے کزن ہادی پر کرش ہو گیا ہے۔۔ عرش نے جواب دیا۔۔

کیا واقعی۔۔ حرم کو ہنسی آگئی۔۔

ہاں اور وہ انکا نمبر مانگ رہی ہے۔اور کہہ رہی ہے کہ حرم ست کہو کہ ہادی سے میری فرینڈشپ کروادے۔۔

عرش کی بات سن کر حرم کی مسکراہٹ ایک دم غائ ب ہوئ-- وہ شاید دنیا کی پہلی لڑکی تھی جس میں جیلسی کے جراثیم نہیں پائے جاتے تھے--اور حرم کو اپنی یہ خوبی بہت پسند تھی--کہ کچھ بھی ہوتا رہتا تھا اسے کبھی فرق نہیں پڑتا تھا--کوئ کتنا خوبصورت ہے کتنا ماڈرن ہے--کتنا فیمس ہے اس نے کبھی دھیان نہیں دیا--لیکن کہا جاتا ہے کہ جیلس ہونا محبت کی نشانی ہے--جو عورت جیلس نہیں ہوتی مطلب اسے محبت نہیں ہوئ--

کیا--مزاق اچھا ہے ویسے--حرم نے عرش سے کہا-

یہ مزاق نہیں ہے--بیلا سیریس ہے--

افففف---تمہیں پتا بھی ہے وہ میرڈ ہیں--حرم نے عرش کے کان کے قریب سرگوشی کی--

کیا--ایسا کیسے ہو سکتا ہے--عرش کو حیرت کا جھٹکا لگا-

کیوں نہیں ہونا چاہیئے کیا۔۔ حرم نے پوچھا۔

نہیں میرا مطلب انہیں دیکھ کر لگتا تو نہیں ہیں کہ وہ میرڈ ہیں۔۔ عرش نے حیرانی سے کہا۔

کیوں۔۔ کیوں نہیں لگتا۔۔ میرڈ دکھنے کے لیئے کیا چیز لازمی ہے۔۔ حرم عرش کی حیرانگی سے محفوظ ہو رہی تھی۔

میرا مطلب آج کل شادی کے بعد لڑکوں کی حالت ہی بدل جاتی ہے۔۔ آج کل کی بیویاں اپنے شوہروں کو نوکر بنا کر رکھتی ہیں۔۔ عرش اپنی رائے پیش کر رہی تھی۔

ایسی بات نہیں ہے۔۔انکی وائی ف اچھی ہیں۔۔ حرم نے عرش کی بات پر منہ بنایا۔۔وہ دونوں لائی بریری کے اندر داخل ہوئیں--

اچھی ہی ہونگی تبھی انہیں تمہارے ہادی کے ساتھ رہنے سے پرابلم نہیں ہوئی-- ورنہ کوئی وائی ف یہ کب برداشت کرتی ہے۔۔

وہ اس لیے کہ میں انکی کزن ہوں۔۔ حرم نے عرش کی بات کاٹی۔۔

چلو اگر انہیں تمہارے ہادی کے ساتھ رہنے پر کوئی پرابلم نہیں ہے تو بیلا سے بات کرنے پر بھی نہیں ہوگی۔۔تو کیا میں انکا نمبر بیلا کو دے دوں۔۔ عرش پوچھ رہی تھی۔۔

بالکل بھی نہیں۔۔ حرم کو غصہ آیا اسے جانے کیوں عجیب سا فیل ہو رہا تھا۔

پر کیوں۔۔ بھلا ہی ہو گا بیلا کا۔۔ اتنا سا کام کرنے میں کیا برائی ہے اگر تم ان دونوں کی فرینڈ شپ کروا دو گی تو۔۔؟؟

میں ایسا نہیں کر سکتی۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔

وہی تو پوچھ رہی ہوں آخر کیوں۔۔؟؟ جب انکی وائی ف کو کوئی پ رابلم نہیں ہو گی تو تمہیں کیا۔۔

کیونکہ میں ہی انکی وائی ف ہوں۔۔ غصے میں حرم کے منہ سے وہ نکل گیا جو وہ نہیں چاہتی تھی۔۔

کیا۔۔؟؟عرش اتنی زور سے چلائی کہ لائی بریری میں بیٹھے سبھی سٹوڈنٹس نے لائی بریرین سمیت چونک کرانکی طرف دیکھا۔۔وہ کب سے کھسر پھسر کررہیں تھیں۔۔اب تو عرش نے حد ہی کردی تھی۔۔

سوری۔۔ عرش نے غصے سے دیکھتی لائی بریرین سے کہا۔

یہ تم کیا کہہ رہی ہو حرم۔۔ عرش کا صدمے سے برا حال تھا۔۔

جی یہ سچ ہے۔۔ حرم نے آہستہ سے کہا۔۔ یہاں آنے سے پہلے ہماری شادی ہوئی تھی۔۔

تم۔۔تم نے اتنی بڑی بات چھپائی-- عرش کو اب غصہ آرہا تھا۔

سوری۔۔میں۔۔ حرم کچھ کہنا چاہتی تھی مگر۔۔

اٹھو تم یہاں سے باہر چلو۔۔ عرش نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا۔۔ باہر چل کر بات کرتے ہیں۔۔وہ اسے لے کر لائبریری سے باہر نکل گئی--

----

مام مجھے کچھ بات کرنی ہے آپ سے۔۔ایش نے مسز ولیم سے کہا۔وہ، گرینی اور مسز ولیم لنچ کیلیئے اکٹھے ہوئے-- اور یہی سہی وقت لگا تھا ایش کو۔

ہاں بولو۔۔ مسز ولیم نے مصروف سے انداز میں کہا۔

یہ میں نے کیا سنا ہے۔۔مائیک کی اکہہ رہا ہے۔۔؟؟آپ لوگ مجھ سے میری مرضی جانے بنا میری شادی کا فیصلہ کیسے کر سکتے ہیں۔۔ایش بہت غصے میں تھی اور اس سے بھی زیادہ شدید صدمے میں۔

یہ میرا نہیں تمہارے ڈیڈ کا فیصلہ ہے ایش۔۔انہیں لگتا ہے کہ تم انکی کسی بات سے بھی انکار نہیں کرو گی۔۔وہ جانتے ہیں کہ تم انکی ہر بات مانتی ہو۔۔۔ مسز ولیم نے جواب دیا۔

وہ تو ٹھیک ہے لیکن پوچھنا تو ضروری سمجھا ہوتا ڈیڈ نے۔۔وہ ہر بات مجھ سے ڈسکس کرتے ہیں۔۔ اور میری زندگی کی سب سے بڑی بات۔۔سب سے بڑا فیصلہ بنا مجھے بتائے انہوں نے اکیلے کیسے کر لیا۔۔

جب وہ آئیں تو ان سے پوچھ لینا۔۔مجھ سے بحث کر کے کچھ بھی حاصل نہیں ہونا۔۔

پر کیوں مام۔۔کیوں۔۔

کیونکہ میں خود اس فیصلے کے حق میں ہوں۔۔مائیک بہت اچھا لڑکا ہے۔۔وہ تمہیں بہت خوش رکھے گا۔۔

اور میری خوشی۔۔اسکا سوچا آپ لوگوں نے۔۔

کیا ہے تمہاری خوشی۔۔؟؟مسز ولیم نے غصے سے پوچھا۔۔وہ اپنی اکلوتی بیٹی سے بہت تنگ تھیں۔ جو کبھی لڑکیوں جیسا بی ہیو نہیں کرتی تھی۔۔

کیا تم کسی کو پسند کرتی ہو ایش۔۔۔؟؟گرینی نے پہلی بار دونوں ماں بیٹی کی بات میں مداخلت کی۔۔

جی گرینی۔۔ایش نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد صاف صاف بتا دیا۔۔

جبکہ مسز ولیم کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

یہ کیا کہہ رہی ہو تم ایش۔۔۔؟

یہی سچ ہے مام۔۔۔میں بھی ایک عام لڑکی ہوں۔۔میرے پاس بھی دل ہے۔۔اور وہ دل کسی پر آ بھی سکتا ہے۔۔

تمارے ڈیڈ کا فیصلہ اٹل ہوتا ہے۔۔تم جانتی ہو ایش۔۔مسز ولیم نے کہا۔

گرینی انہیں بتادیں کہ یہ میری لائف ہے۔میں اپنی مرضی سے جینا چاہتی ہوں۔۔مجھے مائیک بالکل بھی نہیں پسند۔۔اور ہاں جو لڑکا مجھے پسند ہے وہ مسلم ہے۔۔ایش نے ایک اور دھماکہ کیا اور اپنا برساتی کوٹ اٹھاتی باہر نکل گئی--

پیچھے مسز ولیم اپنا سر پکڑ کر رہ گئی تھیں۔۔

اب مجھے سب کچھ بتاؤ یہ کیا چکر ہے۔۔؟؟عرش اسے یونیورسٹی میں فاؤنٹین کے پاس لے آئی تھی۔۔اب وہ دونوں وہاں بیٹھی تھیں۔۔

کیا بتاؤں--؟؟اور کس چکر کی بات کر رہی ہو تم۔۔؟؟حرم نے پوچھا۔

کیا تم لوگوں کی لو میرج ہے۔۔؟؟ عرش نے اشتیاق سے پوچھا۔

نہیں۔۔ حرم نے نفی میں سر ہلایا۔۔

اوکے۔۔ پھر سب کچھ بتاؤ مجھے۔۔ عرش نے کہا۔۔

اور حرم نے کہنا شروع کیا۔۔ اگلے بیس منٹ میں وہ اسے اب تک کی ساری سٹوری سنا چکی تھی۔۔

واؤوؤ نائی س۔۔ عرش نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

تبھی میں سوچوں وہ تمہاری اتنی کئیر کیوں کرتے ہیں۔۔ عرش نے شرارت سے کہا۔

تمہیں کیسے پتا۔۔؟؟ حرم حیران ہوئی۔

میں نے ہاسپٹل میں دیکھا تھا۔۔جب تم بے ہوش تھی۔۔انکی حالت دیکھنے والی تھی۔۔

ہاں وہ بہت اچھے ہیں۔۔ حرم نے تعریف کی۔

ویسے یار اتنے اچھے شوہر کو جسٹ فرینڈ بنا کر رکھنا بہت بڑی بے وقوفی ہے۔۔اور تم دنیا کی سب سے بے وقوف ترین لڑکی ہو۔۔ عرش نے معنی خیزی لہجے میں کہا۔۔

بکو مت۔۔ حرم جھینپ گ ئی۔

آج میں یہاں ہوں۔۔اتنی خوش ہوں۔۔ یہ سب ہادی کی وجہ سے ہے۔۔اور پلیز اب تم سب کو مت بتا دینا۔۔میں سب کے درمیان انکے جیسی بن کر رہنا چاہتی ہوں۔۔اگر سب کو پتا چلا تو کتنا عجیب فیل ہو گا۔۔

تم سمجھ رہی ہو نا عرش۔۔ حرم نے بے چارگی سے کہا۔

ہممم۔۔۔میں تمہاری حالت سمجھ سکتی ہوں۔۔ڈونٹ وری کسی کو بھی پتا نہیں چلے گا۔۔ عرش نے مسکرا کر کہا۔۔

تھینکس۔۔ حرم بھی مسکرائی--

اور عرش کا ذہن کہی الجھا تھا۔۔وہ دو نیلی آنکھوں کی چمک جو حرم کو دیکھ کر بڑھ جاتی تھی۔۔انکا کیا ہو گا۔۔؟؟وہ سوچ رہی تھی۔

ایش اسٹوڈیو آگ ئی تھی۔۔ سنڈے کو اسٹوڈیو میں مختلف ریکارڈ نگز ہوتی تھیں۔۔ میوزک کلاس تو نہیں تھی اسکی آج۔۔ البتہ جو ویک اینڈ پر کلاسز لیتے تھے وہ سٹوڈ نٹس وہاں جمع تھے۔۔

میوزک اسے راحت پہنچاتا تھا۔۔ کافی سٹوڈ نٹس اور ٹیچر ز اسے جانتے تھے۔۔ وہ سب کو ہیلو ہائے ک رتی ایک پیانو کی طرف بڑھی۔۔ آج پھر بارش ہو رہی تھی۔۔ یہ موسم ہی بارش کا تھا۔۔ ایش کا برساتی کوٹ بھیگ چکا تھا۔۔ لیکن اسے کہاں پرواہ تھی۔۔

وہ ایک پیانوں کی طرف بڑھی۔۔ بڑے کلاس روم کے کونے میں بڑی سی گلاس ونڈو کے پاس رکھا وہ بلیک کلر کا پیانو اسکا فیورٹ تھا۔۔ اور یہ جگہ بھی۔۔

وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اسکے پاس آئی اور پھر پیانو کے پاس رکھے اسٹول پر بیٹھ گ ئی۔۔

کلاس روم میں سب ہی بہت خوش نظر آرہے تھے۔۔وجہ ایک تو میوزک کلاس جو دلوں کے تار چھیڑ دیتی تھی۔۔اور دوسری حسین برستی بارش۔۔جس میں میوزک کا مزہ دوبالا ہو جاتا تھا۔۔

ایش نے پیانو کی کیز کو چھوا۔۔ایک سر پورے کلاس روم میں گونج گیا۔۔

سب جانتے تھے کہ ایش پیانو بہت اچھا بجاتی ہے۔۔

ایش کی نظریں گلاس ونڈو سے باہر برستی بارش پر تھیں۔۔شام ہو رہی تھی۔۔بادلوں کی وجہ سے اندھیرا بڑھ رہا تھا۔۔

کم آن ایش۔۔ایک سٹوڈنٹ نے اسکی طرف دیکھ کر کہا۔۔

Hey Ash....!!! play some awesome meusic.. for this Romantic or dreamy Evening..

ایک ٹیچر نے ایش سے کہا۔۔اور وہ مسکرائی--

پھر اس نے پیانو کی کیز کو چھوا۔۔ میوزک بجنا شروع ہوا۔۔اسکی بارش کو دیکھتی آنکھیں بند ہوئیں-- اور پھر ایک سحر طاری ہو گیا۔۔

وہ خود سے بے خود ہو کر پیانو بجا رہی تھی۔۔۔وہاں بیٹھا ہر شخص اس وقت اسکے میوزک کے زیر اثر تھا۔۔

اچانک کسی احساس کے تحت اس نے آنکھیں کھولیں۔۔اور پھر دائیں طرف دیکھا۔۔

وہاں اسٹوڈیو تھا۔ جہاں لوگ سونگز اور دوسری چیزیں ریکارڈ کرتے تھے۔۔

اسٹوڈیو کی ایک ونڈو کلاس روم میں کھلتی تھی۔۔ ایش کی نظر اچانک اس طرف اٹھی تھی۔۔ اور پھر پلٹنا بھول گ ئی۔۔ وہ وہی شخص تھا۔۔ ہاں وہ سمعان حیدر تھا جو کانوں سے ہیڈ فون اتار رہا تھا۔۔

ایش کے پیانو کی کیز پر پھسلتے ہاتھ ایک دم رکے۔۔

سیم۔۔ وہ زیر لب بڑبڑائی۔۔ تبھی سمعان نے بھی ونڈو سے کلاس روم کی طرف دیکھا۔۔ شاید ایش کی پکار نے اسکی نظریں کو اس طرف اٹھوا دیا تھا۔۔

وہ ایش کو دیکھ چکا تھا۔اور پھر وہ وہاں کھڑے شخص سے کچھ کہتا باہر نکل گیا۔۔

سیم۔۔ایش ایک جھٹکے سے اٹھی۔۔میوزک بجنا بند ہو چکا تھا۔۔وہ باہر کی طرف بھاگی۔۔چھم کر کے میوزک کا طلسم ٹوٹا جو وہاں بیٹھے ہر شخص ہر طاری تھا۔

وہ جا چکی تھی کلاس روم سے۔ ۔۔اور پیچھے لوگ اسکے پیانو کی تعریف کر رہے تھے۔۔جو انہیں سب کچھ بھول جانے پر مجبور کر دیتا تھا۔۔

سیم۔۔وہ اسے پکار رہی تھی۔۔آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔

سمعان اسکی آواز پر رکا تو ایش نے پوچھا۔۔

میں ایک ریکارڈنگ کیلیے آیا تھا۔

پر آپ نے تو کہا تھا کہ آپکو میوزک پسند نہیں۔۔ ایش نے پوچھا۔

ریکارڈنگ بنا میوزک کے بھی ہو جاتی ہے۔۔ میڈم۔۔

وہ دونوں اب انسٹیٹیوٹ سے باہر نکل آئے تھے۔۔ ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی۔۔ کچھ من چلے انجوائے کر رہے تھے جبکہ کچھ جلدی جلدی میں قدم اٹھا رہے تھے۔۔ یہ ایک پوش علاقہ تھا۔۔ کافی رونق لگی رہتی تھی اس جگہ پر۔۔

وہ کیسے۔۔؟؟ ایش نے پوچھا۔

میں کوئی گ انا گانے نہیں آیا تھا۔۔ یہ قرآن پاک کی تلاوت کی ریکارڈ نگ ہے۔۔میں اسے ریسائیٹ کرتا ہوں اپنی آواز میں اور یہاں ریکارڈ نگ ہوتی ہے۔۔ یہ پچھلی ریکارڈ نگ ہے کی کیسٹ ہے۔۔سمعان نے ہاتھ میں پکڑی کیسٹ کہ طرف اشارہ کیا۔

کیا یہ میں رکھ لوں۔۔ایش نے پوچھا۔۔اور سمعان نے کچھ سوچنے کے بعد کیسٹ اسکی طرف بڑھا دی۔

وہ دوبارہ چلنے لگا۔۔

مجھے آپ سے کچھ کہنا تھا۔۔ایش نے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔

ہاں بولو۔۔وہ خلاف توقع اچھے موڈ میں تھا۔

اور ایش ایک دم ایک گھٹنہ زمین پر رکھ کر بیٹھی۔۔

کیا آپ مجھ سے شادی کریں گے سیم۔۔۔ ”

“Will You marry me...??

سہانا موسم۔۔ برستی بارش۔۔ گہرا ہوتا اندھیرا۔۔ روشنییوں سے چمکتا شہر۔۔

ہوائیں تھمی۔۔ وقت مدھم ہوا۔۔ آس پاس کے لوگ ایک دم رکے۔۔ اور ایش سانسیں روکے اس ظالم شخص کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔

♥♥♥♥♥

جانے اسکا جواب کیا ہونے والا تھا۔۔ایش کے دل کی دھڑکن انتہائی تیز چل رہی تھی۔

سامنے کھڑا شخص حیرت کا بت بنا کھڑا تھا۔۔اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اسکے چہرے کے تاثرات بدلے۔۔چہرے پر غصے کی پرچھائیاں چھانے لگیں۔۔ پھر وہ بنا کچھ بولے ایک جھٹکے سے مڑا اور واپسی کیلیئے قدم بڑھائے۔۔

ایش حق بق سی اسے دیکھ رہی تھی۔۔

میں نے کچھ پوچھا ہے آپ سے سیم۔۔وہ فوراً اٹھ کر اسکے پیچھے بھاگی۔۔

کچھ رکے لوگوں نے دوبارہ چلنا شروع کیا جبکہ کچھ لوگ ابھی بھی وہیں کھڑے تھے۔۔شاید وہ بھی سمعان کا جواب سننا چاہتے تھے۔

آپ سن رہے ہیں۔۔۔میں کچھ پوچھ رہی ہوں۔۔اسکے جواب نا دینے پر ایش نے دوبارہ پوچھا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہ سب کرنے کی۔۔؟؟ وہ ایک جھٹکے سے مڑا۔

تم نے سوچا بھی کیسے میں تم جیسی لڑکی سے شادی کرونگا۔۔؟؟اسکا غصہ ساتویں آسمان کو چھو رہا تھا۔

کیوں کیا غلط پوچھ لیا میں نے۔ ۔۔اور کیا کمی یا برائی ہے مجھ میں جو آپ یہ سب کہہ رہے ہیں۔۔ ایش جو کتنا دکھ ہوا تھا اسکی باتوں سے وہ سمعان اندازہ بھی نہیں لگا سکتا تھا۔

بدنصیب ہو تم ایش ولیم۔۔۔اور میں ایک بدنصیب لڑکی سے شادی کرونگا۔۔کیا میرا دماغ خراب ہے۔۔؟؟سمعان نے نفرت آمیز لہجے میں کہا تھا۔

ایش کا رنگ فق ہوا۔۔وہ جیسے بولنا بھول گ ئی ہو۔۔ کچھ دن پہلے تک جو شخص اسکا مزاق اڑا رہا تھا کہ تم مجھ سے شادی نہیں کر سکتی۔۔ اور جب آج اس نے شادی کا پوچھا تو دل کو چیر دینے والا جواب دیا تھا اس نے۔۔

اس گستاخ شخص کی زبان کاٹ دی جائے۔۔ اس نے رائل پرنسز کو بد نصیب کہا تھا۔۔ ہواؤں نے ایک دم شور مچایا۔

میں۔۔بد۔۔بدنصیب۔۔کک۔۔کیسے۔۔؟؟ایش کے منہ سے الفاظ ٹوٹ پھوٹ کرادا ہو رہے تھے۔

جس لڑکی کے سر پر دوپٹہ ناہو۔۔ جسکے دل میں ایمان کی روشنی ناہو۔۔ جسے راہِ حق کی ہدایت نصیب ناہوئی ہو وہ بدنصیب نہیں تو اور کیا ہے۔۔ سمعان نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا تھا۔

خود کے حلیے پر کبھی نظر ڈالی ہے۔۔ چلتا پھرتا گناہوں کا اشتہار ہو تم۔۔ خود کی نمائش کرنے کا خاصا شوق ہے ناتمہیں۔۔؟؟ تو سن لو ایش ولیم تم جیسی لڑکیوں کو میں ایک نظر دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا شادی تو دور کی بات ہے۔۔

ایش کی نظر اپنے حلیے پر گ ئی تھی۔۔ وہ جینز پہنتی تھی۔۔ لیکن اسکا لباس اتنا برا تو نہیں ہوتا تھا۔۔ وہ لڑکوں سے ہمیشہ دور رہی تھی۔۔ اس نے کبھی بوائے فرینڈ نہیں بنایا تھا۔۔ وہ ڈرنک نہیں کرتی تھی۔۔ ہاں کبھی زبردستی اسکے فرینڈز پلا دیتے تھے۔۔ اسے فیشن کا شوق تھا لیکن ایک حد تک۔۔ اسکے با کھلے ہوتے تھے۔۔ اسکا کلچر ہی ایسا تھا۔۔ جیسے اسکی پرورش ہوئی تھی۔۔ باقی لڑکیوں کی نسبت وہ کافی بہتر تھی۔۔ اور وہ شخص پھر بھی اسے بد

نصیب کہہ رہا تھا۔ کیونکہ وہ ڈوپٹہ نہیں اوڑھتی تھی۔۔ وہ مسلم نہیں تھی۔۔

میری مجبوری تھی جو میں نے اتنے دن تمہیں برداشت کیا۔۔اب تمہاری نوکری نہیں کرنا چاہتا۔۔میری مجبوری ختم ہو چکی ہے۔۔سو گڈ بائے مس ایش ولیم۔۔ امید ہے مجھے تمہاری شکل آئندہ دیکھنے کو نہیں ملے گی۔۔ وہ اخلاقیات کی ساری حدیں ےورٹا انتہا کی بدتمیزی سے کہتا وہاں سے آگے بڑھ گیا۔۔

وہ وہیں کھڑی رہ گئی تھی۔۔ بارش ایک دم تیز ہوئی تھی۔۔ کاش سمعان حیدر اسکی آنکھوں میں دیکھ پاتا۔ کتنا درد ابھرا تھا ان آنکھوں میں اسکی باتوں سے۔۔ پونی ٹیل سے نکلے بال بارش کی وجہ چہرے سے چپک گئے تھے۔۔

اسے رونا آرہا تھا۔ وہ رو نہیں پا رہی تھی۔۔

بد نصیب ہو تم ایش ولیم۔۔۔

یہ جملا بار بار اسکے دماغ میں گونج رہا تھا۔اور ہر بار ایک نیا ہتھوڑا اسکے دماغ پر پڑ رہا تھا۔

ہلکی بارش اب طوفانی بارش کا روپ لے چکی تھی۔۔وہ نہیں رو رہی تھی۔۔آسمان رو رہا تھا۔۔اسکی بد نصیبی پر۔۔

لگتا ہے یہ رون دی ڈون کافی خطرناک بندہ ہے۔۔ جتنی خوفناک آپ اسکے بارے میں بتا رہی ہیں حرم بھابھی۔۔ کیا وہ شکل سے بھی اتنا ہی خوفناک ہے۔۔عالیہ فون پر حرم سے پوچھ رہی تھی۔

حرم یونیورسٹی کی باتیں اسے بتاتی رہتی تھی خاص کر روان کی۔۔اسکی حرکتوں کی وجہ سے عالیہ کے ذہن میں اسکی ایک خوفناک سی تصویر بن گ ئی تھی۔۔جیسا کوئی خوفناک شکل والا جن ہو۔۔ یا ظالم دیو۔۔

بالکل بھی نہیں۔۔ حرم نے جواب دیا۔

تو پھر کیسا ہے وہ۔۔؟؟

ٹویلائٹ کا #ایڈورڈ_کلن دیکھا ہے نا۔۔ قسم سے بالکل ویسا ہے۔۔اگر وہ اپنے بالوں کو# کٹوالے۔۔اپنے ٹیٹوز چھپا کر ڈھنگ کے کپڑے پہنے نا تو سیر یسلی بیلا کا ایڈورڈ لگے۔پوری یونیورسٹی کی لڑکیاں اس پر لٹو ہو جائیں۔۔

کیا واقعی۔۔عالیہ حیران ہوئی۔۔

جی ہاں۔۔جب میں اسے پہلی بار دیکھا تھا تو میں حیران رہ گئی تھی۔۔ لیکن اسکی کرتوتیں دیکھ دیکھ کر دل بھر گیا۔۔ ہاہاہا۔۔ آخر میں حرم نے قہقہہ لگایا۔۔

میں اسے دیکھنا چاہوں گی۔۔انفیکٹ ملنا۔۔اتنے شاندار دماغ والے بندے سے ملنا ضروری ہو گیا ہے۔۔عالیہ نے کہا۔

مل لینا۔۔عقل ٹھکانے آجائے گی تمہاری۔۔ حرم نے مسکرا کر کہا۔ وہ کیفے کی طرف جارہی تھی۔۔ سب اسکا وہیں پر انتظار کر رہے تھے۔۔

ہے لٹل لیڈی۔۔

حرم کے عقب سے آواز سنائی دی۔۔

یہ کیسے ہو سکتا تھا۔رون کی تعریف ہو اور وہ وہاں نا پہنچے۔۔

Think the devil and devil is here..

اوہ ہ ہ ہ۔۔حرم نے پلٹ کر دیکھا۔۔

رون اسکے پیچھے کھڑا اخباثت سے ہنس رہا تھا۔۔

میری تعریف ہو رہی تھی کیا۔۔وہ پوچھ رہا تھا۔

جبکہ حرم آج اسکے نئے ہیئر اسٹائل کو دیکھ کر حیران رہ گئی تھی--

یہ کیا کیا ہوا ہے-- حرم کو ایک دم ہنسی آئی--

رون نے سر بائیں طرف والے بالوں کو اکٹھا کر کے ان میں پونی ڈالی ہوئی تھی-- جبکہ دائیں طرف والے کھلے ہوئے تھے-- وہ انتہائی عجیب لگ رہا تھا۔

اٹس نیو ہیئر اسٹائل-- وہ ایک ادا سے بولا تھا۔

جبکہ حرم کی ہنسی بند نہیں ہو رہی تھی۔ رون کو اسکا خود پر یوں ہنسنا برا لگ رہا تھا۔

تمہیں پتا ہے لٹل لیڈی تمہارے آنے سے کچھ دن پہلے بزنس ڈیپارٹمنٹ کے ایک لڑکی کے بالوں میں رات کو سوتے وقت کسی نے ایک کلو ببل چپکے دی تھی۔۔وجہ اس نے رون کے بالوں کا مزاق اڑایا تھا۔۔رون نے انتہائی ڈراؤنے لہجے میں کہا تھا۔۔جبکہ حرم کی ہنسی کو ایک دم بریک لگی۔

پھر اسکو سارے بال اتروانے پڑے۔۔اور اب وہ وگ یوز کرتی ہے۔۔

توبہ۔۔حرم اندر تک لرز گئی تھی۔۔ میں تمہارے بالوں پر نہیں ہنسی رون۔۔ حرم نے ایک دم کہا۔۔وہ تو بس ہیئر اسٹائل۔۔ وہ کچھ کہنا چاہتی تھی۔۔ وہ نہیں جاہتی تھی اسکا اس لڑکی جیسا حال ہو۔

ہمممم۔سمجھ گیا میں۔۔جلدی چلو کیفے میں ایک ضروری بات ہے۔۔رون دی ڈون اسکے پاؤں کے نیچے سے زمین ہلا کر خود سیٹی بجاتا آگے بڑھ گیا۔۔ اور حرم نے بھی دل میں اپنی سلامتی کی دعا مانگنے کے بعد اسکی پیروی کی۔۔

جانے کتنی دیر وہ بارش میں بھیگتی رہی تھی۔۔اور پھر ہوش آنے پر وہ کسی مشین کی طرح چلتے ہوئے گھر پہنچی تھی۔۔ مسز ولیم نے اسے پکارہ تھا مگر وہ تو جیسے سن ہی نہیں رہی تھی۔۔ اسکی سماعت تو خود کو بدنصیب سننے پر ہی جواب دے گئی تھی۔۔

ایش۔۔ایکی بار گرینی نے بھی اسے پکارہ۔۔ مگر وہ سیڑھیاں چڑھتی رہی۔۔۔اور پھر اسکا کمرہ آگیا۔۔وہ پتھرائی نظروں سے اسے کھول کر اندر داخل ہوئی اور پھر اسے بند کر دیا۔۔ پتا نہیں وہ اب کب کھلنا تھا۔۔

حورعین اپنی فرینڈز کے ساتھ کیفے جارہی تھی۔اچانک اسکی نظر سامنے سے آتے شرجیل پر پڑی تھی۔

افف یہ کیوں نظر آ گیا۔۔؟؟ حورعین نے کوفت سے سوچا۔۔وہ انکی طرف ہی آرہا تھا۔اب حورعین کے پاس کوئی اور چارا نہیں تھا۔وہ وہاں سے جا بھی نہیں سکتی تھی۔

شرجیل اسی کی طرف آرہا تھا۔وہ حورعین کے پاس آچکا تھا۔۔بس تھوڑا سا فاصلہ رہ گیا تھا۔

ہائے حورعین۔۔ وہ اسکے پاس کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔

اسلام علیکم شرجیل بھائی۔۔ حورعین نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی۔

ابھی شرجیل نے کوئی جواب بھی نہیں دیا تھا کہ اچانک پیچھے سے کسی نے اسے دھکہ مارا اور وہ حورعین کے اوپر گرا۔۔ وہ نیچے گرنے لگی تھی کہ شرجیل نے اسے تھام لیا۔۔ شاید کچھ ہی پل لگے تھے پھر حورعین ایک جھٹکے سے اس سے الگ ہوئی۔

سوری۔۔ شرجیل نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

وہاں موجود کافی سٹوڈنٹس کی نظریں ان پر جمی تھیں۔

جبکہ حورعین سے تو کچھ بولا ہی نہیں گیا۔

اچھا میں چلتا ہوں۔ پھر ملتے ہیں۔۔ وہ وہیں سے واپس مڑ گیا۔۔ شاید اسکا کام ہو گیا تھا۔۔ وہ جس مقصد کیلیۓ آیا تھا وہ پورا ہو چکا تھا۔

تقریباً سبھی ڈیپارٹمنٹ کے سٹوڈنٹس کیفے میں جمع تھے۔۔ان میں کثیر تعداد سائنس اور بزنس ڈیپارٹمنٹ کے سٹوڈنٹس کی تھی۔

جیسے کہ آپ سب کو پتا ہے ہمیشہ کی طرح اس سمیسٹر میں ہونے والے کمپیٹینٹس کا انٹروڈکشن ہو گا۔آج شام کو چھوٹی سی پارٹی ہو گی۔ کمپیٹیشن کی خوشی میں۔۔اور یہ پارٹی ہاسٹل کے بیسمینٹ میں ہو گی جہاں دونوں کمپیٹنٹس اپنا انٹروڈکشن کروائیں گے۔۔

رون کی نظریں حرم پر جمی تھیں۔۔ جیسے وہ اسے ہی سب بتا رہا تھا۔۔زی بھی وہاں موجود تھی۔۔ وہ شالے اور میشا کے ساتھ بے نیازی سے ایک ٹیبل پر بیٹھی تھی جیسے اس کیلیۓ یہ سب کوئی معنی نہیں رکھتا۔۔

اب یہ کیا نیا ڈرامہ ہے۔۔ حرم نے پاس بیٹھی بیلا سے پوچھا۔

ڈرامہ نہیں ہے سویٹ ہارٹ۔۔اٹس پارٹی۔۔واؤؤ۔۔ بہت مزہ آئے گا۔

اور یہ پارٹی ریم کی طرف سے ہو گی۔۔ریم ہوسٹ ہو گا۔۔اور سب جانتے ہیں ریم ایک بہت ہی اچھا ہوسٹ ہے۔۔رون نے مسکرا کر ریم کی طرف دیکھا۔

حرم کی نظر بھی اچانک ریم کی طرف اٹھی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اور حرم کی نظر پڑنے پر وہ اپنی نظریں چرا گیا۔

رات سات بجے۔۔ بزنس اور سائنس ڈیپارٹمنٹ کے سٹوڈنٹس ہاسٹل کے بیسمینٹ میں جمع ہو جائیں۔۔ ڈنر میری طرف ہوگا۔۔ ریم نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔ سٹوڈنٹس نے خوش ہوتے کلیپنگ کی۔

اوران دوڈیپارٹمنٹس کے علاوہ جو بھی سٹوڈنٹس آناچاہیں۔۔ رومان شاہ انہیں ویلکم کرتا ہے۔۔ وہ کسی سلطنت کے بادشاہ کی طرح دعوت دے رہا تھا۔

باقی ڈیپارٹمنٹس کے سٹوڈنٹس بھی خوش ہوئے۔۔ ریم کی طرف سے پارٹی انہیں ہمیشہ ہی اٹریکٹ کرتی تھی۔

میں نہیں آسکتی۔۔ حرم نے عرش سے کہا۔۔

پاس سے گزرتے ریم نے شاید یہ سن لیا تھا۔

کیوں مس نور۔۔؟؟ کیوں نہیں آسکتی آپ۔۔؟؟ وہ رکا تھا۔

حرم کو امید نہیں تھی کہ وہ سب لے گا۔۔

وہ ایکچوئلی۔۔ وہ میں۔۔ حرم سے کوئی بہانہ نہیں بن رہا تھا۔

مس نور یہ پارٹی آپ اور زی کیلئے دی جا رہی ہے۔۔آپ دونوں کا دونوں کو Encourage کرنے کیلئے۔۔ سو آپ لازمی آئیں گی۔۔ اٹس اے رول۔۔

وہ آخر میں رول کہنا نہیں بھولا تھا کیونکہ جانتا تھا اب حرم انکار نہیں کرے گی۔۔ اور سدا کی سادہ حرم نے کبھی کسی سے پوچھا ہی نہیں کہ جتنے رولز کا رومان شاہ دعوہ کرتا تھا وہ سچ میں ہیں بھی یا نہیں۔۔

ایش کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اسے رونا چاہیئے یا نہیں۔۔ ہزاروں اسکے طلب گار تھے۔۔ اور اس نے جس کی طلب کی تھی وہ شخص اسکی روح تک کے نازک ریشوں کو توڑ گیا تھا۔۔

اسکے ہلک میں ایک گولہ سا اٹکا سا شاید آنسوؤں کا گولا۔ اب وہ بیڈ پر اوندے منہ لیٹی سسک رہی تھی۔۔ کسی کو بتا بھی نہی سکتی تھی کہ اسے کتنا دکھ ہوا ہے۔۔ وہ کتنی تکلیف میں۔۔ اسکا پہلا پیار۔۔ کتنا سنگ دل نکلا تھا۔۔

برساتی کوٹ اس نے اب تک پہن رکھا تھا۔۔ وہ خوساری بھیگی ہوئی تھی۔۔ اسکی آنکھیں سوج چکی تھیں۔۔ اسکا جسم ہلکہ ہلکہ لرز رہا تھا۔۔ اور پھر شدید بخار نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔۔ اسے پتا ہی نہیں چلا اور روتے روتے وہ اپنے ہوش و ہواس کھو چکی تھی۔۔

وہ وضو کرنے کے بعد اندر آیا تھا۔۔سامنے بابا جی بیٹھے اسے دیکھ رہے تھے۔

توڑ آئے اسکا دل۔۔۔؟؟ بابا جی نے پوچھا یا بتایا تھا لیکن سمعان نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔وہ نوافل ادا کرنے کیلیئے نیت باندھ رہا تھا۔۔

دل توڑنے کا مداوہ عبادت کرنے سے ادا نہیں ہوتا۔۔بابا جی نے سمعان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

سمعان رکا۔۔اسکے دل میں عجیب سی ٹھیس اٹھی تھی۔

جانتے ہو سمعان بیٹا انسان کا دل توڑنا کتنا بڑا گناہ۔۔ کوئی ریاضت قبولیت کا درجہ نہیں پاتی جب تک وہ شخص معاف نا کردے جسکا دل توڑا ہو۔۔

بس کردیں بابا جی۔۔ بس کردیں۔۔

ہی لگاتا ہے۔۔ اور۔۔ ﷻ انسان کو دوسرے انسان کی طلب بھی اللہ

وہ ایک یہودن ہے۔۔ سمعان نے بابا جی کی بات کاٹی۔

کیا پتا وہ مسلمان ہو جائے--

ایسا کبھی نہیں ہو گا بابا جی۔۔ مسٹر ولیم کا کالم پڑا تھا میں نے اخبار میں وہ مسلمانوں سے انتہا کی نفرت کرتا ہے۔۔۔ کبھی اس انسان کا مسلمانوں کے خلاف لیکچر سنیں تو دل پھٹتا ہے۔۔ برداشت کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔۔ سمعان جانے کتنا درد کتنا غصہ اپنے اندر لیۓ گھوم رہا تھا۔۔

یہ مت بھولو کہ اسے دیکھنے اور اس سے ملنے کیلیۓ تم نے ہی وظیفہ کیا تھا۔۔بابا جی نے اسے یاد دلایا۔۔

کیا ثبوت ہے کہ وہ لڑکی ایش ولیم ہی ہے جسکو آخرت میں میرا ہمسفر بنایا جاۓ گا۔۔؟؟ سمعان نے غصے سے پوچھا۔

یہ تو تم اپنے دل سے پوچھو سمعان بیٹا۔۔ انسان کا دل سب سے بڑا گواہ ہوتا ہے۔۔۔ بابا جی نے مسکرا کر کہا اور کمرے سے باہر نکل گۓ۔۔

اور سمعان خود نہیں جانتا تھا کہ اسکا دل اتنا کیوں تڑپ رہا ہے۔۔ وہ جو کر کہ آیا تھا وہ اسکے مطابق بلکل ٹھیک تھا۔۔ پھر اسے سکون کیوں نہیں مل رہا تھا۔۔ وہ سر جھٹک کر خود کو سمجھاتا نماز کی طرف متوجہ ہو رہا تھا۔۔

کیا اسے عبادت سکون پہنچا سکتی تھی۔۔ جبکہ وہ ایک معصوم سی لڑکی کا دل توڑ کر آیا تھا۔۔

ایش کی ایک عجیب احساس کے تحت آنکھ کھلی تھی۔۔ وہ مشکل سے سیدھی ہوئی تھی۔۔ اسکا دم گھٹ رہا تھا۔۔ ایش نے اپنی پوری ہمت جمع کی اور بیڈ سے اٹھی۔۔

اسے زور کا چکر آیا اور وہ دوبارہ بیڈ پر گر گئی۔۔

آدھے گھنٹے بعد اسکی پھر آنکھ کھلی تھی۔۔ کیونکہ اسکا سانس بند ہو رہا تھا۔۔ایش ایک بار پھر اٹھی تھی۔۔اسکے کمرے کی لائیٹ آن تھی۔۔ ایش نے کانپتے ہاتھوں سے اپنا برساتی کوٹ اتارہ تھا۔۔ وہ ونڈو تک جانا چاہتی تھی تا کہ اسے کھول سکے۔۔ مگر کانپتی ٹانگوں نے اسے ایسا کرنا ہی نہیں دیا۔۔

اور ایک بار پھر بیڈ پر لیٹ گ ئی۔۔ اسکے دماغ میں شدید ردر ہو رہا تھا۔۔

بد نصیب لڑکی ہو تم ایش ولیم۔۔۔الفاظ تھے یا ہتھوڑے۔۔ جو بار بار بج رہے تھے۔۔

مام۔۔ایش نے تکلیف میں اپنی ماں کو پکارہ تھا۔۔ مگر اس وقت اسکی سننے والا کوئی نہیں تھا۔

وہ اٹھنا چاہتی تھی مگر اسکا جسم اس بات کی اجازت نہیں دے رہا تھا۔ ایش کو لگ رہا تھا جیسے اسکی ٹانگیں جواب دے گ ئی ہوں۔۔

وہ ایک بار پھر اپنی پوری ہمت جمع کر کے اٹھی اور دروازے تک آئی۔۔ وہ اسے کھول کر باہر آئی تھی۔۔

اسکے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے۔۔ وہ خود نہیں جانتی تھی کہ اسکے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔۔ اسکا جسم سرد پڑ رہا تھا۔۔ جبکہ اسکا سر آگ کی طرح تپ رہا تھا۔۔

وہ مشکل سے سیڑھیوں تک آئی تھی۔ ابھی اس نے پہلی سیڑھی پر ہی قدم رکھا تھا کہ اسکی ٹانگوں نے جواب دے دیا۔۔ وہ کسی بال کی طرح لڑھکتی نیچے آئی تھی۔۔ اتنی اونچائی سے وہ سیڑھیوں سے پھسلتی آئی تھی۔۔ کہاں کہاں چوٹ لگ رہی تھی اسے پتا ہی نا چلا۔۔ اور پھر آخری سیڑھی سے وہ لاؤنج میں گری۔۔ سر سیڑھی

کے پاس رکھے گملے سے ٹکرایا تھا۔۔ اور پھر سرخ مائع لاؤنج میں بچھے قیمتی کارپٹ پر پھیل گیا۔۔

اسکے منہ سے ایک سسکاری نکلی تھی۔۔اور پھر وہ خاموش ہوگئی۔۔ گہری خاموشی۔۔۔

مسٹر ولیم شہر سے باہر گئے تھے۔۔مسز ولیم اور گرینی اپنے اپنے کمروں میں تھیں۔ سارے نوکر چھٹی پر تھے۔۔ کوئی اسکی آواز سننے والا نہیں تھا۔۔ اور اب تو وہ کسی کو پکار بھی نہیں سکتی تھی۔۔

خاموشی چھائی تھی بس۔۔ گہری خاموشی۔۔

____

فرہاد نے گاڑی ہاسٹل کے سامنے روکی تھی۔۔اور اندر بیٹھی حرک کا دل دھڑک رہا تھا۔۔

ہاسٹل آگیا حرم۔۔ فرہاد نے نرمی سے کہا۔۔اور حرم نے چونک کر دیکھا۔۔ جانے وہ وہاں تک آتے آتے راستے میں کتنی دعائیں مانگتے آئی تھی۔۔

اب جاؤ۔۔ فرہاد نے اسے کہا۔

آپ بھی آجائیں ہادی۔۔ حرم نے کہا۔

یہ تمہاری لڑائی ہے حرم۔۔ اس جنگ کو تم نے جیتنا ہے۔۔ میں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہوں گا۔۔ لیکن اس وقت میں اندر نہیں آ سکتا۔۔ فرہاد نے جواب دیا۔۔ وہ اسے گھر سے سمجھا کر لایا تھا۔وہ واقعی ایک راہنما تھا۔۔ جو ہر قدم پر حرم کی راہنمائی کرتا تھا۔۔

پر ہادی۔۔ حرم نے کچھ کہنا چاہا۔

پر ور کچھ نہیں۔۔۔ حرم ایک بہادر لڑکی ہے۔۔ وہ اسے بچوں کی طرح ٹریٹ کر رہا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ حرم اس پر ڈیپنڈ نا رہے۔۔ وہ سائے کی طرح اسکے ساتھ رہتا تھا۔۔ پل پل کی خبر کہ وہ کہاں ہے اپنے موبائل پر چیک کرتا رہتا تھا۔۔ وہ اسکے اندر سے ڈر نکال دینا چاہتا تھا۔۔

اوکے۔۔ ٹھیک ہے۔۔ حرم نے کہا اور گاڑی سے اتر گ ئی۔۔

بیسٹ آف لک ڈی ئر۔۔وہ مسکرا کر کہتا ہوا گاڑی بڑھا کر لے گیا۔۔

افففف۔۔۔ حرم نے ایک گہرا سانس لیا تھا۔۔ یہ اسکے کمپیٹیشن کی پہلی سیڑھی تھی۔۔ جانے کیا ہونے والا تھا۔۔

اس نے موبائل نکال کر عرش کو کال کی۔۔۔

اتنی دیر لگادی حرم۔۔ ہم کب سے انتظار کر رہے ہیں۔۔ کہاں ہو تم۔۔؟؟ عرش بے صبری سے پوچھ رہی تھی۔

میں ہاسٹل کے باہر کھڑی ہوں۔۔ سوری میں لیٹ ہوگئی وہ میں نماز پڑھ کر آئی ہوں عشا کی۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔

اوکے تم رکو میں آتی ہوں۔۔ عرش نے کہا اور کال ڈراپ کر دی۔

ایش کی ایک بار پھر آنکھ کھلی تھی۔۔ اسکے سر میں شدید درد ہو رہا تھا۔۔ وہ کراہتی ہوئی اٹھی تھی۔۔

وہ باہر جانا چاہتی تھی۔۔وہ کھلی ہوا میں سانس لینا چاہتی تھی۔۔لیکن اس میں اٹھنے کی ہمت نہیں تھی۔۔پیلس بہت بڑا تھا۔۔اور لاؤنج کے آخر پر جہاز سازی دروازہ تھا جو باہر لان میں کھلتا تھا۔۔ وہ کسی کو پکارنا چاہتی تھی۔۔لیکن اسکی آواز نہیں نکل رہی تھی۔۔

اتنی بے بس وہ اپنی زندگی میں کبھی نہیں ہوئی تھی۔۔سر سے بہنے والا خون اب بند ہو چکا تھا۔۔ ایش نے پلٹ کر پیلس کے پچھلے حصے میں کھلنے والے دروازے کو دیکھا۔۔وہ قریب تھا۔۔

ایش اپنی ہمت جمع کے ایک بار پھر کھڑی ہوئی۔۔ وہ چل نہیں رہی تھی بلکہ خود کو گھسیٹ رہی تھی۔۔

یہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔۔وہ بڑبڑا رہی تھی۔۔

وہ اب دروازے تک پہنچ چکی تھی۔پھر اس نے اپنی پوری قوت لگا کر دروازہ کھولا تھا۔۔

ایک ٹھنڈی ہوا کے جھونکے نے اسکا استقبال کیا تھا۔۔وہ دروازے سے نکل کر راہداری میں آگ ئی تھی۔

اسکی آنکھیں پھر بند ہو رہی تھیں۔۔وہ پچھلے لان میں آچکی تھی۔۔ بارش کی ہلکی ہلکی بوندیں اسکے اوپر پڑی تھیں۔۔وہ مزید نہیں چل سکتی تھی۔۔وہیں گیلی زمین پر بیٹھ گ ئی--

ایش نے اپنے ہاتھوں اور ٹانگوں میں واضح کپکپاہٹ دیکھی تھی۔۔شدید سردی میں وہ پسینے سے شرابور ہو چکی تھی۔۔

پھر اسکی آنکھیں آہستہ آہستہ بند ہونا شروع ہوئیں--

شاید میں مرنے والی ہوں۔۔

مما۔۔ایش نے اپنی ماں کو پکارہ۔۔ جیسے وہ بچپن میں بلاتی تھی۔۔ عجیب بات ہے انسان تکلیف میں ہو توسب سے پہلے زبان سے ماں ہی نکلتا ہے۔۔

لیکن شاید مسز ولیم اس سے انتہا کی ناراض تھی۔۔ تبھی اسکی پکار پر جواب نہیں دیا۔

بدنصیب ہو تم ایش ولیم۔۔۔

سیم۔۔

سمعان۔۔۔ پہلی بار انتہائی درد کی حالت میں ایش نے اسے پورے نام سے پکارہ تھا۔

بادل ایک زور سے گرجے تھے۔۔اور ایش کی سانسوں کی ڈور ٹوٹنے لگی۔۔وہ مشکل سے سانس لے پا رہی تھی۔۔اس نے اپنی ٹانگوں کو ہلانا چاہا۔۔لیکن نہیں۔۔وہ جواب دے گئیں--

انسان اپنی دنیا میں اتنا گم ہو جاتا ہے کہ وہ بھول جاتا ہے ایک خدا بھی ہے۔۔وہ انسانوں کے درمیان خوش رہتا ہے لیکن وہ اس پل کا تصور نہیں کرتا کہ اگر وہ اکیلا ہوا تو کیسا محسوس کرے گا۔۔ہم نے اکیلے ہی مرنا ہے۔۔اتنی تکلیف ہم اکیلے ہی برداشت کریں گے۔۔پھر کیوں ہم اس رب کو بھول بیٹھے ہیں۔۔کیوں۔۔آخر ہم ڈرتے کیوں نہیں اس سے۔۔؟؟

اللہ ﷻ تو بندے کا اپنے گھر میں آنا دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔۔وہ تو چاہتا ہے کہ بندہ اسے پکارے۔۔اس سے ملے۔۔ہر درد ہر تکلیف میں اسے یاد کرے۔۔اور کبھی کبھی تو وہ جان بوجھ کر انسان کو دکھ درد اور تکلیف میں مبتلا کرتا ہے۔۔تاکہ بندہ اپنے رب کو یاد کرے۔۔

اور خدا کی قسم تم اسے اپنے درد اپنی تکلیف میں پکار کر تو دیکھو۔۔وہ سارے دکھ درد ختم کر دے گا۔۔

ایش کے زہن میں بابا جی کے کہے گ ئے جملے گونجے۔۔

اس کائی نات کا خالق تو گاڈ ہے نا۔۔

کہتے ہیں۔۔۔سمعان کی گ ئی بات اسے یاد آئی--ہاں پر ہم اسے اللہ ﷻ

اللہ۔۔

اور ایش کے منہ سے جانے کس جزبے کے تحت اللہ نکلا تھا۔۔

اور پھر اسکی آنکھیں بند ہو گئیں-- وہ گیلی مٹی میں مٹی بنی پڑی تھی--

بادل ایک بار پھر زور سے گرجا-- بجلی ایک بار پھر چمکی--اور ایک بار پھر خاموشی چھا گئی-- اب بس ایک آواز آرہی تھی-- بارش کے برسنے کی آواز--جولان کے بیچوں بیچ پڑے وجود کو بھگو رہی تھی--

----

ایش---

سمعان ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا تھا۔۔پتا نہیں کیسے عجیب سا احساس تھا۔۔اسکی سانسیں تیز چل رہی تھیں۔۔ کتنی مشکل سے اسکی آنکھ لگی تھی رات۔۔ کتنا رونے اور خدا سے معافی مانگنے کے بعد اسکو تھوڑا سا سکون ملا تھا۔ لیکن یہ ہو رہا تھا۔۔ایش ایک پل کیلئے بھی اسکے دماغ سے نہیں نکل رہی تھی۔۔اور ابھی بھی اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اسے پکار رہی ہے۔۔

اسکے آنسوؤں سے بھری آنکھیں اسکا سارا چین اڑا چکی تھیں۔۔

کتنا مشکل ہوتا ہے نا جس شخص کو ہم چاہتے ہوں خود اپنے ہاتھوں سے اسکا دل توڑ دینا۔۔۔سمعان اسی کرب سے گزر رہا تھا۔۔

رات کے دو بج رہے تھے۔۔وہ اٹھ کر کمرے میں موجود چھوٹی سی ونڈو کے پاس آیا تھا۔۔ باہر بارش ہو رہی تھی۔۔اب وہ سو نہیں سکتا تھا۔۔

کیا میں اسے کال کروں۔۔وہ سوچ رہا تھا۔۔

ہزاروں میسجز کرنے والی ایش اچانک ہی خاموش ہو گئی تھی۔۔

اور کبھی کبھی کسی کی خاموشی بھی کتنی تکلیف دیتی ہے۔۔

ایک طرف ایش تھی۔۔تو دوسری طرف اسکا مقصد کا۔۔اسکا دین تھا۔۔اسکے دین کی حفاظت تھی۔۔اسکا اللہ تھا۔۔اور اس نے اپنے اللہ کو چن لیا تھا۔۔۔وہ ایش کا دل توڑ آیا تھا۔۔حالانکہ اسکا اپنا دل رو رہا تھا۔۔

لیکن وہ کیا کرتا۔۔مسٹر ولیم کی نفرت کا سامنا نہیں کر سکتا تھا وہ۔۔وہ بھی ایک یہودی لڑکی کیلیے--

کاش ایش تم مسلم ہوتی۔۔کاش۔۔

وہ چلتا ہوا آیا اور صحن میں کھڑا ہو گیا۔۔

اللہ پاک مجھے اس آزمائش میں پورا اترنے کیلی ئے ہمت اور حوصلہ عطا کریں۔۔

وہ جانتا تھا یہ اسکی آزمائش ہے۔۔اور اس آزمائش میں ثابت قدم رہنا ہے۔۔اس لی ئے وہ بارش میں دعا مانگ رہا تھا۔۔

اور بارش میں مانگی گ ئی دعا قبولیت کا درجہ رکھتی ہے۔۔اس نے سنا تھا۔۔

کچھ ہی پل بعد عرش حرم کو لینے آگ ئی تھی۔۔وائٹ جینز پر اس نے ریڈ ٹاپ پہنا تھا۔۔اور وائٹ ہی اپر پہنے وہ کافی پیاری لگ رہی تھی۔۔ بالوں میں اونچی ٹیل پونی کی تھی۔۔ہلکہ ہلکہ میک کی ئے وہ کافی پیاری لگ رہی تھی۔

واؤ عرش تم تو واقعی ہی پارٹی میں آئی ہو۔۔ حرم نے اسے دیکھتے ہی اسکی تعریف کی۔۔

اور تمہیں اس چیز کی بھی ضرورت نہیں۔۔ تم سادگی میں بھی پیاری لگتی ہو۔۔

حرم نے وائٹ کلر کا ٹراؤزر پہنا تھا اس پر بلیک گھٹنوں تک آتی شرٹ پہنی تھی۔۔اسکا وائٹ کلر کا اونی کوٹ اسکو مکمل طور پر ڈھانپے ہوئے تھا۔۔ سر پر بلیک سٹولر لیا ہوا تھا۔۔وہ بنا میک اپ کے تھی۔۔اور یہی چیز اسے کافی منفرد اور معصوم بناتی تھی۔۔

وہ عرش کے ساتھ چلتے ہوئے ہاسٹل کے بیسمنٹ میں آئی تھی۔۔کافی رونق لگی تھی وہاں۔۔ کافی زیادہ اور تقریباً سبھی ڈیپارٹمنٹس سے سٹوڈنٹس موجود تھے۔۔

بیسمنٹ کو کافی اچھے طریقے سے ڈیکوریٹ کیا ہوا تھا۔۔

یہ سب ارینجمنٹس کس نے کی ہیں۔۔؟؟ حرم نے پوچھا

ریم نے۔۔

کافی اچھا لگ رہا ہے۔۔

بیسمنٹ ہال میں ہلکہ ہلکہ میوزک بج رہا تھا۔۔ حرم کو دیکھ کر بیلا اور واصے جو ایک ٹیبل پر بیٹھے تھے اسکی طرف بڑھے۔۔ وہ دونوں بھی کافی اچھے لگ رہے تھے۔۔

حرم ان سے ملنے کے بعد ان کے ساتھ ہی اسی ٹیبل پر بیٹھ گ ئی۔

تمہاری جگہ یہاں نہیں ہے حرم۔۔ بیلا نے کہا۔

تو اور کہاں ہے۔۔؟ وہ حیران ہوئی۔

وہ دیکھو سسٹر۔۔ اسٹیج کے پاس۔۔ وہاں ہے تمہاری اور زی کی جگہ۔۔ تم دونوں کو وہاں بیٹھنا ہو گا۔۔

ابھی تو یہی ٹھیک ہوں۔۔جب زی آئے گی تب دیکھا جائے گا۔

ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔ عرش نے کہا۔

رون دی ڈون نظر نہیں آ رہا۔۔؟؟

ہائے لٹل لیڈی۔۔رون اچانک ہی وہاں ٹپکا۔۔

حرم رون کو یاد کرے اور وہ حاضر نا ہو ایسا ہو سکتا تھا کیا۔۔

ریڈی ہو نا۔۔؟؟ وہ حرم سے پوچھنے لگا۔

ہر حال میں تم نے یہ کمپیٹیشن جیتنا ہے۔۔ورنہ تمہیں پتا ہے نا کہاں سے دھکہ دونگا میں تمہیں۔۔رون کہتے کہتے آخر میں دھمکی دینا نا بھولا۔۔

افففف۔۔۔ یاد ہے مجھے۔۔تم میری جان چھوڑ دو۔۔تمہاری وجہ سے میں اس مصیبت میں پھنسی ہوں۔۔حرم کو بھی اسکی دھمکی پر غصہ آیا تھا۔۔

ریلیکس۔۔لٹل لیڈی۔۔کوئی اسے کول ڈرنک ڈے۔۔لٹل لیڈی کافی غصے میں ہے۔۔رون اسے مزید آگ لگاتا واپس چلا گیا۔۔

یہ مر کیوں نہیں جاتا۔۔بیلا نے اس کے جانے کے فوراً بعد کہا۔اسکی پشت رون کی طرف تھی۔۔

تم سے شادی کرنے کے بعد مروں گا بیلا ڈی ئی ر۔۔رون نے بیلا کے کان میں سرگوشی کی۔۔

بیلاایک دم اچھلی۔۔وہ سمجھی تھی کہ رون جاچکاہے۔۔اس لی ئے وہ اپنے دل کی بھڑاس نکالنے لگی تھی۔۔لیکن اسکو کیاخبر تھی وہ منحوس پھر کسی بات کیلی ئے واپس آجائے گ ا۔۔

تم سے شادی کرنے سے بہتر ہے میں ہاسپٹل کی بلڈنگ سے چھلانگ لگاکر مر جاؤں-- بیلانے غصے سے کہا۔

ہاہاہاہا۔۔۔ چلورون دی ڈون تمہیں اسکااوپشن بھی دے گا۔۔وہ مزید پھیلا۔۔

وہ دیکھوریم اورزی آگ ئے-- اس سے پہلے بیلارون کومزید کوئی گ الی دیتی۔۔عرش کی بات پرسب نے چونک کراس طرف دیکھا۔۔

صبح ہونے والی تھی جب ایک عجیب سے احساس کے تحت ایش کی آنکھ کھلی۔۔اسے لگا شاید وہ مر چکی ہے۔۔ لیکن جب اس نے خود کو اپنے گھر کے لان میں پایا تو اسے احساس ہوا کہ وہ ابھی زندہ ہے۔۔

ایش ایک جھٹکے سے اٹھی۔۔اسے لگا شاید کوئی ڈراؤنہ خواب دیکھا ہو اس نے۔۔ لیکن نہیں وہ ایک حقیقت تھی۔۔ایک تلخ اور تکلیف دہ حقیقت۔۔ جسے وہ کبھی کسی کو نہیں بتا پائے گی--

رات والی حالت اب نہیں تھی اسکی۔۔وہ کافی سنبھل گ ئی تھی۔۔بس سر سے ایک ٹھیس اٹھ رہی تھی۔۔ایش اندر کی طرف بڑھی۔وہ سب کے اٹھنے سے پہلے اپنے کمرے میں جانا چاہتی تھی۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ کوئی اسے اس حالت میں دیکھے۔۔

رات خدا نے اسے اپنا جلوہ دکھایا تھا۔۔وہ موت کو چھو کر آئی تھی۔۔وہ جو چرچ میں نہیں جاتی تھی۔۔اب اسے سمجھ آگ ئی تھی کہ اسے کہاں جانا ہے۔۔ کیا کرنا ہے۔۔

صد شکر کہ ابھی کوئی نہیں اٹھا تھا۔۔ہلکہ ہلکہ سا اندھیرا دور ہو رہا تھا۔۔ یہ ایک ن ئی صبح تھی۔۔ ایش کو ایک ن ئی زندگی ملی تھی۔۔وہ سمجھدار تھی۔۔سب سمجھ گ ئی تھی کہ رات اسکے ساتھ کیا ہوا تھا۔۔؟؟اور کیوں ہوا تھا۔۔؟؟

وہ بنا کوئی آہٹ کی ئے اپنے روم میں چلی گ ئی-- مگر اس سے پہلے وہ کارپٹ پر پڑے خون کو صاف کرنا نہیں بھولی تھی۔۔

یہ کوئی عام کمپیٹیشن نہیں ہے حرم۔۔ یہ سٹوڈنٹس کے حوصلوں کو ابھارنے کیلیئے ہوتا ہے تاکہ وہ مزید اپنی سٹڈی پر توجہ دے سکیں۔۔۔دوسری ایکٹیویٹیز کے ساتھ ساتھ سٹوڈنٹس اپنی سٹڈی کو بھی بھرپور توجہ دیں اس لیئے ریم یہ سب کرتا ہے۔۔واصے بتا رہا تھا۔۔

ہاں بہت سے سٹوڈنٹس کی سمیسٹر فی وہ خود سبمٹ کرواتا ہے جنہیں کوئی پرابلم ہو جائے۔۔ یا جنکے پاس پیسے ناہوں۔۔ریم انکی پوری مدد کرتا ہے۔۔ عرش نے بتایا۔۔

ہمارے آنے سے پہلے لاسٹ سمیسٹر میں جو کمپیٹیشن ہوا تھا اس میں زی کے مقابلے میں کافی سٹوڈنٹس تھے۔۔وجہ صرف یہ تھی کہ وہ سٹوڈنٹس اچھا پڑھ سکیں۔۔ جنکی پرسینٹیج 85 سے اوپر تھی اور جو سمیسٹر فی سبمٹ نہیں کرواسکتے تھے ریم نے انکی فی سبمٹ کروائی۔۔ ایک طرح سے یہ ایک اچھی ایکٹیویٹی ہے۔۔ سٹوڈنٹس کا حوصلہ بلند ہوتا ہے۔۔اب کی بار بیلا نے کہا۔۔

وہ تینوں رومان شاہ کی تعریفیں کر رہے تھے۔۔وہ واقعی ہی بہت اچھا انسان تھا یہ حرم کو آج پتا چلا تھا۔۔

اب دیکھو جیتنے والے کو کیا ملے گا۔۔ عرش نے ریم کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔جو سر سے پاؤں تک بلیک ڈریس میں ملبوس اس پارٹی میں سب پر چھایا ہوا تھا۔

ہمم۔۔۔میری عزت بچ جائے-- میں ہاروں نا بس مجھے کچھ اور نہیں چاہیئے-- حرم نے پہلی بار کچھ کہا تھا۔۔

ان دونوں کا کپل کافی اچھا ہے نا۔۔۔بیلا نے تصدیق چاہی۔۔اور حرم نے پہلی بار ریم اور زی کو ایک کپل کی شکل میں دیکھا تھا۔۔

ہمم اچھا ہے۔۔ حرم نے کہا۔۔ کیونکہ زی ریم کے پاس کھڑی کافی اچھی لگ رہی تھی۔۔

جبکہ عرش کچھ اور سوچ رہی تھی۔۔ جانے جب ریم کو حرم کی حقیقت پتا چلے گی تو اسے کیسا فیل ہو گا۔۔

وہ کسی کو ڈھونڈ رہا تھا۔۔ اسکی نگاہیں بیسمنٹ ہال کا جائزہ لے رہی تھیں۔۔

کیا ہوا ریم۔ کسے دیکھ رہے ہو۔۔ جمی شاید اسکی بے چینی بھانپ گیا تھا۔۔ تبھی اسکے پاس آتے ہوئے بولا۔۔

مس نور نہیں آئی ابھی تک۔۔؟؟ ریم نے خود کو سنبھالتے ہوئے پوچھا۔

آگئی ہے-- وہ دیکھو۔۔ جمی نے انکے ٹیبل کی طرف اشارہ کیا۔۔

اور جیسے ہی ریم کی نظر بیلا کے ساتھ بیٹھی حرم پر پڑی۔۔اسکے اندر سکون اتر گیا۔۔

وہ کسی بات پر مسکرا رہی تھی۔۔اور ریم حیران ہوا۔اسے لگا تھا شاید حرم آج حجاب اوڑھ کر نا آئے-- آج تو پارٹی تھی نا۔ایک چھوٹی سی پارٹی۔۔لیکن نہیں۔۔وہ بلیک سٹالر سر پر لپیٹے۔۔کافی پر سکون تھی۔۔

اونی اوور کوٹ میں اسکے آدھے ہاتھ تک چھپ گ ئے تھے۔۔وہ نازک سے وجود کے ساتھ ریم کے دل میں مزید گہرائی کے ساتھ اتر رہی تھی۔۔

پتا نہیں رات کا وقت تھا یا میوزک کا اثر ریم کو وہ آج بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔بلیک سٹالر میں اسکا چہرہ مزید نکھرہ نکھرہ سا لگ رہا تھا۔۔مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ وضو کی حالت میں ہے۔۔تبھی شاید اتنی پاکیزہ لگ رہی تھی۔۔

"لوگ #زلفوں کے اثیر ہوتے ہیں۔۔

""میں نے اسکے #حجاب پر دل ہارا ہے۔۔

ہے ریم۔۔۔ڈیرک نے اسے پکارہ تو وہ چونکا۔۔

کیا ہوا۔۔ کدھر گم ہو۔۔؟؟

کچھ نہیں۔۔۔ تم بتاؤ سب ٹھیک ہے نا۔۔؟؟ ریم نے پوچھا۔۔

جی سب ٹھیک ہے۔۔ ہر چیز ریڈی ہے۔۔

تو پھر انٹر و سٹارٹ کیا جائے--؟؟ ریم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

ہاں۔۔زی سے پوچھ لو۔۔ حرم بھی آچکی ہے۔۔

اوکے۔۔لیٹس سٹارٹ۔۔ریم نے کہااور زی کی طرف بڑھ گیاجواپنی مخصوص جگہ پر بیٹھ چکی تھی۔۔

ایش نے اپنے سر پر خود ہی بینڈج کی تھی۔۔وہ اب کافی پر سکون سی تھی۔۔اس نے رات جس زات کو محسوس کیا تھااور اپنے قریب پایا تھااب باری تھی اس زات کو سب کے سامنے ماننے کی۔۔

خیر وہ اپنے وقت پر کمرے سے تیار ہو کر نکلی تھی اور پھر کنگ فو کلاس کیلیۓ چلی گئی--

ماسٹر سائی چن اسے دیکھ کر حیران ہوا تھا۔۔وہ کچھ بدلی بدلی سی لگ رہی تھی۔۔

آپ نے کہا ماسٹر سائی چن کے مجھے اس زات کی کھوج کرنی ہے جو سے محبت کرنے کے بعد انسان دنیا کو فتح کرلیتا ہے۔۔زی کچھ سوچتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

ہمم۔۔۔ماسٹر سائی چن خاموشی سے اسکی باتیں سن رہا تھا۔۔

مجھے وہ زات مل گ ئی ہے ماسٹر۔۔میں نے رات اسے محسوس کیا ہے۔۔اسکے پورے جلال کے ساتھ۔۔میرے لی ئے دعا کیجی ئے کہ میرا راستہ آسان ہو جائے--

تم خوش نصیب ہو ایش۔۔ بہت کم لوگ اسے محسوس کر سکتے ہیں۔۔ جیسے تم نے کیا ہے۔۔ ماسٹر سائی چن نے کہا۔

میں نہیں جانتی آج کے بعد میں یہاں آسکوں گی بھی یا نہیں۔۔ لیکن میں ہمیشہ آپکو یاد رکھوں گی۔۔ ایش مسکرائی۔۔

جس راستے کو چننے جا رہی ہو ایش۔۔ اسے کبھی مت چھوڑنا۔۔ ثابت قدم رہنا ہمیشہ۔۔

شکریہ ماسٹر سائی چن۔۔

خوش رہو بچے۔۔ وہ بھی مسکرادی ئے۔۔

زی اور حرم ایک صوفے پر بیٹھی تھیں۔۔دونوں اپنی شان وشوکت کے ساتھ۔۔پروفیسر جوزف اور یونیورسٹی کے دیگر پروفیسر بھی وہاں جمع ہو چکے تھے۔۔

پروفیسر جوزف نے حرم کو بیسٹ آف لک کہا تھا جس پر وہ مسکرا دی۔ لیکن اندر سے وہ ابھی بھی ڈری ہوئی تھی۔وہ نہیں جانتی کیا ہونے والا ہے۔یہ اسکے مقابلے کا پہلا حصہ تھا۔۔وہ دل ہی دل میں دعائیں مانگ رہی تھی۔۔

ہیلو بیوٹی فل لیڈیز۔۔رومان نے زی اور حرم کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔

کیسی ہیں آپ مس نور۔۔؟؟وہ حرم کی طرف متوجہ ہوا۔۔اور حرم اسکا مس نور مس نور سن سن کر اک گئی تھی۔

میں ٹھیک ہوں مسٹر شاہ۔۔ حرم نے بھی اب کی بار حساب برابر کیا۔۔

اور رومان چونکہ۔۔ وہ جسے حرم کے منہ سے رومان شاہ سننا اچھا لگتا تھا وہ آج اسے بس مسٹر شاہ بلا رہی تھی۔۔ یعنی وہ انسان کو اسی کے طریقے سے ہینڈل کرتی تھی۔۔ وہ پھر بھی مسکرا دیا۔۔

گڈ۔۔ تو آپ ریڈی ہیں انٹرویو کیلئے۔۔ وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا۔۔ وہ نرمی جو زی سے بات کرتے ہوئے دکھائی نہیں دیتی تھی۔۔ جبکہ زی کو غصہ آرہا تھا۔۔ جی ریڈی ہوں۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔

ویل گڈ۔۔ مجھے اچھا لگا آپ نے کمپیٹیشن کیلئے ہاں کہہ دی۔ رومان کہہ رہا تھا۔۔

زبردستی کی ہاں کروائی گئی ہے مجھ سے۔۔ حرم نے دل میں سوچا۔

ویل لیٹس سٹارٹ دی انٹرو۔۔ آپ دونوں پلیز وہاں چلیں۔۔ رومان نے اسٹیج کی طرف اشارہ کیا۔

کیا مطلب۔۔ یہ کیسا انٹرو ہے۔۔؟؟ اسٹیج پر کیوں۔۔ اور انٹرو ہوگا ہی کیوں۔۔ سب ہمیں جانتے ہیں۔۔ سب کو پتا چل گیا ہے کہ پیٹنٹس کا تو پھر یہ سب کیوں۔۔ حرم نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔۔

افففف۔۔۔ حد ہے بے وقوفی کی۔۔ زی نے کہا اور جھٹکے سے اٹھ کر چلی گئی۔۔

جبکہ حرم معصوم سا چہرہ بنائے رومان کو دیکھ رہی تھی۔

انٹرو کچھ اسطرح سے ہو گا مس نور کہ زی اپنے اباؤٹ کچھ بتائے گی-- تو آپ نے بھی وہی چیز اپنے اباؤٹ بتانی ہو گی جو زی بتائے گی-- سمجھ آئی--

ہمم۔۔۔ حرم نے اثبات میں سر ہلایا۔اوکے گڈ۔۔اب چلیں۔۔؟؟

جی۔۔ حرم نے کہا اور اٹھتے ہوئے اسٹیج کی طرف بڑی جہاں زی اپنی شرٹ کے کالر میں مائیک لگا رہی تھی۔۔

یااللہ خیر۔۔۔ حرم نے ایک بار پھر اللہ کو یاد کیا۔

ایش یہ تمہیں کیا ہوا ہے۔۔؟؟ مسز ولیم نے اسکے سر پر لگی بینڈج کو دیکھتے ہوئے پ وچھا۔

کچھ نہیں مام کنگ فو کرتے ہوئے گ ر گ ئی تھی۔۔وہ ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

اپنا خیال رکھا کرو بچہ۔۔ گرینی نے پیار سے کہا۔

جی گرینی۔۔وہ بس اتنا ہی کہہ پائی--

تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا ایش۔۔ گرینی نے اسکی سوجی آنکھوں کو دیکھ کر پوچھا۔

جی ٹھیک ہوں۔۔

مجھے لگ نہیں رہا۔۔ چہرہ اتنا سرخ کیوں ہو رہا ی تمہارا۔۔؟؟

وہ تھوڑا سا ٹمپریچر ہو گیا تھا رات کو۔۔اب ٹھیک ہوں۔۔

میں نے تمہارے ڈیڈ کو کچھ بھی نہیں بتایا ایش۔۔وہ شہر سے باہر گ ۓ ہیں--

آپکو بتا دینا چاہی ۓ تھا مام۔۔ایش نے مسز ولیم کی بات کاٹی۔۔

تو تم اپنی ضد سے باز نہیں آؤ گی-- مسز ولیم نے غصے سے پو چھا۔

میں مائیک سے شادی نہیں کر سکتی مام۔۔اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔۔وہ کہتے ایک جھٹکے سے اٹھی اور کالج کیلیے چلی گئی--

----

ایش 2 بجے گھر آئی تھی۔پیلس میں کافی خاموشی چھائی تھی۔۔ایش کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔ اسے یہ خاموشی کسی بڑے طوفان کا پتہ دے رہی تھی۔۔

ایش۔۔وہ سیڑھیاں چڑھ رہی تھی جب مسز ولیم نے اسے پکارہ۔۔

جی مام۔۔وہ پلٹی۔۔

تمہارے ڈیڈ تمہیں بلا رہے ہیں۔۔ سٹڈی روم میں جلدی آ جاؤ۔ مسز ولیم کہتے چلی گ ئی۔۔ جبکہ ایش نہیں جانتی تھی وہ اپنے ڈیڈ کا سامنا کیسے کرے گی۔۔ اس ڈیڈ کا جس کو اس نے ہمیشہ آڈیالائز کیا تھا۔۔

وہ مرے مرے قدم اٹھاتی سٹڈی کی طرف بڑھی۔۔

ڈیڈ۔۔ ایش نے مسٹر ولیم کو پکارہ جو ونڈو کی طرف چہرہ کر کے کھڑے تھے۔

کیا حال ہے ایش۔۔؟؟

ٹھیک ہوں ڈیڈ۔۔ وہ دھیرے سے بولی۔۔

میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔۔میں نے مائیک سے تمہارا رشتہ کر دیا ہے۔۔نیکسٹ سیچر ڈے کو تمہاری اور مائیک کی انگیجمنٹ ہے۔۔مسٹر ولیم نے دھماکہ کیا۔

پر ڈیڈ۔۔ایش نے کچھ کہنا چاہا۔

کیا تمہیں کوئی پرابلم ہے ایش۔۔وہ اسے بنا دیکھے پوچھ رہے تھے۔

جی۔۔میں مائیک سے شادی نہیں کر سکتی۔۔

کیوں۔۔مسٹر ولیم کے لہجے میں غصہ اور سختی تھی۔

کیونکہ میں کسی اور پسند کرتی ہوں۔۔

کون ہے وہ۔۔۔؟؟

سمعان حیدر۔۔ایش نے کچھ سوچنے کے بعد کہا۔

ایک مسلمان لڑکے سے تمہاری شادی نہیں ہو سکتی۔۔وہ غصے سے دھاڑے۔۔

سوری ڈیڈ اس سے میری شادی نا بھی ہو لیکن میں مائیک سے شادی نہیں کر سکتی۔۔

ایش تم جانتی ہو تم اپنے ڈیڈ کا حکم ٹال رہی ہو۔۔

سوری ڈیڈ۔۔لیکن میرا یہ آخری فیصلہ ہے۔۔

گیٹ آؤٹ۔۔ مسٹر ولیم نے انتہائی نفرت آمیز لہجے میں کہا۔

اور ایش سٹڈی سے باہر نکل آئی۔۔

اسکا رخ اب باہر کی طرف تھا۔۔

ایش۔۔ مسز ولیم نے اسے پکارہ۔۔

کہاں جا رہی ہو۔۔؟؟

میں جا رہی ہوں مام۔۔۔ وہ بس اتنا کہہ پائی۔۔

پر کہاں۔۔ وہ ماں تھی انکا دل تڑپا تھا۔۔

پتا نہیں۔۔

رک جاؤ ایش۔۔ پاگل مت بنو۔۔

سوری مام وہ کہتے پیلس سے باہر نکل گ ئی-- مسز ولیم اسے پکارتے ہی رہ گ ئی تھی۔۔

لیکن وہ ایش ولیم تھی ۔۔ مسٹر ولیم کی بیٹی۔۔ اپنے فیصلوں اور اصولوں کی پکی۔۔

♥♥♥♥

حرم اور زی دونوں اسٹیج پر کھڑی تھیں۔۔ حرم کا اتنے لوگوں کو دیکھ کر دماغ گھوم رہا تھا۔ وہ اتنے سٹوڈنٹس کے سامنے کیسے بولے گی۔

جبکہ زی پرجوش تھی۔۔ کیونکہ اسے ابھی داد ملنے والی تھی۔۔ وہ انٹرو کو تھوڑا ٹف بنانے جا رہی تھی۔۔ وجہ تھی حرم۔۔

جیسے کہ سب جانتے ہیں جو اس کمپیٹیشن میں ونر ہوتا ہے اسے بہت بڑا پرائز ملتا ہے۔۔ پرائز میری پسند کا ہی ہوتا ہے۔۔ بٹ اب دو کمپیٹیشن دو بہت خاص لوگوں کے درمیان ہے۔۔ تو آپ لوگ خود ہی بتا دیں جیتنے کہ بعد کیا لینا چاہیں گی مجھ سے۔۔۔

جی مس نور۔۔ پہلے آپ بتائیں۔۔ رومان حرم کی طرف متوجہ ہوا۔

میں نہیں جانتی اس پاگل پن کا نتیجہ کیا نکلنے والا ہے۔۔بٹ اگر میں جیتی تو پرائز میری پسند کا ہوگا۔۔

اور زی تم۔۔؟؟وہ زی سے پوچھ رہا تھا۔۔حرم کی بات وہ سن چکا تھا۔

جیسا کہ یہاں بیٹھا ہر شخص جانتا ہے میں ہمیشہ کی طرح 95 پر دسنٹ لے کر جیتنے والی ہوں۔۔تو جو میں چاہوں گی کیا وہ مجھے ملے گا۔۔؟؟زی نے سوچتے ہوئے کہا۔

جی بالکل۔۔ملے گا۔۔اب بتائیں کیا چاہیئے۔۔؟؟

سوچ لو ریم۔۔زی نے جانے کی لہجے میں کہا تھا رومان نے چونک کر اسے دیکھا۔

سوچ لیا۔۔اب بتاؤ--- وہ تھوڑا حیران تھا۔۔

یہ رزلٹ والے دن ہی بتاؤں گی۔۔زی نے مسکرا کر کہا۔

اور آپکو کیا چاہیۓ مس نور۔۔ ؟؟

میں بھی اسی دن بتاؤں گی۔۔ وہ بھی سوچ سمجھ کر۔۔ حرم نے کہا۔۔ جس پر وہ مسکرا دیا۔

اوکے ڈن۔۔ سو لیٹس سٹارٹ دی انٹرو۔۔ رومان نے کہا اور ایک طرف جا کر کھڑا ہو گیا۔

جبکہ سبھی سٹوڈنٹس اور پروفیسرز کی نظریں دونوں پر جمی تھیں۔۔۔زی کی قابلیت کو سبھی جانتے تھے۔۔اب باری تھی حرم کی۔۔کہ وہ اپنے آپ کو کیسے انٹروڈیوز کرواسکتی تھی۔۔

ہیلوگائز۔۔ میں ہوں زی۔۔ زی شاہ۔۔ زی نے اپنی خوبصورت آواز کا سحر پھونکا۔

اور میں ہوں حرم۔۔ حرم نور۔۔ حرم نے کہا۔

میں ہوں مغرب کی شہزادی۔۔ یہ آپ سب جانتے ہیں۔۔زی واقعی ہی شہزادی تھی۔۔

اور میں ہوں حرم نور۔۔ مشرق کی بیٹی۔۔۔

حرم نے مدھم لہجے میں کہا۔

ایک سٹوڈنٹ سے کچھ کہتے رومان نے چونک کر حرم کو دیکھا۔۔۔زی بھی چونکی تھی لیکن اس نے حرم کی طرف نہیں دیکھا۔۔وہ کچھ سوچ رہی تھی۔۔

یہاں بیٹھا ہر شخص مجھے جانتا ہے۔۔ہر ایک شخص۔۔زی شاہ کو جانتا ہے۔۔میرا ایک نام ہے۔۔۔ یہ میری خاص بات ہے۔۔زی نے بہت زبردست حملہ کیا تھا۔۔ سبھی سٹوڈنٹس نے ہوٹنگ کی۔۔اسکو سراہا۔۔زی کو یقین تھا حرم اس پر اٹک جائے گی۔

اور یہاں بیٹھا کوئی بھی شخص مجھے اچھے طریقے سے نہیں جانتا۔۔ کوئی ہے ایسا جو حرم نور کو اچھے سے جانتا ہو تو کھڑا ہو جائے۔۔ حرم نے مسکرا کر سٹوڈنٹس کو دیکھا۔

عرش جو کھڑی ہونے لگی تھی۔۔۔واپس بیٹھ گئی۔۔ وہ بھی حرم کو اتنے اچھے طریقے سے نہیں جانتی تھی۔۔

ہال میں سناٹا چھا گیا۔۔

لڑکی میں دم ہے۔۔پروفیسر جوزف نے پاس بیٹھے ایک دوسرے پروفیسر سے کہا۔

ویل ڈن حرم نور سسٹر۔۔جب کوئی بھی نہیں بولا تو واصے نے ہال میں سے مسکرا کر کہا۔

زی نے اب کی بار چونک کر حرم کو دیکھا تھا۔۔بیشک ایک نام ہونا بڑی بات ہے۔۔ لیکن گمنام ہونا اس سے بڑی بات ہے۔۔

میری ایک خوبی ہے کہ میں بہت خاص ہوں۔۔اتنی خاص کہ عام انسان ہزار بار پہلے سوچتا ہے۔۔ کہ وہ زی شاہ سے بات کرے یا نا کرے۔۔زی نے ایک اور حملہ کیا۔۔۔

اور میں بہت عام سی ہوں ۔۔ اتنی عام کہ ہزاروں لوگ مجھ سے بات کرنے کا سوچتے ہی نہیں ۔۔ کیوں کہ ان ہزار انسانوں کے دماغ میں حرم نور کو سوچنے کیلی ئے وہ جگہ ہی نہیں پائی جاتی۔۔ جہاں پر میں پوری اتر سکوں۔۔ وہ جگہ جو حرم نور کو سوچنے کا رسک لے۔۔ حرم نے ایک بار پھر مسکرا کر کہا۔

واؤؤؤؤ۔۔ ہال میں سے کسی نے سیٹی بجائی۔۔ رومان کے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔ اسکی نظریں بس حرم پر جمی تھیں۔۔

سہی کہا حرم نور نے ۔۔ انہیں سوچنے کا رسک کون لے گا ۔۔ ایک اور سائنس کے سٹوڈنٹ نے کہا تھا۔۔ جبکہ زی کو انتہا کا غصہ آیا تھا۔۔ وہ عام سی لڑکی اسکی ہر بات کو مات دے رہی تھی۔۔

میں ہمیشہ فاتح رہی ہوں۔۔۔ میں نے آج تک جتنے بھی کمپیٹیشنز کیئے ہیں لوگوں کو مجھ سے ہارنا پڑا ہے۔۔ جیتنا زی شاہ کی فطرت ہے۔۔ زی نے تفاخر سے کہا۔۔ اور ہال میں ایک بار پھر ہوٹنگ ہوئی۔۔ جس سے زی کے چہرے پر پہلے والی مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔

میری خاص بات یہ ہے کہ میں نے آج تک اپنی لائف میں کوئی کمپیٹیشن نہیں کیا۔۔ ایک بھی نہیں۔۔ میں نہیں جانتی ہار کر یا جیت کر کیا محسوس ہوتا ہے۔۔ ایک کبھی نا جیتنے والی لڑکی کا ایک فاتح سے مقابلہ کروایا جا رہا ہے۔۔ کچھ تو بات ہوگی نا پھر حرم نور میں بھی۔۔

گریٹ حرم نور۔۔۔ رون نے کہا۔۔ ہال میں پہلی بار حرم کے انٹرو پر ہوٹنگ ہوئی۔ جس پر حرم مسکرا دی تھی۔۔

ریم ہارنے کیلیئے ریڈی ہو جاؤ۔۔ رون کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔۔

ریم تو کب کا ہار چکا ہے۔۔وہ بھی اپنی سب سے قیمتی چیز۔۔رومان نے دل میں سوچا۔اور مسکرا دیا۔

میں ہمیشہ سے میتھس کی ٹاپر رہی ہوں۔۔ بچپن سے لے کر اب تک میں نے ہمیشہ 100 بائے 100 مارکس اور A پلس گریڈ لیا ہے میتھس میں۔۔۔زی نے خوش ہوتے ہوئے بتایا۔۔ بیشک یہ بہت بڑی بات تھی۔۔

ویل ڈن زی۔۔ بزنس ڈیپارٹمنٹ کے پروفیسر نے زی کو اشارہ کیا۔

جبکہ حرم کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔اسے میتھس نہیں پسند تھی۔

مجھے میتھس نہیں پسند۔۔ میٹرک تک میں نے میتھس پڑی ہے۔۔ پھر پری میڈیکل میں آگ ئی اور میتھس سے اپنی جان چھڑائی۔۔ قسم سے جیسے رون دی ڈون لوگوں کا خون چوستا ہے۔ بالکل ایسے ہی میتھس میرا خون چوستی تھی۔۔

کس کس کا خون چوستا ہے رون۔۔۔؟؟ حرم نے ہال میں بیٹھے سٹوڈنٹس سے پوچھا۔۔

اسکی بات سن کر سٹوڈنٹس کا قہقہہ گونجا۔۔ تقریباً سب کا ہی چوستا ہے۔۔ رومان نے کہا اور سبھی سٹوڈنٹس نے ہوٹنگ کی۔۔ جبکہ رون نے کھا جانے والی نظروں سے ہال میں دیکھا۔۔ سبھی سٹوڈنٹس کی ہنسی کو ایک دم بریک لگی۔

گریڈ میں تھی تو مڈ ٹرم ایگزامز ہوئے۔۔ میری میتھس کی th اور پتا ہے جب میں 9 بالکل بھی تیاری نہیں تھی۔۔ جب میرا رزلٹ آیا تو پتا کتنے مارکس تھے میرے۔۔۔؟؟ حرم پتا رہی تھی۔۔

کتنے۔۔؟؟؟ بیلا نے پوچھا۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔ حرم بتانے کے بعد خود ہی ہنس پڑی۔۔ حالانکہ 5 مارکس بنتے تھے مگر شاید میتھس کی 0 ٹیچر جن کو میں نہیں پسند تھی انہوں نے وہ بھی نہیں دیے۔۔ حرم کے بتانے کا انداز ایس تھا۔۔ پورا ہال ایک پھر گلزار بن گیا۔۔ سٹوڈنٹس لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔۔

زی اپنا سحر پھونک رہی تھی جبکہ حرم اسکا پھونکا گیا ہر طلسم توڑ رہی تھی۔۔

عصر کا وقت تھا۔۔ سمعان مسجد کے ایک کمرے میں دس بارہ بچوں کے درمیان بیٹھا انہیں قرآن پاک پڑھا تھا جب بابا جی نے اسے باہر کسی کے آنے کی اطلاع کی۔۔

سمعان سوچتے ہوئے باہر آیا۔۔ مسجد کے دروازے کے باہر ایک بڑی سی گاڑی کھڑی تھی۔۔ وہ مائیک تھا سمعان اسے پہچان گیا تھا وہ پریشانی سے گلی میں چکر لگا رہا تھا۔

جی۔۔سمعان نے کہا۔

سمعان کی آواز پر وہ غصے سے اسکی طرف بڑھا اور سمعان کا کالر پکڑ لیا۔۔

ایش کہاں ہے۔۔؟؟ وہ شدید غصے سے بولا۔۔

کیا مطلب ایش کہاں ہے۔۔؟؟ اسکے کالر پکڑنے پر سمعان کو غصہ آیا تھا۔۔

ہاں جی۔۔ کہاں ہے وہ۔۔؟؟

مسٹر مائیک میں ایش کے ڈرائیور کی نوکری چھوڑ چکا ہوں۔۔ سو میں نہیں جانتا وہ کہاں ہے۔۔ سمعان نے ایک جھٹکے سے اسکے ہاتھ سے اپنے کالر چھڑوائے۔۔

وہ گھر سے ناراض ہو کر چلی گ ئی ہے۔۔ صرف تمہاری وجہ سے۔۔تو وہ ضرور تمہارے پاس آئی ہوگی۔۔ مائیک پریشان بھی تھا اور غصے میں بھی۔

میرے پاس ناراض ہو کر کیوں آئے گی وہ مسٹر مائیک۔۔؟کیا رشتہ ہے اسکا مجھ سے۔۔؟؟ اور جب آپ ایک کزن ہو کر نہیں جانتے وہ کہاں ہے تو مجھے کیسے پتا ہوگا۔۔ میں ت اسکا ایک عام سا ڈرائیور تھا۔۔ سمعان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔۔

تو پھر کہاں جا سکتی ہے وہ۔۔ یہ سب تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے مسٹر حیدر۔۔مائیک غصے سے بولا۔۔

میرا ایش ولیم سے کوئی سروکار نہیں ہے۔۔ اور ہاں آئندہ اس تک ہاتھ بڑھانے سے پہلے اچھی طرح سے سوچ لینا۔۔سمعان نے اپنے گریبان کی طرف اشارہ کر کے کہا۔۔ لہجہ سرد تھا۔۔کہنے کے بعد وہ رکا نہیں بلکہ مسجد کے اندر چلا گیا۔۔

جبکہ مائیک کنفیوزڑ سا وہیں کھڑا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ سمعان حیدر سچ بول رہا ہے یا جھوٹ۔۔؟؟

میں جس انسان سے بھی کمپیٹیشن کرتی ہوں اسے ہارنا پڑتا ہے۔۔ ہر حال میں۔۔ کیونکہ زی کو جیتنا ہوتا ہے۔۔ تو مس حرم نور کیا آپ ہارنے کیلئے ریڈی ہیں۔۔؟؟ زی نے اب کی بار براہِ راست حرم سے پوچھا۔۔

کہاں لکھا ہے کہ حرم نور ہارنے والی ہے۔۔ ہے کوئی پروف۔۔؟؟ حرم نے الٹا زی سے سوال کیا۔جبکہ زی کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔۔

زی نے کہا نا حرم نور ہارنے والی ہے۔۔ تو مطلب ہارنے والی ہے۔۔ اسکا بڑا پروف کیا ہو گا۔۔؟؟ زی نے تنفر سے کہا۔

کیوں زی شاہ روما کی پریزیڈنٹ ہے کیا۔۔؟؟ کہ جو وہ کہے گی وہی ہو گا۔۔ حرم سے اپنی انسلٹ کہاں برداشت ہوتی تھی۔۔

جبکہ حرم کی بات پر عرش بیلا اور واصے کے چہرے واضح مسکراہٹ ابھری تھی۔۔

پلیز آپ دونوں فارمل ہو کر انٹرو دیں۔کوئی بدمزگی نہیں ہونی چاہیئے۔۔ رومان نے آگے بڑھ کر زی کو گھورا کیونکہ پہلے اس نے غلط بات کی تھی۔

مجھے لاسٹ ای ئر بہت سے ایوارڈ ملے ہیں۔۔ یونیورسٹی کی سب سے خوبصورت لڑکی کا۔۔ کچھ منتھس پہلے مجھے اسنو کوئین کا ایوارڈ ملا تھا۔۔ میری خوبصورتی کا مقابلہ نہیں کوئی کر سکا تو میری زہانت کا کوئی کیا کرے گا۔۔ یہ میری خوبی ہے۔؟؟ زی نے تفاخر سے کہا۔

حرم کے چہرے پر زی کی یہ بات سن کر مسکراہٹ ابھری۔۔

مجھے تو ایسا کوئی ایوارڈ نہیں ملا۔۔ کیونکہ میں نے کبھی ان چیزوں کو امپورٹنس نہیں دی۔ ہاں لیکن جہاں تک بات ہے ٹائٹل کی تو ابھی مل جائیں گے۔ کون کون مجھے میری پرسینلیٹی کے مطابق ٹائٹل دینا چاہے گا۔۔؟؟ حرم نے ہال میں بیٹھے سٹوڈنٹس سے پوچھا۔۔

میں۔۔۔سب سے پہلے بیلا اٹھی۔۔

Innocent princess..

اور میں بھی چینگ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

Haram noor.. the decent personality...

میں بھی۔۔ عرش اٹھی۔۔

وفادار۔۔ایسی لڑکی جو وفا جانتی ہے۔۔ جسکے خون میں وفا شامل ہے۔۔

Lady Ron...

انگلش ڈیپارٹمنٹ کے ایک سٹوڈنٹ نے اٹھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ رون کا اتنا اچھا مقابلہ آج تک کسی نے بھی نہیں کیا۔

زی کا چہرہ سرخ ہوا وہ نہیں جانتی تھی کہ حرم کو یونیورسٹی میں اتنے سٹوڈنٹس جاننے لگے ہیں۔۔

Haram noor.. The Magical girl..

اب کی بار زی کے گروپ کا جمی اٹھا تھا۔۔

حرم کو پتا چل جاتا ہے کہ فیوچر میں کیا ہونے والا ہے۔۔اسے ابھی تک وہ بلینک سکہ نہیں بھولتا تھا۔۔

نو اٹس رونگ۔۔میں ایسا کچھ نہیں جانتی۔۔ حرم نے جمی کی بات کاٹی۔۔

وہاں بیٹھا ہر شخص حیران تھا۔۔زی سے زیادہ اب ہر شخص کو حرم میں دلچسپی ہو رہی تھی۔

لٹل لیڈی۔۔ جنگلی بلی۔۔رون نے مسکرا کر کہا۔۔کیونکہ حرم اس سے تقریباً ہر وقت لڑتی رہتی تھی۔۔اور یہ جنگلی بلی کا خطاب اس کے کان میں رومان نے پھونکا تھا۔

حرم نور۔۔ محبتوں کی منکر۔۔۔ریم نے عجیب سے انداز میں کہا تھا۔۔وہ جان گیا تھا کہ محبت کے نام پر حرم بھاگ جاتی ہے۔۔وہ محبتوں سے انکاری ہے۔

Haram noor.. a good muslim..

پروفیسر جوزف نے جانے کس جزبے کے تحت کہا تھا۔۔

اور زی کے چہرے کا رنگ فق ہو چکا تھا۔۔ وہ مزید اسکے بارے میں نہیں سن سکتی تھی۔۔ اسکی موجودگی میں کسی اور کو سراہا جائے وہ یہ برداشت نہیں کرسکتی تھی۔۔

اوکے انف۔۔

میری خاص بات یہ ہے کہ میرے پاس #ریم ہیں۔۔ جو اور کسی کے پاس نہیں ہے۔۔۔ زی جانتی تھی۔۔ اب حرم ہار جائے گی۔۔ کیونکہ ریم تو صرف اسی کے پاس ہے۔

اور میری خوشنصیبی یہ ہے کہ میرے پاس #ہادی ہیں۔۔اور میری دعا ہے کہ اللہ ہر لڑکی کو ہادی جیسا کزن دے۔۔ حرم نے مسکرا کر کہا۔۔

رومان نے ہادی کے نام پر چونک کر اسے دیکھا۔۔۔اور پھر کزن کا سن کر اسے تھوڑا سکون ملا۔۔

ہادی کون ہے۔۔۔؟؟ہال میں بیٹھا ہر سٹوڈنٹ جاننا چاہتا تھا۔

آپ لوگوں کو جلد ہی ملواؤں گی ان سے ۔۔ حرم نے مسکرا کر جواب دیا۔۔

I know him.. He is so handsome... and I have a great crush on him..

بیلا نے بغیر جھجکے کہا۔۔

پورا ہال پھر سے ہنس دیا۔۔

اور یہ آخری سنٹینس ہے۔۔آپ دونوں اپنے بارے میں کوئی بہت ہی خاص بات بتائیں۔۔ جسے سن کر یہ ڈیسائیڈ کیا جائے کہ آج کا ونر کون ہے۔۔اوکے۔۔؟؟ رومان نے کہا۔۔

اوکے۔۔۔زی نے سوچتے ہوئے کہا جبکہ حرم نے صرف اثبات میں سر ہلایا۔۔

کچھ دیر کیلیے خاموشی چھا گئی۔۔

میں ایک خوبصورت لڑکی ہوں۔۔ یہ یہاں بیٹھا ہر شخص جانتا ہے۔۔میں یہاں سب کے دلوں پر راج کرتی ہوں۔۔ یہاں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو میرے طلب گار ہیں۔۔میں لوگوں کے دل اور دماغ دونوں پر چھائی ہوئی ہوں۔۔ خوبصورتی میرا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔۔ ہے کوئی ایسا جو میرا فین نا ہو۔۔؟؟ تو وہ کھڑا ہو جائے۔۔ زی نے سب سے پاورفل ہتھیار استعمال کیا تھا۔

کوئی بھی کھڑا نا ہوا۔ سوائے رومان اور رون کے کیونکہ وہ دونوں پہلے ہی کھڑے تھے۔۔

No doubt you are so beautiful and gorgious zee... I love you..

انگلش ڈیپارٹمنٹ کے ایک سٹوڈنٹ نے سب کے سامنے زی کو پرپوز کیا۔۔

ہال میں ایک بار پھر کانوں کو پھاڑ دینے والی ہوٹنگ چھا گئی۔۔

yess me too...

جمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

زی کے چہرے پر غرور بڑھ گیا۔۔اتنا غرور کہ اس نے حقارت سے حرم کی طرف دیکھا۔۔ حرم اسکے اس طرح دیکھنے پر مسکرا دی۔۔

اور میں بہت خوبصورت لڑکی نہیں ہوں۔۔۔مجھے لوگوں کے دلوں پر راج کرنا نہیں آتا۔۔اور میں ہزار لوگوں کے زہنوں پر زی کی طرح نہیں چھائی۔۔ اور میں ایسا چاہتی بھی نہیں۔۔ مجھے بس ایک انسان کے دل، دماغ اور روح تک میں سمانا ہے۔۔ وہ ایک انسان جو بس میرا ہوگا۔۔۔ کیونکہ ہم مشرق والے محبتوں میں شرک کے قائل نہیں۔۔ حرم نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔

ہال میں سناٹا چھایا۔۔سب دم سادھے حرم کو سن رہے تھے۔۔اور پھر وہ خاموش ہوئی۔۔ طلسم ٹوٹا۔۔ سب سے پہلی تالی رومان شاہ نے بجائی تھی۔۔ اسکے بعد پورا ہال تالیوں اور سیٹیوں سے گونج اٹھا۔۔

Both are fantastic..

بزنس ڈیپارٹمنٹ کے ایک سٹوڈنٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

ایک منٹ۔۔۔زی نے سب کو خاموش ہونے کا کہا۔۔

ایک بات اور ہے۔۔سب سے خاص بات۔۔

میں ایک انسان کو چاہتی ہوں۔۔بہت زیادہ۔۔خود سے بھی زیادہ۔۔ بچپن سے۔۔۔زی کا لہجہ جزباتوں کی آنچ سے مہک رہا تھا۔

کون ہے وہ لکی مین۔۔؟؟کسی نے پوچھا تھا۔۔

ابھی نہیں بتاسکتی۔۔بہت جلد سب کواس اے ملواؤں گی۔۔ بس آپ لوگوں سے ریکویسٹ ہے۔۔ پرے فار می۔۔ زی نے کہا۔

زی وہ تمہیں ضرور ملے گا۔۔شالے نے کہا تھا۔۔

حرم ایسی کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔ وہ نیچے اترنے لگی تو ریم نے اسے روکا۔

آپکو بھی اسکا جواب دیناہو گامس حرم۔۔

میں نہیں جانتی میں کسی کو اب چاہ پاؤں گی یا نہیں۔۔ محبت اپنا انتخاب خود کرتی ہے۔۔ اور میں چاہتی ہوں محبت کی دیوی مجھ پر مہربان نا ہو۔۔ مجھ سے دور رہے۔۔ کیونکہ مشرق کی محبت قیامت سے کم نہیں ہوتی۔۔ میری دعا ہے کہ مجھے کبھی محبت نا ہو۔۔ حرم نے کہا اور اسٹیج سے اتر گئی۔۔

میں نے کہا تھا نا۔۔

Haram noor...Muhabbaton ki munkir...

رومان نے دل ہی دل میں کہا اور مسکرا دیا۔۔ ہر طرف شور چھایا تھا۔۔

مائیک کے جانے کے بعد سمعان اپنی گاڑی لے کر نکل گیا تھا۔۔ وہ جانتا تھا ایش کہاں ہوگی۔۔ پندرہ منٹ بعد وہ اس جگہ پر موجود تھا۔۔ وہ ایک جنگل تھا۔۔ ایک گہرہ خوفناک سا جنگل۔۔

ایش نے بتایا تھا کہ وہ جب بھی کسی سے ناراض ہوتی تھی یا غصہ ہوتی تھی تو اس جنگل میں چلی آتی تھی۔۔

شام کا اندھیرہ اپنے پر پھیلا رہا تھا۔۔ وہ گاڑی سے اترنے کے بعد جنگل کی طرف بڑھا۔۔

عجیب لڑکی ہے اس خوفناک جنگل سے اسے ڈر نہیں لگتا کیا۔۔ بچپن سے یہاں آرہی ہے۔۔

ایش۔۔ سمعان نے پکارہ۔۔

کہاں ہو تم۔۔۔وہ جو کہتا تھا کہ مجھے آئندہ تمہاری شکل نہیں دیکھنی وہ خود اسے ڈھونڈنے آیا تھا۔۔وہ جیسے جیسے جنگل کے اندر جا رہا تھا اندھیرا بڑھتا جا رہا تھا۔۔

کچھ دیر چلنے کے بعد آخر اسے وہ نظر آ ہی گ ئی۔۔ کیا وہ ایش تھی۔۔؟؟

اسے اس حالت میں دیکھ کر سمعان کے دل کو دھچکہ لگا تھا۔۔

ایش۔۔وہ پکارتا ہوا اسکی طرف بڑھا۔۔

ایش اتنی ٹھنڈ میں جنگل کے بیچوں بیچ نیچے زمین پر لیٹی تھی۔۔ معلوم نہیں وہ سو رہی تھی یا بے ہوش تھی۔۔ مگر وہ دنیا سے کٹ کر دنیا سے نکارہ کر کے اس جنگل میں کیا لینے آئی تھی۔۔ ایک ٹارچ اسکے پاس پڑی تھی۔۔ جس سے ہلکی ہلکی روشنی پھوٹ رہی تھی۔۔ اسے اندھرے سے ڈر لگتا تھا۔۔ تبھی وہ ٹارچ

کو اپنے بیگ میں رکھتی تھی ہمیشہ۔۔ اسکا بیگ ایک سائیڈ پر پڑا تھا۔۔

ایش اٹھو۔۔ سمعان نے اسکے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔

وہ اسے ہاتھ نہیں لگانا چاہتا تھا۔۔ لیکن مجوری ک وجہ سے سمعان نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر ہلایا۔۔ اور پھر ایک دم ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔۔ اسکا جسم بخار میں پھنک رہا تھا۔۔

محبت نے اسکے نازک سے وجود کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔۔ وہ اسے اندر تک گائل کر گئی تھی۔۔

محبت میں مزہب کہاں سے آگیا سیم۔۔۔ ایش نے اسے میسج کر کے پوچھا تھا۔۔

محبت اور مزہب کی جنگ صدیوں سے جاری ہے۔۔اور یہ قیامت تک رہے گی۔۔ مگر آج تک یہ فیصلہ نہیں ہوا کہ محبت جیتی ہے یا مزہب۔۔؟؟

اسکا نازک سا وجود محبت اور مزہب کی جنگ کے درمیان پس رہا تھا۔۔ایک طرف اسکی فیملی تھی۔۔دوسری طرف سمعان تھا تو تیسری طرف مزہب تھا۔۔اسے کونسا مزہب چننا تھا وہ سمجھ گئی تھی۔۔ بس اس پر عمل پیرا ہونا باقی تھا۔۔

ایش اٹھو پلیز۔۔سمعان نے اسے جھنجوڑا مگر وہ بے سود تھی۔۔

وہ اسے یہاں ایسے چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا۔۔اس بات کی اجازت تو اسے اسلام بھی نہیں دیتا تھا کہ وہ ایک لڑکی کو اس حالت میں چھوڑ کر چلا جائے--

کچھ سوچنے کے بعد اس نے ایش کو اپنی باؤں میں اٹھایا تھا۔۔ اور پھر اسے لے کر اپنی ٹیکسی کی طرف بڑھا۔۔ ایش کو گاڑی میں بٹھانے کے بعد اسے سیٹ بیلٹ پہنایا اور پھر واپس آیا اسکا بیگ اور ٹارچ اٹھائی اور انہیں بھی گاڑی میں رکھا۔۔

کیا ہوتا اگر آج وہ یہاں نا آتا۔۔ کیا ہوتا اگر ایش نے اسے بتایا نا ہوتا کہ وہ ناراض ہونے کے بعد جنگل میں چلی جاتی ہے۔۔ کیا ہوتا اگر وہ ساری رات یہاں لیا آی رہتی۔۔ کوئی درندہ کوئی جانور صبح تک اسے اڈھیر چکا ہوتا۔۔ سمعان سوچ کر ہی کانپ گیا۔۔

مشرق کی محبت بہت ظالم ہوتی ہے۔۔ یہ کسی مغرب والے کو اگر لگ جائے نا تو اسے بھی رانجھا بننے پر مجبور کر دیتی ہے۔۔ مجنوں بن کر پتھر کھانے ہر اسے بھی مجبور کر دیتی ہے۔۔

ایش۔۔پلیز آنکھیں کھولو۔۔وہ اسے ایک بازو سے پکڑ کر بیٹھا تھا جبکہ اسکا دوسرا ہاتھ اسٹیرنگ پر تھا۔۔دل اسکی سلامتی کی دعائیں مانگ رہا تھا۔۔آنکھوں میں نمی چھلک رہی تھی جسے وہ کندھے کے پاس اپنی شرٹ سے بار بار صاف کر رہا تھا۔۔آخر وہی تو تھا اسکی اس حالت کا زمہ دار۔۔

دو گھنٹے ہاسپٹل میں انتظار کرنے کے بعد ایش کو ہوش آیا تھا۔۔وہ مضبوط اعصاب کی مالک لڑکی تھی جلد ہی اپنی بہت خراب حالت پر قابو پا گئی۔۔ اپنے آپ کو وہ ہاسپٹل میں دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی۔۔ اسے شدید بھوک کا احساس ہو رہا تھا۔۔ چوبیس گھنٹے سے زیادہ وقت گزر چکا تھا وہ کچھ کھا نہیں سکی تھی۔۔

نازک ہاتھ پر ڈرپ لگی تھی۔۔اسے لگا شاید مام ڈیڈ اسے وہاں لے کر آئے ہیں۔۔ وہ اپنے ڈیڈ سے بہت پیار کرتی تھی۔۔

کمرے کادروازہ کھلااور سمعان اندر آیا۔۔ایش کا منہ اسے دیکھ کر کھلا کا کھلارہ گیا تھا۔۔اس نے سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ شخص بھی اسے ڈھونڈ سکتا ہے۔۔

کیسی طبیعت ہے اب۔۔؟؟وہ اسکے بیڈ کے پاس رکھی چی ئر پر بیٹھتے ہوئے بولا۔۔

ایش کی آنکھیں نم ہونے لگیں۔۔درد دینے والا جب درد کی وجہ پوچھے۔۔تو کیسا فیل ہوتا ہے۔۔

ایش کچھ نا بولی۔۔وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔آج ان آنکھوں میں نفرت نہیں تھی۔۔بلکہ عجیب سا تاثر تھا۔۔عجیب سی بے سی تھی۔۔کچھ یاد آنے پر ایش نے چہرہ دوسری جانب کرلیا۔۔

کیا ہوا اب میرا چہرہ بھی برا لگتا ہے کیا۔۔ سمعان نے نرمی سے پوچھا۔۔اور ایش اسکے لہجے پر حیران ہو رہی تھی۔۔

نہیں آپ نے کہا تھا کہ آپ میری شکل دوبارہ نہیں دیکھنا چاہتے۔۔اس لی ئے--

بس کرو ایش۔۔۔ یہ پاگل پن چھوڑ دو۔۔

اب نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔ایش نے جواب دیا۔۔

اس گہرے گنے جنگل میں تمہیں ڈر نہیں لگتا۔۔کچھ ہو جاتا تو۔۔وہ فکر مندی سے پوچھ رہا تھا۔

اب خدا کے علاوہ اور کسی سے ڈر نہیں لگتا۔۔اور ہونا وہی تھا جو اسے منظور ہے۔۔ایش نے یقین سے کہا جبکہ سمعان اسکی بات سن کر چونکہ۔۔

تمہیں اپنے گھر جانا چاہیے ایش--

نہیں جاسکتی۔۔

پلیز میری خاطر۔۔سمعان نے منت کی۔۔

ٹھیک ہے۔۔ایش نے پہلی بار اسے دیکھا۔۔آپ کی خاطر چلی جاؤں گی--

اور محبتوں میں ضد نہیں ہوتی۔۔اور ایش تو محبتوں کی باسی تھی۔۔وہ سمعان سے ضد نہیں لگا سکتی تھی۔۔

میں نے مسز ولیم کو کال کر دی ہے۔وہ لوگ کچھ دیر تک یہاں پہنچ جائیں گے۔۔

تھینکس۔۔۔مجھے یہاں لانے کیلیئے۔۔ ایش نے بنا کسی تاثر کے کہا۔۔

اگر میں نا پہنچتا وہاں تو پتا کیا ہوتا۔۔

آپ نا آتے تو خدا پاک کسی اور کو بیجھ دیتا۔۔اسے میری جان بچانی تھی۔۔زریعہ آپ بن گئے۔۔ ایش نے اسکی بات کاٹی۔۔ وہ ونڈو سے نظر آتے سیاہ آسمان کق دیکھ رہی تھی۔

سمعان اسکے خدا پر یقین دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔۔ یہ وہ ایش نہیں تھی جسے وہ دھتکار آیا تھا۔۔ یہ تو کوئی اور ہی تھی۔۔

اوکے میں چلتا ہوں۔۔ اپنا خیال رکھنا۔۔ سمعان مزید وہاں نہیں ٹھہر سکتا تھا۔۔

خدا حافظ۔۔ ایش نے بنا دیکھے کہا۔ اور سمعان اپنے ہونٹ بھینچتا کمرے سے باہر نکل گیا۔۔ اس سے ایش کا اپنے آپ کو یوں اگنور کرنا تکلیف دے رہا تھا۔۔ کتنا پاگل ہے نا انسان خود چاہے کسی کا دل جیسے مرضی توڑ دے۔۔ لیکن اپنے آپ کو اگنور ہونا وہ بالکل بھی برداشت نہیں کر پاتا۔۔۔

جبکہ اندر ایش رو دی تھی۔۔ اسے سمعان کی اس وقت بہت ضرورت تھی۔۔ وہ جو کرنے جا رہی تھی۔۔ اس کیلیئے اسے سہارے کی ضرورت تھی۔۔ لیکن کوئی بھی نہیں تھا۔۔ اسے یہ لڑائی اکیلے ہی لڑنی تھی۔۔

♥♥♥♥♥

واؤؤؤ حرم تم نے کمال کر دیا۔۔ ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ تم اتنا اچھا انٹرو دو گی۔۔ وہ جیسے ہی اپنے ٹیبل کی طرف بڑھی۔۔ عرش نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔

ویل ڈن سسٹر۔۔ واصے بھی مسکرایا۔۔

مزہ آگیا سچ میں۔۔اور میتھس والے راز نے تو اچھا خاصا فن کری ایٹ کر دیا۔۔ بیلا بھی حیران تھی۔۔

مجھے خود نہیں پتا میں کیا بول رہی تھی۔۔ حرم نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

جو بھی بولا بہت اچھا بولا۔۔ایٹ لیسٹ اس سیشن میں تو زی تمہیں ہرانے سے رہی۔ عرش کو پورا یقین تھا کہ حرم ہار نہیں سکتی۔

ہے لٹل لیڈی۔۔رون فوراً ٹپکا۔۔

یہ مت سمجھ لینا کہ تم جیت گ ئی۔۔اگزامز میں زبان نہیں دماغ کام آئے گا۔۔ سمجھ آئی۔۔ وہ اپنی سناتا اسکے سر میں چت رسید کرتا آگے بڑھ گیا۔۔ مجال جو اسے بولنے کا موقع دیا ہو۔۔

منحوس۔۔سارے موڈ کے ستیاناس کر دیتا ہے۔۔بیلا کے خون میں رون کیلی ئے ناپسندیدگی تھی۔۔

کچھ نہیں ہوتا بیلا۔۔ حرم نے اسے کول کیا۔

دیکھ لینا اس کا مڈر میرے ہاتھوں لکھا ہے۔۔رون دی ڈون کا مڈر بیلا کرے گی۔۔ بیلا کو نا تو اپنا وائلن بھولتا تھا اور نا ہی اپنی سیلری۔۔

اور بیلا کی بات سن کر ان تینوں کو ہنسی آئی تھی۔

ہے حرم۔۔ گڈ پلے۔۔۔ چینگ اور سونگ دونوں بہنیں حرم کی طرف لپکیں۔

کیا وہ جمی والی بات درست ہے۔۔؟؟ کیا تم فیوچر جانتی ہو۔۔

نو۔۔اٹس رونگ۔۔ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔مجھے نہیں پتا وہ ایسا کیوں کہتا ہے۔۔ مگر ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔ حرم نے انکاز ہن صاف کیا۔۔

ہے حرم۔۔ یہ بتاؤ کہ رون دی ڈون کس سال مرے گا۔۔ انگلش ڈیپارٹمنٹ کا مائیکل بھی حرم کے پاس آیا۔۔ جمی کی کہی گئی بات نے سٹوڈنٹس کو حرم کے پیچھے لگا دیا تھا۔۔

پر کیوں۔۔۔رون کے مرنے سے تمہیں کیا ملے گا۔۔؟؟ حرم نے حیرانی سے مائیکل سے پوچھا جو رون کا اصلی والا دشمن تھا۔۔

اس کے مرنے کے بعد ہی میں ایملی سے شادی کر سکتا ہوں۔۔وہ کمینا اپنے جیتے جی تو ایسا ہونے نہیں دے گا۔۔مائیکل نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

تو میرے جیسے کمینے سے دور رہو نا تم۔۔۔رون جن کی طرح حاضر ہوا۔۔

ویل تمہاری اس حرکت نے ثابت کر دیا کہ مائیکل بھی رون دی ڈون سے ڈرتا ہے۔۔ رون نے خباثت سے کہا۔۔

ماننا پڑے گا رون دی ڈون ہر انسان کے زہن پر تیری دہشت چھائی ہے-- رون نے خود اپنا کندھا تھپتھپایا--

تم سے کون ڈرے گا--مائیکل رون کی طرف بڑھا--

اسٹاپ اٹ--رومان دونوں کے بیچ میں آیا--ورنہ کیا پتا ایک منٹ کے اندر روشنیوں کا ہال کشتی کے اکھاڑے میں بدل جاتا تھا--

ایٹ لیسٹ آج کے دن تو باز آجاؤ-- رومان نے غصے سے رون کو گھورا--

تم اپنے کام سے کام رکھو--اور اس ڈرپوک کو یہاں کس نے بلایا ہے--رون نے رومان کا ہاتھ جھٹکا--

میں نے سبھی سٹوڈنٹس کاانوائیٹ کیا تھا۔۔

یونیورسٹی رون دی ڈون کی نہیں ہے جواسکی مرضی چلے گی۔۔مائیکل کو اسکے ڈرپوک کہنے پر غصہ آیا تھا۔۔

تم زرادھیان سے رہنااب۔۔رون نے انگلی اٹھاکرمائیکل کو وارننگ دی اور وہاں سے چلا گیا۔۔

ریلیکس مائیکل۔۔۔ رومان نے مائیکل کو سمجھایا۔۔ وہ بھی غصے سے پاؤں پٹھکتا چلا گیا۔

افففف۔۔۔رومان نے ایک گہری سانس لی۔۔شکر ہے سب ٹھیک ہے۔۔پھراسکی نگاہیں حرم کو ڈھونڈنے لگیں۔۔جومائیکل اور رون کے جھگڑنے کے دوران وہاں سے چلی گئی تھی۔۔

کچھ دیر ادھر ادھر دیکھنے کے بعد بالآخر وہ اسے ایک کونے میں کھڑی نظر آگئی۔۔ اسکے پاس آرٹ ڈیپارٹمنٹ کے کچھ سٹوڈنٹس کھڑے تھے۔۔ رومان کچھ سوچتا ہوا اسکی طرف بڑھ گیا۔۔

گرینی، مسز ولیم اور مائیک ایش کو لینے ہاسپٹل آئے تھے۔۔ مسز ولیم نے آگے بڑھ کر اپنی بیٹی کو گلے لگایا۔ بیشک وہ انکی اکلوتی بیٹی تھی۔۔

مائیک بھی اسے دیکھ کر پر سکون ہوا تھا کہ وہ مل گئی۔ لیکن ساتھ ہی اسکی حالت مائیک کا دل دکھا گئی تھی۔۔

کیا ہے ایسا اس لڑکے میں ایش کہ اسکے لیئے تم نے اپنا گھر چھوڑ دیا۔۔ آخر کیوں۔۔؟؟ مسز ولیم نے ایش سے شکوہ کیا۔

جبکہ ایش نے چونک کر انہیں دیکھا۔۔وہ کہنا چاہتی تھی کہ وہ سیم کیلیئے گھر چھوڑ کر نہیں گئی تھی۔۔ وہ تو اپنی اوپر لپٹی بدنصیبی کی وہ مہر ختم کرنے گئی تھی جو رائل پیلس میں پیدا ہونے کی وجہ اسے اس پر لگی۔۔ لیکن وہ خاموش رہی۔۔

چلو گھر چلتے ہیں ایش۔۔ گرینی نے اسے پیار کیا۔

اور ایش جانتی تھی یہ پیار اسے آخری بار نصیب ہو رہا ہے۔۔ شاید کل سے وہ سب لوگ اس سے شدید نفرت کریں گے۔

اپنا نہیں تو ہمارا ہی کچھ خیال کر لو ایش۔۔مائیک نے بے بسی سے کہا۔

سوری۔۔ایش نے بس اتنا ہی کہا۔

میں ابھی آتا ہوں۔۔کچھ پیپر زسائن ہو جائیں پھر چلتے ہیں گھر۔۔ مائیک کہتا باہر نکل گیا۔

ڈیڈ نہیں آئے۔۔ ؟؟ ایش نے پوچھا۔۔

مسز ولیم اور گرینی دونوں نے سر جھکا لیا۔۔۔ایش سمجھ گ ئی تھی کہ وہ ابھی بھی ناراض ہیں۔۔ اور اب اسے یہ ناراضگی ساری عمر سہنی تھی۔۔

ہیلو مس نور۔۔۔رومان نے حرم کو پکارہ۔۔

جی۔۔ حرم نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔اور رومان کو دیکھ کر سبھی سٹوڈ نٹس وہاں سے چلے گ ئے--

میری امید سے زیادہ اچھا انٹر و دیا آپ نے۔۔ یقین نہیں ہو رہا تھا کہ آپ مس نور ہی ہیں۔۔

تھینک یو۔۔میں نے وہی کہا جو سچ تھا۔۔کوئی خاص بات نہیں کی۔۔ حرم نے جواب دیا۔

ہوپ سو اس بار سائنس ڈیپارٹمنٹ کو ہار کا منہ نہیں دیکھنا پڑے گا۔

ان شاء اللہ۔۔۔اگر اللہ پاک نے چاہا تو۔۔۔ورنہ میں کچھ بھی نہیں کر سکتی۔۔

اللہ پاک۔۔ کتنا عجیب سا لفظ تھا نا۔۔ رومان کا زہن اس نام میں الجھ کر رہ گیا۔۔ وہ پیدائشی مسلمان تھا۔لیکن یہ نام پکارنے والا اسکے آس پاس کوئی بھی نہیں تھا۔۔ جبکہ زی نے رومان کو حرم کے پاس کھڑے دیکھا تو وہ سر سے پاؤں تک سلگ گئی تھی۔۔

رومان کچھ کہنا چاہتا تھا کہ حرم کے موبائل پر بیل ہوئی ۔۔ حرم نے دیکھا تو فرہاد کی کال تھی۔۔ اچانک حرم کے چہرے کی چمک بڑھ گئی تھی۔۔ جسے رومان نے محسوس کیا تھا۔۔ وہ ایکسیوز کرتی ہال سے باہر چلی گئی۔۔ کیونکہ وہاں شور بہت زیادہ تھا جبکہ رومان سوچ رہا تھا کہ ایسا کون سا شخص ہے جو حرم کو اتنا عزیز ہے۔۔؟؟ وہ سب کچھ چھوڑ کر اسکے پاس آتا ہے تاکہ وہ اس سے بات کر سکے اور حرم کبھی اسے امپورٹنس ہی نہیں دیتی۔۔

وہ انتظار کر رہا تھا اس دن کا جب حرم سر سے لے کر پاؤں تک صرف اسکی ہوگی۔۔ اسکی شہد رنگ چمکتی آنکھیں۔۔ اسکے مسکراتے ہونٹ۔۔ اسکے

غصے پر اسکی باتوں پر۔۔ اسکے پل پل پر جب رومان کا حق ہوگا۔۔

رومان سوچا اور پھر مسکرا دیا۔۔ایک گہری سانس لے کر وہ آگے بڑھ گیا کہ ابھی اتنی بھی جلدی کیا ہے۔۔۔؟؟

"مجھے راہ حق پر چلنا ہے۔۔ مجھے ہدایت و ایمان کی وہ روشنی وہ نور چاہیئے جو میری زندگی کو نورانی بنادے۔۔ اس راستے پر چلنے کیلیئے مجھے ایک راہنما کی ضرورت ہے۔۔ کیا کوئی راہنما مل سکتا ہے۔۔؟؟

ایش نے گھر آنے کے بعد سمعان کو میسج کیا۔۔

Read The Holy Quran.. and search about Holy prophet Hazrat Muhammad ﷺ..

وہ آخرت تک کیلیے سب سے بڑے راہنما ہیں۔۔

پانچ منٹ بعد سمعان کا ریپلائے آیا تھا۔۔ اور پھر ایش نے کوئی جواب دیے بنا اپنا لیپ ٹاپ سامنے رکھا اور اس پر سرچ کرنا شروع کردیا۔۔

____

مجھے لگتا ہے کہ رون کچھ گڑبڑ کرنے والا ہے۔ حرم نے اپنی چیئر پر بیٹھنے کے بعد کہا۔ اس نے باہر رون کو دیکھا تھا جب وہ فرہاد کی کال سننے گئی تھی۔

کیا واقعی۔۔۔ عرش نے حیرانی سے پوچھا۔

مجھے لگتا ہے شاید وہ آج ایسا کچھ نا کرے۔۔ واصے نے مثبت سوچتے ہوئے کہا۔

رون سے اچھائی کی امید ہرگز نا رکھو۔۔ حرم نے ٹھیک کہا وہ خون چوستا ہے ویمپائرز کی طرح۔۔ بیلا نے غصے سے کہا۔

خیر چھوڑو۔۔ مجھے کافی بھوک لگی ہے۔۔ عرش نے بتایا۔۔ پتا نہیں یہ ڈنر کب شروع ہوگا۔۔

ڈنر سے پہلے ایک اور مزیدار چیز serve کی جائے گی۔۔ بیلا نے خوشی سے کہا۔

اور اسکی بات سچ نکلی کچھ دیر بعد ہی ہر طرف وائن نظر آنے لگی۔۔ حرم کا منہ تو حیرت سے کھل گیا۔۔

شراب۔۔۔توبہ استغفار۔۔۔میں گھر جا رہی ہوں۔۔ حرم ایک دم اٹھی۔۔

کیا ہوا بیٹھو تو۔۔ عرش نے اسے بٹھایا۔۔

نہیں مجھے حرام چیزیں نہیں کھانی پینی۔۔ تم لوگوں کو ڈنر کرنا ہے تو شوق سے کرو۔

بیلا اٹھ کر دوسرے ٹیبل پر جا چکی تھی۔وہ جانتی تھی عرش،واصے اور حرم اس چیز کو پسند نہیں کرتے۔۔

رومان ایک شان سے گلاس تھامے کھڑا تھا۔۔

یہ مسٹر شاہ بھی۔۔ حرم کو حیرت کا جھٹکا لگا۔۔

وہ سب کچھ کرتا ہے۔۔وہ صرف پیدائشی مسلمان ہے وگرنہ اسکا ہر کام۔۔ ہر چیز باقی سب جیسی ہے۔۔

میں مزید یہاں نہیں رک سکتی۔۔ حرم کو کوفت ہو رہی تھی۔۔اسے موبائل نکال کر فرہاد کو میسج کیا کہ مجھے لینے آجائیں۔۔

اچانک حرم کی نظر مائیکل پر پڑی تھی جو اپنے پیٹ کو تھامے چہرے کے عجیب تاثرات چھپانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

ہے مائیکل۔۔ آر یو اوکے۔۔ اسکے فرینڈ نے پوچھا اور مائیکل اپنا گلاس رکھتا ایکسیوز ہال سے باہر نکل گیا۔۔

میں ابھی آتی ہوں۔۔ حرم اپنی کولڈ ڈرنک رکھتی اٹھی اور مائیکل کے پیچھے ہال سے نکلی۔۔ جیسے ہی وہ اوپر آئی مائیکل اسے کہیں نظر نہیں آیا تھا۔۔ ابھی تو یہیں تھا۔۔

ہے لٹل لیڈی تم یہاں کیا کر رہی ہوں۔۔

حرم رون کی آواز سن کر ایک دم اچھلی۔۔

وہ۔۔ مم۔۔۔ میں۔۔۔ کال کرنے آئی تھی۔۔ حرم نے مشکل سے جواب دیا۔۔

ہمم۔۔۔ ہو گیا تو نیچے بیسمنٹ ہال میں جاؤ۔۔ رون نے سنجیدگی سے کہا۔۔حرم اسکے سنجیدہ ہونے پر حیران رہ گئی تھی۔۔ اسکا صرف لہجہ

اور چہرہ سنجیدہ تھا۔ اسکی آنکھیں کچھ گڑبڑ کرنے کا اشارہ دے رہی تھیں۔۔

حرم اپنی الجھن سمیت واپس ہال میں آگئی تھی۔۔ وہ اپنے ٹیبل کی طرف جارہی تھی جب رومان نے اسے پکارہ۔۔

جی۔۔ حرم نے رکتے ہوئے کہا۔

کہاں گئی تھیں آپ۔۔۔ رومان نے پاس آتے ہوئے پوچھا۔۔ اسکے ہاتھ میں اب بھی وائن کا گلاس تھا۔۔ حرم بے اختیار ایک قدم پیچھے ہوئی۔۔ رومان نے اسکی یہ حرکت نوٹ کی تھی۔

کیا ہوا۔۔ سب ٹھیک ہے نا۔۔؟؟ وہ فکرمندی سے پوچھ رہا تھا جبکہ حرم نے چہرہ دوسری طرف کر لیا۔۔ رومان کو اسکی آنکھوں میں واضح ناگواری نظر آئی تھی۔۔

اسے سمجھ نہیں آئی کہ حرم کو اچانک کیا ہوا ہے۔۔

آپ کچھ لیں گی نہیں۔۔آئی مین۔۔۔ اسکا اشارہ اپنے گلاس کی طرف تھا۔۔

آپکی حرام چیزیں آپکو مبارک مسٹر شاہ۔۔ ہمارا مزہب ان چیزوں کی اجازت نہیں دیتا۔۔ حرم کی آنکھوں میں ہی نہیں لہجے میں بھی ناگواری تھی۔۔اسے اب سمجھ آئی تھی کہ سٹوڈنٹس کو رومان شاہ کی پارٹیز کیوں پسند تھیں۔۔ مہنگی سے مہنگی شیمپین وہاں موجود تھیں۔۔

آجاؤ حرم میں نیچے تمہارا ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔ فرہاد کا میسج آیا۔۔ جسے پڑھنے کے بعد حرم کے چہرے پر واضح اطمینان پھیلا تھا۔۔ جسے رومان نے بہت ہی محسوس کیا۔

میں جارہی ہوں۔۔ہادی مجھے لینے آگ ئے ہیں۔۔ آپ پلیز واصے اور عرش کو بتا دیجیے گا۔۔ وہ اب نارمل انداز میں کہہ رہی تھی۔۔

لیکن ابھی تو رزلٹ۔۔رومان نے کچھ کہنا چاہا۔

آج کی ونر بھی ہمیشہ کی طرح آپکی زی ہی ہو گی۔۔کوئی نئی بات تو نہیں ہے۔۔ پھر میں یہاں رک کر کیا کرونگی۔۔ ویل تھینکس ۔۔ سب کچھ اتنا اچھا ارینج کرنے کیلیئے۔۔ وہ کہتی بنا اسکا جواب سنے باہر کی برف بڑھ گئی۔۔

اچانک کی رومان کو سب بکواس لگنے لگا تھا۔۔وہاں کی رونق اسے وہشت زدہ کر رہی تھی۔۔سب کچھ تو اس سے تھا جو بنا کچھ سنے جا چکی تھی۔۔کچھ دیر بعد وہ بھی وہاں سے چلا گیا۔۔بنا کسی کو بتائے۔۔

اور رومان شاہ کے جانے کے بعد رون دی ڈون نے جو کیا تھا وہ یونیورسٹی کا کوئی بھی سٹوڈنٹ خاص طور پر مائیکل تو قیامت تک بھی نہیں بھول سکتا تھا۔۔

کیوں وہ مجھے پسند نہیں کرتی۔۔رومان کو حرم کی آنکھوں سے چھلکتی ناگواری نہیں بھول رہی تھی۔۔جسکےلیۓ اس نے اتنا سب کچھ کیا تھا وہ بنا کچھ سنے۔۔ بنا کچھ کھاۓ پیۓ وہاں سے چلی گئی۔۔

آخر تم باقی لڑکیوں جیسی کیوں نہیں ہو حرم۔۔۔رومان نے چلا کر کہا۔۔

وہ اپنے پرانے گھر آیا تھا۔۔وہ گھر جو زیبا بیگم اور عالم شاہ کا۔۔اس گھر کی چھت کے کنارے پر ٹانگیں نیچے لٹکاۓ وہ تصور میں حرم سے مخاطب تھا۔۔ ہلکی ہلکی سی خماری اسکی آنکھوں سے جھلک رہی تھی۔۔

تم زی جیسی کیوں نہیں ہو۔۔؟؟ تم بیلا جیسی کیوں نہیں ہو۔۔؟؟ تم شالے اور میشا جیسی کیوں نہیں ہو۔۔؟؟ کیوں تم اتنی منفرد ہو۔۔؟؟ کیوں میں تم تک نہیں پہنچ پاتا۔۔؟؟ کیوں میں کوشش کے باوجود تمہیں کچھ بتا نہیں پاتا۔۔

کیوں تم اتنی الگ ہو کہ اب میں سب لڑکیوں میں تمہیں کھوج رہا ہوں۔۔ پر تم ایک ہی ہو۔۔ اور میں چاہتا ہوں کہ تم بس میری بنو۔۔ بس رومان شاہ کی حرم نور۔۔

اسکا لہجہ اب جزبات سے چور تھا۔ رومان نے بائیں ہاتھ میں پکڑی سگریٹ کا ایک اسٹرونگ سا کش لگایا۔ اور دھواں ہوا میں پھینکا۔ اس دھوئیں میں بھی اسے حرم کا چہرہ نظر آرہا تھا۔

تمہیں پتا ہے حرم نور میری سب سے بڑی خواہش کیا ہے۔۔؟؟ تم میری سب سے بڑی خواہش بن گئی ہو۔۔ میرا شدت سے دل چاہتا ہے کہ تمہارے چہرے کے نمکین نقوش کو میں محسوس کروں۔۔

اب میں مزید انتظار نہیں کر سکتا۔۔ میں بہت جلد تمہیں اپنی فیلنگز کے بارے میں بتادونگا۔۔

رومان شاہ خود حرم نور کو پرپوز کرے۔۔ رومان شاہ زندگی میں پہلی بار کسی کو اسی سے مانگے گا۔۔

میں تمہیں تم سے مانگوں کا حرم نور۔۔ تمہیں میرا ہونا ہو گا۔۔ تمہیں رومان شاہ کا ہونا ہو گا۔۔

تم اپنے آپ کو دنیا کی سب سے خوش قسمت لڑکی تصور کروگی حرم۔۔ میں تمہیں اتنا چاہوں گا تم سب کچھ بھول جاؤ گی۔۔

وہ سب کے سامنے سنجیدہ رہنے والا انسان اندر سے کسی لڑکی کیلی ئے اتنا پاگل ہے۔۔ اگر کوئی دیکھ لیتا تو یقین ہی نا کر پاتا۔۔ اور زی دیکھ لیتی اسے اس طرح۔۔ شاید وہ تو مر ہی جاتی۔۔

کچھ یاد آنے پر اس نے اپنا موبائل نکالا اور اس میں سے حرم کی وہ تصویر نکالی جو اس نے فاؤنٹین پر بنائی تھی۔۔ جب وہ مسکرا رہی تھی۔۔

تمہیں پتا ہے جب تم ہنستی ہو نا آس پاس کی ہر چیز مسکراتی ہے۔۔ ایسا لگتا ہے پھولوں میں جان پڑ گ ئی ہو۔۔ اور وہ بھی مسکرا دیے ہوں۔۔

جب تم ہنستی ہو میرا دل کرتا ہے تمہیں چھو کر دیکھوں کہ واقعی تم حقیقت میں ہو یا صرف مجھے ہی نظر آتی ہو۔۔ رومان خود اپنی آخری بات پر مسکرا دیا۔۔ اور پھر اس نے موبائل کو ہونٹوں کے قریب کیا۔۔ وہ اسے چھونا چاہتا تھا۔۔ اور پھر نا جانے کیوں رک گیا۔۔

نہیں۔۔ایسے نہیں۔۔مجھے تم حقیقت میں چاہئے ہو۔۔ اس نے موبائل واپس رکھ دیا۔۔

وہ اکیلا یہاں آیا تھا کیونکہ وہ فرصت سے اسے سوچنا چاہتا تھا۔۔بنا کسی کی موجودگی کے وہ اس سے ڈھیروں باتیں کرنا چاہتا تھا۔۔

"چلو یہ فرض کرتے ہیں۔۔

کہ،

تم مشرق میں مغرب ہوں۔۔

چلو یہ مان لیتے ہیں

بڑا لمبا سفر ہے یہ۔۔۔

مگر یہ بھی حقیقت ہے،،

تمہاری زات کا سورج۔۔،،

بہت سا رستہ چل کر۔۔

!!میری ہستی میں ڈوبے گا۔۔۔

#داستان_محبت

اس نے میسج ٹائپ کرنے کے بعد حرم کو سینڈ کر دیا۔۔ ان لفظوں میں وہ بہت کچھ کہہ چکا تھا۔

انسان نہیں جانتا کہ یک طرفہ محبت کسی آسیب سے کم نہیں ہوتی۔۔ یہ انسان کو بہت برے طریقے سے جکڑتی ہے۔۔اسے توڑ مروڑ دیتی ہے۔۔پاگل بنا دیتی ہے۔۔انسان چاہ کر بھی اس سے پیچھا نہیں چھڑا پاتا۔۔ یہ انسان کی رگوں میں اترتی ہے۔۔اور قبر تک اسکے ساتھ جاتی ہے۔۔

ایش ساری رات نہیں سوئی تھی-- وجہ صاف ظاہر تھی-- وہ ساری رات

کے بارے میں پڑھتی رہی-- کتنی دفعہ وہ روئی تھی-- وادیِ طائف ﷺحضرت محمد

کا واقعہ پڑھنے کے بعد اس نے لیپ ٹاپ بند کر دیا تھا--

کوئی اتنا درد کیسے سہہ سکتا ہے--؟؟ کوئی اتنا پرفیکٹ کیسے ہو

سکتا ہے-- ؟؟ وہ سوچتی رہی تھی-- یہی تو تھا وہ راہنما جو اسے

چاہیئے تھا- اسے رونا آ رہا تھا کہ اس نے اپنی زندگی بیس سال

رائیگاں کر دیے-- وہ کہاں کھوئی رہی-- کن فضول کاموں میں

الجھی رہی---

پھر اس نے سورۃ رحمن کا انگلش میں ترجمہ پڑھا ہر ایک آیت پر اسکی آنکھیں بھیگ رہی تھیں--

اسکا نازک سا دل پھٹنے والا ہو گیا تھا--

اور یہ بھی سچ ہے ہدایت اسے ہی ملتی ہے جس کو طلب ہو--ایش کو کچھ انوکھا چاہیئے تھا--

کچھ اتنا انوکھا کہ اسے دیکھ کر اسکے قدم وہی پر جم جائیں--

اور اسے آج وہ مل گیا تھا۔۔ وہ پچھتا رہی تھی کہ اس نے آج تک اتنی کتابیں پڑی ہیں۔۔ یہ کیوں نہیں پڑھی۔۔ یہ قرآن پاک جو ہر کتاب کی بنیاد تھی۔۔ وہ کیوں نہیں پڑھ پائی۔۔

ساری رات گزرگ ئی تھی۔۔ اسکے دل میں ایک عجیب سا عزم پیدا ہو گیا تھا۔۔ وہ جو طائف کی وادی میں اپنی امت کیلیئے پتھر کھا سکتا تھا۔۔ اس راہنما کیلیئے وہ اپنے ماں باپ چھوڑ سکتی تھی۔۔۔ اسے اب حوصلہ ہو رہا تھا۔۔

بس دل دکھ رہا تھا آج اسکا اس گھر میں آخری دن تھا جہاں اسکی زندگی کے بیس سال گزرے تھے۔۔ وہ ہر چیز کو چھو کر دیکھ رہی تھی۔۔ آنکھیں نم تھیں۔۔ لیکن دل پر سکون تھا۔۔

مجھے یقین نہیں ہوتا کہ ایک لڑکے کیلی ئے وہ مجھ سے ضد لگا رہی ہے۔۔ ایک لڑکے کیلیئے وہ گھر چھوڑ کر مجھ سے ناراض ہو کر چلی گئی۔۔۔

How radiculous..!!

مسٹر ولیم کے لہجے میں حقارت تھی۔۔

نادان ہے وہ۔۔ معاف کر دیں اسے۔۔ مسز ولیم نے بیٹی کی سائیڈ لی تھی--

ہمم۔۔۔ مسٹر ولیم نے بس اتنا ہی کہا۔۔اور مسز ولیم جانتی تھی وہ اپنی مرضی کریں گے۔۔جب انکا دل چاہے گا تب وہ ایش سے ملیں گے۔۔۔ کیونکہ وہ تھے بھی انا پرست۔۔

ایش صبح صبح کہاں جا رہی ہو۔۔۔؟؟ مسز ولیم نے اسے باہر جاتے دیکھا تو پوچھا۔۔

میں اپنی زندگی کا سب سے اہم کام کرنے جا رہی ہوں۔۔ مما میرے لیئے پرے کریں۔۔ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤں۔۔ ایش نے عجیب سے لہجے میں کہا تھا۔۔ کتنے سالوں بعد اس نے مسز ولیم کو مام کی جگہ مما پکارہ تھا۔۔ مسز ولیم کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔

کیا ہوا میری بچی کو ایسا کونسا ضروری کام ہے جسکے لیئے وہ مجھے پرے کرنے کیلئے کہہ رہی ہے۔۔ مسز ولیم نے اسکے پاس آتے ہوئے پیار سے پوچھا۔

بہت ہی اہم ہے مما۔۔ میں کچھ غلط نہیں کرنے جا رہی۔۔ میں اپنی زندگی کا سب سے اچھا کام کرنے جا رہی ہوں۔۔ پلیز مجھے کبھی بھی غلط مت سمجھیئے گا۔۔ ایش نے آگے بڑھ کر اپنی مما کو گلے لگایا۔۔ شاید آج سے وہ اپنی ماں سے ملنے اور پیار کرنے کا حق کھو دے گی۔۔آج کے بعد وہ سب ایش سے نفرت کریں گے۔۔ ایش کی آنکھوں میں نمی چھائی تھی۔۔ جسے وہ چھپا نہیں پا رہی تھی۔

گاڈ بلیس یو ماۓ ڈیئر۔۔ مسز ولیم کے اپنی بیٹی کو پیار کیا۔۔

باۓ مما۔۔۔ ایش نے مشکل سے اپنے آپ کو مسز ولیم سے الگ کیا۔۔ اور پھر باہر نکل گئی۔۔ اب اسکا ارادہ مارکیٹ جانے کا تھا۔۔

آج موسم بہت سہانا تھا۔۔ایش سمعان کے گھر آئی تھی۔۔سمعان گھر نہیں تھا۔۔ دروازہ اسکی بہن زارا نے کھولا تھا اور وہ ایش کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔۔

آپ۔۔؟؟آئیں اندر آئیں پلیز۔۔ زارا اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھی۔۔

ایش جھجکتے ہوئے اندر آئی تھی۔۔ یہ چھوٹا سا گھر اسے بہت اچھا لگا تھا۔۔ جس میں تین چار کمرے آگے برآمدے تھا۔۔ چھوٹا سا صحن جس کے بیچ میں ایک چھوٹا سا فاؤنٹیں بنا تھا جس پر سفید اور رنگ برنگے کبوتر بیٹھے تھے۔۔ زارا انہیں دانا ڈال رہی تھی۔۔

آپ اندر آجائیں۔۔ بھائی تو گھر نہیں ہیں۔۔ زارا نے ایش کو صحن میں کبوتروں کے پاس رکتے دیکھا تو کہا۔۔

دنیا میں پرندوں کی کمی نہیں خوبصورت سے خوبصورت۔۔ رنگین سے رنگیں۔۔ ہر طرح کے پرندے ہیں۔۔ پھر ایک کبوتر ہی کیوں مندروں اور مسجدوں کے اندر پایا جاتا ہے۔۔ کیوں یہ اتنا پاکیزہ سا لگتا ہے کہ عبادت گاہوں سے انہیں کوئی بھی نہیں نکالتا۔۔؟؟ کیوں آخر کیوں۔۔؟؟

وجہ ہے اس پرندے کا خدا سے لو لگانا۔۔۔ایک پرندہ اگر خدا کے گھر میں رہ کر معتبر ہو سکتا ہے تو اگر انسان اس خدا کا بن جائے تو خدا اسے کتنا معتبر بنا دے گا۔۔ یہ کبھی کسی نے سوچا ہی نہیں۔۔

کبھی سوچا ہے کہ ایک خالی صفحے پر اگر کچھ لکھا ہو۔۔کوئی غزل کوئی شاعری۔۔ یا کچھ اور کسی بھی زبان میں۔۔ اور وہ نیچے زمین پر پڑا ہو تو ہم اسے اتنی اہمیت نہیں دیتے۔۔ لیکن اسی خالی صفحے پر اگر عربی میں کچھ لکھا ہو۔۔ وہ نیچے گر جائے تو ہم اندر تک کانپ جاتے ہیں۔۔اسے اٹھاتے ہیں۔۔ چومتے ہیں۔۔ کیوں۔۔ ایک صفحے کو دوسرے صفحے پر فوقیت حاصل ہو گئی۔۔۔ کس بنا پر اسے یہ فوقیت حاصل ہوئی۔۔ وجہ ہے وہ عربی زبان جس میں قرآن پاک نازل کیا گیا۔۔

ایک صفحے کو ایک زبان کو دوسری چیزوں پر فوقیت حاصل ہو جاتی ہے تو وجہ ہے۔۔۔قرآن پاک۔۔۔ کیونکہ وہ اللہ کی کتاب ہے۔۔۔اگر ایک خالی کاغذ ایک زبان قرآن پاک سے جڑ کر اتنی معتبر ہو سکتی

ہے۔۔توسوچاہے کبھی کہ اگرانسان قرآن پاک سے جڑ جائے تو وہ کتنا معتبر ہو جائے گا۔

لیکن انسان بے وقوف ہے۔۔وہ جڑے تب نا۔۔

میں یہیں بیٹھ جاتی ہوں۔۔ باباجی ہیں گھر۔۔ایش نے زارا سے پوچھا۔۔

جی میں انہیں بلاتی ہوں۔۔زارا ایک کمرے کی طرف بڑھ گ ئی--

کچھ دیر بعد باباجی ایش کے سامنے تھے۔۔

یہ ایش وہ ایش نہیں تھی۔۔وجہ اسکے کپڑے تھے۔وہ سادہ سی قمیض اور ٹراؤزر پہنی ہوئے تھی۔۔ لانگ اوور کوٹ نے اسے ڈھانپا ہوا تھا۔۔ سر پر سفید سٹالر لپٹا تھا۔۔

وہ اس حلیے میں تھی جس میں سمعان اسے دیکھنا چاہتا تھا۔۔اگر وہ اسے اس وقت دیکھ لیتا تو دل و جان ہار جاتا۔۔

آج میں اپنی زات سے بد نصیبی کا سایا مٹانے آئی ہوں بابا جی۔۔ایش نے نرمی سے کہا۔۔

کیا سمعان کیلئے کر رہی ہو یہ سب۔۔؟؟ بابا جی نے پوچھا۔۔

نہیں بابا جی۔۔ایش نے تڑپ کر انہیں دیکھا۔۔

وہ تو مجھے دھتکار چکے ہیں۔۔ مجھے ان سے اب کوئی واسطہ نہیں۔۔ کوئی غلا بھی نہیں۔۔ وہ نا ملتے تو میں اپنے خدا کو پہچان ہی نا پاتی۔۔

مجھے مسلمان ہونا ہے بابا جی۔۔ اپنے لیئے۔۔ اپنے نبی ﷺ کیلیئے۔۔ جسکے لیئے یہ کائنات بنادی گئی ہے۔۔ میں اسکی امت میں سے ہونا چاہتی ہوں۔۔ میں خوش نصیبوں میں سے ہونا چاہتی ہوں۔۔ میری مدد کیجیئے۔۔

ٹھیک ہے۔۔ بابا جی اسکی بات سمجھ گیئے تھے۔

زارا بیٹا ایش بیٹی کو وضو کرواؤ۔۔

اور زارا نے ایش کو وضو کروایا اسے طریقے بھی ساتا ساتھ سکھایا۔۔

اب وہ پاکیزہ اور معطر معطر سی باباجی کے سامنے بیٹھی تھی۔۔انہی کبوتروں کے بیچ۔۔

اسلام قبول کرنے کیلیئے سب سے ضروری ہے اللہ پر ایمان لانا۔۔۔

حضرت محمد ﷺ کو انکا آخری نبی ماننا۔۔

باباجی ایش کو بہت کچھ سمجھایا تھا کہ اگر وہ اسلام قبول کر رہی ہے تو اسے اس پر ثابت قدم رہنا ہوگا

ہر حال میں۔۔

تو پڑھو۔۔باباجی نے پہلا کلمہ پڑھا۔۔

لا الہ الا اللہ،

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے۔۔

ایش نے زیر لب دہرایا۔۔

محمدؐ ورسول اللہ۔۔۔

اللہ کے رسول ہیں۔۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور محمدؐ

ایش نے دہرایا۔۔اسکا سر جھک گیا۔۔ یہ جھکا سر گواہی دے رہا تھا کہ اسکا اندر بھی جھک گیا ہے۔۔ اور صحن کے بیچوں بیچ بیٹھے کبوتروں نے ایک اڈاری بھری۔۔انہوں نے ایش کو سلام پیش کیا تھا۔۔ایش کی روح تک سکون اترا تھا۔۔

وہ دائرہ ایمان اور اسلام میں داخل ہوئی تھی۔۔ زارا کے چہرے پر مسکاہٹ پھیلی تھی۔۔ وہی مسکراہٹ جو ایش اور باباجی کے چہرے پر تھی۔۔ وہی مسکراہٹ جو آسمان اور زمین اور اسکے

درمین موجود فرشتوں کے نورانی چہروں پر تھی۔۔ وہی مسکراہٹ جس پر ہواؤں نے دم سادھ لیا تھا۔۔ وہی مسکراہٹ جس پر وقت تھما تھا۔۔ اور وہی مسکراہٹ جس پر تقدیر نے سر جھکایا۔۔

اور کتنی پیاری گواہی ہے نا۔۔

"اشھدان لاالہ الااللہ واشھدان محمد عبدہ ورسول۔۔"

میں گواہی دیتاہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور مُحَمَّد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔۔

ایش نے دہرایا تھا۔۔ تبھی صحن کا دوازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور سمعان اندر داخل ہوا۔۔

♥♥♥♥♥

صحن کا دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا تھا اور سمعان اندر داخل ہوا۔۔وہ ایش کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔۔ سب سے حیرانگی والی بات اسکے کپڑے تھے۔۔وہ پاکیزہ پاکیزہ سی سیدھا اسکے دل میں اتری۔۔

ایش نے ایک نظر اسے دیکھنے کے بعد چہرہ پھر بابا جی کی طرف کر لیا۔۔وہ بھی رکے نہیں۔۔ایش کو متواتر سے کلمے پڑھاتے رہے۔۔سمعان تو بس حیرت کا بت بنا سب دیکھ رہا تھا۔۔

ایش مسلمان ہو رہی تھی۔۔ہاں وہ واقعی مسلمان ہو رہی تھی۔۔لیکن کس لیئے۔۔؟؟ کیا اسکے لیئے۔۔ اگر اسکے لیئے ہوتی تو اسکی موجودگی میں ہوتی۔۔

کیا واقعی اس نے اپنے راہنما ﷺ کو پا لیا تھا۔۔

ایک پل کیلئے بھی سمعان کی نظریں ایش سے نہیں ہٹی تھیں۔۔
جبکہ ایش نے دوبارہ اسکی طرف نہیں دیکھا تھا۔۔

باباجی نے آخری کلمہ پڑھانے کے بعد درود شریف پڑھایا

لو بیٹا اب آپ دائرہ اسلام میں داخل ہو چکی ہیں۔۔ بہت بہت مبارک ہو۔۔
باباجی نے آگے بڑھ کر ایش کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔

مبارک ہو۔۔زارا نے بھی اسے گلے لگایا۔

ایک اور بات بیٹا۔۔آپ اپنا نام بدلنا چاہیں گی یا۔۔باباجی نے بات ادھوری چھوڑی۔۔

آپ ہی کوئی مناسب سا۔۔

ایش کہنے والی تھی کہ سمعان ایک دم بول پڑا۔۔

نورالایش۔۔۔#

ہاں آج سے ایش کا نام نورالایش ہے۔۔۔نور میرا فیورٹ اور ایش تمہارا فیورٹ۔۔وہ ایش کے سامنے آتے ہوئے بولا۔۔۔

شکریہ۔۔۔ایش نے نظریں جھکا کر کہا۔

اب وہ نظریں کم ہی اٹھاتی تھی۔۔

میں خدا تک پہنچ چکی ہوں بابا جی۔۔میں خود کو اسکے سپرد کر چکی ہوں۔۔لیکن مجھے کوئی ایسا طریقہ بتائیں جس سے خدا میرا ہو جائے۔۔میں اسے پانا چاہتی ہوں۔۔ ایش نے پوچھا۔۔اسکی آواز خوشی کی شدت سے کانپ رہی تھی۔۔

فرماتا ہے۔۔ اللہ ﷻ

"اے محمد ﷺ اگر کوئی چاہتا ہے۔۔ صرف تیرا۔۔ میں صرف تیرا ہوں۔۔ تیرے رب کی قسم
ہے میں اسکا ہو جاؤں۔۔ تو وہ مجھے تیرے سانچے میں ڈھل کر دکھا دے۔۔ میں اسکا بھی ہو جاؤں گا۔۔۔ میں اسکا بھی ہو جاؤں گا۔۔"

شدت جزبات سے باباجی کی آواز رندھ گ ئی تھی۔۔

اللہ ﷻ پیارے نبی کیلی ئے کو اپنا بنانے ﷺ کو اپنا بنانا پڑے گا۔۔ اسکے سانچے میں ڈھلنا پڑے گا۔۔ اسکے رستے پر چلنا پڑے گا۔۔ اسکی انگلی تھامنی ہو گی۔۔ وہ ہمارے راہنما ہیں۔۔ وہ ہم سب کے راہنما ہیں۔۔ وہ ہمیں اللہ سے ملوانے کا زریعہ ہیں۔۔ اسکے راستے پر چلو۔۔ چلتے جاؤ۔ ۔۔ آخر ایک دن تم خدا کو پا لو گے۔۔

#_محمدﷺ_راہنما_میرےﷺ

ایش نے زیر لب دہرایا۔۔اور ایش نے اپنا آخرت تک کیلی ئے کا راہنما پا لیا تھا۔۔

آپ ﷺ کی زات ہمارے لی ئے ہدایت کا زریعہ بیشک قیامت تک کیلیئے

ہیںﷺ۔۔وہ سب ک راہنما ہیں۔۔ اور وہ ہی تو ہیں #میرے_راہنما_

جسے اللہ پاک نے ہدایت دینی ہو اسے قدم قدم پر راہنما عطا کیا جاتا ہے۔تاکہ وہ انکی راہنمائی میں

چل کر سب سے بڑے اور آخرت تک کے #راہنما_ﷺ کو پالے۔۔

ایش کو ہدایت دی جانی تھی۔۔کیونکہ اسے شروع ہی سے اسکی طلب تھی۔۔اسے جو چیز چاہی ئے

تھی وہ چرچ میں نظر نہیں آتی تھی۔۔۔ اس لیئے اسنے وہاں جانا چھوڑ دیا۔۔

پھر اسے سمعان ملا۔۔راہنماؤں کی دنیا کا پہلا راہنما۔۔ اگر وہ نا ملتا تو شاید ایش کبھی خود کو پہچان ہی نا پاتی۔۔ سمعان نے سخت لفظوں سے ہی۔۔ لیکن اسکی راہنمائی کی۔۔اس نے اسے سب سے بڑے راہنما تک پہنچا دیا تھا۔۔ اور ایسے لوگ بھی نصیب والوں سے ملتے ہیں۔۔

میں مسجد جارہاہوں۔۔بچوں اور لوگوں میں مٹھائی بانٹوں گا۔۔ بہت ہی نیک کام ہوا ہے آج۔۔ اس مبارک دن کی خوشی میں۔ باباجی کہتے دروازے کی طرف بڑھے گئے۔۔

میں بھی چائے بنا لوں۔۔ زارا بھی وہاں سے کھسک گئی۔۔

اب وہ دونوں اکیلے رہ گ ئے تھے۔۔ایش نظریں جھکائے کھڑی تھی۔۔اسکی آنکھوں میں خوشی کی نمی سی چھائی تھی۔۔

کیا سب میرے لیے کیا ہے ۔۔؟؟ سمعان نے اسے جھکے سر کو دیکھ کر پوچھا۔

ایش نے ایک دم نظریں اٹھائی۔۔ گلابی آنکھوں میں شکایت تھی۔۔ سمعان کو لگا تھا وہ ان آنکھوں میں ڈوب جائے گا۔۔

نہیں ۔۔ آپکے لیے نہیں کیا۔۔ لیکن آپکی وجہ سے ضرور کیا ہے۔۔

آپ سے اب مجھے نا کوئی واسطہ ہے نا کوئی شکایت۔۔ ہاں البتہ میں آپکی شکر گزار ہوں۔۔ آپ مجھے بدنصیب نا کہتے تو میں کبھی خود پر لپٹی بد نصیبی کی سیاہی کو پہچان ہی نا پاتی۔۔

آپ نے مجھے #میرے_راہنما_ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملوا دیا۔۔ میں آپکا شکریہ ادا کرتی ہوں

میرے آخری راہنما۔۔انکے علاوہ اب ﷺ بیشک آپ میرے پہلے راہنما ہیں۔۔اور حضرت مُحمَّدؐ مجھے کسی اور کی ضرورت نہیں رہی۔۔وہ مسکرا دی۔۔

سمعان بہت کچھ کہنا چاہتا تھا مگر وہ کچھ بول ہی نا پایا۔۔پہلی بار ایش نے اسے لاجواب کیا تھا۔۔

مجھے اب جانا ہے۔۔میرا مقصد پورا ہو چکا ہے۔۔امید ہے آئندہ میری شکل آپکو نظر نہیں آئے گی۔۔ یہ بات کہتے ہوئے ایش کا اپنا دل رو رہا تھا۔۔ آخر کو وہ شخص اسکی محبت تھا۔

وہ دروازے کی طرف بڑھ گ ئی۔۔

نورالایش۔۔

سمعان نے کتنے پیار سے پکارہ تھا اسے۔۔ وہ ایک دم رکی۔۔

خدا خدمت خلق سے بھی ملتا ہے۔۔

سمعان کچھ اور کہنا چاہتا تھا لیکن کچھ یاد آنے پر وہ بات بدل گیا۔ کچھ اور ہی کہہ دیا۔۔

شکریہ۔۔ وہ مسکرائی--- اور دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔۔

ایش جا چکی تھی۔۔ نور الایش۔۔ اسکی نور الایش۔۔ اب اسے سمجھ آیا تھا۔۔ ایش سے ہی کیوں ملوایا گیا اسکو۔۔ آج اسکی وہ منت پوری ہو چکی تھی جسکے لیئے اس نے وظیفہ کیا تھا۔۔

ایسی ہی لڑکی چاہیئے تھی اسے۔۔ہمیشہ ہمیشہ کیلیئے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

توکیسا رہا تمہارا انٹرو۔۔ تمہارے مقابلے کا پہلا رأونڈ۔۔۔؟؟ فرہاد نے حرم کے سامنے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔ وہ لوگ گھر پہنچ چکے تھے۔۔

بہت اچھا۔۔ لیکن۔۔

لیکن کیا۔۔؟؟

مجھے بھوک لگی ہے۔۔ وہ بھی شدید۔۔ حرم نے معصومیت سے کہا۔

تم نے کھانا نہیں کھایا۔۔ فرہاد نے اسے گھورا۔۔

تمہیں پتا ہے رات کا کھانا ہماری صحت کیلیئے بہت ضروری ہے۔۔ اسکے اندر کا ڈاکٹر جاگ اٹھا تھا۔۔

آپ کچھ دیر کیلیئے اپنے اندر کے ڈاکٹر کو سلا کر دو منٹ کیلیئے کک بن کر مجھے کھانا لادیں۔۔ حرم نے جان بوجھ کر اسے چڑایا۔۔

بری بات ہے حرم تمہیں کھانا چاہیئے تھا۔۔ ہمیشہ اپنی مرضی کرتی ہو۔۔

آپکو پتا ہے وہاں کیا تھا۔۔ وہاں سب لوگ شراب پی رہے تھے۔ابھی تو رزلٹ بھی اناؤس نہیں ہوا تھا۔۔ مجھے غصہ آگیا تو میں آگئی۔۔حرم نے منہ پھلا کر بتایا۔۔

کیا۔۔ تم فنگشن مڈ میں چھوڑ آئی ہو۔۔؟؟ فرہاد کو اور غصہ آیا۔۔

تو اور میں کیا کرتی۔۔؟؟

تم کھانا تو کھا سکتی تھی نا۔۔ تمہاری فرینڈز کو بھی برا لگا ہو گا۔۔ وہ سب کیا سمجھ رہے ہونگے۔۔

میں مسلم ہوں ہادی۔۔ میں حرام چیزیں نہیں کھا سکتی۔۔

حلال تو کھا سکتی ہو نا۔۔ ایک شراب ہی حرام تھی نا وہاں۔۔ باقی سب تو حلال کھانا تھا نا۔۔

بس میرا دل نہیں کیا ہادی۔۔

ایک میزبان کو بہت دکھ ہوتا ہے جب اسکا مہمان اسکے کھانے کو ٹھکرا کر چلا جائے-- اور کھانے کو ٹھکرانا غلط بات ہے-- وہ اسے سمجھا رہا تھا۔ اور حرم پچھتا رہی تھی اس نے ہادی کو رومان والی بات کیوں بتائی کہ وہ اسے یہ کہہ کر آئی ہے کہ تمہاری حرام چیزیں تمہیں مبارک ہوں۔ بیشک اب اسے بھی برا فیل ہو رہا تھا کہ اسے رومان کو ایسا نہیں کہنا چاہیئے تھا۔

افف توبہ میرا غصہ۔۔ ہمیشہ غلط کام کرواتا ہے مجھ سے۔۔ حرم نے اپنے آپ کو ڈپٹا۔۔

سوری ہادی۔۔اگین نہیں کرونگی۔

سوری مجھے نہیں بلکہ اسے بولنا صبح جاکر جسے سنا کر آئی ہو۔ فرہاد نے مسکراہٹ چھپا کر کہا۔

آپ نے بھی تو کھانا نہیں کھایا ہو گا۔۔ہے نا۔۔؟؟ حرم جانتی تھی پھر بھی تصدیق چاہی۔

کھالیا تھا میں نے۔۔میں تمہارے جیسا پاگل تھوڑی ہوں۔۔اب کی بار منہ پھلانے کی باری فرہاد کی تھی۔۔

آپ بیٹھیں میں کھانا گرم کر کے لاتی ہوں۔۔ حرم نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔کیوں وہ جانتی تھی فرہاد نے بھی نہیں کھایا ہوگا۔

خود ہی تو کہا ہے کہ مجھے شیف کا فریضہ سرانجام دینا چاہیئے۔۔ تو بیٹھو ادھر میں یہ کام کر لونگا۔۔فرہاد نے اسکا ہاتھ پکڑا۔۔

نہیں۔۔میں خود کرونگی۔۔آپکا کام بس رات کی چائے بنانا ہے۔۔ جو آپ باخوبی پورا کرتے ہیں۔۔ حرم نے اپنا ہاتھ چھڑوایا۔۔ اور کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔

ویسے میں سوچ رہا تھا کہ مجھے سیلری ملنی چاہیئے۔۔ وہ اسکے پیچھے ہی کچن کے دروازے میں آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

سیلری۔۔؟؟پر کس لیئے؟؟ حرم نے پوچھا۔

روز بنا ناغہ چائے جو بناتا ہوں۔۔ چار مہینے ہو گئے ہیں۔۔ لگاتار بنا رہا ہوں۔۔ فرہاد نے معصوم سا چہرہ بناتے ہوئے کہا۔

اووووہاں۔۔ کہہ تو آپ ٹھیک رہے ہیں۔۔افف ایک ڈاکٹر بے چارہ روز چائے بناتا ہے۔۔ کسی کو پتا چلے گا تو کیا سوچے گا آپکے بارے میں۔۔ حرم کا

چہرہ دوسری طرف تھا۔۔ پھر بھی فرہاد اسکے چہرے پر پھیلی شرارت محسوس کر سکتا تھا۔۔

کیا کہے گا یہی کہے گا کہ کتنی ظالم بیوی ہے۔۔اپنے شوہر سے کام کرواتی ہے۔۔ حرم کا کام کرتا ہاتھ ایک دم رکا۔۔اسے اتنا عجیب لگتا تھا جب وہ شوہر اور بیوی کے رشتے سے خود کو اور فرہاد کو دیکھتی تھی۔۔

یہ آپکو پہلے سوچنا چاہئے تھا نا کیوں کی ایک ظالم لڑکی سے شادی۔۔ حرم کھانے کی ٹرے کو ہاتھ میں اٹھاتے ہوئے بولی۔۔

راستہ دیں۔۔اس نے فرہاد کو کچن کے دروازے میں براجمان دیکھا تو کہا۔

وہ مسکرا کر ایک طرف ہو گیا۔

کیونکہ وہ ظالم لڑکی بہت اچھی ہے اس لیئے--

آجائیں پھر ظالم لڑکی آپکو کھانے کی دعوت دے رہی ہے-- حرم نے مسکرا کر کہا۔

اور میری سیلری کا کیا سوچا پھر۔۔۔؟؟ وہ اسکے سامنے بیٹھتے ہوئے پوچھ رہا تھا--

کتنی سیلری چاہیئے آپکو--؟؟ حرم نور آپکو دے گی-- مگر چائے تو آپکو ہی بنانی پڑے گی--

پیسے نہیں چاہیئے مجھے--؟؟

ہائیں۔۔ تو پھر اور کیا چاہیئے۔۔ حرم جو چاولوں کا چمچ منہ میں ڈالنے لگی تھی۔ فرہاد کی بات سن کر اسکا ہاتھ رکا۔۔

کچھ اور چاہیئے۔۔ وہ بھی میری پسند کا۔۔۔ فرہاد اسکی بڑی بڑی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا جو اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔۔

اووو اچھا تو آپکو پیشنٹس چاہئیں۔۔ معائنہ کرنے کیلیئے ہے نا۔۔۔ میں صبح یونیورسٹی میں سٹوڈنٹس سے کہوں گی کہ جسکو ہیلتھ کی جو بھی پرابلم ہو وہ آپکے ہاسپٹل چلا جائے۔۔حرم نے اپنی طرف سے بڑی سمجھ داری کی بات کی تھی۔

افففف۔۔اور فرہاد اپنا سر پیٹ کر رہ گیا تھا۔۔

کیا ہوا۔۔؟؟ حرم نے فرہاد کو اس طرح کرتے دیکھا تو پوچھا۔۔

کچھ نہیں۔۔کچھ بھی نہیں۔۔تم کھانا کھاؤ ڈئیر۔۔۔ یہ تمہارے بس کی بات نہیں۔۔ فرہاد نے ایک ٹھنڈی آہ بھری۔۔

وہ تو میں کھا ہی رہی ہوں۔۔مجھے نا آپکو ایک اور بات بتانی تھی۔۔وہ نا۔۔ابھی وہ کچھ کہنے والی تھی ایک دم اسے کھانسی ہوئی۔۔اچھو لگا اور مرچیں اسکے گلے میں لگ گئی تھیں۔۔

کیا کرتی ہو حرم۔۔فرہاد ایک دم اٹھ کر اسکے پاس آیا۔۔حرم سے بولا نہیں جا رہا تھا۔۔

یہ پانی پیو۔۔اسی لئے کہتے ہیں کھانا خاموشی سے کھانا چاہیئے۔۔جبکہ حرم کی آنکھوں سے پانی نکلنا شروع ہو گیا تھا۔۔

وہ ہادی مم۔۔میں۔۔

چپ کرو اب۔۔۔کچھ دیر خاموش رہو۔۔

حرم نے اسکی طرف دیکھا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔اس نے اپنا گلہ پکڑ رکھا تھا۔۔شاید زیادہ ہی مرچیں اسکے ہلق سے جا لگی تھیں۔۔

فرہاد اسکی بھیگی آنکھوں کو کہاں دیکھ سکتا تھا۔۔

ریلیکس ڈیئر اٹس اوکے۔۔ فرہاد نے اسکے کندھے کے گرد اپنا بازو پھیلا کر اسے اپنے قریب کیا۔۔ اور پھر خود ہی اپنے آپ کو سرزنش کرنے لگا۔۔ کب سے وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔ اسے حرم پر بے شمار پیار آ رہا تھا۔۔

میری ہی نظر لگ گئی۔۔ مجھے زرا بھی عقل نہیں ہے۔۔ فرہاد آغا تم پاگل ہو۔۔ سٹوپڈ۔۔بےوقوف۔۔ اسطرح کوئی کسی کو دیکھتا ہے کیا۔۔ وہ خود کو دل ہی دل میں گالیاں دے رہا تھا۔۔

ڈرائنگ روم میں موجود ہر شخص ایش کو دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔۔ وجہ اسکا حلیہ تھا۔۔ مسٹر ولیم جو کب سے اسکا انتظار کر رہے تھے۔۔ اسے اس طرح کپڑوں اور سر پر موجود سٹالر میں دیکھ کر حیران رہ گئے تھے۔۔

مجھے آپ سب سے کچھ کہنا ہے۔۔۔وہ آنکھیں جھکائے کھڑی تھی۔۔

یہ کیا حال بنایا ہوا ہے ایش۔۔؟؟مائیک بھی وہیں تھا۔۔

آج سے میری یہی پہچان ہے۔۔۔

کیا مطلب ہے تمہارا۔۔؟ایش یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔۔ کس طرح کے کپڑے پہنے ہیں۔۔اور کہاں سے آرہی ہو اس وقت۔۔؟؟ مسز ولیم نے اس سے پوچھا۔

میں نام صرف ایش نہیں بلکہ آج سے میرا نام نورالایش ہے۔۔

واٹ۔۔۔؟؟مائیک ایک دم کھڑا ہوا اسکے ساتھ ہی مسز ولیم بھی کھڑی ہوگئیں۔۔ جبکہ گرینی تو اپنی وہیل چیئر سے اٹھ نہیں سکتی تھیں۔

صرف ایک انسان سکتے کی حالت میں تھا۔۔اور وہ تھا مسٹر ولیم۔۔جو گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

میں نے اسلام قبول کر لیا ہے مما۔۔میں آج سے مسلمان ہو چکی ہوں۔۔اور میرا نام ہے نورالایش۔۔

وہ دھماکے کر رہی تھی۔۔مسز ولیم کی ٹانگوں کی جان نکل گئی۔۔ وہ ایک دم ہی گرنے والے انداز میں صوفے پر بیٹھ گئی۔۔

یہ کیا کہہ رہی ہو تم ایش۔۔پاگل ہو گئی ہو۔۔ تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔ مائیک نے آگے بڑھ کر اسے کندھوں سے پکڑ کر جھنجوڑا۔۔

دور۔۔دور رہیں مجھ سے۔۔ہاتھ مت لگائیں۔۔ ایش نے تڑپ کر کہا اور ایک جھٹکے سے اپنے بازو مائیک کی گرفت سے آزاد کروائے۔۔ وہ تو دنگ ہی رہ گیا تھا۔۔

گرینی منہ پر ہاتھ رکھے حیرانی کا مجسمہ بنے اسے دیکھ رہی تھیں۔۔

مما میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔میں نے کہا تھا کہ مرے لی ئے دعا کیجیئے گا۔۔ دیکھیں اللہ پاک نے مجھے قبول کر لیا ہے۔۔

مسٹر ولیم کو تو یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ اسکی بیٹی تھی۔۔ایش ولیم۔۔دی رائل پرنسز۔۔۔

وہ تو کوئی اور تھی۔۔ روح تک گائل نظر آ رہی تھی۔۔ کس چیز نے اسے ایسا بنا دیا تھا۔۔

مسٹر ولیم مشکل سے اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔۔اور پھر ایش کی طرف بڑھے۔

ڈیڈ۔آئی سویئر۔۔ اسلام از اے ٹرو ریلیجن۔۔ ایش کچھ بتا رہی تھی۔۔

چٹاخ۔۔۔ مسٹر ولیم نے اتنی زور سے اسکے چہرے پر تھپڑ مارا تھا جسکی گونج سے پورا پیلس ہل گیا تھا۔

ڈیڈ۔۔ایش نے پھر کچھ کہنا چاہا۔۔

چٹاخ۔۔۔کی زوردار آواز ایک بار پھر گونجی۔۔اور ایش دور جا گری۔۔

اسکے نازک سے ہونٹ سے خون رسنے لگا تھا۔۔ اگر سمعان دیکھ لیتا تو شاید مسٹر ولیم کا خون پی جاتا۔۔

تم نے اس بدزات کیلی ئے اپنے مزہب کو چھوڑا۔۔ اس سے شادی کرنے کیلیئے تم نے اپنے مزہب کو چھوڑا۔۔ مسٹر ولیم سے غصے کے باعث بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔

نہیں ڈیڈ۔۔ سیم کی کوئی غلطی نہیں۔۔ میں نے یہ سب اسکے لیئے نہیں کیا۔۔ میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں۔۔ پلیز میرا یقین۔۔

شٹ اپ۔۔۔ اپنی بکواس بند کرو۔۔ مسٹر ولیم دھاڑے۔۔

مائیک کو بیشک غصہ آیا تھا جو ایش نے کیا۔۔ لیکن وہ اس کو یوں تڑپتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔ وہ رو رہی تھی۔۔ اسکے منہ سے خون نکل رہا تھا۔۔

ڈیڈ میں آپکی ہر بات مانوں گی۔۔پر یقین کریں۔۔۔مم۔۔میں نن۔۔نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔وہ تڑپ کر مسٹر ولیم کی طرف بڑھی۔۔

چٹاخ۔۔ایک اور تھپڑ مسٹر ولیم نے ایش کے دوسرے نازک گال پر مارا تھا۔۔

بس کریں انکل۔۔مائیک آگے بڑھا۔۔ جو بھی تھا وہ ایش کو چاہتا تھا۔۔ اپنے سامنے وہ اسے اسطرح مار کھاتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔

تم میرا غرور تھی ایش۔۔اور آج تم نے میرا غرور توڑ دیا۔۔

آج سے تمہارا اہم سے ہر رشتہ ہر تعلق ختم۔۔۔ ایش ولیم مر چکی ہے۔۔ ایک ایکسیڈنٹ میں وہ مر گئی۔۔ مائیک یہ خبر سارے نیوز پیپرز اور نیوز چینلز میں دے دو۔۔

کتنا کٹور باپ تھا وہ۔۔ جس بیٹی کو شہزادیوں کی طرح پالا تھا آج اسی بیٹی کو زندہ ہونے کے باوجود مردہ قرار دے رہا تھا۔۔

تمہارے لیے اس گھر میں آج سے کوئی جگہ نہیں۔۔ دفع ہو جاؤ یہاں سے اور کبھی مڑ کر نہیں دیکھنا۔۔۔

پاپا پلیز۔۔ ایش نے جاتے ہوئے مسٹر ولیم کے پاؤں پکڑ لیئے۔۔ اور پاپا کی پکار پر مسٹر ولیم کے دل میں ایک درد سا اٹھا تھا۔۔

میں آپ لوگوں سے دور نہیں رہ سکتی۔۔ میں آپ لوگوں سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔۔ پلیز مجھے خود سے الگ مت کریں۔۔ آپ لوگ جو کہیں گے میں کروں گی۔۔ بس مجھے مسلمان رہنے دیں۔۔

دور رہو ہم سے۔۔ مسٹر ولیم نے حقارت سے اسکا ہاتھوں سے اپنے پاؤں چھڑوائے۔۔ جیسے کسی ناپاک چیز نے انہیں چھو لیا ہو۔۔

حالانکہ وہ انکی اپنی بیٹی تھی۔۔ وہ بیٹی جس سے انہوں نے دنیا میں سب سے زیادہ پیار کیا تھا۔۔

تم نے سنا نہیں تم مر چکی ہو۔۔ ایش ولیم مر چکی ہے۔۔ مسٹر ولیم نے انتہائی نفرت سے کہا اور روم سے باہر نکل گئے۔۔

مما۔۔آپ تو میرا یقین کریں۔۔وہ مسز ولیم کی طرف بڑھی۔۔لیکن شاید انہیں بھی ایش سے نفرت ہو گئی تھی۔۔ انہوں نے بھی اپنا فرض پورا کرتے ہوئے اسکے نازک گال پر اپنی انگلیوں کے نشان چھوڑ دیے۔۔

سنا نہیں تم نے۔۔مر چکی ہو تم ہمارے لیے۔۔ دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔ آئندہ اپنی منحوس شکل مت دکھانا۔ وہ اسے درو پھینکتی باہر نکل گئیں۔۔

مائیک کا دل پٹھنے کو تھا۔ جس لڑکی سے وہ انتہا کی محبت کرتا تھا آج اس نے کتنا بڑا زخم دیا تھا۔ وہ نا اس سے نفرت کر پا رہا تھا اور نا ہی اسے آگے بڑھ کر تھام سکتا تھا۔ جتنا بڑا وہ گناہ کر کے آئی تھی۔۔ اسکی معافی نہیں تھی۔

ایش سسکیوں سے رو دی تھی۔۔کتنا درد ہوتا ہے نا جب آپکے اپنے آپ سے اپنا دامن چھڑا لیں۔۔زمین پر پھر کہیں جگہ نہیں ملتی۔۔

ایش۔۔ گرینی نے اسے پہی مرتبہ پکارہ۔۔

گرینی۔۔وہ تڑپ کرانکی طرف بڑھی۔۔

گرینی آپ تو جانتی ہیں ناایش کبھی کچھ غلط نہیں کرتی۔۔آپکو تواپنی ایش پر بھروسہ کرناچاہیۓ--

ایش پرتو بھروسہ ہے۔۔ لیکن نورالایش پر نہیں۔۔۔

اب تم بتاؤ تم کون ہو۔۔ ایش ولیم یا نورالایش۔۔؟؟ گرینی نے عجیب سے لہجے میں پوچھا۔

اورایش نے گرینی کے گھٹنوں پر رکھے ہاتھوں کو اٹھایا۔۔ایک دم اسکے آنسوں تھمے۔۔

میں نورالایش ہوں گرینی۔۔

تو پھر جو ولیم کا فیصلہ ہے وہی ہم سب کا۔۔ گرینی نے مشکل سے اپنے آنسو ضبط کی ئے-- آواز تو انکی بھرا گئی تھی--

مجھے معاف بھی تو کیا جا سکتا ہے نا۔۔

اگر تم مائیک سے شادی کرلو تو۔۔ گرینی نے کہنا چاہا۔۔

سوری گرینی۔۔میں مائیک سے شادی نہیں کر سکتی۔۔

پر کیوں۔۔ سوال مائیک کی طرف سے آیا تھا۔۔

کیونکہ ہمارے مزہب میں ایک مسلمان لڑکی کی شادی ایک غیر مسلم لڑکے سے نہیں ہو سکتی۔۔ اس بات کی اجازت نہیں ہے۔۔ایش نے اپنے آنسوں صاف کرتے ہوئے ہموار لہجے میں کہا۔۔

چھم سے مائیک کے اندر کچھ ٹوٹ گیا۔ وہ واقعی اسکی ایش نہیں رہی تھی۔۔ وہ کوئی اور ہی تھی۔۔

جبکہ گرینی خاموش رہیں۔۔ کس بنا پر ایش نے اتنی مار کھالی تھی۔۔ کیوں ثابت قدم تھی وہ اب تک۔۔ گرینی نے سوچا تھا۔۔

ٹھیک ہے۔۔میں جارہی ہوں۔۔میں نے پاپا کے پاؤں اس لیئے پکڑے کہ ہمارے مزہب میں ماں باپ کا احترام بہت لازمی ہے۔ انکی ہر بات کو سر آنکھوں پر رکھا جاتا ہے۔۔ ہر حکم مانا جاتا ہے۔۔سوائے اس کے حکم کے خلاف ہو۔۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسکے رسول ﷻ حکم کے جو اللہ

پر شاید میں واقعی آپ سب کیلیۓ مر گئی ہوں۔۔

جانے دو اسے چار دن باہر رہے گی نا تو اسکی عقل ٹھکانے آجائے گی۔۔ باہر سے اسے مسٹر ولیم کی دھاڑنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔۔

میں بھی دیکھتا ہوں وہ ایش ولیم کے بجائے نورالایش بن کر کیسے جیتی ہے۔۔ شہزادیوں والی زندگی چھوڑ کر وہ عام انسان کی زندگی کیسے جیتی ہے۔۔ چار۔۔ چار دن بعد ہی مسلم ہونے کا بھوت اسکے سر سے اتر جائے گا۔۔ مسٹر ولیم کے لہجے میں انتہا کی نفرت تھی۔۔

پاپا کو بتا دیجیئے گا میں انکے گھر سے کچھ نہیں لے کر جا رہی---

میں عام زندگی جینے جا رہی ہوں-- یہ میرا فیصلہ ہے-- وہ گرینی سے کہتے دروازے کی طرف بڑھی--

ایش مت جاؤ-- چھوڑ دو ضد-- گرینی نے اسے پکارہ--

ضد نہیں ہے یہ گرینی---ضد تو پاپا لگا رہے ہیں--

ایش تم پاگل ہو گئی ہو-- ایک لڑکے کی خاطر-- مائیک آگے بڑھا

میرا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے مائیک-- یہ سچ ہے کبھی ہم بہت اچھے دوست تھے-- مگر میں اپنا فیصلہ نہیں بدلنے والی-- ایش کے لہجے میں چٹانوں کی سی سختی تھی--

میں نے بس خود سے بد نصیبی کی کالک کو دھویا ہے۔۔ وہی سیاہی وہی کالک جو مجھے اب آپ لوگوں پر لپٹی نظر آرہی ہے۔۔ اس نے مائیک سے کہا۔۔

ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔۔ میں نے آپکا دل توڑا ہے۔۔ پر سوری میں آپ سے شادی نہیں کر سکتی۔۔

وہ ٹھوس لہجے میں کہتی باہر نکل گ ئی۔۔

دیکھ لینا تم وہ اسی بدزات کے پاس جائے گی۔۔ شرم آرہی ہے مجھے یہ سوچ سوچ کر۔۔ مسٹر ولیم ابھی بھی غصے میں تھے۔۔ اور ایش اپنی نم ہوتی آنکھوں کے ساتھ پیلس سے باہر نکل گئی۔۔

وہ پیلس چھوڑ گ ئی تھی۔۔ ہمیشہ ہمیشہ کیلیئے۔۔

سچائی راستہ ہی ایسا ہے جس پر آپکو اکیلے چلنا پڑتا ہے.. حق پر چلنے اور اسکو ماننے والے بہت کم لوگ ہیں.. اور پھر ایک وقت ایسا بھی آتا ہے جب ماں باپ بھی ساتھ چھوڑ جاتے ہیں.. صرف ایک انسان ہوتا ہے اور اسکا خدا..

ایش خود نہیں جانتی تھی وہ کہاں جائے گی.. اسے بہت دکھ ہوا تھا. وہ جانتی تھی اسے اب پیلس میں کوئی قبول نہیں کرے گا.. لیکن اسکا ڈیڈ اسکے ساتھ ایسا سلوک کرے گا وہ یہ نہیں جانتی تھی.. دل الگ رو رہا تھا اور آنکھیں الگ..

وہ ایک پارک میں آگئی تھی.. معصوم بچے وہاں کھیل رہے تھے. اور وہ انہیں دیکھتی رہی.. اسے اپنا بچپن یاد آ رہا تھا. جب وہ مسز اور مسٹر ولیم ایسے ہی آؤٹنگ پر جاتے تھے.

کہاں جاؤں میں۔۔؟؟ ٹھکانے بہت سے تھے مگر سب اسے ایش ولیم کے حوالے سے جانتے تھے۔۔ اب وہ نور الایش تھی۔۔ ایک نئ پہچان تھی اسکی۔۔ اور اس پہچان کے ساتھ اسے اسکا کوئ فرینڈ یا فیملی میمبر قبول نہیں کرتا۔۔۔

جب ایک دروازہ بند ہوتا ہے تو ستر دروازے اللہ پاک کھول دیتا ہے۔۔اسے امید تھی کہ وہ اسکی مدد ضرور کرے گا۔۔

کیونکہ اسکے رستے پر چلنے والوں کا وہ رستہ خود آسان بنا دیتا ہے۔

اور اسکی مدد کیلیۓ بھی اللہ پاک نے #عائشہ_احمد کو بھیجا تھا جو کب سے ایش کو دیکھ رہی تھی۔۔اسکا سوجا ہونٹ جس سے خون نکل کر خشک ہو چکا تھا۔۔کسی درد کی داستان کا پتا دے رہا تھا۔۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے آنی۔۔اس عام سی لڑکی کو زی کے برابر رکھا ہے۔۔

آج کے رزلٹ میں وہ مجھ سے کم نہیں بلکہ میرے برابر رہی ہے۔۔اسے ٹین پوائنٹس دیے ہیں-- اور ٹین ہی مجھے--

کتنا برا مزاق ہے نا۔۔ایسے ہو سکتا ہے کہ ایک عام سی لڑکی کو زی کے برابر رکھا جائے--

زی کو انتہا کا غصہ آیا ہوا تھا۔۔پروفیسر زاور سٹوڈنٹس کی ووٹنگ کے بعد زی اور حرم کو ایکول پوائنٹس ملے تھے-- اور وہی زی سے برداشت نہیں ہو رہے تھے--

میں اسے چھوڑوں گی نہیں۔۔اسکی اتنی اوقات نہیں کہ وہ زی کا مقابلہ کرے۔۔

ریلیکس ہو جاؤ زی۔۔ ہوتا رہتا ہے۔آنی نے اسے سمجھایا۔۔

نیور۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔ریم کہاں ہے۔۔مجھے اس سے بات کرنی ہے۔۔

وہ گھر نہیں آیا۔۔آنی نے بتایا۔

کیا مطلب گھر نہیں آیا۔وہ ہاسٹل میں بھی نہیں تھا۔زی حیران ہوئی۔۔

کہاں جا سکتا ہے۔۔میں اسے دیکھتی ہوں۔۔زی کہتے ہوئے گھر سے نکل گئی۔۔

ہی لو۔۔ کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں۔۔؟؟ ایش اپنے ہی خیالوں میں کھوئی تھی۔۔ آواز پر اس نے چونک کر دیکھا۔۔ ایک لڑکی نرم مسکراہٹ سے اسکی طرف دیکھ رہی تھی۔۔ وہ ایش کے جواب کی منتظر تھی۔

جی بیٹھ جائیں--

شکریہ۔۔ آپکا نام کیا ہے۔۔؟؟؟

ایش ولیم۔۔ وہ کہنے والی تھی۔ لیکن پھر کچھ یاد آنے پر خاموش ہوگئی--

نورالایش۔۔۔ وہ مسکرائی--

واؤ ؤ ؤ نائی س نیم۔۔۔ کیا کرتی ہیں آپ۔۔؟؟ وہ ایش سے بات کرنا چاہ رہی تھی۔۔ایش نے پہلی بار حاضر دماغی سے اسکے حلیے پر نظر ڈالی۔۔

وہ سیاہ عبایہ میں تھی۔۔ سر پر خوبصورتی سے کیا ہوا حجاب اسکے چہرے کو نرم سا تاثر دے رہا تھا۔۔ 27 یا 28 سال اسکی عمر ہو گی۔

ابھی تو کچھ نہیں کرتی۔۔ تبھی تو یہاں بیٹھی ہوں۔۔ایش نے جواب دیا۔۔

میرا نام عائی شہ احمد ہے۔۔ میں یہاں پاس میں ہی رہتی ہوں۔۔ میں میرڈ ہوں اور وہ پیاری سی بچی میری بیٹی ہے۔۔ عائی شہ نے سامنے کھیلتی چھ سالہ بچی کی طرف اشارہ کیا۔۔

ایش کچھ کہنے والی تھی اچانک عائی شہ کے موبائل پر رنگ ہوئی اور وہ ایکسیوز کرتی اٹھ گ ئی---

ایش ایک بار پھر سے سوچوں کی دنیا میں کھو گ ئی۔

رات کے تقریباً تین بجے کا وقت تھا جب حرم کی آنکھ کھلی۔۔وجہ موبائل پر بجتی بیل تھی۔۔ موبائل کب سے بج رہا تھا۔۔

حرم نے نمبر چیک کیا۔۔حور عین کی کال تھی۔۔

حور عین کی کال اس وقت۔۔ حرم کے چہرے پر پریشانی کی لکیریں ابھریں۔۔

اللہ خیر کرے۔۔

ہیلو۔۔اسلام علیکم۔۔۔ حرم نے کال ریسیو کی۔

وعلیکم اسلام۔۔ہیلو حرم مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔ تم اٹھ گ ئی ہ ونا۔۔

اتنی رات کو کیا بات کرنی ہے۔۔؟

اتنی رات کہاں۔۔ چھ بج رہے ہیں صبح کے۔۔

میڈم روما میں ابھی تین بجے کا وقت ہے۔۔

اووہاں۔۔میں بھول گ ئی تھی۔

اچھا سنو آج میری یونیورسٹی میں ویلکم پارٹی ہے۔۔تو بتاؤ میں کیا ڈریسنگ کروں۔۔

جو دل کرے وہ کرلو۔۔لیکن اچھی سی کرنا۔۔حرم نے مسکرا کر جواب دیا۔

تم بتاؤ ناتم اپنی یونیورسٹی میں کیسی ڈریسنگ کرتی ہو۔۔میں بھی ویسی ہی کرونگی۔۔سب سے الگ دکھنا چاہتی ہوں۔

میں تو ویسے ہی کرتی ہوں جیسے پاکستان میں کرتی تھی۔۔

کیا تم روما کی یونیورسٹی میں حجاب لے کر گھومتی ہو۔۔؟؟حورعین کو شاک لگا۔

جی بالکل۔۔ ملک بدلا ہے تہزیب تو مزہب تو نہیں نابدلا۔۔ حرم نے جواب دیا۔

افففف توبہ حرم اب تو خود کو چینیج کرلو۔۔ تمہیں اماں اور بہن جی بنے رہنے کا کچھ زیادہ ہی شوق ہے۔۔ بے چارے ہادی بھائی اتنے ڈیسنٹ بندے کو تم جیسی وائی ف ملی ہے۔۔ کیا سوچتے ہونگے وہ بھی۔۔

حورعین کی بات سن کر ایک لمحے کیلی ئے حرم کا رنگ فق ہوا۔۔ حورعین یونیورسٹی جانے کے بعد کچھ زیادہ ہی بدل گ ئی تھی۔۔

وہ کیا سوچتے ہیں مجھے نہیں پتا لیکن میں ایسی ہی ہوں۔۔ اور ایسی ہی رہوں گی۔۔ حرم نے سخت لہجے میں کہا۔

تو اسکا مطلب تم سے امید لگانا فضول ہے۔۔ چلو میں خود ہی کوشش کرتی ہوں۔۔

اچھا سنو حور عین۔۔ زیادہ اوور مت تیار ہونا۔۔ حجاب کر لینا پلیز۔۔

اُفف یار حرم صبح صبح میں لیکچر سننے کے موڈ میں ہرگز نہیں ہوں۔۔ رات کو بات ہو گی بائے--

حرم کے کچھ کہنے سے پہلے ہی وہ کال ڈسکنیکٹ کر چکی تھی۔ جبکہ حرم ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گ ئی تھی۔۔

اب اسے نیند نہیں آ رہی تھی۔۔ حرم نے موبائل چیک کیا تو عرش کے کافی میسیجز آئے ہوئے تھے۔۔ اس نے نیٹ آن کیا۔ عرش نے اسے ایک ویڈیو سینڈ کی تھی۔۔

اور جیسے ہی حرم نے ویڈیو دیکھنا شروع کی اسکا منہ حیرت اور خوف کا باعث کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔

غور سے دیکھنے پر اس نے ویڈیو میں موجود شخص کو پہچان لیا تھا۔۔ وہ مائیکل تھا۔۔ حرم ایک دم اچھلی۔۔

لیکن وہ کہاں تھا۔۔؟؟ جہاں بھی تھا بہت بری حالت میں تھا۔۔

اسکے منہ پر کپڑا بندھا تھا۔اسے کسی بیلٹ سے باندھا گیا تھااور شاید وہ ہاسٹل کی ہی بلڈنگ تھی جہاں سے اسے نیچے لٹکایا گیا تھا۔۔

وہ ہل رہا تھا۔۔اسکے ہاتھ بندھے تھے۔۔ لیکن وہ ٹانگوں کو زور زور سے جھٹک رہا تھا۔۔

اسکے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ تکلیف میں ہے۔۔

یہ یہاں کیسے۔۔؟؟ کس نے باندھا اسکو۔۔؟؟ حرم نے سوچ رہی تھی۔

تبھی اسے عرش کی ویڈیو کال آئی وہ شاید حرم کو آن لائن دیکھ چکی تھی۔۔

ہیلو عرش یہ سب کیا ہے۔۔ یہ مائیکل کو کیا ہوا ہے کس نے کیا ہے۔۔

رون ڈی ڈون کے علاوہ اور کون کر سکتا ہے۔۔ ویسے یار یہ ویڈیو دیکھ کر ہمارا تو ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا ہے۔۔

تمہیں ہنسی آرہی ہے۔۔ بیچارے کی حالت دیکھو۔۔

ابھی تمہیں پوری بات کا نہیں پتا۔۔

کیا مطلب۔۔؟؟ کیا نہیں پتا مجھے۔۔؟؟

رات کو پارٹی میں رون نے مائیکل کے ڈرنک میں کچھ ملا دیا تھا جس سے اسکا پیٹ خراب ہو گیا۔۔ہاہاہاہا۔۔ عرش نے قہقہہ لگایا۔۔اور حرم کو اب سمجھ آیا تھا کہ مائیکل رات کو پیٹ پر ہاتھ رکھنے کے بعد ہال سے کیوں چلا گیا تھا۔

ہنسو مت آگے بتاؤ--

اُفف یار حرم تم نے سین مس کر دیا۔

آگے بتاؤ عرش۔۔ حرم نے اسے گھورا۔

پھر رون نے مائیکل کو پکڑ لیا اور اس سے کشتی کرنے کے بعد اسکو باندھا اور ہاسٹل کی پچھلی بلڈنگ سے نیچے اسکو لٹکا دیا۔۔

بیچارہ مائیکل پیٹ کے درد کے ساتھ لٹکا رہا۔۔اسکی حالت پتلی ہو گئی--

ہنسی تو حرم کو بھی آئی تھی۔۔ لیکن وہ ضبط کر گئی--

میں نے کہا تھا کہ رون کچھ گڑبڑ کرنے والا ہے۔۔ حرم نے یاد دلایا۔

کسی کو بھی پتا نہیں چلا کہ مائیکل کہاں غائب ہوا ہے۔۔

وہ تواب کچھ دیر پہلے رون اسکے پاس گیا اسکی ویڈیو بنائی پھر اسکی جی ایف ایملی اور اسکے فرینڈز کو سینڈ کی۔۔وہ بھاگے بھاگے آئے-- اور مائیکل کی حالت دیکھ کر بیچارے ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہوگئے--

اور ایملی۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔

وہ اسکے خراب کپڑوں کو دیکھنے کے بعد الٹیاں کرتی واپس بھاگ گئی--

اہاہاہاہااہاہا۔۔ عرش اور حرم کا ایک ساتھ قہقہہ بلند ہوا۔

مائیکل کے فرینڈز نے بامشکل اسے اٹھایا اور مائیکل سر پر پاؤں رکھتا گرتا پڑتا بھاگا۔۔

آئی ندہ وہ رون سے پنگا نہیں لے گا۔۔

اللہ معاف کرے رون انسان ہے یا شیطان۔۔؟؟ حرم نے ہنستے ہوئے پ وچھا۔

شیطان کا بھی باپ ہے۔۔اب تم خود سوچ لو اگر کمپیٹیشن ہاری تو رون تمہارے ساتھ کیا کرے گا۔۔؟؟ عرش نے کہا۔

افففف توبہ۔۔اللہ معاف کرے۔۔ایسی باتیں مت کرو میرا دل بیٹھا جا رہا ہے سوچ سوچ کر۔مجھے تو وہ اپنی کولڈ ڈرنک میں ڈال کر مکس کر کے پی جائے گ ا۔۔ حرم نے روہانسی ہوتے ہوئے کہ ا۔

سہی کہا تم نے۔۔اس لیا کسی بھی قیمت پر تمہیں یہ کمپیٹیشن جیتنا ہے۔۔آئی سمجھ۔۔؟؟

آگ ئی ہے---

اچھااب میں سوجاؤں-- ساری رات سے ہم ہاسٹل والے جاگ رہے ہیں۔۔تم تو بنا بتائے بھاگ گ ئی تھی۔۔

ٹھیک ہے سوجاؤ گڈ نائیٹ۔۔حرم نے کہتے ہوئے ک ال ڈسکنیکٹ کی۔

اب اسے ٹینشن ہو رہی تھی۔۔وہ زی سے جیت نہیں سکتی تھی لیکن اگر وہ ہار گ ئی تو اسکی خیر نہیں۔۔

کیا کروں میں۔۔افف اللہ میری مدد کریں۔۔ حرم نے صدق دل سے اللہ کو پکارہ۔

تبھی اسکی نظر ان باکس میں موجود داستان محبت والے میسج پر پڑی۔۔

پوئٹ ری اچھی تھی۔۔اس نے پہلے بھی پڑھی تھی۔۔ان الفاظ سے وہ بیجھنے والے کے جزبات کی شدت کا اندازہ کر سکتی تھی۔۔ لیکن پوئٹ ری پڑھنے کے بعد اسے مزید غصہ آیا۔۔

اب یہ کون ہے۔۔۔؟؟افففف۔۔توبہ یہ روم ہے یا میسٹریس ورلڈ۔۔حد ہو گ ئی۔۔ ک بھی ایش تو کبھی داستان محبت۔۔۔

حرم نے سر پکڑ لیا۔۔ لیکن سوچنے سے کچھ نہیں ہونے والا تھا۔۔وہ وضو کرنے کیلی ئے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔ شاید دعاؤں سے ہی وہ جیت جائے۔۔

گہرے کالے بادل تو صبح سے ہی چھائے تھے۔۔اچانک تیز ہوا چلی اور اسکے ساتھ بارش نے روما کو بھیگانا شروع کر دیا۔۔

پارک ایک دم سے ہی خالی ہونے لگا۔۔بچے اور عورتیں نے اپنے اپنے گھروں کی راہ لی۔۔

ایک ایش ہی وہاں بیٹھی تھی۔۔اسکے پاس کوئی گھر نہیں تھا۔۔وہ کہاں جاتی۔۔

گل بیٹا چلو گھر۔۔دیکھو موسم کتنا خراب ہے۔۔بارش شروع ہو چکی ہے ہم بھیگ جائیں-- عائی شہ نے اپنی بیٹی کو پکارہ۔

وہ اسے لے کر پارک سے نکلنے والی تھی کہ اچانک اسکی نظر دوبارہ ایش پر پڑی۔۔ جو اسی بینچ پر بیٹھی تھی۔۔ ٹھنڈی ہوائیں ہڈیوں کے اندر سے گزر رہی تھیں۔۔

نور الایش۔۔۔ آپ نے گھر نہیں جانا۔۔؟؟ عائشہ نے اسکے پاس جا کر پوچھا۔

ایش نے چونک کر اسے دیکھا۔۔

میرا کوئی گھر نہیں ہے۔۔ وہ بس اتنا ہی کہہ پائی۔۔

اسکی بات سن کر عائشہ کو دکھ ہوا۔۔

پلیز اٹھیں یہاں سے۔۔ چلیں میرے ساتھ۔۔ بارش ابھی بہت تیز ہو جائے گی-- بھیگ گ ئی تو بیمار ہو جاؤ گی-- عائی شہ نے اساک بازو پکڑتے ہوئے اسے اٹھایا۔۔

آپکے ساتھ۔ لیکن کیوں۔۔اور کہاں۔۔؟؟ایش نے مزاحمت کی۔

ہم گھر جارہے ہیں۔۔میرے گھر۔۔پلیز ابھی کوئی سوال مت کرواور جلدی جلدی چلو۔۔

عائی شہ نے ایک چھاتہ اسے پکڑایا۔۔وہ کافی بھیگ گ ئی تھی۔۔

ایش نے چپ چاپ اسکے ساتھ چلنا شروع کر دیا۔۔کیونکہ ابھی اسے کوئی اور راستہ نظر نہیں آرہا تھا۔۔

"جا جا کر راہنما مانگ۔۔اسے ڈھونڈ۔۔وہ تجھے اس راستے پر لے جائے گا۔۔جس پر تیرا ہمسفر کھڑا ہے۔۔"

وہ آگئی ہے-- وہ آگئی ہے--

کمرہ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔۔بیڈ پر پڑا وہ وجود سردی کے باعث پسینے میں بھیگا ہوا تھا۔۔

آج کے راؤنڈ میں حرم نور اور زی شاہ ایکول ہیں۔۔دونوں کے پوائنٹس ایکول ہیں۔۔

منظر تبدیل ہو رہے تھے۔۔آوازیں گڈمڈ ہو رہی تھیں۔۔

اسکی اتنی اوقات نہیں کہ وہ زی کا مقابلہ کر سکے۔

مجھے راہنما چاہیے۔۔؟؟ کہاں ملے گا۔۔؟؟ اچانک ایک منظر ٹہر جاتا ہے۔۔

سامنے ایک شخص کھڑا ہوتا ہے۔۔ لانگ اوور کوٹ پہنے۔۔ بلیک بڑا سا ہیٹ سر پر رکھے جس سے اسکا چہرہ چھپا ہوتا ہے۔۔

وہ۔۔۔ وہ ایک طرف انگلی سے اشارہ کرتا۔۔

اور وہ اس طرف چلنا شروع کر دیتی ہے۔۔

وہاں جو بھی ملے اسکا ہاتھ تھام لینا۔۔۔وہ تجھے راہنما تک پہنچا دے گا۔۔

پیچھے سے آواز آئی تھی۔۔وہ پیچھے مڑ کر دیکھتی ہے لیکن وہاں کوئی بھی نہیں ہوتا۔۔

وہ چلتی جاتی ہے۔۔لوگوں کی بھیڑ لگی ہوتی ہے۔۔

زی۔۔ہے زی۔۔کم ہی ئی ر۔۔ہر طرف سے آوازیں آ رہی ہوتی ہیں۔۔لوگ اسے پکار رہے ہوتے ہیں۔۔

زی۔۔کہاں جا رہی ہو بیٹا۔۔اچانک آنی اسکے سامنے آتی ہے۔۔

وہ مم۔۔میں اس طرف۔۔

اس طرف مت جاؤ زی۔وہ تمہارا رستہ نہیں ہے۔۔

نہیں مجھے وہاں جانا ہے۔۔

مت جاؤ ادھر۔۔آنی غصے سے دھاڑتی ہے۔۔

وہ چلتی جاتی ہے۔۔پیچھے سے آنی اسے ڈانٹ رہی ہوتی ہے۔۔

اور پھر وہ کھڑی ہوتی۔۔ہاں وہی۔۔

کون ہو تم۔۔۔؟

اور وہ پیچھے مڑ کر اسے دیکھتی ہے۔۔ خوبصورت مسکراتا چہرہ۔۔

آؤ زی۔۔ آجاؤ-- وہ اسے بلا رہی ہوتی ہے۔۔

نن۔۔ نہیں۔۔ زی ایک قدم پیچھے ہٹتی ہے۔۔

تم۔۔۔ یہاں۔۔

حرم نور۔۔ وہ چلاتی ہے۔۔ اور اپنی چینخ کے ساتھ ہی اسکی آنکھ کھل جاتی ہے۔۔ زی ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔۔۔ خوبصورت پیشانی پر ننھے ننھے پسینے کے قطرے ابھرے تھے۔۔

پچھلے چار ماہ سے۔۔جب سے حرم آئی تھی وہ ایک ہی خواب دیکھ رہی تھی۔۔آج اسے وہ ہیٹ والا شخص بھی نظر آیا جو اسے ریسٹورینٹ میں ملا تھا۔۔

ہر روز اسکے اس خواب میں اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔آج حرم نے اسے بلایا تھا۔۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔کیوں وہ لڑکی مجھے روز نظر آتی ہے۔۔زی اپنے بستر سے نیچے اترتی ہے۔

وہ شخص مجھے اسکے پاس بیجھتا ہے جبکہ آنی مجھے اس طرف جانے سے منع کرتی ہے۔۔

آخر کیا رشتہ ہے حرم نور کا مجھ سے۔۔؟؟وہ جتنا سوچ رہی تھی اسکا زہن اتنا ہی الجھ رہا تھا۔۔

صبح حرم یونیورسٹی جانے کیلیے تیار ہو رہی تھی جب اچانک دروازے پر بیل ہوئی۔ فرہاد اپنے کمرے میں تھا۔ وہ نیچے تھی۔۔ کچھ سوچتے ہوئے وہ دروازے کی طرف بڑھی۔۔ اسے کھولا لیکن باہر کوئی نہیں تھا۔۔

تبھی اسکی نظر دروزے میں پڑے کارڈ اور فلاورز پر پڑی۔۔ وہ جانتی تھی یہ کس نے بھیجے ہونگے۔۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اسکا نام کیا ہے۔۔

"کمپیٹیشن کا پہلا راؤنڈ جیتنے پر مبارک ہو ایش۔۔۔ ہمیشہ کی طرح تم ہی ونر ہو گی۔ دیکھ لینا۔۔ ویسے کارڈ پڑھنے کے بعد اتنا غصہ مت کیا کرو۔۔ ایک پیاری سی سمائل دیا کرو۔۔ وہ سمائل جس سے تمہارے چہرے کی رونق بڑھ جاتی ہے۔۔"

حرم ایک دم گڑبڑا گئی تھی۔۔ اسکو کیسے پتا کہ چلا کارڈ پڑھنے کے بعد مجھے غصے آتا ہے۔۔

کچھ سوچتے ہوئے وہ اندر گ ئی-- ایک پین اٹھایا-۔

اور کارڈ پر کچھ لکھنے کے بعد وہ کارڈ کو باہر ایک طرف رکھ آئی تھی-۔ جانتی تھی جو بھی بھیجتا ہے وہ اس کارڈ کو اٹھا کر ضرور دیکھے گا-۔

آپا ناشتہ بن گیا-۔ حرم نے پھولوں کو ایک گلدان میں لگاتے ہوئے پ وچھا-۔

جی بیٹا بن گیا ہے-۔ فرہاد کبھی بلا لو-۔

میں ریڈی ہوں آپا-۔ وہ مصروف سا سیڑ ھیاں اتر رہا تھا-۔ نظریں ہاتھ میں پکڑی فائ ل پر جمی تھیں-۔

اور حرم کی نظریں فرہاد کا جائی زہ لے رہی تھیں۔۔ وہ ہمیشہ کی طرح کی شاندار لگ رہا تھا۔ جانے کیوں وہ اسے دیکھے گ ئی-- فرہاد کو نظروں کی تپش کا احساس ہوا تھا شاید تبھی اس نے حرم کی طرف دیکھا وہ اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔ فرہاد کے دیکھنے پر گڑ بڑا کر چہرہ دوسری جانب کر لیا۔۔

ایک خوبصورت سی مسکراہٹ فرہاد کے لبوں کو چھو گ ئی-- اسے حرم کی یہ حرکت بہت پسند آئی تھی۔

اچانک حرم کے موبائل پر وائی بریشن ہوئی تھی۔۔ اس نے موبائل اٹھایا کر دیکھا تو ان نأو ن نمبر سے میسج تھا۔۔

"رابطے میں اضافہ کیجی ئے صاحب۔۔

"یادوں سے اب گزارا نہیں ہوتا۔۔

A beautiful morning for a beautiful Angle..

داستان_محبت#

میسج پڑھنے کے بعد حرم کا دماغ گھوم گیا۔۔اسکا دل کر رہا تھا کہ ابھی اس شخص کو کال کرے اور اردو میں جتنی بھی گالیاں اسے آتی ہیں سب سنا دیں۔۔

حرم آجاؤ-- ناشتہ لگ چکا ہے۔۔فرہاد نے اسے موبائل پکڑے دیکھا تو کہا۔

اس دنیا میں حرم نور کے ہاتھوں دو مڈر ہونگے۔۔ایک کارڈ بیجھنے والے کا۔۔اور دوسرا اس محبت کی داستان کا۔۔زرا میرے ہاتھ لگ جائیں دونوں۔۔

حرم بڑ بڑاتی ناشتے کی میز کی طرف بڑھ گ ئی--

ان دونوں کے جانے کے بعد واقعی وہ شخص وہی کہیں چھپا کھڑا تھا۔۔

ج اسے یقین ہو گیا کہ فرہاد کی گاڑی کافی آگے جا چکی ہے تو وہ اس کارڈ کی طرف بڑھا۔۔

کارڈ کھول کر پڑھا تو اس پر لکھا تھا۔۔

بزدل انسان

اور ساتھ ہی غصے والی اموجی بنی تھی۔۔۔

بزدل انسان پڑھ کر اسکا زبرست قہقہہ بلند ہوا تھا۔۔اسکا چہرہ ہڈ سے چھپا ہوا تھا۔۔پھر وہ مسکراتا جس طرف سے آیا تھا اسی طرف بڑھ گیا۔۔

یہ لو یہ کپڑے پہن لو۔۔ تمہارے سارے کپڑے بھیگ چکے ہیں۔۔ ٹھنڈ لگ جائے گی--

عائشہ نے کچھ کپڑے ایش کے سامنے لا کر رکھے۔۔ایش نے اسے دیکھا۔۔ شفیق سی مسکراہٹ اسکے چہرے پر پھیلی تھی۔۔اور پھر کپڑوں کو۔۔

کیا دیکھ رہی ہو نورالایش۔۔ یہ بالکل نئے ہیں--میری چھوٹی سسٹر کچھ دنوں بعد آنے والی ہے۔۔تو یہ میں اسکے لیئے لائی تھی۔۔ لیکن ان پر تمہارا نام لکھا ہے شاید۔۔

شکریہ۔۔ایش بس اتنا ہی کہہ پائی--

شکریہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔پہلے چینج لر لو۔پھر باتیں کرتے ہیں۔۔وہ اسے ایک کمرے میں لے آئی تھی۔۔

اور ایش کپڑے اٹھاتے ہوئے باتھ روم کی طرف بڑھ گ ئی۔

جب وہ باہر آئی تو عائی شہ اسی کے انتظار میں وہیں پر کھڑی تھی۔۔

چلو آجاؤ اب کھانا کھاتے ہیں۔۔وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر نیچے لے گ ئی۔

بیٹھ جاؤ-- عائی شہ نے اسے ایک کرسی پر بٹھایا۔

پریشان مت ہو۔۔ یہاں کوئی بھی نہیں ہے۔۔ میرے ہزبنڈ کام کے سلسلے میں زیادہ تر ملک سے باہر ہوتے ہیں۔ تم یہاں پر آرام سے رہ سکتی ہو۔۔اور ایش کو عائی شہ احمد کوئی فرشتہ لگ رہی تھی۔

جی۔۔ایش نے بس اتنا ہی کہا۔

کھانا کھالو پھر باتیں کرتے ہیں۔۔ عائی شہ نے مسکرا کر کہا اور کھانا کھانے لگ گ ئی--

----

مائیک ایش کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر پاگل ہو گیا تھا۔۔ لیکن وہ جانے کہاں کھو گ ئی تھی۔۔

بس ایک جگہ رہ گ ئی تھی جہاں وہ نہیں گیا تھا۔۔اور جانا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔وہ تھا سمعان حیدر کا گھر۔۔

بادل ناخواسطہ وہ وہاں چلا گیا۔۔ لیکن اسے شاک لگا یہ جان کر کہ ایش وہاں نہیں آئی۔۔

اسے پوری امید تھی کہ ایش سمعان کے پاس گ ئی ہ و گی۔

یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے مسٹر حیدر۔۔ تم جانتے ہو انکل آنٹی دونوں نے ایش پر ہاتھ اٹھایا۔۔زندگی میں پہلی بار۔۔

باہر بارش ہورہی تھی۔۔ سمعان اسے مسجد سے ملحکہ برآمدے میں لے آیا تھا۔

سمعان کو سن کر حیرت ہو رہی تھی۔۔۔اس سے زیادہ اسے غصہ آرہا تھا۔اس نازک سی لڑکی کے ساتھ اتنا برا سلوک کیا گیا۔۔

میں ایش کو بہت چاہتا ہوں۔۔اگر مجھے وہ نہیں ملی یا اسے کوئی نقصان پہنچا تو یاد رکھنا مسٹر حیدر میں تمہیں اریسٹ کروادونگا۔۔مائیک بتا رہا تھا جبکہ سمعان کا دماغ کہیں اور تھا۔

وہ کچھ اور سوچ رہا تھا۔

سن رہے ہو نا تم۔۔مائیک نے اسے کندھے سے پکڑ کر ہلایا۔۔

ایش کا گناہ یہ ہے کہ اس نے تمہیں چاہا مسٹر حیدر۔۔اس نے مجھے ریجیکٹ کر دیا۔۔تم سوچ بھی نہیں سکتے مجھے کتنا دکھ ہوا۔

میں نے ایش کا پرپوزل اسیپٹ نہیں کیا۔۔میں نے اسے ریجیکٹ کر دیا تھا۔۔میں نہیں جانتا وہ کہاں ہے۔۔سمعان نے دھماکہ کیا۔۔

واٹ۔۔ایش نے تمہیں پرپوز کیا تھا۔۔تم نے ایش کو ریجیکٹ کیا۔۔ایش ولیم کو۔۔؟؟مائیک کو یقین نہیں ہو رہا تھا۔۔

جی۔۔میں نے ایش ولیم کو ریجیکٹ کر دیا تھا۔۔سمعان نے مضبوط لہجے میں کہا۔۔ یہ اور بات تھی نورالایش کیلیۓ اسکا دل تڑپ رہا تھا۔۔

مائیک اسے حیرت سے تک رہا تھا۔۔جبکہ باہر برستی بارش دونوں کو تک رہی تھی جو ایک ہی لڑکی پر مرتے تھے۔۔

حرم یونیورسٹی پہنچی تو اسکا سامنا سب سے پہلے رون سے ہوا تھا جو یونیورسٹی کے گیٹ کے پس کرسی رکھے اس پر گنڈوں کی طرح لیٹنے والے انداز میں بیٹھا تھا۔۔

ہے لٹل لیڈی ادھر آؤ۔۔ اس نے حرم کو دیکھا تو اسے پکارہ۔۔ جبکہ حرم اسکے اسطرح بلانے پر گھبرا گ ئی تھی۔۔ ناجانے وہ اب کیا کرنے والا تھا۔۔

♥♥♥♥♥♥♥

کیا ہے۔۔؟؟ حرم نے رون کے پاس جا کر پھاڑ کھانے والے انداز میں کہا حالانکہ اسکا دل گھبرا رہا تھا۔

اور رون ایک دم سیدھا ہوا۔۔اس نے کافی اچھے طریقے سے حرم کو بلایا تھا اور وہ میڈم آگے سے کھانے کو پڑ رہی تھی۔

تمہیں پتا ہے رات مائیکل کے ساتھ کیا ہوا تھا۔۔؟؟

نہیں مجھے کیسے پتا ہو گا۔۔اور کیوں پتا کروں میں۔۔۔مجھے کیا لینا دینا اس نے۔۔؟؟ حرم صاف مکر گ ئی۔

رون نے ابھر واچکا اسے دیکھا کہ واقعی اسے مائیکل کی خبر نہیں ملی۔۔ حالانکہ پوری یونی میں جنگل کی آگ کی طرح یہ خبر پھیل گئی تھی۔ اور اسے سٹوڈنٹس خود اسے آ آ کر حاضری دے رہے تھے۔۔

تمہیں ہر حال میں یہ کمپیٹیشن جیتنا ہے لٹل لیڈی۔۔ورنہ انجام اچھا نہیں ہوگا۔۔اور ہاں آج سے زیادہ وقت تم مجھے لائبریری میں نظر آؤ۔پڑھتی ہوئی۔۔ سمجھ آئی نا۔ رون نے اسے وارن کیا۔

گنڈا، موالی،۔۔حق تو ایسے جتا رہا ہے جیسے میں اس کی نوکر ہوں اور یہ مالک۔۔ حرم بڑبڑائی۔۔

اتنا کافی ہے رونا۔۔ٹام نے چیزیں ایک طرف رکھتے ہوئے کہا۔

آج یونی میں ففٹی پرسنٹ آف پر سیل لگی تھی۔۔۔جو چیزیں رون نے اپنی ٹرن کے دوران سٹوڈنٹس سے چھینی تھیں۔۔انہیں آج وہ بیچنے والا تھا۔

اب جاؤ۔۔ منہ کیا دیکھ رہی ہو میرا یہاں کھڑی ہو کر۔۔؟؟ رون نے حرم کو چیزوں کی طرف تکتے دیکھا تو کہا۔

تمہاری شکل کب دیکھ رہی ہوں میں۔۔ میرا ٹیسٹ اتنا بھی خراب نہیں ہوا ابھی۔۔ حرم کونسا کم تھی۔۔اسکی بات سن کر رون کا چہرہ سرخ ہوا۔۔

تمہاری ابھی ہمارے ڈیپارٹمنٹ کو ضرورت ہے لٹل لیڈی۔۔ نہیں تو سب سے پہلا مڈر رون کے ہاتھوں لٹل لیڈی کا ہوتا۔اسکی زبان چلنے ک باعث۔۔اب جاؤ یہاں سے--

اور حرم اسے گھورتی۔۔دل ہی دل میں سناتی آگے بڑھ گ ئی-

شاید ہی تمہاری طرح کسی اور نے رون سے جھگڑا کیا ہو۔۔اس طرح کی باتیں سنائی ہوں۔۔" "اچھی لگتی ہو اس طرح لڑتے جھگڑتے۔۔ #داستان_محبت۔۔

حرم کو فوراًہی میسج وصول ہوا تھا۔۔اسکا دماغ الٹ گیا۔

حد ہے بے شرمی کی بھی۔۔

میں نے تمہارا خون پی جانا ہے اگر آئندی میسج کیا تو۔۔

حرم نے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ ریپلائے کیا۔

اور زرا فاصلے پر کھڑے رومان کا قہقہہ بلند ہوا۔۔

جنگلی بلی۔۔وہ بڑبڑایا اور پھر اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھ گیا۔

میں نہیں جانتی آپ کون ہو۔۔ کہاں سے ہو۔؟؟ کیا کہانی ہے آپکی۔۔؟؟ لیکن میں اتنا ضرور کہوں گی کہ آپ یہاں رہ سکتی ہو۔۔جب تک دل چاہے۔۔۔عائشہ نے ایش کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔

شکریہ میں جلد ہی کوئی انتظام کرلوں گی رہنے کا۔۔

کوئی بات نہیں۔۔ یہ بتاؤ سٹڈی کرتی ہو یا جاب۔۔؟؟

اور ایش سوچ میں پڑ گئی تھی۔۔ جس کالج میں وہ پڑتی تھی اب اسکی فیس ادا کرنے کیلیئے اسکے پاس پیسے نہیں تھے۔۔ اس لیئے اب وہ وہاں نہیں جا سکتی تھی۔۔ اور جاب اس نے پارٹ ٹائم سٹارٹ کی تھی۔۔۔ بینک میں ۔۔ اپنے تجربے اپنے شوق کیلیئے۔۔

دونوں کام کرتی تھی۔۔ایش نے مسکرا کر جواب دیا۔

اوراب۔۔؟؟عائشہ نے پوچھا۔

اب کا پتا نہیں۔۔ایش اداس ہوئی۔۔

چلو کوئی بات نہیں۔۔ سو جاؤ آرام کرو۔۔ صبح بات کرتے ہیں۔۔عائشہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

سنیں۔۔ایش نے اسے پکارہ۔۔

ویسے آپ میرا نام لے سکتی ہو۔۔اگر دل چاہے تو آپی بلا سکتی ہو۔۔

ٹھیک ہے میں آپکو آپی بلاؤں گی لیکن آپ بھی مجھے تم کہیں گی۔۔۔ ایش نے مسکرا کر جواب دیا۔۔

ہاں یہ اچھی بات ہے۔۔عائشہ مسکرائی۔۔

کیا آپ عشا کی نماز پڑھ کر سوئیں گی۔۔؟؟

جی۔۔کیو کیا ہوا۔۔؟؟

مجھے بھی پڑھنی ہے۔۔ کیا میں آپکے ساتھ پڑھ سکتی ہوں۔۔؟؟ ایش نے پوچھا۔۔وہ کافی کچھ یاد کر چکی تھی۔۔جن میں پانچ وقت کی نمازوں کے نام بھی شامل تھے۔

ہاں بالکل۔۔آجاؤ پھر پڑھتے ہیں۔۔۔ عائشہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایش اسکے پیچھے چل دی۔۔

پوری یونیورسٹی میں رون کے رات والے کارنامے پر تبصرے ہو رہے تھے۔

ویسے کیا کارنامہ سرانجام دیا ہے رات رون نے قسم سے مزہ آگیا۔۔ عرش نے ہنستے ہوئے کہا۔

ہاں جی کیوں نہیں تم لوگوں کو مزہ ہی آنا ہے۔۔اگر مائیکل مر جاتا تو۔۔؟؟ حرم نے چڑ کر پوچھا۔

وہ پورا سانڈ ہے۔اتنی جلدی نہیں مرتا۔۔ عرش کے جواب پر حرم سمیت سب کا قہقہہ ابھرا۔۔

سنا ہے رون نے سیل لگائی ہے۔۔ وہ سٹوڈنٹس کی چیزیں آج ففٹی پرسنٹ آف میں انہیں واپس بیچ رہا ہے۔۔؟؟ واصے نے بتایا۔۔

ہاں میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔۔کافی زیادہ چیزیں تھیں۔۔ حرم کو یاد آیا۔۔

اور ففٹی پرسنٹ آف اس خوشی میں ہے کہ رات کے راؤنڈ میں سائنس ڈیپارٹمنٹ بزنس ڈیپارٹمنٹ کے ایکول رہا ہے۔۔ عرش نے صحیح والی خبر دی۔۔

کیاواقی۔۔؟؟بیلا حیران ہوئی۔۔

میرا وائلن۔۔ میں اپنا وائلن لے کر آتی ہوں۔۔ وہ ایک دم کھڑی ہوئی۔۔

عرش کچھ کہنے لگی تھی مگر وہ سنے بنا ہی دھوڑ لگا چکی تھی۔۔

بیلا کو تو رون پھر ڈبل قیمت میں ہی وائلن واپس کرے گا۔۔عرش نے افسوس سے کہا۔۔ رون کی پکی دشمنی تھی بیلا سے۔

میں دیکھتا ہوں۔۔ یہ نا ہوں وہاں میدان جنگ کھلا ہو۔۔واصے نے ہنستے ہوئے کہا اور اٹھ کر بیلا کے پیچھے چلا گیا۔۔

وہ لوگ اس وقت کیفے میں بیٹھے تھے۔۔اور اب صرف عرش اور حرم ہی رہ گئی تھیں اپنے ٹیبل پر۔۔

حرم کو عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔ نظروں کی تپش اسے اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی۔۔

حرم نے کیفے میں چاروں طرف نظریں دوڑائی۔۔ پھر اسکی نظر ایک ٹیبل پر پڑی۔۔ وہاں زی بیٹھی تھی۔۔۔ میشا اور شالے کے ساتھ۔ جمی بھی انکے ساتھ تھا۔۔

وہ عجیب پراسرار سے انداز میں حرم کو دیکھ رہی تھی۔۔ حرم کو حیرت ہوئی۔۔

یہ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہی ہے۔۔ حرم نے نظریں عرش کی طرف کرتے ہوئے کہا جبکہ زی ابھی بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

یہ آج جل ککڑی کو کیا ہو گیا ہے۔۔ حرم نے دل میں سوچا۔۔

کون دیکھ رہا ہے۔۔؟؟ عرش کی پشت زی کی طرف تھی اس لیے وہ دیکھ نہیں پائی۔۔

زی شاہ۔۔کب سے حرم نور کو دیکھے جا رہی ہے۔۔۔کیا چل رہا ہے اسکے دماغ میں۔۔۔حرم نے سامنے پڑا کافی کا کپ اٹھاتے ہوئے کہا۔

کیا۔۔زی۔۔کہاں ہے زی۔۔؟؟ عرش اچھلی۔۔

تمہارے پیچھے ہے۔۔اب مڑ کر مت دیکھنا۔۔

مگر حرم کے کہنے کے باوجود عرش نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا۔وہ بھی شاید سمجھ گئی تھی کہ اسکے اس طرح دیکھنے کو حرم محسوس کر چکی ہے۔۔ اس لیئے اس نے نظرروں کا رخ پھیر لیا۔۔

اور کچھ دیر بعد وہ اٹھ کر کیفے س باہر نکل گ ئی--

اس میڈم کی بھی سمجھ نہیں آتی پل میں تولہ پل میں ماشہ-- عرش نے اسے جاتے ہوئے دیکھا تو کہا۔

اسکا دل اچھا ہے--- بس تھوڑا سا حسن کا غرور ہے-- حرم نے کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا۔

تم ہر چیز میں اچھائی کیسے ڈھونڈ لیتی ہو حرم۔۔ حالانکہ مجھے تو وہ بس نک چڑی ہی لگتی ہے۔۔ عرش نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔

تم نے اسکا دل نہیں دیکھا نا--

کیا تم نے دیکھا ہے--؟؟ عرش چونکی--

نہیں۔۔ لیکن میں نے محسوس کیا ہے۔۔ حرم نے پر اسرار سے انداز میں کہا۔

سچ کہتا ہے جمی۔۔ تم واقعی جادو گرنی ہو۔۔ کبھی کبھی کتنی پر اسرار سی باتیں کرتی ہو۔۔ بھلا دل کو بھی محسوس کیا جا سکتا ہے کیا۔۔۔؟؟

ایک دل ہی کو تو ہم محسوس کر سکتے ہیں عرش۔۔

حرم نے کھوئے سے انداز میں کہا۔

مجھے نازی تھوڑی پر اسرار سی لگتی ہے۔۔ اکیلی اکیلی سی۔۔ فرینڈز کے ساتھ ہو کر بھی اسکی آنکھیں ہمیشہ کسی تلاش میں رہتی ہیں۔۔۔

حرم بس کرو۔۔ کتنا سسپنس پیدا کر دیا ہے تم نے زی کو لے کر۔۔ اسے بھلا کس کی تلاش ہو گی۔۔ سب کچھ تو ہے اسکے پاس۔۔ عرش نے کہا۔۔

جب ہمارے پاس سب کچھ ہوتا ہے نا عرش تب ہی کچھ ایسا ہوتا ہے جو سب سے ضروری ہوتا ہے۔۔ جو ہمیں چاہیئے ہوتا ہے۔۔ اور جسکی کمی ہر چیز کی موجودگی پر بھاری پڑ جاتی ہے۔۔ پھر چاہے ہمارے پاس جتنی مرضی قیمتی چیزیں ہوں۔۔ ہمارا دل دماغ وہیں اٹک جاتا ہے۔۔اسکی کمی ہمیں جینے نہیں دیتی۔۔ ہر پل۔۔

افففف بس کرو حرم۔۔ تم کبھی کبھی بہت عجیب باتیں کرتی ہو۔۔ کسی اور دنیا سے آئی لگتی ہو۔۔ عرش کے زور سے کہنےپر حرم چونک کر خیالوں سے باہر آئی۔۔ وہ واقعی کسی اور دنیا میں پہنچی ہوئی تھی۔۔

عرش اور کچھ بھی کہہ رہی تھی مگر حرم کا دماغ زی میں الجھا تھا۔۔ کچھ تھا جو اسے زی کی طرف کھینچتا تھا۔۔

اگلے دن ایش کالج نہیں گ ئی.. اس نے باکسنگ، میوزک، آرٹ تقریباً سبھی کلاسز چھوڑ دی تھیں.. وہ بس بینک آئی تھی.. جہاں وہ دو تین گھنٹے جاب کرتی تھی..

لیکن بینک کا مینجر اسے دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔۔جب ایش نے بتایا کہ وہ مسلم ہو چکی ہے۔۔تو مینیجر کے چہرے پر واضح ناگواری ابھری۔۔

ہم آپکو اس ڈریسنگ کے ساتھ یہاں جاب کرنے کی پرمیشن نہیں دے سکتے مس ولیم۔۔

نور الایش۔۔اس نے مینیجر کی تصیح کی۔۔

واٹ ایور۔۔اگر آپکو کام کرنا ہے تو آپکو پہلے جیسی ڈریسنگ کرنی ہو گی۔۔ مینیجر کو ایش کے حجاب سے سخت کوفت ہو رہی تھی۔

سوری سر۔۔میں اب اپنی ڈریسنگ چینج نہیں کر سکتی۔۔

اوکے تو آپکے لیٔے یہاں کوئی جگہ نہیں ہے۔۔ مینیجر نے کہا اور اسکی کوئی بات سنے بنا ہی وہاں سے چلا گیا۔

ایش چپ چاپ اٹھ کر باہر آگئی۔

یہ وہ بینک تھا جہاں کا مینیجر جس نے ابھی ایش کو باہر نکالا تھا وہ کبھی ایش ولیم کا فین ہوا کرتا تھا۔۔ اسکی زبردست سی ڈریسنگ، اسکا کانفیڈنس، اسکی سبز آنکھوں کی چمک، اسکی ذہانت سامنے والے انسان کو چونک جانے پر مجبور کرتی تھی۔۔اور آج اسی مینیجر نے اسے بینک سے بار نکال دیا۔

کیوں کرتے ہیں مغرب والے مسلمانوں سے اتنی نفرت۔۔ حالانکہ وہ خود ایک رائل پرنسز تھی۔۔ لیکن صرف اسلام قبول کرنے پر سب اس سے دور ہو گئے تھے۔

ایش بوجھل قدموں کے ساتھ واپس گھر آگ ئی تھی۔۔ اسے یوں اداس دیکھا تو عائشہ نے اس سے وجہ پوچھی۔

مسلمانوں سے اتنی نفرت کیوں کی جاتی ہے آپی۔۔ یہ دنیا انہیں اتنا نیچے کیوں گرا دینا چاہتی ہے۔۔؟؟

یہ ایک سچائی ہے نورالایش مغرب والے مسلمانوں سے ہمیشہ ہی نفرت کرتے رہے ہیں۔۔۔ ہر غیر مسلم ملک میں مسلمانوں کے ساتھ کچھ ایسا ہی سلوک ہوتا ہے۔۔۔ پاکستان بننے سے پہلے بھی مسلمانوں کو نوکریاں نہیں دی جاتی تھیں۔۔ وجہ صرف یہ کہ وہ مسلمان تھے۔۔ ایک اللہ کو مانتے تھےﷺ۔۔

عائشہ نے کہنا شروع کیا۔۔ جبکہ ایش اسے غور سے سن رہی تھی۔۔

اور اتنے سال گزر جانے کے بعد بھی۔۔ آج بھی وہی حال ہے۔۔ نا جانے کیوں مغرب والے مسلمانوں سے اتنا ڈرتے ہیں۔۔ انہوں نے اپنے ڈر کو اپنی نفرت میں چھپا دیا تھا۔۔ وہ مسلمانوں کو ہمیشہ نیچے بہت نیچے دبا کر رکھنا چاہتے ہیں۔۔ انہیں مسلمانوں سے آج بھی اتنا ہی ڈر لگتا ہے۔ جتنا صدیوں پہلے لگتا تھا۔۔ جب دنیا پر مسلمانوں کا راج تھا۔۔

اسی لئے وہ مسلمانوں کو بس دباکر رکھنا چاہتے ہیں کہ مسلمان کہیں پھرنا اٹھ کھڑے ہوں۔۔ کہیں پھر نا دنیا میں انکی حکومت ہو۔۔

ایک مسلمان کی کیا غلطی ہے اس میں۔۔ ایش نے پوچھا۔۔

غلطی ہے ڈیئر۔۔ بہت بڑی غلطی۔۔آج کا مسلمان کامیابی کے راستے سے دور بھاگ رہا ہے۔۔ کامیابی تو چاہتا ہے۔ مگر موؤذن کی پکار کا جواب نہیں دیتا جب وہ کہتا ہے۔۔

حی الفلاح۔۔۔آؤ کامیابی کی طرف۔۔

وہ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کی دنیا میں اس قدر بزی ہو چکا ہے کہ اسے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا کہ مسلمانوں کے ساتھ کیسا سلوک کر رہی ہے یہ دنیا۔۔

شام، فلسطین اور کشمیر جیسی دیگر ریاستوں اور ممالک میں مسلمانوں کے خون کی ندیاں بہائی جا رہی ہیں۔۔ مگر ہم جیسے مسلمانوں کے سر پر جوں تک نہی رینگتی۔۔ ہمیں بس یہ ٹینشن ہوتی ہے کہ ہمارا انٹرنیٹ نہیں چل رہا۔۔

جی ایف ناراض ہوگئی ہے۔۔۔ بی ایف نے چھوڑ دیا ہے۔۔ صبح و شام سوشل میڈیا پر مصروف رہنے کی وجہ سے۔۔ فحش ویبسائٹس دیکھنے اور چلانے کی وجہ سے ہم نفسیاتی مریض بنتے جارہے ہیں۔۔ اپنی اس حالت اس قدر پستی کے ہم خود زمہ دار ہیں۔۔ پھر بھی ہم سمجھتے نہیں سیکھتے نہیں۔۔

یہ وہ وقت ہے اگر ہم نے اپنی اصلاح نہیں کی۔۔ خود کو مضبوط نا بنایا۔۔ سوشل میڈیا کی دنیا سے نکل کر مسلمانوں کیلیئے کچھ نا کیا۔۔ تو غیر مسلمز کے دل میں جو تھوڑا سا ڈر موجود ہے کہ مسلمان اگر جاگ گئے تو دنیا پر انکی حکومت ہوگی۔۔ وہ بھی ختم ہو جائے گا۔۔

پھر مسلمان اس دنیا میں ہیں یا نہیں۔۔دنیا کو اس سے فرق نہیں پڑے گا۔۔عائشہ نے گہرائی سے مسلمانوں کی پستی کی وجہ کا مشاہدہ کیا تھا۔۔ اور اسکی بات کسی حد تک ٹھیک بھی تھی۔۔

ہم مسلمان خود ہیں۔۔اپنی پستی اور زلت کے زمہ دار۔۔

میں پاکستان سے ہوں ایش۔۔ہماری پاک فوج سے دنیا کانپتی ہے۔۔اگر اتنا جزبہ اتنا ولولہ اتنی ہمت اور اتنا پیار اسلام کیلیۓ ملک کے عام نوجوانوں میں بھی ہو نا جتنا پاک فوج میں ہے تو ہمارا مقام دنیا میں بہت اونچا ہو جاۓ۔۔ لیکن ہماری نوجوان نسل سمجھے تب نا۔۔ عائشہ کو اپنی نوجوان نسل جو کہ تباہی کے دہانے ہر کھڑی تھی اس پر بہت دکھ تھا۔۔ بہت افسوس تھا۔ وہ ایک اچھی مسلمان تھی۔۔ اور مسلمانوں کو یوں تباہ برباد ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔

ہماری نوجوان نسل کو ہدایت دے آمین۔۔عائشہ نے صدق دل سے دعا ﷲ کی۔۔

اچھا تم پریشان مت ہو ایش۔۔میں کھانا لگاتی ہوں۔۔پھر تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔
عائشہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی جبکہ ایش اسی کی باتوں کو سوچ رہی تھی۔۔

سمعان نے اسے ہر جگہ ڈھونڈا تھا۔۔وہ کسی کلاس کیلیۓ نہیں گئی تھی۔۔ اسکی آخری امید وہ بینک تھا۔۔۔ اور وہاں آیا تھا۔۔ لیکن مینیجر کی بات سن کر اسے بہت غصہ آیا تھا کہ اس نے ایش کو جاب سے نکال دیا۔۔صرف اسکے حجاب اسکی ڈریسنگ کی وجہ سے تھے ۔۔

اسے آج بھی وہ دن یاد تھا جب ایش انٹرویو دینے آئی تھی اس بینک میں۔۔ گرے جینز پہنے وائٹ شرٹ کے اوپر گرے کوٹ پہنے۔۔ بالوں کو سلیکے سے کندھے پر پھیلائے سمعان کو وہ ایک بزنس وومین لگی تھی۔۔ اسکے بات کرنے کے انداز نے مینیجر کو بہت امپریس کیا تھا۔ اور آج اسی مینیجر نے اسے جاب سے نکال دیا تھا۔۔

کہاں ہو نورالایش تم۔۔۔ کہاں چلی گ ئی ہو۔۔؟؟

میرا سب کچھ چھین کر چرا کر خود مجھ سے لاتعلق ہو کر کہاں چلی گ ئی ہو۔۔؟؟ وہ گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے تصور میں ایش سے مخاطب تھا۔۔

یہ سچ تھا جس قدر سمعان کو اس سے چڑ تھی۔۔۔ اب اتنا ہی وہ اسے دیکھنے کو بے تاب تھا۔۔ لیکن پتا نہیں وہ کہاں چلی گ ئی تھی۔۔

اور جاتی بھی کیوں نہی۔۔پہلے اس نے ہی ٹھکرایا تھا اسے۔۔پھر اس کے ماں باپ نے بھی ٹھکرا دیا۔۔تو اس کے پاس کیا بچا تھا۔۔کچھ بھی نہیں۔۔وہ گم نا ہو جاتی تو اور کیا کرتی۔۔؟؟

ایک بات بتائیں عائشہ آپی۔۔ ایش نے عائشہ کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔ ایش کی اردو کافی اچھی ہوتی جارہی تھی۔۔

جی پوچھو۔۔وہ مسکرائیں۔۔

آپ اپنے ملک سے اتنا پیار کرتی ہیں تو آپ اٹلی میں کیوں رہ رہی ہیں۔۔؟؟

یہاں رہنے کا بھی ایک مقصد ہے۔۔میں اور میرے ہزبنڈ ایک اولڈ ہاؤس چلا رہے ہیں۔۔ وہ تو زیادہ تر شہر یا ملک سے باہر ہی ہوتے ہیں۔۔ میں ہی دیکھتی ہوں سارا انتظام۔۔

اب تم پوچھو گی کہ میں یہ کام پاکستان میں بھی تو کر سکتی تھی۔۔

وجہ یہ ہے کہ پاکستان میں تو پھر بھی کسی حد تک لوگوں کو اپنے ماں باپ سے پیار ہے۔۔ لیکن یہاں پر جو کچھ مسلمان ہیں۔۔ وہ مغرب کے رنگ میں رنگ چکے ہیں۔۔۔ اپنے بوڑھے ماں باپ کو گھروں سے نکال پھینکتے ہیں۔۔۔ ہم بس انہی بوڑھے لوگوں کی خدمت کرتے ہیں۔۔

احمد کے ماں باپ انکے بچپن میں ہی وفات پا گ ئے تھے۔۔ اس لیئے وہ بوڑھوں لوگوں میں اپنے ماں باپ کا عکس دیکھتے ہیں۔۔ عائشہ اپنے شوہر کے بارے میں بتا رہی تھی۔۔

دنیا میں اچھے لوگ بھی ہیں۔۔ ایش نے سوچا تھا۔۔

صبح میں بھی آپکے ساتھ چلوں گی آپکے اولڈ ہاؤس۔۔ ایش نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

ایک بات کہوں ایش اگر برا نا مانو۔۔۔عائشہ کے زہن میں ایک خیال آیا تھا۔۔

جی بولیں۔۔آپکو پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

کیا تم میرے اولڈ ہاؤس میں جاب کرو گی۔۔؟؟ فارغ بھی تو ہو۔۔ وہاں پر بہت ساری نرسز اور میڈز بھی ہیں۔۔ تمہیں بس یہ دھیان رکھنا ہوگا کہ وہاں کا سارا سٹاف ٹھیک طریقے سے کام کرتا ہے یا نہی۔۔؟؟؟ اگر تم چاہو تو۔۔۔ زبردستی نہیں ہے۔۔ عائشہ مسکرائی۔۔

کتنی سیلری ملے گی مجھے۔۔ایش نے شرارت سے پوچھا۔۔

جتنی تم چاہو۔۔عائشہ مسکرائی۔۔

اور خدا خدمت خلق سے بھی مل جاتا ہے۔۔

ایش کے زہن میں سمعان کے کہے گئے الفاظ گونجے۔۔

میں ریڈی ہوں۔۔ایش نے مسکرا کر جواب دیا۔۔ چلو قدرت اسے خدمت خلق کا موقع بھی دے رہی تھی۔۔اور ایش اسے کھونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

حورعین نے حرم کو ویڈیو کال کی تھی۔۔اور حرم اسے دیکھ کر حیران رہ گئی تھی۔۔ سلیو لیس گھٹنوں تک آتی فراک پہنے وہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔ چہرے سے لگ رہا تھا وہ پارلر سے تیار ہوئی تھی۔۔ وہ اپنے

فرینڈز کے ساتھ بیٹھی تھی-اور اسکے پیچھے لڑکوں کا گروپ تھا--

حورعین تم اس طرح کی کپڑے پہن کر ڈوپٹہ گلے میں ڈال کر لڑکوں کے درمیان کیسے گھوم رہی ہو۔۔؟؟ حرم کو بہت دکھ ہوا تھا۔

اووکم آن حرم اب تو ایسا ہی فیشن ہے۔۔ تم نے شاید دیکھا نہیں یہاں لڑکیوں کی ڈریسنگ مجھ سے بھی کمال کی ہے۔۔ حورعین نے اک ادا سے کہا تھا۔۔ کندھے پر پڑے اسکے بال کٹنگ کہ نشاندہی کر رہے تھے۔۔

تم نے بال بھی کٹوالی ہے--؟؟

ہاں دیکھو اچھی کٹنگ ہے نا۔۔ حورعین نے مسکراتے ہوئے پوچھا--

حورعین۔۔اور نہیں کچھ اپنے نام کی ہی لاج رکھ لیتی۔۔ حرم نے صدمے سے چور تھی۔

ہائے حورعین کس سے باتیں کر رہی ہو۔۔ وہاں اسکے مزید فرینڈز آگئے تھے۔۔ اور حورعین اسکی بات کو نظر انداز کر گئی۔۔

میری سس ہے۔۔۔روما سے۔۔ حورعین نے خوش ہوتے ہوئے بتایا۔۔

واؤو۔۔ روما سے۔۔ ایک لڑکی نے موبائل حورعین کے ہاتھ سے چھینا۔۔

کچھ لڑکے بھی موبائل پر جھکے۔۔

ہیلو۔۔ حرم۔۔۔آپ حرم ہیں نا۔۔؟؟وہ پوچھ رہے تھے۔۔

جی۔۔ حرم مشکل سے مسکرائی۔

یہ آپ اس وقت کہاں ہیں۔۔؟؟

یہ یونیورسٹی آف روم ہے۔۔میں اس وقت لائبریری سے باہر کھڑی ہوں۔۔ حرم نے مسکرا کر جواب دیا۔۔

She is sooooo sweet and innocent..

حورعین کی ایک دوست نے حرم کی تعریف کی۔۔

یار حورعین لگتا نہیں یہ تمہاری سسٹر ہے۔۔نائس حجاب۔۔ کتنی معصوم اور پیاری ہے۔۔ کاش ہماری یونی میں بھی ایسی لڑکیاں ہوتیں۔۔

حورعین کے گروپ کے ایک لڑکے نے کہا تھا۔۔

میں بعد میں کال کرونگی۔۔حرم نے کال ڈسکنیکٹ کردی۔۔

شرم کرو۔۔وہ میرڈ ہے۔۔حورعین نے اس لڑکے کو گھورا۔

اوورئیلی۔۔ بٹ شی از نائس یار۔۔

اوو پلیز چینج دی ٹاپک۔۔حورعین سے حرم کی تعریف برداشت نہیں ہوئی۔۔

یونیورسٹی سے گھر آنے کے بعد حرم نے حورعین کو کال کی تھی۔۔ لیکن اس نے ریسیو نہیں کی۔۔ بیل جا رہی تھی لیکن وہ ریسیو نہیں کر رہی تھی۔۔

کہاں ہو۔۔۔؟؟ آخر کار حرم نے اسے میسج کیا۔

اسد کے ساتھ۔۔ حورعین کا ریپلائے آیا۔۔

اسد کے ساتھ۔۔ حرم کا منہ حیرت سے کھل گیا۔۔ چار بجے کا وقت تھا یعنی پاکستان میں اس وقت سات بج رہے ہونگے۔۔ وہ اس وقت اسد کے ساتھ کیا کر رہی ہے۔۔

تم اسد کے ساتھ اس وقت کیا کر رہی ہو۔۔۔؟ حرم نے غصے سے پوچھا۔

اپنے فیانسی کے ساتھ کیا کیا جاتا ہے۔۔ حورعین بہت ہی خوش تھی۔۔اسے یہ بھی نہیں پتا تھا کہ وہ کیا بول رہی تھی۔

تایا ابو کے گھر ہو کیا۔۔؟

نہیں مونال ریسٹورینٹ۔۔ حورعین کا جواب آیا تھا۔۔اور حرم تو شاکڈ ہی رہ گ ئی تھی--

امی کو پتا ہے۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔

ہاں۔۔اب مجھے تنگ مت کرو۔میں بزی ہوں۔۔۔ڈنر کرنے لگیں ہیں ہم۔۔۔حور عین نے میسج کیا۔

حور عین تمہارا کوئی حق نہیں بنتا کہ تم اسد کے ساتھ اس طرح اور اس وقت یوں اکیلے گھومو پھرو۔۔

اووشٹ۔۔حرم میں نے کہانا مجھے ڈسٹرب مت کرو۔۔ یہ میری لائف ہے میں اپنی مرضی سے جینا چاہتی ہوں۔۔

حرم کو اسکے جواب پر غصہ آیا تھا۔۔وہ بڑی بہن تھی۔۔حور عین کو سمجھانا اسکا فرض تھا۔۔حرم نے اسے دوبارہ کال کی۔۔لیکن حور عین نے اسکی کال کاٹنے کے بعد نمبر آف کر دیا۔۔

ساری رات حرم پریشان رہی۔۔جو حور عین کر رہی تھی۔۔وہ ٹھیک نہیں تھا۔۔ نہیں وہ کچھ سمجھنے کو تیار نہیں تھی۔۔

اور سچ بات ہے انسان ٹھوکر کھائے بنا سمجھتا ہی نہیں۔۔

دن تیزی سے گزر رہے تھے۔۔ حرم کا زیادہ ٹائم پڑھنے میں گزرتا تھا۔۔وہ دعائیں مانگ رہی تھی۔۔وظیفے کر رہی تھی کہ کسی طرح اللہ اسکی عزت رکھ لے۔۔

اس دن انکی لاسٹ اسائمنٹ سبمٹ ہونی تھی۔۔ حرم نے بہت محنت کے ساتھ اس مکمل کیا تھا۔

شکر ہے یہ اسائمنٹس کا جھنجٹ تو ختم ہوا۔۔ بس اللہ پاک اب اچھے اچھے مارکس دے ہم سب کو۔۔ حرم عرش اور بیلا کے ساتھ اسائمنٹ سبمٹ کروانے جا رہی تھی۔

ہاں اللہ کرے۔۔ عرش نے بھی دعا کی۔۔

لیکن رون کے ہوتے ہوئے یہ کیسے ممکن تھا۔۔ آج اسکی ٹرن تھی۔۔

وہ کسی جن کی طرح حاضر ہوا اور حرم کے ہاتھ سے اسائمنٹ چھین کر یہ جا وہ جا۔۔

حرم تو حق دق سی رہ گئی تھی۔۔

کتنی دیر تو وہ بول ہی نا پائی۔۔

حرم وہ تمہاری اسائمنٹ لے گیا ہے.. بیلا نے اسکا کندھا ہلایا..

ہائے میری اسائمنٹ.. حرم کو جھٹکا لگا..

روان میری اسائمنٹ... وہ بھاگی..

کتنی دیر ڈھونڈنے کے بعد وہ اسے مل گیا تھا..رومان نے اسے پکڑ لیا تھا..

روان میری اسائمنٹ دے دو پلیز.. حرم کا سانس پھولا ہوا تھا.

روان چھینی ہوئی چیز واپس نہیں کرتا..

پلیز آج لاسٹ ڈے ہے میں نے سبمٹ کروانی ہے۔۔ پلیز دے دو۔۔ حرم نے اسکی منت کی۔۔

کبھی بھی نہیں۔۔۔

رون دے دو اسکی اسائمنٹ۔۔ رومان نے آگے بڑھ کر کہا۔۔

ریم تم ہمارے معاملے سے دور رہو۔۔۔ یہ میرا اور لٹل لیڈی کا معاملہ ہے۔۔

رون دے دو اسائمنٹ اسے۔۔ اگر اس نے سبمٹ نہیں کروائی تو وہ فیل ہو جائے گی۔۔ اور پھر کمپیٹیشن کا کیا۔۔ عرش نے رون کو سمجھانا چاہا۔۔

میرا ڈیپارٹمنٹ تو ہر بار ہی ہارتا ہے۔۔اس بار ہار جائے گا تو کونسا نئی بات ہے۔۔
روِن نے سچ کہا۔

پلیز میری اسائمنٹ دے دو روِن تمہیں جو چاہیئے میں دونگی۔ کتنے پیسے لو گے واپس کرنے کے پلیز دے دو۔۔ حرم رونے والی ہو گئی تھی۔۔ ایک دم ہی سارے سٹوڈنٹس وہاں جمع ہو گئے تھے۔۔

روِن دے دو میں شرافت سے کہہ رہا ہوں۔۔رومان سے حرم کا رونا برداشت نہیں ہوا۔۔

روِن کا جب دماغ گھومتا تھا تو وہ ایسے ہی کرتا تھا۔۔

اوکے۔۔اگر تمہیں اسائمنٹ چاہیئے تو جو میں کہوں گا وہ کرنا ہوگا۔۔
روِن نے شرط رکھی۔۔

میں تیار ہوں۔۔ جلدی بولو۔۔ حرم جانتی تھی وہ اتن جلدی ن ئی اسائمنٹ نہیں بنا سکتی۔۔

تمہیں پروفیسر مورگن کی سائنس لیب میں جانا ہوگا۔۔ حرم نہی جانتی تھی کہ رون نے کتنا بڑا دھماکہ کیا تھا۔۔

سارے سٹوڈنٹس کے منہ کھلے رہ گ ئے تھے۔۔

پروفیسر مورگن۔۔۔ نو حرم۔۔ نیور۔۔ سٹوڈنٹس نے سرگوشیاں کی۔۔

ٹھیک ہے میں جانے کیلی ئے تیار ہوں بتاؤ کہاں ہے انکی لیب۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔

نومس نور۔۔آپ وہاں نہیں جائیں گی۔۔ رومان آگے بڑھا۔۔

کیوں کیا ہے اس لیب میں۔۔؟؟ حرم نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔۔

پروفیسر مور گن بہت ہی سٹرکٹ ہیں۔۔وہ زیارہ کسی سے بات نہیں کرتے۔۔زیادہ وقت وہ لیب میں گزارتے ہیں جہاں وہ مختلف تجربات کرتے ہیں۔۔اگر کوئی بنا پوچھے انکی لیب میں چلا جائے تو وہ اس سٹوڈنٹ کو یونیورسٹی سے باہر نکلوا دیتے ہیں۔۔ عرش نے خوفناک لہجے میں بتایا۔۔

میں انہیں بتادونگی کہ یہ ضروری تھا۔۔میری مجبوری تھی۔۔ حرم نے کہا۔

دی تھی۔۔پروفیسر نے اسے یونیورسٹی سے باہر نکلوادیا Dare رون نے ایک بار زی کو بھی یہ تھا۔۔وہ تو اسے آئی کیو لیول کی وجہ سے ڈین نے زی کو معاف کرکے اسکا واپس ایڈمیشن کرلیا۔۔ واصے نے بتایا۔۔

ہاں یہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔بیلا نے اسکی تصدیق کی۔۔

حرم کافی ڈر گئی تھی۔۔ اسکے آگے کنواں تھا تو پیچھے کھائی۔۔

اب میں کیا کروں۔۔؟؟

جلدی فیصلہ کرو لٹل لیڈی۔۔نہیں تو میں اسائمنٹ۔۔ رون نے خباثت سے ہنستے ہوئے لائٹر جلایا۔۔

میں جاؤں گی۔۔ پلیز اسے کچھ مت کرنا۔۔

اوکے۔۔۔اگر پروفیسر نے تمہیں یونی سے باہر نہیں نکلوایا تو تمہیں تمہاری اسائمنٹ مل جائے گی۔۔

زی بھی اپنے گروپ کے ساتھ وہاں آگ ئی تھی۔۔

سب سے خطرناک کھیل تھا یہ۔۔ حرم کا مستقبل ایک طرح سے داؤ پر لگ رہا تھا۔۔۔

اوکے میں ریڈی ہوں۔۔بتاؤ کس طرف ہے لیب۔۔ ؟

نو۔۔ حرم نو۔۔۔

پلیز ڈونٹ گو۔۔ سٹوڈنٹس حرم کو ہاتھ ہلا ہلا کر منع کر رہے تھے۔۔

حرم نے اپنے آنسوں پیتے ہوئے ایک گہری سانس لی۔۔ اور پھر دل سے دعا مانگنے کے بعد وہ لیب کی طرف چل پڑی۔۔

مت جاؤ حرم۔۔ تمہارا فیوچر خراب ہو جائے گاا گر پروفیسر مورگن نے تمہیں یونیورسٹی سے نکلوادیا تو۔۔ تمہیں نہیں پتا وہ بہت بڑے سائی نٹسٹ ہے اور ڈین بھی انہی کی بات مانتے ہیں۔۔ عرش حرم کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔۔

جانا ضروری ہے عرش۔۔ مجھے ایک کوشش تو کرنی چاہی ئے-- حرم نے جواب دیا۔

ہم رون سے بات کر سکتے ہیں۔ شاید اسے ترس آجائے--

وہ کبھی نہیں مانے گا عرش اور میں فیل نہیں ہونا چاہتی۔۔ بس تم میرے لی ئے دعا کرو۔۔

ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔۔بیسٹ آف لک۔۔ عرش نے کہتے ہوئے ایک گہری سانس لی۔۔

شکریہ۔۔ حرم نے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔۔وہ لین ایریا میں آگئے تھے۔۔ حرم نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو سٹوڈنٹس کا ایک ہجوم انکے ساتھ آیا تھا۔

اب تم یہاں رکو۔۔مجھے اکیلئے ہی آگے جانا۔۔ حرم نے کہا اور دل میں درور شریف کا ورد کرتے لیب کی طرف بڑھ گئی--

باہر کھڑے سبھی سٹوڈنٹس کے دل کی دھڑکن تیز ہوگئی تھی۔۔ کبھی بھی کچھ بھی ہو سکتا تھا۔۔ریم کھاجانے والی نظروں سے رون کو گھور رہا تھا۔۔

کیا ہے۔۔بچے کی جان لو گے کیا۔۔؟؟ رون نے معصوم شکل بناتے ہوئے کہا۔

اگر اسے کوئی پرابلم ہوئی ناتو یاد رکھنا رون تمہاری خیر نہیں۔۔ریم غصہ سے کہتا وہاں سے چلا گیا۔۔

حرم لیب کا دروازہ کھولنے کے بعد اسے پار کر گئی تھی۔۔اندر ایک نئی دنیا تھی۔۔لیب بہت بڑی تھی۔۔وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی آگے بڑھ رہی تھی۔۔لیب میں عجیب سی سمیل پھیلی تھی۔ مختلف جانوروں اور پودوں کے نمونے وہاں موجود تھے۔۔ حرم نے ہاتھ میں پکڑی کتاب کو گلے سے لگایا۔۔وہ آگے بڑھتی جا رہی تھی۔۔

اچانک اسے اپنے پیچھے ایک آہٹ سی محسوس ہوئی---

Who the hell are you...??

وہ یقیناً پروفیسر مورگن تھے۔۔جو اتنی زور سے چلائے تھے۔۔ حرم ایک دم اچھلی تھی۔۔اسکا نازک سا دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو تیار تھا۔۔

ہو آر یو۔۔؟؟ پروفیسر ایک بار پھر چلائے--

حرم کو لگ رہا تھا کہ اگر وہ پلٹی تو پھتر کی ہو جائے گی-- لیکن اسے پلٹنا تھا۔وہ دھیرے دھیرے مڑی۔۔

سوری پروفیسر۔۔وہ ایکچوئی لی۔۔ حرم کچھ کہنا چاہ رہی تھی۔ لیکن پروفیسر مورگن شاید خود پتھر کے ہو گئے تھے۔۔۔وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے حرم کو دیکھ رہے تھے۔۔

انکے ہاتھوں میں موجود سلائڈز نیچے گر چکی تھیں۔۔ حرم کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ پروفیسر کو ہوا کیا ہے۔۔؟؟

ایش۔۔۔ایش ولیم۔۔۔

پروفیسر نے کہا وہ بے یقنی کے عالم میں اسے دیکھ رہے تھے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایش اولڈ ہاؤس آئی تھی عائشہ کے ساتھ۔۔اولڈ ہاؤس کی بلڈنگ کافی بڑھی تھی۔۔وہاں ہر چیز کا پروپر انتظام تھا۔۔

سینکڑوں نرسیں اور میڈز وہاں کام کرتی نظر آرہی تھی۔۔

گڈ مارننگ میم۔۔۔عائشہ کو دیکھ کر وہ سب اسے سلام کر رہی تھیں۔۔

کچھ ڈاکٹرز بھی وہاں موجود تھے جو بوڑھے بزرگوں کا چیک اپ کر رہے تھے۔۔

اولڈ ہاؤس میں صفائی ستھرائی کا بھی انتظام اچھا تھا۔۔ ہر کمرہ صاف اور ہوادار تھا۔۔ بزرگوں کیلیے بڑا سا گارڈن بنا تھا۔ جہاں وہ کھلی ہوا میں سانس لے سکتے تھے۔۔

تقریباً سارا اسٹاف ہی ڈیوٹی پر موجود تھا۔۔

یہ ہیں نور الایش۔۔ یہاں کی نیو مینیجر۔۔ عائشہ نے سٹاف روم میں موجود سٹاف سے ایش کا تعارف کروایا۔۔

ویلکم میم۔۔ سٹاف نے اسے خوشدلی سے ویلکم کیا تھا۔

ایش کو سب بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔ اسکی باکسنگ اور میوزک کلاس سے بھی زیادہ انٹرسٹنگ۔۔

میری، نور الایش کو لے کر جائیں اور ہاؤس کی سیر کروائیں-- وائی شہ نے ایک لڑکی سے کہا۔۔

یس میم۔ وہ مسکرا کر سر ہلاتی آگے بڑھی تو ایش اسکے پیچھے چل پڑی۔۔

میری نے ایش کو ہر ایک کمرہ ہر ایک جگہ دکھادی تھی۔۔ کتنی نرسیں۔۔ کتنی میڈز ڈیلی ڈیوٹی پر ہوتے ہیں وہ سب کی ڈیٹیل اسے بتا رہی تھی۔۔ اور ایش اثبات میں سر ہلا رہی تھی۔۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد ایش واپس عائی شہ کے آفس میں آئی تھی۔۔

جی تو کیسا لگا آپکو ہمارا چھوٹا سا اولڈ ہاؤ س۔۔؟؟

بہت زبرست۔۔ایش مسکرائی--

ویسے آپ ایک بات تو بتائیں--؟؟

ہممم پوچھو۔۔

یہاں کے لوگ مسلمانوں سے اتنی نفرت کرتے ہیں پھر بھی آپکے اولڈ ہاؤ س میں کثر تعداد غیر مسلمز کی ہے۔۔۔ یہاں غیر مسلمز بوڑھے لوگ زیادہ ہیں۔۔ کیا آپکو ان سے نفرت نہیں ہوتی۔۔ آپ نے انہں کیور کھا ہوا ہے۔۔؟؟

ہمارا دین ہمیں محبت کا درس دیتا ہے نور الایش۔۔اگر ہم انہیں یہاں سے نکال دیں۔۔ یا انکے ساتھ وہی سلوک کریں جو یہ لوگ مسلمز کے ساتھ کرتے ہیں تو ان میں اور ہم میں کیا فرق رہ جائے گا۔۔؟؟ عائشہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

ہمیں اللہ پاک کی پیدا کردہ مخلوق کی خدمت کرنی ہے۔۔اس لیئے ہم یہ سوچتے ہی نہیں کہ انکا مزہب کیا ہے کیا نہیں۔۔بس ہمارے لیئے یہ بے سہارا لوگ ہیں جنہیں سہارے کی ضرورت ہے۔۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر غیر مسلمز اسلام قبوک کرتے تھے۔ہم بھی انہی کے راستے پر چلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔اور یہاں کافی لوگوں نے یہاں اسلام قبول کیا ہے۔۔اللہ پاک ہمیں کامیابی عطا کرے۔۔عائشہ نے مسکراتے ہوئے بتایا۔۔

آمین۔۔ایش نے صدق دل سے جواب دیا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کیسے ممکن ہے۔۔ایش ولیم۔۔پروفیسر جوزف حرم کی طرف بڑھے۔

ایش کے نام پر حرم چونکی تھی۔۔وہ ایک قدم ڈر کر پیچھے ہوئی--

وہی چہرہ، وہی ڈریسنگ صرف آنکھوں کا کلر چینج ہے۔۔کون ہو تم۔۔۔؟؟

نور۔۔حرم نور۔۔پروفیسر۔۔حرم نے ڈرتے ڈرتے کہا۔۔

نور۔۔۔۔اووویس یاد آیا۔۔نورالایش۔۔ یور لیٹر نیم واز نورالایش۔۔

پروفیسر آئی ایم ناٹ ایش۔۔ حرم نے بتایا۔۔

آئی نو۔۔ یور آر ناٹ ایش۔۔ لیکن خطرناک حد تک تم اس سے مشابہت رکھتی ہو۔۔

بیٹھ جاؤ-- پ روفیسر نے اسے ایک طرف رکھے سٹول کی طرف اشارہ کیا۔۔اور حرم حیران ہوتے ہوئے اس پر بیٹھ گ ئی--

----

پورے آدھے گھنٹے بعد وہ لیب سے باہر آئی تھی۔۔۔

بیلا جو چینگ کو اپنی سائیکل کے پیچھے بٹھائے لیب کے باہر اسے گول گول دائی رے میں چکر لگوا رہی تھی۔۔سامنے دیکھ کر وہ حیران رہ گ ئی۔۔

دھڑام سے وہ اپنی سائیکل سمیت نیچے گری۔۔اسکے ساتھ ہی پیچھے بیٹھی چینگ بھی۔۔

کا کٹیل پیتے رون کا کا منہ حیرت سے کھلا اور کا کٹیل اسکے منہ سے فوارے کی طرح باہر نکلی۔

پریشانی سے چکر لگاتا ریم بھی اسے دیکھ کر اپنی جگہ پر جم گیا۔

واصے کے ہاتھ سے موبائل نیچے گرا۔۔۔شالے حرم کو دیکھ کر چکرا کر خود نیچے گر گ ئی تھی۔

یہ کیسے ممکن ہے۔۔؟؟زی کا منہ حیرت سے کھل گیا تھا۔۔

حرم پروفیسر مورگن کے ساتھ لیب سے باہر نکل رہی تھی۔۔پروفیسر مورگن ہنس رہے تھے۔۔یہ تو معجزہ ہو گیا تھا۔۔

گڈ لک مائے سن۔۔پروفیسر مورگن نے پیار سے حرم کو کہا اور واپس اپنی لیب میں چلے گ ئے-- جب حرم کی نظر باقی سب پڑی تو اسے لگا کہ وہاں انسان نہیں پتلے کھڑے ہیں۔۔پتھر کے پتلے۔۔

بیلا ایسی گری کہ اٹھ ہی نا پائی-- چی نگ نیچے گری اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں کو مزید سکوڑے اسے دیکھ رہی تھی۔۔سب پر جیسے سکتہ ہو گیا تھا۔۔

منہ تو بند کر وانکل۔۔۔حرم نے رون کے پاس آکر اسکا منہ بند کرتے ہوئے کہ اجو حیرت کے باعث کھل گیا تھا۔۔۔اور بند ہونا بھول گیا تھا۔۔

وہ مسکراتی سب پر ایک پر اسرا سی نظر ڈالتی آگے بڑھ گ ئی--

مم۔۔میں نے کہا تھا ناوہ جادو گرنی ہے۔۔جمی کی مشکل سے آواز نکلی تھی۔۔

سب پر چھایا سکتہ ایک جھٹکے سے ٹوٹا۔۔

حرم۔۔رکو۔۔ عرش کو جیسے ہوش آیا۔۔۔وہ حرم کے پیچھے بھاگی۔۔بیلا نے اپنی سائیک ل وہیں چھوڑی اور گرتے پڑتے وہ بھی اسکے پیچھے بھاگی۔۔

کہا تھا نامیں نے کہ

Haram noor is a magical girl..

جمی نے اونچی آواز سے کہا۔۔

رون کو تو یقین نہیں ہو رہا تھا۔ کہ یہ سب ہوا کیا ہے۔۔

اس نے کوئی جادو کیا ہو گا۔ دیکھا تھا تم لوگوں نے پروفیسر مورگن مسکرا رہے تھے۔۔

ہے لٹل لیڈی۔۔ پہلی بار رون دی ڈون کسی لڑکی کے پیچھے بھاگا تھا۔

رومان شاہ کو واقعی اس دن احساس ہوا تھا کہ حرم نور واقعی ایک طلسماتی لڑکی ہے۔۔ جسکا طلسم روما پر بھاری پڑھ گیا تھا۔۔

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔۔ہیپی برتھ ڈے ڈی ئی رحور عین۔۔اس دن حور عین کا برتھ ڈے تھا۔۔

25مئی-- اسد نے اسے وائی س میسج بھیجا تھا۔۔وہ بہت خوش تھی ۔۔اتنا خوش اسنے اپنے آپ کو کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔۔

لیکن کیا یہ خوشیاں صدا رہنے والی تھیں۔۔

اسد بھائی-- شہرین اسد کے کمرے میں آئی تھی ۔۔وہ لیپ ٹاپ کھولے انٹرنیٹ پر حرم کیلی ئے ک وئی گ فٹ سلیکٹ کر رہا تھا۔۔

ہمم بولو۔۔

مجھے آپکا سیل فون چاہیئے کچھ دیر کیلئے-- وہ میرا فون آن نہیں ہو رہا میں نے اپنی فرینڈ کو ایک ضروری کال کرنی ہے-- شہرین نے کہا--

وہ رکھا ہے لے جاؤ-- اس نے ٹیبل پر رکھے فون کی طرف اشارہ کیا--اور شہرین حیران رہ گئی اسے امید نہیں تھی کہ اسد اتنی جلدی مان جائے گا-

تھینک یو سو مچ بھائی-- وہ خوشی خوشی موبائل اٹھاتے باہر نکل گئی--

باہر آنے کے بعد اس نے سب سے پہلے حور عین کے دونوں نمبر بلوک لسٹ میں لگائے-- پھر اس نے ایک میسج ٹائپ کیا--ٹائپ نگ کے وقت اسکے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ دھوڑ رہی تھی--ٹائپ کرنے کے بعد اس نے وہ میسج حور عین کو سینڈ کیا--اسد کے موبائل سے اسے ڈیلیٹ کیا--

تم نے مجھ میری خوشیاں مجھ سے چھینی۔۔مجھے رلایا۔۔اب میں رلاؤں گی تمہیں حرم۔۔
تمہاری بہن کو تکلیف پہنچا کر۔۔

یہ لو اسد بھائی-- وہ موبائل واپس اسکے کمرے میں لے گ ئی--

ہو گ ئی بات۔۔۔؟؟وہ پوچھ رہا تھا۔۔

جی ہو گ ئی تھینکس۔۔شہرین نے مسکرا کر جواب دیا۔۔آج کل وہ بہت سید ھی بنی ہوئی تھی۔۔لیکن اسد نہیں جانتا تھا وہ اسے ہی ڈسنے والی ہے۔۔

بتاؤ حرم۔۔۔تم نے ایسا کیا کیا کہ پروفیسر مورگن نے تمہیں کچھ بھی نہی کہا۔

میں نے کیا کرنا تھا۔۔میں نے ان سے سوری کیا۔۔انہیں بتایا کہ میری مجبوری ہے۔۔

اور وہ مان گ ۓ--- کی سے۔۔؟؟ بیلا حیران ہوئی--

سچ بتاؤ لٹل لیڈی تم اندر کونسا منتر پھونک کر آئی ہو۔۔؟؟ رون نے غصے سے پوچھا۔۔وہ ہار گیا
پوری کردی تھی۔۔ dare تھا۔۔حرم نے اسکی دی ہوئی

میری اسائی منٹ مسٹر رون۔۔؟؟ حرم نے ہاتھ اسکے سامنے کیا۔۔

پہلے بتاؤ کہ--

اب رون دی ڈون رونے لگ جائے گا۔۔ حرم نے اسکی بات کاٹی۔۔

یہ لو اپنی اسائی منٹ۔۔ اور میں سچ جان کر رہوں گا۔۔ وہ اسکی اسائی منٹ پھینکتا غراتے ہوئے وہاں سے ناک آؤٹ کر گیا۔۔

بتاؤ ناسسٹر تم نے کیا کہا پروفیسر سے کہ وہ مان گئے-- واصے نے پوچھا۔۔

سیر یسلی میں نے پروفیسر مورگن سے اور کچھ نہں کہا۔۔ میں نے بس انہیں یہ بتایا کہ میری مجبوری ہے۔۔

اور وہ مان گئے--- سٹوڈنٹس کے ہجوم کو یقین نہیں ہو رہا تھا۔۔

میں نے فرسٹ ڈے ہی ریم سے کہا تھا کہ حرم نور ایک میجیکل گرل ہے۔۔پر کسی نے میری بات نہیں مانی۔۔ لیکن آج سب نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا نا۔۔

she is a magical girl..

ہاں ہم نے مانی لیا۔۔ سٹوڈنٹس نے جمی کی بات پر یقین کرتے ہوئے کہا۔۔ کیونکہ آج جو ہوا تھا وہ ایک جادو گر ہی کر سکتا تھا۔

سب حرم کو ایک جادو گرنی سمجھ رہے تھے۔۔حالانکہ حقیقت کچھ اور تھی۔۔وہ نام وہ زات جس سے اسے چڑ ہو رہی تھی۔آج اسی نام اسی زات کی وجہ سے حرم کی عزت بچی تھی۔۔وہ اسی کی وجہ سے یونی میں موجود تھی۔۔

ایش۔۔ہاں وہی تو تھی اسکی مسیحا۔۔

ہوا کچھ یوں تھا کہ تین سال پہلے پروفیسر کسی جڑی بوٹی کی تلاش میں جنگل گ ئے تھے۔جہاں انہیں کسی زہریلے سانپ نے کاٹ لیا تھا۔۔اور پھر خونخوار جنگلی درندوں نے ان پر حملہ کر دیا تھا۔۔

ایش بھی اس جنگل میں گ ئی تھی۔۔۔ایڈونچرز کیلی ئے اپنے گروپ کے ساتھ۔۔وہ اس جنگل میں پروفیسر مورگن کی جان بچانے میں کامیاب ہو گ ئی تھی۔۔پروفیسر مورگن اسکے بہت بڑے احسان مند تھے۔۔ایش انہیں اپنے بچوں کی طرح عزیز تھی۔۔

تین دن جنگل میں ایش کے گروپ کے ساتھ گزارنے کے بعد پروفیسر ایش کے فین ہو گئے تھے۔۔اس ٹور کے بعد ایش انہیں نہیں ملی۔۔ پھر اچانک انہیں وہ ایک دن ملی۔۔وہ پوری بدل گئی تھی۔۔

نورالایش نام رکھ لیا تھا اس نے۔۔ سیم ویسی ڈریسنگ تھی اسکی جیسی حرم کرتی ہے۔۔ پھر اسکے بعد اب تک۔۔ تین سال گزر گئے تھے۔۔ تلاش کرنے کے باوجود بھی پروفیسر کو ایش نہیں ملی۔۔اسے کچھ بری خبریں بھی ملی تھیں۔۔ایش کے حوالے سے۔۔

اور پھر آج تین سال بعد۔۔وہ اسے اپنی ہی لیب میں مل گئی تھی۔۔ لیکن اسکی آنکھوں کا رنگ بدل گیا تھا۔۔ یا شاید وہ ایش تھی ہی نہیں۔۔

لیکن وہ ایش ہی تو تھی۔۔وہی باتیں۔۔وہی سوچ۔۔سب کچھ وہی تھا۔۔

پروفیسر نے ساری سٹوری حرم کو سنادی تھی۔۔اور حرم حیران رہ گ ئی تھی کہ کوئی لڑکی اس سے اس قدر مشابہت کیسے رکھ سکتی ہے۔۔

پروفیسر مورگن تو حرم کے روپ میں ایش کو پا کر خوش تھے۔۔ حرم یہ بات کسی کو نہیں بتانا چاہتی تھی۔۔

کیونکہ کچھ راز، راز ہی رہیں تو اچھا ہوتا ہے۔۔

تین ماہ گزر چکے تھے۔۔ سمعان نے ایش کو بہت ڈھونڈا۔۔مائیک نے بھی ڈھونڈا لیکن وہ نہیں ملی۔۔۔اسے ملنا ہوتا تو وہ ملتی نا۔۔

وہ خود تو چلی گ ئی تھی ساتھ پیلس تو کیا پورے ٹاؤن کی رونق اپنے ساتھ لے گ ئی تھی۔۔ مسٹر پارکر اور ارد گرد کے دیگر لوگ حیران تھے کہ ایش کا گھنٹا نہیں بجتا اب۔۔

گرینی بیمار رہنے لگی تھیں۔۔ وہ ایش کو یاد کرتی تھیں۔۔ لیکن اپنے بیٹے کی ضد کے آگے مجبور تھی۔۔ مسز ولیم بھی ایش کو بہت یاد کرتی تھی۔۔ آخر کو ایش انکی اکلوتی بیٹی تھی۔۔

لیکن مسٹر ولیم اپنی ضد پر اڑے رہے۔۔ انکی وجہ سے کوئی ایش کا نام پیلس میں نہیں لیتا تھا۔۔

سمعان نے اسے دیکھنے کی بہت دعائیں مانگی تھی۔۔ مگر وہ تو نا جانے روما چھوڑ گ ئی تھی۔۔ کبھی پلٹ کر دیکھا ہی نہیں۔ مائیک بھی اکثر اسکے پاس آجاتا تھا کہ شاید ایش اس سے ملنے آئی ہو۔۔ مگر نہں۔۔ اسے آنا ہی نہیں تھا۔۔ تو پھر وہ کیوں آتی۔۔

اس دن سمعان ایک چیک دینے مسٹر احمد کے اولڈ ہاؤس گیا تھا۔۔وہ اولڈ ہاؤس کا جائزہ لینے کے بعد مسٹر احمد کے ساتھ پارکنگ کی طرف جارہا تھا جب اچانک اسکی نظر ایک نفوس پر پڑی۔۔اور پھر پلٹنا بھول گئی۔۔

سلیکے سے ڈوپٹہ سر پر جمائے شال کو کندھوں پر لپیٹے۔۔ ٹخنوں تک آتی سفید فراک پہنے وہ کوئی پری زاد معلوم ہو رہی تھی۔۔سمعان نے اپنا چشمہ اتار کر اسے غور سے دیکھا۔۔ مگر اسکی آنکھیں دوکھا نہیں کھا سکتی تھیں۔۔

وہ ایش ہی تھی۔۔ مسکراتی۔۔کسی سے بات کرتی۔۔شاید وہ کچھ سمجھا رہی تھی۔۔

مسٹر حیدر کیا ہوا۔۔ مسٹر احمد نے سمعان کو دماغی طور پر غیر حاضر پایا تو پوچھا۔۔

لیکن سمعان کو ہوش کہاں تھا۔۔اسے ہر چیز سلو موشن میں نظر آرہی تھی۔۔

مسٹر احمد نے سمعان کی نظروں کا تعاقب کیا تو اسے پتا چلا کہ وہ ایش کو دیکھ رہا ہے۔۔

آر یو اوکے۔۔؟؟اب کی بار انہوں نے سمعان کو کندھے سے پکڑ کر ہلایا۔

ہن۔۔ہاں جی۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔اوکے پھر ملتے ہیں۔۔وہ اس سے مصاحفہ کرتا آگے بڑھ گیا۔۔کیونکہ ایش بھی وہاں سے جا چکی تھی۔۔

وہ تین مہینوں سے جس لڑکی کیلیے مارا مارا پھر رہا تھا وہ اسے ملی بھی تو کہاں۔۔ہر تین ماہ بعد وہ اس اولڈ ہاؤس میں چیک دینے آتا تھا۔۔درمیان میں وہ وہاں چکر ضرور لگاتا رہتا تھا۔۔اس بار وہ زیادہ بزی تھا۔۔اس لیے پورے تین ماہ بعد آیا تھا۔۔اور اسے ایش مل گئی۔۔

کاش میں یہاں پہلے آیا ہوتا۔۔وہ گاڑی ڈرائیو کرتے سوچ رہا تھا۔۔اسکی حالت ٹھیک نہیں رہی تھی ایش کو دیکھ کر اس لیئے اسے وہاں سے بھاگنا پڑا۔۔نیکسٹ اسے کیا کرنا ہے وہ یہ سوچ رہا تھا۔۔

سارا کام ٹھیک طریقے سے ہونا چاہیئے میری۔۔سمجھ رہی ہو نا۔۔میں نہیں چاہتی آپی عائشہ یا احمد بھائی کو کوئی شکایت ہو۔۔ایش اسے سمجھا رہی تھی۔۔

ڈونٹ وری میم۔۔ہر چیز پرفیکٹ ہو گی۔۔

اولڈ ہاؤس کیلیئے چیریٹی شو کیا جا رہا تھا۔۔وجہ وہاں موجود بوڑھے نفوس بھی خوش ہو جاتے اور اولڈ ہاؤس کیلیئے انہیں مدد بھی مل جاتی۔۔

کیسے ہیں مسٹر ایلڈ۔۔ایش نے ایک روم میں آنے کے بعد وہاں موجود بوڑھے آدمی سے پوچھا۔۔

میں ٹھیک ہوں ایش۔۔ایشور تمہیں ہر خوشی دے۔۔وہ مسکرائے-- ایش سب کا دل لگائے رکھتی تھی۔۔

ایشور نہیں مسٹر ایلڈ خدا کہیں۔۔دل کو سکون ملتا ہے۔۔ایش نے مسکرا کر کہا۔

ایش دیکھو یہ ایلڈ مجھے بہت تنگ کر رہا تھا۔۔ تمہارے آنے سے پہلے۔۔۔ساتھ والے بیڈ پر موجود بوڑھے آدمی نے ایش سے ایلڈ کی شکایت کی۔۔

کیو مسٹر ایلڈ۔۔ میرے دادا جی کو تنگ کیوں کر رہے ہیں آپ۔۔؟؟ایش نے مصنوعی غصے سے پوچھا۔۔

ایش کیا تم نے کبھی محبت کی ہے۔۔؟؟اچانک ایک اور بزرگ نے سوال کیا۔۔جو مسلم تھا۔۔جسکا نام علوی تھا۔۔

اس سوال پر ایش کا رنگ فق ہوا تھا۔۔ان تین مہینوں میں اسکی زندگی پوری بدل گئی تھی۔۔ وہ یہاد موجود ہر شخص کی جان بن گئی تھی۔۔وہ خود ساری بدل گئی تھی۔۔اسکی عادتیں بدل گئی تھیں۔۔اگر کچھ نہیں بدلا تھا تو وہ اسکی سمعان سے محبت۔۔وہ اسے یاد کرنا نہیں بولی تھی۔۔اسکی زندگی کے ایک ایک پل میں وہ بستا تھا۔۔

بتاؤ نا ایش۔۔کمرہ کافی بڑھا تھا۔۔اور ایک کمرے میں چار بیڈ لگے تھے۔۔وہ چاروں ایش کی طرف متوجہ تھے۔۔

آپ لوگ ایسا کیوں پوچھ رہے ہیں۔۔۔؟؟ایش زبردستی مسکرائی--

کیونکہ آج مجھے اپنی ٹین ایج کی محبت یاد آئی ہے بہت۔۔ایش جس کو دادا جی کہتی تھی اس نے بتایا۔اور ایش مسکرادی۔۔

محبت تو سبھی کرتے ہیں نادادا جی۔۔ محبت ہر کسی کو مل جائے یہ ضروری تو نہیں ہوتا۔۔ایش نے کھوئے کھوئے سے لہجے میں کہا۔

وہ چاروں چپ کر گ ئے--شاید انہوں نے بھی اپنی محبت کھوئی تھی۔۔

اب آپ لوگ آرام کریں مجھے تھوڑا سا کام ہے میں وہ کر کے آتی ہوں۔۔ایش کہتے ہوئے وہاں سے اٹھ گئی--

اس نے کاریڈور سے گزرتے ہوئے اپنی شال کو مزید اپنے اوپر لپیٹا۔۔ سردیوں کی آمد ہو رہی تھی۔۔

وہ اداس ہو گئی تھی۔۔ وہ آہستہ آہستہ قدم بڑھا رہی تھی۔۔اولڈ ہاؤس میں موجود شور اب آہستہ آہستہ کم ہو رہا تھا۔۔

من میرا ماٹی کا دیا

نا ٹوٹے نا جڑتا سائیں--

سو سو دیے جلا کر ہاری

پریت کا در نا کھلتا سائیں--

چاہت چاہت کرتی پھرتی

چاہت بیج نا پھلتا سائیں--

تیری دھوپ کی چھاؤں نرالی

شب سورج ناڈھلتا سائیں--

عشق کا روگ لگا کر بیٹھی

من شیشہ نا دھلتا سائیں--

بات کہی اور مان گنوایا

مان کبھی نا جڑتا سائیں--

تو چاہے من مندر کر دے

چاہے پھیر دے قبلہ سائیں--

تو چاہے تو پتھر کر دے

چاہے موم پگھلتا سائیں--

دنیا تیری ریشم دھاگہ

رستوں بیچ الجھتا سائیں--

مجھ الجھی کو

سلجھا کر دے۔۔۔۔۔

تو واحد تو یکتا سائیں۔۔

تو واحد تو یکتا سائیں۔۔

وہ سیڑھیاں اترتی اولڈ ہاؤس سے گزتی اب اپارٹمنٹس کی طرف جا رہی تھی۔۔جو وہاں موجود سٹوف کے رہنے کیلیے تھے۔۔جب سے ایش نے یہ جاب سٹارٹ کی تھی۔۔وہ انہی میں سے ایک اپارٹمنٹ میں رہتی تھی۔۔

آج پھر وہ اسے شدت سے یاد آیا تھا۔۔اور آج ہی پھر اس نے شدت سے اللہ کو یاد کیا تھا۔۔

حور عین سارا دن پریشان رہی تھی وجہ اسد تھا۔۔ وہ اسے کتنی بار کال کر چکی تھی۔۔ مگر اس نے ایک بار بھی ریسیو نہیں کی۔۔ اسکا نمبر بزی جا رہا تھا۔۔ اور اوپر سے اسکا میسج۔۔ جس میں اس نے حور عین کی برتھ ڈے کو ریسٹورینٹ میں سیلیبریٹ کرنے کی اطلاع دی تھی۔۔ اور اسے یہ کہا تھا کہ وہ شرجیل کے ساتھ وہاں آجائے--

مگر وہ شرجیل کے ساتھ نہیں جانا چاہتی تھی۔۔ وہ یہ بات اسد سے کرنا چاہتی۔۔ مگر اسکا نمبر ملتا تب نا۔ اور نمبر کیسے ملتا۔۔؟؟ شہرین اسے بلاک لسٹ میں ڈال چکی تھی۔۔

زندگی میں پہلی بار ایسا ہوا ہے آنی کہ کسی لڑکی نے زی کو شاکڈ کیا ہو۔۔وہ لڑکی۔۔وہ حرم نور۔۔۔
وہ عام سی دکھتی ہے آنی مگر وہ عام نہیں ہے۔۔

بہت پر اسرار سی ہے۔۔جمی کو لگتا ہے وہ جادو گرنی ہے۔۔زی جمی کی بات کو یاد کر کے خود ہی ہنس
دی۔۔

اچھاااا ایسا کیا خاص کام کیا ہے اس نے جو زی شاکڈ ہو گئی ہے-- ؟آنی نے پوچھا۔۔وہ دونوں
ٹیرس پر کھڑی تھیں۔۔

زی کی نیلی آنکھیں کسی سوچ میں ڈوبی تھی۔۔اسکے خوبصورت بال ہوا چلنے کے باعث اڑ اڑ کر
اسکے چہرے کو چھو رہے تھے۔۔

پروفیسر مورگن اس سے امپریس ہوگۓ ہیں-- وہ انکی لیب میں گئی تھی اور انہوں نے حرم کو کچھ بھی نہیں کہا۔۔

ایسا کیا ہے آنی اس میں جو وہ لوگوں کے دل جیت لیتی ہے۔۔؟؟

یہ تو میں اس لڑکی سے ملنے کے بعد ہی بتا سکتی ہوں۔ میں نے تو ابھی تک اسے دیکھا بھی نہیں۔۔ آنی نے جواب دیا۔

کبھی کبھی مجھے لگتا ہے آنی جیسے اسکی زات کے گرد کچھ لپٹا ہے۔۔ جیسے کسی کا پہرہ ہے۔۔ جیسے کوئی چیز اسکی حفاظت کرتی ہے۔۔ وہ رون کے قہر سے اکثر بچ جاتی ہے۔۔ ایسا کیا ہے اس میں آنی جو سامنے ہو کر بھی پوشیدہ ہے۔۔؟؟

بس کرو زی تمہاری باتیں سن کر مجھے بہت سسپنس ہو رہا ہے۔۔ میرا دل بھی کر رہا ہے کہ میں اس لڑکی کو دیکھوں۔۔ آنی نے صاف گوئی سے کہا۔۔

اور زی کیسے بتاتی کہ وہ ہر روز اسے خواب میں دیکھتی ہے۔۔ نا جانے کیوں۔۔ وہ اس سے شدید نفرت کرنا چاہتی ہے۔۔ پر کر نہیں پا رہی۔۔

ہر روز کچھ ایسا ہو جاتا ہے کہ زی چونک جانے پر مجبور ہو جاتی ہے۔۔

نہیں آنی۔۔ مجھے بھی وہ سایہ وہ چیز چاہیئے جو اسکے گرد لپٹی ہے۔۔ وہ چیز جس کا حرم پر سایہ ہے۔۔۔ وہ کچھ انمول سا ہے آنی۔۔ میں چاہ کر بھی اسے دیکھ نہیں پا رہی۔۔ لیکن میں جلد ہی جان جاؤں گی۔۔۔ زی کے لہجے میں اعتماد تھا۔۔ آنی بس دیکھ کر رہ گئیں۔۔

حرم۔۔فرہاد نے اسے پکارہ تھا۔۔۔وہ لاؤنج میں موجود گھر کے پچھلے جانب کھلنے والی ونڈو کے سامنے کھڑی تھی۔۔ عموماً حرم اس وقت پڑھتی تھی مگر آج وہ وہاں کھڑی تھی۔۔

جی۔۔۔وہ جیسے چونکی۔۔

یہاں کیوں کھڑی ہو۔۔؟؟

ویسے ہی۔۔

نہیں ویسے ہی نہیں۔۔ کیا سوچا جارہا ہے۔۔؟؟ وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔۔

اور حرم مسکرادی۔۔۔وہ واحد شخص تھا جو حرم کو اندر تک پڑھ لیتا تھا۔۔

ہادی آپ کیسے جان لیتے ہیں کہ میں کب کچھ سوچ رہی ہوتی ہوں۔۔ حرم نے مسکرا کر پوچھا۔۔

اور وہ اسے کیا بتاتا کہ جب وہ اس سے میلوں دور تھی۔۔تب بھی وہ اسکی تڑپ کو محسوس کر لیتا تھا۔ تو سامنے ہو کر کیسے نا جان پاتا۔۔؟؟

میں ایک کال کر کے آتا ہوں۔۔ پھر بات کرتے ہیں۔۔وہ مسکراتا باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔

تبھی حرم کے موبائل نے وائی بریٹ کیا تھا۔۔

کوئی وعدہ نہیں ہم میں۔۔۔

نہ آپس میں بہت باتیں۔۔

ناملنے میں کوئی شوخی۔۔

ناآخرشب مناجاتیں۔۔

مگراک ان کہی سی ہے۔۔

جو ہم دونوں سمجھتے ہیں۔۔

عجب سرگوشی سی ہے۔۔

جو ہم دونوں سمجھتے ہیں۔۔

یہ سارے دلربا منظر۔۔

طلسمی چاند راتیں۔۔

سنہری دھوپ کے موسم۔۔

یہ ہلکی سکھ کی برساتیں۔۔

سبھی اک ضد میں رہتے ہیں۔۔

مجھے اکثر یہ کہتے ہیں۔۔

محبت یوں ہی اچھی ہے۔۔

محبت یوں ہی اچھی ہے۔۔

داستان_محبت۔۔#

حرم کسی ٹرانس کے زیر اثر وہ پوئٹری پڑھی رہی تھی۔۔آخر میں لکھا داستان محبت کا نام پڑھ کر اسکی پیشانی پر سلوٹیں ابھریں۔

جانے یہ کون پاگل شخص ہے۔۔حرم کو عجیب سا احساس ہوا تھا۔۔

یقین نہیں ہوتا روما میں بھی لوگوں کے پاس ایسی حرکتیں کرنے کیلیۓ وقت ہوتا ہے۔۔اتنی بزی لائیف میں یہ شخص متواتر سے میسجز کر رہا ہے۔۔

کیا مجھے ہادی کو بتا دینا چاہیۓ---؟؟وہ سوچ رہی تھی۔

نہیں انہیں اتنی چھوٹی سی بات کیلیۓ کیوں پریشان کروں۔۔

حرم۔۔۔فرہاد نے اسے پکارہ تھا۔۔

جی۔۔وہ چونکی۔۔

کیا ہوا۔۔؟؟ کوئی پرابلم ہے کیا۔۔؟؟ وہ اسکی خاموشی بھی سمجھ جاتا تھا۔۔

نہیں۔۔وہ مسکرائی۔

آؤ باہر چلتے ہیں۔۔وہ اسے لے کر باہر لان میں آگیا۔۔ سردی تھوڑی کم ہو گئی تھی۔۔ باہر چلتی ٹھنڈی ہوائیں روح کو سکون بخش رہی تھیں۔

بیٹھ جاؤ-- وہ اسے اپنے سامنے بٹھا چکا تھا۔۔

حرم فرہاد کے اس قدر کئی ر کرنے پر حیران ہوتی تھی۔۔

آج کل کچھ پریشان ہو۔۔؟؟وہ سنجیدہ سا پوچھ رہا تھا۔

نہیں تو۔۔وہ مکر گئی۔

اونہوں۔۔ جھوٹ نہیں۔۔

جی بس اگزامز کی ٹینشن ہے۔۔

ٹینشن کیوں ہے تیاری نہیں ہے کیا۔۔؟؟

ہے تو۔۔ لیکن اتنی اچھی نہیں ہے کہ میں زی کو کمپیٹیٹ کر سکوں۔۔ آپ نہیں جانتے ہادی مجھ سے کمپیٹیشن سے نہیں پڑھا جاتا۔۔ مجھے ایسا فیل ہوتا ہے جیسے کمپیٹیشن سے حسد پیدا ہوتا ہے دل میں۔۔ اور حسد کامیابی کو کھا جاتا ہے۔۔

اور میں اپنی کامیابی کو حسد کے ہاتھوں بھینٹ چڑھتے نہیں دیکھ سکتی۔۔

تو تم یہ بھول جاؤ کہ کوئی کمپیٹیشن ہے تمہارا۔۔ نیوٹرل ہو کر پڑھو۔۔۔ بس خود پر فوکس کرو۔۔ کسی کی بات پر بھی دھیان مت دو۔۔ اور میں جانتا ہوں میری حرم کبھی کسی کی کامیابی سے جیلس نہیں ہو سکتی۔۔ فرہاد نے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

جی آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔ حرم نے مسکرا کر سر ہلایا۔۔

تو پھر۔۔۔؟؟

مجھے بہت سے ٹاپکس نہیں کلی ئی ر۔۔ بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔

میں تمہیں پڑھا دوں۔۔ فرہاد نے مشورہ پیش کیا۔۔

آپ۔۔۔؟؟ حرم حیران ہوئی--

جی میں۔۔ ویسے تو میں ڈاکٹر ہوں لیکن یقین مانو سائی نس کا مجھے کوئی آئڈی ا نہیں۔۔ بس کبھی کبھی۔۔ فرہاد کے لہجے میں شرارت تھی۔۔ وہ جان بوجھ کر بات ادھوری چھوڑ گیا۔

ہادی۔۔۔۔ حرم اسکی بات سمجھ گ ئی تھی۔۔ بس کریں اب وہ تب مجھے یاد نہیں رہا تھا۔۔ حرم شرمندہ ہو گ ئی تھی۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔فرہاد کا قہقہہ ابھرا۔۔ڈونٹ وری مزاق کر رہا تھا۔۔

راج ہنس کی اس جوڑی کو کبھی کبھی اس طرح اکٹھے ہونے کا موقع ملتا تھا۔۔اور جب وہ دونوں ایک ساتھ ہوتے تھے تو ہر چیز مکمل ہو جاتی تھی۔۔کیونکہ وہ دونوں مکمل ہو جاتے تھے۔۔ انکا رشتہ ہی ایسا تھا۔۔اللہ پاک نے ان دونوں کو ایک دوسرے کو مکمل کرنے کیلیئے بنایا تھا۔۔

آدم اور ہوا کا صدیوں پرانا ساتھ تھا۔۔اور صدیوں تک اسے رہنے تھا۔۔

ایک بات کہوں ہادی۔۔

ہممم کہو۔۔۔

آپ بہت اچھے ہیں۔۔

مکھن لگایا جارہا ہے۔۔وہ مسکرایا۔۔

نہیں۔۔وہ بھی مسکرادی۔۔

کبھی کبھی آپ مجھے اپنے جیسے لگتے ہیں۔۔وہ کہہ نا سکی

میں تمہارے لیئے ہی توبنا ہوں۔۔اس لیئے تمہارے جیسا بنایا گیا ہوں۔۔وہ کہہ گیا۔۔وہ اسکے دل کی بت سن چکا تھا۔۔

آپ۔۔کیسے جان لیتے ہیں جو میں سوچتی ہوں۔۔؟؟وہ حیران ہوئی--

وہ مسکرادیا۔۔۔پیاری سی مسکراہٹ۔۔۔جو حرم کو مسمرائی زکرتی تھی۔۔

اگر تمہارے دل کی دھڑکن نہیں سنوں گا تو کس کی سنوں گا۔۔اور ویسے بھی میں ڈاکٹر ہوں۔۔

ہارٹ بیٹ اچھے سے سن لیتا ہوں۔۔ بات کے آخر میں اسکا لہجہ ہمیشہ شرارتی ہو جاتا تھا۔

ہادی۔۔۔ حرم بس اتنا ہی کہہ پائی--

جی ہادی کی جان۔۔وہ کہنا چاہتا تھا۔۔ مگر کہہ نا پایا۔۔

جی۔۔۔جی۔۔۔وہ مسکرایا۔۔

چائے---؟؟

فرہاد جو کسی اچھی سی بات کی امید کر رہا تھا چائے کےاسب کرا اچھلا--

اتنے اچھے موسم میں بھی تمہیں چائے کی پڑی ہے--

ہاں تو اور کیا--مجھے نشا لگ گیا ہے آپکے ہاتھ کی چائے کےا--ناپیوں تو رات کو جیسے نیند ہی نہیں آتی---

لو جی حرم میڈم کے کام ہی الٹے تھے--لوگ نیند بگانے کیلی ئے چ ائے پی تے ہیں--اور وہ اس لی ئے پی تی تھی کہ نیند آجائے--

تم پاگل ہو حرم۔۔۔وہ مسکرایا۔۔

تھینکس۔۔میری تعریف بعد میں کیجی ئے گ اپہلے چائے بنائیں۔۔ حرم نے حکم دیا۔۔

جو آپکا حکم۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

چلو اندر۔۔

میں یہیں بیٹھی رہتی ہوں۔۔

نہیں اندر چلو۔۔ میں یہاں تمہیں اس وقت اکیلے نہیں بیٹھنے دے سکتا۔۔ وہ سنجیدہ سا کہہ رہا تھا۔۔

اور حرم ضد کی ئے بنا اٹھ گ ئی-- جہاں وہ شخص ہوتا تھا اسے وہاں رہنا اچھا لگتا تھا۔۔ مضبوط پناہ محسوس ہوتی تھی۔۔ وہ اسکے ساتھ ہی اندر آگ ئی--

یہاں بیٹھو میں پانچ منٹ میں چائے بنا کر لاتا ہوں۔۔ وہ کہہ کر کچن کی طرف مڑ گیا۔۔

حرم کی نگاہیں اسکی پشت پر جمی تھیں۔۔

مجھے محسوس ہوتا ہے۔۔

وہ بالکل میرے جیسا ہے۔۔

کہ جیسے عکس پانی میں۔۔

یا سایہ روبرو میرے۔۔

وہی لہجہ وہی، وہی باتیں۔۔

وہی آنکھوں سے ہنس دینا۔۔

کبھی جو روٹھنا تو

بے رخی کی حد ہی کر دینا۔۔

کبھی آنکھوں کے رستے سے

کہیں دل میں اتر جانا۔۔

کبھی بے چین رکھنا خود کو

مجھ کو بھی سزا دینا۔۔

کبھی تو برف سا لہجہ

نگاہ سا سرد کر لینا۔۔

کبھی تتلی سے سارے رنگ

میرے دامن میں بھر دینا۔۔

مجھے اکثر یہ لگتا ہے

وہ بالکل میرے جیسا ہے۔۔

حور عین اسد کا نمبر ملا ملا کر تھک چکی تھی۔۔ مگر نمبر مسلسل بزی جا رہا تھا۔۔وہ پریشان ہو گئی تھی۔۔ آج اسکا برتھ ڈے تھا۔۔ اتنا سپیشل دن تھا لیکن وہ پتا نہیں کہاں تھا۔

چلیں حور عین۔۔ شرجیل بار بار اسکے پاس آ رہا تھا۔۔ وہ کہہ رہا تھا کہ اسد نے اسے کہا ہے کہ وہ حور عین کو لے کر ریسٹورینٹ میں آ جائے--

لیکن حور عین کا دل نا جانے کیوں آج ڈر رہا تھا۔۔ اسے عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔

میری اسد سے بات نہیں ہو رہی۔۔ میں ان سے بات کرنا چاہتی ہوں پہلے۔۔ پلیز آپ ایک بار میری ان سے بات کروا دیں۔۔ حور عین نے شرجیل کی منت کی۔

اسد کے نمبر سے جواب نہیں مل رہا۔۔اسے کوئی ضروری کام تھا آج۔۔شاید اسی چکر میں پھنسا ہوا ہے۔۔ویسے اگر آپکو یقین نہیں ہو رہا تو یہ میسج دیکھ لیں۔۔مجھے اسد نے کیا ہے۔۔شرجیل نے اپنا موبائل اسکے سامنے کیا۔

وہ نمبر اسد کا ہی تھا۔۔جس میں اس نے شرجیل کو یہ کہا تھا کہ وہ حورعین کو لے کر ریسٹورینٹ پہنچ جائے۔

ادھر اسد حورعین کو کال اور میسجز کر کر کے تھک چکا تھا۔۔مگر اس نے ایک بھی ریپلائے نہیں تھا۔۔وہ آفاق تایا کے ساتھ تھوڑا مصروف تھا۔۔مگر اس نے رات کو حرم کو سرپرائز دینے کا پلان بنایا ہوا تھا۔

آفاق تایا اسے اپنی فیکٹری لے گے تھے۔۔اس لئے وہ اس قدر بزی ہو گیا تھا کہ یہ سوچ ہی نا پایا کہ حورعین کبھی ایسا نہیں کرتی۔۔تو پھر آج کیوں۔۔؟؟

توپھر چلیں۔۔۔؟؟شرجیل نے ایک بار پھر پوچھا۔۔

یونیورسٹی سے چھٹی کوایک گھنٹا گزر گیا تھا۔۔اور حورعین اسی کشمکش میں تھی کہ وہ شرجیل کے ساتھ جائے ی انا جائے--

کچھ سوچتے ہوئے بالآخراس نے اثبات میں سرہلادیااور شرجیل کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گ ئی--

حورعین آگے چل رہی تھی۔۔ شرجیل نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔ پیچھے ایک لڑکی کھڑی اسے ویلڈن کااشارہ کررہی تھی۔۔ یہ تھی حورعین کی دوست۔۔ صرف نام کی دوست۔۔ لیکن دل میں وہ حورعین کیلی ئے بغض رکھتی تھی۔۔۔اور آج اسے یہ بغض باہر نکالنے کاموقع مل گیا تھا۔۔ صبح

یونیورسٹی آتے ہی اس نے حورعین کا موبائل لیا تھا۔۔اور پھر اس نے اسد کا نمبر بلاک کیا۔۔ تبھی حورعین اور اسد ایک دوسرے کو کنٹیکٹ نہیں کر پا رہے تھے۔۔

شرجیل کا مقصد پورا ہونے جا رہا تھا۔۔اسکی آنکھوں میں شیطانی مسکراہٹ دھوڑ رہی تھی۔۔

ایش رات کو سو نہیں پائی تھی۔۔ سمعان کیا یاد آیا اسے اپنے گھر والے سبھی یاد آگئے تھے۔۔اسے پچھلی ایک ایک بات یاد آگئی تھی۔۔ پچھلے تین ماہ سے اس نے اپنے آپ کو اتنا بزی کر لیا تھا کہ سارا دن اولڈ ہاؤس میں بزی رہنے کے بعد وہ تھک جاتی تھی۔۔ یادوں سے بھاگنے کیلیئے اس نے خود کو اس قدر مصروف کر لیا تھا۔۔ لیکن جیسے ہی وہ آنکھیں بند کرنے کے بعد بستر پر لیٹتی تھی۔۔ چھم سے سمعان کا چہرہ اسکے سامنے آجاتا تھا۔۔اور پھر یادوں کا زہر اسکی رگ رگ میں اترنا شروع ہو جاتا تھا۔

ابھی بھی وہ چی ئی رپر آنکھیں موندے لیٹی تھی جب اچانک اسکے موبائل پر بیل ہوئی تھی۔۔

ایش چونکی تھی۔۔ نمبر دیکھا تو عائی شہ کی کال تھی۔۔

اسلام علیکم آپی۔۔ ایش نے مسکرا کر جواب دیا۔۔ان تین مہینوں میں عائی شہ اور اسکی فیملی ایش کی سب کچھ بن گ ئی تھی۔۔

وعلیکم اسلام۔۔

میں تم سے بہت ناراض ہوں ایش۔۔۔

ہائیں-- پ ر کیوں۔۔ ایش حیران ہوئی--

تم تو اپنی آپی کو بھول ہی گ ئی ہ و۔۔ تمہارے لی ئے سب کچھ اب اولڈ ہاؤ س ہے۔۔ ہم کچھ نہیں لگتے تمہارے۔۔ عائ شہ شکوہ کر رہی تھی۔۔ اسکی آواز میں واضح ناراضگی تھی۔۔ ایش مسکرادی۔۔

ایسی بات نہیں ہے آپی۔۔

ایسی ہی بات ہے۔۔ اگر ایسی بات نہیں ہے تو پھر آئی کی وں نہیں گھر۔۔

آج تھوڑا کام زیادہ تھا۔۔ صبح آؤں گی ان شاءاللہ۔۔

روز تم یہی بہانہ لگاتی ہو۔۔ جانتی ہوں تمہارا ولڈ ہاؤس سے باہر نکلنے کو دل نہیں کرتا۔۔ عائشہ واقعی غصے میں تھی۔۔

اور سنائیں آپکی طبیعت کیسی ہے۔۔ ایش نے بات بدلنا چاہی۔۔

میں تو ٹھیک ہوں لیکن گل تم سے بہت ناراض ہے۔۔ آج اسے بخار تھا۔۔ اس نے تمہیں بہت یاد کیا۔۔

کیا۔۔ گل کو بخار تھا۔۔۔ ایش ایک دم سیدھی ہوئی--

لیکن احمد بھائی نے تو مجھے نہیں بتایا۔۔

میں نے انہیں منع کیا تھا۔۔ تم بلاوجہ پریشان ہوتی۔۔ لو بات کرو گل سے۔۔ عائشہ نے فون گل کو پکڑایا۔

ہیلو۔۔ گل کیسی ہو میری پرنسز۔۔؟؟ ایش نے پیار سے پوچھا۔۔ چھ سالہ گل میں اسکی جان بسنے لگی تھی۔۔

میں آپ سے بہت ناراض ہو آنی۔۔ گل نے منہ بنایا۔۔

لیکن کیوں۔۔ آنی کی پرنسز آنی سے ناراض کیوں ہے۔۔؟؟ ایش کو گل کے اس طرح منہ پھلانے پر ہنسی آئی تھی جسے وہ دبا گئی۔

آپ آئیں نہیں۔۔

میں صبح آؤں گی۔۔ایش نے کہا۔

پکا پرامس۔۔؟؟

جی پکا پرامس۔۔۔ایش مسکرادی۔۔

کافی دیر وہ گل سے بات کرتی رہی تھی۔۔اسکا ذہن کافی بھٹک گیا تھا۔۔اور پھر اسکے بعد وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی تھی۔۔۔

وہ شرجیل کے ساتھ کافی دیر سے ریسٹورینٹ میں بیٹھی تھی مگر اسد نہیں آیا تھا۔۔

شرجیل بھائی اسد نہیں آئے ابھی تک۔۔؟؟ حورعین نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔اسکا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہو رہا تھا۔

سر یہ روم کی Key ہے۔۔

ابھی شرجیل نے کوئی جواب بھی نہیں دیا تھا کہ اچانک ایک ویٹر نے ایک روم کی key شرجیل کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

روم۔۔کک۔۔کس لیے۔۔ ؟؟حورعین دنگ رہ گئی۔

ویٹر واپس چلا گیا۔

یہ روم اسد نے بک کروایا تھا۔۔اس نے روم میں سبھی ارینجمینٹس کی ہوئی ہیں--

نہیں۔۔اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔ چلیں شرجیل بھائی گھر چلتے ہیں۔۔مجھے مزید یہاں نہیں ٹھہرنا۔۔ حورعین ایک دم کھڑی ہوگئی-- روم کا نام سن کر وہ ڈر گئی تھی

ریلیکس حورعین بیٹھ جاؤ --اسد آتا ہی ہوگا۔۔

نہیں۔۔مجھے نہیں بیٹھنا۔۔مجھے گھر جانا ہے اور میں جارہی ہوں۔۔

اچھا بات سنو۔۔شرجیل نے اسے روکا۔

ایک نظر دیکھ تو لو روم کو۔۔اسد نے اتنی محنت کی ہے۔۔اسے کتنا برا لگے گا جب اسے پتا چلا گا کہ حور عین نے اسکی محنت کو اک نظر دیکھا بھی نہیں۔۔

حور عین کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔

لیکن شر جیل بھائی امی گھر میرا انتظار کر رہی ہیں۔۔

کوئی بات نہیں حور عین گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔میں سب سنبھال لونگا۔۔بس تم ایک نظر دیکھ لو پھر جیسا تم چاہو گی ویسا ہی ہو گا۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔حور عین نے نا چاہتے ہوئے بھی ہاں بھری۔

کیز اٹھانے کے بعد وہ روم کی طرف آئی تھی۔۔روم اوپن کرنے کے بعد اسے بہت حیرانگی ہوئی تھی۔۔کمرہ بہت اچھے سے ڈیکوریٹ تھا۔۔

وہ ٹرانس کی کیفیت میں اندر داخل ہوئی-- ک مرے کا اچھے سے جائی زہ لینے کے بعد اسکے چہرے پر۔سکراہٹ پھیل گ ئی-- اس نے موبائل نکال کر اسد کا نمبر ملایا۔۔مگر وہ بزی جا رہا تھا۔۔

وہ کمرے کی ونڈو میں آگ ئی-- کچھ سوچتے ہوئے وہ باہر دیکھ رہی تھی۔۔اچانک اسے عجیب سا احساس ہوا۔۔وہ پلٹی اور پھر پاس ہی کھڑے شخص سے ٹکرا گ ئی--

آپ۔۔ یہاں۔۔وہ شرجیل تھا جو دبے پاؤں ک مرے میں آیا تھا۔۔اسے دیکھ کر حورعین کے چہرے پر واضح ناگواری پھیلی۔

وہ حور عین اسد کی کال آئی ہے --اسکی طبیعت کافی خراب ہے۔وہ گھر ہے۔۔ ہمیں وہیں جانا ہو گا۔۔

کک۔ کیا ہوا ہے اسد کو۔۔۔ حور عین سب کچھ بھول گ ئی--

پتا نہیں۔۔بس ہمیں جانا ہے۔۔

جی جلدی چلیں۔۔ حور عین نے باہر کی طرف قدم بڑھائے--

آفاق تایا کام کے سلسلے میں اسلام آباد گ ئے تھے۔۔اسد نے فوراً گھر آنے کے بعد تیاریاں شروع کی تھیں۔۔اسکے پورے ڈرائی نگ روم کو بہت اچھے سے ڈیکوریٹ کیا تھا۔۔شہرین نے بھی خوشی خوشی اسکی مدد کی تھی۔۔نفیسہ تائی بھی خاموش تھیں۔۔کیونکہ کچھ دیر بعد جو وہاں ہونے جارہا تھا وہ نفیسہ تائی کی لی ئے ک افی تھا۔۔

ویسے اسد بھائی آپکی حورعین سے بات ہوئی--؟؟شہرین نے بات شروع کی۔

نہیں صبح سے نہیں ہوئی--میں نے بہت بار ٹرائے کی امگر اسکا نمبر آف ہے۔۔

اووو اچھا تو آپ چچی کے نمبر پر کال کرلیں۔۔حورعین گھر ہو گی آپکی بات ہو جائے گی--

اسد کو شہرین کی بات درست لگی تھی۔۔اس نے کچھ سوچتے ہوئے صابرہ خاتون کا نمبر ملایا۔۔

لیکن وہاں سے اسے جو خبر ملی وہ حیران رہ گیا۔۔

حور عین ابھی تک گھر نہیں گ ئی تھی۔۔

موسم خراب ہے۔اس موسم مں وہ کہاں ہو گی۔۔؟؟اسد پریشان ہو گیا۔۔

چھوٹے صاحب۔۔ یہ باہر کوئی آپکے لی ئے دے کر گیا ہے۔۔ملازم نے اسے ایک بڑا سا انویلپ لا کر دیا تھا۔۔

یہ کیا ہے۔۔؟؟اسد نے اسے الٹ پلٹ کر دیکھا۔۔۔اس پر اسد کا ہی نام لکھا تھا۔۔

کچھ سوچتے ہوئے اس نے اس انویلپ کو کھولا۔۔اندر سے جو نکلا تھا۔۔اسے دیکھ کر اسد کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گ ئی تھیں۔۔

Walk with me,

I have a long way to go..

It is a very horrible way..

It is full of troubles

i want to go straight..

You should help me..

So please walk with me,

i have a long way to go..

There is a silence on my way...,

There is a darkness on my way..,

I am afraid of darkness

I am afraid of the ghoost

I am afraid of the Devil..

present on my way..

You should become a

light for my eyes..

You should become a guider for me..

So,

walk with me..

I have a long way to go.....!!!

میم آپ سے ملنے کوئی آیا ہے۔۔

وہ انہماک سے ڈائری لکھ رہی تھی جب میری نے آکر اسے بتایا۔۔ایش چونکی۔۔اس سے ملنے کون آسکتا ہے بھلا۔

جب وہ اکیلی یا فارغ ہوتی تھی تو ایسے ہی ڈائری پر کچھ نا کچھ لکھنا شروع کر دیتی تھی۔۔

ٹھیک ہے میں آ رہی ہوں۔۔شاید کوئی شو کے سلسلے میں آیا ہو۔۔ایش نے سوچا۔۔وہ اپنے آفس روم میں تھی۔۔

میری کے جانے کے بعد اس نے ڈائری بند کی۔۔ٹیبل کے نیچے بنے لاکر میں رکھی۔۔شال کو کندھوں پر اچھے طریقے سے لپیٹتے ہوئے وہ اٹھی،فائل اٹھائی اور کمرے کا دروازہ کھولنے کے بعد سٹاف روم کی بڑھ گئی--

جیسے ہی اس نے سٹاف روم کا دروازہ کھولا۔۔کوئی شخص دوسری طرف چہرہ کر کے کھڑا تھا۔۔

جی۔۔۔ایش نے کہا۔۔

اور وہ پلٹا۔۔

سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر وہ حیران رہ گ ئی تھی۔۔فائ ل اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر چکی تھی۔۔

حمزہ لیپ ٹاپ لے سامنے بیٹھا تھا۔۔کوئی پ راجیکٹ جو وہ تیار کر رہا تھا۔۔

ہو گیا مکمل۔۔ویسے یار ایچ ڈی تو بڑی کام کی چیز ہے۔۔سب کچھ اکیلے ہی کر لیتا HD شکر ہے ہے۔۔وہ خود اپنی تعریفوں میں مگن تھا۔۔

وہ وہیں بیڈ پر لیٹ گیا۔۔ پھر کچھ سوچتے ہوئے اٹھا اور لیپ ٹاپ پر ویڈیو سونگز لگا لیے۔۔ کچھ دیر وہ دیکھتا رہا پھر اٹھ کر واشروم کی طرف بڑھ گیا۔۔ پورے کمرے میں میوزک کی آواز گونج رہی تھی۔۔

کچھ دیر بعد وہ واشروم سے نکلا تھا۔۔ ٹاول اسکے کندھے پر پڑا تھا۔۔ جیسے ہی واشروم کا دروازہ بند کرنے لگا اچانک اسکی کمر پر ٹھاہ کی آواز سے کوئی چیز لگی۔۔ وہ کراہ کر پلٹا۔۔

اسکے بیڈ کے پاس دادو کھڑی جارحانہ تیور لیے اسے گھوم رہی تھی۔۔ اور انہی کی فلائنگ چپل حمزہ کی کمر پر لگی تھی۔۔

ناس مارے۔۔ ناشرم نام کی کوئی چیز بچی ہے تجھ میں یا نہیں۔۔؟ دادو کی گرجدار آواز گونجی۔۔

صاحب جو کسی سے بھی نہیں ڈرتا تھا دادو کے سامنے اسکی بولتی بند ہو جاتی تھی۔۔ HD اور

اچانک حمزہ کی نظر لیپ ٹاپ پر چلتے گانے پر پڑی۔۔ جسکی ویڈیو شرمناک تھی۔۔

وہ سارا معاملہ سمجھ گیا۔۔ دادو نے وہ ویڈیو دیکھ لی تھی۔

وہ دادو۔۔ وہ میں۔۔ وہ کچھ کہنا چاہتا تھا۔۔

اس کلموہے کو تو آج میں توڑ کر رہوں گی۔۔ دادو نے جھک کر اپنی دوسری چپل نکالی۔۔ اب کی بار وہ چپل اسکی جگہ لیپ ٹاپ کی شکل پر پڑنے والی تھی۔

حمزہ تڑپ کر آگے بڑھا۔۔

دادو اسکا کوئی قصور نہی۔۔ حمزہ نے بھاگ کر اپنا لیپ ٹاپ اٹھایا۔۔

یا اسکے لیپ ٹاپ کو اپنا نظرانہ پیش کرتی وہ فوراً بول پڑا۔۔HD قریب تھا کہ دادو کی چپل

دادو۔۔اسکی کوئی غلطی نہیں ہے۔۔وہ خود ہی آن ہو گیا۔۔ میں ابھی بند کرتا ہوں۔۔ حمزہ نے فوراً لیپ ٹاپ بند کیا۔۔

انسان بن جاؤ حمزہ۔۔ نہیں تو میں گاؤں جا کر اپنی پوتی سے تیری شادی پکی کر آؤں گی۔۔ دادو نے سب سے بڑی وارننگ دی۔

نہیں دادو۔۔ حمزہ تو گاؤں کے نام پر تڑپ ہی گیا تھا۔۔اسے اپنے چچا یا تایا زاد کزنز میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا۔دادو بھی گاؤں کی تھیں۔۔وہی اسے جینے نہیں دیتی تھی۔۔اگر ایک اور گاؤں کی اس گھر میں آجاتی تو حمزہ گھر سے باہر ہوتا۔۔

سوری دادو آئی ندہ آپکو شکایت کا موقع نہیں دونگا۔۔

یہ جملہ روز سنتی ہوں میں۔۔کتے کی دم بھی سیدھی ہو جائے لیکن یہ مجال ہے جو حمزہ صاحب سدھر جائے-- دادو نے سارے حساب برابر کیے--

حمزہ کو تو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ دادو کے خطابات پر وہ ہنسے یا روئے-- صد شکر کہ یونی کی کوئی لڑکی یہاں پر موجود نہیں تھی ورنہ وہ تو بے ہوش ہی ہو جاتی۔۔

کی گھر میں اس طرح سے عزت افزائی ہوتی تھی یہ دیکھ HD یونیورسٹی میں مشہور ہیکر کر۔۔

اب یہ لنگور کی طرح منہ لٹکا کر کیوں کھڑے ہو۔۔؟

حمزہ نے مشکل سے اپنی ہنسی روکی۔۔

دس منٹ میں نیچے آجاؤ کھانا تیار ہے میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔دادو گرجدا آواز میں حکم دیتی چلی گئیں۔۔

انکے جانے کے بعد حمزہ نے اپنا رکا ہوا سانس بحال کیا۔۔

وہ لیپ ٹاپ سائیڈ پہ رکھنے کے بعد بیڈ پر لیٹ گیا۔آج اسے عجیب سی بے چینی ہو رہی تھی۔۔

بار بار حور عین کا خیال آرہا تھا۔ دل اس سے بات کرنے کو کر رہا تھا مگر وہ کر نہیں سکتا تھا۔

ناجانے یہ بے چینی کیسی تھی۔۔

آپ۔۔۔آپ یہاں۔۔؟؟ ایش بامشکل بول پائی تھی۔

سمعان سینے پار ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔۔اس نے کوئی جواب نا دیا تو ایش نظریں جھکا گ ئی--

وہ جینز کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالتا ہوا آگے بڑھا۔۔ عین اسکے سامنے آکر رکا۔ایش ایک قدم پیچھے ہوئی-- اسکی اس حرکت پر سمعان کے لبوں پر مسکعاہٹ پھیل گ ئی--

کیا یہ وہی ایش تھی جو گاڑی میں اسکے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھتی تھی۔اور سمعان کے کہنے کے باوجود بھی پیچھے نہیں جاتی تھی۔

تمہیں کیا لگا تھا میں تمہیں ڈھونڈ نہیں پاؤں گا۔۔؟؟اس نے الٹا سوال کیا۔

ایش خاموش رہی۔۔اسکی نظریں سمعان کے جوتوں پر جمی تھی۔۔

جانتی بھی ہو کتنا ڈھونڈا میں نے تمہیں۔۔

ایش نے چونک کر اسکی طرف دیکھا۔۔

مم۔۔میرا مطلب مائیک کے ساتھ مل کر۔۔اسے تمہاری بہت فکر تھی۔۔وہ بات بدل گیا۔۔

ہونے دیں۔میرا کوئی لینا دینا نہیں ہے مائیک سے۔۔ایش نے سرد سے لہجے میں کہا۔۔

اور مجھ سے۔۔؟؟وہ پوچھ رہا تھا۔

آپکو میری شکل نہیں دیکھنی تھی۔میں نے کوشش کی کہ آپکو میری شکل نظر نا آئے۔۔ کوشش کے باوجود بھی ایش کی پلکیں نم ہوئیں۔۔

وہ کیا بتاتا اسی چہرے کو دیکھنے کیلیئے وہ پچھلے تین ماہ سے مارا مارا پھر رہا ہے۔۔

ویسے یہ ڈریسنگ تم پر بہت سوٹ کرتی ہے۔۔ خاص طور پر یہ شال۔۔ سمعان نے بات کا رخ موڑ دیا۔

شکریہ۔۔ ایش بس اتنا ہی کہہ پائی--

بیٹھنے کو نہیں کہو گی۔۔؟؟

میں نے آپکو نہیں کہا کہ آپ کھڑے رہیں۔۔ بیٹھنا چاہتے ہیں تو بیٹھ جائیں-- مگر میں اس وقت ڈیوٹی پر ہوں۔۔

اچھاااا۔۔ سمعان کو اسکی بات سن کر ہنسی آئی تھی جسے وہ چھپا گیا تھا۔

ویسے مجھے یاد ہے کسی دور میں ایش ولیم کو سمعان حیدر سے محبت تھی۔۔اتنی شدید محبت کہ سمعان کو روزانہ دیکھنے کیلیۓ ایش نے خود کا ایکسیڈینٹ۔۔۔وہ بات ادھوری چھوڑ گیا۔۔

ایش نے تڑپ کر اسکی طرف دیکھا تھا۔۔سرخ آنکھوں میں ازیت کی لہر دھوڑ گئی تھی۔۔سمعان تو اسکی سرخ آنکھیں دیکھ کر گنگ رہ گیا تھا۔

ایش ولیم کو تھی سمعان حیدر سے محبت۔۔مگر میں ایش ولیم نہیں ہوں۔۔میں نورالایش ہوں۔۔ وہ مضبوط لہجے میں بولی تھی۔۔

سمعان چپ رہا۔۔وہ کچھ دیر اسکے چہرے کو جانچتی نگاہوں سے دیکھتا رہا اور پھر بنا کچھ کہے چلا گیا۔۔

اسکے جانے کے بعد ایش کانپتی ٹانگوں کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔۔اسکا دل دھڑک رہا تھا۔ یہ کیا ہو گیا تھا۔۔بے شک وہ ایک دن بھی سمعان کو نہیں بھولی تھی۔۔لیکن اس نے نہیں چاہا تھا کہ سمعان کو اسکی شکل دوبارہ دیکھنی پڑے۔۔اور آج وہ خود آگیا تھا۔۔نا جانے قدرت کو کیا منظور تھا۔۔

لاؤنج میں خاموشی چھائی تھی۔۔اسد صدمے کی حالت میں تھا۔۔ جبکہ شہرین اور نفیسہ تائی بھی خاموش بیٹھی تھیں۔

مجھے پہلے ہی پتا چل گیا تھا اسد بھائی کہ حورعین کا شرجیل سے افئیر چل رہا ہے۔۔شہرین نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

اسد نے گھور کر سے دیکھا۔۔

اسے کیوں گھور رہے ہو۔۔؟؟اسکا بھی پہرہ دیا ہوتا کہ وہ کیا گل کھلا رہی ہے۔۔نفیسہ تائی نے بولنا شروع کیا۔

تبھی لاؤنج کا دروازہ کھلا تھا۔۔شرجیل کے پیچھے حورعین اندر داخل ہوئی تھی۔

اسد دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر چونک گیا تھا۔۔وہ جو سوچ رہا تھا کہ اسے جو تصاویر بیجھی گ ئی ہیں شاید وہ فیک ہوں۔۔شاید کسی نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہو۔۔لیکن جب دونوں کو دیکھا تو حیران رہ گیا۔۔کیونکہ حورعین نے وہی ڈریس پہنا ہوا تھا جو تصویروں میں نظر آ رہا تھا۔۔

اسلام علیکم۔۔حورعین نے سب کو مشترکہ سلام کیا تھا۔۔اتنی خاموشی دیکھ کر اسے خوف محسوس ہوا تھا۔

تم۔۔ تم یہاں کیا لینے آئی ہو۔۔ دل نہیں بھرا تمہارا شرجیل کے ساتھ کمرے میں وقت گزار کر جواب یہاں چلی آئی-- شہرین اسے دیکھتے ہی پھنکاری۔۔

حورعین کا تو رنگ فق ہو گیا۔۔ اس نے تڑپ کر اسد کی طرف دیکھا مگر وہ خاموش سرد نگاہوں سے اسکی طرف دیکھ رہا تھا۔۔ گہری جانچتی، کاٹتی نگاہیں۔۔ حورعین کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔۔

اسد۔۔۔ طبیعت کیسی ہے اب آپکی۔۔؟؟؟ حورعین نے اسکی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔۔

اے لڑکی۔۔ رک جاؤ وہیں۔۔ خبردار جو میرے بیٹے کی طرف ایک قدم بھی بڑھایا۔۔ نفیسہ تائی گرجی۔۔

اسد۔۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔ حور عین کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔ اچانک اسکی نظر اسد کے سامنے میز پر پڑیں تصویروں پر پڑی۔۔ وہ شاکڈ رہ گ ئی--

اسد یہ۔۔ وہ کچھ کہنا چاہتی تھی۔ ۔

اسد اٹھا۔۔ غصے کو ضبط کرنے کے باعث اسکا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔۔

وہ چلتا ہوا اسکے قریب آیا۔۔

اسد میں۔۔ نہیں۔۔ یہ سب جھوٹ۔۔ اس سے پہلے وہ اپنی بات پوری کرتی چٹاخ کی آواز گونجی اور اسد کا ہاتھ اسکے نازک گال پر اپنے نشان چھوڑ گیا۔۔

اسد۔۔ حورعین تو بے یقینی کے عالم میں کچھ بول ہی نا پائی--

کہاں کمی رہ گ ئی تھی میرے پیار میں حورعین۔۔؟؟ وہ بولا تو اسکی آواز میں درد تھا۔۔

اسد آپ غلط سوچ رہے ہیں۔۔ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ وہ تڑپ کر آگے بڑھی۔۔

بس۔۔ دور۔۔ دور رہو مجھ سے۔۔ گن آرہی ہے مجھے تمہارے وجود سے۔۔ اسد نے نفرت آمیز لہجے میں ہاتھ سے اسے دور رہنے کا اشارہ کیا۔

اور تم۔۔ گھٹیا انسان تمہیں میں نے زمہ داری سونپی تھی۔۔ تم نے ہی سانپ کی طرح ڈس لیا مجھے۔۔ دفع ہو جاؤ یہ اں سے۔۔ اسد نے آگے بڑھتے ہوئے گھونسا شرجیل کے منہ پر مارا تھا۔۔

بھائی-- اسکی کوئی غلطی نہیں ہے-- اسے حور عین نے ورغلایا تھا-- شہرین آگے بڑھی--

یہ آپ لوگ کیسی باتیں کر رہے ہیں-- یہ سب جھوٹ ہے-- حور عین نے کہا-

کیا جھوٹ ہے--؟؟ کیا یہ تصویریں جھوٹی ہیں-- کیا تم شرجیل کے ساتھ ہوٹل میں نہیں گ ئی تھی-- کیا تم دونوں ایک ساتھ ایک روم میں نہیں تھے--؟؟ شہرین نے اسکی بات کاٹی-

ہاں میں گ ئی تھی کیونکہ اسد نے مجھے میسج کیا تھا کہ میں شرجیل کے ساتھ اس ہوٹل میں چلی جاؤں-- برتھ ڈے سیلیبریٹ کرنے کیلی ئے-- حور عین نے سچ کہا-

اسد کو حور عین کے اس طرح جھوٹ بولنے پر انتہا کا غصہ آیا کیونکہ اس نے تو کوئی میسج کیا ہی نہیں تھا--

اچھا۔۔ہوٹل میں سیلیبریشن۔۔تو پھر یہ سب کس لی ئے ہے-- شہرین نے لاؤ نج میں کی گ ئی ڈیکوریشن کی طرف اشارہ کیا۔۔ حور عین نے اب دیکھا تھا۔۔پورے لاؤ نج کو سجایا گیا تھا۔

اسد میرا یقین کریں۔۔ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔مجھے آپکا میسج ملا تھا۔۔میں سچ بول رہی ہوں۔۔وہ اسد کی طرف بڑھی۔

اسد بھائی تو تمہیں صبح سے کال کر رہے ہیں۔۔میں نے کہا نہیں تھا اسد بھائی لیکن مجھے پتا چل گیا تھا کہ حور عین نے آپکا نمبر بلاک کر دیا ہے۔۔شہرین نے مزید آگ لگائی--

تم دو منٹ چپ کرو گی۔۔حور عین چینخی۔

اسد پلیز۔۔آپ میری بات سمجھنے کی کوشش کریں۔۔میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔میں آپکے میسج کے بعد ہی شرجیل بھائی کے ساتھ گ ئی تھی۔۔آپ نے صبح میسج کیا تھا مجھے۔۔اور آپ نے شرجیل بھائی ک و بھی سیم میسج کیا تھا نا۔۔

شرجیل بھائی آپ بتائیں نا اسد کو انہیں کوئی غلط فہمی ہو گ ئی ہے--

استغفار۔۔کتنی بے شرم لڑکی ہے۔۔

اپنے عاشق کو سب کے سامنے اب اپنا بھائی بنالیا۔۔۔نفیسہ تائی نے ہاتھ میں پکڑی تسبیح گھماتے ہوئے کہا۔۔

اسد کا غصے سے برا حال تھا۔۔جس لڑکی وہ اتنا چاہتا تھا۔۔وہ اسے دھوکا دے رہی تھی۔۔جھوٹی محبت کر رہی تھی اس سے۔۔

شرجیل بھائی آپ تو سب جانتے ہیں نا۔۔آپ کیوں خاموش ہیں۔۔آپ بتائیں نا اسد کو۔۔وہ شرجیل کی طرف بڑھی۔۔اسد نے شرجیل کو گھور کر دیکھا۔۔

یہ سچ ہے۔۔مم۔۔میں اور حورعین ایک دوسرے کو بہت۔۔

چاہتے ہیں۔۔اور آج ہم یہاں یہی بتانے آئے تھے۔۔شرجیل نے مشکل سے کہا۔۔

حورعین کو لگا تھا جیسے لاؤنج کی چھت اسکے اوپر گر گئی ہو۔۔

نہیں۔۔ یہ جھوٹ ہے۔۔حورعین ایک قدم پیچھے ہوئی--

کیا جھوٹ ہے۔۔؟؟ہاں۔۔کیا جھوٹ ہے۔۔؟؟اسد دھاڑا تھا۔۔

کیا یہ جھوٹ ہے۔۔اس نے تصویریں اٹھا کر حور عین کے منہ پر ماریں۔۔

یا جو شرجیل کہہ رہا ہے وہ جھوٹ ہے۔۔؟؟میں نے سوچا بھی نہیں تھا حور عین تم میرے ساتھ ایسا کروگی۔۔سچ کہتی تھی امی۔۔تم جیسی لڑکیاں کبھی کسی کی نہیں ہو سکتیں۔۔

اسد۔۔حور عین بس اتنا ہی کہہ پائی-- اسے یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ یہ سب اسد کہہ رہا ہے۔

میں نے کچھ غلط نہیں کیا اسد۔۔وہ اتنا ہی کہہ پائی-- آنسوں پلکوں کی باڑ توڑ کر رخساروں پر پھسل گ ئے--

اچھا۔۔تو کھاؤ میری قسم کہ تم اس وقت ریسٹورینٹ سے نہیں آرہی۔۔اسد نے پوچھا۔۔

ہاں میں ریسٹورینٹ گ ئی تھی۔۔ کیونکہ آپ نے میسج کیا تھا مجھے۔۔ وہ روتے روتے کہہ رہی تھی۔

اچھاد کھاؤ میسج۔۔؟؟ اسد نے کہا۔۔

حور عین نے بیگ سے موبائل نکالا۔۔ لیکن جیسے ہی اس نے انباکس کھولا وہ حیران رہ گ ئی کی ونکہ جو میسج اسے صبح اسد نے کیا تھا وہ انباکس میں تھا ہی نہیں۔۔ وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے موبائل کو دیکھتی رہی۔۔

کیاہوا۔۔؟؟ نہیں ملا میسج۔۔ اسد ہنسا۔۔ طنزیہ ہنسی۔۔

ادھر دکھاؤ مجھے موبائی ل۔۔ اسد نے اسکے ہاتھ سے موبائل پکڑا۔۔

یہ دیکھو۔۔ شہرین سچ کہہ رہی تھی تم نے میرا نمبر بلاک کیا ہوا ہے۔۔اسد نے بلاک لسٹ اسکے سامنے کی۔۔سب سے اوپر اسد کا نمبر تھا۔

صبح سے ہزار فون کر چکا ہوں تمہیں۔۔ مگر تمہیں کیا۔۔ تمہیں تو مجھ سے زیادہ امیر مل گیا۔۔

یہ میں نے نہیں کیا۔۔ حور عین تو حیرت سے گنگ تھی۔

میں نے تو پہلے ہی کہا تھا۔۔ جیسی بڑی بہن ویسی چھوٹی۔۔ حرم ایک دن کے اندر میری بیٹی کی خوشیوں کو چھین کر لے گ ئی تھی۔۔ تو یہ کیسے تم سے وفا کرتی۔۔ نفیسہ تائی کے لہجے میں انتہا کی نفرت تھی۔۔

حور عین خاموش رہی۔۔ لاؤنج میں ایک بار پھر خاموشی چھا گ ئی۔۔ باہر چلتی ٹھنڈی ہوائیں اب آندھی طوفان کا رخ دھار چکی تھیں۔۔

حورعین نے جھک کر تصویریں اٹھائی-- وہ اسکی تصویریں تھیں۔۔کچھ ریسٹورینٹ میں موجود کمرے کی تھیں۔جب شرجیل اسکے پیچھے کھڑا تھااور وہ مڑی اس سے ٹکراگ ئی تھی۔۔

کچھ کیفے کی تھیں۔۔جب کسی نے شرجیل کو دھکہ دیا تھااور وہ حو عین سے ٹکرایا تھا۔۔

اور کچھ انتہائی شرمناک حلیے میں تھیں۔۔وہ اسکی نہیں تھی۔انہیں ایڈیٹ کیا گیا تھا۔۔چند اسکی تصویروں کے علاوہ ساری فیک تھیں۔۔صرف چہرہ اسکا تھا۔

یہ میری تصویریں نہیں ہیں۔۔حورعین نے فیک تصویروں کی طرف دیکھ کر کہا۔

اچھا۔۔ یہ تمہاری نہیں ہیں۔۔ یہ کٹے بال تمہارے ہیں۔۔ یونیورسٹی میں تم ننگے سر گھومتی ہو۔۔اور تم کہہ رہی ہو یہ تمہاری نہیں ہیں۔۔

اسد غرایا تھا۔۔

مجھے ماڈرن اور سٹائلش لڑکیاں پسند ہیں حور عین جو میرے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلیں۔۔ ہر وقت سر کو بہن جی کی طرح ڈھانپ کر رکھنے والی نہیں۔۔اسکے زہن میں کچھ ماہ پہلے کہی گ ئی اسد کی باتیں گونجی۔۔

حجاب کر لیا کرو حور عین۔۔ہمارا ڈھکا ہوا سر ہماری عزت کی حفاظت کی ضمانت دیتا ہے۔۔ حرم نے اسے کہا تھا۔

یہ دیکھو یہ شوخ رنگ کے سکارف تم اوڑھتی ہو۔۔سب کی توجہ حاصل کرنے کیلیۓ-- اسد نے ایک تصویر دیکھنے کے بعد اسکی طرف اچھالی۔۔

حورعین تو خاموش کھڑی رہ گ ئی تھی۔۔

اتنے شوخ رنگ کے سکارف مت اوڑھا کرو حورعین۔۔ یہ لڑکوں کو اپنی طرف اٹریکٹ کرتے ہیں۔۔ حرم کی باتیں اسکے زہن میں گونج رہی تھیں۔۔

تم اتنی گھٹیا نکلو گی حورعین میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔اسد اسکے کانوں میں پگھلا سیسہ انڈھیل رہا تھا۔

حورعین نے کھوئی کھوئی نظروں سے اسد کی طرف دیکھا۔۔وہ نفرت سے منہ موڑ گیا۔

پھراس نے شہریں کی طرف دیکھا جس نے ایک پراسرار سی مسکراہٹ اسکی طرف اچھالی۔۔

پھت اسکی نظریں شرجیل کی طرف اٹھیں۔۔جو اپنی نظریں چرا گیا تھا۔۔

سب سے آخر میں اس نے نفیسہ تائی کی طرف دیکھا جنکے چہرے پر فتح کی مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔

وہ سمجھ گ ئی تھی سب کچھ ایک پلان کے تحت ہوا تھا۔۔اسے پتا ہی نہں چلا اسے پھنسایا گیا تھا۔۔

اسد۔۔۔حورعین نے آخری بار اسے پکارہ۔۔اسکی آواز میں انتہا کا درد تھا۔۔

مر گیا اسد آج سے تمہارے لیے-- اور تم مر گئی ہو میرے لیے-- اب دفع ہو جاؤ یہاں سے اس سے پہلے کہ میں کچھ غلط کروں۔۔اسد نے زہریلے لہجے میں کہا تھا۔۔

حورعین جانتی تھی۔۔اب اسد اس پر کبھی یقین نہیں کرے گا۔

میں شرجیل بھائی کے ساتھ اپنی مرضی سے ریسٹورینٹ نہیں گئی تھی۔۔وہ اسکے سامنے آکر اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی تھی۔۔

کیسے یقین کرلوں میں۔۔جب تم میرے ساتھ جاسکتی ہو تو شرجیل کے ساتھ بھی جاسکتی ہو۔۔اسد نے زہر خند لہجے میں کہا تھا۔۔اور ساتھ ہی زہریلی مسکراہٹ اسکے لبوں پر ابھری۔

میں تم سے محبت کرتی ہوں۔۔وہ مرے مرے سے لہجے میں بولی تھی۔۔

لعنت بھیجتا ہوں میں تمہاری اس محبت پر۔۔جو دن میں کسی اور کی ہو اور رات کو کسی اور کی۔۔

اسد نے تابوت میں آخری کیل ٹھونکی۔۔

کچھ دیر تک وہ اسکی زات کے پرخچے اڑا رہا تھا لیکن اب وہ اسکی محبت پر لعنت بیجھ چکا تھا۔۔

حور عین نظریں جھکا گ ئی-- اب یہ نظریں کبھی اٹھنے والی نہیں تھیں۔۔

مرد کانوں کا کچا ہوتا ہے۔۔وہ محبت تو کرتا ہے اسے نبھانا نہیں جانتا۔۔اسد نے وہی دیکھا جو اسکی بہن اور اسکی ماں بے اسے دکھانا چاہا۔۔

اور حور عین۔۔ جس نے اسد کیلیۓ خود کو سر سے پاؤں تک بدل لیا تھا۔۔اسے کیا ملا۔۔

صرف رسوائی--

جتنا حور عین بول سکتی تھی۔۔وہ بول چکی تھی اپنی صفائی میں مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔۔کچھ ہی پل کے اندر اسد کے دل میں بدگمانی کا بیج تناور درخت بن چکا تھا۔۔حور عین کچھ بھی کر لیتی وہ کبھی اسکا یقین نا کرتا۔۔

ویسے بھی وہ شخص اپنی محبت ختم کر چکا تھا۔۔

حور عین نے خاموشی سے ہاتھ میں پہنی اسد کے نام کی انگوٹھی اتاری اور جھک کر میز پر رکھ دی۔۔

پھر وہ نفسیہ تائی کی طرف بڑھی۔۔

کبھی سوچا ہے آپ نے۔۔آپ کے گھر بھی ایک بیٹی ہے۔۔کسی پر تہمت لگانے کا انجام شاید آپ جانتی نہیں ہیں۔۔حورعین نے نفیسہ تائی سے کہا۔۔

بکواس بند کرو اپنی۔۔میری بیٹی تم جیسی گھٹیا ہرگز نہیں ہے۔۔نفیسہ تائی پھنکاری۔۔حورعین کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ ابھری تھی۔۔

پھر وہ قدم اٹھاتی شرجیل کی طرف بڑھی۔۔

انسان کی محبت اس مجبور بنا دیتی ہے شرجیل بھائی یہ میں جانتی ہوں۔۔آپ بھی مجبور ہوگئے ہونگے۔۔میں سمجھ سکتی ہوں۔۔لیکن ایک بات یاد رکھیے گا۔۔شہرین بھی اسد ہی کی بہن ہے۔۔جب اتنا کچھ کرنے کے بعد مجھے اسد نے یہ صلہ دیا۔۔تو یاد رکھیے گا آپکو بھی شہرین سے کچھ نہیں ملنا۔۔

شرجیل گڑبڑا کر نظریں جھکا گیا۔۔

بکواس بند کرو اپنی گھٹیا عورت۔۔ شہرین پھنکاری تھی۔۔

اسد نے دونوں کی باتیں سن کر اپنی آنکھیں بند کی۔۔

حورعین نے پلٹ کر ایک نظر بھی اسد کو نہیں دیکھا۔۔ وہ اپنا بیگ اٹھاتی باہر نکل گ ئی--

اسے باہر نکل کر پتا چلا تھا کتنی تیز بارش ہو رہی تھی۔۔ وہ پاگلوں کی طرح چلی جا رہی تھی۔۔ اسکے آنسوں بارش کے پانی میں مل کر پانی بن گ ئے تھے۔۔

''شدت سے یاد کرتا ہے کوئی--،

''مدت سے یہ وہم نہیں جاتا--،

حمزہ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھا نیوز سن رہا تھا--نیوز کاسٹر لاہور میں ہونے والی طوفانی بارش کی تفصیل بتا رہی تھی-

بے اختیار ہی اسے حورین یاد آئی تھی--جانے وہ کیا کر رہی ہو گی--ایک دن میں ایک ہزار دفعہ اسکا دل کرتا تھا کہ وہ حور عین کو کال کر کے اسکی آواز سنے--

وہ کسی اور کی ہے-- یہی سوچ کر وہ رک جاتا تھا--

جب اسکا دل زیادہ ہی گھبرا اٹھا تو اس نے حرم کا نمبر ملایا--

کیسے ہو ہیکر صاحب۔۔؟؟حرم کی آواز ابھری۔۔

ٹھیک ہوں مگر ناک ناک تک کسی کی یاد میں ڈوبا ہوں۔۔حمزہ نے جواب دیا۔۔

ہاہاہاہا۔۔حرم کا قہقہہ ابھرا۔۔سچی۔۔؟؟کون ہے وہ جسکی یاد میں ہیکر صاحب گم ہیں۔

آپکو پتا ہے حرم بھابھی لاہور میں طوفانی بارش ہو رہی ہے۔۔حمزہ نے بات بدل دی۔۔

کیا واقعی۔۔؟؟حرم حیران ہوئی۔

میں کب سے حور عین کا نمبر ٹرائے کر رہی ہوں۔۔مگر آف جا رہا ہے۔۔

اچھا۔۔ حمزہ جو سوچ رہا تھا کہ حرم سے حورعین کی خبر مل جائے گی حرم کی بات سن کر اداس ہو گیا تھا۔۔

ویسے دادو میری شادی کے چکر میں ہیں آج کل۔۔ حمزہ نے بتایا۔۔

اچھی بات ہے۔۔ کرلو شادی۔ گھر میں رونق ہو جائے گی۔

لڑکی ملے تب نا۔۔ حمزہ نے مسکرا کر جواب دیا۔

اچھا تو کیسی لڑکی چاہیئے ہیک رصاحب کو۔۔؟؟ اپنے جیسی شیطانی دماغ والی۔۔؟؟ حرم نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔

نہیں۔۔ بالکل بھی نہیں۔۔ آپ جیسی چاہی ئے-- آپکی پرچھائی ہو۔۔ حمزہ نے دل کی بات بتائی۔

بیشک وہ حور عین کو چاہتا تھا اور حور عین حرم کی بہن تھی مگر وہ ہر گز بھی حرم جیسی نہیں تھی۔۔
اور یہی بات حمزہ کو تکلیف دیتی تھی۔۔ خیر اب تو وہ کسی اور کی تھی۔۔

آپ جلدی سے پاکستان آئیں پھر اپنی جیسی ڈھونڈیے گا۔۔ حمزہ کے لہجے میں شرارت تھی۔۔

اتنی بھی کیا جلدی ہے ہیکر صاحب تھوڑا صبر رکھیں۔۔ حرم مسکرائی۔

کہہ تو آپ ٹھیک ہی رہی ہیں۔۔ لیکن دادو کا کوئی بھروسہ نہیں وہ گن پوائی نٹ پر میرا نکاح اپنی
گاؤں کہ کسی پوتی سے پڑھوا دیں گی۔۔ حمزہ نے مسکین سی صورت بنا کر کہا۔۔

ہاہاہاہا۔۔میں کرتی ہوں دادو سے بات۔۔ حرم اسکی باتوں پر ایسے ہی ہنستی تھی۔۔

کچھ دیر وہ حرم سے بات کرنے کے بعد فون بند کر چکا تھا۔۔ مگر آج اسے نیند نہیں آرہی تھی۔۔

حرم کا صبح پیپر تھا۔۔وہ ناک ناک پڑھائی میں مصروف تھی۔۔چونکہ فائی نل اگزامز تھے۔۔ ہاسٹل میں بھی سب سٹڈی میں مصروف نظر آرہے تھے۔۔مائیکل دوبارہ رون کے منہ نہیں لگا تھا۔۔البتہ اسکی لورا ایملی نے اس سے بریک اپ کر لیا تھا۔۔

رون بھی کتاب کو سامنے رکھے اسے گھور رہا تھا۔۔ یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ پڑھ رہا ہے یا کتاب کو کھانے والا ہے۔۔

حیرت انگیز طور پر وہ سب سے پہلے پیپر یاد کر چکا تھا۔۔اب آگ ئی تھی سٹوڈنٹس کی شامت۔۔

سونگ ہاسٹل کے پچھلے کاریڈور میں بیٹھی اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں پر چشمہ جمائے رٹے لگانے میں بزی تھی۔۔رون کی شیطانی نظر سب سے پہلے اس پر پڑی تھی۔۔وہ جانتا تھا سٹوڈنٹس چھپ چھپ کر پڑھ رہے ہونگے۔۔

جانے کہاں سے ایک سانپ سونگ کے کندھے پر چڑ گیا تھا۔۔اس بیچاری کی تو ڈر کے مارے چینخ بھی نہیں نکل پائی تھی۔۔سانپ اسکے کندھے سے پھسلتا ہوا نیچے اتر کر دور چلا گیا تھا۔۔سونگ کا چہرہ پسینے سے تر ہو گیا تھا۔

اچانک سونگ کے دائیں سائیڈ سے عجیب سی آواز ابھری تھی۔۔ سونگ نے ڈرتے ڈرتے دائیں طرف دیکھا۔۔اس طرف تھوڑا اندھیرا تھا۔۔اچانک وہاں روشنی ہوئی اور سفید کپڑوں میں ملبوس ایک سایہ سا نظر آیا۔

سونگ تو چینختی۔۔ کتاب وہیں چھوڑ کر بھاگ چکی تھی۔۔

اور پیچھے سے رون کا جناتی قہقہہ ابھرا تھا۔۔

کہاں ہو تم لوگ۔۔؟؟ حرم نے عرش کو کال کی تھی۔

میں بیلا کے اپارٹمنٹ جا رہی ہوں۔۔ رون نے ناک میں دم کر دیا ہے۔۔ خود تو پتا نہیں وہ کچھ پڑھتا ہے یا نہیں۔۔ لیکن دوسروں کو ہرگز پڑھنے نہیں دیتا۔۔

اچھا سہی ہے۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔

اور کتنی تیاری ہو گئی تمہاری۔۔؟؟ عرش نے پوچھا۔

ابھی رہتی ہے۔۔ ایسا فیل ہو رہا ہے جیسے کچھ آتا ہی نہیں۔۔

ہاہاہاہاں نا ایسا ہی لگتا ہے۔۔۔ چلو میں پہنچ کر کال کرتی ہوں۔۔ عرش نے کہنے کے بعد کال کاٹ دی۔۔

اور حرم بے چارگی سے کتابوں کو دیکھ رہی تھی۔۔اس وقت وہ اسے اپنی سب سے بڑی دشمن نظر آ رہی تھیں۔۔

حورعین گھر پہنچ گ ئی تھی۔۔اسے نہیں پتا وہ کیسے گھر تک پہنچی تھی۔۔وہ پوری بارش میں بھیگ چکی تھی۔۔اسکے ہونٹ مسلسل بارش میں بھیگنے کے باعث نیلے پڑ چکے تھے۔۔اسکے آنسوں خشک ہوگ ئے تھے۔۔

حورعین کہاں تھی تم۔۔؟؟میں کب سے انتظار کر رہی تھی۔۔صابرہ خاتون بہت پریشان تھیں۔۔

حور عین تو کچھ سن ہی نہیں رہی تھی۔۔اس بے پتھرائی نظروں سے صابرہ خاتون کو دیکھا اور پھر اپنے کمرے میں جا کر دروازہ بند کر لیا۔۔

تمہیں کوئی حق نہیں حور عین کہ تم اسد کے ساتھ اس طرح گھومو پھرو۔۔

جب تم میرے ساتھ جا سکتی ہو تو شرجیل کے ساتھ بھی جا سکتی ہو نا۔۔

میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا حور عین کہ تم اتنی گھٹیا نکلو گی۔۔

حجاب کر لینا حور عین۔۔حرم کی آواز گونجی۔

تمہیں عادت ہے ننگے سر گھومنے کی۔۔اسد کی زہریلی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی--

جیسی بڑی بہن ویسی ہی چھوٹی۔۔

کیا کمی رہ گئی تھی میرے پیار میں حور عین۔۔

مر چکی ہو تم آج سے میرے لیئے--

لعنت بیجھتا ہوں میں تمہاری محبت پر۔۔جو دن میں کسی اور کی ہے اور رات میں کسی اور کی۔۔

مجھے گھن آ رہی ہے تم سے حور عین۔۔

اسد کے جملے اسکے پیچھا نہیں چھوڑ رہے تھے۔۔

نہیں۔۔۔ حور عین نے دونوں ہاتھ اپنے کانوں پر رکھے تھے۔۔ جیسے اس طرح کرنے سے وہ آوازیں اسکا پیچھا چھوڑ دینگی۔۔

چلو زی۔۔اب گھر چلو۔۔ تم نے کافی ڈرنک کر لی ہے۔۔ صبح پیپر بھی ہے۔۔ شالے نے زی سے کہا جو مسلسل ڈرنک کی ئے جا رہی تھی۔۔

تو کیا ہوا اگر پیپر ہے۔۔ زی کو پڑھنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔۔ زی نے کہا۔۔ وہ ٹن ہوئی پڑی تھی۔۔ زیادہ ڈرنک کے باعث اسکی آنکھیں نہیں کھل رہی تھیں۔۔ کلب میں کانوں کو پھاڑ دینے والا میوزک بج رہا تھا۔۔

وہ تو ٹھیک ہے۔۔ لیکن ریم کو پتا چلا تو اسے غصہ آئے گا۔

آنے دو۔۔میں چاہتی ہوں وہ یہاں آئے اور مجھے لے کر جائے-- اسکی نیلی آنکھوں میں خواہش ابھری۔۔

وہ ڈانٹے گا زی۔۔

وہی تو میں چاہتی ہوں۔۔جب وہ ڈانٹتا ہے ناتو بہت اچھا لگتا ہے۔۔اپنا اپنا سا لگتا ہے۔۔

تم پاگل ہو زی۔۔

ہاں میں پاگل ہوں۔۔ریم شاہ کیلیۓ زی شاہ پاگل ہے۔۔وہ چلائی لیکن میوزک کے شور میں اسکی آواز دب کر رہ گ ئی--

اچانک زی کی نظر ایک کونے میں کھڑے شخص پر پڑی۔۔وہ وہی ہیٹ والا شخص تھا جو اسکے خواب میں آیا تھا۔۔زی نے آنکھوں کو ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے مسلا کہ شاید اسکا وہم ہو۔۔ مگر وہ وہی شخص تھا۔۔ہاں وہی تھا۔۔

ہے رکو۔۔زی اسکی طرف بڑھی۔

زی اس شخص کے پیچھے بھاگی تھی۔۔

رکو زی کہاں جارہی ہو۔۔شالے نے اسے روکا۔۔

ششش۔۔وہ شخص۔۔وہ جو وہاں کھڑا ہے۔۔مجھے اس سے ملنا ہے۔۔زی نے اس شخص کی طرف اشارہ کیا۔

مگر زی وہاں تو کوئی بھی نہیں ہے۔۔شالے نے حیرت سے کہا۔

ہے۔۔ تمہیں نظر نہیں آرہا۔۔وہ جو ہیٹ اوڑھے کھڑا ہے۔۔زی کو وہیں کھڑا نظر آرہا تھا۔

لگتا ہے زی تمہیں نشہ چڑھ گیا ہے۔۔وہاں کوئی بھی نہیں ہے۔۔

میں پاگل نہیں ہوں مجھے صاف نظر آرہا ہے۔۔رکو تم میں ابھی آتی ہوں۔۔زی اسکے منع کرنے کے باوجود بھی اس شخص کِ پیچھے چلی گ ئی۔ زی کو اپنی طرف آتا دیکھ کر وہ شخص کلب سے باہر کی طرف بڑھ گیا۔

ہے رکو۔۔

لسن۔۔ تمہیں سن نہیں رہا۔۔

زی اسے پکارتی اسکے پیچھے کلب سے باہر نکل آئی۔

باہر اندھیرا تھا۔۔

زی کا ویسے ہی ڈرنک کی وجہ سے دماغ گھوما ہوا تھا۔۔اسے کچھ صاف نظر نہیں آرہا تھا۔۔

کہاں گۓ۔۔؟؟

کافی دھیان دینے کے بعد زی کو وہ سڑک کے کنارے کھڑا نظر آیا۔

کون ہو تم۔۔؟؟زی نے اسکے پاس جاکر پوچھا۔۔ہمیشہ کی طرح اس شخص کا چہرہ ہیٹ میں چھپا تھا۔

کون ہو تم۔۔؟؟اور میرا پیچھا کیوں کرتے ہو۔۔؟؟زی نے دوبارہ پوچھا۔۔

اس لڑکی سے مقابلہ مت کرو۔۔وہ سخت سے لہجے میں بھولا۔۔

کس سے۔۔؟؟کس کی بات کرر ہے ہو تم۔۔۔؟زی حیران ہوئی--

نور۔۔۔نور الایش۔۔ حرم نور۔۔۔اسکا سخت لہجہ اس نام کے ساتھ ہی عقیدت میں ڈھل گیا۔

کیوں۔۔کیوں نا کروں۔۔؟؟تم۔۔ تم اسے کیسے جانتے ہو۔۔زی کا نشہ ہرن ہوا۔

اس سے مت ٹکراؤ-- اس سے ٹکرانا تمہارے بس کی بات نہیں--اس سے مل جاؤ-- اس میں ڈھل جاؤ--

وہ پراسرار سے لہجے میں کہہ رہا تھا--

حرم نور-- کیا رشتہ ہے تمہارا اس سے--؟؟اور کیا خاص بات ہے اس میں--میں کیوں اسے کمپیٹ نہیں کر سکتی--؟؟زی نے جو دل میں تھا وہ پوچھ لیا۔

محبت---#

محبت کی دیوی ہے وہ-- محبت لپٹی ہے اسکی زات کے گرد--سایہ ہے اس پر محبت کا--

زی حیران سی سن رہی تھی--

عقیدت۔۔۔بستی ہے اس میں۔۔ تم محبت کا مقابلہ کر سکتی ہو اسکی عقیدت کا نہیں۔۔#

محبت تو میں نے بھی کی ہے۔۔ محبت کی تو پجاری میں بھی ہوں۔۔ تو پھر۔۔ کیا فرق ہے اس میں اور مجھ میں۔۔؟؟

اس نے اپنی زات کو خدا کے سپرد کیا ہوا ہے۔۔ جو خود کو خدا کے سپرد کر دے۔۔ جو معاملات خدا پر چھوڑ دے۔۔ اس شخص کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔۔ جو خدا کے سامنے سر جھکاتا ہے خدا اسکو ہمیشہ بلند رکھتا ہے۔۔

تم ہو کون۔۔۔؟؟ اسے اتنا کیسے جانتے ہو۔۔؟؟ اور مجھے۔۔ مجھے کیوں بتا رہے ہو سب۔۔ میرا پیچھا کیوں کرتے ہو۔۔

زی کو اسکی آدھی باتیں سمجھ آ رہی تھیں۔۔ اور آدھی نہیں۔۔

اب جاؤ-- اسکے رنگ میں رنگ جاؤ-- اسکے رنگ میں رنگو کی تو محبت تمہاری ہو جائے گی--

مگر۔۔

زی۔۔۔

شالے نے اسے پکارہ۔۔زی جو کچھ کہنا چاہتی تھی۔۔شالے کے پکارنے پر اس نے پیچھا مڑ کر دیکھا۔۔

شالے وہ دیکھو۔۔وہ شخص۔۔

لیکن جیسے ہی زی نے پلٹ کر واپس دیکھا تو حیران رہ گ ئی-- وہ ہیٹ والا شخص غائب ہو چکا تھا۔۔زی کا سر چکرا گیا۔۔

کون زی۔۔؟؟ کس کی بات کر رہی ہو۔۔؟؟

زی سمجھ چکی تھی۔۔ معاملہ اسکی سمجھ سے باہر ہے۔۔

کسی کی بھی نہیں۔۔ چلو گھر چلتے ہیں۔۔ زی نا نشہ اتر چکا تھا۔۔

وہ یہ بات شالے کو نہیں بتانا چاہتی تھی۔۔

کچھ راز، راز ہی رہیں تو اچھا ہے۔۔

ایسا لگتا تھا جیسی ساری طوفانی بارش آج ہی لاہور شہر میں برسنے کی ضد باندھ چکی تھی۔۔

حور عین کی کیفیت بیان سے باہر تھی۔۔اسکی خوبصورت آنکھیں سرخ ہونے کے ساتھ ساتھ سوج چکی تھیں۔۔

اسد۔۔میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔مم۔۔میں بے وفا نہیں ہوں۔۔وہ بری طرح سے رو رہی تھی۔

اسکی سسکیاں بارش کی آواز میں دب گ ئی تھیں۔۔

ایسا کیوں ہوا میرے ساتھ۔۔میں نے محبت ہی کی تھی نا۔۔کوئی گ ناہ تو نہیں کیا تھا۔۔پھر۔۔پھر۔۔اتنی بری سزا کیوں ملی مجھے۔۔

اللہ اکبر۔۔اللہ اکبر۔۔

اچانک عشا کی اذان شروع ہوئی تھی۔۔اور حور عین کے رونے میں شدت آگئی تھی۔۔

اتنی بے عزتی۔۔۔اسد نے اسکے منہ پر تصویریں ماری تھیں۔۔جو اسکے تھپڑ مارنے سے زیادہ ازیت ناک تھا۔۔

محبت اسکی رسوائی کا سبب بن گئی تھی۔۔پر کیوں۔۔؟؟محبت رسوائی کا سبب کیوں بنی۔

"جو محبت تمہیں خدا سے دور کر دے وہ گناہ ہوتی ہے۔۔ حرم کا مسکراتا چہرہ ابھرا۔۔

وہ جو نیچے کارپٹ پر بیٹھی تھی۔۔ حرم کے خیال سے چونک اٹھی۔۔

حرم۔۔ محبت۔۔

ایک محبت تو حرم نے بھی کی تھی۔۔

دل تو اسکا بھی ٹوٹا تھا۔۔

ایک دھوکہ تو اس نے بھی کھایا تھا۔۔

پھر کیوں کوئی جان نا پایا۔۔ محبت نے اسے رسوا کیوں نا کیا۔۔؟؟

حرم اسکی بہن تھی۔۔بیشک اسکے اور حرم کے درمیان اتنی فرینک نیس نہیں تھی کہ وہ دونوں محبت کی باتیں کرتی۔۔

لیکن وہ جان گ ئی تھی۔۔حرم کا تڑپنا اس نے بھی دیکھا تھا۔۔

پھر کیوں اسکی محبت ایک راز بن گ ئی جو کوئی نا جان پایا۔۔؟؟آخر کیوں۔۔؟؟وہ چینخ رہی تھی۔

نماز پڑھ لیا کرو حور عین۔۔

اچھا اس سے کیا فائی دہ ہو گا۔۔؟؟اسے اپنی کہی گ ئی بات یاد آئی--

جو اللہ پاک کے سامنے سر جھکا دیں نا اللہ پاک وہ سر کبھی کسی اور کے سامنے جھکنے نہیں دیتا۔۔ حرم نے جواب دیا۔

جب میرا دل کرے گا میں پڑھ لو نگی۔۔ تم کیوں کہتی رہتی ہو مجھے۔۔ ویسے بھی ہمارے دین میں زبردستی نہیں۔۔

نماز فرض ہے حور عین۔۔ اس میں دل نا کرنے والی کون سی بات ہے۔۔

یار میری مرضی میں پڑھوں یا نا پڑھوں۔۔ وہ غصہ ہوئی تھی۔۔

تمہاری مرضی نہیں ہے حور عین۔۔ تم خود ہی جھک جاؤ -- اپنا سر جھکا دو اللہ کے سامنے۔۔

اگر نا جھکاؤں تو کیا ہو گا۔۔؟؟

تو وہ تمہیں مجبور کر دے گا۔۔ اتنا مجبور کہ تم جھکنے پر مجبور ہو جاؤ گی--

Turn to Allah.. before you return to Allah..

حرم نے جواب دیا تھا۔۔

حور عین آپی ماما بلا رہی ہیں کھانا کھا لو۔۔

باہر دروازے پر جیا کی آواز ابھری تھی۔۔وہ چونک کر خیالوں سے باہر آئی--

اسے شدت سے حرم کی یاد آ رہی تھی۔۔اسکا سمجھانا حور عین کو برا لگتا تھا۔۔ مگر آج اسے سمجھ آئی تھی۔۔وہ کیوں کہتی تھی یہ سب۔۔

وہ سب کچھ اکیلے ہی سہہ چکی تھی۔۔زندگی اسے چپکے چپکے سارے سبق پڑھا گئی تھی۔۔اور وہ سمجھدار نکلی تھی جو سمجھ گئی تھی۔۔

اس نے کبھی کسی کو محسوس نہیں ہونے دیا کہ اسکے اندر کون بستا ہے۔۔ یہ حورعین بھی نہیں جانتی تھی۔۔

اس نے خود اپنی محبت چھوڑ دی تھی۔۔اور خود محبت چھوڑ دینے کا درد کیا ہوتا ہے۔۔وہ کوئی حرم سے پوچھتا۔۔

وہ اپنے درد کو اپنے اندر ہی کہیں دبا گئی تھی۔۔اسکے آنسو صرف جائے نماز پر نکلتے تھے۔۔

حرم۔۔کیا تھی وہ۔۔؟؟کیوں تھی وہ ایسی۔۔؟؟کیا راز چھپا تھا اسکی زات میں۔۔؟؟پہلی بار حورعین نے حرم کو اتنا سوچا تھا۔

حرم۔۔۔ یعنی #حرم_کعبہ۔۔ یعنی کعبہ کی چار دیواری۔۔#

جیسے حرم کعبہ مقدس تھا۔۔ ویسے اسکی زات میں کچھ مقدس تھا۔۔ کچھ الگ تھا۔۔

اور وہ تھی اسکی روح۔۔انسان کا جسم گناہگار ہوتا ہے۔۔اگر گناہ بڑھتے جائیں-- اور انسان سیدھا راستہ ہمیشہ کیلیۓ چھوڑدے۔۔وہ توبہ بول جائے-- خدا کا قہر بھول جائے-- تو اس انسان کی روح مقدس و پاکیزہ نہیں رہتی۔۔

کیا خاص بات تھی حرم میں یہ حورعین کو آج پتا چلی تھی۔۔وہ حورعین تھی۔۔ پھر بھی وہ حرم جیسی نا بن سکی۔۔

کیونکہ حرم کے جسم میں ایک مقدس روح پوشیدہ تھی۔۔ہاں اگر روح پاکیزہ ہو تو وہ انسان کو خود بخود خاص بنادیتی ہے۔۔جسم۔کو مقدس بنادیتی ہے۔۔ جسم کے مقدس ہونے کیلیۓ ضروری

ہے روح کا مقدس ہونا۔۔اور روح کو مقدس بنانا اتنا بھی آسان نہیں۔۔خود کو کھونا پڑتا ہے۔۔اپنا آپ مارنا پڑتا ہے۔۔تب جا کر روح سے وہ نور وہ روشنی پھوٹتی ہے جو جسم کو مقدس بنا دے۔۔

شاید تبھی اللہ پاک نے اسکا نام حرم نور لکھا تھا۔۔صفحہ قرطاس پر۔۔

حرم۔۔

حور عین پوری قوت سے چلائی تھی۔۔

اور ایک بار پھر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

ہیلو میری۔۔کک سٹاف سے کہہ دو آج موسم کی مناسبت سے کھانا بنائیں-- بارش کا موسم ہے تو پکوڑوں کا آڈر دے دو۔

ایش نے اپنے اپارٹمنٹ سے میری کو کال کی تھی۔۔

یس میم او کے۔۔بٹ عائشہ میم۔۔میری نے کچھ کہنا چاہا۔۔

پر سنز ہیں۔۔میں نے سیچ کیا ہے وہ بارش کو ایسے ہی انجوائے asians کچھ نہیں کہتی وہ۔۔جو کرتے ہیں۔۔تو کیوں نا انکی یادیں تازہ کر دی جائیں وہ خوش ہو جائیں گے۔ اور ایک روٹین سے ہٹ کر کھانا کھانے میں کوئی قباحت نہیں۔۔ایش نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔

او کے میم۔۔آپ بہت اچھی ہیں۔۔سب کے بارے میں سوچتی ہیں۔سب کا خیال رکھتی ہیں۔ تبھی اولڈ ہاؤس کے سارے لوگ آپکے فین ہیں۔۔

تھینک یو میری۔۔پر میں اتنی اچھی بھی نہیں ہوں۔میں تو جسٹ اپنی ڈیوٹی کرتی ہوں۔۔

نہیں میم آ جسٹ ڈیوٹی نہیں کر تیں۔ یہ کچھ بڑھ کر ہے۔۔میری نے سچ کہا۔

اچھا ٹھیک ہے۔جو بھی ہے مجھے اچھا لگتا ہے۔۔ٹھیک ہے میں ادھر ہی آ رہی ہوں۔

او کے میم۔

ایش ونڈو کے سامنے کھڑی تھی۔ونڈو گلاس سے پورے اولڈ ہاؤس کی بلڈنگ نظر آرہی تھی۔۔ مگر وہ سٹاف کوارٹرز سے کافی فاصلے پر تھی۔۔درمیان میں سبزہ پھیلا تھا۔۔جو نگاہ کو سکون بخشتا تھا۔موسم اتنا خوشگوار تھا کہ ایش کا موڈ اسے دیکھ کر بہت فریش ہو گی تھا۔۔ایسا لگتا تھا جیسے ابھی بارش شروع ہو جائے گی۔

ایش نے فون ایک طرف رکھااور چینج کرنے چلی گ ئی-- بارش شروع ہونے سے پہلے وہ اولڈ ہاؤ س پہنچنا چاہتی تھی--

دس منٹ بعد جب وہ ریڈی ہو کر باہر نکلی تو بارش شروع ہو چکی تھی--

ایش نے شال اپنے گرد لپیٹنے کے بعد چھاتہ اٹھایااور اولڈ ہاؤ س کی طرف بڑھ گ ئی-

وہ تیز تیز قدم اٹھا رہی تھی-- مگر بارش ایک دم تیز ہوئی تھی-- پانچ منٹ لگے تھے اسے کوارٹرز سے اولڈ ہاؤ س پہنچنے میں-- مگر اس دوران چھاتے کے باوجود وہ بھیگ چکی تھی-

بلڈنگ میں داخل ہونے کے بعد ایش نے چھاتہ بند کیا-- ڈیوٹی پر جو سٹاف تھا وہ بلڈنگ کے پیچھے کی جانب بارش انجوائے کرنے میں مگن تھا-- یہ سردیوں کی پہلی بارش تھی-- آج کی بارش کے بعد سردی کی شدت میں اضافہ ہو جانا تھا--

اوو میم آپ تو ساری بھیگ چکی ہیں۔۔اچانک ایک نرس اسکی طرف بڑھی۔

اٹس اوکے نو پرابلم۔۔ایش اپنے آفس کی طرف بڑھی۔۔وہاں جاکر اس نے اپنی بھیگی شال اتاری اور ایک کبرڈ سے دوسری شال نکال کر اوڑھی۔۔

اب اسکے قدم وہاں موجود بوڑھے لوگوں کے کمروں طرف اٹھ رہے تھے۔۔لیکن وہاں جاکر اسے حیرانی ہوئی-- کیونکہ بہت سارے کمرے خالی تھے۔۔بس کچھ ہی لوگ تھے جو شاید سوئے ہوئے تھے۔۔

پھر وہ کچھ سوچتے ہوئے پچھلی طرف بڑھی۔

وہاں جاکر اسے اور حیرت ہوئی۔۔کیونکہ وہاں ایک الگ سی رونق لگی تھی۔۔

بوڑھے لوگ کاغز کی کشتیاں بنا کر بارش کے پانی میں بہا رہے تھے۔۔ جسے وہ دادا جی کہتی تھی وہ سب سے زیادہ پرجوش تھے۔۔

ارے ایش بیٹا آئو۔۔ دیکھو کتنا مزہ آرہا ہے۔۔سب بہت اچھا لگ رہا ہے۔۔

ایش مسکرا کر آگے بڑھی۔

جب میں چھوٹا تھا تب اسطرح کاغز کی کشتیاں بنایا کرتا تھا۔۔اور آج کتنے سالوں بعد میں نے یہ کام کیا ہے۔۔ایسا لگتا ہے جیسے بچپن لوٹ آیا ہے۔۔ایش دادا جی کے چہرے پر خوشی کی چمک کو محسوس کر سکتی تھی۔

اور یہ سچ ہی تو ہے۔۔جب انسان بوڑھا ہو جاتا ہے۔۔تو اکیلا ہو جاتا ہے۔۔پھر وہ اپنے بچپن میں لوٹ جاتا ہے۔۔

اور اولڈ ہاؤس میں موجود سارے بوڑھے لوگ اس وقت اپنے اپنے بچپن میں لوٹ گ ئے تھے۔۔

ایش مائے چ ائی لڈ۔۔اچانک ایش کو پیچھے سے ایک بوڑھی عورت نے پکارہ۔۔

یہ دیکھو یہ میں تمہارے لی ئے بنا رہی ہوں۔۔اس کا رنگ اچھا ہے۔۔وہ ایش سے پوچھ رہی تھی۔۔اس بوڑھی عورت کے اتھ میں ایک کروشیہ تھا اور اونی گولے۔۔جس سے وہ سویٹر بن رہی تھی۔۔ایش کیلی ئے۔

بہت اچھا ہے مدر۔۔ایش مسکرائی--

میں اسے مکمل کر کے لاتی ہوں۔وہ کہتی اپنی چی ئی ر کی طرف بڑھ گ ئی--

دادا جی کاریڈور سے نکل کر بارش میں بھیگنے کیلی ئے جارہے تھے۔۔

آپ کہاں جارہے ہیں دادا جی۔۔ایش انکے پیچھے بڑھی۔۔۔

ٹھنڈ لگ جائے گی-- چ لیں واپس۔۔آپ صرف دیکھ کر بارش انجوائے کر سکتے ہیں۔۔ بھیگنے کی پرمیشن نہیں آپکو۔۔ایش انہیں بازو سے پکڑ کر واپس لائی--

جب میں چھوٹا تھا نا بارش میں خوب نہایا کرتا تھا۔۔گلیوں میں کھیلتا تھا۔۔دادا جی بتارہے تھے۔

میری۔۔ایش نے میری جو پکارا۔

جی میم۔۔وہ فوراً بولی۔۔

یہاں موجود سبھی لوگوں کے کوٹ لاؤ-- بس کچھ دیر اور جب تک کھانا نہیں بن جاتا تب تک یہ لوگ یہاں بیٹھ سکتے ہیں۔۔پھر ہم انہیں اندر لے جائیں گے-- ایش نے کہا۔۔

اوکے میم۔۔میری کہتے چلی گ ئی--

اب آپ یہاں سے مت اٹھیے گا میں آپ کیلی ئے پک وڑے لاتی ہوں۔۔ایش نے دادا جی کو بٹھاتے ہوئے کہا۔۔اور پھر وہ میس ایریا کی طرف بڑھ گ ئی--

----

وہ رات حور عین کیلی ئے ایک عزاب تھی۔۔اسکا دل ٹوٹا تھا۔اور وہ کسی کو بتا بھی نہیں سکتی تھی۔۔کیا کہتی۔۔اسکی بد کرداری کی وجہ سے اسد نے اسے چھوڑ دیا۔۔

یااللہ۔۔

پہلی بار اس نے اللہ کو دل سے پکارہ تھا۔

کچھ سوچنے کے بعد وہ اٹھی تھی۔۔اسکا جسم بخار میں تپ رہا تھا۔وضو کرنے کے بعد وہ جائے نماز پر کھڑی ہوئی تھی۔۔جانے کتنے عرصے بعد وہ عشا کی نماز پڑھنے لگی تھی۔۔جیسے ہی اس نے جائے نماز پر قدم رکھا تھا۔ندامت کے آنسو اسکی آنکھوں سے رواں ہو چکے تھے۔۔

نماز پڑھ کر دعا مانگتے وقت وہ بے تحاشہ روئی تھی۔۔اپنی غلطیوں کی معافی مانگی۔۔اسے غنودگی تاری ہورہی تھی۔۔ یا شاید نماز نے اسے سکون عطا کیا تھا۔۔کچھ دیر بعد وہ وہیں جائے نماز پر سو چکی تھی۔۔

حرم اور عرش اگزامینیشن ہال سے باہر آئے تھیں۔۔اور انکے ساتھ اور ان سے پہلے کافی سٹوڈنٹس نکلے تھے۔۔انکا پہلا پیپر ہو چکا تھا۔۔پیر سے پہلے وہ لوگ جتنا گھبرائے ہوئے تھے اب انکے چہروں پر اتنا ہی اطمینان تھا۔۔پیپر اچھا ہو گیا تھا۔

کچھ کھائیں مجھے شدید بھوک لگی ہے۔۔ عرش نے کہا۔

ہاں ٹھیک ہے۔۔ بھوک تو مجھے بھی لگی۔۔ واصے اور بیلا آ جائے پھر چلتے ہیں۔ حرم نے جواب دیا۔

شکر خدا کا پیپر اچھا ہو گیا۔۔

ہاں میں نے بہت دعائیں مانگی تھیں۔۔ بہت وظیفے بھی کی ئے ہیں۔ بس اللہ پاک ہمیں کامیابی عطا کرے۔۔ حرم نے کہا۔

تبھی انکی نظر زی پر پڑی تھی۔۔ جو اپنے گروپ کے ساتھ کیفے کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔ اسکے چہرے پر ہمیشہ کی طرح چمک تھی۔

اسکو تو پڑھنے کی ضرورت بھی نہیں پڑتی ہو گی۔۔ عرش نے اسے دیکھ کر کہا۔۔

ہاں۔۔شاید۔۔وہ اسکی قسمت۔۔خدا پاک نے اسکے راستے آسان بنائے ہیں-- جبکہ ہم جیسے لوگوں کو محنت کرنے کے بعد خود کے راستے آسان کرنے پڑتے ہیں۔۔ حرم نے جواب دیا۔

واقعی ٹھیک کہہ رہی ہو تم۔۔آؤ بیلا کو دیکھیں۔۔اس سے پہلے کے اسکارون سے سامنا ہو اور ہال ہی میں انکی جنگ مچ جائے-- عرش نے ہنستے ہوئے کہا۔اور وہ دونوں ہال کی طرف بڑھ گئیں--

----

حورعین کی آنکھ اچانک دروازے پر ہونے والی دستک سے کھلی تھی۔۔کوئی بار بار دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا۔۔

وہ مشکل سے اٹھی تھی۔۔غور کرنے پر اسے محسوس ہوا کہ وہ آواز صابرہ خاتون کی تھی۔۔

بخار کے باعث اس سے چلا نہیں جا رہا تھا۔۔اسکے پورے جسم میں درد کی لہریں اٹھ رہی تھیں۔

اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔۔

صابرہ خاتون جارحانہ طیورں کے ساتھ اندر داخل ہوئیں--

حورعین سمجھ چکی تھی کہ تائی نفیسہ نے کال کر کے انہیں سب کچھ بتا دیا ہو گا۔۔انفیکٹ ایک بات کی چار باتیں بنائی ہونگی۔۔

امی۔۔حورعین نے صابرہ خاتون کے اس طرح گھورنے پر کچھ کہنا چاہا تھا۔۔مگر اس سے پہلے وہ کچھ کہتی صابرہ خاتون نے آگے بڑھ کر ایک زوردار تھپڑ اسکے چہرے پر مارا۔۔

شرم نہیں آئی تمہیں بے حیا۔۔ یہ گل کھلانے کے بعد اس گھر میں آنے سے اچھا تھا کہیں مر جاتی۔۔انکے لہجے میں انتہا کی نفرت تھی۔۔

امی میری بات تو سنیں۔۔میں نے کچھ غلط نہیں۔۔

چپ۔۔انہوں نے ایک اور تھپڑ اسکے نازک گال پر رسید کیا۔

بالکل چپ۔۔

کاش یہ تھپڑ میں نے تمہیں تب مارا ہوتا جب تم اپنے جزبات کے ہاتھوں مجبور ہو کر اسد کی باتوں میں آئی تھی۔۔

کاش یہ تھپڑ میں نے تمھیں تب مارا ہوتا جب تم نے اسد سے کہا تھ کہ میں تمہارے بنا نہیں رہ سکتی۔۔

حور عین جو سوچ رہی تھی کہ امی کو نہیں پتا ہو گا۔۔اسے آج پتا چلا وہ سب جانتی تھیں۔۔

یہ تھپڑ تمھیں تب مارا ہوتا جب تم حرم سے بد تمیزی کرتی تھی۔۔

تب مارا ہوتا جب تم نے کہا تھا کہ تمھں اپنی زندگی اپنی مرضی سے جینی ہے۔۔

حور عین کے آنسو جاری ہو گئے تھے۔۔جبکہ صابرہ خاتون کی آواز شدت جزبات کی وجہ سے کانپ رہی تھی۔۔غصے کی وجہ سے انکا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔شاید مشکل سے انہوں نے اپنے آنسوؤں کو کنٹرول کیا ہوا تھا۔

یہ تھپڑ تمہیں تب مارا ہوتا جب تم اسد کے ساتھ گ ئی تھی۔۔وہ بھی اکیلے۔۔حیا مر چکی ہے تمہاری حور عین۔۔لیکن تم اتنی بے غیرت ہو جاؤ گی ک بھی سوچا نہیں تھا۔۔

حور عین کا سر مزید جھک گیا۔۔اسکی غلطی تھی۔۔سارے ثبوت اسکے خلاف تھے۔۔اس نے کچھ غلط نہیں کیا تھا۔کوئی اسکا یقین نا کرتا۔۔اس نے خاموش رہنا بہتر سمجھا۔۔

میں صرف حرم کی وجہ سے خاموش رہی۔۔وہ تمہیں خود سمجھاتی رہی۔مجھے تمہیں کچھ کہنے سے اس لی ئے منع کیا تھا کہ اسے لگتا تھا تم نادان ہو۔۔جزبات میں آکر کوئی غلط قدم نا اٹھالو۔۔ورنہ میں تم جیسی بے حیا بیٹی کا گلا کب سے گھونٹ دیتی۔۔

غلطی ہو گ ئی مجھ سے۔۔لیکن اب میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی۔۔

صابرہ خاتون نے آگے بڑھ کر اسکا گلا دبایا۔۔ کیونکہ وہ تصویریں دیکھنے کے بعد انکا دل حور عین کو مار دینے کو ہی کر رہا تھا۔۔

پاگل ہو گئی ہو صابرہ بچی کی جان لو گی کیا۔۔

ساجدہ آنٹی نے آگے بڑھ کر صابرہ خاتون کو پکڑا۔۔

ہاں میں پاگل ہو گئی ہوں۔۔اس لڑکی نے مجھے پاگل کر دیا ہے۔۔اتنے عرصے سے میں اسے اور اسکی حرکتوں کو برداشت کر رہی ہوں۔۔ یہ مر ہی جائے تو اچھا ہے۔۔

حور عین نے کوئی مزاحمت نہیں کی تھی۔۔اتنی بدنامی کے ساتھ جینے سے اچھا وہ خود مر جانا چاہتی تھی۔۔

امی چھوڑیں اسے۔۔۔ نبیل نے آگے بڑھ کر صابرہ خاتون کے سے حور عین کو چھڑایا۔۔

سارے گھر والے حور عین کے کمرے میں جمع ہو گ ئے تھے۔۔

آنٹی آپ غلط کر رہی ہیں۔۔ نفیسہ تائی ک و جانتی تو ہیں آپ۔ پھر نیا ڈرامہ کیا ہو گا۔۔ شزا نے کہا۔

وہ تصویریں تو جھوٹی نہیں ہے نا۔۔ جو اسکے کرتوتوں کی گواہی دے رہی ہیں۔۔

امی خدا کی قسم میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔ وہ سب جھوٹ ہے میرا یقین کریں۔۔ حور عین نے روتے ہوئے اپنی صفائی پی ش کی۔

خبر دار جو آج کے بعد مجھے امی کہا تو۔۔ مر گئی تمہاری ماں سمجھ آئی۔ اب تم بھی مر جاؤ--

صابرہ خاتون غصے سے کہتی چلی گئیں-- ساجدہ آنٹی بھی انکے پیچھے گئیں--

حور عین تم ٹھیک ہو۔۔ شزا اسکی طرف بڑھی۔۔

شزا میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔ وہ بھیگی آنکھوں سے کہہ رہی تھی۔۔

مجھے تم پر بھرسہ ہے حور عین۔۔ تم اتنا غلط کام کبھی نہیں کر سکتی۔۔ شزا نے آگے بڑھ کر حور عین کو گلے لگایا۔۔

حور عین تمہیں تو بہت تیز بخار ہے۔۔ وہ فوراً پیچھے ہوئی--

تم رکو میں میڈیسن اور چائے لاتی ہوں تمہارے لی ئے-- شزا کہتی واپس چلی گ ئی--

صبح پانچ بجے کا وقت تھا-- یعنی فجر کی نماز کا وقت تھا- حور عین واشروم کی طرف بڑھ گ ئی--

دس منٹ شزا واپس آئی تو حور عین کو جائے نماز پر کھڑ پایا- اسکی خود کی پلکیں بھیگ گ ئیں--

محبت نے اسے بہت گہرا زخم دیا تھا--

میں تم سے بہت ناراض ہوں ایش--

عائ شہ نے ایش کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا-- عائ شہ اور گل ایش سے ملنے اولڈ ہاؤ س آئی تھیں-

کیوں--اب کیا کر دیا میں نے--؟

ایش حیران ہوئی-

مما آپ بعد میں بتائیے گ اکہ آپ ناراض ہیں یا نہیں۔۔ لیکن ایش آنی کو دیکھ کر میری ساری ناراضگی ختم ہو گ ئی ہے-- آپ بہت پیاری ہیں آنی۔۔ گل نے ایش کے گال پر پیار کیا۔

گل کا پورا نام #اوز گل تھا۔ وہ ایک زہین بچی تھی۔

آپ بھی بہت پیاری ہو گل۔۔ ایش نے اسکے پھولے گالوں پر بھوسہ کیا۔

اچھا کتنی پیاری۔۔؟؟ گل نے اپنی گرے آنکھوں کو سکوڑ کر پوچھا۔

بہت پیاری۔۔ اینجل کی طرح۔۔ فیری ٹیلز میں موجود فیری کی طرح۔۔

ایش نے جواب دیا۔

نہیں۔۔میں فیری نہیں ہوں۔۔گل نے فوراً کہا۔

تواور کیاہیں آپ۔۔؟؟ایش حیران ہوئی۔

میں ہوں اوز گل۔۔

The legend of Roma..

گل نے جواب دیااور اسکی بات پر ایش اور عائی شہ دونوں کا قہقہہ ابھرا۔

مجھے فیریز نہیں پسند۔۔نازک سی ہوتی ہیں وہ۔۔گل کہہ رہی تھی۔۔

توکیاپسند ہے آپکو۔۔؟؟ایش نے حیرانگی سے پوچھا۔

مجھے ڈشوں ڈشوں کرنے والی لڑکیاں پسند ہیں۔۔ جنہیں کراٹے اور کنگ فو آتا ہو۔۔

ایش کے چہرے کی مسکراہٹ ایک دم سکڑی۔۔

Aish.. the royal princess..

جس کو بچپن سے ہی ایکشن سٹوریز پسند تھیں۔۔

ایش کو لگا جیسا اسکا بچپن گل کے روپ میں اسکے سامنے کھڑا ہو۔۔

پر آپکو ایسی لڑکیاں کیوں پسند ہیں۔۔؟؟ ایش نے پوچھا۔

وہ اس لیے کہ مجھے اسٹرونگ بننا اچھا لگتا ہے۔۔ مجھے بھی اسٹرونگ بننا ہے۔۔ جبکہ فیریز اسٹرانگ نہیں ہوتیں۔۔ وہ نازک ہوتی ہیں۔۔ انہیں لڑنا نہیں آتا۔۔

گل کی آنکھوں میں چمک تھی۔

ایش آنی مجھے بھی کنگ فو سیکھنا ہے۔مجھے بھی ڈشوں ڈشوں کرنا ہے۔۔ مما سے کہیں نا مجھے ڈول نہیں چاہی ئے-- مجھے گن چاہی ئے-- جس سے میں فائی رکر سکوں۔۔ گل نے ایش سے سفارش کا کہا۔

دیکھ رہی ہو اسکے کام۔۔۔ مجال ہے جو چھوٹی بچیوں کی طرح گڑیوں سے کھیل لے۔۔اسکے شوق ہی نرالے ہیں۔۔اب بتاؤ میں اسے یہ سب کیسے سیکھنے دوں۔۔عائی شہ کہہ رہی تھی اور ایش کو مسز ولیم یاد آگ ئی۔

پتا ہے آپی گل سب سے الگ ہے۔۔ وہ اسٹر انگ بننا چاہتی ہے۔۔بہت اچھی بات ہے۔ایش نے جواب دیا۔

ایش آنی پاپا مجھے پرنسز کہتے ہیں۔۔اور پرنسز بھی تو اسٹرانگ نہیں ہوتیں نا۔۔آپ پاپا سے کہی ئے

گ اوہ مجھے پرنسز مت کہا کریں۔۔

گل اپنی عمر سے زیادہ سمجھدار اور زہین تھی۔۔

آپ سے کس نے کہا کہ پرنسز اسٹرانگ نہیں ہوتیں۔۔پرنسز بھی بہت اسٹرانگ ہوتی ہیں۔۔

اچھا کیا سچ میں۔۔گل حیران ہوئی۔۔

جی بالکل۔۔اور آپکو پتا ہے فیریز (پریاں) بھی اسٹرانگ ہوتی ہیں۔۔

وہ کیسے۔۔؟؟ گل نے دلچسپی سے پوچھا۔۔جبکہ عائشہ دونوں کا لاڈ پیار دیکھ رہی تھی۔

وہ ایسے کہ فیریز کے پاس میجیکل اسٹک ہوتی ہے۔۔ وہ اس سے میجیک کر سکتی ہیں۔۔ اور گندے اور برے لوگوں کے ساتھ فائٹ کر کے انہیں بھگا سکتی ہیں۔۔

مجھے بھی میجیکل اسٹک چاہئے-- اور مجھے بھی کنگ فو سیکھنا ہے۔۔ جیسے کنگ فو پانڈے میں وہ کیوٹ سا پانڈے کرتا ہے۔۔

تو کس نے منع کیا آپکو کنگ فو سیکھنے سے۔۔؟؟ ایش نے پوچھا۔۔

مما نے۔۔ وہ مجھے باہر نہیں جانے دیتیں۔۔ گل نے عائشہ کی شکایت کی۔۔

اچھا تو یہ مسئلہ ہے۔۔ کیا میں آپکو کنگ فو سکھا دوں۔۔؟؟

کیا۔۔آپکو کنگ فو آتا ہے۔۔گل ایک دم اچھلی۔۔

جی بالکل۔۔مجھے بھی اسٹرانگ بننا تھا۔اس لیئے میں نے سیکھ لیا۔۔

واؤؤؤ آنی آپ نے پہلے نہیں بتایا۔۔ چلیں ابھی چلیں۔۔مجھے ابھی سکھائیں--

ابھی نہیں گل جب میں گھر آؤں گی ناپھر سکھاؤں گی-- ایش نے مسکرا کر کہا۔۔

پکا آپ سکھائیں گی نا۔۔؟؟ گل کو جیسے یقین نہیں ہوا تھا۔

پرامس کرتی ہوں۔آپ کو کنگ فو سکھاؤں گی--

گریٹ پھر ہم دونوں مل کر ایک ساتھ برے لوگوں کو ماریں گے۔۔اور انہیں روما سے بھگا دیں گے۔۔ گل پرجوش سی کہہ رہی تھی۔

جی بالکل۔۔ ہم دونوں برے لوگوں کا مقابلہ کریں گے۔۔ایش نے جواب دیا۔۔

آپ میرا ساتھ دینگی ناگی ناآنی۔۔۔

کیا آپکو ساتھ نبھانا آتا ہے۔۔۔؟؟

گل نے ایش کے کان کے قریب سرگوشی کی۔۔انداز ایسا تھا جیسے کوئی بہت ہی سیکریٹ بات ہو۔۔

ایش مسکرائی۔۔

ہاں مجھے ساتھ نبھانا آتا ہے۔۔

جاؤ گل اب سب لوگوں سے مل کر آؤ-- اور دادا جی تمہیں یاد کر رہے تھے۔۔عائشہ نے گل سے کہا۔۔ورنہ وہ اسے ایش سے بات کرنا کا موقع ہی نا دیتی۔۔

اوکے۔۔میں سب سے مل کر آتی ہوں۔۔گل باہر کی طرف بھاگی۔۔

اففف توبہ کتنا دماغ کھاتی ہے یہ لڑکی۔۔عائشہ نے اسکے جانے کے بعد کہا۔

کچھ نہیں ہوتا آپی۔۔گل بہت اچھی بچی ہے۔۔

ویسے میں تو تم سے ناراض ہوں۔۔عائی شہ نے نروٹھے پن سے کہا۔

پر کیوں۔۔آپ کیوں ناراض ہیں مجھ سے۔۔؟؟

تم نے مجھے سمعان حیدر کے بارے میں نہیں بتایا کہ تم اسے جانتی ہو۔۔

ایش کو لگا عائی شہ نے دھماکہ کیا ہو۔۔وہ فق چہرے کے ساتھ عائی شہ کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔

آپ سیم کو کیسے جانتی ہیں۔۔؟؟ایش نے حیرت سے پوچھا۔

احمد کا بہت اچھا دوست ہے وہ۔۔اور اولڈ ہاؤس کیلی ئے بھی چیک دیتا رہتا ہے۔۔انفیکٹ ہر تین مہینے بعد وہ بڑا چیک دیتا ہے۔۔عائی شہ بتا رہی تھی جبکہ ایش کو حیرانگی ہو رہی تھی کہ ایک ٹیکسی

ڈرائیور کے پاس اولڈ ہاؤس کیلیۓ ڈونیشن کے طور پر دینے کلیۓ اتنی بڑی رقم کہاں سے آتی ہے۔۔؟؟

ایش۔۔۔ کیا ہوا۔۔؟؟

عائشہ نے اسے سوچ میں ڈوبا پایا تو پوچھا۔

کچھ نہیں۔۔ایش اپنی جگہ سے اٹھی اور بلاوجہ ٹیبل پر پڑی فائلوں کو چیک کرنے لگی۔۔

ویسے کہاں ملا تھا وہ تمہیں۔۔؟؟

آپی مجھے اس ٹاپک پر بات نہیں کرنی۔۔میں اسے نہں جانتی۔۔ایش اسے یاد نہیں کرنا چاہتی تھی۔

مگر وہ تو کہہ رہا تھا کہ تم اسے۔۔

آپی پلیز۔۔وہ میرا پاسٹ تھا۔۔میں اپنے پاسٹ پیچھے چھوڑ آئی ہوں۔۔ایش نے عائشہ کہ بات کاٹی۔۔

مجھے کچھ کام ہے میں ابھی آتی ہوں۔۔ایش کہہ کر کمرے سے نکل گئی--

جبکہ عائشہ کو اس سے اتنے شدید ردعمل کی توقع نہیں تھی۔۔

حورعین یونیورسٹی نہیں گ ئی تھی۔اسکا ذہنی توازن ٹھیک نہیں تھا۔۔وہ جانا چاہتی تھی لیکن کچھ سوچ کر رک گ ئی-- شزا نے اسے زبردستی کھانا کھلایا تھا اور پھر میڈیسن دی تھی تاکہ اسکا بخار اتر جائے--

صابرہ خاتون کا رونے کے باعث اور پریشانی کی وجہ سے بی پی ہائی ہو گیا تھا۔۔رونا تو حورعین کو بھی شدید آرہا تھا کہ اسکی وجہ سے یہ سب ہو رہا ہے۔۔

وہ حرم سے بات کرنا چاہتی تھ۔۔ لیکن اسکے پیپر ہو رہے تھے۔

حورعین نے اپنا موبائل آن کیا تھا۔۔ حرم کے اسے کافی میسجز ملے تھے۔۔ پھر اس نے کچھ سوچتے ہوئے واٹس ایپ آن کی تو حرم کا اسٹیٹس چیک کرنے لگی۔۔وہ کبھی کبھی اسٹیٹس لگاتی تھی۔۔

Sometimes God #break your heart to save your

#soul.. ❤❤

یہ جملہ پڑھنے کے بعد حور عین کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھری سار تھ ہی اسکی آنکھوں میں نمی ابھری تھی۔۔اسکا دل ٹوٹا تھا۔۔شاید اللہ کچھ بہتر کرنے والا تھا۔۔

حور عین کو اپنے دل میں ایک سکون سا اترتا محسوس ہوا۔۔اسے لگا یہ الفاظ اسے حوصلہ دے رہیں ہوں۔جیسے حرم نے اسی کیلیۓ یہ اسٹیٹس لگایا ہو۔۔لیکن وہ تو ابھی کچھ جانتی بھی نہیں تھی۔۔

حرم کے ارد گرد سکون سا بھکرتا ہے۔۔کیا خاص بات تھی اس میں یہ حور عین نے آج محسوس کی تھی۔

وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ امی پاس جا کر اسے سب سچ بتاتی ہوں۔۔مجھے ان سے معافی مانگ لینی چاہیئے-- تبھی اچانک اسے باہر سے آوازیں آنا شروع ہوئیں--

وہ باہر آئی تو نفیسہ تائی اور شہرین دونوں موجود تھیں۔۔

دیکھ لی ئے اپنی بیٹی کے کرتوت۔۔ یہ تربیت ہے تمہاری۔۔نفیسہ تائی زہر اگل رہی تھیں۔۔ جبکہ صابرہ خاتون سر جھکائے کھڑی تھیں۔۔

حور عین کے اندر تکلیف کی ایک لہر دھوڑ گ ئی تھی۔۔فون پر اتنا کچھ سنا کر سکون نہیں ملا تھا نفیسہ تائی کے وجواب وہ گھر بھی آگ ئیں تھیں۔۔

ارے میں تو پہلے سے ہی جانتی تھی یہ لڑکی کچھ نا کچھ گل ضرور کھلائے گی۔ میں تو پہلے ہی اس رشتے کے خلاف تھی۔۔مگر اپنے بیٹے کے آگے مجبور تھی۔

تائی آپ اچھی طرح سے جانتی ہیں۔۔ حور عین ایسا کبھی نہیں کر سکتی۔۔ شزا نے کہا۔

کر نہیں سکتی لیکن کر چکی ہے۔۔ میرا بیٹا اب اس سے شدید نفرت کرتا ہے۔اسے ایسے گرے ہوئے کردار کی لڑکی ہر گز نہیں چاہیئے--

حور عین کا دل کر رہا تھا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے-- کچھ ایسی ہی حالت صابرہ خاتون کی بھی تھی۔

میں یہ رشتہ ختم کرتی ہوں۔۔ جو کام اس نے کیا ہے نا اسکے بعد میرا بیٹا تو کیا دنیا کا کوئی بھی غیرت مند لڑکا اس سے شادی نہیں کرے گا۔۔

شہرین کے سینے میں ٹھنڈ پڑھ گئی تھی۔ کچھ عرصہ پہلے ایسے اسکا رشتہ ٹوٹا تھا صرف حرم کی وجہ سے اور آج اس نے وہ بدلہ حور عین سے لیا تھا۔۔ حالانکہ وہ دونوں بھول گئیں تھیں شاید کہ حور عین خود اسد کی پہنائی رنگ اسی کے سامنے اتار کر رکھ آئی تھی۔۔ رشتہ وہ ختم کر آئی تھی۔۔ اسد جیسے شخص سے وہ مر کر بھی شادی نہیں کر سکتی تھی۔۔ جو کانوں کا اتنا کچہ نکلا تھا۔

ارے امی انکے تو خون میں ہی گھٹیا پن ہے۔۔ جو گل حرم نے کھلائے-- وہی یہ میڈم۔۔

خبر دار۔۔۔ حور عین ایک دم دھاڑی۔۔

خبر دار جو حرم کا نام تم نے اپنی گندی زبان سے لیا تو۔۔

وہ انگلی اٹھا کر شہرین کو وارن کر رہی تھی۔۔

تم اس قابل نہیں ہو شہرین کہ تم میری بہن کا نام اپنی زبان سے لو۔۔

شہرین کا رنگ فق ہوا۔۔

جبکہ صابرہ خاتون سمیت باقی سب حورعین کے اس طرح حرم کی فیور کرنے پر حیران ہوئے تھے۔۔

کمال ہے۔۔اس لڑکی کی زبان ابھی بھی چل رہی ہے۔حالانکہ اسکا رشتہ توڑنے آئے ہیں ہم۔۔ارے تمہیں تو ڈوب مرنا چاہیئے--- نفیسہ تائی پھنکاری۔۔

اگر میں نے کچھ غلط کیا ہوتا تو ابھی تک ڈوب مر چکی ہوتی۔۔اور کس رشتے کی بات کر رہی ہیں آپ۔۔میں وہ رشتے خود توڑ آئی تھی۔۔آپکے بیٹے سے میں مر کر بھی شادی نا کروں۔۔جسکے پاس اعتبار نام کی کوئی چیز ہی نہیں۔۔

حور عین اپنی بکواس بند کرو۔۔ صابرہ خاتون نے غصے سے چلا کر کہا۔۔

جی امی۔۔ میں خاموش ہو جاتی ہوں۔۔ لیکن جو بات سچ ہے وہ سچ ہے۔۔اور نفیسہ تائی اچھی طرح سے جانتی ہیں کہ جھوٹا کون ہے۔۔ حور عین نے جواب دیا۔

چلیں امی یہاں سے۔۔ بلاوجہ ان گھٹیا لوگوں کے منہ لگنے آگۓ ہم۔۔اور ساجدہ آنٹی آپ بھی الگ گھر لے لیں۔۔ ایسا نا ہو کل کو یہ لڑکی آپکے ہی بیٹے پر ڈورے ڈالنے شروع کر دے۔۔ شہرین نے اپنی بھڑاس نکالی۔۔

حور عین نے کرب سے آنکھیں بند کر لیں۔۔ اتنی زلالت۔۔ ابھی تو پتا نہیں کیا کیا سہنا باقی تھا۔

ہمیں کیا کرنا ہے اور کیا نہیں یہ ہم اچھے سے جانتے ہیں شہرین۔۔اور زین بھائی اپنی کزنز کو اپنی بہنیں ہی سمجھتا ہے۔۔ دوسرے لوگوں کی طرح گندی نیت اور گندی نظروں سے نہیں تکتا۔۔

اب کی بار جواب ثناء کی طرف سے آیا تھا۔۔اور اسکا اشارہ نادر کی طرف تھا یہ سب سمجھ گ ئے تھے۔۔

شہرین اور نفیسہ تائی بڑبڑ کرتی باہر کی طرف بڑھیں۔۔ساجدہ آنٹی نے انہیں روکنے کی بہت کوشش کی مگر وہ نہیں رکیں۔۔

صابرہ خاتون وہیں لاؤنج میں ڈھے گ ئی تھیں۔۔جبکہ حورعین اپنے کمرے میں چلی گ ئی--

تم لوگوں کو کیا ضرورت تھی بکواس کرنے کی۔۔ساجدہ آنٹی نے شزا اور ثناء کو گھورا۔۔

اور جو وہ دونوں کر رہی تھیں۔۔وہ کیا تھا۔۔بلاوجہ کا تماشہ کھڑا کرنے آگ ئی تھیں۔۔

میں نے پہلے ہی کہا تھا یہ سب جو ہوا ہے نا یہ ان دونوں ہی کی چال ہے۔۔وہ اسد کی شادی اپنی مرضی سے کرنا چاہتی ہیں۔حور عین سے جان چھڑانے کیلیۓ تائی نے یہ سب کیا۔۔شزا بالکل ٹھیک کہہ رہی تھی۔۔

اور جب آپ لوگ خاموش رہیں گی تو ہمیں ہی جواب دینا ہو گا نا۔۔

ثناء نے کہا۔

کیا ضرورت تھی جواب دینے کی۔۔بلاوجہ بدتمیزی کی۔۔

بدتمیزی اور حق بات کرنے میں فرق ہوتا ہے۔۔اور ہم نے وہی کہا جو سچ تھا۔شزا کہتی حور عین کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔

جبکہ ساجدہ آنٹی کچھ سوچ کر رہ گ ئی تھی۔۔

حرم جب عرش اور بیلا کے ساتھ کیفے پہنچی تو اچانک اسکے سامنے زی آئی۔

زی کل والا واقع نہیں بھول رہا تھا۔۔ وہ سوچ سوچ کر تھک چکی تھی۔۔ مگر اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔ نا تو اسے وہ ہیٹ والا شخص کا پتا چل رہا تھا اور نا ہی وہ حرم کے خیال سے پیچھا چھڑا پا رہی تھی۔

ہائے -- زی نے کہا۔

حرم تو حیران رہ گ ئی تھی کہ زی اسکے پاس آئی تھی۔۔وہ بھی خود چل کر۔۔شاید پھر انسلٹ کرنے آئی ہو۔۔حرم نے سوچا۔

مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔زی نے کہا۔

جی کریں۔۔

زی نے عرش اور بیلا کی طرف دیکھا کہ وہ انکی موجودگی میں بات نہیں کرنا چاہتی۔۔وہ دونوں سمجھ گ ئی تھیں۔اس لی ئے خود ہی چلی گ ئیں۔۔

ہم تمہارا انتظار کر رہے ہیں حرم جلدی آنا۔۔عرش نے جاتے ہوئے کہا۔

اوکے۔۔حرم نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

تمہارا نام حرم نور کیوں ہے۔۔؟؟زی نے حرم سے پوچھا۔وہ ایک ٹیبل کی طرف بڑھی۔۔ حرم بھی اسکے پیچھے ہوئی--

آپکا نام زی کیوں ہے۔۔؟؟ حرم نے الٹا سوال کیا۔۔زی گڑ بڑا گئی--

یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔۔زی نے سرد سے لہجے میں کہا۔

اسی سوال میں میرا جواب چھپا ہے۔۔

حرم نے جواب دیا۔۔

تم ایسی ڈریسنگ کیوں کرتی ہو۔۔۔؟؟زی نے اسکے کپڑوں کی طرف اشارہ کیا جو کوٹ میں چھپے ہوتے تھے۔۔ نظر بھی نہیں آتے تھے۔

حرم حیران ہوئی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ ایسے سوال کیوں کر رہی ہے۔۔

آپ کیوں کرتی ہیں ایسی ڈریسنگ۔۔؟؟حرم نے اسکی جینز کی طرف اشارہ کیا۔

جو پوچھا ہے وہ بتاؤ-- زی کی نیلی آنکھوں میں غصہ ابھرا۔۔

مجھے ایسی ڈریسنگ پسند ہے۔۔ یہ ہمارا کلچر ہے۔۔ہم ایسی ہی ڈریسنگ کرتے ہیں۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔

کیا سبھی ایشینز لڑکیاں ایسی ہی ڈریسنگ کرتی ہیں۔۔؟؟

جی زیادہ تر۔۔۔ حرم نے جواب دیا۔

بیلا اور عرش بھی تو ایشینز ہیں۔۔ چلو عرش کی ڈریسنگ تو پھر بھی تم سے ملتی ہے۔۔ بیلا کی تو بالکل بھی نہیں۔۔ ایسا کیوں ہے۔۔؟؟ زی نے پوچھا۔

بیلا نان مسلم ہے۔۔ اسے کیا فرق پڑتا ہے وہ جیسی مرضی ڈریسنگ کرے۔۔ اصل بات تو مسلمز کی ہے۔۔ حرم نے جواب دیا۔

اور عرش۔۔ وہ تو مسلم ہے نا۔۔ اسکے بارے میں کیا خیال ہے۔۔؟؟ زی نے ایک اور سوال کیا۔۔ جانے وہ کیا جاننا چاہتی تھی۔

عرش کی ڈریسنگ اتنی قابل اعتراض نہیں ہوتی۔۔ جو اسے پسند ہے وہ وہی پہنتی ہے۔۔

اور تم۔۔۔؟؟؟ کیا تمہارا دل نہیں کرتا ایسی ڈریسنگ کرنے کو۔۔؟؟

نہیں۔۔ مجھے پھٹے پرانے کپڑے پہننے کا کوئی شوق نہیں۔۔ حرم کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری۔۔ اسکی نظریں زی کی گھٹنوں سے پھٹی شرٹ پر گئی تھیں۔۔

زی نے پہلو بدلا۔۔ وہ اسکی بات کا مطلب سمجھ گئی تھی۔۔

یہ پھٹے پرانے کپڑے نہیں ہیں۔۔ میرے ڈریسز برانڈڈ ہوتے ہیں۔۔ شاید ہی یونیورسٹی میں کوئی اور اتنے مہنگے ڈریس پہنتا ہو۔۔ زی کو غصہ آیا تھا۔

وجہ کیا ہے اتنے مہنگے ڈریس پہننے کی۔۔؟؟ حرم نے سوال کیا۔

ریم کو پسند ہیں۔۔ وہ خود برانڈڈ ڈریسنگ کرتا ہے۔۔ اور اسے مسلمز تو بالکل بھی نہیں پسند۔۔ زی نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔

بات صاف ہے۔۔ آپ وہ ڈریسنگ کرتی ہیں جو آپکے #صنم کو پسند ہے۔۔ اور میں ٹرائے کر رہی ہوں کہ ویسی ڈریسنگ کر پاؤں جو میرے #صمد کو پسند ہے۔۔

اب یہ صمد کون ہے۔۔؟؟ زی نے کوفت سے پوچھا۔۔ حرم کی باتیں اسکے زہن میں نہیں آتی تھیں۔۔

آپ مجھ سے زیادہ بہتر ہیں۔۔ پتا ہے کیوں۔۔؟؟ حرم اسکے سوال کو نظر انداز کر گئی تھی۔۔

کیوں۔۔۔؟؟زی نے پوچھا۔۔

جو آپکا صنم چاہتا ہے آپ اس پر پورا اتر گ ئی ہیں-- آپکی ڈریسنگ بالکل اسکی پسند کی ہو گ ئی ہے-- جبکہ جیسی ڈریسنگ میر اصمد چاہتا ہے۔۔میں ویسی نہیں کر پائی ابھی تک۔۔

حرم کا اشارہ مکمل پردے کی طرف تھا۔۔

جبکہ زی کو اسکی بات کی سمجھ نہیں آئی تھی۔

خیر چھوڑا مجھے صمد میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔۔زی نے کوفت سے کہا۔۔

لیکن صمد تو آپ میں انٹرسٹ رکھتا ہے نا۔۔ حرم نے مسکرا کر کہا۔

زی نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا۔۔

کیا تمہارا اصمد مجھے جانتا ہے۔۔؟؟

جی وہ آپ سمیت سب کو جانتا ہے۔۔

کیا وہ کوئی wizard ہے یعنی جادو گر۔۔؟؟زی نے آہستہ سے پوچھا۔۔

نہیں وہ سب کا بنانے والا ہے۔۔ حرم مسکرائی--

اچھا مجھے اب ایک اور سوال کا جواب دو۔۔

تم یہ ڈوپٹہ ایسے کیوں لیتی ہو۔۔؟زی نے اسکے حجاب کی طرف اشارہ کیا۔۔

کیاآپ اپنے سرپر موجود بالوں کے بنارہ سکتی ہیں۔۔؟؟حرم نے الٹا سوال کیا۔

واٹ۔۔؟؟یہ کیا بکواس ہے۔۔

بتائیں نا۔۔

نہیں۔۔ بالکل بھی نہیں۔۔ بال بہت ضروری ہیں۔۔اورزی کو اپنے براؤن کلر کے بال بہت پسند تھے۔۔

چہرے کی خوبصورتی ہی بالوں کی وجہ سے ہے۔۔ گاڈ نے انہیں بنایا ہی اس لی ئے ہے کہ چہ رہ خوبصورت لگے۔۔

بالکل اسی طرح۔۔ حجاب بہت ضروری ہے۔۔ جیسے بال چہرے کو خوبصورت بناتے ہیں۔۔ چہرے کی خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں بالکل اسی طرح حجاب ایمان کی خوبصورتی کو بڑھاتا ہے۔۔

اللہ نے سر کو ڈھانپے رہنا کا حکم دیا ہے۔۔ کیونکہ اس سے عورت کی حیا خوبصورت رہتی ہے۔۔ اسکا کردار خوبصورت ہوتا ہے اسکی عزت مزید بڑھتی ہے۔۔

حرم کہہ رہی تھی۔۔

جبکہ کیفے میں داخل ہوتے رومان شاہ کے قدم ایک دم رک گ ئے تھے۔۔

آج مشرق اور مغرب ایک ساتھ بیٹھے تھے۔۔ وہ فورا آزی اور حرم کی طرف بڑھا۔۔

تمہاری باتیں سمجھ سے باہر ہیں۔۔زی نے کہا۔

کوئی بات نہیں۔۔آپکے مزہب میں شاید ان باتوں کی کوئی اہمیت نا ہو۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔

ہائے گائی ز۔۔

اس سے پہلے زی کچھ اور پوچھتی رومان وہاں پہنچ گیا۔

اوو ہائے-- میں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی۔۔ شکر تم آگئے-- زی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

آپکا پیپر کیسا ہوا مس نور۔۔؟؟ وہ حرم کی طرف متوجہ ہوا۔

اچھا ہو گیا۔۔

حرم نے جواب دیا۔۔اس سے پہلے وہ کچھ اور بات کرتا حرم اٹھ کر عرش اور بیلا کی طرف بڑھ گ ئی--

چلیں۔۔؟؟زی نے اس سے پوچھا۔

ہمم۔۔چلو۔۔۔وہ ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا تھا۔۔

حرم نے رات کو لاہور کال کی تھی۔۔فون جیا نے اٹھایا تھا۔۔اور اس نے حرم کو بتا دیا تھا کہ مما نے حور عین آپی کو تھپڑ مارا اور اب انکی طبیعت بہت خراب ہے۔۔

حرم تو صابرہ خاتون کی خراب طبیعت کا سن کر پریشن ہوگ ئی تھی۔۔ایک تو اسے اگزامز کی ٹینشن تھی۔۔اوپر سے وہ سب سے اتنا دور تھی۔۔

جب صابرہ خاتون گھر نہیں ہوتی تھیں تو حرم سے پڑھا تک نہیں جاتا تھا۔اور اب وہ اس سے میلوں دور تھی۔۔کتنی مشکل سے وہ کتاب میں لکھا کچھ یاد کرتی تھی یہ صرف وہی جانتی تھی۔

اوپر سے کمپیٹیشن کی مزید ٹینشن۔۔حرم کمرے میں بند ہو کر اتنا پڑھتی نہیں تھی جتنا روتی تھی۔۔

اسکا دل بہت چھوٹا سا تھا۔۔بچپن سے ہی اگر کوئی کام اس سے نا ہو رہا ہوتا اور وہ ضروری ہوتا تو وہ چھپ کر رونے لگ جاتی تھی۔

اسے دنیا میں سب سے زیادہ اپنی ماں عزیز تھی۔۔اور اکثر وہ سوچتی تھی کہ ایمان تو تب مکمل ہوتا ہے نا جب ہر چیز سے بڑھ کر ہمیں حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عزیز ہوں۔۔

اللہ مجھے معاف کر دینا۔۔ میں سب سے بہت زیادہ پیار کرتی ہوں۔۔ آپ اور آپکے محبوب مجھے بہت عزیز ہیں۔۔ اور آپ دونوں کے بعد مجھے میری امی عزیز ہیں۔۔ میں صرف یہ کہتی ہوں۔۔ مگر آپ تو شہہ رگ سے زیادہ قریب ہیں۔۔ انسان کی نیت کو تو آپ ہی جانتے ہیں مولا جی۔۔ اگر کہیں کوئی غلطی کوتاہی کر جاؤں تو معاف کرِ دنا مجھے۔۔ وہ فوراً یہ دعا مانگتی تھی۔۔

کیا ہوا امی کو۔۔ میری بات کرواؤ جلدی ان سے۔۔ حرم نے جیا سے کہا۔۔

اور پھر کچھ دیر بعد جیا نے صابرہ خاتون سے حرم کی بات کروادی تھی۔۔

وہ تو حرم کی آواز سن کر ہی رودی تھیں۔۔ حرم انکے یوں رونے پر بوکھلا گ ئی تھی۔

کیا ہوا امی۔۔ بتائیں پکی زروئیں مت۔۔ حرم کی خود کی آواز بھرا گ ئی۔۔

اور پھر صابرہ خاتون نے سب کچھ حرم کو بتادی۔۔

حرم کا دماغ گھوم گیا سب سن کر۔۔ وہ جانتی تھی حورعین کبھی اتنا غلط کام نہیں کر سکتی۔۔ لیکن اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ یہ سب ہو گیا ہے۔

کچھ دیر وہ ان سے مزید باتیں کرتی رہی اور پھر انہیں کافی تسلیاں دینے کے بعد فون بند کیا۔

حرم نے صابرہ خارون کو یقین دلانے کی پوری کوشش کی تھی کہ نفیسہ تائی اور شہرین نے کوئی ڈرامہ کیا ہوگ۔۔ لیکن صابرہ خاتون حورعین ک مستقبل کو سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی۔۔

تو شہرین نے اپنا بدلا لے ہی لیا۔۔

حرم نے سوچ۔۔

یااللہ پاک ہماری مشکلیں آسان فرما۔۔میں اپنی امی کو اس طرح پریشان نہیں دیکھ سکتی۔۔انکے حصے ہی تکلیفیں اور پریشانیاں مجھے دے دیں۔۔ مگر میری امی کی پریشانی ختم کر دیں۔۔ حرم نے عشا کی نماز کے بعد بہت دعائیں مانگی تھیں۔۔اسے حورعین کی بھی بہت فکر تھی۔۔اسکی ابھی تک حورعین سے بات نہیں ہوئی تھی۔

وہ اسی خوبصورت پارک میں آکر بیٹھ گ ئی تھی جہاں وہ عائ شہ سے ملی تھی۔۔

ایش کو یہ پارک ہمیشہ فیسی نیٹ کرتی تھی۔۔وجہ وہاں موجود معصوم بچے تھے۔۔جو کھلکھلاتے تھے تو پارک کی رونق مزید بڑھ جاتی تھی۔۔

ہائے-- ایش ولیم۔۔

اچانک کسی شخص نے اسے پکارہ۔۔

ایش پنی جگہ سن رہ گ ئی۔۔ وہ اس آواز کو پہچانتی تھی۔۔

کیسی ہو ایش ولیم۔۔۔؟ وہ اسکے پاس پتھر کے بنے بینچ پر بیٹھ چکا تھا۔

نور الایش۔۔ ایش ولیم نہیں ہوں میں مائیک۔۔ ایش نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اووو سوری میں بھول گیا تھا۔۔ پورے تین ماہ بعد تمہیں دیکھ رہا ہوں آج۔۔ تم تو سرتاپا بدل گ ئی ہو۔۔

جو بہتر تھا میں نے وہی کیا۔

میں تمہارا دوست ہوں ایش۔۔ مجھے تو بتادیا ہوتا۔۔

سوری مسٹر مائیک۔۔ ہمارے مزہب میں مردوں سے دوستی کی اجازت نہیں۔۔آپ سے میرا رشتہ ایک کزن کا تھا۔۔

تھا۔۔۔مطلب اب نہیں ۔۔۔؟؟مائیک نے تڑپ کر پوچھا۔

جب میرے نام کے آگے سے ولیم ہٹ چکا ہے۔۔تو اس سے منسلک ہر رشتہ ختم ہو گیا ہے۔

ایش تم اتنی پتھر دل تو نہیں تھی۔۔پیلس میں سب تمہیں یاد کرتے ہیں۔۔ گرینی بہت مس کرتی ہے تمہیں۔۔

تو میں کیا کروں۔۔؟؟

تمہیں ان سے ملنا چاہی ئے--

مجھے اس گھر سے دھکے دے کر نکال دیا گیا تھا مائیک--

تم نے کام بھی تو بہت غلط کیا ہے ایش--ایک لڑکے کیلی ئے کوئی اپنے مزہب کو تھوڑی چھوڑتا ہے-مائیک نے کہا-

اٹس انف مسٹر مائیک-- انف--

ایش کو اپنے ایمان پر کی گ ئی بات برداشت نہیں ہوئی-- وہ کسہ کو بھی سمجھا نہیں سکتی تھی کہ اس نے سمعان کیلی ئے یہ سب نہیں کیا-

تم نہیں سمجھو گے مائیک-- اور مجھے سمجھانا بھی نہیں--امید کرتی ہوں آئی ندہ تم میرے رستے میں نہیں آؤ گے-- ایش کہہ کرر کی نہیں تھی۔

جبکہ مائیک اسے پکارتا ہی رہ گیا تھا۔

میرا یقین کرو حرم میں نے کچھ غلط نہیں کیا-- حور عین کا لہجہ بھیگا تھا--

جانتی ہوں-- تم نے غلط نہیں کیا لیکن ساری غلطی تمہاری ہے--

بس اس دن کیلیۓ میں تمہیں منع کرتی تھی--

میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا-- پتا نہیں سب کیسے ہو گیا--

چلو چھوڑو۔۔ حرم نے ایک گہری سانس لی۔۔ جو ہوتا ہے اچھے کیلی ئے ہ وتا ہے۔۔ میں نے امی سے بات کرلی ہے۔۔ کل سے تم یونیورسٹی جاؤ گی-- اور پلیز دھیان سے اب کچھ غلط مت کرنا۔۔ اسد سے ہر گزرابطہ مت کرنا۔۔ حرم نے اسے سمجھایا۔۔

نہیں۔۔ اب تو کبھی بھی نہیں۔۔ وہ میرے لی ئے مر چکا ہے اور میں اسکے لی ئے--

او کے ٹھیک ہے۔۔ بعد میں بات ہو گی۔۔ میں پیپر یاد کرلوں۔۔

حرم۔۔ حورعین نے پکارہ۔۔

جی۔۔

سوری۔۔فارایوری تھنگ۔۔

اٹس اوکے۔۔ حرم مسکرائی۔۔ اوکے اللہ حافظ۔۔

حرم کال ڈراپ کر چکی تھی۔ جبکہ حورعین کے لبوں پر دھیمی سی مسکان ابھری تھی۔

دن تیزی سے گزرنے لگے۔۔ حرم کے سارے پیپرز ہو چکے تھے۔۔

حورعین بدلنے لگی تھی۔۔ وہ اب چادر لپیٹ کر یونیورسٹی جاتی تھی۔۔ شرجیل نے دوبارہ اسکے سامنے آنے کی ہمت نہیں کی تھی۔۔

وہاج بھائی نے اسے تھپڑ مار کر گھر سے نکال دیا تھا۔ثانی آپی جانتی تھی یہ سب پلان کے تحت ہوا تھا۔۔اور ضرور یہ پلان شہرین کا ہو گا۔۔اس لیئے انہوں نے اسد کو سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

آپی وہ میرے لیئے مر چکی ہے۔۔مجھے اسکے نام سے بھی شدید نفرت ہے۔۔اسد نے غصے سے کہا۔

اسد تم پچھتاؤ گے ایک دن۔۔

ثانی آپی نے بس اتنا ہی کہا تھا۔۔اب وہ ماں کی برائی تو کرنے سے رہی تھی۔

پچھتا تو اب رہاں ہوں آپی۔۔کہ میں نے ایک کم ظرف لڑکی سے پیار کیا اسے اپنا بنانا چاہا۔۔

سوچ لو اسد اچھی طرح سے۔ کبھی کبھی آنکھوں دیکھا بھی جھوٹ ہوتا ہے۔۔

اب کچھ دیکھنے کی چاہت نہیں رہی۔۔اوکے میری کلاس کا ٹائم ہو چکا ہے بعد میں بات کرتا ہوں۔۔وہ کہہ کر کال ڈراپ کر چکا تھا۔۔ جبکہ ثانی آپی کچھ سوچ کر رہ گ ئی تھیں۔۔

اس دن حرم کا سیکنڈ لاسٹ پیپر تھا۔۔اگلے دن اسکا آخری پیپر تھا۔۔وہ پیپر یاد کر رہی تھی جب اسے حور عین کی کال آئی--

اس نے کال ریسیو کی تو آگے سے حور عین رو رہی تھی۔۔ حرم تو بوکھلا گ ئی-

کیا ہوا حور عین رو کیوں رہی ہو۔۔؟؟

وہ حرم۔۔۔وہ۔۔

حور عین سے کچھ بولا نہیں جا رہا تھا۔۔

کچھ بتاؤ تو کیا ہوا ہے۔۔؟؟ حرم ایک دم کھڑی ہو گئی--

وہ ابو آئے ہیں--

حور عین نے کہا۔۔ حرم کو لگا جیسے کوئی دھاکہ ہوا ہو۔۔

کتنی ہی دیر وہ کچھ بول نا پائی--

تائی نے سب کچھ ابو کو بتا دیا ہے۔۔وہ بہت غصے میں ہیں۔۔ابو نے امی سے اتنا جھگڑا کیا ہے۔۔وہ تمہارے پوچھ رہے تھے۔۔وہ امی سے کہہ رہے ہیں کہ تم نے حرم کو بیچ دیا ہو گا۔۔

حرم کے اندر رازیت کی ایک لہر اٹھی تھی۔۔

کیا لینے آئے ہیں اب وہ۔۔پانچ سال پہلے چھوڑ گئے تھے۔۔جب ہمیں انکی ضرورت تھی۔۔تو اب کیوں آئے ہیں--

غصے کے باعث حرم کی آواز کانپ اٹھی۔

اور انہیں گھر میں کس نے آنے دیا۔۔انہیں باہر نکالو۔۔ہمارا ان سے کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔طلاق دے چکے ہیں وہ امی کو پھر کس منہ سے آئے ہیں--

حرم کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔شاید ہی اس نے کسی شخص سے اتنی نفرت کی ہو جتنی وہ عمر دراز یعنی اب والد سے کرتی تھی۔

اور باہر سے گزرتے فرہاد کے قدم حرم کے اس طرح بولنے پر تھمے تھے۔۔ حرم کا دماغ گھوما ہوا تھا۔۔

حرم وہ میرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔۔پتا نہیں کس دوست سے جو اہار کے آئے ہیں--

وہ امی سے کہہ کر گ ئے ہیں کہ ایک بیٹی تم نے بیچ دی دوسری پر میرا حق ہے۔۔ تین دن کا وقت دیا ہے انہوں نے۔۔ حور عین کی آواز میں ڈر اور خوف واضح تھا۔۔

چھی۔۔ کیسا باپ ہے وہ انسان۔۔ کوئی باپ اپنی اولاد کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے۔۔ انکا کوئی حق نہیں ہے ہم پر۔۔اور اگر زیادہ تنگ کرے تو پولیس کو کال کر دینا۔۔ وہ ہمارے لی ئے اسی دن مر گ ئے تھے۔ جس دن ہمیں بھو کا چھوڑ کر گ ئے تھے۔۔ حرم کے آنسو جاری ہو گ ئے تھے۔۔اسے پانچ سال پہلے کے واقعات آج بھ یاد تھے۔۔

حرم کیا ہوا۔۔ کس سے باتیں کر رہی ہو۔۔؟ فرہاد نے اندر آتے ہوئے پ وچھا۔

ہادی وہ۔۔وہ۔اب۔۔ابو۔۔وہ میں۔۔ حرم سے بولا نہیں جارہا تھا۔۔فرہاد نے اسکی یہ حالت کبھی نہیں دیکھی تھی۔۔

بتاؤ تو ہوا کیا ہے۔۔فرہاد اسکے قریب آیا۔۔

وہ حورعین۔۔وہ اسد نے رشتہ توڑ دیا۔۔

وہ ابو جو اہار کے آئے ہیں وہ حورعین کو۔۔وہ اسے۔۔داؤ پر لگا آئے ہیں۔۔

حرم روتے روتے فرہاد کے گلے لگ گئی تھی۔وہ اپنی بات بھی سمجھا نہیں پا رہی تھی۔۔اسے شاک لگا تھا۔۔

فرہاد اسے اس طرح دیکھ کر تڑپ اٹھا تھا۔

پلیز روؤ مت حرم۔۔چپ کر جاؤ پ لیز۔۔فرہاد نے اسکے گرد اپنا حصار قائی م کیا۔

ادھر آؤ یہ اں بیٹھو۔۔فرہاد نے اسے بیڈ پر بٹھایا۔۔ یہ لو پانی پیو۔۔اس نے سائیڈ ٹی بل پر رکھا پانی کا گلاس اسکے لبوں سے لگایا۔۔

وہ ہادی۔۔مم۔۔کچھ نہیں کر پاؤں گی-- وہ حورعین کی زندگی برباد کر دے گے۔۔

کچھ نہیں ہوتا حورعین کو۔۔تم پریشان مت ہو۔۔

نہیں۔۔آپ نہیں جانتے وہ اچھے انسان نہیں ہیں۔۔

ہادی وہ۔۔مم۔۔میں۔۔

وہ کچھ بول ہی نہیں پا رہی تھی۔۔

فرہاد نے اسکے گرد اپنے بازو ڈال کر اسے خود کے قریب کیا۔۔ وہ بہت ڈری ڈری لگ رہی تھی۔ جیسے کچھ بہت غلط ہو گیا۔

حرم نے فرہاد کو زور سے پکڑ رکھا تھا وہ چھپ جانا چاہتی تھی۔۔ فرہاد نہیں جانتا تھا کہ اسکے اندر کیا چل رہا ہے۔۔

اتنا گھبرا کیوں رہی ہو حرم وہ تمہارے والد ہی تو ہیں۔ وہ کچھ غلط نہیں کریں گے۔۔ فرہاد نے اسے تسلی دی۔

نہیں آپ نہیں جانتے ہادی۔۔ وہ ہم سے زرا پیار نہیں کرتے۔۔ وہ ہمیں پانچ سال پہلے چھوڑ گ ئے تھے۔۔ جب ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہیں تھا۔۔ وہ جوے میں اپنا سب کچھ گنوا چکے ہیں۔۔

میری امی نے ہم نے بہت مشکل وقت گزارا ہے ہادی۔۔

میں ان سے بہت پیار کرتی تھی۔مجھے انکی ضرورت تھی۔ مگر انہوں نے ہمیشہ مجھے خود سے دور رکھا کیونکہ میں ایک لڑکی تھی۔وہ مجھ سے نفرت کرتے تھے ہادی۔۔انہوں نے کبھی مجھ سے پیار نہیں کیا۔۔

وہ کہہ رہی تھی جب فرہاد کو دکھ ہو رہا تھا کہ حرم کی زندگی میں اتنے اندھیروں میں گزری ہے۔۔

میں نے انہیں بہت مس کیا ہادی۔۔جب کبھی میں سکول میں فرسٹ آتی تھی۔وہ نہیں ہوتے تھے۔۔میرے ساتھ جانے کیلیۓ-

جب کبھی مجھے انکی ضروت ہوتی تھی۔۔وہ کبھی میرے پاس نہیں ہوتے تھے۔۔میں اکیلی رہی ہادی۔۔اور پھر میرا پیار نفرت میں بدل گیا جس دن وہ ہمیں چھوڑ گۓ--

حرم کو لگ رہا تھا کہ اسکی دماغ کی کوئی رگ پھٹ جاۓ گی-- سالوں سے چھپا درد دل چیر رہا تھا۔۔

چپ کر جاؤ حرم۔۔روؤ مت پلیز۔۔فرہاد کی پوری شرٹ بھیگ چکی تھی۔۔حرم کے آنسو اسے اپنے دل پر گرتے محسوس ہو رہے تھے۔۔

میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ حورعین کو کچھ نہیں ہو گا۔

فرہاد کا دماغ تیزی سے کام کر رہا تھا۔اسے نہیں پتا تھا کہ اسد اور حورعین کا رشتہ ٹوٹ چکا ہے۔۔ اسے کیا کرنا ہے وہ اچھی طرح سمجھ چکا تھا۔۔

حرم نے اپنے باپ کی محرومی دیکھی تھی۔۔انکے زندہ ہونے کے باوجود وہ ہمشہ انکے پیار کیلیۓ تڑپی تھی۔۔ایک بیٹی اپنے باپ سے جتنا پیار کرتی ہے شاید ہی اور کوئی کرتا ہو۔۔

لیکن اگرایک بیٹی اپنے باپ سے نفرت کرے اسکے پیچھے کوئی بہت ہی بڑی وجہ ہوتی ہے۔۔

حرم کی محرومی اور پیار کی خواہش۔۔اپنے باپ کے ساتھ کی ضرورت۔۔اسے نا ملنے پر سب کچھ نفرت میں بدل گیا۔۔

سالوں پہلے جب وہ چھوٹی تھی عمر دراز صابرہ خاتون سے بات بات پر جھگڑا کرتے تھے۔۔ایک رات جب موسم شدید خراب تھا۔۔جوے میں ہارنے کے بعد عمر دراز نے صابرہ خاتون سے جھگڑا کرنے کے بعد اس پر ہاتھ اٹھایا تھا۔۔ حرم تب چھوٹی تھی۔۔وہ سہم گ ئی تھی۔ لڑائی جھگڑے سے اسے ویسے ہی ڈر لگتا تھا۔۔وہ یہ منظر دیکھ نا سکی۔۔اور بیڈ کے نیچے چھپ گ ئی--

وہاں چھپے وہ روتی رہی۔۔پھر روٹین بن گ ئی- جب بھی کوئی جھگڑا ہوتا وہ کبھی دروازے پیچھے چھپ کاتی تو کبھی بیڈ کے نیچے۔۔۔

وہی ڈر اسکے اندر آج بھی کنڈلی مار کر بیٹھا تھا۔

وہ بیڈ کے نیچے سے نکل آئی تھی۔۔وہ بڑی ہو چکی تھی۔۔لیکن خود کو وہ اسی تاریک رات میں اسی بیڈ کے نیچے چھوڑ آئی تھی۔۔وہ اکیلی۔۔ڈری اور سہمی بچی آج بھی اسکے اندر موجود تھی۔۔جسے صرف فرہاد نے دیکھا تھا۔۔آج۔۔سالوں بعد۔۔

ہر انسان کی زندگی میں کچھ نا کچھ برا ہوا ہوتا ہے۔۔جیسا انسان اوپر سے نظر آتا ہے وہ ویسا نہیں ہوتا۔۔ہر انسان کی ایک الگ داستان ہوتی ہے۔جسے کوئی کوئی پڑھ پاتا ہے۔۔آج سالوں بعد فرہاد نے حرم کی دکھ بھری داستان پڑی تھی۔۔اسکے آنسوں سب بیان کر رہے تھے۔۔

حرم کو شادی شدہ زندگی نہیں پسند تھی۔۔اسے مردوں سے ڈر لگتا تھا۔۔وہ نفرت کرتی تھی مرد زات سے۔۔اسی لیئے اسے نادر نہیں پسند تھا۔۔اسے لگتا تھا کہ جیسی اسکی ماں کی زندگی گزری ہے۔۔ویسے ہی سب کی گزرتی ہو گی۔۔اس نے جو دیکھا تھا وہ اسکے دماغ پر نقش ہو گیا تھا۔۔

اسی لیے وہ ہر رات تڑپتی روتی تھی۔۔وہ ڈائری میں میرے راہنما کے نام بہت سے پیغام لکھتی تھی۔۔

تبھی فرہاد کو وہ خواب میں نظر آنے لگی۔۔اسکی سسکیاں اسے سنائی دینے لگیں۔۔

اگر فرہاد کی جگہ نادر اسے مل جاتا تو شاید وہ اب تک زندہ نا ہوتی۔۔ یہ تو فرہاد تھا جو اسے جینا سکھا رہا تھا۔۔جس کے سنگ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ سبھی مرد ایک جیسے نہیں ہوتے۔۔

حرم کا ذہن پوری طرح بھٹک چکا تھا۔ صبح اسکا پیپر تھا ابھی اسکی تیاری رہتی تھی لیکن وہ کچھ پڑھ نہیں پا رہی تھی۔اسے رہ رہ کر حورعین کا خیال آ رہا تھا۔

اب جو بھی کرنا تھا فرہاد کو کرنا تھا۔اس نے سب سے پہلے حمزہ کو کال کی۔ حمزہ نے کافی خوشگوار انداز میں اسکی کال ریسیو کی تھی۔

ضرور کوئی ک‌ام ہو گا جو اس وقت مجھے فون کیا ہے۔۔ حمزہ کے تیز دماغ نے فوراً بھانپ لیا تھا۔

ہاں تمہاری شادی ہے۔۔ جلدی سے تیاریاں شروع کرو۔۔ فرہاد نے جواب دیا۔۔

ہاہاہاہا۔۔ واقعی۔۔ کتنے مزے کا جوک ہے نا۔۔ حمزہ کا قہقہہ ابھرا۔

یہ جوک نہیں ہے حمزہ۔۔ تمہاری محبت کا امتحان شروع ہونے والا ہے۔۔

محبت۔۔ کک۔۔ کیا مطلب میں کچھ سمجھا نہیں۔۔ حمزہ گڑ بڑا گیا۔

صبح تمہیں لاہور جانا ہے۔ جلدی سے پیکنگ کرلو۔۔ میں اور حرم بھی ایک دو دن تک پہنچ جائیں گے۔۔ فرہاد نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

کیا یار پہیلیاں کیوں بجھوا رہے ہو۔۔ صاف صاف بات کرو۔۔ حمزہ بھی سنجیدہ ہوا۔

حورعین سے شادی میں تمہیں کوئی پرابلم تو نہیں ہے۔۔؟؟ فرہاد نے پوچھا تھا۔۔ جبکہ حمزہ کو تو لگا کہ کوئی دھماکہ ہوا ہے۔۔ اسکے کانوں نے کچھ غلط سنا ہے۔

کیا۔۔ حورعین سے شادی۔۔ مگر وہ تو۔۔

اسد اور اسکا رشتہ ختم ہو چکا ہے۔۔ فرہاد نے اسکی بات کاٹی۔

مگر حور عین تو اسد سے محبت کرتی ہے نا۔۔ مجھے تفصیل سے بتاؤ سب کیا چل رہا ہے۔۔

تم حور عین سے محبت کرتے ہو نا۔۔؟؟اسی محبت کا امتحان ہے۔۔ کیا تم تیار ہو۔۔؟؟فرہاد نے پوچھا۔

تت۔۔ تم جانتے ہو کہ میں حور عین کو۔۔ حمزہ نے بات ادھوری چھوڑی۔

تمہاری رگ رگ سے میں واقف ہوں حمزہ۔۔ تمہاری آنکھوں میں اسکا عکس دیکھا ہے میں نے۔۔

اچھا اب تفصیل سے بتاؤ ایسا کیا ہوا ہے۔۔اور اتنی جلدی سب کچھ کیوں۔۔

حمزہ کے پوچھنے پر اگلے دس منٹ میں فرہاد نے اسے س پکچھ بتادیا۔۔

غصے سے حمزہ کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔اسے اب پتا چلا تھا کہ وہ اس دن اتنا بے چین کیوں تھا۔حور عین کا خیال اسے بار بار کیوں آ رہا تھا۔

ٹھیک ہے میں صبح لاہور پہنچ جاؤں گ ا۔۔

گڈ۔۔میں باقی سب سے بات کرلوں۔تم اپنی پیکنگ کر لو۔فرہاد نے کہہ کر کال ڈراپ کر دی۔۔

جبکہ حمزہ کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ اسے اپنی قسمت پر خوش ہونا چاہیئے ی احور عین کے دل ٹوٹنے پر دکھی۔۔

لیکن جو بھی ہوتا ہے اچھے کیلیۓ ہوتا ہے۔۔خدا گواہ تھا کہ اس نے کبھی حور عین کو اسد سے چھین کر پانے کی خواہش نہیں کی تھی۔۔شاید تقدیر کو اسکا صبر پسند آیا تھا۔۔ یا شاید اسکی خاموش محبت۔۔جو وہ اسکی ہونے جا رہی تھی۔وہ مسرور سا پیکنگ کرنے لگ گیا۔

آپکو کوئی اعتراض تو نہیں ہے نا آنٹی جان۔۔

فرہاد اب صابرہ خاتون سے بات کر رہا تھا۔اس نے سب کچھ ڈسکس کر لیا تھا۔وہ حور عین کی زندگی برباد ہوتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔جبکہ صابرہ خاتون کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کس منہ سے فرہاد کا شکریہ ادا کیا۔وہ اسکی اتنی بڑی پریشانی دور کرنے جا رہا تھا۔۔

نہیں بیٹا مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔صابرہ خاتون کی آواز بھرا گئی۔

ٹھیک ہے آنٹی آپ حور عین سے بات کر لیں۔۔میں زرا اپنے گھر والوں کو بتا دوں۔۔ یہ کام ان شاءاللہ کل ہی ہو جائے گا۔آپ پریشان نا ہوں۔۔حمزہ صبح لاہور پہنچ جائے گا۔۔اور پرسوں تک میں اور حرم بھی۔

خوش رہو بیٹا۔۔آباد رہو۔۔

اور ہاں آنٹی جی ایک بات اور۔۔

آپ لوگ پلیز کوئی بھی بات حرم کو بتانے سے پہلے مجھے بتایا کریں۔وہ بہت پریشان ہو جاتی ہے۔۔فرہاد نے جھجھکتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے بیٹا۔۔صابرہ خاتون اپنی بیٹی کے نصیب پر مسکرا دی تھیں۔۔جسے اتنا اچھا ہمسفر ملا تھا۔

فرہاد جب سب سے بات کرنے کے بعد حرم کے کمرے میں آیا تو وہ سوئی ہوئی تھی۔۔فرہاد نے اسے سکون آور دوائی دی تھی۔

صبح اسکا پیپر تھا۔فرہاد کو تھوڑا افسوس ہو رہا تھا لیکن اسکی صحت زیادہ ضروری تھی۔

چنانچہ وہ اپنا لیپ ٹاپ اٹھا کے اسی کے کمرے میں لے آیا تھا۔۔ابھی اسے ڈاکٹر سمیع سے بھی بات کرنی تھی۔۔

وہ حرم کو اب اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔۔چنانچہ اسکے سامنے ہی صوفے پر بیٹھ گیا۔

وہ لڑکی اپنے اندر پتا نہیں کون کون سے راز چھپائے پھرتی تھی۔آج اسکی زندگی کا جو پہلو فرہاد کے سامنے کھلا تھا وہ فرہاد کو جھنجھوڑ گیا تھا۔۔

وہ اسے بہت خوش دیکھنا چاہتا تھا۔اب وہ اسکے معاملات پر خود نظر رکھنے والا تھا۔۔

جو کام تم کر چکی ہو نا اسکے بعد شکر کرو وہ لڑکا تمہیں اپنانے کو تیار ہے۔۔صابرہ خاتون حور عین سے کہہ رہی تھیں۔۔اور وہ سر جھکائے سن رہی تھی۔

تمہیں منظور ہو یا نا پر تمہیں اس سے ہی شادی کرنی ہو گی۔۔صابرہ خاتون نے حکم سنایا۔۔

جی امی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔

حور عین نے خود پر کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔

جبکہ صابرہ خاتون اسکی بات سن کر حیران رہ گئی تھی۔

ٹھیک ہے جاؤ اب۔۔

اور حور عین اپنے کمرے میں آگئی۔

اسکے خوبصورت چہرے پر آنسوں بھکرے۔۔

اسد سے دھوکہ کھانے کے بعد وہ اس قابل نہں رہی تھی کہ کسی اور پر بھروسہ کرتی یا اسکے بارے میں سوچتی۔۔

لیکن اسکے پاس اب کوئی اوپشن نہیں تھا۔۔جو اسکے گھر والے کہہ رہے تھے اسے وہی کرنا تھا۔

اور بس حمزہ کی فکر تھی کہ اسے کتنا مجبور کیا گیا ہو گا اس کام کیلیۓ--وہ اسکے بارے میں پتا نہیں کیا سوچتا ہو گا۔۔

حرم کی آنکھ صبح پانچ بجے کھلی تھی۔وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی تھی۔۔

ہائے میرا پیپر۔۔وہ گھبرا گئی-

میں کیسے سو گئی تھی۔۔مجھے تو پیپر یاد کرنا تھا۔

وہ فوراً بیڈ سے اٹھی۔ کتاب ڈھونڈی اور اسے لے کر بیٹھ گ ئی۔

اسکی آنکھوں میں ایک بار پھر نمی ابھری۔۔اسکا آخری پیپر تھا۔ کتنی محنت سے پڑھا تھا اس نے اب اگر پیپر کے ٹائم پر تیاری نا ہوئی تو کیا فائدہ پڑھنے کا۔۔

اٹھ گ ئی تم۔۔ فرہاد نے کمرے میں داخل ہوتے کہا۔۔ وہ ابھی ابھی اپنی ساری چیزیں اٹھا کر لے گیا تھا۔۔اسے پتا تھا کہ اب حرم اٹھنے والی ہے۔۔

ہادی۔۔ میرا پیپر۔۔ میری تیاری نہیں ہوئی-- وہ رو دینے کو تھی۔

ریلیکس حرم۔۔ وہ اسکی بڑھا۔۔

پیپر سے زیادہ ضروری تمہارے دماغ کا پر سکون ہونا ہے۔۔اگر تم پر سکون رہو گی تو اچھا لکھ سکو گی۔۔وہ اسکے ہاتھ پکڑتے بولا تھا۔

مگر۔۔جب کچھ یاد نہیں ہو گا تو کیسے لکھوں گی۔۔؟؟

یار رونے والا فیس مت بنایا کرو۔۔۔میرا دل گبھرانا شروع ہو جاتا ہے۔۔جانے اتنا پانی تمہاری آنکھوں میں کہاں سے آجاتا ہے۔۔

اور ہاں ابھی کافی وقت ہے پیپر سٹارٹ ہونے میں تم تب تک آرام سے پڑھو۔۔مگر پلیز کوئی ٹی مشن مت لینا سب ٹھیک ہو جائے گا۔وہ اسے تسلی دے رہا تھا۔اور حرم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔

غیر متوقع طور پر اسکا آج کا پیپر کافی اچھا ہو گیا تھا۔۔وہ خوش تھی لیکن اداس بھی۔۔

سارے سٹوڈنٹس اگزامز کے ختم ہونے پر خوشیاں منا رہے تھے ایک وہی جانے کہاں کھوئی ہوئی تھی۔سب نے اسکی خاموشی محسوس کی تھی۔

کیا ہوا حرم اتنی خاموش کیوں ہو۔۔؟؟ عرش نے اس سے پوچھا۔

کچھ نہیں بس ایسے ہی۔۔ حرم چونکی۔

آج پارٹی کرتے ہیں۔۔ کیا خیال ہے تم لوگوں کا۔۔؟؟ بیلا نے پوچھا۔

ہاں اچھا آئڈی اہے۔۔ ہے نا حرم۔۔؟؟

میں نہیں آپاؤں گی--میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔ تم لوگوں انجوائے کرو مجھے گھر جانا ہے۔۔ حرم نے جواب دیا۔

اسکے چہرے سے واقعی ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ ٹھیک نہیں ہے۔۔ عرش اور بیلا نے بھی زیادہ اعتراض نہیں کیا کہ اس نے بہت پڑھا تھا۔۔ وہ کافی ویک ہو چکی تھی۔۔ اسے آرام کی ضرورت تھی اس لیے انہوں نے حرم کو جانے دیا۔

گھر آنے کے بعد حرم نے سب سے پہلے صابرہ خاتون کو فون کیا تھا۔۔

انہوں نے جو خبر سنائی اسے سن کر حرم حیران رہ گئی تھی۔

فرہاد اسے بنا بتائے اسکی مشکلات کا حل نکال لیتا تھا۔

وہ کافی پر سکون ہو گئی تھی۔ صابرہ خاتون نے بتایا تھا کہ حمزہ آنے والا ہے۔۔ اسکے ساتھ ڈاکٹر سمیع اور فاریہ بھابھی بھی ہونگے۔۔

آج صرف نکاح ہونا تھا رخصتی بعد میں۔۔

جب فرہاد گھر آیا تو حرم اسکے پاس گ ئی--

آپ اتنے اچھے کیوں ہیں ہادی۔۔؟؟

کتنا اچھا۔۔وہ مسکرایا۔۔

مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ آپکا شکریہ کیسے ادا کروں۔۔

غلط بات حرم۔۔۔آئندہ یہ جملہ مت بولنا۔۔وہ ناراض ہوا۔

کوٹ اتار کر ایک طرف رکھتا وہ بازو کے کف فولڈ کر رہا تھا۔ حرم کو شاید اچھی طرح سے یاد نہیں تھا کہ کل رات وہ اسکی ساری شرٹ کو آنسوؤں سے بگھو چکی تھی۔

یہ لو ٹکٹس۔۔ ہم کل لاہور جا رہے ہیں۔۔ تمہیں بھی یونیورسٹی سے دو ہفتوں کیلیےئے چھٹیاں ہے نا۔۔ وہ ٹکٹ اسکے سامنے کرتے بولا۔۔

حرم خوش ہونے کے ساتھ ساتھ حیران رہ گئی تھی۔

تھینک یو ہادی۔۔ وہ مسکرائی--

ایسے شکریہ ادا کرتے ہیں کیا۔۔؟؟ فرہاد نے جان بوجھ کر اسے تنگ کرنا چاہا۔۔

جبکہ حرم اسکی بات سمجھتے ہوئے کچھ کہے بنے ہی اسکے سینے سے لگ گ ئی۔۔

فرہاد تو حیران ہی رہ گیا تھا۔

وہ شخص جو اسکے لی ئے کےر رہا تھا اسکے سامنے اسطرح شکریہ ادا کرنا چھوٹا سا کام تھا۔۔

نکاح کیلی ئے حمزہ، ڈاکٹر سمیع اور فاریہ بھابھی اور نتاشہ بھابھی آ ئے تھے۔۔

حمزہ نے سفید رنگ کا کلف لگا سوٹ پہنا تھا۔۔اوپر بلیک واسکیٹ پہنے وہ انتہائی وجیہہ لگ رہا تھا۔

اسد بھائی سے زیادہ پیارے ہیں حمزہ بھائی-- ایک دم ہیرو لگ رہے ہیں۔۔ جیا نے حور عین سے کہا۔

جو سادہ سے سرخ جوڑے میں سرخ ڈوپٹہ اوڑھے۔۔ روئے روئے چہرے کے ساتھ انتہائی دلکش لگ رہی تھی۔۔

شزا اسکے پاس تھی جبکہ ثناء کام میں مصروف تھی۔۔ سب کچھ اتنی جلدی ہو رہا تھا کہ حور عین کو کچھ سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نا ملا۔

کچھ دیر بعد نتاشہ اور فاریہ بھابھی بھی اسکے کمرے میں آگ ئی تھیں۔۔

ارے حور عین اتنی سادہ کیوں بیٹھی ہو۔۔ تیار نہیں ہوئی--

لاؤ شزا میں اسکو لپ اسٹک لگا دوں ۔۔ فاریہ بھابھی نے کہا۔

وہ انکی سب سے چھوٹی دیورانی بننے جا رہی تھی ۔۔ سب کو بہت شوق تھا حمزہ کی شادی کا ۔۔ مگر نکاح ایک دن میں ہو رہا تھا کہ کسی کو بھی کچھ سمجھ نہیں آیا تھا ۔۔

حرم کے گھر سے صرف دو ہی لڑکے تھے ۔۔ ایک زین اور دوسرا نبیل ۔۔ حرم کا بھائی -- عباس چاچو ویسے دوب ئی میں تھے ۔۔ آفاق تایا ویسے نا آتے ۔۔ جبکہ سب دعا کر رہے تھے کہ حور عین کے والد عمر دراز نا آجائیں --

حرم نے ویڈیو کال کی ہوئی تھی ۔

وہ حور عین کو پر سکون رہنے کا کہہ رہی تھی ۔۔ اتنے خاص موقع پر وہ اتنی دور تھی ۔۔

کچھ دیر بعد نکاح کی تقرب شروع ہوئی تھی۔۔اور حور عین کا دل کرلانا شروع ہو گیا تھا۔۔جو بھی تھا۔۔اس نے اسد کو چاہا تھا۔۔وہ شخص اسکی پہلی محبت تھا۔۔کتنے خواب دیکھے تھے اس نے اسد کے ساتھ مل کر۔۔سب ملیامیٹ ہو گئے تھے۔

حمزہ بہت اچھا انسان ہے حور عین۔۔وہ تمہں بہت خوش رکھے گا۔۔حرم نے اس سے کہا۔

نکاح نامے پر سائن حور عین نے جیسے آنکھیں بند کر کے کر دیے تھے۔۔

نکاح کے بعد حمزہ کا اتنا دل چاہا کہ وہ ایک نظر حور عین کو دیکھ لے۔۔مگر وہ کسی سے کہہ نہیں سکا۔۔کیونکہ حالات معولی نہیں تھے۔

اسکے دل میں حور عین محبت اور عزت ایک دم مزید بڑھ گ ئی تھی۔۔اب وہ اسکی ہو گ ئی تھی ہمیشہ ہمیشہ کیلی ۓ-- وہ اسکی محرم تھی۔۔ یہ بات ہی اسے سرشار کی ۓ جا رہی تھی۔۔اگر حالات ایسے نا ہوتے تو وہ پتا نہیں کیا کیا کر جاتا۔۔

لیکن فلحال اسے صبر ہی کرنا تھا۔۔

کچھ دیر مزید ٹھہرنے کے بعد وہ لوگ چلے گ ۓ تھے۔۔نتاشہ اور فاریہ بھابھی نے حور عین کو بہت پیار کیا تھا۔۔

حمزہ اسے دیکھنے کی چاہت اپنے دل میں ہی لے گیا تھا۔

یہ میرا نمبر ہے آنٹی۔۔اگر کوئی پ رابلم ہو تو فوراً مجھے کال کر دیجی ۓ گ ا۔۔حمزہ نے صابرہ خاتون کو اپنا نمبر دیا۔۔

ہماری دلہن کا خیال رکھیے گا۔۔فاریہ بھابھی نے مسکرا کر کہا تھا۔

حمزہ بھائی دیکھنے کی چاہ نہیں ہو رہی آپکو۔۔؟؟ شزا نے حمزہ کے پاس آکر سرگوشی کی۔

ہو تو رہی ہے۔۔ مگر ابھی مجھے صبر سے کام لینا پڑے گا۔۔

عرف دعا وہ حمزہ HD کی منکوحہ ہے۔ خبردار جو کسی نے اسے میری امانت کا خیال رکھنا اب وہ

کچھ بھی کہا تو۔۔حمزہ نے مصنوعی غصے سے جواب دیا تھا۔۔

شزا ہنس پڑی تھی۔۔اسے حورعین کے نصیب پر رشک آیا۔بیشک اسد اسکے قابل نہیں تھا۔۔

تبھی اللہ پاک نے اسے اسکی زندگی سے دور کردیا تھا۔۔

وہ لوگ چلے گ ئے--

ان لوگوں کے جانے کے بعد صابرہ خاتون کافی پر سکون ہو گ ئی تھیں--

ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ حور عین کے ابو آگ ئے--

کیا فیصلہ کیا پھر تم لوگوں نے--میں نے کہا تھا کہ تین دن کا وقت ہے تم لوگوں کے پاس--
مجھے ابھی جواب چاہی ئے--

ابو آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں--میں تو آپکی لاڈلی بیٹی تھی نا-حور عین نے کہا--

وہ سرخ جوڑے میں تھی--اسے بدلنے کا موقع ہی نا ملا-

لاڈلی ہو اسی لی ئے تو اپنی پسند کے لڑکے سے تمہارا نکاح کر رہا ہوں۔۔ عمر صاحب نے کہا۔

سب جانتے تھے کہ وہ لڑکا بھی جواہی کھیلتا ہو گا۔۔

شزا وہاں سے کھسکی اور فوراً جا کر حمزہ کو کال ملادی جو ابھی ڈاکٹر سمیع کے گھر پہنچا ہی تھا۔

جو ہو رہا ہے ہونے دو میں آ رہا ہوں۔۔ حمزہ نے کہا۔

میں لڑکے اور اسکے باپ کو اپنے ساتھ لایا ہوں۔۔ مولوی بھی ساتھ ہے۔۔ تمہارا نکاح کرنے لگا ہوں میں۔۔ عمر صاحب نے کہا۔

جبکہ باقی سب حیران وپریشان رہ گ ۓ تھے۔

لیکن ابو۔۔

بس میں کچھ اور نہیں سنوں گا۔

وہ باہر گ ۓ اوران دونوں باپ بیٹے کو ساتھ لے آ ۓ۔۔ چہرے سے ہی وہ لڑکا لوفر لگ رہا تھا۔

عمر صاحب نے انہیں بٹھانے اور چاۓ وغیرہ پلانے کے بعد نکاح کا کہا۔۔

تبھی اچانک باہر کا دروازہ کھلا تھا اور حمزہ اندر داخل ہوا۔

وہ تیس منٹ کا رستہ دس منٹ میں تہ کر کے آگیا تھا۔

کون ہو تم۔اور اندر کیسے آئے۔؟؟ عمر صاحب اسے دیکھ کر غرائے--

آپ لوگ یہاں سے جائیں گے ی ایمیں پولیس کو بلاؤں-- حمزہ نے ان دونوں باپ بیٹے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

حورعین بھی کمرے سے باہر نکل آئی تھی۔

تم کون ہوتے ہو انہیں بیجھنے والے۔اور پولیس کس لی ئے-- عمر صاحب نے پھر پوچھا۔۔

پولیس اس لیے کہ ایک لڑکی کی زبردستی شادی کروائی جا رہی ہے۔۔

مولوی تو حمزہ کی بات سن کر ہی اٹھ گیا۔

زبردستی نہیں وہ میری بیٹی ہے۔۔ جہاں میں چاہوں گا اسکی شادی وہیں ہو گی۔۔ اور تم ہوتے کون ہو مجھے روکنے والے۔

آپ لوگ جا رہے ہیں یا۔۔؟؟ حمزہ ایک بار پھر انکی بات کو نظرانداز کر گیا۔۔

یہ لوگ کہیں نہیں جائیں گے-- حورعین تم سائن کرو۔۔

حورعین اپنی جگہ سے نہیں ہلی۔۔

عمر صاحب نے آگے بڑھ کر حور عین کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھینچتے ہوئے مولوی کی طرف لے جانے لگے۔۔

جیسے ہی وہ حمزہ کے پاس سے گزرے حمزہ نے حور عین کا دوسرا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

عمر صاحب تو اسکی اس حرکت پر حقہ بقہ رہ گئے تھے۔۔

آپ زبردستی نہیں کر سکتے۔۔ حمزہ کے چہرے پر غصہ ابھرا۔

کیوں نہیں کر سکتا وہ بیٹی ہے میری۔۔ اور تم ہوتے کون ہو مجھے منع کرنے والے۔۔ کیا لگتی ہے یہ تمہاری۔۔۔؟؟ عمر صاحب دھاڑے۔

بیوی ہے یہ میری۔۔ نکاح ہو چکا ہے ہمارا۔۔ شرعی اور قانوناً شوہر ہوں میں اسکا۔۔ سمجھ آئی--

حمزہ نے غصے سے کہتے ہوئے حور عین کا ہاتھ عمر صاحب کے ہاتھ سے چھڑوایا۔

کیا بکواس کر رہے ہو تم۔۔؟؟ عمر صاحب حمزہ کی بات سن کر دھاڑے۔

یہ بکواس نہیں ہے۔۔ یہ حقیقت ہے۔ حمزہ نے اطمینان سے کہا۔اس نے حور عین کا ہاتھ ابھی تک پکڑا ہوا تھا۔

کیا ہو رہا ہے یہ سب کوئی مجھے بتائے گا۔۔؟؟ عمر صاحب نے سب کی طرف دیکھ کر کہا۔

مجھ سے بات کریں آپ۔۔ان سے کیا پوچھ رہے ہیں۔ میں آپکو بتا چکا ہوں یہ میری بیوی ہے۔۔ خبردار جو کسی نے غلط حرکت کی تو۔۔

کیا کروگے تم۔۔؟؟ہاں کیا کروگے۔۔اب کی باروہ لڑکا اٹھ کر حمزہ کے سامنے آیا۔

کیا ثبوت ہے تمہارے پاس کے یہ تمہاری بیوی ہے۔۔اس سے میری شادی ہوگی۔اس نے آگے بڑھ کر حورعین کا ہاتھ تھامنا چاہا۔۔

حمزہ کا زوردار گھونسا اسکی ناک پر پڑا اور وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہوا۔

ہاتھ نہیں لگانا سمجھانا۔۔میری عزت ہے وہ۔۔اگر دوبارہ ہمت کی تو ہاتھ توڑدونگا۔

اور یہ رہا ثبوت۔۔حمزہ نے پاکٹ سے نکاح نامہ نکال کر دکھایا۔۔

حور عین حیرت زدہ نظروں سے حمزہ کو دیکھ رہی تھی۔ وہ اسکا محافظ بنا ہوا تھا۔ اسے اس رویے کی امید اسد سے تھی۔۔۔

انسپکٹر صاحب اندر آجائیں۔۔ حمزہ نے فون نکال کر کسی سے کہا۔

اور تبھی پولیس گھر کے اندر آئی۔ عمر صاحب اور وہ دونوں باپ بیٹا پولیس کو دیکھ کر گھبرا گئے تھے۔

گرفتار کرلیجیے انہیں یہ میری وائف کا زبردستی دوبارہ نکاح کروا رہے ہیں۔۔ حمزہ نے عمر صاحب کی طرف اشارہ کیا۔

حور عین اپنے باپ کو پولیس کے حوالے ہوتا دیکھ کر تڑپ گئی تھی۔ جو بھی تھا وہ اسکا باپ تھا۔

پولیس والوں نے تینوں کو گرفتار کیا۔

یہ رہا ثبوت۔۔میرا اور حورعین کا نکاح ہو چکا ہے۔۔حمزہ نے پولیس انسپیکٹر کے سامنے نکاح نامہ کیا۔۔

ہم۔۔م۔۔م۔۔ٹھیک ہے حمزہ صاحب آپ بے فکر رہیں۔۔زبردستی تو میں کرونگا اب ان لوگوں کے ساتھ۔۔انسپکٹر نے کچھ اس لہجے میں کہا تھا کہ سب کی ہنسی نکل گ ئی تھی۔

میں چھوڑوں گا نہیں تم لوگوں کو۔۔عمر صاحب جاتے جاتے کہہ رہے تھے۔

پولیس ان تینوں کو لے کر جا چکی تھی۔

میرا ہاتھ چھوڑیں۔۔ حور عین نے حمزہ کی گرفت سے اپنا ہاتھ نکالنا چاہا۔۔

حمزہ کو یاد آیا کہ اس نے ابھی تک حور عین کا ہاتھ پکڑا ہوا ہے۔۔ حور عین کے کہنے پر اس نے گڑ بڑا کر اسکا ہاتھ چھوڑ دیا۔

وہ پہلی بار اسکے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔ سرخ کپڑوں میں گلابی روئی آنکھوں کے ساتھ وہ اسکے دل میں اتر رہی تھی۔۔ اسکا سارا غصہ ایک دم اڑن چھو ہوا۔

ہونٹوں پر خوبصورت سی مسکراہٹ دھوڑ گئی۔

اس سے پہلے وہ کچھ کہتا حور عین کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

شکریہ بیٹا اگر آج تم نا آتے تو جانے کیا ہو جاتا۔۔ صابرہ خاتون آگے بڑھیں۔۔

ارے شکریہ کیسا آنٹی یہ تو میرا فرض تھا۔۔ حمزہ مسکرا دیا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حرم تم آرہی ہو۔۔؟؟ پارٹی بیلا کے اپارٹمنٹ میں ہے۔۔ عرش نے اسے فون کیا تھا۔

نہیں۔۔ حرم نے جواب دیا۔

پر کیوں۔۔؟؟

کیونکہ میں پاکستان جا رہی ہوں۔۔ حرم نے بتایا۔

واٹ۔۔؟؟ پاکستان لیکن کیوں۔۔اور وہ بھی اچانک۔۔؟؟ عرش حیران رہ گ ئی تھی۔

جی بس حور عین کی شادی ہے۔یونیورسٹی سے بھی آف تھا تو میں نے سوچا چلی جاتی ہوں۔۔

کیا حور عین کی شادی۔۔؟؟ وہ بھی اتنی جلدی سب ٹھیک تو ہے نا۔۔؟؟ عرش نے پوچھا۔

جی سب ٹھیک ہے۔میری پانچ بجے کی فلائیٹ ہے-- پیک نگ کر رہی ہوں۔پاکستان پہنچ کر تم سے تفصیل سے بات کرو نگی۔۔ حرم نے جواب دیا۔

اوکے ٹھیک ہے۔۔ عرش نے کہتے ہوئے کال ڈاپ کی۔۔ جبکہ حرم پیکنگ کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔

پارٹی میرے اپارٹمنٹ میں ہو گی۔۔ اور رون بالکل بھی نہیں آئے گا۔۔ اسکا داخلہ ممنوع ہے۔۔ بیلا نے سب کے سامنے صاف صاف کہا۔۔ رون کا تو سن کر دماغ گھوم گیا۔

تم جیسی بد صورت لڑکی کے اپارٹمنٹ میں ویسے بھی جانا پسند نہیں کرتا۔۔ رون نے غصہ ضبط کر کے خباثت سے مسکرا کر کہا۔ وہ بیلا کو آگ لگا چکا تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا بیلا اپنی لک کے معاملے میں بہت پوزیسیو ہے۔

اور تم خود کیا ہو۔۔؟؟ سڑے ہوئے بھنسے۔۔ بیلا نے بھی حساب برابر کیا۔

تم چوہیا۔۔رون غراتے ہوئے اسکی طرف بڑھا۔قریب تھا کہ وہ بیلا کو پکڑ کر توڑ مڑور دیتا ریم نے اسے پکڑ لیا۔

ریلیکس رون۔۔ سوچتے ہیں کچھ تمہارے بنا کبھی پارٹی کی ہے ہم نے۔۔

دفع ہو جاؤ سب۔۔مجھے نہیں آنا تم لوگوں کی پارٹی میں۔۔اور تم مینڈ کی اپنی خیر منانا۔۔رون نے اپنے آپ کو ریم سے چھڑوایا۔۔بیلا کو وارننگ دیتا وہ ناک آؤٹ کر گیا۔

____

حرم فرہاد کے ساتھ ائی رپورٹ پر تھی۔۔ فلائیٹ کے ٹیک آف کرنے میں کچھ ہی وقت بچا تھا۔اسے ایک عجیب سی خوشی ہو رہی تھی۔وہ اپنے ملک اپنے گھر جا رہی تھی۔۔

بیشک اسے روما بہت پسند تھا۔۔ مگر اپنا ملک تو اپنا ہی ہوتا ہے نا۔۔اسکی بات ہی الگ ہے۔

میم۔۔اچانک اسے کسی نے پکارہ تھا۔

دس از فار یو۔۔اس نے سفید پھولوں کا بکے اور ایک کارڈ اسکی طرف بڑھایا۔۔

حرم جانتی تھی وہ کس نے بیجھا ہو گا۔۔اس لیئے اس نے پکڑ لیئے--

واؤ ؤ ؤ تمہارے دوست تو روما آنے پر بھی تمہیں پھول بھیجتے ہیں اور جانے پر بھی۔۔ فرہاد نے مسکرا کر کہا۔

کیا کروں۔۔ ویلیو ہی اتنی ہے میری۔۔ حرم نے مسکرا کر شرارت سے جواب دیا۔

"جب تم آؤ گی ایک نئی جیت تمہاری منتظر ہو گی۔۔ جلد لوٹ آنا ایش روما کو تمہاری ضرورت ہے۔۔"

وہ کارڈ پڑھ چکی تھی۔۔ اور پھر اسے اپنے بیگ میں رکھ لیا۔

فلاور کا بکے اس نے وہیں اس پتھر کے بینچ پر رکھ دیا۔

کیاہوا تمہاری فرینڈ نہیں آئی--اس نے عرش کے پاس آکر پوچھا۔ریم کی نظریں پارٹی میں کسی کو ڈھونڈ رہی تھیں۔۔وہ تو آیا ہی اس لیئے تھا کہ اسے دیکھ سکے۔۔

کونسی فرینڈ۔۔؟؟میری تو کافی فرینڈز ہیں۔۔۔عرش نے جواب دیا۔

وہ جو ایک ہے۔۔سب سے الگ۔۔

حرم کی بات کر رہے ہیں آپ۔۔؟؟عرش نے پوچھا۔جب سے اسے حرم کی فرہاد سے شادی کا پتا چلا تھا وہ ریم سے محتاط ہو گئی تھی۔

جی وہی۔۔ نظر نہیں آرہی۔۔

وہ پاکستان جارہی ہے۔۔ عرش نے بتایا۔

کیا۔۔؟؟ پاکستان۔۔؟؟ لیکن کیوں اور کب۔؟؟

ابھی پانچ بجے کی فلائیٹ ہے۔۔ عرش نے بتایا۔

ریم نے ٹائم دیکھا پونے پانچ ہو رہے تھے۔۔ وہ اسکی بات سن کر باہر کی طرف بھاگا۔۔

وہ ریش ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔ اسے روز دیکھنے کی عادت ہو چکی تھی۔ وہ اچانک کیوں جا رہی تھی۔۔ وہ نہیں جانتا تھا۔۔ مگر وہ اسے دیکھنا چاہتا تھا۔

وہ ریش ڈرائیونگ کر کے ائی رپورٹ پہنچا تھا۔۔ مگر اسکی قسمت فلائیٹ نے تبھی ٹیک آف کیا تھا۔۔

اسکا دل تڑپ کر رہ گیا تھا۔

آہ ہہ ہ۔۔ اس نے زور سے گاڑی کے ٹائر بھی ٹھوکر ماری۔

تم ایسے کیسے جاسکتی ہو۔۔ تمہیں اندازہ نہیں ہے تمہیں ایک دن نا دیکھوں تو میری حالت کیا ہو جاتی ہے۔۔ میں کیسے رہوں گا اتنا دن۔۔ وہ جہاز کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا جو بلندی کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔

حرم نور۔۔ تمہیں جلد آنا ہو گا۔۔رومان شاہ کیلی ئے-- رومان شاہ تمہارا انتظار کر رہا ہے۔۔وہ زور سے چلایا تھا۔

مگر اسکی آواز حرم تک نا پہنچ سکی۔

ایش کیا کر رہی ہو۔۔؟؟عائی شہ آپی نے اسے کال کی تھی۔

کچھ نہیں آپی۔۔فلحال تو فری ہوں۔۔اس نے مسکرا کر بتایا۔

اچھا تمہارے لی ئے ایک خوشخبری ہے۔۔

خوشخبری وہ بھی میرے لیے--؟؟ کمال ہے۔۔ ایش کو یقین نا آیا۔

ہاں زرا سوچو۔۔ کیا خوشخبری ہو سکتی ہے۔۔؟؟ عائشہ آپی نے کہا۔

یہ میں کیسے بتا سکتی ہوں۔۔ یہ تو آپ ہی بتائیں-- کی اخوشخبری ہے۔۔

دل تھام لو ایش۔۔ عائشہ آپی نے پراسرار سے لہجے میں کہا۔

افففف آپی ڈرائیں تو نا۔۔ اب بتا بھی دیں۔۔ مجھے تجسس ہو رہا ہے۔۔

تمہارا رشتہ آیا ہے۔۔ عائشہ آپی نے مسکرا کر کہا۔

ایش کو لگا دھما کہ ہوا ہو۔۔

کیا۔۔؟؟رشتہ اور وہ بھی میرے لی ئے-- کی وں مزاق کر رہی ہیں آپی۔

میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔عائی شہ آپی نے سنجیدہ سے لہجے میں کہا۔

منع کر دیں۔ایش فوراً بولی۔

پر کیوں۔۔؟؟

کیونکہ مجھے ابھی شادی نہیں کرنی۔۔ابھی تو کیا کبھی بھی نہیں کرنی۔۔ایش نے دوٹوک لہجے میں جواب دیا۔

پہلے یہ تو جان لو کہ کس کا رشتہ آیا ہے۔۔بعد میں انکار کر دینا۔۔

مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں۔۔وہ جو بھی ہے اسے انکار کر دیں۔۔ایش نے بے نیازی سے کہا۔

سمعان حیدر کو بھی انکار کر دوں۔۔؟؟عائشہ آپی نے پوچھا۔

کک۔۔کیا مطلب۔۔؟؟ایش کا دل دھڑ کا۔

مطلب یہ کہ سمعان حیدر کے گھر والے آئے ہوئے ہیں تمہارا پرپوزل لے کر۔۔

ایش کو لگا اولڈ ہاؤ س کی بلڈ نگ اسکے اوپر گر گ ئی ہ و۔ مو بائل اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے جا گرا۔۔

ڈرائنگ روم میں پارٹی زور شور سے جاری تھی۔۔ سبھی سٹوڈ نٹس بہت خوش تھے۔۔ چار لوگ نہیں تھے پارٹی میں جنہیں سب ہی مس کر رہے تھے۔۔زی نہیں آئی تھی۔۔ حرم پاکستان جا چکی تھی۔۔رون کو بیلا نے ویسے ہی منع کر دیا تھا اور ریم آ کر چلا گیا تھا۔

کاکٹیلز کے ٹین جگہ جگہ بھکرے پڑے تھے۔۔ میوزک کی آواز کانوں کے پر دے پھاڑ رہی تھی۔

میں ابھی آئی-- بیلا کہتے ہوئے اپنے روم کی طرف بڑھی۔

وہ کبرڈ سے کچھ ڈھونڈ رہی تھی کہ اچانک اسکے پیچھے آہٹ ہوئی--

کمرے کی ونڈو کھلی تھی اور ونڈو کے پاس چہرے پر بلیک ماسک لگائے کوئی بیلا کو گھور رہا تھا۔

بیلا کی ڈر کے مارے چینخ نکلنے والی تھی کہ اس نے آگے بڑھ کر بیلا کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔

بیلا نے خود کو چھڑوانے کی بہت کوشش کی لیکن وہ چھوڑنے کو تیار نہیں تھا۔

مجھے بھینسہ کہا تھا نا۔۔اب تم سوچو تمہارے ساتھ کیا کرنے والا ہوں میں۔۔

وہ اور کوئی نہیں رون تھا۔۔اس نے بیلا کا منہ ہاتھ سے پکڑا ہوا تھا۔۔وہ بیلا کو گھسیٹتے ہوئے

دروازے تک لایا۔۔پہلے دروازہ لاک کیا۔

آج تو رون دی ڈون تمہیں نہیں چھوڑے گا سڑی ہوئی لمبی مونچھوں والی بلی۔۔

بیلا اپنا آپ چھڑوانے کہ بہت کوشش کر رہی تھی۔۔ مگر بے سود تھا۔۔

رون نے کبرڈ سے ایک ڈوپٹہ نکالا اور اس سے بیلا کے ہاتھ باندھے۔۔

پھر اس نے ایک سٹالر نکالا اور اس سے بیلا کا منہ باندھے۔

بیلا اب اپنی ٹانگیں چلا رہی تھی۔۔

تمہاری ٹانگیں کاٹنی پڑے گیں۔۔ رون نے اسے دھکا دے کر صوفے پر گرایا اور چہرے سے ماسک اتارہ۔۔ وہ نا بھی اتارتا تو کوئی بات نہیں تھی بیلا اس پہچان گ ئی تھی۔

پھر وہ کبرڈ میں گھسا اور ایک جینز نکالی۔۔اس نے اس سے بیلا کی ٹانگوں کو اچھی طرح باندھا۔

ہم۔۔۔آدھا کام ہو گیا۔۔اب سب سے ضروری کام رہ گیا ہے۔۔

وہ خباثت سے مسکرا رہا تھا۔۔لمبے بال اسکے چہرے پر بھکرے پڑے تھے۔۔ایک رومال ماتھے پر بندھا تھا۔۔بیلا کی نظروں میں خوف واضح تھا۔۔

اسے توقع نہیں تھی کہ رون اسکے اپارٹمنٹ تک پہنچ جائے گا۔اسکا اپارٹمنٹ 14th فلور پر تھا۔۔وہ کھڑکی کے زریعے آیا تھا۔

کیسے چڑھا ہو گا وہ اتنا اونچا۔

بیلااپنے آپ کو آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی مگر کوئی فائی دہ نہیں ہوا۔

رون نے اچانک اپنے منہ میں ہاتھ ڈالا اور اس سے ببل نکالی۔۔

اسکو کہاں لگاؤں-- وہ مسکراتا بیلا کی طرف بڑھا۔

نہیں۔۔ بیلا نے ناں میں گردن ہلائی-- وہ بیڈ پر پیچھے کی جانب سرک گ ئی۔

یہ تو تمہیں لگوانی پڑے گی ڈارلنگ۔۔ مجھے پارٹی میں آنے سے منع کیا تھا نا۔۔

اب تم انجوائے کرو پارٹی۔۔

وہ اسکے قریب بیٹھا اور ببل کو اسکے بالوں پر چپکے دیا۔

سر کے سامنے والے حصے پر وہ اچھی طرح سے بالوں میں ببل چپکے رہا تھا۔۔

بیلا کی آنکھوں سے خوف اور دکھ کی وجہ سے آنسوں جاری ہو گ ئے تھے۔۔

وہ جانتا تھا بیلا کو اپنی لک کتنی عزیز ہے۔۔

وہ اسی کو خراب کر کے اپنا بدلا لے رہا تھا۔

پھر اس نے پاکٹ سے ایک اور ببل نکالی اور اور اسے کچھ دیر منہ میں چبانے کے بعد بیلا کی خوبصورت خم دار آئی برو پر چپکے دیا۔۔

اب آئے گ امزہ۔۔جب تم ایک آئی بروسے محروم نظر آؤ گی۔

پھر اس نے ایک اور ببل نکالی اور اسے چبانے کے بعد نیچے کی جانب بالوں پر لگا دیا۔

ہمم۔۔اتنا کافی ہے۔۔وہ شیطانی مسکراہٹ سجائے کہہ رہا تھا۔

رون دی ڈون سے پنگا لینے کی سزا شاید ابھی تک تم جانتی نہیں تھی۔

بیلا دل ہی دل میں دعا کر رہی تھی کہ کوئی تو اسے بلانے آ جائے۔۔ مگر شاید سب ہی پارٹی میں اتنے مگن تھے کہ کسی کو اسکا خیال نہیں آیا۔۔

چلو اب اٹھو۔۔رون نے اسے گود میں اٹھایا کیونکہ ہاتھ پاؤں تو اسکے بندھے تھے۔

وہ اسے اٹھا کر واشروم میں لایا اور پھر اسے وہاں بٹھا دیا۔۔ بیلا کی نظروں میں التجا تھی کہ وہ ایسا نا کرے۔۔

مگر وہ شیطان کا باپ تھا۔۔ اسکی کیسے سنتا۔۔

اب کرو پارٹی انجوائے ڈارلنگ۔۔ وہ خباثت سے کہتا مسکرایا اور واشروم کا دروازہ بند کر کے باہر سے لاک کیا اور اپنا ماسک اٹھاتا سیٹی بجاتا ونڈو کی طرف بڑھ گیا۔۔

پتا نہیں بیلا بیچاری کتنی دیر واشروم میں پارٹی انجوائے کرنے والی تھی۔

سمعان ایش کا جواب سن کر حیران رہ گیا تھا۔ وہ اس رشتے سے انکار کر چکی تھی۔

وہ کچھ سوچتے ہوئے اولڈ ہاؤس اس سے انکار کی وجہ پوچھنے گیا تھا۔۔ لیکن وہاں اسے پتا چلا کہ ایش باہر گ ئی ہے-- وہ اسے وہاں نہیں ملی۔۔

وہ جانتا تھا وہ کہاں گ ئی ہوگی۔

ایش اسی خوبصورت سی پارک میں اپنے مخصوص بینچ پر بیٹھی تھی۔

وہ چلتے ہوئے اسکے پاس آیا اور بینچ کے دوسرے کنارے پر بیٹھ گیا۔ ایش کا رخ دوسری طرف تھا۔

میں آپکو انکار کر چکی ہوں۔ مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی۔۔ ایش نے کہا۔

وہ حیران رہ گیا۔اسکا چہرہ دوسری طرف تھا۔۔اور وہ خاموشی سے وہاں بیٹھا تھا پھر بھی وہ اسکی موجودگی کو محسوس کر چکی تھی۔

میں وجہ جاننا چاہتا ہوں۔۔

میں آپ سے محبت نہیں سیم۔۔ایش نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ویری گڈ میں بھی نہیں کرتا تم سے محبت۔۔ سمعان مسکرایا۔۔

وہ دونوں جھوٹ بول رہے تھے۔

تو پھر۔۔؟؟ پھر کیوں پرپوزل بیجھا آپ نے۔۔؟؟

کونکہ میرے گھر والوں کو تم پسند ہو۔۔اس لیئے--

انہیں کوئی اور بھی پسند آجائے گی-- ایش نے کہا۔

ٹھیک ہے تو پھر کل گھر آجانا بابا جی اور زارا کو خود انکار کر دینا۔۔مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔مجھے تو کوئی بھی چلے گی۔۔تم نہیں تو اور سہی۔

وہ مسکراہٹ دبائے جان بوجھ کر ایش کو سلگا رہا تھا۔

مجھے بھی شوق نہیں آپ سے شادی کرنے کا۔۔میں کل آکر زارا اور بابا جی کو خود انکار کر دونگی۔ ایش نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔سمعان کی بات اسکے دل کو لگی تھی۔

اچھار کو۔۔وہ چند قدم چلی تھی کہ جب سمعان نے اسے پکارہ۔

کیا ثبوت ہے تمہارے پاس کہ تم مجھ سے محبت نہیں کرتی۔۔

ہے کوئی گ واہ۔۔؟؟وہ اسی جگہ بیٹھے پوچھ رہا تھا۔

گواہ ہے۔۔ایش نے پلٹ کر کہا۔

اچھا کہاں ہے گواہ۔۔؟؟

یہ وقت گواہ ہے۔۔ یہ ہوائیں گ واہ ہیں۔۔کہ نور الایش کو سمعان حیدر سے زرا برابر بھی محبت نہیں۔۔۔وہ غصے سے کہتی آگے بڑھ گ ئے--

جبکہ پیچھے سمعان کا قہقہہ گونجا تھا۔۔

عرش نے بیلا کی غیر موجودگی محسوس کرلی تھی۔۔دو گھنٹے گزر گ ئے تھے وہ روم میں گ ئے تھی ابھی تک واپس نہیں آئی--

اس نے بیلا کا روم ناک کیا تھا مگر وہ اندر سے لاک تھا اور کوئی جواب نہیں آیا۔

عرش کا دل گھبرا رہا تھا۔۔اس نے سبھی سٹوڈنٹس کو اکٹھا کیا۔ سٹوڈنٹس نے کافی محنت بعد دروازہ کھولا تھا۔۔

ایک سٹوڈنٹ لاک کھول سکتا تھا ہر طرح کے۔۔اس نے ہی دروازہ کھولا تھا۔

بیلا اندر بھی نہیں تھی۔۔انہوں نے سارے کمرہ چیک کیا مگر وہ نہیں ملی۔۔اچانک عرش کی نظر واشروم کے دروازے پر پڑی اس نے اسے کھولا۔۔

اور اندر جھانکا۔۔بیلا کو اوندھا لیٹے دیکھ کر اسکی چینخ نکل گ ئی تھی۔۔

فلائیٹ نے لاہور ائی رپورٹ پر لینڈ کیا تھا۔۔کچھ دیر بعد وہ دونوں ای ئی رپورٹ سے باہر آ ئے تھے۔

حرم نے باہر آنے کے بعد ایک گہری سانس لی تھی۔۔اپنے وطن کی مٹی کی خوشبو اسکے اندر اتری تھی۔۔اور ایک مسکراہٹ اسکے لبوں پر دھوڑ گئی

ہیلو حمزہ کہاں ہو۔۔۔؟؟فرہاد نے حمزہ سے فون پر پوچھا۔۔اس نے جگہ بتائی کہ جہاں وہ گاڑی لیے انکے انتظار کر رہا تھا۔۔

وہ دونوں اس طرف بڑھ گئے--

❤❤❤

بیلا کی حالت بری تھی۔سٹوڈنٹس کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اسے دیکھ کر ہنسنا چاہیئے یا افسوس کرنا چاہیئے--

رون تم مرجاؤ۔۔ بگوان کرے تجھے کیڑے پڑیں۔۔

کمینہ،گھٹیا،منحوس۔۔ بیلا اپنے بالوں سے ببل اتارنے کے ساتھ ساتھ اسے گالیوں سے نواز رہی تھی۔لیکن ببل کا کہنا تھا کہ کچھ مرضی کرلو آج میں نے بیلا کے بالوں سے نہیں اترنا۔

لیکن رون یہاں تک پہنچا کیسے۔۔؟؟سب حیران تھے۔

جس سے بدلے لینا ہونا اس کے پیچھے وہ جہنم میں بھی پہنچ جائے۔۔ بیلا نے جل کر کہا۔

سب کی ہنسی نکل گ ئی۔

رون دی ڈون کمال ہے۔۔اتنا اوسم آئڈیا اسکے مائنڈ میں آیا کہاں سے۔۔؟؟
بزنس ڈیپارٹمنٹ کے ایک لڑکے نے کہا۔

تم۔۔تم بھی دفع ہو جاؤ۔۔ اسکا نام مت لو میرے سامنے۔۔ بیلا نے پاس رکھا پانی کا گلاس اٹھا کر اسے دے مارا۔۔ وہ لڑکا بیچارہ بال بال بچا۔

یہ ایسے نہیں اترنی والی۔۔ بیلا ہمیں سیلون جانا ہو گا۔۔ عرش خود تھک چکی تھی مگر اسے بالوں سے چپکی ہوئی چیونگم نہیں نکال پائی تھی۔

ہاں بیلا تمھیں بال کٹوانے پڑیں گے۔۔ چینگ نے اسکی بالوں کی حالت دیکھتے ہوئے کہا۔

اور یہ آئی برو۔۔ اسکا کیا ہوگا۔۔یہ بھی صاف کروانی پڑے گی۔۔

بیلا کو اپنی آئی برو کا سوچ کر اتنا رونا آیا کہ وہ گلا پھاڑ پھاڑ کر رونے لگ گئی۔

اففف بیلا ایک آئی برو کے بنا تم کتنی عجیب لگو گی نا۔۔ واصے نے اپنا خیال ظاہر کیا تھا لیکن اسکو نہیں پتا تھا کہ وہ کتنی غلط بات کہہ گیا ہے۔۔

تم بھی دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔ تم سب لوگ رون سے ملے ہوئے ہو۔۔بیلا چلائی۔

واقعی لڑکوں کو اسکی حالت پر ہنسی آرہی تھی بس لڑکیاں ہی اسکا درد سمجھ سکتی تھیں۔۔

تھوڑی دیر بعد سبھی سٹوڈنٹس چلے گ ئے تھے۔ بیلا عرش اور سونگ اور چینگ کے ساتھ سیلون چلی گئی تھی۔

اسکے بالوں کا کاٹنا پڑا تھا۔۔اور آئی برو کے بال بھی اتارنے پڑے۔۔ بیچاری ایک آئی برو کے ساتھ اتنی عجیب لگ رہی تھی۔

جب اس نے آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھا تو اتنی زور سے بھیں بھیں کرکے رونا شروع کیا کہ سیلون میں موجود باقی لوگ حیران رہ گئے تھے۔۔ وہ رو کم رہی تھی جبکہ رون کو زیادہ بد دعائیں دے رہی تھی۔

مشکل سے سب نے مل کر اسے چپ کروایا تھا۔

حرم فاریہ بھابھی، نتاشہ بھابھی اور باقی سب سے مل کر بہت خوش ہوئی تھی۔

حمزہ سب سے زیادہ خوش تھا۔

اورسنائیں حرم بھابھی اب تو آپ سے ڈبل ڈبل رشتہ بن گیا ہے۔ ۔
حمزہ نے اسکے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔

ہم۔۔مم۔۔ویسے میں سوچ رہی تھی کہ تمہارے لیئے روما میں کوئی لڑکی ڈھونڈو گی۔لیکن مجھے اندازہ نہیں تھا کہ حمزہ صاحب کی لائف پارٹنر میری اپنی بہن نکلے گی۔۔ حرم مسکرائی۔۔

نہیں۔۔مجھے اب کسی کی بھی ضرورت نہیں رہی۔۔مجھے لاہور کی چاہیئے تھی وہی مل گئی۔ حمزہ نے جواب دیا۔

شکریہ حمزہ۔۔اگر تم ساتھ نا دیتے تو جانے کیا ہو جاتا۔۔حورعین دل کی بری نہیں ہے۔۔شاید اسکی قسمت میں یہ سب لکھا تھا۔

ارے شکریہ کس بات کاادا کر رہی ہیں آپ۔۔؟؟ یہ میری تڑپ تھی جو قسمت نے اسے مجھ سے ملا دیا۔

حرم تو حمزہ کی بات سن حیران رہ گ ئی تھی۔

بہت چاہا ہے میں نے اسے حرم بھابھی۔۔ جس دن اسے دیکھا تھا اس دن سے لے کر آج تک۔۔

وہ حرم کے سانے اپنی محبت کا اقرار کر رہا تھا۔

لیکن میں نے کبھی نہیں چاہا تھا کہ اسکے ساتھ اتنا برا ہو۔۔ میں اسکی خوشیوں کی دعا کی تھی ہمیشہ۔۔

اللہ نے اسے تمیں دے دیا ہے حمزہ۔۔ اب جیسے مرضی خوش رکھو اسے۔۔ حرم مسکرائی۔

ہاں جی بس وہ ایک بار میرے پاس آجائے۔۔ سب کچھ بھلا دونگا اسے اتنا پیار دونگا۔۔ حمزہ نے شرارت سے ایک آنکھ دبا کر کہا تھا۔۔ حرم بھی اسکے انداز پر ہنس پڑی۔

لیکن اگر اسے زرا سی بھی تکلیف پہنچی تو ڈاکٹر فرہاد آغا تمہارے گردے نکال کر چیل کووں کو کھلا دے گا۔۔ فرہاد جانے وہاں کب آیا تھا۔۔

توبہ استغفار ڈاکٹر صاحب بچے کی جان لو گے کیا۔۔ فرہاد کی بات سن کر حمزہ کی روح فنا ہو گئی۔۔

جبکہ اسکی بات پر حرم اور فرہاد کا قہقہہ ابھرا۔

سب نے بہت کوشش کی تھی لیکن ایش کی ناں ہاں میں نا بدلی۔۔وہ صاف انکار کر چکی تھی کہ اسے سمعان سے ہر گز شادی نہیں کرنی۔

وہ اپنے کوارٹر میں تھی جب اسے ایک اجنبی نمبر سے کال آئی تھی۔

اسے لگا شاید کسی نے چیریٹی شو کا پوچھنے کیلیٔے کیا ہو۔۔

ہیلو۔۔ایش نے کال ریسیو کی۔

ہیلو۔۔؟؟اسے دوبارہ بولنا پڑا تھا کیونکہ آگے سے کسی نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

ہیلو کون ہے۔۔؟؟

فون کے دوسری جانب خاموشی چھائی تھی--

ایش کا دل ایک دم دھڑکا تھا۔

اچانک ایک سسکی ابھری تھی۔۔فون کے دوسری جانب جو بھی تھا وہ رو رہا تھا۔۔

ایش۔۔اسے کسی نے پکارہ تھا۔

مما۔۔ایش پہچان گئی تھی-

ایش میری بچی۔۔کیسی ہو تم۔۔؟؟مسز ولیم رو رہی تھی۔۔چار مہینے ہونے والے تھے۔۔انہوں نے ایش کی شکل تک نہیں دیکھی تھی۔

میں ٹھیک ہوں مما۔۔آپ کیسی ہیں۔۔ایش نے اپنے آنسوں ضبط کرتے ہوئے پوچھا۔

میری بچی گھر واپس آجاؤ۔ہم ترس گئے ہیں تمہاری شکل دیکھنے کیلیئے۔۔ مسز ولیم نے روتے ہوئے کہا۔

مرگئی ہو تم آج سے ہمارے لیئے۔۔ ایش کے زہن میں مسٹر ولیم کے الفاظ گونجے۔

نہیں۔۔آسکتی۔۔ مما میں نہیں آسکتی۔۔

کیوں نہیں آسکتی۔۔؟؟

کیونکہ پاپا مجھے جیتے جی مار چکے ہیں۔۔انہوں نے مجھے مردہ قرار دے دیا تھا۔۔

ایش کو ایک پل بھی نہیں بھولا تھا۔

ضد چھوڑ دو میری جان تمہاری گرینی تمہیں بہت یاد کرتی ہے۔

اور پاپا۔۔ کیا وہ یاد کرتے ہیں۔۔؟؟ ایش نے پوچھا تھا۔

مسز ولیم کے پاس کوئی جواب نہں تھا۔ انکی خاموشی ایش کو سب سمجھا گئی تھی۔

میں آپ لوگوں سے بہت پیار کرتی ہوں مما۔۔ آپ مجھ سے مل سکتی ہیں۔۔ بات کر سکتی ہیں۔۔ جب آپ چاہیں۔۔

میں تم سے ملنا چاہتی ہوں میری بچی۔۔ مسز ولیم نے کہا۔

ٹھیک ہے مما میں بھی آپ سے ملنا چاہتی ہوں۔۔ لیکن ایک شرط پر آپ میرے مزہب کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں کہیں گی۔۔

نہیں کہتی ایش۔۔ بس تم مجھ سے مل لو۔۔ مسز ولیم نے مانتے ہوئے کہا۔

پھر کافی دیر ایش مسز ولیم سے باتیں کرتی رہی تھی۔ آخر وہ اسکی ماں تھی۔ وہ اس سے جتنا بھی ناراض سہی لیکن انکی ایک پکار پر جیسے ایش انکی کی گئی ہر خطا معاف کر چکی تھی۔

ہمارا اتنا بڑا نقصان کرنے کی ہمت کس نے کی۔۔ پورے پانچ ٹن ہیروئن برباد کردی۔ وہ سگار سلگائے غصہ سے بول رہا تھا۔

باس میں نے آپ سے پہلے کہا تھا کہ اس نئے لڑکے کو کام پر مت رکھیں۔۔ مجھے تو یہ اسی کی حرکت لگ رہی ہے۔

یہ ڈرگز مافیا کے لوگ تھے۔ ڈرگز بنانا اور اسکی سمگلنگ کرنا ان لوگوں کا پیشہ تھا۔

نہیں یہ اسکا کام نہیں ہے۔ باس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔یہ جو بھی ہے بہت ہی تیز ہے۔اسے ہمارے ہر سیکریٹ کا پتا ہے۔ اور وہ ہم میں سے ہی ہے۔۔ اسے ڈھونڈو۔۔ مجھے اس شخص کی ڈیڈ باڈی چاہیئے۔۔ باس نے غصے سے کہا۔

اوکے باس۔۔ وہ کہتا باہر چلا گیا۔

اب میں اسکے خلاف ثبوت ڈھونڈ کر باس کو دونگا۔۔اور اسکا مڈر کرواؤں گا۔ وہ خوش ہوتا سوچتا جارہا تھا۔

کیا خبر ہے۔۔؟؟ایک سادہ سے موبائل پر کسی کی آواز گونجی تھی۔ DDP ہیلو مشن

مشن کمپلیٹ ہونے جارہاہے سر۔میں اپنے ٹارگٹ کے بہت قریب ہوں۔۔وہ پر عزم لہجے میں بتا رہا تھا۔۔اور ساتھ ساتھ ڈرائیونگ کر رہا تھا۔

ویری گڈ۔۔ہمیں آپ پر پورا بھروسہ ہے۔۔دوسری طرف سے آواز گونجی۔۔

اوکے سر تھینکس۔۔اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ دائیں طرف سے آتے ایک ٹرک نے زوردار ٹکر اسکی گاڑی کو ماری۔۔ اس نے بہت کوشش کی کہ سنبھال سکے لیکن نہیں۔۔ گاڑی لڑھکتی دور جا گری تھی۔ زوردار دھماکے کی آواز ابھری۔۔ اور پھر خاموشی چھا گئی۔

ہیلو۔۔ہیلو۔۔ہیلو مشن DDP...

ہیلو مسٹر سمعان۔۔؟؟

لیکن کوئی جواب نا آیا۔۔

کچھ پل بعد ہی پولیس کے سائرن کی آواز گونجی تھی۔

اگلے دن اسلام آباد سے آغاہاؤس کے سارے نفوس ڈاکٹر سمیع کے گھر ایک بار پھر اکٹھے ہو چکے تھے--

اس بار شادی حمزہ کی تھی۔فرہاد صبح صبح ہی حرم کو اسکے گھر لے گیا تھا--

دوپہر میں آغاجی ڈاکٹر سمیع،سجاد آغا اور زیبا بیگم وہیں پر آگ ئے تھے۔ چار دن بعد رخصتی کا دن مقرر کیا تھا-- کیونکہ حرم اور فرہاد نے واپس جانا تھا۔

تقریباًچھ ماہ بعد اس گھر میں یہ دوسری شادی تھی۔سب ہی خوش بھی تھے اور اداس بھی۔

فرہاد کو ایس پی مرتضیٰ کی کال آئے تھی-- انکے مطابق عمر صاحب اپنا زہنی توازن کھو چکے تھے اور انہیں مینٹل ہاسپٹل منتقل کر دیا گیا تھا۔

حرم کو وہیں چھوڑ کر وہ سبھی واپس ڈاکٹر سمیع کے گھر چلے گ ئے تھے۔ جبکہ فرہاد حمزہ کے ساتھ ہاسپٹل گیا تھا۔

اس نے خود عمر صاحب کا معائنہ کیا تھا۔انکا زہنی توازن واقعی خراب ہو چکا تھا۔

فرہاد نے ڈاکٹرز سے بات کر کے عمر صاحب کا خاص خیال رکھنے کا کہا تھا۔۔وہ چاہتا تھا کہ عمر صاحب جلد از جلد ٹھیک ہو جائے۔

ہاسپٹل سے وہ لوگ سیدھا ڈاکٹر سمیع کے گھر چلے گ ئے تھے۔ فرہاد کو حرم کی کمی شدے سے محسوس ہو رہی تھی۔۔ پورے چھ ماہ وہ اسکے ساتھ رہی تھی۔۔ ایک دن کیلیئے بھی وہ اس سے الگ نہیں ہوئی تھی۔ وہ اسے اپنے ساتھ ہی لانا چاہتا تھا لیکن اپنے گھر والوں سے مل کر حرم کے چہرے پر جو خوشی اور چمک ابھری تھی

فرہاد اسے چھیننا نہیں چاہتا تھا۔ اس لیۓ جب صابرہ خاتون نے فرہاد سے حرم کو چھوڑنے کو کہا تو وہ انکار نا کر سکا۔

اس ظالم لڑکی کو میری یاد تو آنی نہیں۔۔اب میں کیا کروں۔۔؟؟

اب خود وہ اس سے بات کرنا چاہ رہا تھا۔۔

فرہاد نے کچھ سوچ کر حرم ک نمبر ملایا تھا۔۔لیکن نمبر سوئچ آف جا رہا تھا۔۔

کیا مصیبت ہے یار۔۔ وہ جھنجھلا گیا۔۔

حمزہ بہت اچھا لڑکا ہے حور عین وہ تمیں بہت خوش رکھے گا۔ حرم نے حور عین سے کہا۔

کیا وہ میرے بارے میں سب جانتا ہے۔؟؟ حور عین نے پوچھا۔

پتا نہیں میری اس ٹاپک پر اس سے بات نہیں ہوئی۔ وہ خود ہی اس ٹاپک پر بات نہیں کرنا چاہتا۔۔ حرم نے بتایا۔۔

لیکن اسے پتا ہونا چاہیئے کہ اسکی شادی ایک بدنام لڑکی۔۔

بس کرو حور عین۔۔اب جو ہو گیا اس سے سبق حاصل کرو اور اسے بھول جاؤ۔۔ حرم نے اسکی بات کاٹی۔

نہیں بھول سکتی حرم۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔ بہت گہرا زخم ملا ہے۔جو پوری زندگی نہیں بھرے گا۔۔ حور عین کا لہجہ بھرا گیا۔

اور حرم صرف اسے افسوس سے دیکھ کر رہ گ ئی تھی--

رات کو حرم نے سب کو اپنی یونیورسٹی کی تصویریں دکھائی تھیں--

اس نے سب کو رون کی حرکتوں کے بارے میں بتا رکھا تھا اور سب اسے دیکھنے کو بے تاب تھے۔

چہرے سے لگتا تو نہیں کہ یہ اتنا کمینہ ہو گا۔۔ شزا نے رون کی تصویر دیکھتے ہوئے کہا۔

یہ تمہاری سوچ سے بھی زیادہ کمینہ ہے۔۔ حرم نے مسکرا کر جواب دیا۔

سبھی اسکی باتوں میں دلچسپی لے رہے تھے سوائے حور عین کے۔۔ جسکا دماغ پتا نہیں کہاں پہنچا ہوا تھا۔

میں ایک بار حمزہ سے بات کرنا چاہتی ہوں۔۔ حور عین نے حرم سے کہا۔

کرلو۔۔اس سے نکاح ہو چکا ہے تمہارا۔۔مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔ حرم نے مسکرا کر جواب دیا۔۔

ہم۔مم۔۔حور عین کچھ سوچتے ہوئے اٹھی اور اپنا موبائل لے کر چھت کی طرف بڑھ گئی۔

جبکہ حرم کو عرش کی کال آگئی تھی جس نے رون اور بیلا کے بارے میں حرم کو سب بتا دیا تھا۔۔ حرم کے ساتھ ساتھ شزا اور ثنا بھی ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئی تھیں۔۔

امی آپ پریشان مت ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ حرم نے صابرہ خاتون کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔

جسے بیٹے جیسا داماد ملا ہو اسے پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ سچ میں حرم فرہاد بہت اچھا لڑکا ہے۔۔ صابرہ خاتون نے مسکرا کر کہا۔

جانتی ہوں امی۔۔ہادی بہت اچھے ہیں۔۔اور آپ بے فکر رہیں حمزہ بھی بہت اچھا ہے وہ حور عین کا
بہت خیال رکھے گا۔۔

وہ سب تو ٹھیک ہے۔ لیکن مجھے حور عین کی حرکتوں سے ڈر لگتا ہے۔۔ صابرہ خاتون نے اپنے ڈر کا
اظہار کیا۔

ٹینشن نا لیں امی جس سے حور عین کا نکاح ہوا ہے نا وہ HD ہے۔۔خود ہی سیدھا کر لے گا
حور عین کو۔۔ حرم نے مسکرا کر بتایا۔

اللہ کرے ایسا ہی ہو۔۔ صابرہ خاتون نے دعا کی۔

کیوں ہماری حور عین کیا بگڑی ہوئی ہے جو حمزہ اسے ٹھیک کرے
گا۔۔ساجدہ آنٹی نے مصنوعی غصے سے کہا۔

حمزہ تو خود بہت ٹیڑھی چیز ہے آنٹی۔۔ دونوں کا اللہ وارث۔۔ حرم کی بات پر تینوں کے چہروں پر مسکراہٹ ابھری تھی۔

حمزہ لیپ ٹاپ کھولے نیٹ پر برائیڈل ڈریسز دیکھ رہا تھا۔ اسکے ساتھ ہی عالیہ بیٹھی تھی۔

اففف حمزہ بھائی ایک گھنٹہ ہوگیا ہے ابھی تک آپکو حورعین کیلئے ایک ڈریس بھی پسند نہیں آیا۔ عالیہ نے کوفت سے کہا۔

تمیز سے بات کرو عالی اب وہ تمہاری بھابھی ہے۔۔ تو اسے حور عین نہیں حور عین بھابھی کہو۔۔

حمزہ نے جان بوجھ کر اکڑ کر کہا۔

آہا۔۔ ارمان تو دیکھو بچے کے۔۔ جب وہ اس گھر میں آئے گی تب بھابھی بلاؤنگی۔ اب آپ رہنے دیں میں اور حرم بھابھی مل کر ڈریس سلیکٹ کرلیں گے۔ آپ سے نہیں ہوگا۔۔ عالیہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

ایسے کیسے۔۔ میں اپنی برائیڈل کا ڈریس خود سلیکٹ کرونگا۔۔ حمزہ نے کہا۔

ٹھیک ہے۔۔ آپ بھی دیکھ لیں۔ میں حرم بھابھی سے بات کرلوں شاپنگ کا ڈیسائیڈ کرنا ہے۔ فرہاد بھائی کی شادی میں تو پھر بھی پندرہ دن سے زیادہ کا وقت مل گیا تھا جبکہ آپ کی باری تو صرف تین دن ہیں ہمارے پاس۔۔ عالیہ نے جواب دیا۔

دیکھ لو پھر سب سے ہٹ کر میری شادی ہو رہی ہے۔۔ حمزہ نے مسکرا کر کہا اور عالیہ بھی مسکرا دی۔

ایک دن میں ہی بھول گ ئی ہو مجھے۔۔؟؟ فرہاد نے شکوہ کیا۔

نہیں ہادی۔۔ آپکو کسے بھول سکتی ہوں بھلا۔۔ حرم نے مسکرا کر جواب دیا۔

اچھا کھانا کھالیا تم نے۔۔؟؟

جی میں نے کھالیا ہے۔۔ امی کے ساتھ کھایا بہت مزہ آیا۔

اکیلے ئے اکیلئے۔۔ مجھے تو پوچھ لیا ہوتا۔۔

آپ کو کیسے پوچھتی۔۔؟؟ سوری ویسے مجھے یاد نہیں رہا۔

دیکھا کہا تھا نا میں نے ایک ہی دن میں بھول گئی مجھے۔۔ فرہاد نے کچھ اسطرح سے کہا تھا کہ حرم کو ہنسی آگئی۔

وہ کچھ اور بھی کہہ رہا تھا مگر حرم کو اس قدر نیند آئی ہوئی تھی کہ وہ اسکی باتیں سنتے سنتے سو گئی تھی۔

فرہاد کو جب اسکی طرف سے کوئی جواب نا ملا تو وہ سمجھ گیا کہ وہ سو گئی ہو گی۔۔

پاگل۔۔فرہاد نے مسکرا کر دھیرے سے زیر لب کہااور فون بند کر دیا کہ کہیں اسکی نیند نا خراب ہو جائے--

----

حمزہ دو گھنٹے کی محنت کے بعد تین ڈریس سیلیکٹ کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

وہ اور بھی دیکھ رہا تھا جب اسکے موبائل پر بیل ہوئی--

نمبر دیکھ کر وہ حیران رہ گیا۔۔حور عین کی کال تھی۔۔اسے تو یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ حور عین اسے کال کر رہی ہے۔۔

اس نے خوش ہوتے ہوئے کال ریسیو کی۔

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی۔۔ سلام دعا کے بعد حور عین نے کہا۔

جی بولیں۔۔ میں سن رہا ہوں۔ حمزہ نے کہا۔

کیا آپ میرے بارے میں سب جانتے ہیں۔ آپ کو پتا ہے اسد سے میرا رشتہ کیوں ٹوٹا۔۔؟؟

کچھ کچھ پتا ہے۔۔ لیکن مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

حمزہ نے مسکرا کر جواب دیا۔

میری پچھلی زندگی کے بارے میں آپکو کچھ نہیں جاننا۔۔؟؟ حور عین نے حیرانگی سے پوچھا۔

نہیں۔۔ بالکل بھی نہیں۔۔ تمہاری پچھلی زندگی تمہاری تھی حورعین اور مجھے اس کا تم سے حساب لینے کا کوئی حق نہیں ہے۔۔ لیکن اب تم میری ہو چکی ہو۔۔اب تم پر میرا بھی حق ہے۔

کیا سچ میں آپکو نہیں جاننا میرا اور اسد کا کس طرح کا ریلیشن تھا۔۔ وہ اسے آزما رہی تھی شاید۔۔

نہیں۔۔ اب تم میری بیوی ہو حورعین اور مجھے تم پر بھروسہ ہے۔۔ حمزہ نے اطمینان سے جواب دیا۔

اسکا جواب سن کر جانے کیوں حورعین کی آنکھیں چھلک پڑی تھی۔۔۔ اسے اس درجہ اعتبار کی ضرورت اور امید اسد سے تھی۔ جس نے اسکے کردار پر انگلی اٹھانے سے پہلے ایک پل بھی نہیں

سوچا تھا۔ وہ بنا کچھ کہے فون بند کر چکی تھی۔۔ جبکہ حمزہ سمجھ چکا تھا کہ اسکی حالت کیا ہو گی۔۔ اس لیئے اس نے دوبارہ فون کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

ہیلو آپی کہاں ہیں آپ۔۔۔؟؟ میں گھر آئی ہوں مگر آپ یہاں پر نہیں ہیں۔۔؟؟ ایش نے عائشہ آپی کو کال کی تھی۔ وہ گھر آئی تھی مگر عائشہ آپی اسے گھر نہیں ملی۔

میں ہاسپٹل میں ہوں ایش۔۔ عائشہ آپی کی پریشان سی آواز ابھری۔

ہاسپٹل۔۔؟؟ لیکن کیوں۔۔ سب ٹھیک تو ہے۔۔ ایش نے پوچھا۔

وہ ایش۔۔ سب ٹھیک نہیں ہے۔۔

کیاہوا آپی۔۔ڈرا کیوں رہی ہیں۔۔صاف صاف بتائیں۔۔ ایش کو ڈرلگ رہا تھا۔۔ کچھ انہونی ہونے کا احساس اسے آج صبح سے ہو رہا تھا۔

وہ سمعان کا بہت برا ایکسیڈینٹ ہوا ہے۔وہ اس وقت آئی سی یو میں ہے۔۔ عائشہ آپی نے بھرائی آواز سے کہا تھا۔۔ جبکہ ایش کو لگ تھا کہ اسکے پاؤں کے نیچے سے زمین سرک گئی ہو۔۔

♥♥♥♥♥

ایش کو لگا تھا جیسے اسکے کانوں نے کچھ غلط سن لیا ہو۔سانس جیسے گلے میں ہی اٹک گ ئی تھی۔۔ اس شخص کو ایش نے بہت چاہا تھا۔۔ بے انتہا۔۔

کک۔۔کونسے ہاسپٹل۔۔؟؟وہ بس اتنا ہی پوچھ پائی تھی۔

عائشہ آپی کے ہاسپٹل کا نام بتانے کے بعد وہ خود نہیں جانتی وہ وہاں کیسے پہنچی تھی۔

اسکادماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔ آنسوں نہیں نکلے تھے وہ اندر کہیں منجمند ہو رہے تھے۔

آپی۔۔ایش عائشہ آپی کی طرف بڑھی۔ ہاسپٹل میں زارا اور بابا جی بھی تھے۔۔ جبکہ احمد بھائ خود پر مشکل سے کنٹرول کیۓ ہوۓ تھے۔ زارا سسکیوں سے رو رہی تھی۔وہ اسکا اکلوتا بھائ تھا۔

ایش۔۔عائشہ آپی آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا۔

آپریشن چل رہا ہے۔۔دماغ پر چوٹ لگی ہے۔۔وہ بتا رہی تھی۔جبکہ ایش کانپتی ٹانگوں کے ساتھ چیئر پر بیٹھ چکی تھی۔

وہ ٹھیک تو ہو جائیں گے نا۔۔ زارا روتے ہوئے عائشہ آپی سے پوچھ رہی تھی۔

زارا رو مت میری بچی۔۔دعا کر۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ باباجی نے آگے بڑھ کر زارا کے سرپر ہاتھ رکھا۔

ایش اٹھی تھی وہ وضو کرنے کے بعد ہاسپٹل کے ایک کمرے میں عبادت میں مشغول ہو گ ئی وہ جانتی تھی کہ صرف دعائیں ہی ہیں جو اسکے سعمان کو بچا سکتی ہیں۔۔ دعا مانگتے وقت اندر منجمند آنسوؤں نے باہر کا رستہ لیا تھا۔

چار گھنٹے بعد ڈاکٹر نے آ کر بتایا تھا کہ آپریشن کامیاب ہوا ہے۔۔وہ اب خطرے سے باہر ہے تاہم بے ہوش ہے۔

سب کی اٹکی سانسیں بحال ہوئی تھیں۔۔

یہ ایک معجزہ ہوا تھا کہ سمعان حیدر بچ گیا تھا۔۔شاید اسکا کام ادھورا تھا۔۔وہ اپنا مشن پورا کیے بنا مر نہیں سکتا تھا۔

حرم کے دو دن بہت مصروف گزرے تھے۔ان دو دنوں میں اس نے سب کے ساتھ مل جر شاپنگ کی تھی۔حورعین کو شادی کی کسی رسم میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا۔۔ البتہ حمزہ بڑھ چڑھ کر اپنی ہر رسم خود کروا رہا تھا

مہندی کی رسم پہلے حورعین کی گ ئی تھی۔۔ بعد میں سبھی لوگ ڈاکٹر سمیع کے گھر پہنچ گئے تھے۔۔

رات گ ئے تک مہندی کا فنکش چلتا رہا۔۔ پھر سب واپس لوٹ آئے۔۔ حرم ان دنوں اتنی مصروف ہو گئی تھی کہ اسے فرہاد سے بات کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا تھا۔۔ ثانی آپی شادی میں آئی تھی۔۔ لیکن وہاج بھائی نے معزرت کرلی تھی۔۔کیونکہ انکے بھائی کی وجہ سے اتنا کچھ ہوا تھا۔

حرم ڈاکٹر سمیع کے گھر ہی رک گ ئی تھی۔ وہ صبح بارات کے ساتھ جانا چاہتی تھی۔ لیکن دو دو فنکشنز اٹینڈ کرکے وہ اتنی تھک چکی تھی کہ جب فرہاد کمرے میں آیا وہ گھوڑے بیچ کر سوئی ہوئی تھی۔ اسکا رابطہ عرش سے نہیں ہوا تھا۔

البتہ اس نے اتنا بتایا تھا کہ منڈے کو کلاسز سٹارٹ ہو رہی ہیں۔۔ صبح سیچر ڈے تھا اور حورعین کی رخصتی بھی۔

حرم نے عرش کو یقین دلایا تھا کہ وہ سنڈے تک واپس آجائے گی۔

سمیع ہاؤس میں کافی گہماگہمی تھی۔۔ سبھی مصروف نظر آ رہے تھے۔۔ سب سے زیادہ حمزہ ایکسائیٹڈ ہو رہا تھا۔

اسکے تو پاؤں ہی زمین کو نہیں چھو رہے تھے۔۔ اسے اپنا آپ ہواؤں میں اڑتا محسوس ہو رہا تھا۔

جب اسد کو پتا چلا کہ حورعین کی شادی ہو رہی ہے تو اسے ایک جھٹکہ لگا تھا۔

اسد تم نے اچھا نہیں کیا۔۔ ثانی آپی نے اسے کہا۔

وہ لڑکی میرے لائق نہیں آپی۔۔ اسد نے غصے میں جواب دیا۔

تم سے زیادہ امیر، وجیہہ اور سمجھدار لڑکا اس سے شادی کر رہا ہے۔۔ تو اسکا کیا مطلب ہوا۔۔ اسکا مطلب یہ کہ تم اس قابل نہیں تھے حور عین تمہیں ملتی۔۔ ثانی آپی نے بھی غصے سے کہہ کر فون بند کر دیا۔۔ جبکہ اسد انکی بات سن کر حیران رہ گیا تھا۔

جلدی کرو بھئی سب بارات کا ٹائم ہوگیا ہے۔۔ آغا جی سب سے کہتے پھر رہے تھے۔۔

جی آغا جی ہم تیار ہیں۔۔ یہ عورتیں پتا نہیں کتنی دیر لگائے گیں۔۔ سجاد آغا نے کہا۔

عورتیں کس کو کہہ رہے ہیں آپ۔۔؟؟ نتاشہ بھابھی نے انہیں گھورا۔۔

سوری بیگم غلطی سے منہ سے نکل گیا۔۔ سجاد آغا نے فوراً معزرت کی۔

حمزہ کدھر ہے نظر نہں آرہا۔۔ دادو نے پوچھا۔

دادو وہ سیلون گۓ ہیں۔۔ عالیہ نے بتایا۔۔

ہائیں۔۔ کیا لینے۔۔؟؟ دادو نے حیران ہوتے ہوۓ پوچھا۔

بھئی دولہا ہے وہ تیار ہونے گیا ہے۔۔ فرہاد بھی ساتھ ہے۔۔ آغا جی نے بتایا۔۔

اچھا۔۔فرہاد ساتھ ہے پھر ٹھیک ہے۔۔دادو کو اطمینان ہوا۔۔ورنہ اسے حمزہ پر زرا بھی بھروسہ نہیں تھا۔۔

حرم اپنے کمرے میں تیار ہو رہی تھی۔۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔وہ پہلے حورعین اور ثنا سے بات کرتی رہی۔۔اسے ٹائم کا پتا ہی نہیں چلا۔

سبھی ریڈی تھے۔حمزہ اور فرہاد بھی آگ ئے تھے-

حرم کہاں ہے۔۔؟؟فرہاد نے آتے ہی پوچھا۔

وہ ابھی تک تیار نہیں ہوئی-

اوکے میں دیکھتا ہوں۔وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

حرم کہاں ہو تم۔۔۔؟؟وہ اسے پکارتا کمرے میں داخل ہوا۔

ہادی سوری میں لیٹ گ ئی۔۔۔ وہ مصروف سی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے تھی۔

بے بی پنک کلر کی گھٹنوں تک آتی شارٹ فراک پہنے، سکن کلر کا سلک کا پاجامہ پہنے وہ کافی اچھی لگ رہی تھی۔

لمبے بال کمر پر بھکرے پڑے تھے۔وہ کانوں میں جھمکے پہن رہی تھی۔۔

ہادی گنگ سا اسے تیار ہوتا دیکھ رہا تھا۔

ہادی دیکھیں مجھے اچھا نہیں لگ رہا یہ۔۔میں نے کہا تھا عالیہ سے کہ مجھ پر یہ سوٹ نہیں کرے گا۔
وہ پریشان سی اسکی سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔

چہرے پر بہت ہلکہ میک اپ تھا۔۔وہ بھی نام کا۔۔ہونٹوں پر لگی لپ اسٹک سے بہت منفرد سا بنا رہی تھی۔وہ کبھی تیار نہیں ہوتی تھی۔جب ہوتی تھی تو فرہاد کو مشکل ہو جاتی تھی۔

میں یہ چینج کر لوں۔۔جب فرہاد کچھ نا بولا تو حرم نے خود ہی اندازہ لگالیا کہ واقعی ڈریس اچھا نہیں لگ رہا۔

وہ جانے کیلئے مڑی۔۔ تبھی فرہاد نے اسکا ہاتھ پکڑا۔

تم پاگل ہو۔ کس نے کہا اچھا نہیں لگ رہا۔ بہت پیاری لگ رہی ہو حرم۔۔

فرہاد نے دل سے تعریف کی۔

تھینک یو۔۔وہ مسکرائی۔۔ میں بس حجاب کرلوں۔۔ پھر چلتے ہیں۔۔

ہم او کے۔۔ فرہاد وہیں کھڑا اسے دیکھتا رہا۔

چند منٹ بعد وہ ریڈی تھی۔ خوبصورت سا حجاب اسکے وقار میں اضافہ کر رہا تھا۔

چلیں۔۔ وہ اسکے سامنے آکر مسکرائی۔۔

ہمم۔ مم۔ چلو۔۔ فرہاد خواب سے جاگا۔

ویسے کتنی عجیب بات ہے نا میں اپنی ہی بہن کی بارات میں جا رہی ہوں۔ وہ سیڑھیاں اترتے کہہ رہی تھی۔

نیچے موجود سب کی نظریں دونوں پر جمی تھیں۔

وہ دونوں ایک ساتھ بہت اچھے لگ رہے تھے۔۔ جب وہ ایک ساتھ ہوتے تھے تو ایک دوسرے کو مکمل کر دیتے تھے۔۔ جس سے دونوں کی خوبصورتی مزید بڑھ جاتی تھی۔

ماشاءاللہ زیبا بیگم نے دل ہی دل میں دونوں کی نظر اتاری۔

کچھ دیر بعد بارات پوری دھوم دھام سے روانہ ہو چکی تھی۔

سب لوگ باری باری سمعان سے مل چکے تھے۔ صرف ایک وہی تھی جس میں ہمت نہیں تھی کہ وہ سمعان کو یوں پٹیوں میں جکڑا دیکھ سکے۔۔

ایش جاؤ مل لو اس سے۔۔ عائشہ آپی نے اسے کہا۔

ہمت نہیں ہو رہی آپی۔۔۔ ایش نے کانپتی آواز کے ساتھ کہا۔

ہمت کرو میری جان۔۔ ہمت کرو۔۔ اسے ایک بار دیکھ لو۔۔ تمہیں سکون مل جائے گا۔

ہمم۔۔۔ایش کچھ سوچتے ہوئے اٹھ گئی۔

وہ جب روم میں آئی تو سمعان سویا ہوا تھا۔ اسکی آنکھیں بن تھیں۔۔ ایش بنا آواز کیئے اسکے بیڈ کے پاس رکھی چیئر پر بیٹھ گئی۔

وہ صرف اسے دیکھ رہی تھی۔ کچھ نا بولی۔۔ وہ اسکی نیند نہیں خراب کرنا چاہتی تھی۔

اسکے آنسوں پلکوں کی باڑ توڑ کر گالوں پر پھسلنے لگے۔۔ کیا ہوتا اگر سمعان کو کچھ ہو جاتا۔۔ یہ خیال ہی اسکی روح نکال رہا تھا۔

کچھ دیر وہ اسے ایسے ہی دیکھتی رہی۔ وہ اسکا ہاتھ چھونا چاہتی تھی۔۔ اسے اپنے ہاتھوں میں لینے کی ایک عجیب سی خواہش اسکے اندر اٹھی تھی۔ مگر وہ چاہنے کے باوجود بھی ایسا نا کر سکی۔۔ پھر واپس جانے کیلیئے اٹھی۔۔

ابھی وہ پلٹی ہی تھی کہ ایک دم رک گ ئی--

کہاں جارہی ہو نورالایش۔۔؟؟سمعان اسکا ہاتھ پکڑ چکا تھا۔

ایش حیران رہ گ ئی وہ جاگ رہا تھا۔

بیٹھ جاؤ پلیز۔۔ اسکی آواز میں التجا تھی۔

ایش بیٹھ گ ئی--

کیسی ہو۔۔وہ مشکل سے ہی بول پا رہا تھا۔

ایش نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔وہ شخص جو موت کے منہ سے آیا تھا وہ اس سے پوچھ رہا تھا کہ کیسی ہو۔۔؟؟

یہ سوال مجھے آپ سے کرنا چاہی ئے--

میں تو ٹھیک ہوں۔۔ تمہارے سامنے ہی ہوں۔۔مجھے کیا ہوا ہے۔؟؟سمعان نے کہا۔

اگر آپکو کچھ ہو جاتا سیم تو مر ہی جاتی۔۔

وہ رودی تھی۔وہ مزید اپنی محبت کو نہیں چھپا سکتی تھی

اس لیئے دیکھو میں واپس آ گیا۔۔ مجھے کچھ ہوا تو نہیں نا۔

بہت برے ہیں آپ سیم ۔۔ایش نے روتے روتے کہا۔۔اسکی ناک سرخ ہو چکی تھی۔

جانتا ہوں ۔۔سمعان مسکرایا۔۔

اب جلدی سے ٹھیک ہو جائی۔۔ کیونکہ میں ایک لنگڑے انسان سے شادی نہیں کر سکتی۔۔ ایش نے اسکی ٹانگ کی طرف اشارہ کیا۔۔ جس پر پٹی بندھی تھی۔

سمعان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گ ئی۔۔

دانت کیوں نکال رہے ہیں میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔

لیکن میں تو اس لڑکی سے شادی کرونگا جو مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔ جبکہ نور الایش کو تو مجھ سے رتی بھر بھی محبت نہیں۔۔ وہ اسے تنگ کر رہا تھا۔

ہاں نہیں ہے۔۔ تو۔۔؟ شادی آپ مجھ سے ہی کریں گے۔۔ ورگرنہ شاید آپ بھول چکے ہیں۔۔ مجھے کنگ فو، کراٹے سب کچھ آتا ہے۔۔ ایش نے غصے سے کہا۔

سمعان کو بہت عرصے بعد اس میں پرانی ایش کی جھلک نظر آئی تھی۔

وہ اب شادی کے بارے میں نہیں سوچنا چاہتا تھا۔۔ وہ موت کے منہ سے اسی لیئے آیا تھا کہ اپنا مشن پورا کرسکے۔۔ اسے ڈرگز مافیا کو جڑ سے اکھاڑنا تھا۔۔

ڈرگز مافیا کی گئی اس حرکت نے اسکے حوصلے مزید بلند کر دیئے تھے۔۔ آج اسے احساس ہو رہا تھا کہ اسکی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔۔ کبھی بھی کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔ وہ ایش کی زندگی برباد نہیں کرنا چاہتا تھا۔

میں آپکا ہر قدم پر ساتھ دو نگی سیم۔۔

وہ شاید اسکی سوچ پڑھ گ ئی تھی۔

یہ سچ ہے میں نے آپکو چاہا ہے۔۔ بہت۔۔ اور ہمیشہ چاہوں گی۔۔ میں یہ گناہ کی ئے جا رہی ہوں۔۔ یہ میرے بس میں نہیں ہے۔۔ مجھے اس گناہ سے نکال دیں۔۔ مجھے خود سے محبت کرنے کا حق دے دیں۔۔

شاید کسی نے کسی اور کو اتنے خوبصورت الفاظ میں پرپوز کیا ہو۔۔

غیر محرم سے محبت۔۔ جو انسان کو غلط رستے پر لے جائے گناہ کے ضمرے میں ہی آتی ہے۔۔ اور ایش مزید وہ گناہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔

سمعان نے کوئی جواب نہیں دیا۔

اوکے آپ ریسٹ کریں۔۔ایش نے اٹھتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

کوئی گواہ ہے تمہارے پاس کہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔؟؟ سمعان کی آواز ابھری تھی۔

وہ رکی پلٹی اور مسکرائی۔۔

یہ وقت گواہ ہے۔۔، یہ چاندنی رات گواہ ہے۔۔پورا روما گواہ ہے۔۔کہ نورالایش کو سمعان ”

“حیدر سے بے پناہ محبت ہے۔۔

وہ کہہ کرر کی نہیں تھی جب کہ سمعان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گ ئی۔۔ اسے بھی تو اپنی زندگی جینے کا حق تھا نا۔۔

حور عین دلہن بنی بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔اس نے حرم کے ڈریس کلر کا ہم رنگ لہنگا پہنا تھا۔۔

حمزہ کب سے اسٹیج پر بیٹھا اسے دیکھنے کی تمنا کر رہا تھا۔

ثانی آپی اور حرم اسے لے کر اسٹیج کی طرف بڑھیں۔۔

حمزہ کی جب پہلی نظر اس پر پڑی تھی تو وہ آنکھیں بند کر گیا تھا۔۔

وہ جب اسٹیج کے پاس پہنچی تو پاس بیٹھے فرہاد نے حمزہ کو کہنی ماری۔۔

جاؤ اسکا ہاتھ پکڑ کر لاؤ۔۔ فرہاد نے کہا۔۔

حمزہ فوراً اٹھا۔ وہ حورعین کی طرف بڑھا۔ اور اپنا ہاتھ اسکی طرف بڑھایا۔

حورعین کچھ سوچنے کے بعد اپنا نازک ہاتھ اسے تھمایا۔۔

وہ دونوں ایک ساتھ بیٹھے بہت سج رہے تھے۔ ان دونوں سے پورا ہال اور وقت تک سج گیا تھا۔۔

جبکہ کچھ سوچ کر حورعین کی آنکھیں بھرا گئی تھیں۔۔یہ وی جگہ تھی جہاں چھ ماہ پہلے اسکی اور اسد کی منگنی ہوئی تھی۔

اور آج وہ کسی اور کی تھی۔

یہ خوبصورت مناظر کیمرے کی آنکھ نے قید کرلی ئے تھے-

سب ہی خوش نظر آرہے تھے۔

حرم سب سے اچھی طرح مل رہی تھی کیونکہ اسے کل واپس چلے جانا تھا۔

کچھ دیر مزید وہاں رکنے کے بعد بارات واپس آگ ئی تھی-

سمعان بہت تیزی سے ریکور کر رہا تھا۔۔ اسکا مشن ادھورا تھا۔ ایش اسے روزانہ ملتی تھی۔

وہ اسے پہلے کی طرح تنگ کرتی تھی جب وہ ایش ولیم تھی۔

سمعان اس سے تنگ نہیں آتا تھا۔

مسز ولیم نے چھپ چھپ کر ایش سے ملنا شروع کر دیا تھا۔

یہ بات صرف مائیک جانتا تھا۔

میں سیم سے شادی کر رہی ہوں مما۔۔ایش نے اپنا فیصلہ سنایا۔

کیا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے۔۔؟؟ مسز ولیم نے پوچھا۔۔وہ دونوں اسی پارک میں تھیں۔۔

جی۔۔ایش نے کہا۔میں نے موت کی ازیت کو محسوس کیا ہے مما۔۔اگر اسے کچھ ہو جاتا تو اس وقت میں آپکے سامنے نا ہوتی۔۔میں بھی مر چکی ہوتی مما۔۔

ایسی باتیں مت کرو ایش۔۔ایشور تمہیں سلامت رکھے۔

خدا اسمعان کو سلامت رکھے مما۔۔ یہ دعا کریں۔۔وہ ہے تو میں ہوں۔۔

مسز ولیم اپنی بیٹی کی دیوانگی پر حیران رہ گئی تھیں۔

حمزہ بہت خوش خوش اپنے روم میں آیا تھا۔وہ تصور کر رہا تھا کہ حور عین اسکا انتظار کر رہی ہو گی۔

لیکن کمرے میں داخل ہو کر اسکا دماغ گھوم گیا۔

حورعین بیڈ پر نہیں تھی۔۔ خوبصورتی سے سجا کمرہ خالی تھی۔ تبھی حورعین ڈریسنگ روم سے باہر آئی تھی۔۔ وہ چینج کر چکی تھی اور اس وقت سادہ سے کپڑوں میں تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اسے دلہن بنے جی بھر کر دیکھے گا وہ خواب ہی ادھورا رہ گیا۔

حمزہ کو دیکھ کر وہ ٹھٹکی اور پھر چلتے ہوئے اسکے پاس آئی۔

میں جانتی ہوں اس شادی کیلیئے آپ بھی راضی نہیں ہونگے۔۔ میری طرح مجبوراً آپکو یہ شادی کرنی پڑی۔۔ میں معزرت کرتی ہوں آپ سے میری وجہ سے آپکو یہ سب سہنا پڑا۔

میرے دل میں آپکے لیئے زرا سی بھی فیلنگز نہیں ہیں۔۔ وہ اپنے احساسات بتا کر۔۔ اسکے ارمانوں پر پانی پھیر رہی تھی۔

ہمیں فالتو کے جھنجھٹ میں نہیں پڑا چاہ ئے۔۔ مجھے نیند آئی ہے تھک چکی ہوں آپ بھی سوجائیں۔۔ وہ کہتی ایک تکیہ اٹھا کر ڈریسنگ روم میں گھس گئی۔

جبکہ حمزہ سر پکڑ کر رہ گیا تھا۔

اگلے دن حرم اور فرہاد واپس روما آگ ئے تھے۔ دروازے ہر ہی حرم کو ویلکم کارڈ مل گیا تھا۔

صبح اسکا رزلٹ تھا۔اسے بہت فکر ہو رہی تھی۔ابھی اس نے کسی کو بھی اپنے واپس آنے کا نہیں بتایا تھا۔

وہ حمزہ کو سمجھا کر آئی تھی کہ اب یہ تم دونوں کی پرسنل لائف ہے۔۔ اسے خود سیٹ کرو۔ حرم جانتی تھی کہ حورعین کیلیئے اتنی

جلدی سب کچھ ہوجانا آسان نہیں ہوگا۔ اسے وقت لگے گا۔ سیٹ ہونے میں۔

رات کو وہ دعائیں مانگ کر سوگئی تھی۔کیونکہ ایک ہفتے کی بھاگ دھوڑ میں وہ تھک چکی تھی۔

صبح صبح ہی اسے عرش کی کال آگئی تھی۔ اسے لگا تھا شاید وہ ابھی پاکستان ہی ہوگی۔۔ مگر حرم نے اسے بتا کر حیران کردیا کہ وہ واپس آگئی ہے۔

ٹھیک ہے آجاؤ یونیورسٹی آج ہمارا رزلٹ ہے۔۔ عرش نے کہا۔

رزلٹ کے نام سے حرم کی روح فنا ہو رہی تھی۔

۔فرہاد نے اسے بہت سمجھایا اور بہت حوصلہ دیا تھا کہ سب اچھا ہوگا۔۔

وہ اسے یونیورسٹی کے گیٹ پر اتار چکا تھا۔

حرم کو بالکل ویسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس دن محسوس ہوا تھا جب اسکا یونیورسٹی میں پہلا دن تھا۔

وہ دعائیں کرتی۔۔درور شریف پڑھتی گیٹ پار کر گئی تھی۔ جہاں سبھی اسکے منتظر تھے۔

ایش اور سمعان کی انگیجمینٹ کا فنکشن اولڈ ہاؤس میں رکھا گیا تھا وہ بھی ایش کی خواہش پر۔۔ سب اسکے لیئے انتہائی خوش تھے۔

سمعان بہت ہی مصروف رہنے لگ گیا تھا۔ایش نے کبھی اس سے نہیں پوچھا تھا کہ وہ ٹیکسی کیوں چلاتا ہے۔۔ یا اسکے علاوہ وہ اور کوئی کام کرتا ہے یا نہیں۔۔

ٹھیک ہونے کے بعد سمعان سب سے پہلے اپنے گھر میں بنے سیکریٹ روم میں گیا تھا۔۔ جہاں سے اس نے سب سے پہلے ایک سادہ کیپیڈ موبائل نکالا تھا اور پھر ایک سم۔۔

ایک الماری میں کوئی سینکڑوں کی تعداد میں فون رکھے تھے اور سم کارڈ بھی۔

اسکے بعد اس نے اپنی ٹیم کو اپنے ٹھیک ہونے کی خبر پہنچائی تھی۔

پورے اولڈ ہاؤس کو روشنیوں سے سجایا گیا تھا۔ وہاں موجود سبھی بوڑھے لوگ بہت خوش تھے۔

پورا اسٹاف خوش تھا۔ سبھی رات کو ہونے والے فنکشن کی تیاریوں میں مصروف تھے۔۔

ایش کو ایک کال آئی تھی۔۔ جسے سن کر وہ حیران رہ گئی تھی۔۔ اسے مسٹر ولیم نے بلایا تھا۔۔ کال مسز ولیم نے کی تھی۔ ایش انکار نہیں کر سکتی تھی۔۔ وہ کسی کو کچھ بتائے بنا پیلس کی طرف بڑھ گئی۔

____

آڈیٹوریم میں سٹوڈنٹس کا ہجوم لگا تھا۔ زی اطمینان سے بیٹھی تھی۔۔ کچھ دیر بعد رزلٹ شو ہونا تھا۔

سائنس ڈیپارٹمنٹ والوں کی سانس جیسے اٹکی تھی۔

حرم کہاں ہے۔۔؟؟واصے نے عرش سے پوچھا

پتا نہیں ابھی تو یہیں تھی۔۔ عرش نے جواب دیا۔

لائبریری خالی تھی۔۔ سبھی سٹوڈنٹس آڈیٹوریم میں موجود تھے۔۔

حرم ایک ٹیبل پر اکیلی بیٹھی تھی۔لائبریرین اسے کن آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔

پریشانی حرم کے چہرے سے چھلک رہی تھی۔

آر یو او کے۔۔؟؟لائبریرین نے اس سے پوچھا۔

جی میں ٹھیک ہوں۔۔۔ حرم مسکرائی--

اس کے سامنے خالی صفحے پڑے تھے۔۔ جن پر وہ کچھ لکھے جا رہی تھی۔

اب تک تو رزلٹ اناؤس ہوچکا ہوگا۔۔ مجھے جا کر دیکھنا چاہیئے۔۔ حرم نے سامنے رکھی فائل اٹھائی اور لائبریری سے باہر نکل گئی۔

پہلے زی کا رزلٹ شو ہوا تھا۔۔

Zeeshah 95%

وہ جیت چکی تھی۔۔ بزنس ڈیپارٹمنٹ کے سٹوڈنٹس نے انتہا کی ہوٹنگ کی تھی۔ کبھی ایسا ہوا نہیں تھا کہ وہ ہاری ہو۔۔ جو 95% لیتا تھا وہ جیت جاتا تھا۔

سائنس ڈیپارٹمنٹ کے سٹوڈنٹس کے چہرے اتر گئے تھے۔

سب کی دھڑکن تیز ہوگئی تھی۔ حرم کا رزلٹ سامنے لگی اسکرین پر شو ہونے والا تھا۔

رومان اور پروفیسر جوزف انتہائی سنجیدگی سے اسکرین کو دیکھ رہے تھے۔۔

لیٹس گو۔۔ ہمیں چلنا چاہیے۔ ہم جیت چکے ہیں۔۔ زی نے اپنے گروپ سے کہا۔

♥♥♥♥♥♥

حرم آڈیٹوریم کے داخلی دروازے میں کھڑی تھی۔اسکی رزلٹ سکرین پر شو ہوا۔طریقہ تھوڑا سا مختلف تھا۔ 0 سے پرسینٹیج سٹارٹ ہوئی۔۔ اور بڑھتی جا رہی تھی۔

سارے سٹوڈنٹس دم سادھے سکرین کی طرف دیکھ رہے تھے۔

40%--

50%--

60%--

پرسینٹیج تیزی سے بڑھ رہی تھی۔

ویٹ زی۔۔ہم حرم کا رزلٹ دیکھ رجائیں گے۔۔ جمی نے کہا تھا۔

پرسینٹیج ایک دم سٹاپ کر گئی۔ ایک سکینڈ گزر گیا۔۔ مزید 70% پرسینٹیج نہیں بڑھی۔

یااللہ اتنی کم۔۔ حرم کو جیسے چکر آ گیا وہ داخلی دروازے میں ہی بیٹھ گئی۔

اووووو۔۔۔ سبھی سٹوڈنٹس نے افسوس کیا۔

لیکن یہ کیا۔۔ سکرین نے کلک کیا اور پھر پرسینٹیج بڑھنا شروع ہو گئی۔۔ وہ تیزی سے بڑھ رہی تھی۔۔

80%۔۔

85%۔۔

90%۔۔

سٹوڈنٹس کی آنکھیں حیرت سے کھل گ‌ئیں-- زی بھی ٹھٹک گئی تھی کیونکہ آج تک اسکے مقابل نے 90پرسنٹ مارکس نہں لی ئے تھے--

سکرین پرپر سینٹیج ایک بار پھر سٹاپ کرگ ئی--

زی نے سکون کا سانس لیا۔۔ حرم خوش ہوگ ئی کہ وہ نائنٹی پرسینٹ لے چکی ہے-- یہ پرسینٹیج کم نہیں تھی-

گریٹ۔۔۔پروفیسر جوزف کے منہ سے نکلا تھا۔

ارے یہ کیا۔۔زی دیکھو۔۔شالے نے اسے پکارہ۔۔

پرسینٹیج سکرین پرایک بار پھر بڑھنا شروع ہوگ ئی-

---91%

---92%

--93%

--94%

--95%

زی سمیت ہال میں موجود سبھی سٹوڈنٹس کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے تھے--

--OMG

بیلا کے منہ سے نکلا تھا۔

دونوں ایک برابر۔۔ عرش خوش ہوئی--

سائنس ڈیپارٹمنٹ کے سٹوڈنٹس کی ہوٹنگ شروع ہوگئی تھی--

Its amazing---

پروفیسر حیران ہوئے--

ٹوں۔۔۔ٹوں۔۔۔اچانک سکرین پر آواز ابھری۔۔

95.1%--

95.2%--

95.3%--

95.4%--

95.5%--

Haram noor 95.5%

حرم کا رزلٹ شو ہو چکا تھا--

جمی گش کھا کر نیچے گر چکا تھا--

یس---رومان کے چہرے پر عجیب سی چمک پھیل گ ئی-

یہ ناممکن ہے--زی نے کہا-اسے یقین نہیں آ رہا تھا--زی سمیت وہاں مجود ہر سٹوڈنٹ بے یقینی کے زیر اثر تھا-

Yahoooooooooo

ہم جیت گ ئے۔۔ روِن ہوا میں اچھلا تھا۔

ہم جیت گ ئے۔۔ ہاں ہم جیت گئے۔۔ سائنس ڈیپارٹمنٹ خوشی سے اچھل رہا تھا۔

حرم کہاں ہے۔۔؟؟ پہلی بار روِن نے اسکا نام لیا تھا۔اور پھر درازے کی طرف بھاگا۔

حرم ابھی تک وہیں پر بیٹھی تھی۔۔بے یقینی کی کیفیت میں۔۔

ہم جیت گ ئے۔۔ سائنس ڈیپارٹمنٹ جیت گیا۔

وہ حرم کے قریب پہنچ چکا تھا۔۔اس نے حرم کے ساتھ سے فائل پکڑ کر باہر اچھالی۔۔ سارے کاغز فضا میں بھکر گئے۔۔

تھینک یو لٹل۔۔وہ اسکے سامنے بیٹھا۔۔

حرم جانتی تھی وہ اگلا لفظ کیا بولے گا۔

تھینک یو لٹل اینجل۔۔رون مسکرایا۔۔

ہم جیت گ ئے۔۔ وہ واپس بھاگا۔۔

ہر طرف شور تھا۔۔خوشی کا شور۔۔

یااللہ پاک تیرا شکر ہے۔۔ حرم نے شکرادا کیا۔۔

حرم نے کمال کر دیا۔۔اتنی پر سینٹیج آج تک کسی نے نہیں لی۔۔

ہر طرف حرم کا نام پکارہ جارہا تھا۔اسکی تعرف ہو رہی تھی۔

گریٹ۔۔اسے پروفیسر جوزف اور رومان دونوں آتے دکھائی دیے--

Amor vincit omnia..

حرم مسکرادی۔۔

چار ماہ بعد وہ مسٹر ولیم سے مل رہی تھی۔وہ بھی اسطرح کہ مسٹر ولیم اس سے رخ موڑے بیٹھے تھے۔۔وہ کھڑی تھی۔

یہ پیلس نہیں تھا۔۔یہ مسٹر ولیم کا آفس تھا۔۔وہ پیلس نہیں جانا چاہتی تھی۔

اگر تم مائیک سے شادی کرلو تو میں تمیں اپنالوں گا ایش ولیم اپنی بیٹی کے طور پر۔۔ مسٹر ولیم کی جزبات سے عاری آواز گونجی۔

سوری ڈیڈ میں مائیک سے شادی نہیں کر سکتی۔۔

کیونکہ تم اس مسلم سے شادی کرنا چاہتی ہو اس لیئے۔۔ مسٹر ولیم کے لہجے میں طنز ابھرا۔

مائیک کے علاوہ آپ کسی سے بھی شادی کرنا چاہیں گے میری میں کرلوں۔۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ انسان مسلم ہو۔۔ ایش نے تابعداری سے کہا۔

تم آج بھی غلط فیصلہ کرنے جارہی ہوایش ولیم۔۔

سوری ڈیڈ۔۔ میں نورالایش ہوں۔۔

واٹ ایور۔۔۔ مسٹر ولیم نے کوفت سے کہا۔

یہ زندگی اور یہ دنیا تمہارے لیے بہت ۔مشکل ہو جائے گی سوچ لینا۔۔

آپ نے کہا تھا میں چار دن بھی نہیں ٹک پاؤں گی۔۔ آپکے نام کے بنا میں نے چار مہینے گزار لیئے ڈیڈ۔۔ آگے بھی اللہ وارث ہے

توتم اپنا فیصلہ نہیں بدلو گی۔۔؟؟

نہیں۔۔ایش نے بس اتنا ہی کہا۔

اوکے دین گٹ آؤٹ۔۔۔ مسٹر ولیم کے لہجے میں نفرت ابھری۔

اور ایش بنا کچھ کہے وہاں سے پلٹ گ ئی۔۔

ایک باپ اور بیٹی کے درمیان جنگ جاری تھی۔ ناجانے جیت کس کی ہونی تھی۔

سمعان دو دن میں ہی پتا لگا چکا تھا کہ اسکے ایکسیڈینٹ میں کس کا ہاتھ تھا۔ وہ یہ جان کر حیران رہ گیا تھا کہ ڈرگز مافیا کا اسکے ایکسیڈنٹ میں ہاتھ نہیں تھا۔۔

پھر کون ہو سکتا ہے۔۔؟؟ وہ پریشان تھا۔ یہ تو طے تھا کہ وہ جلد ہی پتا لگا لیتا۔۔ لیکن روما میں اور کسی سے اسکی دشمنی نہیں تھی۔

اور پھر شام تک وہ جان چکا تھا کہ اسے کون مارنا چاہتا تھا۔۔

مسٹر ولیم مجھ سے اتنا ڈرتے ہیں اور انہیں مجھ سے اتنا خطرہ ہے کہ وہ مجھے مارنے چاہتے ہیں۔۔

سمعان حیران رہ گیا تھا۔۔ لیکن وہ یہ بات ایش کو نہیں بتانا چاہتا تھا۔

وہ ایک باپ اور بیٹی کے درمیان نفرت کی دیوار کھڑی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

سارے سٹوڈنٹس حرم کے گرد جمع تھے۔

تم نے کر دکھایا حرم۔۔ تم نے کر دکھایا۔

تم جیت چکی ہو حرم۔۔ تم جیت چکی ہو۔۔ عرش نے اسے گلے لگایا۔

میں نہیں۔۔ ہم جیت چکے ہیں۔۔ حرم نے مسکرا کر جواب دیا۔

زی یونیورسٹی سے جا چکی تھی۔ جو ہوا وہ اسکے لیئے قابل یقین نہیں تھا۔۔ رومان دوسرے دروازے سے ہال سے باہر نکلا تھا۔ باہر اسے بہت سے صفحات بکھرے نظر آئے تھے۔

رومان انکی طرف بڑھا۔ اس نے نیچے بیٹھ کر ایک صفحہ اٹھایا اس پر اردو میں کچھ لکھا تھا۔

رومان نے بے اختیار اسے پڑھنا شروع کیا۔

ہوا تھمی تھی ضرور لیکن۔۔

وہ شام جیسے سسک رہی تھی۔۔

کہ زرد پتوں کو آندھیوں نے

عجیب قصہ سنا دیا تھا۔۔،

کہ جس کو سن کر سارے پتے

!! سسک رہے تھے تڑپ رہے تھے۔۔

جانے کس سانحے کے غم میں

!شجر جڑوں سے اکھڑ رہے تھے۔۔

بہت تلاشہ تھا ہم نے تم کو

ہر ایک رستہ ہر ایک وادی۔۔

!!ہر ایک پربت ہر اک گھاٹی۔۔

مگر کہیں سے تیری صدا نا آئی

تو یہ کہہ کر ہم نے دل ٹالہ۔۔

ہوا تھمے گی تو دیکھ لیں گے

!! ہم انکے رستوں کو ڈھونڈ لیں گے۔۔۔۔

مگر ہماری یہ خوشخیالی۔۔

!!جو ہم کو برباد کر گئی تھی--

ہوا تھمی تھی ضرور لیکن

!!بڑی ہی مدت گزر گئی تھی--

روماں نے کسی ٹرانس کے زیر اثر وہ پوئٹری پڑی تھی-

حرم کی ایک بری عادت تھی وہ جب شدید ٹینشن میں ہوتی تھی تو جو اسے شاعری یاد ہوتی تھی وہ اسے صفحوں پر بکھیرنا شروع کر دیتی تھی۔ابھی لائبریری میں بھی اس نے یہی کام کیا تھا۔

روماں ایک جھٹکے سے اٹھا تھا۔اور باقی صفحات کی طرف بڑھ گیا۔۔جو ہوا چلنے کے باعث اڑ رہے تھے۔

وہ ایک ایک صفحہ کو جمع کر رہا تھا۔اسے جاننا تھا حرم کو۔۔اسکے رازوں کو۔۔اسکے اندر کیا ہے سب کچھ وہ جاننا چاہتا تھا۔اور شاعری انسان کے جزبات کی بہترین عکاسی کرتی ہے۔۔

ایسا نہیں ہو سکتا آنی۔۔میں ہار نہیں سکتی۔۔زی انتہائی غصے مجبں تھی۔وہ ڈرائنگ روم میں موجود چیزیں اٹھا اٹھا کر پٹک رہی تھی۔

وہ ہسٹریائی سی چلا رہی تھی۔

زی بس کرو۔۔ ہوش میں آؤ۔۔ آنی اسے سمجھانے اور سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔

کس نے کہا تم ہاری ہو۔۔۔ رومان نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

زی ایک دم رک گ ئی۔

سب کہہ رہے تھے کہ سائنس ڈیپارٹمنٹ جیت گیا۔ زی نے آنسو ضبط کرتے ہوئے کہا۔

کمپیٹیشن کے مطابق جو سٹوڈنٹ نائنٹی فائیو پرسنٹ لے گا وہ ونر ہوگا۔ تم ونر ہو زی۔۔ تم جیت چکی ہو۔

جبکہ حرم نے پوائنٹ فائیو زیادہ لیئے ہیں۔۔ جو کہ ہمارے کمپیٹیشن سے اوپر چلا گیا۔

تم دونوں ونرز ہو زی۔ تم میں سے کوئی بھی نہیں ہارا۔۔ رومان نے اسے کندھوں سے پکڑتے ہوئے سمجھایا۔۔

ریلیکس ہو جاؤ۔۔ زی کبھی روتی نہیں۔۔ شی از اے سٹرانگ گرل۔۔ رومان کا کہنا تھا کہ زی جھٹ سے اس سے لپٹ گئی۔

ایسا لائف میں پہلی بار ہوا ہے ریم۔۔ زی کو چھوڑ کر سب لوگ حرم کو توجہ دے رہے تھے۔۔مجھ سے یہ سب برادشت نہیں ہوتا۔۔ وہ اسکے ساتھ لگے اپنے احساسات بتا رہی تھی۔

جبکہ رومان خاموش کھڑا تھا۔ وہ خود نہیں جانتا تھا کہ اسے خوش ہونا چاہیئے یا نہیں۔۔

حرم کے سارے وظیفے ساری دعائیں ساری عبادتیں رنگ لائی تھیں۔۔ اس نے انتھا کی محنت کی تھی۔۔ اسے اللہ نے اسکی محنت کا پھل دیا تھا۔۔

اور زی تھی جس نے صرف لیکچر لیئے تھے۔۔ دوبارہ کبھی پڑھنا ضروری نہیں سمجھا۔۔ وہ ان دنوں حرم کی طرح کی شدید پریشانی کا شکار تھی۔اسے رہنماؤں کے خواب کوفت میں مبتلا کر رہے تھے۔۔ اسکا زہن بھٹکا ہوا تھا۔ پھر بھی وہ اپنے کمپیٹیشن پر پورا اتری تھی۔کمپیٹیشن کے مطابق وہ جیت چکی تھی۔۔

میں نے کہا تھا کہ تم جیت جاؤ گی حرم۔۔ فتح تمہاری ہوگی۔۔ فرہاد نے مسکرا کر کہا۔

زی جیتی ہے ہادی۔۔ میری پر سینٹیج کمپیٹیشن میں انکلیوڈ نہیں ہوتی۔ حرم نے جواب دیا۔

کوئی بات نہیں تمہارے ڈیپارٹمنٹ کا اور تمہارا نام تو اونچا ہوا نا۔۔ خدا نے تمہیں بلند رکھا حرم جو تم چاہتی تھی۔

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں ہادی۔۔میں بہت خوش ہوں میرا ڈیپارٹمنٹ بھی خوش ہے۔۔مجھے کچھ اور نہیں چاہیئے۔۔ سب خوش ہیں اتنا ہی کافی ہے۔۔ وہ مسکرائی۔۔ اور فرہاد کو اسکے صاف دل ہونے پر بہت پیار آیا تھا۔

اسے کسی چیز کا لالچ نہیں تھا۔۔ تبھی شاید اللہ پاک نے اسے سب سے اوپر رکھا تھا۔

حمزہ اور حور عین کا ریسیپشن کا فنگشن تھا۔حور عین سلور کلر کی زمین کو چھوتی فراک میں سلور کوئین لگ رہی تھی۔ساتھ ہی گرے سوٹ میں ملبوس بیٹھا حمزہ بھی کافی وجیہہ لگ رہا تھا۔

سبھی اسلام آباد میں موجود تھے۔۔ حرم کے سارے گھر والے بھی تھے۔سب نے حرم اور فرہاد کو بہت مس کیا تھا۔عالیہ نے ویڈ ویو کال کی تھی حرم اور فرہاد سب کچھ اون لائن دیکھ رہے تھے۔

وہ لوگ کسی ایک جگہ ہی ٹھہر سکتے تھے۔ چنانچہ وہ دونوں روما آگ ئے۔ شاید یہاں پر ہونا زیادہ ضروری تھا۔

خدا انکی جوڑی ہمیشہ سلامت رکھے۔۔ حرم نے دل میں حمزہ اور حور عین کو دعا دی تھی۔

دادو اپنی بہو یعنی حور عین ک ساتھ جڑ کر بیٹھی تھیں۔۔ انہیں اپنی بہو بہت عزیز تھی۔

حرم کی آنکھیں اچانک بیگھنے لگیں۔۔ وہ وہاں ہونا چاہتی تھی۔ لیکن وہ وہاں نہیں تھی۔

اسلام آباد کا موسم گرمیوں میں نہایت خوبصورت ہو جاتا ہے۔رم جھم برستی بارش گرمی کو آنے ہی نہیں دیتی۔۔

روما میں بھی ایسا ہی موسم تھا۔۔ سردیاں ختم ہو رہی تھیں۔۔ گرمیوں کی شروعات تھی۔ لیکن صرف نام کی گرمی تھی مئی میں بھی روما کا درجہ پندرہ سے بیس سینٹی گریڈ پر ہوتا تھا۔

فرہاد نے لیپ ٹاپ بند کر دیا۔

کیا ہوا بند کیوں کیا۔۔؟؟ حرم حیران ہوئی۔

چلو گھومنے چلتے ہیں۔ وہ جانتا تھا کہ حرم اگر مزید سب کو دیکھے گی تو اور اداس ہو جائے گی۔

اس وقت کہاں جائیں گے ہم۔۔؟ وہ حیران ہوئی

کہیں بھی۔۔ جہاں تم چاہو۔۔ نہیں تو آوارہ گردی کر لیتے ہیں۔۔ رومان کی سڑکوں پر۔۔ فرہاد نے خوشگوار سے لہجے میں کہا۔

ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔ حوم فوراً خوش ہو گ ئی۔۔

تو پھر ٹھیک ہے جلدی سے تیار ہو کر آ جاؤ پھر چلتے ہیں۔۔ فرہاد نے مسکرا کر کہا۔

اور حرم اپنے کمرے کی طرف بڑھ گ ئی۔۔

سمعان اور ایش کے بیٹھنے کیلئے ایک خوبصورت سی اسٹیج بنائی گئی تھی۔

سمعان،زارا اور بابا جی سبھی اولڈ ہاؤس میں پہنچ گئے تھے۔ عائشہ آپی بھی گل اور احمد بھائی کے ساتھ وہاں موجود تھیں۔۔

صرف اور صرف ایش کا انتظار ہو رہا تھا کہ وہ آئے تو رنگ سیریمنی شروع کی جائے۔۔

ایش اور سمعان دونوں اس فنگشن کیلئے راضی نہیں تھے۔ پھر سب کے اصرار کرنے اور بوڑھے لوگوں کے چہروں پر خوشی کی چمک دیکھنے کیلیئے ایش مان گئی۔

افففف اتنی دیر۔۔اور کتنا ویٹ کرنا ہوگا۔۔سمعان نے کہا۔

کیاہو گیاہے سمعان صاحب لڑکیوں کو تیار ہونے میں تھوڑاوقت تو لگتاہے نا۔ عائشہ آپی نے جواب دیا۔

تھوڑی دیر بعد ایش آگ ئی تھی۔ میری اور زارا اسے لے کر آئی تھیں۔۔ وہ بلیک اور ریڈڈریس پہنے کافی اچھی لگ رہی تھی۔

اسکی سبز آنکھوں میں البتہ اداسی تھی۔ مسز ولیم چاہنے کے باوجود بھی نہیں آپائی تھیں۔ کیونکہ مسٹر ولیم پل پل کی رپورٹ رکھتے تھے۔

بلیک اور ریڈ خوبصورت گاؤن اسکی سفید رنگت پر جچ رہا تھا۔ وہ خاموشی سے سمعان کے پاس بیٹھ گئی تھی۔

ہوش میں آجائیں سمعان صاحب۔۔ عائشہ آپی نے سمعان کو اسے تکتے پایا تو شرارت سے کہا۔وہ جھینپ کر سیدھا ہوا۔

کچھ دیر بعد رسم ادا کی گ ئی تھی۔ دونوں نے ایک دوسرے کو رنگ پہنائی تھی۔ ایش کی پلیکیں جیسے گالوں سے چپک گئی ہوں۔ اس نے ایک بار بھی نظریں اٹھا کر سمعان کو نہیں دیکھا۔ وہ دیکھ پا ہی نہں رہی تھی۔

بس دل دھک دھک کر رہا تھا۔اور سمعان کو اسکا یہ شرم وحیا والا روپ انتہائی پسند آیا تھا۔

!...لاپرواہ سا______ہوں

❤ .... مگر تیری پرواہ______بہت کرتا ہوں

سمعان نے اپنے دل میں سوچا تھا۔ ہزار خواہش کے باوجود وہ اپنے دل کی بات نہیں کہہ پاتا تھا۔

شاید کہنا ہی نہیں چاہتا تھا۔

اگلے دن زی یونیورسٹی نہیں گ‌ئی تھی۔اس میں ہمت نہیں تھی جانے کی وہ حرم کی جیت برداشت نہیں کر پارہی تھی حالانکہ وہ جانتی نہیں تھی کہ حرم تو اسے ونر مان چکی ہے۔ اور وہی ونر تھی رولز کے مطابق۔۔

تو مس نوراب آپ بتائیں میں آپکے لی‌ۓ کیا کر سکتا ہوں۔۔ کیونکہ آپ نے کہا تھا رزلٹ کے بعد بتائیں گی آپ کہ جیتنے پر آپکو کیا چاہیئے۔۔۔۔ رومان نے حرم سے پوچھا۔

بٹ میں ونر نہیں ہوں۔۔ ونر تو مس زیشاہ ہے۔۔ حرم نے جواب دیا۔

ہمیں پتا ہے مس نور۔۔بٹ آپ نے بہت ہائی پرسنٹیج گیٹ کی ہے۔۔حق تو آپکا بھی بنتا ہے نا۔۔ وہ کہہ رہا تھا۔۔

حرم نے سب کی طرف دیکھا تھا۔ عرش بیلا اور واصے نے اسے بولنے کو کہا تھا۔

اور مسٹر شاہ اگر آپ اتنا فورس کر رہے ہیں تو میں اپنی وش بتا دیتی ہوں۔۔بٹ آئی ڈونٹ تھنک کہ آپ یہ پوری کر پائیں گے۔۔ حرم نے عام سے لہجے میں کہا۔

آپ بتائیں تو۔۔ایسا کوئی کام نہیں جو آج تک رومان شاہ نا کر پایا ہو۔۔ وہ بولا تھا۔

اوکے۔۔مجھے جو پاس میں لا کالج ہے اس میں سیکنڈ ٹائم ایڈمیشن چاہیئے۔۔ جسٹ ایڈمیشن۔۔ فی وغیرہ میں خود مینج کروں گی۔۔ حرم نے گویا دھماکہ کیا تھا۔

اسے وہ لا کالج اسے آج تک نہیں بھولا تھا جس میں وہ یونیورسٹی کے پہلے دن گئی تھی۔

Venus law college..

روما کا سب سے بڑا، مشہور اور مہنگا کالج تھا۔۔

اسکا رول تھا کہ ستائیس سالہ سٹوڈنٹ کا داخلہ فرسٹ ٹائم میں ہوتا تھا۔ اور اسکے بعد جو لوگ شوقیہ لا پڑھتے تھے یا جو اپنی سٹڈی مکمل کرنے بعد اس فیلڈ میں آتے تھے جنکی عمر ستائیس سال سے اوپر ہوتی تھی وہ سکینڈ ٹائم ایڈمیشن لے سکتے تھے۔۔ اور اس کالج کے رولز اور ریگولیشنز ہر حال میں پورے ہوتے تھے۔ کیونکہ وہاں کا پروفیسر جو کالج کا اونر بھی تھا اپنے رولز کا بہت پکا تھا۔

رومان حیران رہ گیا تھا۔اور اسکے ساتھ باقی سب بھی۔جانے وہ یہ کام پورا کر پاتا یا نہیں۔۔۔کیونکہ حرم بیس سال کی ہونے والی تھی۔اور اسے سیکنڈ ٹائم میں ایڈمیشن ہرگز نہیں مل سکتا تھا۔۔

یونیورسٹی سے آف ہونے سے پہلے رومان حرم کے سامنے ایک فائل لے کر حاضر ہوگیا تھا۔

آپکا ایڈمیشن ہو چکا ہے مس نور۔۔آپ چاہیں تو آج سے ہی کلاسز سٹارٹ کر سکتی ہیں۔۔وہ اسکے سامنے ایڈمیشن فارم رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔ اب کی چونکنے کی باری حرم کی تھی۔ اسے امید نہں تھی کہ اسکا ایڈمیشن ہو جائے گا۔

مگر مقابل بھی رومان شاہ تھا۔۔۔عالم شاہ کا بیٹا۔۔وہ عالم شاہ جسکی لا کالج کے اونر سے سالوں پرانی دوستی تھی۔

آپکے فرسٹ سمیسٹر کی فی بھی میں سبمٹ کروا چکا ہوں۔۔ کیونکہ وہ مجھے ہی کروانی تھی۔ جس سٹوڈنٹ کی پرسنٹیج اچھی ہوتی ہے۔ اسکے ایک سمیسٹر کی فی میں خود سبمٹ کرواتا ہوں۔۔ وہ اطمینان سے کہتا واپس پلٹ گیا۔۔

شکریہ مسٹر شاہ۔۔ حرم نے پیچھے سے پکارہ تھا۔ وہ ایڈمیشن ہو جانے پر انتہائی خوش تھی۔

Mine pleasure..

وہ مسکراتا کہتا آگے بڑھ گیا۔۔ اسے اپنی کمپنی جانا تھا۔ مینیجر کا فون آیا تھا کوئی میٹنگ تھی۔

جبکہ حرم حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات سے اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔

♥♥♥♥

حرم نے سب سے پہلے فرہاد کو فون کیا تھا اور اسے سب کچھ بتا دیا۔

کیا میں آج سے جوائن کرلوں ہادی۔۔؟؟ وہ پوچھ رہی تھی۔

کیا تم دو دو سٹڈیز مینیج کر سکتی ہو حرم۔۔؟؟ فرہاد نے الٹا سوال کیا۔

جی میں کوشش کروں گی۔ بس میرا شوق ہے۔ میں لا پڑھنا چاہتی ہوں۔۔ اگر مجھے لگا کہ میں مینیج نہیں کر سکتی تو میں چھوڑ دونگی۔۔ وہ بتا رہی تھی۔

ہمم۔۔ ممم ٹھیک ہے۔ جو تمہیں اچھا لگے وہ کرو۔ وہ مسکرایا۔

اور حرم خوش ہو گئی۔

میں آج ہی جاؤں گی۔ بہت مزہ آئے گا۔ وہ خود سے کہہ رہی تھی۔

ہے لٹل لیڈی کہاں جا رہی ہو۔۔؟؟روان نے یونیورسٹی کے گیٹ کی طرف بڑھتا دیکھا تو آواز لگائی۔

افففف توبہ۔۔اللہ پاک اسکو نا پتا چلے۔ورنہ یہ تو وہاں بھی پہنچ جائے گا۔ حرم نے اسکی آواز سن کر دل ہی دل میں دعا کی۔

کک۔۔کہیں نہیں۔بس ایسے ہی واک کرنے۔۔

اچھا اس ٹائم کونسی واک ہوتی ہے۔۔؟؟وہ اسکے سامنے کھڑا پوچھ رہا تھا۔

ہم مشرق والے ہیں ہمارا جب دل چاہتا ہے جو چاہتا ہے ہم وہی کرتے ہیں۔۔ حرم نے اکڑ کر کہا۔

اووووا چھا۔۔ مجھے نہیں پتا تھا۔ ویسے تم نے بیلا کو دیکھا۔۔؟؟ وہ اپنے اصلی شکار کو ڈھونڈ رہا تھا۔

خدا کا خوف کرو رون اب تو اس بیچاری کی جان چھوڑ دو۔ اب تو وہ تمہیں کچھ بھی نہیں کہتی۔۔

نہیں چھوڑ سکتا۔ اسکا پیچھا تو میں نے جہنم تک بھی نہیں چھوڑنا۔۔ رون کہتا چھلانگیں لگاتا آگے بڑھ گیا۔

جبکہ حرم جانتی تھی بیلا عرش کے ساتھ ہاسٹل گئی تھی۔ مگر وہ رون کو نہیں بتانا چاہتی تھی۔

وہ گیٹ کی طرف بڑھی۔

ہے لٹل لیڈی۔۔!!! رون ایک بار پھر دور سے چلایا تھا۔شاید اسے کچھ یاد آگیا تھا۔

حرم پلٹی۔

کل پارٹی ہوگی۔۔ایک گرینڈ پارٹی۔۔سائنس ڈیپارٹمنٹ کے جیتنے کی خوشی میں۔ تیار رہنا ایک بار پھر تمہارا زی سے سامنا ہونے والا ہے۔وہ دور کھڑا چلا چلا کر بتا رہا تھا۔

مگر جیتا تو بزنس ڈیپارٹمنٹ ہے۔ حرم نے بھی وانچی آواز میں جواب دیا۔

مگر گردنیں مڑوردونگاسب کی۔۔جوجو یہ کہے گا سائنس ڈیپارٹمنٹ نہیں جیتا۔۔ وہ سرد سے لہجے میں جواب دیتا آگے بڑھ گیا۔

جبکہ حرم سر جھٹک کر گیٹ کی طرف چل پڑی۔

تین مہینے گزر چکے تھے۔ایش کی سمعان سے ایک مہینے میں مشکل سے ہی ایک دو دفعہ بات ہوتی تھی۔اور مشکل سے ہی وہ نظر آتا تھا۔جانے وہ کہاں بزی رہتا تھا۔

ایش نے بھی کبھی پوچھنا ضروری نہیں سمجھا۔وہ اسکے ساتھ منسوب ہو چکی تھی اسکے لیۓ یہی کافی تھا۔

آج کل وہ سنجیدگی سے اپنی پڑھائی دوبارہ شروع کرنے کا سوچ رہی تھی۔لیکن اسے مشکل یہ تھی کہ وہ کس کالج یا یونیورسٹی میں داخلہ لے۔

ابھی وہ یہ سب سوچ ہی رہی تھی کہ اچانک اسکے سامنے رکھے لیپ ٹاپ پر ای میل آیا۔وہ نیٹ سے سیرچ کررہی تھی۔چنانچہ وہ ای میل کی طرف متوجہ ہوگئی۔

جیسے ہی اس نے ای میل اوپن کیا تھا سامنے کچھ تصویریں آئی تھی۔جنہیں دیکھ کر وہ حیران رہ گئی تھی۔ وہ تصاویر سمعان کی تھیں۔۔ جیسے جیسے وہ تصویروں کو دیکھ رہی تھی اسکا چہرہ حیرت اور خوف کے باعث زرد ہوتا جارہا تھا۔

____

حورعین اپنی مرضی کی زندگی گزار رہی تھی۔ حمزہ سے وہ بہت کم بات کرتی تھی۔ البتہ دادو سے اسکی اچھی خاصی بے تکلفی ہوگئی تھی۔

دادو اسے ساتھ چمٹائے رکھتی تھی-وہ اپنی مرضی سے سو کر اٹھتی تھی۔ اپنی مرضی سے ناشتہ کرتی تھی۔ حمزہ یونیورسٹی چلا جاتا تب وہ اٹھتی تھی۔

گھر کا کام دادو کام والی کے سر پر کھڑے ہو کر کرواتی تھی۔

انہوں نے کبھی حورعین کو کسی بات کیلیئے نہیں ٹوکا تھا۔ شاید یہی وجہ تھی جو حورعین اور پھیل گئی تھی۔

کم عمری میں شادی کے بہت سے نقصانات ہوتے ہیں۔ اگر حورعین کو عقل ہوتی تو وہ کبھی ایسا برتاؤ نا کرتی۔ دادو کا ہی خیال کر لیتی۔

حمزہ لاکھ چاہنے کے باوجود بھی اسے دوستی نہیں کر پایا تھا۔وہ بس اپنے کام سے کام رکھتی تھی۔

اس دن صابرہ خاتون کا اسے فون آیا تھا۔

حور عین تم ٹھیک ہو نا۔۔؟؟انکے لہجے میں فکر مندی تھی۔

جی میں ٹھیک ہوں۔۔وہ اتنا وہ کہہ پائی۔

حمزہ اور دادو کا رویہ تمہارے ساتھ کیسا ہے۔۔؟؟انہوں نے کچھ کہا تو نہیں۔۔؟؟صابرہ خاتون کو خوف لاحق تھا۔

نہیں امی۔۔دونوں بہت اچھے ہیں۔۔حورعین نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔

دیکھو میری بچی میں تمہاری اور حرم کی اتنی کم عمری میں شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔سب کچھ اچانک ہو گیا۔حرم پر گھر کی زمہ داری نہیں ہے وہ دوسرے ملک میں رہتی ہے۔مگر تم پر ایک بڑی زمہ داری ہے حورعین کیونکہ تم پاکستان میں ہو۔دادو تمہارے ساتھ رہتی ہیں۔تم سب لوگوں کے درمیان میں رہتی ہو۔اپنی زمہ داری کو نبھاؤ--

ہمم۔۔مم۔۔پر کیا کروں میں۔۔؟؟حورعین پوچھ رہی تھی۔

اللہ پاک اس زمہ داری سونپتا ہے جو اسے اٹھانے اور پورا کرنے کا اہل ہو۔وہ تمہارا گھر ہے اس گھر کے ہر فرد کا خیال رکھنا تمہارا فرض ہے۔حمزہ تمہارا شوہر ہے۔میں جانتی ہوں تم نے کبھی گھر میں کام نہیں کیا۔لیکن اب تم اپنے گھر کو سنبھالو۔۔میں نہیں چاہتی آغا خاندان کے کسی بھی فرد کے منہ سے مجھے یہ سننے کو ملے کہ صابرہ خاتون نے اپنی بچیوں کی تربیت اچھی نہیں کی۔

جی امی۔۔میں پورا خیال رکھوں گی۔۔حور عین کے دماغ میں بات آ رہی تھی۔

تم پڑھی لکھی ہو حور عین۔۔اور تعلیم کا یہی فائدہ ہے کہ وہ انسان کو اسکی عمر سے زیادہ اور پہلے ہی سمجھدار بنا دیتی ہے۔اب تعلیم پر حرف مت آنے دینا۔۔

صابرہ خاتون جانتی تھی حور عین نادان ہے۔وہ اسے اب کوئی غلطی نہیں کرنے دینا چاہتی تھیں۔

اور پھر واقعی صابرہ خاتون کی بات حور عین کی سمجھ میں آگئی تھی۔ وہ اب اپنے کمرے سے باہر نکلنے لگی۔سارے گھر کا کام اب وہ خود دیکھتی تھی۔ کام والی کے سر پر کھڑی ہو کر کام کرواتی تھی۔ آخر کو اتنا بڑا گھر اسی کا تھا۔

دادو اب اور زیادہ خوش نظر آنے لگی تھیں کہ حور عین اب اس گھر کو اپنا گھر سمجھنے لگی ہے۔

وہ اپنی اور دادو کی پسند کا کھانا بنواتی تھی۔ کبھی کبھی خود بھی بنا لیتی تھی۔ گھر میں اب الگ سی چمک نظر آنے لگی تھی۔ وہ حمزہ کے ساتھ آغا ہاؤس بھی تقریباً روز جانے لگی تھی جس دن وہ نا جاتی اس دن آغا ہاؤس کے افراد وہاں پہنچ جاتے تھے۔

البتہ حمزہ اور اسکے درمیان ابھی بھی سرد مہری قائم تھی۔ وہ اسکے کسی کام کے سلسلے میں ہی بلاتی تھی۔حمزہ نے بھی یونیورسٹی کے بعد سجاد آغا کے ساتھ آفس جانا شروع کردیا تھا۔ اسے جلد از جلد اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا تھا۔

اگر ہر ماں اپنی بیٹی کو یہی تلقین کرے کہ وہ اپنے سسرال والوں کو خیال رکھے۔ انکی عزت کرے اور ان سے عزت کروائے تو زندگی تھوڑی آسان ہوجاتی ہے۔ مگر آج کل بیٹیوں کے گھر اجڑنے میں پچاس فیصد ہاتھ ماؤں کا ہوتا ہے۔ جو اپنی بیٹیوں کو غلط ترغیب دیتی ہیں۔۔ بہرحال ایک لڑکی

خاص طور پر پڑھی لکھی لڑکی اس قابل ہوتی ہے کہ وہ اپنا اچھا برا سمجھ سکے۔

ایک تعلیم یافتہ لڑکی کیلیۓ اس سے زیادہ شرمناک جملہ اور کوئی نہیں ہوتا جب اسکے رویے اور برے اخلاق کی وجہ سے اسکی تعلیم اسکی تربیت پر انگلی اٹھائی جاتی ہے۔

یہ اچھا اخلاق اور محبت ہی ہوتی ہے جو پتھر دلوں کو موم کر دیتی ہے۔۔اگر عزت چاہتے ہو تو پہلے عزت دو۔۔

اپنی یونیورسٹی سے کالج تک حرم پیدل آئی تھی۔ اسے روما کی بھیگی سڑکوں پر چلنا بہت اچھا لگ رہا تھا۔

سردی کم ہوگ ئی تھی۔ اب وہ کوٹ نہیں پہنتی تھی بلکہ شال لپیٹ کر آتی تھی۔

آج اسے ایک عجیب سا احساس ہو رہا تھا جیسے وہ ایک ن ئی دنیا میں جانے والی ہو۔ سب کچھ اچھا سا لگ رہا تھا۔

کبھی وہ سوچتی تھی کہ کاش روما کی بھیگی سڑکیں ہوں اور ان پر وہ چھاتہ لے کر آوارہ گردی کرے۔ اکیلی ہو کوئی اسکے ساتھ نا ہو۔۔

آج وہ خواہش بھی پوری ہوگ ئی تھی لیکن آج اسکا دل چاہ رہا تھا کہ کاش ہادی میرے ساتھ ہوتے۔

سڑکیں تو بھیگی تھیں مگر اسکے پاس چھاتہ نہیں تھا۔ سورج بادلوں کے ساتھ آنکھ مچولی کھیل رہا تھا۔ ایک سیکنڈ کیلیۓ ہی نظر آتا تھا ورنہ اب دھند کی جگہ بادل چھاۓ رہتے تھے آسمان پر۔

دس منٹ کے بعد وہ کالج کے گیٹ کے سامنے کھڑی تھی۔

گارڈ سے بات کرنے کے بعد اسے اندر جانے کی پرمیشن ملی کیونکہ اسکے پاس سٹوڈنٹ کارڈ نہیں تھا۔اس نے گارڈ کو سمجھایا تھا کہ وہ نیو سٹوڈنٹ ہے آج اسکا کارڈ بن جائے گا۔

گارڈ حیرت ہورہی تھی کہ وہ لڑکی ستائیس اٹھائیس سال کی ہر گز نہیں لگتی۔ پھر سیکنڈ ٹائم کیسے۔۔؟؟

حرم اسکی الجھن سمجھ گ ئی تھی چنانچہ اس نے فائل سے ایڈمیشن فارم نکال کر اسے دکھایا۔ تب اسے اندر جانے دیا گیا۔

پرتعیش عمارت اپنے شان وشوکت کے ساتھ کھڑی تھی۔

اسے نہیں پتا تھا کہ اسکی کلاس کہاں ہے۔۔؟؟

سبھی سٹوڈنٹس وہاں میچور اتج کے تھے۔

ایکسیوز می۔۔اس نے ایک لڑکی کے پاس جا کر اسے پکارہ۔۔

یس۔۔وہ پلٹی۔

کیا آپ مجھے فرسٹ ای ئر کا کلاس روم بتا سکتی ہیں۔۔ حرم نے انگلش میں پوچھا کیونکہ اٹالین تو اسے آتی نہیں تھی۔

وہ لڑکی حرم کو دیکھ کر حیران ہوئی کہ اسے تو فرسٹ ٹائم آنا چاہیئے تھا اس وقت کیا کر رہی ہے۔۔؟

حرم نے فائل سے ایڈمیشن فارم کی کاپی نکال کر اسے دکھائی۔ وہ اور حیران ہوئی۔ خیر وہ کچھ کہے بنا اسے اپنے ساتھ لے گئی۔

یہ فرسٹ ای ئر کا روم ہے۔۔ میرا سیکنڈ سمیسٹر ہے۔ میں نے پہلے ایم بی اے کیا ہے۔اب میں لا پڑھ رہی ہوں۔۔ لڑکی نے بتایا۔وہ ستائیس سال کی ہوگی۔ مگر حرم کو چوبیس کی لگ رہی تھی۔

اوکے تھینک یو۔۔ حرم مسکرائی۔۔ وہ اپنی لڑکی اپنی کلاس کی طرف بڑھ گئی۔

حرم نے ایک ٹھنڈی اور گہری سانس لی تھی۔ یونی کی طرح وہ یہاں بھی لیٹ آئی تھی۔

شاید کلاس میں لیکچر ہو رہا تھا۔

حرم دھڑکتے دل کے ساتھ کلاس روم کے داخلی دروازے تک گ ئی۔اسکا اندازہ ٹھیک تھا۔ سامنے ہی کوئی پروفیسر بورڈ کی طرف چھری کیئے مارکرسے بورڈ پر کچھ لکھ رہا تھا۔ اور ساتھ بول بھی رہا تھا۔

May i come in sir..??

حرم نے ہمت کر کے پوچھا۔

پروفیسر سمت سٹوڈنٹس نے مڑ کر دروازے کی طرف دیکھا کیونکہ آج تک کوئی بھی اس پروفیسر کی کلاس میں لیٹ نہیں آیا تھا وہ ڈسپلن کے بہت پکے تھے۔

جیسے ہی پروفیسر کی نظر حرم پر پڑی انکا منہ حیرت کے باعث کھل گیا۔مارکر ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر گیا۔

ایش۔۔وہ زیر لب بڑبڑائے۔ وہ جیسے پتھر ہو گئے تھے۔

حرم ڈرگئی تھی کہ یہ پروفیسر کو کیا ہو گیا ہے جو وہ ایسے دیکھ رہے ہیں۔۔؟؟

مے آئی کم ان سر۔۔؟؟ اس نے دوبارہ پوچھا۔

پروفیسر نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ سبھی سٹوڈنٹس حیران پریشان سے کبھی پروفیسر تو کبھی حرم کو دیکھ رہے تھے۔

تبھی ایک چیئر سے ایک لڑکا اٹھ کر پروفیسر کے سامنے آیا۔

کم ان مس حرم نور۔۔اس نے کہا۔

پروفیسر یہ نیو سٹوڈنٹ ہے حرم نور۔۔ یہ وہی ہیں جن کا آج ایڈمیشن ہوا ہے۔۔وہ پروفیسر کو بتا رہا تھا۔

حرم اندر آگئی تھی۔

پلیز آپ یہاں بیٹھ جائیں۔۔ اس نے ایک چیئر کی طرف اشارہ کیا۔ حرم خاموشی سے اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی۔

آج کیلیے اتنا ہی۔۔ پروفیسر سوری کرتے کلاس سے چلے گئے۔

جبکہ حرم حیران تھی کہ پروفیسر کو کیا ہوا ہے۔۔

وہ لڑکا حرم کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

تم حرم نور ہو رائٹ۔۔؟؟ وہ پوچھ رہا تھا یا بتا رہا تھا حرم کو سمجھ نہیں آئی۔

ویل میں ہوں مائیک۔۔ مائیک براڈلے۔۔ وہ اپنا تعارف کروا رہا تھا۔

یہ جو ابھی پروفیسر یہاں پر تھے انہیں کیا ہوا۔۔؟؟ اور انکا نام کیا ہے۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔

انکا نام ولیم ہے۔۔ پروفیسر جیزی ولیم۔۔ وہ یہاں کے اونر ہیں۔ اور میرے انکل بھی۔۔ مائیک نے بتایا۔

لیکن وہ ایسے کیوں چلے گ ئے مجھے دیکھ کر۔۔؟؟ حرم ابھی تک الجھن کا شکار تھی۔

ایکچوئلی انکی بیٹی کی شکل تم سے بہت ملتی ہے۔ اس لیئے وہ تمہیں یوں دیکھ کر حیران رہ گئے تھے۔ مائیک نے بتایا۔

اووو۔۔ حرم نے بات کو نظرانداز کیا۔

کالج دیکھنا چاہو گی۔۔۔؟؟ کیونکہ لیکچر ختم ہو چکا ہے اور نیکسٹ لیکچر پندرہ منٹ بعد شروع ہو گا۔۔مائیک نے اس سے پوچھا۔۔

جی بالکل میں دیکھنا چاہوں گی۔۔ حرم مسکرائی۔۔

اورمائیک حیران رہ گیا۔ وہی مسکراہٹ،وہی چہرہ، وہ بنی بنائی ایش تھی۔

مائیک نے پندرہ منٹ میں اسے کافی کچھ دکھا دیا تھا اور ساتھ ساتھ وہ ہر چیز کے بارے میں بتارہا تھا۔

پندرہ منٹ پورے ہو چکے ہیں۔ نیکسٹ لیکچر سٹارٹ ہو گیا ہو گا۔ تم کلاس میں جاؤ میں ابھی آتا ہوں۔۔ وہ حرم سے کہتا ایک طرف بڑھ گیا۔ شاید وہ کیفے ایریا تھا۔جس طرف وہ جا رہا تھا۔

حرم واپسی کیلیۓ مڑی۔۔ آگے ایک راہداری تھی۔ وہ رک گئی۔ وہ بھول چکی تھی کہ اسے کس طرف جانا ہے۔ اسے رستے بھول جاتے تھے۔

اففف اب کیا کروں۔۔؟؟ وہ پریشان ہو گ ئی۔

آس پاس کوئی سٹوڈنٹ بھی نظر نہیں آرہا تھا۔

مجھے مائیک سے ہی بات کرنی چاہیئے۔ وہ جس طرف مائیک گیا تھا اس طرف بڑھ گئی۔

وہ واقعی کیفے ایریا تھا۔ کافی خوبصورت اور جدید ترین تھا۔

حرم کی نظریں مائیک کو ڈھونڈ رہی تھی۔

اچانک اسے وہ ایک ٹیبل پر بیٹھا نظر آیا۔ اسکے سامنے سفید پھولوں کا ایک بکے رکھا تھا اور وہ ٹیبل پر جھکا کچھ لکھ رہا تھا۔

حرم اسکی طرف بڑھی۔اچانک اسکے ذہن میں ایک جھماکہ ہوا۔سفید پھول۔۔جو اکثر اسے بیجھے جاتے تھے۔

وہ جھک کر کارڈ پر کچھ لکھ رہا تھا۔حرم حیران رہ گئی۔۔

کون ہو تم۔۔؟؟وہ اسکے پاس جا کر سرد سے لہجے میں بھولی۔

مائیک کرنٹ کھا کر اچھلا۔۔ اسے امید نہیں تھی کہ وہ اسکے پیچھے آ جائے گی۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا کارڈ فوراً پیچھے کیا۔۔

تو تم ہو وہ انسان جو مجھے ایش نام کے کارڈ بیجھتے ہو۔۔؟؟وہ حیران سی پوچھ رہی تھی۔

مائیک گڑبڑا گیا تھا۔وہ ایک دم کھڑا ہوگیا۔

وہ حرم۔۔وہ۔مم۔۔میں۔۔

مائیک کچھ کہنا چاہتا تھا مگر الفاظ دم توڑ گئے۔

کون ہے ایش۔۔؟؟؟حرم مائیک کی طرف بڑھی۔

تم مجھے کیسے جانتے ہو۔۔؟؟کیوں مجھے ایش سمجھتے ہو۔۔؟؟کیوں مجھے کارڈ بھیجتے ہو۔۔؟؟وہ پوچھ رہی تھی۔

مم۔میں بتاتا ہوں۔۔بٹ ابھی لیکچر کا ٹائم ہے تم کلاس میں جاؤ۔۔ مائیک نے اسے کہا۔

حرم کو اب فیل ہو رہا تھا کہ وہ اس سے اتنا بے تکلف کیوں ہے۔۔؟؟ کیوں اس طرح بی ہیو کرتا ہے جیسے اسے سالوں سے جانتا ہو۔۔

نہیں مجھے ابھی بتاؤ۔۔ مجھے کوئی لیکچر نہیں لینا۔۔ حرم کا دماغ گھوم گیا۔ جب سے وہ روما آئی تھی۔ اس مائیک کے بچے نے ایش ایش کرکے تنگ کیا ہوا تھااسے۔

تم لیکچر سکپ کرو گی۔۔؟؟ وہ پوچھ رہا تھا۔

آج میرا فرسٹ ڈے ہے۔اور کونسا میں نے فرسٹ لیکچر لیا ہے جواب نا لو نگی تو قیامت آ جائے گی۔۔ حرم کو غصہ آیا۔

تم غصے ایش جیسا بی ہیو کرتی ہو۔۔مائیک مسکرایا۔

آپ مجھے بتائیں گے یا نہیں۔۔؟؟

بیٹھو بتاتا ہوں۔۔

ایش پروفیسر ولیم کی اکلوتی بیٹی تھی۔۔مائیک نے بتانا شروع کیا

تھی کیا مطلب۔۔؟؟ حرم چونکی۔

تین ساڑھے تین سال پہلے وہ ہم سب کو چھوڑ کر ناراض ہو کر چلی گ ئی تھی۔

پر کیوں۔۔؟؟اور ڈھونڈا نہیں آپ لوگوں نے اسے۔۔؟؟

بہت ڈھونڈا مگر نہیں ملی۔ میں نے فرسٹ ٹائم تمہیں ای ئر پورٹ پر دیکھا تھا۔ مجھے لگا ایش ہو تم۔ پر پھر غور کرنے پر پتا چلا کہ تم ایش نہیں ہو۔ میں نے تمہیں تب ہی پہلا کارڈ بیجھا تھا۔

جب آپ کو پتا تھا کہ میں ایش نہیں ہوں تو پھر کیوں مجھے کارڈ بیجھتے رہے آپ۔۔؟؟

کیونکہ تم ایش جیسی ہو۔۔ صرف آنکھوں کو چھوڑ کر۔ اسکی آنکھیں سبز تھیں۔۔

پروفیسر ولیم اس لیئے تمہیں دیکھ کر چونک گئے تھے۔

مگر وہ ناراض کس بات پر ہوئی تھی۔ اور ایسی بھی کیا ناراضگی کہ گھر چھوڑ کر گئی اور واپس ہی نہیں آئی۔

وہ مسلمان ہوگئی تھی۔ پروفیسر ولیم نے اسے گھر سے نکال دیا تھا۔۔

مائیک کی بات پر حرم حیران رہ گئی تھی۔ اسکا ایش کو دیکھنے اور اس سے ملنے کا تجسس مزید بڑھ گیا تھا۔

میں اسے دیکھنا چاہتی ہوں۔۔ کیا اسکی کوئی تصویر ہے آپکے پاس۔۔؟؟

تم کل پیلس آجانا مسز ولیم سے مل لینا۔۔ اور وہاں ایش کی تصویریں بھی دیکھ لینا۔ مائیک نے مشورہ پیش کیا۔

مگر میں وہاں کیسے اور کیوں جاؤں گی۔ میرا کسی سے کوئی رشتہ نہیں۔۔ حرم نے جواب دیا۔

ہمم۔۔ ممم۔۔ یہ بھی ٹھیک ہے۔ یہ دیکھو شاید اسے دیکھ کر تم سمجھ جاؤ کہ تمہں وہاں جانا چاہیئے یا نہیں۔۔؟؟

مائیک نے موبائل نکال کر اس میں سے ایک ویڈیو آن کر کے حرم کے سامنے کیا۔

میں نے دیکھا ہے تمہیں ایش۔۔اوو سوری۔۔ایش جیسی ہو تم بیٹا۔ میں تم سے ملنا چاہتی ہوں۔

مسز ولیم کی ویڈیو تھی وہ۔۔

یہ کون ہے۔۔؟؟ حرم پوچھا۔

یہ مسز ولیم ہے۔مائیک نے بتایا۔

مگر یہ ویڈیو انہوں نے کب بنائی۔۔؟؟

آج صبح جب رومان تمہارے ایڈمیشن کیلیۓ آیا تھا تو مجھے پتا چل گیا تھا کہ تم یہاں آؤ گی۔ میں نے مسز ولیم کو بتادیا۔ انہوں نے ویڈیو بیجھ دی کہ جب بھی تم مجھ سے ملو تو میں تمہیں یہ ویڈیو دکھا دوں۔ مگر مجھے اندازہ نہیں تھا کہ سب کچھ اتنی جلدی ہو جاۓ گا۔۔

پر انہوں نے مجھے کہاں دیکھا جو وہ مجھے ایش۔۔

مائیک نے موبائل سے ایک تصویر نکالی تھی۔

حرم اس تصویر کو دیکھ کر حیران رہ گئی تھی۔ وہ اسکی اور فرہاد کی تصویر تھی ٹریوی فاؤنٹین کی۔۔

یہ تو۔۔ حرم نے کچھ کہنا۔

میں نے فوٹو گرافر بن کر تم لوگوں کا پیچھا کیا تھا۔اور یہ تصویر بنائی تھی جو سب سے پہلے میں نے گرینی کو دکھائی تھی۔

حرم کو ایک دم ہی وہ فوٹو گرافر یاد آ گیا تھا جس نے اس رات ان لوگوں کی دو تصویریں بنائی تھی۔ ایک وہ اپنے ساتھ لے گیا۔وہ فوٹو گرافر مائیک تھا۔

حرم تو اپنا سر پکڑ کر رہ گئی تھی۔ وہ شخص کب سے اس پر نظر رکھے ہوئے تھا۔

ایش شدید پریشانی کے زیر اثر تھی۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا سچ ہے کیا جھوٹ۔۔کیا سمعان جو نظر آتا ہے وہ نہیں ہے۔

کیا وہ دہشت گرد۔۔۔

نہیں نہیں۔۔اس سے آگے وہ سوچنا نہیں چاہتی تھی۔بنا پوری تفصیل جانے وہ کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔

اسے اب سمعان کا انتظار تھا جو نا جانے کہاں غائب تھا۔

\-------------------------

شام کو بھی حرم ایش میں ہی الجھی رہی۔ کیا وہ مجھ سے اتنی مشابہت رکھتی ہے کہ اسکے گھر والے مجھے ایش سمجھنے لگ جائیں۔۔؟؟

انہیں ایش کو ڈھونڈنا چاہیئے پر وہ ایش کو چھوڑ کر میرے پیچھے کیوں پڑے ہیں۔۔؟؟

اس جیسے کئی سوال اسکے زہن میں گردش کر رہے تھے جنکا اسکے پاس جواب نہیں تھا۔ انکا جواب یا تو مائیک دے سکتا تھا یا پھر مسز ولیم۔۔

وہ کل رائل پیلس جائے گی اور سچ پتا کر کے رہے گی۔ اس نے سوچ لیا تھا۔

اگلے دن یونیورسٹی میں حرم کو صبح صبح پروفیسر جوزف نے بلایا تھا۔

جی پروفیسر۔۔وہ انکے آفس میں کھڑی تھی۔

بیٹھ جاؤ حرم نور۔۔ پروفیسر نے کہا۔حرم ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

مبارک ہو۔تم نے فتح حاصل کی ہے۔

نہیں پروفیسر ہمیشہ کی طرح زی ہی ونر ہے۔ حرم مسکرائی۔

ویل آپ مجھے یہ بتاؤ کہ میرا لیکچر کیوں نہیں اٹینڈ کرتی۔۔؟؟ وہ پوچھ رہے تھے۔

ایسے ہی پروفیسر۔۔

کوئی خاص وجہ۔۔؟؟

نہیں کوئی وجہ نہیں ہے۔۔ حرم نے جواب دیا۔

اوکے دین آج سے آپ میرا لیکچر لیں گی۔اور آپکو اجازت ہے کہ آپ اپنا ازان الارم بنا کسی روک ٹوک کے پورا سن سکتی ہیں۔انفیکٹ آپ سب کو سنا بھی سکتی ہیں۔۔پروفیسر نے خوشگوار لہجے میں کہا۔

حرم تو حیران رہ گ ئی۔

کیا واقعی۔۔؟؟

جی بالکل۔۔میں اتنی اچھی اور محنتی سٹوڈنٹ کو اپنی کلاس میں دیکھنا چاہتا ہوں۔بیشک میں کوئی سبجیکٹ نہیں پڑھاتا لیکن مجھے اپنی کلاس میں ہونہار سٹوڈنٹس بہت پسند ہیں۔

تھینک یو پروفیسر۔۔وہ خوشی خوشی باہر آئی تھی۔

حرم جلدی چلو گارڈن میں سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔عرش اسکی طرف لپکی۔

پر کیوں کیا ہوا۔۔؟؟

چلو پتا چل جائے گا۔۔ عرش اسکا ہاتھ پکڑ کر لے گئی۔ آج ہلکی ہلکی دھوپ نکلی تھی۔ یونیورسٹی کا گارڈن واقعی گارڈن گارڈن ہوا پڑا تھا۔ یونیورسٹی کے کثیر سٹوڈنٹس کی تعداد وہاں موجود تھی۔

ایک طرف سائنس ڈیپارٹمنٹ تو دوسری طرف بزنس ڈیپارٹمنٹ کے سٹوڈنٹس کھڑے تھے۔

سائنس ڈیپارٹمنٹ جیت چکا ہے مسٹر ریم اب تم چیٹنگ نہیں کر سکتے۔۔ رون غصے میں تھا۔

میں نے کب کہا کہ سائنس ڈیپارٹمنٹ ہار گیا۔مگر رول کے مطابق زی ونر ہے تمہارا ڈیپارٹمنٹ کمپیٹیشن سے اوپر چلا گیا ہے۔ تم لوگوں سے کوئی کمپیٹیشن بنتا ہی نہیں ہے۔ ریم نے جواب دیا۔

جب کمپیٹیشن بنتا ہی نہیں ہے تو پھر کوئی ونر بھی نہیں ہو سکتا۔ بیلا نے کہا۔

یس یو آر رائٹ۔۔ ایسے تو کوئی بھی ونر نہیں ہوا۔ ڈیرک نے بیلا کی ہاں میں ہاں ملائی۔

زی اور حرم دونوں خاموش تھیں۔

مگر ٹرافی مس نور اور زی دونوں کی بنتی ہے۔۔ کمپیٹیشن کیلی ئے نہیں بلکہ انکی پرسینٹیج کو لے کر جو بہت امیزنگ ہے۔ ریم اصل بات کی طرف آیا۔

پر مجھے کچھ نہیں چاہی ئے۔۔ حرم بول پڑی۔

لیکن مجھے چاہیئے۔۔ زی اپنا حق نہں چھوڑتی۔ زی نے فوراً کہا۔

ٹرافی دونوں کو ملے گی یہ یونیورسٹی کے ڈین کا فیصلہ ہے۔ کیا اب بھی کسی کو پرابلم ہے۔۔؟؟ ریم کو غصہ آگیا۔

سارے سٹوڈنٹس نے ناں میں سر ہلادیا۔۔

اوکے گڈ۔ اب سبھی سٹوڈنٹس اپنی اپنی کلاس میں جائیں۔ آف ٹائم سب کو فنگشن کے بارے میں پتا چل جائے گا۔۔ ریم کہتا اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھ گیا۔

اور اسکے بعد گارڈن خالی ہو گیا تھا۔ سبھی سٹوڈنٹس اپنی اپنی کلاس لینے چلے گئے۔۔

یونیورسٹی کے بعد حرم کالج چلی گ ئی۔ آج اس نے تینوں لیکچر لیئے تھے۔ ایک عجیب بات ہوئی تھی پروفیسر ولیم نے کلاس نہیں لی تھی بلکہ انہوں نے اپنی جگہ دوسرے پروفیسر کو بیجھ دیا تھا۔

حرم کے سر کے اوپر سے سب گزر گیا تھا۔اسے لا کی کچھ بھی سمجھ نہیں آئی تھی۔ وہ خود نہیں جانتی تھی کہ وہ اس کالج میں کیوں آئی تھی۔ ایک انجانی سی طاقت نے جیسے اسے کھینچا تھا۔

اور وہ آج یہ بھی جان گ ئی تھی کہ وہ ڈبل سٹڈی نہیں کرسکتی۔۔ وہ زی تھوڑی نا تھی جو صرف لیکچر لے کر پیپر دے سکتی تھی۔ وہ تو حرم تھی جو ایک ٹاپک اگر رات کو یاد کرتی تھی تو صبح تک بھول جاتی تھی۔

لیکچر کے بعد وہ باہر لان میں آگ ئی۔

ناجانے کیوں پر آج اس نے کالج کی عمارت پر غور کرنا شروع کیا۔

اسے عجیب سا احساس ہوا تھا۔اسکا دماغ اسے کچھ دکھا رہا تھا۔ جیسے جیسے وہ ہر چیز پر غور کر رہی تھی

کئی جملے آوازیں اسکے کانوں میں گونج رہی تھیں۔۔ جو صاف نہیں تھی۔

مگر کچھ تو تھا جو اسے سمجھ نہیں آرہا تھا جو اسکے لاشعور میں قید ہو چکا تھا۔۔ مگر واضح نہیں ہو رہا تھا۔۔

اس نے کالج سے آف پر بخش بابا کو فون کیا تھ وہی اسے لینے آتے تھے۔

بخش بابا اس اڈریس پر چلیں۔اس نے بخش بابا کو مائیک کا دیا ہوا اڈریس بتایا۔
مسئلہ یہ تھا کہ آج مائیک بھی کالج نہیں آیا تھا۔وہ اسی سے بات کر لیتی۔

وہ گاڑی میں ہی تھی جب اسے عالیہ کی کال آئی تھی۔

حرم نے اسے بتایا کہ وہ پروفیسر کے گھر جارہی ہے۔

کچھ دیر بعد بخش بابا نے گاڑی روک دی۔ وہ ابھی تک عالیہ سے بات کر رہی تھی۔

ہم پہنچ گ ئے بیٹا۔۔ بخش بابا نے کہا۔

وہ شال سمیٹتی ہوئی نیچے اتری تھی۔ ٹھیک ہے عالیہ میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں۔۔ حرم نے فون بند کر دیا۔

حرم نے ایک سرسری سی نظر پیلس پر ڈالی تھی۔ اور پھر بے اختیاری طور پر اسکا گاڑی سے بیگ نکالتا ہاتھ رک گیا۔

وہ ایک دم مڑی اور پیلس کو دوبارہ دیکھا۔۔اسکے دماغ میں ایک جھماکہ ہوا تھا جیسے وہ پہلے بھی یہاں آچکی تھی۔

بخش بابا آپ ویٹ کریں میں کچھ دیر تک آتی ہوں۔۔وہ کہتی پیلس کی طرف بڑھی۔

اس نے بیگ نہیں اٹھایا تھا صرف اپنی شال اچھی طرح لپیٹی تھی کیونکہ ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں۔۔ صبح والی دھوپ اب غائب ہو چکی تھی۔

آسمان سیاہ بادلوں سے چھپ گیا تھا۔

ہلکی ہلکی بارش کی بوندوں نے روما کو اپنی لپیٹ میں لیا۔

یہ لے لو بیٹا نہیں تو بھیگ جاؤ گی۔۔ بخش بابا نے اسے پکارہ اور پھر چھاتہ اسکو پکڑایا۔

وہ اسے کھول کر اپنے اوپر کرتی آگے بڑھی۔

پیلس کے گیٹ پر وہ رک چکی تھی۔اچانک اسے ایک عجیب سا احساس ہوا تھا اس نے پلٹ کر پیچھے دیکھا۔وہاں ایک گھر تھا۔جس میں اوپر اور نیچے کے پورشن میں ونڈوز بنی تھیں۔

حرم نے ان ونڈوز کو غور سے دیکھا تھا۔کچھ دھندلی سی تصویریں اسکے دماغ میں ابھر رہی تھیں۔

بے اختیار ہی اسکی نظر دوبارہ پیلس کی طرف اٹھی اس کھڑکی کے قریب جہاں بڑا سا گھنٹہ بندھا تھا۔

حرم کا سر چکرا گیا تھا۔ کچھ تھا جو اسے یاد نہیں آرہا تھا۔

وہ ایک دم پیلس کی پچھلی جانب بڑھی۔

اس نے پہلے نظر اٹھا کر پیلس کے اوپر والے کمرے کی کھڑکی کو دیکھا جو پیچھے کی جانب کھلتی تھی۔

پھر اسکی نظروں کا زاویہ گھوما سامنے دور ایک بڑی سی ندی بہہ رہی تھی۔ جو کافی فاصلے پر تھی۔ لیکن حرم کو نظر آگئی تھی۔

وہ سب کچھ ویسا ہی تھا۔ حرم ایک جھٹکے سے پیچھے ہوئی۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔؟؟وہ شاکڈ رہ گ ئی تھی--

اسے سب کچھ ایک خواب لگ رہا تھا۔ایک عجیب و غریب خواب۔۔وہ یہ سب پہلے دیکھ چکی تھی۔

یہ پیلس۔۔ یہ ونڈو۔۔سامنے سامنے بہتی ندی۔۔ لیکن کب کہاں۔۔؟؟اسے یاد نہیں آ رہا تھا۔

حرم کو لگا تھا اسکا دماغ ماؤ ف ہو رہا ہے۔پیلس کے پچھلی طرف لان تھا۔جو اس وقت جھاڑیوں کی شکل اختیار کر گیا تھا۔

وہ چلتی ہوئی پی لس کے سامنے آئی اور پھر گیٹ کھول کر اندر داخل ہوئی- پی لس کے سامنے کا لان بھی جھاڑ کی شکل اختیار کر گیا تھا۔

ایسا لگتا تھا جیسے سالوں سے لان کی کسی نے صفائی نا کی ہو۔پودے مر جھا کر سو کھ گ ئے تھے۔

پیلس بھی کسی آسیب کے زیر سایہ لگتا تھا۔

پیلس کے دوازے پر کوئی گ ارڈ نہیں تھا۔ پیلس کے لان میں کوئی مالی نہیں تھا۔ عجیب سی پراسراریت والی خاموشی چھائی تھی۔ سوکھے پتے حرم کے قدموں کے نیچے آکر چر چر کی آوازیں نکال رہے تھے اور وہ کسی ٹرانس کے زیر اثر جہاز سائی زد اخلی دروازے کی طرف بڑھ رہی تھی۔

چرچراہٹ کی آواز سے داخلی دروازہ کھلا تھا۔ حرم اندر داخل ہوئی۔

اندر خاموشی چھائی تھی۔ عجیب پیلس تھا ایک بھی نوکر نظر نہیں آرہا تھا۔

کھڑکیوں سے روشنی چھن چھن کر اندر آرہی تھی۔

لاؤنج میں خوبصورت فرنیچر تھا۔ ہر چیز پر اداسی چھائی تھی۔ جیسے کچھ بہت قیمتی کھو گیا ہو۔

حرم کی نظر اچانک دیواروں پر پڑی تھی۔ جن پر بڑے بڑے پردے ٹنگے تھے۔ دیواروں پر پردے۔۔؟؟ حرم حیران ہوئی- بھلا دیواروں پر پردوں کا کیا کام۔۔؟؟

اچانک وہ ایک پردے کے پاس جا کر کھڑی ہوئی-- اسکے پیچھے کچھ تھا۔ حرم نے غور سے دیکھنے کی کوشش کی تھی۔

اچانک ایک آواز ابھری اور پورا پیلس روشنیوں میں نہا گیا۔ وہ کافی شاندار پیلس تھا۔

ویلکم ٹو رائل پیلس ڈی ئی ر۔۔اسکے پیچھے سے آواز ابھری تھی۔ حرم نے مڑ کر دیکھا تو مسز ولیم سیڑھیاں اتر رہی تھیں۔۔

انکے ہاتھ میں ایک ریموٹ تھا۔انہوں نے ایک بٹن دبایااور سارے پردے اوپر اٹھ گ ۓ۔

حرم نے پلٹ اسی دیوار کی طرف دیکھا جہاں وہ پہلے دیکھ رہی تھی۔

وہاں ایک بڑی ساری فوٹو لگی تھی۔جو فریمڈ تھی۔

حرم کا منہ حیرت سے کھل گیا۔اسے ایک دم لگا جیسے وہ آئی نے کے سامنے کھڑی ہو۔

ایک خوبصورت حجاب میں لپٹا مسکراتا چہرہ۔۔وہ بالکل حرم جیسی تھی۔حرم پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

اس نے ابھی تک مائیک کی بات کو اتنا سیریس نہیں لیا تھا۔ مگر اسے اندازہ نہیں تھا کہ ایش اس سے اس قدر خطرناک حد تک مشابہت رکھتی ہے۔

حرم نے اسکے چہرے پر غور کیا اسکی آنکھیں سبز تھیں۔۔ جبکہ حرم کی شہد رنگ۔۔

ایش کی پلکیں زیادہ لمبی نہیں تھیں۔۔ اور آنکھیں بھی زیادہ بڑی نہیں تھیں۔۔ کیونک وہ ایک مغرب کی پیداوار تھی۔

جبکہ حرم مشرق سے تھی۔ اسکی بڑی آنکھیں اور ان پر گھری پلکیں ایک فرق تھا ایش اور حرم میں۔

دوسرا فرق یہ تھا کہ حرم کے ہونٹ کے نیچے تل چمکتا تھا جبکہ وہی تل ایش کی تھوڑی پر تھا۔

تیسرا فرق یہ تھا کہ ایش کا کلر بہت ہی سفید تھا۔۔ مغرب سے جو تھی۔ جبکہ حرم کا رنگ سفید تو تھا مگر ایش جتنا نہیں۔

یہ تینوں فرق کوئی زیادہ بڑے یا خاص نہیں تھے۔ پہلی نظر دیکھنے پر یہ محسوس بھی نہیں ہوتے تھے۔

ایش خوبصورت تھی۔ بہت پیاری لگ رہی تھی وہ ہر تصویر میں۔۔ پورا پیلس اسکی تصویروں سے بھرا تھا۔

حرم کو ایک دم احساس ہوا تھا جیسے اس نے آج سے پہلے اتنا خوبصورت چہرہ نا دیکھا ہو۔ ایک عجیب سی کشش عجیب سی روحانیت اسکے چہرے سے چھلک رہی تھی۔۔ زی کا حسن کہیں دب سا گیا تھا۔۔

ایش ولیم۔۔ یہ ہے ایش ولیم۔۔ مسز ولیم اسکے قریب آچکی تھی۔

کیسی ہو میری بچی۔۔؟؟ وہ اب حرم سے پوچھ رہی تھی۔ حرم کو عجیب تمانت کا احساس ہوا۔

یقین نہیں ہوتا۔۔اسے معجزہ کہنا چاہئے ی اقدرت کا شاہکار۔۔ حرم کے لبوں سے پھسلا تھا۔

آؤ بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔۔ مسز ولیم اسے لے کر ایک طرف بڑھیں۔

مجھے بھی سمجھ نہیں آ رہی تمہیں ایش کہوں یا۔۔

میرا نام حرم نور ہے۔۔ حرم نے بتایا۔

ایش کا نام بھی نور الایش تھا۔

تم دونوں کے نام میں بھی مشابہت ہے۔۔

کیا میں پوچھ سکتی ہوں ایش کہاں ہے۔۔؟؟

مسز ولیم ایک دم رکیں۔۔انکے چہرے پر ایک کرب کا سایہ گزرا تھا

کیا لو گی چاہے یا کافی۔۔ مسز ولیم نے حرم کی بات کو نظر انداز کر دیا۔وہ ایک بیش قیمتی صوفے پر بیٹھ چکی تھیں۔ یہ ڈرائی نگ روم تھا۔حرم کو بھی انکے سامنے پڑا۔

چائے-- حرم نے مسکرا کر جواب دیا۔

چند ہی منٹ گزرے تھے کہ چائے حرم کے سامنے حاضر ہو گئی۔ وہ نوکر تھا یا ویٹر حرم کو سمجھ نہیں آیا کیونکہ وہ ویٹر ڈریس میں ملبوس تھا۔

تمہارے ہزبنڈ بہت وجیہہ ہیں۔۔ مسز ولیم نے چھائی خاموشی تو توڑا۔ حرم چونکی نہیں کیونکہ جب وہ اتنا کچھ جانتی تھیں تو یہ بھی جانتی ہی ہونگی۔

تھینک یو۔۔ حرم کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

تبھی وہیل چئیر کی آواز گونجی تھی۔اور ایک لڑکی شاید وہ میڈ تھی وہیل چئیر کو گھسیٹتے ہوئے ڈرائینگ روم میں لائی تھی۔

ایش میری بچی۔۔ گرینی نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

حرم اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔ گرینی کی آواز میں درد تھا۔ حرم انکی طرف بڑھی۔

کہاں چلی گ ئی تھی مجھے چھوڑ کر۔۔ گرینی کی آنکھوں میں آنسو چمکے۔

حرم انکی چی ئی ر کے پاس نیچے بیٹھ گ ئی-

میں تو یہی تھی گرینی۔۔ حرم نے جانے کس احساس کے تحت کہا تھا۔

وعدہ کرو مجھ سے اب کہیں نہیں جاؤ گی-- وعدہ کرو ایش تم اپنی گرینی کو چھوڑ کر نہیں جاؤ گی-- گـ رینی نے اپنے بوڑھے ہاتھوں میں اسکا ہاتھ پکڑا۔

نہیں جاتی گرینی۔۔اب میں یہی رہوں گی۔آپکے پاس۔ حرم مسکرائی۔

مسز ولیم کی آنکھیں بھی نم ہوگ ئی تھیں۔۔

مجھے تم سے ڈھیر ساری باتیں کرنی ہیں۔روز میرے پاس آیا کرنا ٹھیک ہے۔۔

جی ٹھیک ہے۔ حرم نے اثبات میں سر ہلایا۔

تمہاری چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے۔ مسز ولیم نے کہا۔

چلو تم چائے پیو میں ابھی آتی ہوں۔ جانا مت کہیں بھی۔ گرینی نے کہا۔

نہیں جاتی۔۔ حرم نے جیسے انہیں یقین دلایا۔

اور میڈ انکی وہیل چی ئی رکو واپس لے گ ئی۔

جب سے ایش گ ئی ہے تب سے انکا یہ حال ہو گیا ہے۔ایش سب کچھ ،اس محل لی رونق تک
اپنے ساتھ لے گ ئی ہے۔ مسز ولیم نے افسوس سے کہا۔

حرم نے چائے کا کپ اٹھایا تھا لیکن جانے کیوں اسکا دماغ بہت الجھ سا گیا تھا۔وہ نہیں جانتی تھی
ایش کی کیا کہانی ہے۔وہ جب تک نا جان لیتی اسکا زہن الجھن کا شکار رہتا۔

تم بیٹھو میں ابھی آتی ہوں۔ مسز ولیم نے کہا اور اٹھ کر چلی گ ئیں۔

حرم کے دماغ میں سینکڑوں سوال گردش کر رہے تھے۔ جنکا جواب جاننا اسکے لیے بہت ضروری تھا۔

یہ لو یہ تمہارے لیے ہے-- مسز ولیم چند منٹ بعد واپس آ گئی تھیں۔

وہ ایک کتاب تھی شاید۔۔ اسکی جلد گہرے بھورے رنگ کی تھی۔ مسز ولیم نے اسے حرم کے سامنے رکھا۔

میرے لیے--؟؟ لیکن کس نے دی یہ کتاب۔۔؟؟ حرم حیران ہوئی--

ایش نے دی تھی۔۔ مسز ولیم نے گویا دھماکہ کیا تھا۔

ایش نے۔۔؟؟وہ مجھے کیسے جانتی تھی۔۔؟؟

اس نے مجھ سے کہا تھا کہ مما اگر کوئی انسان آپکو میرے جیسا لگے۔۔ یا کسی میں میری جھلک نظر آئی تو یہ اسے دے دینا۔اور تم تو بنی بنائی ایش ہو۔۔اس پر تمہارا سب سے زیادہ حق ہے۔ مسز ولیم نے جواب دیا۔

اووو کے تھینک یو۔۔ حرم مسکرائی- اس نے وہ کتاب اٹھالی۔

اب مجھے چلنا چاہیئے-- اندھیرا بڑھ رہا ہے۔میرا گھر یہاں سے کافی دور ہے۔ حرم نے اٹھتے ہوئے کہا۔

یہ بھی تمہارا ہی گھر ہے میری بچی۔اب آتی رہنا۔ مسز ولیم مسکرائیں-- وہ حرم کو روک نہیں سکتی تھی۔

جی ضرور۔۔ حرم نے واپسی کیلی ئے قدم بڑھائے۔

جب گرینی اور مسز ولیم ایش سے اتنا پیار کرتی ہیں اسے یاد کرتی ہیں تو مسٹر ولیم کیوں نہیں کرتے۔۔ وہ تو کل سے حرم کو نظر ہی نہیں آئے تھے۔۔ انفیکٹ انہوں نے تو حرم کی وجہ سے اپنی کلاس ہی چھوڑ دی تھی۔۔ حرم سوچ رہی تھی۔ مگر اس سوال کا جواب اسکے پاس نہیں تھا۔

وہ لاؤنج عبور کر کے اب جہاز سائی ز دروازے کے پاس آگ ئی تھی۔ اس نے مڑ کر وہاں لگی تصویروں کو ایک بار پھر دیکھا۔ حرم کو لگا جیسے ایش اسے دیکھ کر مسکرا رہی ہو۔۔

مسز ولیم اسکے ساتھ دروازے تک آئی تھی۔

او کے مسز ولیم گڈ بائے-- حرم مسکرائی۔

خوش رہو میری بچی۔۔ مسز ولیم نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا۔ اسکے چہرے پر پیار کیا۔ حرم حیران رہ گ ئی۔ اسے مسز ولیم سے صابرہ خاتون جیسی خوشبو آئی تھی۔

وہ دھیرے سے حرم سے الگ ہوئیں۔۔ پھر انہوں نے حرم کے ہاتھ سے وہ موٹی بڑی سی کتاب لی۔ اس پر نظر نا آنے والا ایک بٹن دبایا اور اسے دروازے کے اطراف میں رکھے میز پر رکھ دیا۔

کتاب میں حرکت ہوئی تھی۔۔ وہ گھومی اور ایک دم اسکا سائز چھوٹا ہو گیا۔

حرم تو آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی کہ یہ ہوا کیا ہے۔

اب اسکو بیگ میں رکھ لینا۔۔ مسز ولیم نے وہ کتاب اسے واپس پکڑائی۔

حرم حیران تھی۔ یہ پیلس عجیب و غریب تھا۔ پراسرار سا۔

اسے پہلی دفعہ کوئی انسان طلسماتی لگا تھا۔ وہ انسان ایک لڑکی تھی۔۔ ایش ولیم۔۔

نورالایش۔۔

حرم وہ کتاب لیے گھر آگئی تھی۔ اس نے اس کتاب سے چھیڑ چھاڑ نہیں کی تھی۔ اسکا دماغ الجھا ہوا تھا۔ جو ہو رہا تھا وہ ناقابل یقین تھا۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ یہ سب کسے بتائے۔

ہادی کو بتاتی ہو سب جا کر۔۔ وہ سوچ رہی تھی۔ لیکن جب وہ گھر پہنچی تو سین ہی کچھ اور تھا۔ فرہاد اپنے روم میں ایک چھوٹا سا بیگ پیک کر رہا تھا۔ وہ کافی جلدی میں لگ رہا تھا۔

ہادی آپ کہیں جارہے ہیں۔۔؟؟ حرم نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

ہاں میں پاکستان جارہاہوں۔۔

لیکن کیوں۔۔؟ خیریت تو ہے۔۔ حرم حیران ہوئی۔

ہاں سب ٹھیک ہے۔۔ تم ایسا کرو اپناایک بیگ پیک کرو۔ جس میں تمہارے ایک ہفتے کے کپڑے اور بکس وغیرہ اور تمہاری ضرورت کی چیزیں ہوں۔۔ وہ کہہ رہا تھا۔

میں۔۔؟؟ لیکن کیوں۔۔؟؟

کیونکہ میں ایک ہفتے کیلی ئے جا رہا ہوں۔۔ تم تب تک ہاسٹل میں رہو گی۔اس گھر میں اکیلی تو نہیں نارہ سکتی۔۔

ایک ہفتے کیلیے۔۔؟؟ حرم گنگ رہ گ ئی۔

ہاں۔۔ حیدر آباد میں کچھ زمینوں کا مس ئی لہ ہے۔وہاں میں نے ہاسپٹل بنانا تھا مگر اب ان زمینوں پر کسی نے قبضہ کر لیا ہے۔۔ یہ کام نمٹاتے مجھے ایک ہفتہ لگ جائے گ ا۔فرہاد نے تفصیل بتائی۔

اچھا۔۔ حرم بس اتنا ہی کہہ پائی۔

ہمم۔۔ مم۔۔۔اور تم کہاں تھی تب سے۔۔؟؟ میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا تھا۔وہ اب حرم کے سامنے کھڑا پوچھ رہا تھا۔حالانکہ وہ اسکی لوکیشن چیک کر چکا تھا کہ وہ کہاں سے آ رہی ہے۔

وہ میں پروفیسر ولیم کے گھر گ ئی تھی۔

اچھا۔ایک ہی دن میں لوگوں کو اپنا بنالیا۔۔فرہاد مسکرایا۔

ایسی بات نہیں ہے۔۔حرم جھینپی۔

وہ اس سے ایک ہفتے کیلی ئے دور جارہا تھا۔اور وہ کتنی مشکل سے جارہا تھا یہ صرف وہی جانتا تھا۔

چلو پھر سامان پیک کروا اپنا۔فرہاد نے کہا۔

میں بکس اور کچھ کپڑے لے لیتی ہوں۔ باقی جب مجھے ضرورت ہو گی تو میں بخش بابا کے ساتھ آکر لے جاؤ نگی۔ حرم نے سہی سوچا تھا۔

ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔اچھا میں فریش ہو جاؤں پھر چلتے ہیں۔ وہ اپنے کبرڈ کی طرف بڑھ گیا۔

حرم بھی اپنے روم میں آگ ئی۔سب کچھ اتنا عجیب اور جلدی جلدی ہو رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔ بہر حال اس نے الجھے دماغ کے ساتھ اپنا ایک چھوٹا سا بیگ پیک کرنا شروع کیا۔

____

جب وہ لوگ ای ئی رپورٹ پہنچے تب اندھیرا ہو چکا تھا۔ای ئی رپورٹ پر روشنیوں کا سماں تھا۔

حرم کا دل جانے کیوں اداس تھا۔ وہ روما میں ہادی کے بنا اکیلے کیسے رہے گی۔۔؟؟ وہ یہی سوچ رہی تھی۔

وہ دونوں گاڑی سے اتر چکے تھے۔ فرہاد نے اپنا بیگ کندھے پر ڈالا۔

بخش بابا گاڑی میں ہی بیٹھے تھے۔ وہی اب حرم کو ہاسٹل لے کر جاتے۔

اپنا خیال رکھنا حرم۔۔ فرہاد اسکے قریب آیا۔

جی۔۔ حرم نے بس اتنا ہی کہا۔

یہ مت سمجھنا کہ میں تم سے دور ہوں۔ میں ہر پل تمہارے ساتھ رہونگا۔۔ وہ دھیمے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

حرم کی نگاہیں جھکی ہوئی تھیں۔

اچھا اب میں چلتا ہوں۔ خدا حافظ۔۔

جی اللہ حافظ۔ وہ بس اتنا ہی کہہ پائی۔

فرہاد چند قدم چلا تھا کہ پھر پلٹ کر واپس آیا۔ اس نے ہاتھ سے پکڑ کر حرم کو قریب کیا۔ اور اپنے لب اسکی پیشانی پر رکھے۔

سب کچھ اتنی جلدی میں ہوا تھا کہ حرم کو پتا ہی نہیں چلا۔ وہ دھک رہ گئی تھی۔

میں تمہیں مس کرونگا۔ وہ اس سے الگ ہوا وہ اسے ہی حیرت سے دیکھ رہی تھی۔۔اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا اسکی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

جبکہ حرم دھڑکتے دل کے ساتھ اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔ یہ کیا کر گیا تھا وہ۔۔

ایک ٹھنڈی ہوا کا جھونکا آیا تھا اور حرم کے دل کے بند کواڑ ایک جھٹکے سے کھلے تھے۔

وہ شخص اسکے دل کے سبھی ساز چھیڑ گیا تھا۔ حرم تو ساکت و جامد کھڑی تھی۔ایک پل میں جیسے سب کچھ بدل گیا ہو۔۔ایک ن ئے احساس نے اسے اپنی لپیٹ نے لیا تھا۔

ہاں محبت کی کالی اور آسیب زدہ دیوی نے حرم پر اپنا سایہ کیا۔

وہ چلا گیا تھا۔اور حرم کو لگا تھا جیسے وہ سب کچھ اپنے ساتھ لے گیا ہو۔۔

کتنی دیر تک وہ وہیں کھڑی رہی تھی۔ ہلکی ہلکی بوندوں نے اسکے چہرے کو بھیگانا شروع کیا۔

ہادی۔۔ہادی۔۔اسکا دل پکار رہا تھا۔

تبھی اسکے پاس سے ایک تیز رفتار گاڑی گزری تھی حرم چونک گ ئی۔ اسکے پتھر بنے وجود میں حرکت ہوئی تھی۔

وہ اسے باور کرا گیا تھا کہ حرم نور پر صرف اسکا حق ہے۔

میں چاہتی ہوں محبت کی دیوی مجھے کبھی ڈھونڈ نا پائے--

کبھی حرم نے کہا تھا۔اور آج وہی دیوی اسکے سامنے کھڑی تھی۔پورے استحاق سے۔۔اور وہ بے بس تھی۔

اب تک روما نے حرم کا طلسم دیکھا تھا۔اب حرم پر روما کا طلسم اپنا اثر دکھانا شروع کر رہا تھا۔

وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی گ اڑی میں آبیٹھی۔۔دل تھا کہ ابھی تک نارمل رفتار سے تیز دھڑک رہا تھا۔

اسکے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری تھی۔اسے شاید اچھا لگا تھا۔ایک انوکھا احساس اسکے گرد لپٹنا شروع ہو گیا تھا۔

تو روما کی بارش نے آج حرم کو اپنے بس میں کر لیا تھا اب وہ چاہے لاکھ چاہے اس طلسم سے باہر نہیں نکل سکتی تھی۔

یہ الفتیں بھی عجیب ہیں۔۔

یہ چاہتیں بھی عجیب ہیں۔۔

کبھی مل کر بھی ناپاس ہوں۔۔

کبھی پاس ہو کر بھی نامل سکے۔۔

کبھی یاد آئے تو بے حساب

کبھی رو دیے تو بے حساب۔۔

یہ دل کی حالت بھی عجیب ہے

کبھی لرزشیں، کبھی رنجشیں۔،

کبھی دوریاں، کبھی مجبوریاں۔،

یہ الجھنیں بھی عجیب ہیں۔۔،

یہ مشکلیں بھی عجیب ہیں۔۔،

وہ ہنسے تو صرف میرے لی ئے

وہ روئے تو صرف میرے لی ئے--

یہ حسرتیں بھی عجیب ہیں۔۔

!! یہ خواہشیں بھی شدید ہیں۔۔

گاڑی ہاسٹل کے سامنے رکی تھی۔حرم کھوئی کھوئی سی گاڑی سے باہر نکلی تھی۔اسکے گرد شال لپٹی تھی مگر اسے احساس ہو رہا تھا جیسے فرہاد کا حصار اسکے گرد ہو۔

عرش اسے نیچے لینے آئی تھی۔بخش بابا نے اسے اسکا بیگ دیا تھا۔وہ عرش کے ساتھ ایک ٹرانس کی کیفیت میں اندر بڑھ گئی تھی۔کیونکہ ہلکی بارش کی بوندیں اب تیز ہو رہی تھیں۔

وہ ہاسٹل آچکی تھی مگر اسکی روح جیسے ای ئی رپورٹ کی بھیگی سڑک پر ہادی کے حصار میں لپٹی رہ گئی تھی۔

اسکا دماغ ابھی تک وہیں تھا۔

کیا ہوا حرم۔؟؟عرش نے اسے کھوئی کھوئی سی دیکھا تو پوچھا۔

کک۔۔کچھ نہیں۔۔وہ بامشکل کہہ پائی تھی۔

کمرے میں باقی لڑکیوں کا شور ابھر رہا تھا۔

میں تمہیں مس کرونگا۔۔۔

حرم کے زہن میں فرہاد کے جملہ گونج رہا تھا۔۔

جب فرہاد کو یقین ہو گیا تھا کہ حرم جا چکی ہے تو وہ ای ئی رپورٹ سے باہر نکلا تھا۔اسکے رخ ای ئی ر پورٹ کے پچھلی جانب تھا۔

وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ایک طرف چل رہا تھا۔

بارش نے اسے پورا بھیگا دیا تھا۔کچھ منٹ بعد وہ اپنی مطلوبہ جگہ پر پہنچ چکا تھا۔

اسکے سامنے ایک بڑی سی گاڑی کھڑی تھی۔

اسلام علیکم سر۔۔!! اس میں سے ایک لڑکا اترا تھا اور اس نے فرہاد کو سلام کیا۔

ہمم۔۔وعلیکم اسلام۔۔وہ کہتا گاڑی میں بیٹھ گیا۔

چلیں سر۔۔وہ پوچھ رہا تھا۔

ہاں جلدی چلو۔۔۔فرہاد نے کہا اور بیگ سے ایک آئی ڈی کارڈ نکالا جس پر سید سمعان حیدر کا نام اسکی تصویر کے ساتھ چمک رہا تھا۔

اس موسم میں کیا خاک فنگشن ہو گا۔بارش دیکھو کتنی تیز ہو رہی ہے۔چینگ کو غصہ آیا ہوا تھا۔

آج حرم اور زی کو بیسٹ سٹوڈنٹ کے ایوارڈز دینے کیلیۓ فنگشن تھا۔ یہ صبح ہی رومان نے بتا دیا تھا۔

بوائز اور گرلز ہاسٹل ایک ہی تھا۔ایک لائن مں گرلز کے رومز بنے تھے دوسری میں بوائز کیلیۓ--

ساری لڑکیاں فنگشن کیلی ئے تیار ہورہی تھیں۔۔ہاسٹل میں عیداور کرسمس کا سماں تھا۔

ہر کوئی مصروف نظر آرہا تھا۔

حرم جس روم میں تھی اس میں عرش کے ساتھ چینگ بھی تھی۔اور ایک انگلش ڈیپارٹمنٹ کی لڑکی میگنا تھی۔ تین لڑکیاں ایک روم شی ئر کرتی تھیں۔۔ حرم کے آنے سے میگنا دوسرے روم میں شفٹ ہوگ ئی تھی۔

جبکہ ساتھ والے روم میں شالے،میشااور سونگ تھیں۔

کافی رونق نظر آرہی تھی ہاسٹل میں۔۔لڑکے اپنی اپنی جینز اٹھائے پھر رہے تھے۔

کوئی میری جینز اور شرٹ پریس کر دے گا۔۔؟؟جمی کا دروازے میں منہ نظر آیا۔

اچھا۔۔ تم ہم سب کے کپڑے پریس کر دو پیسے ملیں گے تمہیں۔۔؟؟چینگ نے اسے کہا۔

تھینک یو۔۔وہ فٹ سے کہتا غائب ہو گیا۔اسکا کونسا دماغ خراب تھا جو لڑکیوں کے جھنجھٹ میں پڑتا۔

حرم کمرے کی کھڑکی میں خاموش کھڑی تھی۔وہ بارش کو دیکھ رہی تھی۔آج کی بارش اسے بہت دلکش لگ رہی تھی۔

اسے کیا ہوا ہے۔۔؟؟چینگ نے عرش سے پوچھا۔

ڈونٹ نو۔۔ عرش نے کندھے اچکائے-

پھر وہ دونوں دبے پاؤں اسکے قریب آئیں--

ہاؤ ؤ ؤ ؤ-- دونوں نے زور سے چلا کر کہا۔

حرم ایک دم اچھلی۔

کیا ہوا میڈم کن خیالوں میں گم ہو۔۔؟؟ عرش نے اس سے پوچھا۔

ویسے ہی بس بارش دیکھ رہی تھی۔ بدتمیز و تم دونوں نے مجھے ڈرا دیا۔۔ حرم کا دل ڈر گیا تھا۔

تیار نہیں ہونا کیا۔۔؟؟ چینگ پوچھ رہی تھی۔

ہونا ہے۔۔ حرم مسکرائی--

چلو پھر۔۔ جلدی کرو ہم سب سے لیٹ ہو جائیں گے۔ عرش کہتی واپس کبرڈ کی طرف بڑھ گ ئی جہاں سے وہ کپڑے نکال رہی تھی۔ حرم نے بھی اسکی پیروی کی۔

جب فرہاد کو یقین ہو گیا تھا کہ حرم جا چکی ہے تو وہ ای ئی رپورٹ سے باہر نکلا تھا۔ اسکے رخ ای ئی رپورٹ کے پچھلی جانب تھا۔

وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ایک طرف چل رہا تھا۔

بارش نے اسے پورا بھیگا دیا تھا۔ کچھ منٹ بعف وہ اپنی مطلوبہ جگہ پر پہنچ چکا تھا۔

اسکے سامنے ایک بڑی سی گاڑی کھڑی تھی۔

اسلام علیکم سر۔۔!! اس میں سے ایک لڑکا اترا تھا اور اس نے فرہاد کو سلام کیا۔

ہمم۔۔ وعلیکم اسلام۔۔ وہ کہتا گاڑی میں بیٹھ گیا۔

چلیں سر۔۔ وہ پوچھ رہا تھا۔

ہاں جلدی چلو۔۔۔ فرہاد نے کہا اور بیگ سے ایک آئی ڈی کارڈ نکالا جس پر سید سمعان حیدر کا نام اسکی تصویر کے ساتھ چمک رہا تھا۔

فنگشن یونیورسٹی کے مین کیمپس میں تھا جہاں باقی سارے فنگشنز ہوتے تھے۔

ساری لڑکیاں تیار شیار ہوئے اچھی لگ رہی تھیں۔

حرم اور زی دونوں کو بیسٹ سٹوڈنٹ کا ایوارڈ دیا گیا تھا۔ جس پر

The american university of Rome

سبز رنگ میں لکھا نظر آرہا تھا۔

زی ہمیشہ کی طرح آفت لگ رہی تھی۔

جبکہ حرم نے ابھی تک وہ شال لپیٹ رکھی تھی۔ اسکے کپڑے شال میں کہیں چھپ گ ئے تھے۔

اسے اس شال سے فرہاد کی خوشبو آرہی تھی۔

اسے لگ رہا تھا جیسے وہ اس کے آس پاس ہے۔

رات کے وقت برستی بارش میں فنگشن جیسے کچھ زیادہ ہی دلکش ہو گیا تھا۔

ہال میں بنا پول جو صرف شو کیلیے تھا اس میں تیرتا نیلگوں پانی سب کو اٹریکٹ کر رہا تھا۔

وہ عرش کے ساتھ اسی پول کے پاس کھڑی تھی۔

دور ایک ٹیبل پر بیٹھا رومان اسے کافی دیر سے دیکھ رہا تھا۔اسکے پاس ہی زی بھی بیٹھی تھی۔وہ رومان کو دیکھ چکی تھی کہ اسکی نظریں حرم سے نہیں ہٹ رہی۔۔

آج حرم پر الگ سا نور تھا۔وہ مسکرا رہی تھی۔

زی ایک جھٹکے سے رومان کے پاس سے اٹھی۔

وہ اونچی ہیل پہنے ٹک ٹک کرتی حرم کے پاس آگ ئی۔

مجھے سوئی منگ زرا بھی نہیں آتی۔انفیکٹ مجھے تو خوف آتا ہے۔ حرم عرش کو بتا رہی تھی۔

یہ میوزک کافی اچھا ہے نا۔۔ عرش نے ہال میں گونجتے میوزک پر دھیان دیتے ہوئے کہا۔

ہائے-- زی نے دونوں کے ہاس جا کر کہا۔

رومان کے پاس پروفیسر جوزف آکر بیٹھ چکا تھا۔اسکی نظریں حرم سے ہٹ گ ئی۔

ہیلو زی۔۔ عرش نے مسکرا کر جواب دیا جبکہ حرم اسے حیرانگی سے دیکھ رہی تھی۔

Congrats

مس حرم نور۔۔وہ حرم کو دیکھتے ہوئے بولی۔

سیم ٹو یو زی۔۔ حرم مسکرائی۔

میں ابھی آتی ہوں۔۔ عرش کہتی وہاں سے چلی گئی۔

ویسے یقین نہیں ہوتا کہ تم نے اتنی پرسنٹیج لے کیسے لی۔۔چیٹنگ کی تھی کیا۔۔؟؟وہ طنز کر رہی تھی۔

نہیں تو۔۔اللہ کا کرم ہے۔۔ میرا تو کوئی کمال نہیں۔۔ حرم نے جواب دیا۔

زی کو وہ زہر لگ رہی تھی۔اس میں موجود کشش زی کو بہت بری لگتی تھی۔

او کے دیکھتے ہیں تمہارا خدا اب تمہیں کیسے بچاتا ہے۔۔زیادہ معصوم بنتی ہو نا کہ مجھے سوئی منگ نہیں آتی۔۔ابھی پتا چل جائے گا۔۔زی ایک قدم اسکی طرف بڑھی۔

کیا مطلب۔۔؟؟حرم چونک کر ایک قدم پیچھے ہوئی۔

تبھی پروفیسر سے بات کرتے رومان کی نظر ان دونوں پر پڑی۔اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔

اس سے پہلے وہ کچھ کرتا یا کہتا۔

زی نے اپنے دونوں ہاتھوں سے حرم کو دھکہ دیا وہ چھپاک سے پول میں جا گری۔۔

♥♥♥♥♥

کچھ سٹوڈنٹس نے یہ منظر صاف دیکھا تھا کہ زی نے حرم کو پول میں دھکہ دے دیا تھا۔

چند سیکنڈز تک تو روماں شاک میں تھا کہ ہوا کیا ہے۔پھر وہ پھرتی سے پول کی طرف بھاگا۔باقی سٹوڈنٹس بھی پول کی طرف جمع ہونا شروع ہوئے۔

حرم پول میں گھوتے کھارہی تھی۔وہ ہاتھ پاؤں مار رہی تھی مگر ابھر نا سکی۔ پول کچھ آٹھ فٹ گہرا تھا۔

سٹوڈنٹس افسوس سے دیکھ رہے تھے۔

رومان پول کے پاس پہنچا اور پول میں کود گیا۔اس سے پہلے اسکی سانسیں اکھڑتی وہ اسے نکال لایا تھا۔

زی کو احساس ہوا کہ واقعی حرم کو تیرنا نہیں آتا تھا۔

رومان نے اسے کنارے پر بٹھایا۔اسکی شال ابھی تک اس سے لپٹی تھی جو اب گیلی ہو کر چپک گ ئی تھی۔

اس کے منہ میں پانی چلا گیا۔وہ بری طرح کھانس رہی تھی۔

حرم تم ٹھیک ہو۔۔؟؟وہ پریشان سا پوچھ رہا تھا۔شاید پہلی بار اس نے حرم کو اس طرح پکارہ کا۔

عرش، بیلا، سونگ اور چینگ اس پر جھک گ ئے تھے۔

زی پیچھے ہوئی۔ رومان پول سے باہر نکلا تھا اور غصے سے زی کی طرف بڑھا۔

اس سے پہلے وہ کچھ کہتی رومان نے ایک زوردار تھپڑ اسکے گال پر رسید کیا۔

شیم آن یو زی۔ مجھے تم سے اس بے وقوفی کی امید نہیں تھی۔۔

زی کا رنگ فق ہوا۔ سب نے دیکھا رومان شاہ نے زی کو تھپڑ مارا تھا۔

یہاں کیا ہوا ہے۔۔؟؟ رون جو باہر گیا تھا۔ اندر آنے پر اتنی خاموشی دیکھ کر ٹھٹک گیا۔

تم ٹھیک ہو نا۔۔ عرش حرم سے پوچھ رہی تھی۔

مم۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔ حرم کی آنکھیں خوف کے باعث بھیگ گ ئی تھیں۔

مجھے ہاسٹل جانا ہے۔۔ حرم نے کہا تو عرش اور بیلا اسے ہاسٹل لے گ ئیں۔۔ سارے فنگشن کا مزا کرکرا ہو چکا تھا۔

زی ایک جھٹکے سے مڑی تھی اور غصہ ضبط کرتی وہاں سے چلی گ ئی۔

ریلیکس ریم۔۔ رون ساری سیچوایشن سمجھ گیا تھا۔

اٹس ٹو مچ رونگ۔۔زی کو اسکی سزا ملے گی۔اس نے ایک سٹوڈنٹ پر جان لیوا حملہ کیا ہے۔

پروفیسر جوزف نے غصے سے کہا۔

اور رومان انہیں دیکھ کر رہ گیا تھا۔

ہاسٹل روم میں آنے کے بعد حرم کو انتہا کا رونا آیا تھا۔اسکا فرہاد کے بنا پہلا دن ہی روما میں برا گزرا تھا۔

وہ چینج کر چکی تھی۔پول کا پانی بہت ٹھنڈا تھا اسے فلو ہو گیا۔

کچھ نہیں ہوتا حرم کبھی کبھی ایسا ہو جاتا ہے۔ یونیورسٹی کے ڈین تک بات پہنچ چکی ہے۔ صبح زی کو اسکی حرکت کی سزا مل جائے گی۔ بیلا نے بتایا۔

مجھے لگا تھا میں مرنے والی ہوں۔۔ مجھے سانس آنا بند ہو گیا تھا۔ حرم نے بتایا۔

پر شکر ہے میں بچ گئی۔۔ وہ آخر میں خود ہی مسکرا دی۔

کتنا اچھا فنکشن چل رہا تھا۔ زی کو پتا نہیں کیا ہوا اچانک۔۔

وہ مجھے چیک کر رہی تھی کہ مجھے تیرنا آتا ہے یا نہیں۔۔ حرم نے بتایا۔

اسے تم ہی ملی تھی چیک کرنے کیلیے۔۔ عرش بھی غصے میں تھی۔

چھوڑو یار۔۔مجھے کچھ کھانے کو ملے گا۔۔؟؟حرم نے پوچھا۔

میں کافی بناتی ہوں سب کیلیے۔۔ عرش کہتے ہوئے اٹھی۔جبکہ باقی گرلز ایک بار پھر حرم کی طرف متوجہ ہو گئی تھیں۔

ہائے کاش میں پول میں گری ہوتی۔۔ مجھے ریم بچانے آتا۔ سونگ نے کہا۔

ابھی گرجاؤ خودجا کر پھر وہ آ جائے گا۔ حرم نے کہا جس پر سب کا قہقہہ ابھرا تھا۔

____

اسکا دماغ خراب ہو گیا ہے آنی۔۔اگر اسے کچھ ہو جاتا تو۔۔؟؟رومان دھاڑ رہا تھا۔

کچھ ہوا تو نہیں نا۔میں جسٹ چیک کر رہی تھی۔مجھے اندازہ نہیں تھا کہ اسے تیر نا نہیں آتا۔۔زی نے جواب دیا۔

تمہارے چیک کرنے کے چکر میں اگر اسکی جان چلی جاتی تو۔۔؟؟وہ چینخا۔

جب تک تم ہو اسکی جان جا سکتی ہے کیا۔۔؟؟زی نے طنز کیا تھا۔اسکی آواز بھیگ گ ئی تھی۔ اسے رومان کا حرم کیلیئے یوں پریشان ہونا بہت دکھ دے رہا تھا۔

رومان اسکی بات سن کر خاموش ہو گیا۔

آخر وہ تمہاری لگتی ہی کیا ہے جو تم اسکے لیۓ یوں پریشان ہو رہے ہو۔۔؟؟ زی نے پوچھا۔

آنی اس سے کہہ دیں یہ اس سے دور رہے نہیں تو مجھ برا کوئی نہیں ہوگا۔۔ وہ زی کو نظر انداز کرتا آنی کو سناتا وہاں سے چلا گیا۔

جبکہ پیچھے زی غصے اور دکھ کے باعث صوفے پر بیٹھ کر رونا شروع ہوگئی تھی۔

ریم نے۔۔اس لڑکی کیلیۓ۔۔ مجھے ۔۔مجھے زی کو سب کے سامنے تپھڑ مارا۔۔ زی سے بولا بھی نہیں جارہا تھا۔

چپ کرجاؤ زی۔۔ تمہیں ایسا کرنے سے پہلے سوچنا چاہیۓ تھا اور رومان کے سامنے تو تمہیں یہ حرکت بالکل بھی نہیں کرنی چاہیۓ تھی۔ آنی نے اسے سمجھایا۔

میں اسے چھوڑوں گی نہیں آنی۔۔وہ مجھ سے ریم کو نہیں چھین سکتی۔۔وہ صرف میرا ہے۔۔

صرف میرا۔۔

زی غصے سے کہتی اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گ ئی۔ جبکہ پیچھے آنی پریشان سی رہ گئی تھیں۔۔

عرش اور چینگ سو چکی تھیں۔ حرم کو نیند نہیں آرہی تھی۔اس نے پہلی بار دھڑکتے دل کے ساتھ رات کے اس وقت کا فرہاد کا نمبر ملایا تھا مگر وہ آف جا رہا تھا۔

وہ پریشان ہو گ ئی۔ فرہاد کا نمبر کبھی بند نہیں ہوتا تھا۔ تو پھر آج کیسے۔۔؟؟ وہ سوچ رہی تھی۔ شاید سو گئے ہوں۔۔ حرم نے سوچا۔

پھر اسے کچھ یاد آیا۔ وہ اپنے بیڈ سے نیچے اتری اور بیگ سے وہ کتاب نما باکس نکالا جو اسے مسز ولیم نے دیا تھا۔

حرم اسے لے کر اپنے بیڈ پر بیٹھ گ ئی۔ جانے اس میں کیا تھا۔ وہ بند تھا۔ حرم نے اسکے اوپر بنا ایک بٹن دبایا۔

اچانک جلد کی جگہ ایک سکریں ابھری۔ جس پر انگلش میں

Welcome

لکھا تھا۔ حرم حیران رہ گ ئی۔ کتاب نما باکس کیا تھا کیا نہیں وہ نہیں جانتی تھی۔ مگر جو بھی حرم کیلیئے بہت ہی دلچسپ تھا۔

Are you ready to start this game..??

ویلکم کے بعد سکرین پر لکھا نظر آیا۔

لگتاہے یہ کوئی منی کمپیوٹر ہے۔ حرم نے سوچا۔

لیکن یہ کس گیم کی بات کر رہا ہے۔

سکرین پر دوبارہ وہی جملہ چمکا۔ حرم نے سکریں کو ٹچ کیا تو ایک کی پیڈ سکریں کی نچلی سائیڈ پر ابھرا۔ یعنی وہ اس پر لکھ کر اپنا جواب دے سکتی تھی۔

yess i am ready..

حرم نے ٹائپ کیا۔

So tell me first your name, gender and religion..

سکرین پر چمکا۔۔ حرم نے تینوں چیزیں بتادیں۔

چند سیکنڈ گزرے تھے۔ تبھی سکرین سے آواز ابھری۔

Congratulations.. You are selected..

حرم ڈر کر پیچھے ہوئی۔ وہ ایک لڑکی کی آواز تھی۔ ساتھ ہی سکرین پر لکھا بھی آ رہا تھا۔

حرم کو اب لگ رہا تھا وہ کوئی روبوٹ ٹائپ چیز ہے۔

what is your national language..???

اردو۔۔ حرم نے جواب دیا۔

ٹھیک ہے اب ہم گیم شروع کرتے ہیں۔۔ سکرین پر اب اردو میں لکھا ہوا چمکا تھا۔

"وہ جو کامیابیوں کی

طرف بلائے--

وہ بلائے تو اندھیرا

چھٹ جائے--

وہ جو بوند بوند

برسائے--

وہ برسائے تو خوشبو

چھا جائے--"

سکرین پر اردو میں لکھا ہوا ابھرا تھا۔

حرم الجھی۔اسے سمجھ نہیں آیا کہ اسکا کیا مطلب ہے۔وہ انتظار کرتی رہی کہ شاید کچھ اور بھی سکرین پر ابھرے۔مگر نہیں۔۔وہی جملے لکھے نظر آرہے تھے۔

یہ کیا ہے۔۔؟ بالآخر حرم نے ٹائپ کیا۔

اسکا مطلب ڈھونڈو۔۔جب ڈھونڈ لو تو اسے وہاں لے جا کر رکھ دو۔

سکرین نے جواب دیا۔

اووواوکے۔۔حرم نے ٹائپ جواب دیا۔

پانچ منٹ گزر گئے مگر حرم کے زہن میں اس پہیلی کا مطلب نہیں ابھرا۔

Do you want to close this..??

جب حرم نے کوئی جواب نہیں دیا تو سکرین نے پوچھا۔

yes..

حرم نے کہا اور پھر ایک دم سکرین آف ہو گئی ایک پتلی سی چمڑے کہ تہہ جو کہ اس کتاب کی جلد تھی وہ سکرین کے اوپر آگئی۔ اب دوبارہ وہ منی سا کمپیوٹر ایک کتاب کی شکل اختیار کر گیا تھا۔

حرم نے اسے اٹھا کر واپس بیگ میں رکھ دیا اور سونے کیلیے لیٹ گئی۔ اس پہیلی کے بارے میں سوچتی وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔

____

صبح پوری یونیورسٹی میں یہ خبر پھیل چکی تھی کہ زی کو یونیورسٹی سے نکال دیا گیا ہے حرم پر جان لیوا حملہ کرنے کی وجہ سے۔

یونیورسٹی کہ پپیس کمیٹی اور کونسل اس چیز کے سخت خلاف تھی کہ کوئی سٹوڈنٹ کسی دوسرے سٹوڈنٹ کو نقصان پہنچائے یا۔۔

حرم نے سنا تو وہ شاکڈ رہ گ ئی۔

مگر ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ تو غلط بات ہے۔ حرم نے کہا۔

سنا ہے زی کے خلاف گواہی ریم نے دی ہے۔ اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کہ زی نے حرم کو جان بوجھ کر پول میں دھکہ دیا۔ بیلا نے بتایا۔

لیکن میں نے تو کیس درج نہیں کیا تو پھر زی کے خلاف ایکشن کیوں لیا گیا۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔

پروفیسر جوزف

peace concil

کے میمبر ہیں۔انہوں نے زی کے خلاف کیس درج کیا۔ کمیٹی کا رول ہے کہ چاہے کوئی بھی سٹوڈنٹ ہو اسے اسکے جرم کی سزا ملے گی۔

حرم کو بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا کہ زی کے ساتھ یونیورسٹی نے ایسا سلوک کیا۔

وہ ڈین کے آفس پہنچ چکی تھی۔

میں زی کے خلاف کوئی ایکشن نہیں چاہتی۔ اور نا میں نے کوئی کیس درج کیا ہے۔ پھر زی کو یونیورسٹی سے کیوں نکالا جا رہا ہے۔۔؟؟ وہ ڈین سے پوچھ رہی تھی۔

ڈین نے حرم کی بات سننے کے بعد پروفیسر جوزف، رومان اور زی کو اپنے آفس میں بلایا۔

انکا کہنا ہے کہ انہوں نے کوئی کیس درج نہیں کیا زی کے خلاف۔۔ ڈین نے ان تینوں سے کہا۔

لیکن زی نے غلط کیا ہے اسے اسکی سزا ملنی چاہیئے۔ تاکہ وہ نیکسٹ مزاق میں بھی کسی سٹوڈنٹ کی جان کے ساتھ ایسا نا کرے۔رومان نے کہا۔ زی خاموش کھڑی تھی۔ اسکا سب سے بڑا سہارا اسی کے خلاف ہوگیا تھا۔ زی کو گہرا صدمہ پہنچا تھا کہ ریم نے اسکے خلاف گواہی دی ہے۔

زی نے کچھ نہیں کیا۔ میرا پاؤں پھسلا تھا۔

حرم کی بات پر سب نے چونک کر اسے دیکھا۔

مگر۔۔ رومان کچھ کہنا چاہتا تھا۔

جی ہاں میری غلطی ہے میرا پاؤں پھسلا تھا زی اس وقت میرے پاس کھڑی تھی۔ سب نے اسے غلط سمجھ لیا۔ لیکن زی کے خلاف کیس درج کرنے سے پہلے مجھ سے پوچھ لینا چاہیئے تھا۔ حرم جھوٹ بول رہی تھی-زی گنگ سی اسے دیکھ رہی تھی-رومان اپنا غصہ ضبط کر رہا تھا۔

جبکہ پروفیسر جوزف کی آنکھوں میں چمک ابھری۔ عجیب سی چمک جو انکے چہرے پر مسکراہٹ پھیلا گ ئی۔

اور پھر کمیٹی نے زی کے خلاف لیا گیا ایکشن واپس لے لیا۔

تم نے اچھا نہیں کیا حرم سسٹر جھوٹ بول کر اسے بچانے کی کیا ضرورت تھی۔۔؟؟واصے نے کہا۔

مجھے کچھ بھی نہیں ہوا۔اور زی نے مزاق کیا تھا۔ایک مزاق میں کی گ ئی حرکت کی سزا اتنی بڑی نہیں ہونی چاہیۓ کہ انسان کا مستقبل ہی خراب ہو جاۓ۔ اور ویسے بھی ہمارے نبی مُحَمَّد ﷺ نے تو معاف کرنے کی تلقین کی ہے۔

معاف کر دینے سے نفرتیں ختم ہوتی ہیں۔اور محبتیں بڑھتی ہیں۔۔ حرم نے جواب دیا۔

اور زی جو اس سے پوچھنے والی تھی کہ اسے یہ سب کر کے ریم کی نظروں میں مہان بننے کی کیا ضرورت تھی۔۔؟؟ واصے سے اسکی کہی گئی بات سن کر و وہی رک گئی۔

حرم کی زی کی طرف پشت تھی وہ اسے نہیں دیکھ پائی۔

رومان کا تو کہیں زکر بھی نہیں تھا۔ کیا وہ واقعی ہی اتنی اچھی ہے۔۔۔ یا دکھاوا کرتی ہے ریم کے سامنے۔۔؟؟ زی نے سوچا۔

اگر دکھاوا کرتی تو اس وقت ریم کے ساتھ ہوتی نا۔۔ اسکے دل نے کہا۔

وہ حرم کی طرف بڑھی۔

تم نے جھوٹ کیوں بولا۔۔؟؟وہ حرم سے پوچھ رہی تھی۔

کونسا جھوٹ۔۔؟؟حرم نے الٹا سوال کیا۔

یہی کہ میں نے کچھ نہیں کیا۔۔؟؟مجھے بچانے کی کیا ضرورت تھی تم چاہتی تو اپنا بدلہ لے سکتی تھی نا۔

وہ ایک مزاق تھا زی۔۔اور کس بدلے کی بات کر رہی ہو تم۔۔؟؟بدلہ تو دشمن سے لیا جاتا ہے نا۔۔؟کیا ہم دشمن ہیں۔۔؟نہیں نا۔۔تو پھر کیسا بدلہ۔۔اور میں تو تم سے دوستی کی امید رکھتی ہوں۔۔دشمنی کی نہیں۔۔حرم نے مسکرا کر جواب دیا۔

ویل سوری۔۔مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا۔۔ اینڈ تھینک یو۔۔ میری فیور کرنے کیلیئے۔۔ زی پہلی بار مسکرائی۔

فرینڈز میں نو سوری نو تھینک یو۔۔ حرم نے کہا۔

اور زی اثبات میں سر ہلاتی وہاں سے چلی گ ئی۔

جمی سچ کہتا تھا وہ لڑکی جادو کرتی ہے۔اور زی مزید وہاں رک کر اسکے طلسم کا شکار نہیں ہونا چاہتی تھی۔

شام کے وقت سارے سٹوڈنٹس ہاسٹل کے باہر جمع تھے۔وجہ تھی ریس۔۔

آج پھر ریس لگائی جارہی تھی۔ سائیکل ریس۔۔ تقریباً سو کے قریب
سٹوڈنٹس اپنی سائیکلیں لے کر وہاں جمع ہوگئے تھے۔

سارے سٹوڈنٹس حرم کے فیصلے سے خوش ہوئے تھے۔ انہیں زی بہت عزیز
تھی۔زی کا جانے کا سن کر سارے سٹوڈنٹس اداس ہو گئے تھے۔

مگر وہ واپس آگئی تھی اور اسی خوشی میں سٹوڈنٹس انجوائے کر
رہے تھے۔ زی بھی نارمل ہوچکی تھی۔ رومان ابھی تک اس سے
ٹھیک سے بات نہیں کر رہا تھا۔ البتہ اسکے دل میں اطمینان اترا
تھا کہ زی واپس آ گئی ہے۔

بیلا،رون،ریم اور زی چاروں اپنی سائیکلوں سمیت سب سے آگے کھڑے
تھے۔

کیاہر روز شام کو سبھی سٹوڈنٹس اتنا انجوائے کرتے ہیں۔۔۔؟؟ حرم نے عرش سے پوچھا جو اسکے ساتھ کھڑی تھی۔ حرم کے ہاتھ میں وہ کتاب نما باکس تھا۔

ہاں بہت مزہ آتا ہے۔

واصے، سونگ، چینگ، شالے، میشا، جمی اور ڈیرک سبھی ریس میں شامل تھے۔

حرم کو سائیکل چلانی نہیں آتی تھی۔ جبکہ عرش کا ریس لگانے کا کوئی موڈ نہیں تھا۔

ریس دو کلومیٹر کی تھی۔ جو پہلے پہنچ جائے گا وہ ونر ہوگا۔

سٹوڈنٹس کا شور بہت زیادہ تھا۔ ریس کیلی ئے ایک دوسرا پتھریلا راستہ چنا گیا تھا۔

مجھے ان چاروں میں مستقبل کے عزیم جوڑوں کی جھلک نظر آ رہی ہے۔۔ حرم نے پہلی لائن میں کھڑے ان چاروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ناممکن۔۔ عرش نے جواب دیا۔

زی ریم کو چاہتی ہے مگر ریم اپنی مرضی کا مالک ہے۔ اسے اپنی پسند زیادہ عزیز ہے جبکہ رون اور بیلا تو لگتا ہے دنیا میں آنے سے پہلے بھی دشمن ہی تھے۔۔ دونوں ایک دوسرے کے سخت خلاف ہیں۔۔

چلو دیکھتے ہیں۔۔ میں نے زندگی میں پہلی بار کوئی اندازہ لگایا ہے۔۔ دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔۔ حرم نے جواب دیا۔

ایک طرف کھڑے ٹام نے سیٹی بجائی اور سرخ رنگ کا کپڑا لہرایا۔۔

وہ چاروں کافی جوش و خروش میں نظر آرہے تھے۔ سیٹی کی آواز کے ساتھ ہی سائیکلوں نے آگے پیچھے بھاگنا شروع کیا۔ سب سے آگے رون تھا۔ وہ ویسے بھی پورے روما کو اپنے پیچھے لگا کر رکھتا تھا۔ پھر ریم اور پھر باقی سب۔۔۔

ٹام نے سیٹی بجانے کے فورا بعد کپڑا نیچے گرایا اور اپنی سائیکل پر سوار ہو کر انکے پیچھے بھاگا وہ کیسے ریس چھوڑ سکتا تھا۔ ویسے بھی وہ رون کا چیلا تھا۔ آدھے سے زیادہ سٹوڈنٹس کو اپنی سائیکل سے گرا دیتا تھا۔

سب کی سائیکلیں تیز رفتار سے بھاگ رہی تھیں۔۔ رستہ پتھریلا اور جنگل نما تھا۔ ان پر سائیکل چلانا آسان نہیں تھا لیکن سٹوڈنٹس ہواؤں میں سائیکلوں کو اچھال رہے تھے۔

اچانک رون کو چکر سا آیا تھا۔ سائیکل کے پیڈل پر اسکے پر پاؤں کی رفتار آہستہ ہوئی۔۔ اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا رہا تھا۔ سارے سٹوڈنٹس اس سے آگے نکل رہے تھے۔ وہ حیران تھے رون کو کیا ہوا ہے۔۔؟؟

وہ سب سے پیچھے رہ گیا تھا۔ اور سب سے پیچھے بیلا تھی۔ اسے باقی سٹوڈنٹس کی طرح اتنی فاسٹ سائیکل چلانا نہیں آتی تھی۔

وہ بھی رون کو دیکھ کر حیران ہوئی۔ اچانک ہینڈل سے رون کے ہاتھ الگ ہوئے۔۔ اسکی گرفت ڈھیلی پڑی اور پھر وہ سائیکل سمیت ایک طرف لڑکھ گیا۔

بیلا حیران رہ گ ئی۔ وہ ایک پتھر سے ٹکرانے کے بعد نیچے گر چکا تھا۔ بیلا نے اپنی سائیکل روکی۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اسے رون دی ڈون کے پاس جانا چاہی ئے یا نہیں۔۔؟؟ کہیں وہ کوئی چال تو نہیں چل رہا۔۔ اگر اس نے مجھے یہی مار دیا تو۔۔؟؟ بیلا نے سوچا اور پھر وہ ڈر گئی۔

مجھے کیا بھاڑ میں جائے۔۔ وہ اپنی سائیکل لیئے آگے بڑھ گئی۔۔

بیلا کچھ دور تک گ ئی تھی کہ پھر اسکے زہن میں کچھ خیال آیا۔ وہ اپنی سائیک ل کو واپس لے آئی۔ اس نے سائیک ل سے اترنے کے بعد رون کے قریب جا کر اسے پکارہ۔

رون۔۔اٹھو۔۔کیاہوا ہے تمہیں۔۔؟م وہ ڈرتے ڈرتے پوچھ رہی تھی۔مگر رون کی طرف سے کوئی جواب نا آیا۔

وہ اوندھے منہ پڑا تھا۔

رون۔۔بیلا نے اسے سیدھا کیا۔اور پھر وہ حیران رہ گ ئی۔

رون کے ناک سے خون نکل رہا تھا۔بیلا ایک جھٹکے سے پیچھے ہوئی۔

رون اٹھو کیا ہوا ہے تمہیں۔۔؟؟بیلا اسکا گال تھپتھپا رہی تھی۔

اب میں کیا کروں۔۔آس پاس کوئی نظر بھی نہیں آ رہا۔۔

رون اٹھو۔۔ کیا ہوا ہے تمہیں۔۔؟؟

وہ اسے اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی۔

پانچ منٹ گزر گئے تھے۔ وہ اسے ایسے چھوڑ کر بھی نہیں جا سکتی تھی۔

پانچ منٹ بعد رون کے وجود میں حرکت ہوئی تھی۔

اس نے آنکھیں کھولی تو بیلا کو خود پر جھکے ہوئے پایا۔۔

وہ ایک دم اٹھ بیٹھا۔ بیلا ڈر کر پیچھے ہوئی۔

وہ تت۔ تمہیں کیا ہوا ہے۔۔ تمہاری ناک سے خون۔۔ بیلا کہہ رہی تھی۔

کچھ نہیں ہوا ٹھیک ہوں میں۔وہ کہتا ہوا کھڑا ہو گیا۔وہ سنجیدہ تھا۔بیلا نے پہلی بار اسے سنجیدہ دیکھا تھا۔

وہ بار بار سر کو ہاتھ لگا رہا تھا۔

تم یہاں کیوں رکی ہو۔۔؟؟تم گ ئی نہیں وہ اپنی سائیک ل اٹھا رہا تھا۔

نہیں میں نے تمہیں گرتے دیکھا تو۔۔

تو کیا۔۔؟؟وہ پوچھ رہا تھا۔

تو میں رک گ ئی- بیلا نے بتایا۔

اوکے اب چلو۔۔ سب لوگ ہم سے کافی آگے نکل گ ئے ہیں۔۔ رون نے اپنی سائیک ل پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

بیلا اپنی سائیک ل پر سوار ہوئی۔

وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

ایسا کرو تم میرے ساتھ چلو۔ میرے پیچھے بیٹھ جاؤ۔۔ وہ اسے آفر دے رہا تھا۔

بیلا کو تو ہارٹ اٹیک آتے آتے رہ گیا۔

وہ ہونکوں کی طرح گھور رہی تھی۔

جیتنا ہے یا ہارنا ہے۔۔؟ رون نے اسے یوں حیران دیکھا تو پوچھا۔

جج۔۔جیتنا ہے۔۔بیلا نے مشکل سے کہا۔

تو ٹھیک ہے پھر بیٹھ جاؤ-- اپنی سائیکل یہیں پر چھوڑ دو تمیں بعد میں مل جائے گی۔

ٹھیک ہے۔۔بیلا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔مجھے اسکے ساتھ جانا چاہیئے یا نہیں۔۔؟؟

کھا نہیں جاؤں گا تمیں میں۔۔اگر نہیں جانا تو تمہاری مرضی۔۔ ۔

نن۔۔نہیں۔جانا ہے۔بیلا کہتے ہوئے فٹ سے اسکے پیچھے بیٹھ گئی۔ رون نے اپنی شرٹ کے بازو سے ناک سے نکلنا والا خون صاف کیا۔

اب دیکھتے ہیں رون دی ڈون کو کون ہراتا ہے۔۔اسکے بیٹھتے ہی وہ سائیکل چلا چکا تھا۔سب کے پیچھے جانے کی بجائے وہ دوسرے راستے کی طرف سائیکل کارخ موڑ چکا تھا۔جبکہ بیلا دل ہی دل میں اپنی سلامتی کی دعائیں مانگ رہی تھی۔

اور پھر سب نے دیکھا تھا سائیکلیں واپس آرہی تھیں۔۔سب سے آگے مائیکل اور ریم تھے۔رون نظر نہیں آرہا تھا۔

انکے پیچھے باقی سٹوڈنٹس کی لائن لگی تھی۔

رون کہاں رہ گیا۔۔؟؟سب حیرانگی سے دیکھ رہے تھے۔

وہ دو کلو میٹر پہنچ کر اب واپس آ چکے تھے۔

ونر لائی ن سے ریم اور مائیک ل کچھ ہی دور تھے۔ انکے پیچھے زی اور ٹام تھے۔

رون کہاں ہے۔۔؟؟ حرم حیران ہوئی۔

پتا نہیں۔۔ شاید پیچھے رہ گیا ہو۔۔ عرش نے جواب دیا۔

ریم۔۔ ریم۔۔ سب نعرے لگا رہے تھے۔ امید تھی کہ ریم اور مائیک ل میں سے ریم جیت جائے گ ا۔ حرم کو انہیں اس طرح دیکھ کر پہلی دفع احساس ہوا تھا کہ اسے بھی سائیک ل چلانی سیکھنی چاہیئے۔۔

تبھی اچانک ایک گلی سے رون اپنی سائیکل سمیت نکلا تھا۔

سب کے منہ حیرت سے کھل گئے۔۔ اسکے پیچھے بیلا بیٹھی تھی۔

وہ تیزی سے اپنی سائیکل کو سڑک پر لایا۔۔ریم اور مائیکل اس سے پیچھے رہ گئے تھے۔

رون۔۔رون۔۔ریم کی جگہ اب رون کے نعرے شروع ہوگئے تھے۔اور پھر سب نے دیکھا وہ ونر لائن کراس کر گیا تھا۔

رون جیت گیا تھا۔بلکہ وہ اکیلا نہیں۔۔وہ اور بیلا جیت گئے تھے۔

یہ چیٹنگ ہے۔۔مائیکل نے اپنی سائیکل نیچے گراتے ہوئے غصے سے کہا۔

کیسی چیٹنگ۔۔رون نے پوچھا۔

تم سیدھے راستے سے نہیں آئے-- جیسے ہم سب آئے ہیں-- ریم بھی اسکی طرف بڑھا۔

بات ریس کی تھی راستے کی نہیں۔۔رون دی ڈون کو ہرانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔۔وہ جواب دیتا آگے بڑھ گیا جہاں اسکے فینز کی لائن لگی تھی۔

جبکہ مائیکل اپنے غصے کو پی کر رہ گیا تھا۔

رات دیر تک سٹوڈنٹس نے ہاسٹل میں رونق لگا کر رکھی تھی۔ یہ پہلی دفعہ تھا جب زی نے حرم سے اچھے طریقے سے بات کی تھی۔

وارڈن سٹوڈنٹس سے خاص طور پر رون سے ناک ناک اکا ہوا تھا۔ وہ ریس کے بعد جانے کہاں چلا گیا تھا۔

وہ ہر مہینے دو دن کیلی ےئ غائب ہو جاتا ہے شاید آج بھی وہ وہی گیا ہو گا جہاں جاتا ہے۔۔ حرم کے پوچھنے پر عرش نے بتایا تھا اور بیلا کو وہ منظر یاد آ گیا تھا جس میں اسکے ناک سے خون نکل رہا تھا۔

چلو حرم چلیں پھر۔۔ بیلا نے سر جھٹک کر خیال کو اپنے زہن سے نکالا اور حرم سے پوچھا۔

بیلا، حرم اور عرش کو اپنے ساتھ اپنے اپارٹمنٹ میں لے جانا چاہتی تھی۔

ہاں چلتے ہیں۔میں ابھی آئی۔ وہ اپنے بیگ سے اس بند کتاب کو نکال کر باہر چلی گئی۔

سسٹر مجھے لگتا ہے اس پہیلی کا مطلب اللہ ہے۔واصے نے اسے پڑھنے کے بعد کہا۔

میرے زہن میں بھی آیا تھا۔لیکن اس باکس کو اللہ کے پاس تو نہیں رکھا جاسکتا نا۔۔تو اسکا مطلب پہیلی کا جواب کچھ اور ہے۔حرم نے بتایا۔

ہاں ہو سکتا ہے۔۔واصے نے جواب دیا۔

ٹھیک ہے پھر میں چلتی ہوں۔اور پھر وہ عرش اور بیلا کے ساتھ ہاسٹل سے نکل آئی۔

پہلے وہ لوگ بیلا کے ریسٹورینٹ گ ئے تھے۔ بیلا نے انہیں وہاں سے ڈنر کروایا تھا۔کافی دیر گھومنے پھرنے کے بعد رات بارہ بجے کے قریب وہ تینوں اپارٹمنٹ پہنچی تھیں۔۔

وہاں بھی وہ تینوں ایک دوسرے کو اپنی فیملی اور اپنے بارے میں بتاتی رہی۔ باتوں باتوں میں رات کب گزری کچھ پتا ہی نہیں چلا۔

حرم ایک بار پھر اس بند کتاب کو اٹھا کر کمرے کی کھڑکی میں کھڑی ہو گ ئی تھی

باہر آسمان سیاہ بادلوں سے چھپا نظر آرہا تھا۔دور کہیں بجلی چمکی تھی۔

مجھے لگتا ہے آج بہت تیز بارش ہو گی۔۔ حرم نے کہا۔

وہ کیسے۔۔؟؟ عرش نے پوچھا۔

بادلوں کی گرج چمک بتا رہی ہے۔۔

جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں۔۔شاید تم نے وہ محاورہ نہیں سنا۔بیلا ہنسی۔

ہاں یہ بھی ٹھیک ہے۔

اچھا یار اب سو جاتے ہیں کافی ٹائم ہو گیا ہے۔بیلا نے کہا۔

صبح یونیورسٹی سے آف ہے۔اگر تمہیں یاد ہو تو صبح ہفتہ ہے۔ویسے بھی فجر کا وقت ہونے والا ہے۔عرش نے جواب دیا۔

حرم کے زہن میں ایک دم جھماکہ ہوا۔

فجر کا وقت۔۔

وہ جلدی سے دونوں کے پاس آئی۔

کیا یہاں آس پاس میں کوئی مسجد ہے۔۔؟؟اس نے دونوں سے پوچھا۔

مسجد۔۔؟؟عرش نے یاد کرنے کی کوشش کی۔

ہاں ہے۔۔بیلا نے جواب دیا۔

چلو پھر جلدی ہمیں مسجد پہنچنا ہے۔۔ حرم نے شال اٹھاتے ہوئے کہا۔

کیا۔۔مسجد اس وقت لیکن کیوں۔۔؟؟وہ دونوں اچھلیں۔۔

ہاں ہاں مسجد۔۔وہیں جا کر بتاتی ہوں۔چلو اب جلدی۔

وہ دونوں حرم کے پیچھے باہر نکلیں۔۔

اب ہم جائیں گے کس سے۔۔؟؟بیلا پوچھ رہی تھی۔

آئڈی ا۔کچھ دیر سوچنے کے بعد حرم نے کہا اسکی نظر سامنے کھڑی عرش اور بیلا کی سائیک لوں پر پڑی۔

ان پر جائیں گے-- حرم نے مسکرا کر کہا۔

اور پھر کچھ دیر بعد رات کے اس پہر روما کی سڑکوں پر دو سائیکلیں بھاگ رہی تھیں۔۔ عرش اکیلی تھی جبکہ بیلا کے پیچھے حرم بیٹھی تھی۔

یار حرم تم اس وقت پتا نہیں کونسا ایڈونچر کرنے چلی ہو۔ اگر چوروں نے ہمیں پکڑ لیا تو۔۔ عرش ڈری ہوئی تھی۔ بادلوں کے زور سے گرجنے پر وہ مزید ڈر جاتی تھی۔

چوروں کا تو پتا نہیں مگر تم سائیکل سمیت نیچے مت گر جانا۔۔ بیلا نے جواب دیا۔

جلدی جلدی چلاؤ ی ارازان ہونے سے پہلے مسجد پہنچنا ہے۔

اور پھر وہ لوگ پندرہ منٹ بعد مسجد کے دروازے پر تھے۔

حرم کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

رات کا پہر، گرجتے چمکتے بادل،اور یہ مسجد۔اسے کچھ عجیب سا احساس ہوا۔۔کچھ جانا پہچانا سا۔۔

ویسے بیلا تمہیں کیسے پتا یہاں مسجد ہے۔۔؟؟ عرش نے اس سے پوچھا۔

میں ایک بار یہاں سے گزر رہی تھی۔ریسٹورینٹ کے کچھ فرینڈز کے ساتھ۔تب ہم پانی لینے آئے تھے یہاں۔۔بیلا نے تین ماہ پہلے والی بات بتائی۔

سہی۔۔عرش نے جواب دیا۔

وہ تینوں آگے پیچھے مسجد میں داخل ہوئیں--

جیسے ہی حرم اندر داخل ہوئی بادلوں نے اپنی پہلی بوند برسائی-

بجلی کے چمکنے سے مسجد روشن ہو جاتی تھی۔ مسجد میں پھیلے سکون اور خاموشی نے تینوں کو بہت متاثر کیا۔

وہ تینوں چلتے ہوئے مسجد کے صحن کی طرف بڑھنے لگیں--

حرم جیسے جیسے مسجد کے سرخ ٹائی لوں والے صاف ستھرے فرش پر آگے بڑھ رہی تھی۔ اسکے ذہن میں جھماکے ہو رہے تھے۔

عرش کے کہنے پر تینوں نے اپنے جوتے ایک طرف اتار دیے تھے۔

مسجد کا ٹھنڈا فرش انکے پاؤں کو سکون پہنچا گیا تھا۔

حرم نے چاروں طرف دیکھا تھا۔ یہ تو وہی جگہ ہے۔ وہ بڑبڑائی۔

مسجد کے اندر کمرے میں روشنی تھی۔ شاید وہاں کوئی موجود تھا۔

کیا ہوا حرم تم رک کیوں گئی۔

اچانک حرم صحن کے درمیان میں رک گئی تھی۔

مجھے لگتا ہے جیسے میں یہاں پہلے بھی آچکی ہوں۔۔ جیسے میں نے یہ سب کچھ پہلے بھی دیکھا ہے۔۔

حرم نے بتایا۔۔

ہاں پچھلے جنم میں۔۔ بیلا ہنسی۔۔

حرم کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا تھا۔

وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے صحن کو دیکھ رہی تھی۔

کیا ہوا حرم تم ٹھیک ہو۔۔؟ بیلا نے اس سے پوچھا۔

بارش کی بوندوں کی رفتار میں اضافہ ہو رہا تھا۔

ٹھنڈی ہوائیں روح تک گھسی جا رہی تھیں۔

وہ یہاں بیٹھا تھا۔۔ حرم ایک دم آگے بڑھی۔۔ بالکل یہاں۔۔ سفید کپڑے پہنے، نماز کی نیت کی ہوئے--- حرم نے ایک جگہ پر بیٹھ کر کہا۔۔اس نے جگہ کو اپنے ہاتھ سے چھوا۔۔

اور میں وہاں کھڑی تھی۔۔وہ جھٹکے سے اٹھ کر دائیں سائیڈ پر کھڑی ہوئی--

ہاں بالکل یہاں۔۔وہ میں تھی۔۔ نہیں وہ میں نہیں تھی۔وہ میرے جیسی تھی۔میں وہاں کھڑی تھی۔۔ حرم نے انگلی سے دور ایک طرف اشارہ کیا۔

وہ یہاں کھڑی تھی۔بہت تیز بارش ہو رہی تھی۔

وہ اسے پتھر بنے دیکھ رہی تھی۔اور میں ان دونوں کو۔۔

وہ ناجانے کن لوگوں کے بارے میں بات کر رہی تھی۔ عرش اور بیلا کو ایک دم لگا کہ حرم کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔

ہاں وہ یہی کھڑی تھی۔۔ پھر وہ چلتے ہوئے اسکے پاس آئی تھی۔ حرم خود آگے بڑھی۔

وہ یہاں سجدہ کر رہا تھا۔۔اور وہ اسکے پاس بیٹھ کر بارش میں اسے عبادت کرتے دیکھ رہی تھی۔

حرم یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔۔ آخر تمہیں ہو کیا گیا ہے۔۔ عرش نے آگے بڑھ کر اسے سنبھالا۔۔

میں سچ کہہ رہی ہوں عرش میں نے وہ سین دیکھا تھا۔ مجھے لڑکے کا چہرہ یاد نہیں۔ لیکن لڑکی کی شکل میرے جیسی تھی۔ مجھے لگتا تھا جیسے وہ میں ہوں۔۔ لیکن پھر بعد میں مجھے احساس ہوا وہ کوئی اور تھی۔

حرم الجھے الجھے لہجے میں کہہ رہی تھی۔ بیلا اور عرش دونوں کا دماغ گھوم گیا۔

حرم ہم بھیگ رہے ہیں۔۔ عرش نے کہا۔

حرم کو احساس ہی نہیں تھا کہ کتنی تیز بارش ہو رہی ہے۔

اللہ اکبر، اللہ اکبر،

اچانک ازان کی آواز گونجی۔۔ حرم جیسے کسی ٹرانس سے باہر نکلی۔

بیلا اور عرش دونوں صحن سے ملحکہ برآمدے میں چلی گ ئی تھیں۔

حرم نے ہاتھ میں پکڑی وہ بند کتاب صحن میں بارش کے اندر رکھ دی۔

وہ جو کامیابیوں کی

طرف بلائے--

یعنی ازان۔۔جب حی الفلاح پکارہ جاتا ہے۔۔ یعنی آؤ کامیابی کی طرف۔۔

وہ بلائے تو اندھیرا

چھٹ جائے--

یعنی ازان فجر۔۔فجر کی ازان کے بعد اندھیرا ختم ہوتا ہے اور دن کی روشنی شروع ہو جاتی ہے۔۔

وہ جو بوند بوند

برسائے--

یعنی بارش۔۔

وہ برسائے توخوشبو

چھاجائے--

یعنی بارش برسنے سے مٹی سے جوخوشبو آتی ہے وہ۔

بند کتاب کوایسی جگہ پررکھناجہاں ازان ہورہی ہو۔۔فجر کی ازان، بارش برس رہی ہو،اور بارش کی وجہ سے مٹی سے سوندھی خوشبو آرہی ہو۔۔

صحن کے بائیں طرف دیوار کے ساتھ ایک چھوٹی سی کیاری بنی تھی جس میں چنبیلی کے پودے لگے تھے۔جب بارش شورع ہوئی تو گیلی مٹی سے خوشبو اٹھی تھی۔

اس بند کتاب کو بارش میں رکھنے کے بعد چند سیکنڈ جب تک ازان پوری ہوئی اسکے بعد اچانک اس میں حرکت ہوئی-- سکرین چمکی--

Password Accepted..

سکرین پر ابھرا--

حرم اس کتاب کے اوپر جھک گ ئی- وہ خود پوری بھیگ چکی تھی۔بیلا اور عرش اسکے پاگل پن کو دیکھ رہے تھے۔

اچانک ٹک کی آواز سے کتاب کے اوپر بنی ہوئی سکرین کھل کر الگ ہوئی جیسے صندوق کا ڈھکن الگ ہوتا ہے--اور اسکے اندر ایک چھوٹی سی ڈائری چمک رہی تھی۔

حرم اسے اٹھا کر ان دونوں کے پاس برآمدے میں آگ ئی۔

مسجد کے کمرے میں جو بھی تھا جس نے بھی ازان دی تھی ناتواب تک وہ باہر آیا تھا اور نا ان تینوں میں سے کوئی اندر گیا تھا۔

حرم بھیگ چکی تھی۔

الم نشرح لک صدرک۔۔

اچانک اندر سے آواز ابھری۔ کسی مرد کی آواز تھی۔

جیسے کوئی تلاوت کر رہا تھا۔ بیلا تو ان لفظوں کو نہیں پہچانتی تھی۔ البتہ حرم اور عرش ٹرانس کی کیفیت میں آگے بڑھی تھیں۔۔

اندر کوئی پ ورے دل سے تلاوت میں مشغول تھا۔

وہ ابھی اندر قدم رکھنے والی تھیں کہ اچانک ایک سفید کپڑوں میں ملبوس بزرگ سامنے آیا۔۔

نور بیٹا آگ ئی ہ وتم۔۔ آجاؤ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔۔ بزرگ نے حرم سے کہا۔

جبکہ حرم کی تو اس بزرگ کو دیکھ کر آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گ ئی تھیں۔۔ وہ وہی بزرگ تھے جو اسے خواب میں نظر آئے تھے۔ شادی سے پہلے۔۔ جو اسے اندھیرا دور کرنے کی تلقین کر رہے تھے۔ جب وہ جنگل میں گ ئی تھی۔

آپ۔۔؟؟ حرم کے منہ سے بس اتنا ہی نکلا تھا۔

ان مع العسر ایسرا۔۔۔

تلاوت ابھی بھی خشوع و خضوع سے کی جا رہی تھی۔

عرش رکی نہیں تھی۔نا اس نے بزرگ کی بات پر دھیان دیا تھا وہ اس آواز کے تعاقب میں چل رہی تھی۔

اندر آ جاؤ بیٹا۔۔ بزرگ نے نرم لہجے میں کہا۔

حرم کو لگ رہا تھا یا تو وہ پاگل ہو چکی ہے-- یا پھر وہ کسی خواب کے زیر اثر تھی۔

او و تم تو بھیگ چکی ہو۔۔ میں ابھی آتا ہوں تم اندر آؤ -- بزرگ کہتا اندر ایک طرف بڑھ گیا۔

جبکہ حرم نے اس ڈائری کو واپس اس کتاب میں رکھ کر اسے ہلکے سے بند کر دیا تھا۔ اسے وہ سینے سے لگائے کھڑی تھی۔

ازان کے الفاظ، برستی بارش اس بند کتاب کا کوڈ تھا۔ جس میں رکھنے کی وجہ سے وہ کتاب کھل گ ئی تھی۔

حرم بیلا کے ساتھ اندر کی طرف بڑھی۔

عرش اس انسان تک پہنچ چکی تھی جو تلاوت کر رہا تھا۔

اب وہ سورہ اخلاص کی تلاوت کر رہا تھا۔اس نے سفید کپڑے پہنے تھے۔ شلوار قمیض، سر پر ٹوپی جمائے ہلکی ہلکی داڑھی کے ساتھ وہ تلاوت کرتا انتہائی دلکش لگ رہا تھا۔

قل ھواللہ احد۔۔۔

کہہ دیجیے کہ اللہ ایک ہے۔۔

اللہ الصمد۔۔

اللہ بے نیاز ہے۔۔

لم یلد ولم یولد۔۔

نہ اسکی کوئی اولاد ہے ناوہ کسی کی اولاد ہے۔۔

ولم یکن لہ کفواً احد۔۔

اور نہ کوئی اسکے برابر کا ہے۔۔

حرم بھی عرش کے پاس پہنچ چکی تھی۔ جیسے ہی اسکی نظر تلاوت کرنے والے لڑکے پر پڑی وہ اچھل پڑی۔۔اسکو کرنٹ لگا تھا شاید۔۔

لڑکے نے تلاوت کرنے کے بعد آنکھیں کھول کر اپنے دائیں طرف دیکھا۔۔اور مسکرایا۔

مائیک تت۔۔تم۔۔۔

اَلسلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اَللہِ وَبَرَکاتُہُ

مائیک نے دونوں کو سلام کیا۔ عرش تو بت بنی اسے دیکھ رہی تھی۔

تت۔۔تم مسلم ہو۔۔؟؟ حرم کو آج جھٹکے لگ رہے تھے حیرت کے۔

ہاں الحمدُللہ میں مسلمان ہوں۔۔وہ مسکرایا۔

نور بیٹا۔۔بابا جی نے حرم کو پکارہ۔

حرم نے مڑ کر دیکھا تو انکے ساتھ ایک لڑکی کھڑی تھی۔

تم تینوں زارا کے ساتھ گھر چلی جاؤ-- نماز کا وقت ہے ابھی یہاں نمازی جمع ہونا شروع ہو جائیں گے-- بابا جی نے کہا۔

لیکن میرے زہن میں بہت سے سوال ہیں۔۔ مجھے بہت کچھ پوچھنا ہے۔۔ حرم نے کہا۔

نماز کے بعد ملتے ہیں حرم، تمہارے سارے سوالوں کے جواب تمہں مل جائیں گے۔ مائیک نے جواب دیا۔

اچانک مائیک کی نظر عرش پر پڑی تھی جو ابھی تک مائیک کو گھور رہی تھی۔ اسکی آنکھوں میں عجیب سا تاثر تھا۔ وہ تاثر جو ساڑھے تین سال ایش کی آنکھوں میں ابھرا تھا سمعان کو دیکھ کر۔

حرم نے اثبات میں سر ہلایا اس نے ہاتھ سے پکڑ کر عرش کو کھینچا جو بت بنی کھڑی تھی۔

چلیں۔۔ حرم نے کہا۔اور ایش جیسے ہوش کی دنیا میں آئی تھی۔

وہ تینوں زارا کے ساتھ مسجد سے باہر نکل کر ساتھ والے گھر میں چلی گئیں--

زارا نے حرم کو نئے کپڑے دیے تھے۔جو اس نے بدل کر عرش اور زارا کے ساتھ مل کر فجر کی نماز پڑھی۔ بیلا تو چپ چاپ انہیں دیکھ رہی تھی۔اسے لگ رہا تھا وہ کسی اور دنیا میں آگئی ہے-

نماز کے بعد زارا نے ان کیلئے چائے بنائی- بارش میں بھیگ کر حرم کو زیادہ ٹھنڈ لگ رہی تھی۔اس نے ابھی تک وہ ڈائری نہیں کھولی تھی۔

اسکا دماغ فریز ہو چکا تھا۔ اس نے یہ سب کچھ خواب میں دیکھا تھا۔ جب وہ فرسٹ ای ئی ر کے اگزامز کے بعد فارغ تھی تب اسے عجیب عجیب سے خواب آتے تھے۔ اسے ایک لڑکا نظر آتا تھا۔ خاموش خاموش سا۔۔ اور ساتھ ایک لڑکی۔۔ حرم کو پہلے پہل لگا کہ شاید وہ لڑکی وہ خود ہے جو اسے خواب میں نظر آتی تھی۔

مگر پھر اسے احساس ہوا کہ وہ کوئی اور ہے۔۔ خواب اسے متواتر سے آتے تھے۔ وہ اتنے عجیب ہوتے تھے کہ اس نے کبھی نا تو کسی کو بتائے اور نا ہی انکے بارے میں پوچھا تھا۔

وہ جو لڑکی اسے نظر آتی تھی وہ ایش تھی۔ اور لڑکا کون تھا وہ نہیں جانتی تھی۔

مسجد والا سارا منظر جب ایش سمعان کو نماز پڑھتے دیکھتی ہے۔۔ وہ حرم نے خواب میں دیکھا تھا۔ وہ ان دونوں سے خواب میں دور کھڑی تھی۔ اسے لگ رہا تھا شاید وہ کوئی فلم دیکھ رہی ہے۔۔ چار

سال گزرگ ۓ تھے۔اب تو حرم وہ خواب بھول چکی تھی۔ مگر مسجد میں آکر اسے سب یاد آ گیا۔۔

اسکے سامنے وہ ڈائری تھی۔ جس میں ایش نے سب کچھ لکھا تھا۔ لیکن ابھی تک حرم نے اسے چھوا تک نہیں تھا۔ وہ مائیک سے پوچھنا چاہتی تھی کہ وہ مسلمان کب ہوا۔۔؟؟

وہ بزرگ سے پوچھنا چاہتی تھی کہ وہ اسکے خواب میں اکثر آتے رہے تھے۔۔وہ اسے کیسے جانتے تھے۔۔وہ اسکا نام لے رہے تھے۔ جیسے خواب میں لیتے تھے۔۔

اور وہ کیسے جانتے تھے کہ وہ وہاں آئے گی۔۔

انہوں نے کہا کہ وہ میرا انتظار کررہے تھے مگر کیوں۔۔؟؟ حرم نے اپنا سر پکڑلیا۔

میں آپکو کس نام سے پکاروں۔۔؟ایش یا پھر کچھ اور۔۔؟؟زارا نے اسکے سامنے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

میرا نام حرم نور ہے۔۔ حرم نے جواب دیا۔

اچھا۔۔بہت پیارا نام ہے بالکل آپکی طرح۔۔

تبھی بابا جی اور مائیک اندر آئے تھے۔

اسلام علیکم بھائی-- زارا نے مائیک کو سلام کیا۔

۔۔مائیک نے پوراجواب دیا تھا۔ جبکہ حرم ہونک رہ گئی وَعَلَیْکُم السَّلام وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہُ تھی۔

باباجی اور مائیک ایک طرف رکھی لکڑی کی دو کرسیوں پر بیٹھ چکے تھے۔۔

تم مسلمان کب ہوئے مائیک۔۔؟؟ حرم نے پہلا سوال کیا۔۔

جس دن میں نے تمہیں ای ئی رپورٹ پر دیکھا تھا اسی دن۔۔ایش کہتی تھی کہ خدا کی کائنات اسکی نشانیوں سے بھری پڑی ہے۔۔اسے وہ نشانیاں نظر آتی ہیں۔۔ جس دن مجھے نظر آگئی میں اس رب پر ایمان لے آؤں گا۔۔

اور جب میں نے تمہیں دیکھا تو میں حیران رہ گیا تھا۔ تم میرے لیئے خدا کی سب سے بڑی نشانی تھی حرم۔۔ میرا دل جھک گیا۔۔اور میں ایمان لے آیا۔۔مائیک کے چہرے پر چمک تھی۔

اور میرا پورا نام محمد مائیک حیدر ہے۔۔مائیک نے بتایا۔

حیدر بیٹا تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔۔نور ایک نشانی ہے۔۔ باباجی نے جواب دیا۔

بیلا کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا باتیں کر رہے ہیں۔اسکے اوپر سے سب گزر رہا تھا جبکہ عرش سن کب رہی تھی وہ تو دیکھ رہی تھی۔مائیک کو۔۔

میں نے کہا تھا تم نور ہو۔۔اجالا کرنا تمہارا فرض ہے۔دیکھا تم نے روشنی پھیلا دی نا۔۔مائیک بیٹا مسلمان ہو گیا۔۔ یعنی ایک شخص کو ایمان کی روشنی اور نور نصیب ہو گیا۔۔ اسکی زندگی سے کفر کے سائے چھٹ گئے-- باباجی کہہ رہے تھے اور حرم کو فٹ اپنا خواب یاد آگیا۔

اس نے روشنی پھیلائی تھی۔خواب میں۔۔تو اسکی تعبیر یہ تھی کہ اس نے حقیقت میں لوگوں کو ایمان کی روشنی کی طرف کھینچنا تھا۔

ابھی خواب پورا نہیں ہوا نور بیٹا۔۔ابھی اسکی آدھی تعبیر تم نے ڈھونڈلی ہے۔۔ابھی وہ آدھا پورا ہوا ہے۔۔ابھی تمہیں بہت بڑا کام کرنا ہے۔۔ باباجی کہہ رہے تھے۔

ابھی تمہیں اتنی روشنی کرنی ہے کہ بہت سا اندھیرا چھٹ جائے--

باباجی کی بات حرم کی سمجھ میں کچھ کچھ آرہی تھی۔

یہ جو ڈائری ہے نا اس میں تمہیں تمہارے ہر سوال کا جواب ملے گا۔۔مائیک نے بند کتاب کی طرف اشارہ کیا۔

تقریباً چھ بجے کے قریب حرم ان دونوں کے ساتھ واپس اپارٹمنٹ آچکی تھی۔وہ تینوں پوری رات نہیں سوئی تھیں۔ حرم نے اس کتاب کو اپنے بیگ میں رکھا اور سونے کیلیے لیٹ گ ئی۔ کی ونکہ اسکا دماغ کام نہیں کر رہا تھا۔

پریشانی میں اسے مزید نیند آتی تھی۔ کچھ ہی دیر بعد وہ تینوں سو چکی تھیں۔

بیلا دس بجے اٹھ کر اپنے ریسٹورینٹ چلی گ ئی تھی۔ وہ ویک اینڈ پر پورا دن کام کرتی تھی۔

حرم اور عرش بھی بارہ بجے تک اٹھ گ ئی تھیں۔ حرم نے فریش ہونے کے بعد فرہاد کا نمبر ملایا تھا مگر وہ بند جا رہا تھا۔ حرم کی پیشانی پر سلوٹیں ابھریں۔۔ ایسا کبھی نہیں ہوتا تھا کہ فرہاد کا نمبر اتنی دیر تک بند رہا ہو۔

کچھ سوچنے کے بعد اس نے زیبا بیگم کا نمبر ملایا تھا۔

مما ہادی ٹھیک تو ہیں نا۔۔؟؟ آپکی بات ہوئی ان سے۔۔؟؟ وہ پریشان سی پوچھ رہی تھی۔ فرہاد نے اسے بتایا تھا کہ صرف زیبا بیگم کو پتا کہ وہ پاکستان آ رہا ہے۔ انکے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

اس لی ئے حرم نے کسی اور سے نہیں پوچھا۔

حرم بیٹا وہ صروف ہو گا۔ میری بات ہوئی تھی اس سے۔ کچھ نیٹ ورک کا مس ئی لہ ہے۔ اس لی ئے زیادہ بات نہیں ہو پاتی۔

اچھا۔۔۔ زیبا بیگم کی بات سن کر حرم بس اتنا ہی کہہ پائی تھی۔

اس نے تمہیں کب تک آنے کا کہا گا۔۔؟؟ زیبا بیگم نے پوچھا۔

ایک ہفتے بعد کا۔۔

تو پھر اطمینان رکھو۔ وہ ایک ہفتے بعد تمہارے سامنے ہو گا۔ زیبا بیگم نے مسکرا کر کہا۔

ٹھیک ہے مما۔۔ حرم بھی مسکرادی۔

کوئی پرابلم تو نہیں ہوئی تمہیں۔۔؟؟

نہیں میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔اور نا کوئی پرابلم ہوئی ہے۔حرم نے جواب دیا۔کچھ دیر مزید بات کرنے کے بعد حرم نے فون بند کر دیا۔

چلیں حرم۔۔ عرش نے اسے پکارہ وہ ہاسٹل جانے کیلی ئے تیار کھڑی تھی۔

ہاں چلو۔۔ حرم نے بھی اپنا بیگ اٹھایا۔

پندرہ منٹ بعد وہ ہاسٹل پہنچ چکی تھیں۔۔ہاسٹل خالی خالی سا تھا۔کافی سارے سٹوڈنٹس ویک اینڈ پر اپنے گھر چلے جاتے تھے۔

دونوں نے ہاسٹل آنے کے بعد سب سے پہلے میس سے کھانا کھایا۔

میں چینگ اور سونگ شاپنگ پر جا رہے ہیں تم چلو گی۔۔؟؟عرش نے پوچھا۔

نہیں۔۔تم لوگ جاؤ-- حرم نے جواب دیا وہ اس ڈائری کو پڑھنے کیلیۓ بیچان تھی۔

کھانے بعد حرم اپنے روم میں آگئ تھی۔

اس بے بیگ سے وہ بند کتاب نکالی۔بٹن دبا کر اسے کھولا اور پھر اس میں سے وہ ڈائری باہر نکال لی۔وہ کافی موٹی ڈائری تھی۔

حرم نے ایک کرس کھینچ کر اسے ونڈو کے پاس کیا اور ونڈو کھول دی۔ ٹھنڈی ہوا نے اسکا استقبال کیا تھا۔ حرم کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گ ئی-تازہ ہوا نے اسے فریش کر دیا تھا۔

پھر اس نے بیٹھنے کے بعد ڈائری کو کھولا۔

میرے_رہنما#

ڈائری کے پہلے صفحہ پر بڑا سا لکھا چمک رہا تھا۔

آج سے ایک سال پہلے تک میں ایش ولیم تھی۔ مگر اب میں نور الایش ہوں۔۔

ایک ایسی #بارش ہو میرے

شہرپر۔۔

جوسارے #دل سارے دریچے

دھو جائے--

پروین شاکر کاخوبصورت شعر اسکے جزبات کی عکاسی کررہا تھا۔

حرم نے نظر اٹھاکر ونڈو سے باہر دیکھاجہاں سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے۔

میں دنیامیں رہ کر بھی دنیاسے الگ رہناچاہتی تھی۔میں سب جیسی تھی مگرسب سے الگ ہونا چاہتی تھی۔

حرم کی نظریں ایش کی لکھی گئی ڈائری پر پھسل رہی تھیں۔

وہ پڑھتی گ ئی۔ اسکا کنگ فو سیکھنے جانا۔۔ میوزک کلاس کیلی ئے جانا، اسٹوڈیو جانا، حرم کو وہ بہت ہی دلچسپ لگ رہی تھی۔ اس نے آج تک اتنی دلچسپ لڑکی ناتو دیکھی تھی اور ناہی اسکے بارے میں سنا تھا۔

وہ بہت اچھی فائٹر تھی۔ اس نے ان لڑکوں کی بہت اچھی پٹائی کی تھی۔ حرم کو پڑھ کر ہنسی آگ ئی۔

مام تو بس مجھے ڈانٹتی رہتی ہیں۔۔ انہیں عام سی بیٹی چاہی ئے تھی۔ جیسے باقی سب لڑکیاں ہیں۔۔ جبکہ ڈیڈ بہت اچھے ہی۔ س۔ وہ میرے آئیڈی ل ہیں۔۔ اور وہ کہتے ہیں کہ میں انکا فخر ہوں انکا غرور ہوں۔

پھر وہ دن جب مجھے سمعان ملا۔۔ میں کبھی نہیں بھول سکتی۔

حرم دلچسپی سے اسکی اور سمعان کی پہلی ملاقات پڑھ رہی تھی جب وہ زبردستی اسکی ٹیکسی میں بیٹھ گ ئی تھی۔

میں نہیں جانتی وہ ٹیکسی ڈرائیور میری زندگی کو بدل دے گا۔

کمال ہے ایک رائ ل پرنسز ہو کر تمہارے پاس پیسے نہیں ہیں۔۔سمعان نے ایش سے کہا تھا جب وہ اسے پیلس چھوڑ کر آیا تھا۔

حرم کو پڑھ کر ہنسی آگ ئی۔وقت گزرتا جارہا تھا۔باہر کیا ہو رہا تھا وہ نہیں جانتی تھی۔وہ ڈائری پر جھکی تھی۔

اور پھر وہ لمحہ بھی آگیا جس نے ایش ولیم کو ہمشہ کیلی ۓ قید کر لیا۔وہ میری سیم سے دوسری ملاقات تھی۔اس پاک جگہ پر اس مسجد میں۔۔

ایش نے لکھا تھا۔اور پھر جیسے جیسے حرم پڑھ رہی تھی اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گ ئیں۔۔

وہ اتنی تیز بارش میں نماز پڑھ رہا تھا۔مسجد کے صحن میں۔۔ یہ وہ منظر تھا جسے دیکھنے کیلی ۓ میں پہاڑوں اور جنگلوں میں بھٹکتی تھی۔

میں اسکے پاس بیٹھ گ ئی۔ وہ سجدہ کر رہا تھا،وہ خدا کے سامنے جھک رہا تھا جبکہ میرا دل ہمیشہ کیلی ۓ اسکا اسیر ہو گیا۔ایش ولیم نے اپنا دل ہار دیا۔

حرم کا دل زور سے دھڑکا۔اس نے فٹ سے ڈائری بند کر دی۔

حرم نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے باہر آسمان کو دیکھا جس پر سیاہ بادلوں نے مزید قبضہ کیا۔اب وہ کبھی بھی برس سکتے تھے۔

وہ آسمان پر دیکھ رہی تھی۔ نہیں وہ اس سے اوپر جو رہتا ہے اسے دیکھ رہی تھی۔

یکبارگی سے اسکا دل دھڑکا اور حرم کرسی سے اتر کر نیچے زمین پر سجدے میں جھک گ ئی۔

اللہ کی محبت اسکے روم روم سے پھوٹ پڑی تھی۔ایک آنسو اسکی آنکھ سے نکلا اور زمین کو معطر کر گیا۔

وہ جن خوابوں کو صرف خواب سمجھتی رہی تھی وہ صرف خواب نہیں تھے۔وہ حقیقت تھی۔۔جو چار سال پہلے ایش کے ساتھ ہوا تھا۔۔جہاں جہاں ایش کی روح سیراب ہوئی تھی جہاں جہاں جس جس منظر میں اسکی روح تڑپی تھی وہ حرم کو دکھائے گئے تھے۔۔

ایش اور حرم کا کیا رشتہ تھا۔۔کچھ بھی نہیں۔۔ نا خون کا، نا دوستی کا، نا رشتہ داری کا، نا ملک کا، نا خطے کا، کسی چیز کا بھی نہیں۔

ایش مغرب سے تھی۔ایک شہزادی۔۔جبکہ حرم مشرق میں پیدا ہوئی ایک عام سے گھرانے میں۔۔

پھر کیوں۔۔؟؟آخر اللہ نے دونوں کو ایک دوسرے سے باندھ دیا تھا۔۔؟؟

کیوں جو ایش پر گزر رہی تھی وہ حرم کو دکھایا گیا تھا۔۔۔؟؟

کیوں دونوں کے نام میں اللہ پاک نے اپنے نام #النور کو کومن رکھا تھا۔۔۔؟؟

کیوں کیوں کیوں۔۔؟؟

شاید انکی روح جڑواں تھی۔۔

ہاں جب دنیا میں دو انسان جڑواں ہو سکتے ہیں۔۔ تو کیا عالم ارواح میں دو روحیں جڑواں نہیں ہو سکتی۔۔

شاید ان دونوں کو ایک جیسی مٹی سے بنایا گیا تھا ایک جگہ سے دونوں کی مٹی اٹھائی گئی تھی۔

پھر نین نقش میں تھوڑا سا فرق رکھ دونوں کو دو الگ دنیاؤں میں پیدا کر دیا گیا۔ ایش کو چار سال پہلے تو حرم کو چار سال بعد۔۔

جہاں ہماری سوچ ختم ہوتی ہے۔۔ جہاں انسانی دماغ کام کرنا بند کر دیتا ہے وہاں سے اللہ پاک اپنا کام شروع کرتا ہے۔

کی قدرت کو دیکھتا ہے اور سوال کرتا ہے کہ کیسے۔۔؟؟ﷻ اور جب انسان اللہ

تب آواز آتی ہے۔۔

ان اللہ علی کل شئ قدیر۔۔

بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔۔

اور یہی وہ قدرت تھی جس نے حرم کو سجدہ شکر بجالانے پر مجبور کر دیا تھا۔وہ رو دی تھی۔اسے لگ رہا تھا اسکا دل پھٹ جائے گا۔

اللہ نے اسے اتنا اونچا مقام دیا اسے اندازہ بھی نہیں تھا۔

اسے خوابوں کے زریعے کیا دکھایا بتایا گیا وہ نہیں جانتی تھی۔چار سال پہلے وہ خود بہت چھوٹی تھی۔ پھر وہ خواب آنا بند ہوگئے اچانک اور پھر حرم بھی وقت کے ساتھ ساتھ بھول گئی۔ لیکن وہ اسکے لاشعور میں کہیں قید ہوگئے تھے۔

اس لیئے شاید اسے روما سے اتنی محبت تھی۔اتنی اٹریکشن تھی۔اسکی روح یہاں آنے کیلیئے بے چین رہتی تھی۔کیونکہ اسی جیسی ایک روح ایش کے جسم میں تھی۔جو روما میں گھومتی رہتی تھی۔

اسے لاہور میں اپنے گھر میں موجود وہ منظر یاد آگیا جب ٹی وی پر کوئی سکالر کہہ رہا تھا کہ رسول نے فرمایا۔۔ﷺ

Put attention to your dreams..

They are words from Allah Almighty.

اپنے خوابوں پر دھیان دو وہ تمہارے لیے خدا کی طرف سے پیغام ہیں۔۔

اسے اللہ پاک پیغام دیتا رہا۔۔وہ سمجھ نا سکی۔۔اسے یعنی ایک عام انسان کو اللہ پاک نے پیغام دیے تھے۔۔اسے اتنا خاص سمجھا تھا۔۔حرم کو یقین نہیں آرہا تھا۔

اللہ مجھ سے اتنی محبت کرتا ہے کہ اتنے لوگوں میں سے اس نے مجھے چنا۔۔

حرم سوچ رہی تھی اور رو رہی تھی۔ یہ محبت کے آنسو تھے۔ اسے لگ رہا تھا کہ اللہ کی محبت سے اسک دل پھٹ جائے گا۔

انسان بھی کتنا پاگل ہے نا سمجھتا ہی نہیں کہ اللہ پاک اس سے کتنی محبت کرتا ہے۔ وہ اسے کتنا اپنے دھیان میں رکھتا ہے۔ انسان تو اس سراب دنیا کے پیچھے بھاگتا رہتا ہے اور سوچتا ہے کہ اتنی مخلوقات ہیں دنیا میں۔۔ میں بھلا خدا کو کیسے یاد ہونگا۔۔ میرے بنانے والا مجھے بھول گیا ہو گا۔۔

اللہ پاک کو حرم کی کیا چیز پسند آئی تھی۔۔ اسکی کونسی نیکی خدا کو بھاگئی تھی جو اسے اللہ پاک نے بلند رکھا۔ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔

وہ انجان تھی۔۔ اور اس انجان پن میں بہت سے گہرے راز چھپے ہوتے ہیں۔۔

کتنا ہی وقت گزر گیا تھا۔ حرم زمین پر بیٹھی اللہ پاک سے باتیں کر رہی تھی۔ جانے کیا کیا بتا رہی تھی۔ پھر اس کے موبائل پر ظہر کی ازان شروع ہوئی۔

اسکا اٹھا ہو سر مزید جھک گیا۔۔اس نے وہ ڈائری اپنے سینے سے لگالی۔

لاالہ الااللہ، محمد رسول اللہ۔۔

ازان ختم ہونے کے حرم کے دل نے کلمہ پڑھا تھا۔اسکا ایمان روما آ کر مزید مضبوط ہو گیا تھا۔

حمزہ۔۔ارے حمزہ۔۔دادو لاؤنج سے ہی حمزہ کو پکار رہی تھی۔

جی دادو کیا کہنا ہے آپ نے حمزہ سے مجھے بتائیں۔۔ حور عین نے کچن سے نکل کر پوچھا۔

ناس مارے کو کہنا تھا کہ تمہیں کہی باہر ہی لے جایا کرے۔۔ گھومانے پھرانے۔۔ارے ن ئے شادی شدہ جوڑاں کو اتنا شوق ہوتا ہے۔ اور ایک یہ حمزہ ہے جو صبح نکلتا ہے شام کو اپنی شکل دکھاتا ہے۔۔

سیڑھیاں اترتے حمزہ نے دادو کی باتیں سن لی تھیں۔اس نے حور عین کی طرف دیکھا۔حور عین کی نظریں بھی اس سے ملی اور پھر وہ اپنی نظریں چرا گ ئی۔۔

جی دادو بولیں کیا ہوا۔۔؟؟حمزہ نے پوچھا۔

آج تم میری بہو کو باہر لے کر جاؤ گے-- شاپنگ بھی کرواؤ گے اور کھانا بھی کھلاؤ گے-- سمجھ گ ئے-- دادو نے حکم دیا۔

جو حکم میرے آقا۔۔آپ دونوں کا غلام حاضر ہے۔۔حمزہ مسکرایا۔

حور عین۔۔۔

وہ واپس جانے کیلی ئے مڑی تھی تبھی حمزہ نے اسے پکارہ۔

جی۔۔وہ پلٹی۔۔

تیار ہو جاؤ- ہم چلتے ہیں۔آج تمہیں اسلام آباد دکھاتا ہوں۔وہ خوشگوار سے لہجے میں کہہ رہا تھا چلو دادو کی وجہ سے ہی سہی اسے حور عین کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع مل رہا تھا وہ اسے کھونا نہیں چاہتا تھا۔

لیکن دادو کا کھانا۔۔ حور عین نے کہا۔

میں کھالو نگی۔۔رجو بنادے گی میرے لی ئے-- تم جاؤ تیار ہو جاؤ--

ٹھیک ہے۔۔ حور عین اثبات میں سر ہلاتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گ ئی۔

حمزہ کی نظروں نے کمرے تک اسکا پیچھا کیا تھا۔

پندرہ منٹ بعد وہ واپس آئی تھی۔بلیو اور وائٹ ک لر کے ڈریس میں وہ کافی اچھی لگ رہی تھی۔
ڈوپٹے کی جگہ اس نے شال اچھی طرح سر پر اوڑھ رکھی تھی۔میک اپ نہیں کیا تھا۔اب اسے ان

چیزوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں رہا تھا۔اسد نے اسکا دل ہی نہیں توڑا تھا بلکہ اسے خواب سارے شوق مٹا دیے تھے۔

بلیک ہینڈ بیگ کندھے پر ڈالتے وہ حمزہ کے سامنے آئی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

چلیں۔۔حورعین نے پوچھا اور حمزہ اثبات میں سر ہلاتا کھڑا ہو گیا۔

حمزہ کو اپنی ہیوی بائیک بہت پسند تھی۔لیکن وہ جانتا تھا حورعین اسکے ساتھ بیٹھنا پسند نہیں کرے گی۔تبھی اس نے اپنے والد داؤد کی گاڑی ٹھیک کروالی تھی جو دس سالوں سے گیراج میں بند کھڑی تھی۔

تم نے پوچھا تھا ناکہ میرا کیا رشتہ ہے حرم سے۔۔؟؟ رومان نے زی کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

وہ الجھن بھرے انداز میں رومان کو دیکھنے لگی۔

پسند کرتا ہوں میں اسے۔۔بے انتہا چاہنے لگا ہوں۔۔اور ہمیشہ چاہوں گا۔۔اور یہ بات میں اسے بہت جلد بتانے والا ہوں۔۔وہ مسکرا کر بتاتا زی کے پیروں تلے سے زمین کھینچ چکا تھا۔

تم میری سب سے اچھی فرینڈ ہو ناتو میں نے سوچا سب سے پہلے تمہیں بتاتا ہوں۔۔

ہیلپ کرو نا میری۔۔مجھے کیا کرنا چاہیئے-- کس انداز میں اسے پرپوز کروں کہ وہ انکار نا کر پائے-- رومان اپنی دھن میں کہہ رہا تھا جبکہ زی پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

کچھ بولو بھی۔۔وہ گویا ہوا۔

وہ۔۔ مم۔۔میں۔۔زی سے بات نا بن پائی-

اوکے تم چھوڑو میں عرش سے پوچھتا ہوں۔۔اسکی حرم سے بہت اچھی فرینڈ شپ ہے۔وہ مجھے اسکی پسند کے بارے میں بتادے گی۔وہ کہتا وہاں سے چلا گیا جبکہ زی کی روح تک کھینچ لے گیا تھا۔

اسے محبت ہوگ ئی ہے مدرمار گریٹ مگر وہ لڑکی میں نہیں ہوں۔۔زی بھیگی پلکوں سمیت کہہ رہی تھی۔

آہ ہ ہ۔۔ یہ محبت۔۔ مدر مار گریٹ گویا ہوئیں-- زی کے پاس مدر مار گریٹ کے علاوہ اور کوئی ایسا انسان نہیں تھا جس سے وہ ہر بات شئیر کر سکے۔

میرا اسکے بنا گزارا نہیں ہے مار گریٹ۔۔ میں اسے کیسے سمجھاؤں-- اسی ناک رونے سے سرخ ہو گئی تھی۔

کہتے ہیں دو چیزیں انسان کو خوبصورت بنا دیتی ہیں۔۔ ایک محبت اور دوسرا درد۔۔

محبت بھی کی تھی زی نے بے انتہا اور اب درد بھی سہہ رہی تھی۔۔ بھلا پھر وہ خوبصورت کیسے نا ہوتی۔

جانے کیا نظر آتا ہے ریم کو اس میں۔۔ جو مجھ میں نہیں ہے۔۔ میں اس سے زیادہ خوبصورت ہوں۔۔ ماڈرن ہوں۔۔ ریم کے قدم سے قدم ملا کر چلتی ہوں۔ ہمیشہ میں نے اسکا ساتھ دیا

ہے۔۔پھر بھی وہ لڑکی کچھ مہینوں میں اسے اتنی عزیز ہو گئی ہے کہ وہ میرے اور اپنے سالوں کے ساتھ کو بھول گیا۔

بس کرو زی۔۔روؤ مت۔۔مارگریٹ کہنا چاہتی مگر اس نے کہا نہیں۔وہ چاہتی تھی کہ زی.جی بھر کر رو لے اپنے دل کا سارا غبار نکال دے۔

وہ دونوں چرچ میں موجود تھی۔تھیں۔اس چرچ اس سکول سے زی کا سالوں پرانا ساتھ تھا۔

تو تم اسکے جیسی بن جاؤ--- مارگریٹ نے کافی دیر بعد کہا۔

زی نے چونک کر سر اٹھاؤ--

کس کی بات کر رہی ہیں آپ۔؟؟

وہی لڑکی جسے وہ چاہنے لگا ہے۔ تم اسکے جیسی بن جاؤ۔ ریم کو وہ سب سے الگ لگتی ہے نا تو تم اس میں ڈھل جاؤ کی اپتا ریم کو تم ہی پسند آ جاؤ -- مار گریٹ نے کہا۔

جبکہ زی حیران نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

کیا ایسا ممکن ہے۔۔؟؟ زی نے پوچھا۔

بالکل ممکن ہے۔ تم کوشش تو کرو۔۔

ویسے بھی ہمارا محبوب جس چیز سے اور جس انسان سے محبت کرتا ہو ہمیں بھی اس سے محبت کرنی چاہیئے -- مار گریٹ نے ایک نیا در کھولا۔

کیا وہ اس طرح مجھے مل جائے گا۔۔؟؟ زی نے پوچھا۔

ہوپ سو۔۔اچھے کی امید رکھنی چاہی ئے ہ میں۔۔

مگر حرم تو مسلم ہے۔۔زی نے کہا۔

جانتی ہوں۔۔اور زی کیا تم جانتی ہو کہ رومان بھی تو پیدائی شی مسلمان ہے۔۔اسکی رگوں میں بھی مسلمانوں کا خون ہے۔۔تو تم نے کیسے سوچ لیا کہ وہ غیر مسلم لڑکی کو پسند کرے گا۔۔ مارگریٹ نے کہا۔

ہاں مگر اسے مسلمز سے نفرت ہے۔۔وہ تو۔۔

اگر اسے مسلمانوں سے نفرت ہوتی تو کیا وہ حرم سے محبت کرتا۔۔مارگریٹ نے زی کی بات کاٹی جبکہ زی اپنی جگہ سن سی رہ گئی تھی۔

افففف سیم بہت برے ہو تم۔۔تم نے ایش کا دل توڑ دیا۔۔حرم ڈائری لیے بیٹھی تھی۔رات کا وقت کا وہ اسے اطمینان سے پڑھ رہی تھی۔حرم وہ واقعہ پڑھ رہی تھی جب سمعان نے ایش کا پرپوزل ٹھکرا دیا تھا۔

جبکہ عرش اسکے سامنے ہی جانے کن سوچوں میں گم بیٹھی تھی۔وہ کل جب سے سمعان کے گھر سے واپس آئی تھی گم سم سی تھی۔

حرم تم حیدر کو کب سے جانتی ہو۔۔؟؟ عرش نے حرم کو بڑبڑاتے سنا تو پوچھا۔

مائیک کی بات کر رہی ہو۔۔؟؟

جی وہی۔۔۔ عرش نے کہا۔

کیوں کیا ہوا۔۔؟؟ تم کیوں پوچھ رہی ہو۔۔؟؟ حرم نے ڈائری سے نظریں اٹھا کر عرش کو دیکھا۔ وہ خاموش تھی۔۔ عرش کے چہرے پر زردی پھیلی تھی جیسے وہ بیمار ہو کافی دنوں سے۔۔

عرش کی آنکھوں میں جانے کیا تھا حرم چونک گ ئی۔

اومائے گ اڈ۔۔۔ حرم کے منہ سے اچانک نکلا تھا۔۔ عرش کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ دل لٹا چکی ہے۔۔ محبت نے ایک اور نازک لڑکی کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔۔

حمزہ اور حور عین شاپنگ کے بعد مونال ریسٹورینٹ میں آگ ۓ تھے۔ حمزہ کو یہ ریسٹورینٹ بہت ہی پسند تھا۔ پہاڑی پر بنا یہ ریسٹورینٹ ایک الگ ہی کشش رکھتا تھا۔

کیا کھاؤ گی-- وہ پوچھ رہا تھا۔

کچھ بھی۔۔ حور عین نے جواب دیا۔

اوکے میں آڈر کرتا ہوں۔۔ حمزہ نے ویٹر کو بلا کر اسے آڈر لکھوایا۔۔

حور عین اس جگہ کی خوبصورتی سے بہت متاثر ہوئی تھی۔رات کے اس وقت پہاڑی سے پورا اسلام آباد روشنیوں کو شہر نظر آرہا تھا۔اسکا موڈ خود باخود ہی اچھا ہو گیا۔

لاہور والا مونال بھی اچھا ہے۔۔ لیکن یہ تو کچھ زیادہ ہی کمال کا ہے۔۔ حور عین پہلی دفعہ حمزہ سے بے تکلفی سے بات کر رہی تھی۔

میں جانتا تھا تمہیں یہ جگہ بہت پسند آئے گی۔ حمزہ مسکرایا۔

تھینک یو۔۔ حور عین نے مسکرا کر جواب دیا۔

رنگ سارے ہی سجتے ہیں

ان پر۔۔،

یہ #لاہور کی لڑکیاں بڑی

!! دلکش ہوتی ہیں۔۔

وہ اسے مسکراتا دیکھ کر خوش ہوا تھا۔

ویٹر نے کھانا Serve کیا۔

کھانا کھالو۔۔ حمزہ نے اشارہ کیا۔

ابھی حور عین ایک چمچ ہی لیا تھا کہ اسکی نظر اندر آتے شخص پر پڑی۔ وہ فق رہ گ ئی تھی۔

حمزہ کچھ کہہ رہا تھا مگر وہ سن کب رہی تھی۔

حمزہ نے اسے یوں خاموش دیکھا تو اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔۔

اسد ایک لڑکی کے ساتھ اندر آرہا تھا۔ لڑکی کافی ماڈرن تھی۔ دونوں بہت خوش نظر آرہے تھے۔

حورعین کی آنکھیں جلنے لگی تھیں۔۔ آنسوؤں کا ایک گولا اسکے گلے میں اٹک گیا تھا۔

اسد بھی ان دونوں کو دیکھ چکا تھا اور ایک پل کیلیے ٹھٹکا تھا پھر وہ دونوں کو نظرانداز کر کے آگے بڑھ گیا۔

ریلیکس حورعین۔۔ حمزہ نے اسکے ٹیبل پر رکھے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔ یہ بات کا اشارہ تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔

حور عین اس لڑکی کو پہچان گ ئی تھی۔ وہ ثانی آپی کے ہزبنڈ وہاج بھائی کی کـزن تھی۔

اسد بھی تو اسلام آباد میں پڑھتا تھا نا۔۔ پھر حور عین نے کیسے سوچ لیا تھا کہ کبھی دوبارہ اس سے سامنا نہیں ہو گا۔

اسکا دل ایک دم اچاٹ ہوا تھا۔ مجھے گھر جانا ہے وہ ایک دم اٹھی۔

لیکن حور عین کھانا۔۔

میں نے کہا نا گھر جانا ہے۔۔ وہ غصے سے بولی تھی۔

حمزہ کا دل کر رہا تھا کہ وہ جا کر اسد کا منہ توڑ دے جس نے اسکی شام خراب کر دی تھی۔

ٹھیک ہے چلتے ہیں۔۔ حمزہ نے ویٹر کو بلا کر بل پے کیا۔اور حور عین کے ساتھ ریسٹورینٹ سے نکل آیا تھا۔

اسد نے اسے جاتے دیکھ لیا تھا۔

تو یہ تھا تمہارا پلان حور عین۔۔ شرجیل کو بھی چھوڑ دیا تم نے کیونکہ حمزہ زیادہ امیر تھا۔۔اسد نے جلتے دل کے ساتھ سوچا تھا۔

❤❤❤❤

لا کالج میں مسٹر ولیم ایک بار بھی حرم کے سامنے نہیں آئے تھے۔ جانے وہ اس سے کیوں چھپ رہے تھے۔

مائیک۔۔ مسٹر ولیم کو مجھ سے کیا مسئلہ ہے آخر۔۔ حرم نے پوچھ ہی لیا۔

خود جا کر پوچھ لو۔۔وہ بولا۔

تم کس لیۓ ہو پھر اگر ان سے ہی پوچھنا ہے۔حرم نے منہ پھلا کر کہا۔

ایش کو اپنے کام خود کرنے کی عادت تھی۔ تم تو کافی کام چور لگتی ہو۔۔وہ مسکراہٹ چھپاۓ کہہ رہا تھا۔جانتا تھا اسے غصہ آ جاۓ گا۔

ہاں تو کوئی پرابلم تمہیں۔۔میں خود ہی پوچھ لونگی ان سے۔۔ وہ غصے سے کہتی ناک آؤٹ کر گئی تھی۔

چھٹی وقت وہ اسے ملا تھا۔

سوری حرم میں مزاق کر رہا تھا۔ تم لیکچر لے رہی تھی۔ تمہیں سوری بولنے کی وجہ سے آج میں لیٹ ہو گیا۔۔اسے کلاس سے باہر نکلتا دیکھ کر وہ اسکی طرف بڑھا۔

کیوں کہاں جانا تھا تم نے۔۔بچے رو رہے ہیں گھر پر تمہارے۔۔ حرم نے پوچھا

ھاھاھا۔۔ کاش ایسا ہوتا۔۔فِل وقت تو مسجد جا رہا ہوں۔۔بچوں کو پڑھانا ہے۔۔ان چھ سات ماہ میں وہ اتنا کچھ سیکھ گیا تھا کہ بچوں کو قرآن پاک پڑھا رہا تھا۔

ہمم۔۔ مم۔۔ ٹھیک ہے۔۔ ویسے تم نے ابھی تک شادی کیوں نہیں کی۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔

کیونکہ ایش نہیں ملی نا اس لیۓ.. اب تم ملی ہو تو پہلے سے ہی کسی اور کی ہو.. مائیک نے مزاق میں بات اڑا دی.

اگر کسی کو تم سے محبت ہو جاۓ تو..؟؟ حرم نے پوچھا.

کیسی محبت..؟؟ مائیک نے الٹا سوال کیا.

ویسی ہی جیسی ایش کو ہوئی تھی سیم سے.. حرم نے جواب دیا تو مائیک دنگ رہ گیا.

اسے وہ لڑکی یاد آگ‍ئی تھی جو اس دن حرم کے ساتھ مسجد آئی تھی اور اسے بےخودی کے عالم میں دیکھ رہی تھی.

مائیک خاموش کھڑا تھا۔ اور حرم اسے حیران و پریشان چھوڑ کر آگے بڑھ گئی۔

رات کو پھر حرم نے عشا کے بعد ڈائری اٹھالی تھی۔ وہ رودی تھی وہ منظر پڑھ کر جب پیلس کے لوگوں نے ایش کو وہاں سے نکال دیا تھا۔ وجہ اسکا مسلمان ہونا تھا۔

جیسے جیسے وہ ڈائری پڑھتی جارہی تھی اسے ایش سے ایک عقیدت سی ہوتی جارہی تھی۔ وہ بہت عظیم لڑکی تھی۔ اس نے بہت کچھ براداشت کیا تھا۔

اسے خواب میں کواٹر سے اولڈ ہاؤس تک، شال لپیٹے چھاتہ لیئے، جاتی ہوئی ایش دکھائی دیتی تھی۔ حرم سمجھتی تھی کہ شاید وہ خود ہے۔۔ لیکن اب اسے پتا چلا کہ وہ ایش تھی۔ جو خاموش خاموش سی نظر آتی تھی اسے۔۔

اس دن مجھے ایک منٹ کیلی ئے لگا تھا شاید کہ میں نے ایک غلط انسان سے محبت کرلی ہے۔ ڈیڈ ٹھیک کہتے تھے کہ مسلمز دہشت گرد ہوتے ہیں۔ وہ تصویریں جو مجھے مائیک نے بیجھی تھیں وہ سیم کو ایک غلط انسان ثابت کر رہی تھیں۔۔

لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ میری سوچ غلط بھی تو ہو سکتی ہے۔ ضروری تو نہیں جو نظر آرہا ہو وہی سچ ہو۔۔

حرم ڈائری پڑھ رہی تھی۔

مجھے پتا چل گیا تھا کہ سمعان گھر آچکا ہے۔ وہ پورے پندرہ دن بعد آیا تھا۔ جانے وہ پندرہ دن کہاں رہا تھا۔ اور پھر میں سچ جاننے اسکے گھر پہنچ گ ئی۔

سمعان اپنے سیکرٹ روم میں بیٹھا کمپیوٹر پر کچھ کام کر رہا تھا۔ اسکے چہرے پر سنجیدگی چھائی تھی۔ کمرے میں دیواروں پر سکرین لگی تھی جن میں باہر گلی کا منظر صاف نظر آرہا تھا۔ اس کے گلیوں میں کیمرے لگائے ہوئے تھے۔

اچانک اسکی نظر اوپر لگی سکریں پر پڑی۔ اسے باہر ایش کھڑی دکھائی دی تھی۔

اسکی کشادہ پیشانی پر ایک لکیر سی ابھری۔

اور وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

کیسی ہیں آپ ایش بھابھی۔۔زاراایش سے مل رہی تھی۔

میں ٹھیک ہوں۔۔تم سناؤ۔۔ جب سے منگنی ہوئی تھی۔ زارا ایش کو بھابھی ہی بلاتی تھی۔

مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے سیم۔۔۔ایش نے کہا۔

اندرآجاؤ۔۔ وہ کہہ کر اندر چلا گیا۔ ایش بھی اسکے پیچھے کمرے میں داخل ہوئی۔

ہمم۔۔مم۔۔بولوایسی کیاضروری بات ہے۔۔

آپ اتنے دن کہاں تھے۔۔؟؟ایش نے پوچھا۔

کام سے گیا تھا شہر سے باہر۔۔سمعان نے جواب دیا۔

کونسا کام۔۔؟؟ایش کا لہجہ کچھ عجیب تھا جو سمعان کو چونکنے پر مجبور کر گیا تھا۔

تھا ایک کام۔۔وہ بس اتنا ہی کہہ پایا۔۔

یہ کیا ہے سیم۔۔؟؟کیا سچ ہے۔۔؟؟اگر یہ سچ نہیں ہے تو مجھے سچ جاننا ہے۔۔ایش نے اسکے پاس آکر اپنا موبائل اسکے سامنے کا جس میں تصویر تھی۔وہ سمعان کی تصویر تھی جس میں وہ ایک آدمی کے پاس کھڑا تھا اور اسکے ہاتھ میں ایک بیگ تھا جو کھلا تھا اور اس بیگ میں کافی ساری ہیروئن یعنی ڈرگز کے پیکٹ تھے۔

سمعان کا وہ تصویر دیکھ کر ایک لمحے کو چہرے کا رنگ بدلا پھر وہ جلد ہی خود پر قابو پا گیا۔

بتائیں نا کیا سچ ہے۔۔ایش نے منت کی۔

تمہیں سچ جاننا ہے۔۔تو آؤ میں تمہیں سچ بتاتا ہوں۔۔ وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر کمرے کے اندر بنے سٹڈی روم میں لے گیا۔ وہاں جا کر اسنے کتابوں کے ایک ریک کو پکڑ کر گھمایا تو وہاں سے ایک رستہ نکل آیا۔۔ ایش حیران رہ گئی۔

اندر شاید اندھیرا تھا وہ اسکا ہاتھ پکڑے اندر لے گیا۔دیوار پر لگے بورڈ سے ہاتھ بڑھا کر ایک بلب جلایا۔۔وہاں سے سیڑھیاں نیچے کی طرف جا رہی تھیں۔۔نیچے تہہ خانہ تھا۔وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر نیچے لے آیا۔

وہ ایک کافی بڑا سا کمرہ تھا۔دیواروں پر کافی زیادہ LED لگی تھیں۔جو باہر گلیوں اور نا جانے کہاں کہاں کے منظر دکھا رہی تھی۔

ایک الماری کھڑی تھی لکڑی کی بڑی سی۔اور میز پر کمپیوٹر رکھ تھا۔

یہ دیکھو۔۔سمعان نےایک آئی ڈی کارڈ اسکے سامنے کیا۔

Secret police Officer

Sayyed Sama'an Haidar

From anti_narcotics

Department

ایش کارڈ دیکھ کر حیران رہ گ ئی۔

ہاں میں سیکریٹ پولیس سے ہوں۔ ہم عام لوگوں کی طرح زندگی جیتے ہیں۔ پولیس والے ہو کر بھی یونیفارم نہیں پہن سکتے۔۔ میں نے خود یہ شعبہ چنا تھا کیونکہ میرے والد ایک بہت برے ڈرگزایڈکٹ تھے۔ نشہ کی لت نے مرنے کے بعد انکا پیچھا چھوڑا۔ تب میں نے سوچ لیا تھا کہ میں ڈرگز اور اسکے بنانے والوں کو نہیں چھوڑوں گا۔۔ اس لیئے میں نے یہ ڈیپارٹمنٹ چنا۔

وہ ایک طرف بیٹھ گیا۔ ایش اسے سن رہی تھی۔

یہاں روما میں ایک بہت بڑا ڈرگ مافیا کا گینگ ہے۔ پچھلے ایک سال سے میں اس مشن پر کام کر رہاں ہوں۔۔ میں انکے ساتھ ملا ہوا ہوں۔ انکے درمیان رہ کر ہی میں کچھ کر سکتا ہوں۔ میں اب تک مافیا کے بہت سے آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار چکا ہوں۔۔

ایش سن سی رہ گئی تھی۔ تو آپکا ایکسیڈینٹ بھی انہی لوگوں کی وجہ سے تو نہیں ہوا تھا۔۔؟؟ ایش نے پوچھا۔

ہو سکتا ہے۔۔ سمعان نے اسے گہری نظروں سے دیکھنے کے بعد کہا۔

میرا مشن نوے فیصد مکمل ہو چکا ہے۔ بس تھوڑی انفارمیشن باقی رہتی ہے۔۔ پھر اس ڈرگز مافیا کو میں جڑ سے اکھاڑ دونگا۔۔ سمعان نے جواب دیا۔

آپ کس ملک سے ہیں۔۔؟؟ ایش نے پوچھا۔

اتنا ہی کافی ہے۔۔ سمعان نے بتانا مناسب نہیں سمجھا۔۔

اور ایش اس بڑے سے سیکریٹ روم کو دیکھ کر حیران رہ گ ئی تھی۔ اسے شرمندگی ہورہی تھی کہ اس نے تھوڑا سا بھی سمعان کے بارے میں غلط سوچا۔

زی بار میں تھی۔رات تقریباًدس بجے کا وقت تھا۔ایک یہی جگہ ملتی تھی اسے اپنا غم بھلانے کیلیے--

وہ کاؤنٹر پر کھڑی تھی۔ وائن کا ایک چھوٹا سا گلاس اسکے سامنے رکھا تھا جسے وہ انگلیوں کی مدد سے گھما رہی تھی۔

میں چاہتا ہوں اسے۔۔ریم کی آواز اسکے کانوں میں گونجی۔

زی نے گلاس اٹھا کر لبوں سے لگایا۔۔

توتم اس جیسی بن جاؤ۔۔ مارگریٹ کے جملے اسکے زہن میں گونج رہے تھے۔

حرم کو شراب نہیں پسند۔۔اچانک اسے خیال آیا اور زی نے گلاس واپس لے لیا۔

چند ہی سیکنڈز میں اس نے ایک فیصلہ کیا تھا۔جانے وہ ٹھیک تھا یا نہیں۔۔ مگر اسے کچھ تو کرنا تھا نا۔۔وہ ریم کیلیۓ آخری حد تک جا سکتی تھی۔

وہ اپنا بیگ اٹھا کر بار سے باہر نکل آئی جہاں کان کے پردے پھاڑ دینے والا میوزک چل رہا تھا۔

زی نے ایک الوداعی نظر بار پر ڈالی تھی۔اس بار سے بھی اسکی پرانی دوستی تھی۔

الوداع۔۔زی نے کہااور مڑ کر چلی گ ئی۔ وہ بار چھوڑگئی تھی ہمیشہ ہمیشہ کیلیئے۔۔ اب اس نے شراب کو چھونا بھی نہیں تھا۔

مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔۔زی نے حرم سے کہاجولائیبریری کی طرف بڑھ رہی تھی۔

جی بولیں۔۔ حرم نے کہا۔

یہاں نہیں۔۔ گارڈن چلیں۔۔زی نے کہااور پھر وہ دونوں گارڈن کی طرف بڑھ گی ئں۔ سٹوڈنٹس حیران نظروں سے انہیں دیکھ رہے تھے۔

وہ دونوں گارڈن میں ایک گھنے درخت جسکی سبز شاخیں گراؤنڈ کو چھو رہی تھیں۔اسکے نیچے بیٹھ گ ئیں۔۔

میں ریم بہت محبت کرتی ہوں۔۔زی نے کہنا شروع کیا۔اس سے پہلے کہ ریم خود اپنی فیلنگز کے بارے میں حرم کو بتاتا زی نے اسے پہلے ہی اپنے احساسات کے بارے میں آگاہ کرنا ضروری سمجھا۔

جانتی ہوں۔۔ حرم مسکرائی۔

کیسے۔۔؟؟زی حیران ہوئی۔

تمہاری آنکھوں میں دکھتا ہے زی۔۔جب تم مسکراتی ہو ناتو ریم کی جھلک نظر آتی ہے۔۔

اورزی حیران رہ گ ئی۔ وہ اسکے اندر اس قدر بس چکا تھا کہ سب کو اس میں وہ نظر آتا تھا تو پھر وہ خود کیوں انجان بنا پھرتا ہے۔۔

وہ مسلم ہے اور اسے تم جیسی لڑکیاں پسند ہیں۔۔میں تمہارے جیسی بننا چاہتی ہوں۔۔میری ہیلپ کروگی۔۔زی نے کس کرب سے کہا تھا۔

حرم چونک گ ئی تھی۔۔ وہ لڑکی جسے لوگ فالو کرتے تھے۔ وہ خود حرم کے پاس آئی تھی کہ مجھے اپنے جیسا بنادو۔

کروگی نا میری ہیلپ۔ریم کو پانے میں۔۔زی نے پوچھا۔

جی۔۔ضرور۔۔حرم مسکرائی۔

توسب سے پہلے مجھے کیا کرنا ہو گا۔۔؟؟زی نے پوچھا۔

سب سے پہلے تو ہمیں فرینڈشپ کرنی چاہیئے۔۔۔ رائٹ۔۔ حرم نے کہا۔

رائٹ۔۔ زی مسکرا دی۔

ہائے آئی ایم زی شاہ۔۔ زی نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔

ہیلو۔۔اور میں ہوں حرم نور۔۔ حرم نے مسکرا کر اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر زی کا ہاتھ تھام لیا۔

اب۔۔؟؟زی نے پوچھا۔

کیاتم میرے جیسی ڈریسنگ کر سکتی ہو۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔

میں کچھ بھی کرلوں گی۔۔بس مجھے ریم چاہیۓ۔۔ زی نے جواب دیا۔

اوکے۔۔ حرم مسکرادی۔۔

وہ الٹ سٹارٹ کررہی تھی۔حالانکہ ریم مسلم تھا۔وہ بھی مسلم تھی۔حرم کو کہنا چاہیۓ تھا کہ تم پہلے اپنا مزہب بدلو۔۔ لیکن نہیں۔۔ اس نے ایسا نہیں کہا۔
کچھ تو تھاجواسکے دماغ میں چل رہا تھا۔

کیسی ہیں مس نور۔۔؟؟وہ یونیورسٹی کے بعد لاکالج جارہی تھی جب اچانک اسے اپنے عقب سے آواز آئی۔

حرم نا بھی دیکھتی تو جانتی تھی وہ رومان شاہ تھا۔۔لیکن وہ اس وقت وہاں۔۔حرم حیران ہوئی۔

ٹھیک ہوں۔۔حرم نے بس اتنا ہی کہا۔

کیسی چل رہی ہے آپکی سٹڈی۔۔؟؟۔

وہ بھی ٹھیک ہے۔۔

کیا میں نے آپکو ڈسٹرب تو نہیں کیا۔۔؟؟وہ پوچھ رہا تھا۔

حرم کا دل کیا کہ وہ ہاں کہہ دے۔۔ مگر وہ ایسا کہہ نا سکی۔

سنا ہے زی سے تمہاری فرینڈ شپ ہو گ ئی ہے۔۔ جب حرم نے جواب نا دیا تو وہ خود ہی بول پڑا۔

جی۔۔زی بہت اچھی لڑکی ہے۔۔مجھے اس سے دوستی کر کے بہت خوشی ہو رہی ہے۔۔ حرم نے جواب دیا۔

اور ہمیں یہ اعزاز کب بخشا جائے گا۔۔ وہ بولا۔

جی۔۔؟؟ حرم نے رکتے ہوئے کہا۔

کک۔۔کچھ نہیں۔۔وہ بات پلٹ گیا۔

کیاتمہاراکوئی فرینڈ ہے۔۔؟؟ وہ آپ سے تم پر اتر آیا تھا۔

کس ٹائپ کے فرینڈ کی بات کر رہے ہیں آپ۔۔؟؟ حرم نے الٹا سوال کیا۔

بوائے فرینڈ یا۔۔

میرا بیسٹ ہے۔۔ حرم نے جواب دیا۔

رئیلی-- کون ہے وہ لکی مین--

ہادی--ہی ازمائے بیسٹ فرینڈ- حرم نے جواب دیا-

ہادی کے نام پر رومان کے چہرے پر ایک سایہ سا آ کر گزر گیا تھا-

میرا کالج آچکا ہے میں چلتی ہوں--

وہ کچھ کہنے والا تھا مگر حرم سنے بغیر گیٹ پار کر گ ئی-

کون ہے یہ ہادی-- جسے حرم اتنی اہمیت دیتی ہے-جو بھی ہے مجھے اسے بتا نا ہو گا کہ وہ حرم سے فاصلے پر رہے--وہ میری ہے-- صرف میری--رومان سوچتا آگے بڑھ گیا--

----

وہ دونوں اسی پارک میں بیٹھے تھے۔ پتھر کے بنے بینچ پر۔۔بچے کھیل رہے تھے۔ مسکرا رہے تھے۔

میں نے بہت مشکل وقت گزرا ہے اپنی زندگی میں۔۔وہ کہہ رہا تھا۔

سوری سیم۔۔میں نے آپ کو غلط سمجھا۔۔ایش نے جواب دیا۔

اٹس اوکے پوچھنا تمہارا حق بنتا ہے۔بس ایک بات کا خیال رکھنا یہ بات کسی کو پتا نہیں چلنی چاہیئے۔۔ میں سب کی نظروں میں ایک ٹیکسی ڈرائیور ہوں۔۔ یہ

ایک راز ہے۔۔ اسے راز ہی رہنا چاہیئے۔۔ میں نے آج تک کسی کو نہیں بتایا۔۔

اچھا۔۔تو پھر مجھے کیوں بتایا۔۔؟؟ایش نے پوچھا۔

کیونکہ میں تم سے۔۔وہ کچھ کہتا کہتا رک گیا۔

میں تم سے کیا۔۔؟؟ایش نے پوچھا۔

کچھ نہیں۔۔وہ کھڑا ہو گیا۔

بتائیں ناسیم۔۔آپ مجھ سے کیا۔۔؟؟

کہا نا کچھ نہیں۔۔ وہ اپنے احساسات اس پر عیاں ہونے نہیں دے سکتا تھا۔

مجھے دیر ہو رہی ہے۔ میں چلتا ہوں۔۔ وہ آگے بڑھ گیا۔

کہہ کیوں نہیں دیتے آپ کہ آپکو نورالایش سے محبت ہے۔۔ ایش نے پیچھے سے آواز لگائی۔

ایسا کچھ نہیں ہے تم پاگل ہو۔۔ سعمان نے مڑے بغیر کہا۔

میں جان گئی ہوں کہ سعمان حیدر عرف سیم کے دل میں یہاں سے وہاں تک نورالایش کا بسیرا ہے۔۔ ایش نے مسکرا کر کہا۔

یہ جھوٹ ہے۔۔وہ آگے بڑھتا جارہا تھا۔

نہیں یہ سچ ہے۔۔آپ مان لیں کہ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔۔ایش نے ہانک لگائی۔۔

تمہارے پاس کوئی گواہ ہے۔۔؟؟ سمعان نے پوچھا۔

ہاں۔۔۔ یہ وقت گواہ ہے، یہ ہوائیں گواہ ہیں۔۔ پورا روما گواہ ہے۔۔ اور۔۔ اور۔۔ خدا گواہ ہے۔۔۔

خدا گواہ ہے کہ سیم کو ایش سے بے پناہ محبت ہے۔۔

سمعان کے قدم ایک دم رک گ ئے۔۔ اس نے پلٹ کر ایش کو دیکھا تو مسکراتی آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

وہ اسے دیکھتا رہا اور پھر ایک خوبصورت مسکراہٹ اسکے لبوں کو چھوگ ئی۔۔ جو ایش کو اقرار بخش گئی تھی۔

وہ بلیک جینز اور وائٹ کاٹن کی شرٹ میں خاصہ وجیہہ لگ رہا تھا۔

تم پاگل ہو ایش۔۔ وہ کہتا آگے بڑھ گیا۔۔ جبکہ ایش کھلکھلا کر ہنس دی تھی۔۔ یہ اسکی زندگی کا سب سے حسین ترین دن تھا۔

حرم کے لبوں کو بھی مسکراہٹ چھوگ ئی تھی۔ اس نے ڈائری بند کردی۔ وہ اٹھ کر ونڈو میں آگئی۔

چینگ اور عرش سو چکی تھیں۔۔

باہر آسمان پر تارے چمک رہے تھے۔

حرم نے آنکھیں بند کر لیں۔۔ ہوائیں اسکے گالوں کو چھو رہی تھیں۔۔

میں تمہیں مس کرونگا حرم۔۔ ایک خوبصورت سی سرگوشی اسکے کانوں میں گونجی تھی۔ حرم نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں۔۔ اسے لگا جیسا ہادی ابھی اسکے پاس تھا۔

اسکا لمس وہ اپنی پیشانی پر محسوس کر سکتی تھی۔ وہ منظر یاد کر کے حرم کے لبوں پر مسکراہٹ بھکری۔

کہاں ہیں آپ ہادی۔۔میں آپکو بہت مس کر رہی ہوں۔۔ حرم نے دل میں اسے مخاطب کیا۔

اسے ہر جگہ ہر چیز میں وہ نظر آنے لگا تھا۔وہ تو اسکے پاس ایش کی ڈائری تھی جسے پڑھ کر وہ اسکے بنا اپنا وقت گزار رہی تھی۔اور اس سے اپنا دھیان ہٹا رہی تھی۔

لائبریری میں، لا کالج میں، ہاسٹل کے میس میں، فرہاد اسے ہر جگہ نظر آنے لگا تھا۔

یونیورسٹی سے کالج تک وہ پیدل جاتی تھی وہ اسے اپنا ساتھ محسوس ہوتا تھا۔وہ اس میں بسنے لگا تھا۔۔ حرم کو کچھ اندازہ تھا کچھ نہیں۔۔

وہ گھر واپس آگ ئی تھی۔ آج آٹھ دن پورے ہوگئے تھے۔ فرہاد نے واپس آنا تھا۔ حرم کو یقین تھا وہ آج واپس آ جائے گا۔

وہ آٹھ دن بعد اپنے گھر واپس آئی تھی۔ایک سکون سا اسکے اندر اتر گیا تھا۔ آخر وہ اسکا اپنا گھر تھا اسکا اور ہادی کا

حرم نے شانو کے ساتھ مل کر گھر کو اچھی طرح صاف کیا تھا۔آپا کھانا بنا رہی تھی۔

شام ہو چکی تھی۔ فرہاد ابھی تک نہیں آیا تھا۔

حرم نے زیبا بیگم کو کال کی تھی۔

مما ہادی ابھی تک نہیں آئے۔۔ حرم روہانسی ہوئی۔

وہ واپس آرہا ہے بیٹا۔۔ کچھ دیر تک پہنچ جائے گا۔ زیبا بیگم کی آواز میں پریشانی تھی۔ جسے حرم محسوس نا کر سکی۔

آپا اور شانو واپس جا چکی تھیں۔

حرم نے ٹی وی لگا لیا۔ چینل سیرچ کرتے ہوئے اچانک اسکی نظر ایک منظر پر پڑی۔ وہ کوئی نیوز چینل تھا۔

کسی ریسٹورینٹ کا منظر تھا۔ جہاں فائرنگ ہورہی تھی۔ اچانک حرم چونکی ایک شخص کیمرے کے آگے سے بھاگا تھا۔ حرم کو لگا جیسے وہ فرہاد ہے۔ اس نے ویسی ہی جیکٹ پہن رکھی تھی۔ جیسے فرہاد پہن کر گیا تھا۔ اچانک اس شخص کو گولی لگی تھی۔

ہادی۔۔ حرم چلا اٹھی۔

اسکا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ کمیرہ شاید نیچے گر چک تھا۔ اب نیوز اینکر کچھ بتا رہی تھی۔

مگر حرم کو اپنی روح نکلتی محسوس ہو رہی تھی۔

ہادی تو پاکستان میں ہیں نا۔۔ وہ یہاں پر نہیں ہیں۔ یہ کوئی اور انسان تھا۔ حرم نے خود کو تسلی دی۔

لیکن اسکا دل جانے کیوں ڈر رہا تھا۔

وہ گھر میں اکیلی تھی۔ حرم کو لگ رہا تھا کہ اسے آج یہاں پر نہں آنا چاہئے تھا۔ مگر اب دیر ہو چکی تھی۔۔

کافی رات ہو گئی تھی مگر فرہاد کا کچھ اتا پتا نہیں تھا۔

♥♥♥♥

اب میں کیا کروں۔۔؟؟ وہ پریشانی سے ادھر ادھر ٹہل رہی تھی۔

عرش کو کال کرتی ہوں۔۔ حرم نے سوچا۔

نہیں اتنی رات کو اسے کیوں ڈسٹرب کروں۔۔اس نے تو مجھے منع کیا تھا کہ آج مت جاؤ میں نے ہی نہیں مانی۔۔ اُفف اب کیا کروں۔۔ حرم کا دماغ گھوما ہوا تھا۔

وہ دروازہ اچھے سے بند کر کے۔۔ کھڑکیوں پر پردے ڈال کر لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی تھی۔ اسے نے بخش بابا کو بھی بیجھ دیا تھا یہ سن کر کہ فرہاد آ رہا ہے۔

یا اللہ پاک میرے مدد کریں۔۔ حرم نے صدق دل سے دعا کی تھی۔

تبھی اچانک دروازے پر بیل ہوئی تھی۔ حرم ایک دم اچھلی۔۔

لگتا ہے ہادی آگ ئے۔۔ وہ جھٹ سے دروازے کی طرف بھاگی۔

جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا سامنے فرہاد کھڑا تھا دروازے کی سائیڈ سے ٹیک لگا ئے۔

باہر اندھیرا تھا حرم کو ٹھیک سے نظر نہیں آیا۔۔ لیکن وہ پہچان چکی تھی وہ فرہاد ہی تھے۔

ہادی آپ آگ ئے۔۔ حرم اسکی طرف بڑھی۔

حرم۔۔فرہاد نے اسے پکارہ تھا۔

جی۔۔آپ اندر آئیں۔۔ باہر کیوں کھڑے ہیں۔۔ اسکے پکارنے پر حرم کے دل کو جانے کیا ہوا تھا۔

وہ قدم بڑھا کر اندر داخل ہوا۔اندر روشنی تھی۔ حرم کی نظر فرہاد کے چہرے پر پڑی جس پر کرب کے اثار تھے۔

کیا ہوا ہادی آپ ٹھیک تو ہیں۔۔وہ اسکے قریب ہوئی۔

حرم۔۔وہ بس اتنا ہی کہہ پایا تھا اور پھر حرم پر ڈھے گیا۔

ہادی کیا ہوا آپکو۔۔آپ ٹھیک تو ہیں۔۔ حرم کی جان نکل گ ئی تھی-

فرہاد سے کھڑا نہیں ہوا جا رہا تھا۔وہ نیچے گرنے لگا تھا جب حرم خود آہستہ آہستہ نیچے بیٹھ گ ئی-

ہادی اٹھیں۔۔ کیا ہوا آپکو۔۔ حرم فرہاد کو یوں ہوش کھوتے دیکھ کر کانپ گ ئی تھی-

تبھی حرم نے محسوس کیا کہ فرہاد نے اپنا ہاتھ جیکٹ کے اند ڈالا ہوا ہے۔

حرم نے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا اسے کچھ گیلا سے محسوس ہوا۔ حرم نے فٹ اپنا ہاتھ باہر نکالا۔۔
اسے دیکھ کر حرم کی آنکھیں پھٹی رہ گ ئی تھیں۔ وہ خون سے تر تھا۔۔

حرم۔۔ فرہاد نے پکارہ اور پھر وہ آنکھیں بند کر گیا۔۔

ہادی۔۔ حرم نے دل دہلا دینے والی چینخ ماری تھی۔

جس دن سے حور عین ریسٹورینٹ سے واپس آئی تھی۔ جہاں اس نے اسد کو دیکھا تھا وہ مزید خاموش ہو گئی تھی۔ اسے اندر ہی اندر کوئی چیز جیسے کاٹ رہی تھی۔

حمزہ اسکی حالت جانتا تھا وہ خود کڑھتا تھا۔

دادو نے کئی بار اس سے پوچھا کہ حورعین بیٹا کوئی بات ہوئی ہے تو مجھے بتادو... حمزہ نے کچھ کہا ہے تو مجھے بتاؤ میں اسکی ٹانگیں توڑ دونگی.. مگر حورعین نے صاف انکار کر دیا ک نا تو کچھ ہوا ہے اور نا ہی حمزہ نے کچھ کہا ہے۔

اسکے اور حمزہ کے درمیان سرد مہری کی دیوار مزید تن گئی تھی۔ حمزہ اب اور برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

آج تو حورعین سے بات کرنی ہی پڑے گی۔۔ حمزہ نے ٹی وی روم سے اٹھتے ہوئے سوچا۔ وہ جانتا تھا حورعین اس وقت کہاں ہوگی۔

وہ ٹیرس پر کھڑی تھی۔ آنسو اسکی آنکھوں سے نکل کر گالوں پر کب بکھرے اسے پتا ہی نا چلا۔۔ وہ اسد کا دیا ہوا زخم ہرگز ہرگز نہیں بھول پا رہی تھی۔

اتنا ظلم ان خوبصورت آنکھوں پر مت کرو۔۔اچانک اسے اپنے عقب سے آواز آئی۔

وہ پلٹی۔۔تو دیکھا پیچھے حمزہ کھڑا تھا۔

کافی۔۔وہ آگے بڑھا اور کافی کا کپ اسکے سامنے کیا۔جسے حور عین نے بنا کچھ کہے تھام لیا۔

ویسے مجھے کافی بنانی تو نہیں آتی مگر تمہیں پسند ہے نا تو اس لیۓ آج کوشش کی ہے۔۔ حمزہ مسکراتے ہوۓ کہہ رہا تھا۔ جبکہ حورعین خاموشی سے سن رہی تھی۔

اچھا اگر پسند نا آۓ تو پلیز بتا دینا۔ دادو کی طرح اپنی فلاۓ چپل سے مجھے نشانہ مت بنانا۔۔ ویسے بھی تمہاری ہیل والی جورتی زیادہ زور سے لگے گی۔۔ وہ معصومیت سے کہہ رہا تھا۔

جبکہ حور عین کا اسکی بات سن کر قہقہہ ابھرا تھا۔۔وہ کوشش کے باوجود بھی اپنی ہنسی کنٹرول نہیں کر پائی تھی۔

حمزہ کو لگا بارش کے بعد جیسے دھوپ نکل آئی ہو۔۔

ہاں نا سچ کہہ رہا ہوں۔۔ورنہ میری یونیورسٹی کی لڑکیاں جو کہ مجھ پر فدا ہیں وہ کیا کہے گی کہ اپنی وائف سے جوتے کھاتا ہے وہ بھی ہیل والے۔۔ HD

تو آپ سے کس نے کہا تھا کہ آپ کافی بنا کر لائیں۔۔ حور عین بالآخر بول ہی پڑی تھی۔

تو اور کیا کرتا۔۔میں بیچارہ بور ہو گیا تھا۔پہلے بھی میں اکیلا ہی اس گھر میں رہتا تھا سوچا تھا شادی ہو گی وائف آئے گی اسکے ساتھ مل کر لوگوں کے کمپیوٹر اور

دوسرے سوشل اکاؤنٹ ہیک کرونگا۔۔ مگر لگتا ہے اپنی تو قسمت ہی ماڑی ہے۔۔۔ وہ اس طرح بولتا کافی دلچسپ لگ رہا تھا۔

ہیکنگ کی بات پر حورعین کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

آپ ہیکر ہیں۔۔؟

جی تمہیں کوئی شک۔۔ حمزہ نے آنکھیں سکوڑ کے پوچھا۔

نن۔۔نہیں۔۔لگتے نہیں نا اس لیئے پوچھ رہی تھی۔۔ حورعین کا دماغ کافی بھٹک گیا تھا۔ اسکا موڈ فریش ہورہا تھا۔

ہاں ویسے دکھنے میں تو میں ہیرو لگتا ہوں ہے نا۔۔؟؟اس نے فرضی اپنے کالر جھاڑے تو حور عین ہنس دی۔

ایسے ہی ہنستی رہا کرو حور عین بہت پیاری لگتی ہو۔۔ حمزہ نے جانے کس جزبے کے تحت کہا تھا۔۔

حور عین کے ہونٹوں پر رینگتی مسکراہٹ ایک دم سمٹ گ ئی۔۔

کوشش کرتی ہوں۔۔ لیکن دل اجازت ہی نہیں دیتا۔۔ حور عین کی آواز ایک بار بھرا گ ئی۔

حمزہ نے اپنا کپ دائیں سائیڈ گرل پر رکھا۔ اور ایک قدم بڑھ کر حور عین کے قریب آیا۔

اپنا دل مجھے دے دو۔۔ حمزہ نے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

اسے میں بہت سنبھال کر رکھوں گا۔۔ کبھی دکھی نہیں ہونے دونگا۔

حورعین حیران رہ گئی تھی۔

اور تم کس نے کہا تھا کہ مجھے تم سے شادی کرنے پر مجبور کیا گیا تھا۔۔ میں نے اپنی مرضی سے کی تھی۔

حورعین چونک گئی۔۔ وہ اپنا ہاتھ حمزہ کی گرفت سے چھڑوانا چاہتی تھی۔ مگر حمزہ نے نہیں چھوڑا۔۔

میں بہت اچھا دوست ثابت ہوتا ہوں۔۔ ایٹ لیسٹ تم مجھے دوست تو سمجھ سکتی ہو نا۔۔ میں نے تمہیں فورس نہیں کیا حورعین کہ تم اسد کو بھول جاؤ وغیرہ وغیرہ۔۔۔

لیکن ایک رشتہ مجھ سے تو بنا سکتی ہو نا۔۔ قسم سے مجھے رشتے نبھانے آتے ہیں۔۔ایک بار آزما کر دیکھ لو۔۔

حورعین سر جھکائے سن رہی تھی-

میں تیرہ سال کا تھا جبکہ مما پاپا چھوڑ کر چلے گ ئے۔۔ تب سے لے کر آج تک زیبا ممانی نے میری پرورش کی ہے۔۔ انہوں نے ہمیں رشتے نبھانے کا درس دیا ہے حورعین۔۔ میرا بھروسہ کرو میں کبھی تمہیں اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔۔

جبکہ حورعین شرمندہ ہو رہی تھی۔اسے قسمت نے اتنے اچھے لوگوں سے ملوا دیا تھا مگر یہ اسکی بد قسمتی تھی جو وہ انہیں اپنا نہیں پا رہی تھی۔

حمزہ کے تیز کلون کی مہک اسکی سانسیں روک رہی تھی۔

کچھ تو بولو حورعین۔۔ حمزہ اسے خاموش دیکھ کر گویا ہوا۔

آپ بہت اچھے ہیں۔۔ میں بھی کوشش کرونگی کہ اس دوستی کو نبھا سکوں۔۔ مجھے شاید رشتے نبھانے نہیں آتے۔۔ حورعین نے جواب دیا۔

کوئی بات نہیں میں سکھادونگا۔۔ بس مجھے تم ہر وقت ہنستی مسکراتی اور خوش چاہیئے ہو۔۔ بولو میرے ساتھ پارٹنر شپ کروگی ہیکنگ میں۔۔؟؟ حمزہ نے پوچھا تو حورعین مسکرادی۔۔

اورہاں تمہاری مائیگریشن کروالی ہے میں نے اپنی یونیورسٹی میں۔۔
صبح سے تم میرے ساتھ جاؤ گی۔ ویسے بھی مجھے ان پڑھ اور کم پڑھی لکھی لڑکیاں نہیں پسند۔۔ حمزہ نے پوری سنجیدگی سے کہا جبکہ حورعین مشکل سے اپنا قہقہہ روک پائی تھی۔

آپ مجھ سے اپنی محبت کا اظہار کب کریں گے۔۔؟؟ایش نے سمعان کو میسج کیا تھا۔

جب میں مرنے والا ہونگا۔۔جب میری آخری سانسیں چل رہی ہونگی۔۔ سنجیدگی کے ساتھ دیا گیا جواب اسے ملا ہوا تھا۔

ایش کی روح کانپ گئی یہ میسج پڑھ کر۔۔۔

سیم۔۔۔ایش نے غصے والی اموجی کے ساتھ اسے پکارہ۔۔

ھاھاھا۔۔آگے سے سمعان کا قہقہہ ابھرا تھا۔

دفع ہو جائیں اب میں نے بات ہی نہیں کرنی آپ سے۔۔ ایش کو انتہا کا غصہ آگیا تھا۔

مہربانی۔۔میرا وقت بچے گا۔۔دوسری طرف سے ریپلائے آیا۔

اوکے ڈن۔۔اب جب آپکے پاس وقت ہو گا تب خود بات کر لیجیئے گا۔۔ ایش نے ناراضگی بھرا میسج سینڈ کیا اور موبائل آف کر دیا۔۔ سمعان کی مرنے والی بات نے اسے اندر تک ہلا دیا تھا۔

جبکہ سمعان تصور میں اسکا غصے سے بھرپور چہرہ دیکھ کر مسکرادیا تھا۔۔

پاگل۔۔وہ اسے ریپلائے کر چکا تھا۔ مگر ایش کا کوئی میسج اسے دوبارہ نہیں ملا۔

لگتا ہے شہزادی ناراض ہو گ ئی۔۔

ویسے بھی سمعان کو خود اسکی عادت تھی۔وہ روز اسے میسج کرتی تھی۔ مگر وہ کھڑوس انسان ہفتے یا دو ہفتے بعد جا کر ریپلائے کرتا تھا۔ اس نے کبھی شکوہ نہیں کیا تھا۔ جانتی وہ مصروف ہوگا۔

اور جس دن سمعان کو ایش کا میسج نا ملتا وہ خود بے چین ہو جاتا تھا۔ جانتا تھا وہ لڑکی اسے بے پناہ چاہتی ہے تبھی اسے اتنا تڑپاتا تھا۔۔

مگر آج وہ براماان گ ئی تھی۔ سمعان کو اندازہ ہوگیا تھا۔

____

کیا میں حرم سے حیدر کا نمبر لے لوں۔۔اسکے پاس تو ہو گا نا۔۔ عرش اپنے بیڈ پر لیٹی سوچ رہی تھی۔

اسے زندگی میں پہلی بار کرش ہوا تھا۔ وہ بھی مائیک حیدر پر۔۔ اس وقت جب وہ تلاوت میں مشغول تھا۔

جانے کیسا سحر تھا جس نے عرش کو باندھ لیا تھا۔ وہ چاہ کر بھی مائیک کو اپنے زہن سے نکال نہیں پائی رہی تھی۔

وہ لڑکوں پر مرنے والی یا بوائے فرینڈز بنانے والی لڑکی نہیں تھی۔ وہ اچھے گھرانے سے تھی۔ اسکی اچھی تربیت ہوئی تھی۔ تبھی اس نے جب سے روما آئی تھی اب تک کوئی اس ٹائپ کا فرینڈ نہیں بنایا تھا۔

لیکن دل کا کیا بھروسہ کبھی بھی کسی پر بھی آ سکتا ہے نا۔۔

افففف میں اسے بھول کیوں نہیں پا رہی۔۔ عرش نے بے چینی سے کروٹ لی۔

اگر میں نے حرم سے نمبر لیا تو وہ کیا سوچے گی میرے بارے میں۔۔ عرش یہ سوچ کر رک گئی۔

وہ نازک لڑکی یہ نہیں جانتی تھی کہ جس انسان پر وہ مرنے لگی ہے صرف ایک بار دیکھ کر۔۔ وہ سر سے پاؤں تک ایش کے سحر میں قید تھا۔ وہ اسے چاہتا تھا جو نا جانے کہاں تھی۔

ہادی اٹھیں نا پلیز۔۔ کیا ہوا ہے آپکو۔۔ حرم کی سانسیں جیسے اٹک سی گ ئی تھیں۔۔ وہ اسکی گود میں سر رکھے بےہوش پڑا تھا۔

جانے کتنا خون بہہ گیا تھا اسکا جو وہ یوں نکاہت کا شکار ہو گیا۔

حرم کا دماغ ماؤف ہوچکا تھا۔ اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہیئے۔۔ اچانک بیل کی آواز ابھری تھی۔

وہ فرہاد کے موبائل کی بیل تھی حرم اسے اچھے سے پہچانتی تھی۔

بیل کی آواز اسکی جیکٹ کی پاکٹ سے آرہی تھی۔ حرم نے ہاتھ بڑھا کر موبائل نکالا تو اس پر ارباز کا نام چمک رہا تھا۔

ارباز فرہاد کا دوست اور کولیگ تھا۔

حرم نے کپکپاتے ہاتھوں سے کال ریسیو کی۔

ہیلو فرہاد تم گھر پہنچ گئے۔۔ ارباز پوچھ رہا تھا۔

ارباز بھائی۔۔۔ حرم کی سسکیوں بھری آواز ابھری۔۔

وہ ہادی۔۔وہ۔۔

وہ بول نہیں پا رہی تھی۔

ارباز ایک دم چونکا۔۔ کیا ہوا حرم۔۔ فرہاد ٹھیک ہے۔۔۔؟؟ارباز پریشانی سے پوچھ رہا تھا۔۔

نن۔۔ نہیں وہ ٹھیک نہیں ہیں۔۔پتا نہیں انہیں کیا ہو گیا ہے۔۔ حرم روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

تم رکو میں ابھی آیا۔۔ارباز حرم کو اپنی چھوٹی بہن کی طرح ٹریٹ کرتا تھا۔وہ کہہ کر فون بند کر چکا تھا۔

دس منٹ بعد ارباز، فرہاد کے گھر پہنچ چکا تھا۔ وہ خود ڈاکٹر تھا۔ وہ اپنا بیگ ساتھ لے آیا تھا۔ اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ فرہاد کی طبیعت ٹھیک نہیں۔

لیکن جیسے ہی اس نے فرہاد کو اسکے اپنے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے۔ وہ حرم کے ساتھ مل کر اسے کمرے میں لے گیا تھا۔

شرٹ اتارنے کے بعد اس نے فرہاد کا معائنہ کیا۔

اسے گولی لگی ہے۔۔ ارباز کہہ رہا تھا جبکہ حرم کو ٹی وی والا سین یاد آ گیا تھا۔

بہت زیادہ خون بہہ چکا ہے۔

ہم انہیں ہاسپٹل لے جاتے ہیں۔۔ حرم نے کہا۔

نہیں۔۔ ہم ہاسپٹل نہیں جا سکتے۔۔ فرہاد نے مجھے بتایا کہ حیدر آباد والی زمین کو لے کر کچھ لوگ اسکی جان کے درپے ہو چکے ہیں۔۔ یہ گولی بھی انہوں نے ہی ماری ہو گی۔ وہ اب اسے ڈھونڈ رہے ہونگے۔۔

اب ہم کیا کریں۔۔ حرم کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا رہا تھا۔

تم گرم پانی کر کے لاؤ۔۔ میں گولی نکالتا ہوں۔۔ ارباز نے اپنا بیگ کھولتے ہوئے کہا۔

حرم کمرے سے باہر نکل گ ئی۔

چند منٹ بعد وہ کمرے میں واپس آئی تھی۔

اربازاسکے اوپر جھکہ تھا۔

کیا تم دیکھ سکتی ہو۔۔؟؟اربازنے اوزاراٹھاتے ہوئے پوچھا۔

نہیں۔۔ حرم کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں۔۔

ٹھیک ہے باہر بیٹھ جاؤ۔۔ اور دعا کرو۔۔ خون بہت زیادہ بہہ چکا ہے۔۔

حرم میں کچھ اور سننے کی سکت نہیں تھی۔اسکے تو گولی کانشان دیکھ کر ہوش اڑرہے تھے۔

جانے ہادی کتنا تڑپے ہونگے۔۔ کتنا درد ہوا ہوگا نا انہیں۔۔ یا اللہ پاک ہادی کو کچھ بھی نا ہو۔۔ میرے پاس انکے جیسا اور کوئی بھی نہیں۔۔ حرم دعا کر رہی تھی۔

پندرہ منٹ گزر گئے تھے۔۔ وہ پریشانی سے ٹہل رہی تھی۔

اچانک دروازے پر ایک بار پھر بیل ہوئی تھی۔

میں دیکھتا ہوں رکو۔۔ ارباز کمرے سے باہر آیا تھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

جب وہ واپس آیا تو اسکے ہاتھ میں ایک بڑا سا بیگ تھا جس میں ڈھیر ساری میڈیسینز، بلڈ کی بوتلیں۔۔ اور پتا نہیں کیا کیا تھا۔

آجاؤ اندر گولی نکل چکی ہے۔۔ ارباز نے حرم سے کہا۔

وہ اسکے ساتھ اندر چلی گ ئی۔

ارباز نے اسکے سینے سے تھوڑا نیچے اچھی طرح پٹی باندھ دی تھی۔

شکر ہے گولی دل میں نہیں لگی۔۔ورنہ اللہ جانے کیا ہوتا۔۔بلڈ لگاتار باز کہہ رہا تھا۔

جبکہ حرم کی نظریں تو فرہاد کے چہرے پر جمی تھیں۔۔شیو بڑھی ہوئی تھی۔ خون بہہ جانے کے باعث اسکا چہرہ کافی زرد ہوچکا تھا۔

اسے کھونے کے ڈر سے وہ کانپ گ ئی تھی۔ ہادی اسکے لیئے سب کچھ بن چکا تھا۔ وہ اسکے لیئے کتنا اہم تھا یہ بات اسے آج پتا چلی تھی۔

اسکی ساری تکلیفیں، سارے درد خود میں سمیٹ لینے والا آج خود موت کے منہ میں پڑا تھا۔

حرم کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ چینخیں مار کر روئے۔۔ مگر ناجانے کیوں اسکے آنسو اسے گلے میں اٹک گئے تھے۔۔

اربازبھائی اب آپ گھر چلے جائیں اریبا بھابھی آپکا انتظار کر رہی ہوگی۔۔ حرم نے ارباز سے کہا۔

نہیں۔۔میں اسے ایسے چھوڑ کر نہیں جاسکتا۔۔ارباز نے فرہاد کو دیکھتے ہوئے کہا جو ابھی تک بے ہوش تھا۔

حرم نماز ادا کر کے آئی تھی۔ جانے فرہاد کی زندگی کیلیئے اس نے کتنی دعائیں کتنی منتیں مانگ لی تھیں۔۔

میں نے بخش بابا کو فون کر دیا ہے۔ وہ اور آپا آ رہے ہیں۔ آپ چلے جائیں۔۔ اریبا بھابھی بھی پریشان ہوگی۔ حرم نے بتایا۔

ہمم۔۔ مم۔۔ انہیں آ جانے دو پھر چلا جاؤں گا۔

ارباز نے جواب دیا تھا۔

کچھ دیر بعد بخش بابا اور آپا دونوں آگئے تھے۔ آپا تو فرہاد کو اس حالت میں دیکھ کر ہی رونے لگ گئی تھیں۔۔

اللہ میرے بچے کو صحت دیں۔۔ آپا دعائیں کر رہی تھیں۔۔

اگرکوئی بھی کسی بھی طرح کا مسئلہ ہو تو مجھے فوراً کال کردینا۔۔ ارباز نے حرم سے کہا جو اپنے آنسو پینے کی کوشش کر رہی تھی۔

روتے نہیں بچے۔۔دعاکرووہ ٹھیک ہوجائے۔۔ ارباز نے حرم کے سر پر ہاتھ رکھا۔

ارباز کا تین ماہ کا بیٹا تھا جو کچھ دنوں سے کافی بیمار تھا۔اریبا بھابھی کے بار بار میسج آرہے تھے کہ گھر ٹ جاؤ جلدی بےبی کی طبیعت خراب ہے۔ وہ بیچاری پھنس گیا تھا۔ ایک طرف دوست تھا تو دوسری طرف چھوٹا سا بیٹا۔

وہ تو حرم کے کہنے پراور آپااور بخش بابا کے اصرار کرنے پر وہ جانے کیلی ئے تیار ہوگیا تھا۔

میں ایک گھنٹے تک واپس آجاؤ گا۔۔ تب تک فرہاد کا آپ لوگ خیال رکھیۓ گا۔۔ ارباز انہیں ہدایت کرتا باہر نکل گیا۔

رات کا ایک بج رہا تھا۔ نیند سب کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ حرم مرے مرے قدموں سے فرہاد کے کمرے کی طرف بڑھی۔

❤❤❤❤

فرہاد بے ہوش تھا۔ حرم اسکے بیڈ کے قریب کرسی رکھ کر بیٹھ چکی تھی۔ آپا نمازِ نوافل ادا کر رہی تھیں۔۔ بخش بابا بھی انتہائی غمگیں تھے۔

ہادی پلیز جلدی اٹھ جائیں۔ میں آپکے بنا یہاں بہت اکیلی ہوں۔۔ آپکو اندازہ بھی نہیں ہے میں نے یہ ایک ہفتہ آپکے بنا کس طرح گزارا ہے۔

حرم نے فرہاد کے ہاتھ کو تھامتے ہوئے کہا۔ آنسو اسکے گالوں پر لڑکھ رہے تھے۔

حرم کے دماغ میں عجیب طرح کے جھٹکے لگ رہے تھے۔وہ تو چھوٹا سا شاک بھی برداشت نہیں کر پاتی تھی۔ناجانے فرہاد کو اس حالت میں دیکھ کر وہ کیسے ہوش میں تھی۔

وہ اس لیے کہ اسکا ہادی بے ہوش تھا۔ اسے ہوش میں رہنا تھا نا۔

آپکی وجہ سے میں جینا سیکھ رہی ہوں ہادی۔۔ مجھ سے کبھی دور مت ہونا پلیز۔۔میں جی نہیں پاؤں گی۔۔

وہ بے خبر فرہاد کو اپنے احساسات سے آگاہ کر رہی تھی۔

پلیز جلدی اٹھ جائیں مجھے آپ سے بہت ساری باتیں کرنی ہیں۔۔

جانے وہ کتنی دیر بے خبر فرہاد سے باتیں کرتی رہی تھی۔اور پھر وہی اسکے پاس بیٹھے بیٹھے وہ نیند کہ وادیوں میں اترگ ئی۔

بخش بابااور آپا کتنی بارانکے کمرے میں آئے تھے اور حرم کو فرہاد کا ہاتھ تھامے یوں سوئے دیکھ کر وہ روتے ہوئے بھی مسکرادیے تھے۔

خدا ان دونوں کی جوڑی ہمیشہ سلامت رکھے۔آمین۔۔آپا نے صدق دل سے دعا کی تھی۔

حرم کی آنکھ صبح کے پانچ بجے کھلی تھی۔فرہاد کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا۔وہ پریشان ہوگ ئی۔

ہادی تو ابھی تک ہوش میں نہیں آئے--

اب میں کیا کروں۔۔؟؟ حرم نے اٹھتے ہوئے سوچا۔۔

میں بخش بابا سے بات کرتی ہوں۔۔ وہ ارباز بھائی کو بلائیں یا پھر ہم انہیں ہاسپٹل لے جاتے ہیں۔۔ حرم سوچتے ہوئے روم سے باہر نکلی۔۔ لیکن لاؤنج میں بیٹھے نفوس کو دیکھ کر وہ ٹھٹک گئی۔

ڈاکٹر ارباز، بخش بابا اور آپا تینوں لاؤنج میں بیٹھے تھے۔ حرم کو یقین نہیں آیا کہ وہ فرہاد کی اتنی فکر کرتے تھے۔

ارباز بھائی۔۔۔ ہادی کو ابھی تک ہوش نہیں آیا۔۔ حرم کے لہجے میں پریشانی صاف ظاہر تھی۔

میں نے اسے سکون آور انیجیکشنز دیے ہوئے ہیں۔ وہ بے ہوش نہیں ہے سو رہا ہے۔ تم فکر مت کرو بچے۔۔ ڈاکٹر ارباز نے اسے پیار سے سمجھایا۔

اور حرم کو یہ سن کر تھوڑا سکون مل گیا۔ وہ وضو کرنے چلی گ ئی۔

بے بی کی طبیعت کیسی ہے اب ارباز بھائی۔۔؟؟ نماز کے بعد حرم نے پوچھا۔

کافی بہتر ہے۔ ڈاکٹر ارباز مسکرائے۔

صبح کا اجالہ پھیلنا شروع ہو گیا تھا۔ حرم دل ہی دل میں دعائیں کر رہی تھی۔ ڈاکٹر ارباز فرہاد کے کمرے میں تھا۔

حرم چائے لے کر کمرے میں گئی تو فرہاد مسکرا کر ڈاکٹر ارباز سے باتیں کر رہا تھا۔ ڈاکٹر ارباز نے اسے تکیہ کے سہارے بٹھایا ہوا تھا۔ حرم اسے ہوش میں دیکھ کر حیران رہ گئی۔

اسکی مسکراہٹ حرم میں ایک نئی روح پھونک گئی تھی۔

آؤ حرم رک اندر آؤ۔۔ رک کیوں گئی۔۔ فرہاد نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ جو دل آنکھوں میں لیئے اسے دیکھ رہی تھی۔ پل میں ہی اسکی آنکھیں نم ہوئیں۔

اوکے ڈاکٹر صاحب تم زرا اپنی وائف سے بات کرو میں چائے پی کر آتا ہوں۔۔ ڈاکٹر ارباز نے اٹھتے ہوئے کہا۔

اور سنو۔۔ وہ میری چھوٹی بہن ہے خبردار جو اسے تنگ کیا یہ پھر دوبارہ کبھی اسطرح پریشان کیا۔۔ ڈاکٹر ارباز نے ہنستے ہوئے فرہاد کو وارننگ دی۔

فرہاد خود بھی مسکرا دیا۔

ڈاکٹر ارباز حرم کے ہاتھ سے ایک چائے کا کپ لیتے ہوئے باہر نکل گئے۔

ٹرے میں ایک کپ بچا تھا جسے حرم نے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔

فرہاد اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ کتنے بعد وہ اسے دیکھ رہا تھا۔ فرہاد کو لگتا تھا جیسے صدیاں اس نے حرم کے بنا گزاری ہوں۔۔

حرم چائے رکھنے کے بعد واپس جانے کیلیئے مڑی جب فرہاد نے اسکا ہاتھ پکڑا۔

کہاں جارہی ہو۔۔؟؟وہ نرم سے لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

آپ سے مطلب۔۔جہاں مرضی جاؤں۔۔ حرم کے لہجے میں خفگی واضح تھی۔ فرہاد کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ کبھی کبھی ہی وہ اس سے طرح خفا ہوتی تھی۔

میرا حال چال نہیں پوچھو گی کیا۔۔؟؟

نہیں۔۔حرم نے غصے سے کہا۔

کیوں۔۔؟؟

میری مرضی۔۔وہ تنک کر بولی۔

تمہاری مرضی کب سے چلنے لگی۔۔؟؟

جب سے آپ نے پورا ایک ہفتہ مجھ سے رابطہ نہیں کیا۔۔ حرم نے دوبدو جواب دیا۔

افف اچھا بیٹھ جاؤ۔۔ بیٹھ کر بھی جھگڑ سکتی ہو تم۔۔ فرہاد نے کہا۔

حرم بیٹھ گ ئی۔

اب کچھ بولو بھی۔۔جب حرم نے کوئی بات نہیں کی تو فرہاد نے کہا۔

ویسے رات تو تم کافی باتیں کررہی تھی کہ جلدی اٹھ جائیں ہادی۔۔ مجھے آپ سے ڈھیر ساری باتیں کرنی ہیں۔۔ فرہاد نے اسکی نقل اتاری۔

آپ جاگ رہے تھے۔۔؟؟ حرم کو کرنٹ لگا۔

ہاں۔۔ جاگ رہا تھا۔۔ فرہاد نے اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا۔

آپ جاگ رہے تھے اور میں اتنی پریشان تھی۔ آپ اٹھے نہیں بلکہ مجھے پریشان دیکھتے رہے۔۔ حرم کو غصہ آگیا۔

تم باتیں بہت ہی پیاری پیاری کر رہی تھی۔۔ میں نے ڈسٹرب کرنا ضروری نہیں سمجھا۔ فرہاد نے جواب دیا۔

اچھا نہیں کیا آپ نے۔۔ کسی کی باتیں چوری اور چھپ کر سننا بہت غلط بات ہے۔۔ حرم نے گھیان جھاڑا۔

اچھا۔۔ لیکن اپنی باتیں تو چھپ جر سنی جا سکتی ہیں نا۔۔ کیونکہ وہ باتیں میرے متعلق ہی تھی اس لیئے میں نے سن لیں۔۔ فرہاد نے مسکراتے چہرے کے ساتھ جواب دیا تھا جبکہ حرم اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔

حرم یونیورسٹی نہیں گئی تھی۔سب اسکے یوں بنا بتائے چھٹی کرنے پر حیران تھے۔

رومان تو پاگل پاگل سا یونی میں اسے ڈھونڈ رہا تھا۔

وہ آج آئی کیوں نہیں۔۔؟؟ اسکی طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔ وہ سوچ رہا تھا۔

مجھے اسے کال کرنی چاہیئے۔۔ رومان نے اپنا فون نکال کر اسکا نمبر ملایا۔۔ مگر وہ سوئچ آف جا رہا تھا۔

شٹ۔۔اسکی پریشانی بڑھ گئی۔

مجھے اسکے گھر جانا چاہیئے۔۔ وہ سوچ رہا تھا۔ اگر ایک بھی دن وہ اسے نا دیکھتا تھا تو جانے اسے کیا ہونا شروع ہو جاتا تھا۔

کچھ دیر بعد پروفیسر جوزف سے اسکا ایڈریس لینے کے بعد وہ اسکے گھر کی طرف بڑھ گیا۔

رومان نے اسکے گھر سے تھوڑے فاصلے پر گاڑی روکی تھی۔

گھر کافی اچھی جگہ پر تھا۔ پر سکون ماحول تھا۔ رومان کو وہ لان میں ہی نظر آگئی تھی۔

وہاں جتنے بھی گھر موجود تھے وہ ایک دوسرے سے فاصلے پر بنے ہوئے تھے۔

دھوپ نکلی ہوئی تھی۔ حرم فرہاد کو سہارا دے کر لان میں لے آئی تھی۔

فرہاد کا چہرہ دوسری طرف تھا۔ رومان اسے نہیں دیکھ پایا تھا۔ البتہ حرم کو وہ دیکھ چکا تھا۔ اسکے لیے اتنا ہی کافی تھا۔

اسے حرم کو کسی اور کے ساتھ یوں بیٹھے دیکھ کر بہت عجیب سا فیل ہوا تھا۔ شاید اسے جلن ہو رہی تھی۔ اس سے پہلے اسکا غصہ بڑھتا وہ زن سے گاڑی بھگا کر واپس لے گیا۔

فرہاد بہت جلدی صحت یاب ہو رہا تھا۔ اگلے دن اس نے حرم کو زبردستی یونی بیجھا تھا۔

سب سے پہلے عرش ملی تھی اسے۔۔

کیا ہوا تھا حرم تم کل کیوں نہیں آئی تھی۔۔؟؟ وہ پوچھ رہی تھی۔ عرش کے پوچھنے پر حرم نے اسے سب کچھ بتادیا تھا جسے سن کر وہ بھی پریشان ہوگئی تھی۔

پہلے تین لیکچر کے بعد جب وہ لائبریری کی طرف جارہی تھی اسے رومان ملا۔

مس نور آپ کل کیوں نہیں آئی تھیں۔۔؟؟

میرے کزن کی طبیعت نہیں ٹھیک تھی۔اس لیے۔۔ حرم نے جواب دیا۔

اووو۔۔کیا ہوا تھا انہیں۔۔؟؟رومان نے پوچھا۔

طبیعت خراب تھی۔۔حرم نے پھر پہلے والا جواب دیا۔فرہاد نے اسے منع کیا تھا کہ وہ یونیورسٹی میں ہر کسی کو یہ بات نا بتائے۔

آپ نہیں بتانا چاہتی تو اٹس اوکے۔۔کوئی پرابلم نہیں۔۔ ویسے کیا آپ ابھی فری ہیں۔۔ رومان نے امید سے پوچھا۔

نہیں۔۔ایکچوئلی مجھے کل والا کلیر کرنا ہے۔۔ جو میرے نا آنے کی وجہ سے مس ہوگیا تھا۔ تو ابھی میں تھوڑا بزی ہوں۔۔

اووو۔۔اٹس اوکے۔۔۔روماں کے چہرے پر ایک سایہ سا آکر گزر گیا تھا۔۔ حرم کبھی اسکا دل نہیں رکھتی تھی۔

وہ مزید کچھ کہے بنا چلا گیا۔ جبکہ حرم لائبریری کی طرف بڑھ گئی۔

چھٹی ٹائم اسے زی ملی تھی۔

مجھے تم سے ایک کام ہے۔زی نے حرم سے کہا۔

جی بولیں۔۔ حرم نے جواب دیا۔

تم اپنی شاپنگ کس مارکیٹ سے کرتی ہو۔۔؟؟مجھے تمہارے جیسے کپڑے چاہیئے۔۔ کیا تم میرے ساتھ چل سکتی ہو۔۔ زی نے پوچھا۔

ابھی تو میں کالج جارہی ہوں۔۔ حرم نے جواب دیا۔

ٹھیک ہے تو پھر میں تمہیں آف ٹائم پک کرلونگی۔۔ تم ریڈی رہنا۔۔

ہمم۔۔ ٹھیک ہے۔ حرم بھی اسے انکار نہیں کرپائی حالانکہ اسے گھر جانے کی جلدی تھی۔

تم کل کیوں نہیں آئی تھی۔۔۔؟؟ مائیک نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔ سبھی اس سے ایک ہی سوال کر رہے تھے۔ وہ اکتا گئی تھی جواب دیتے دیتے۔۔

کل میں مر گئی تھی اس لیئے۔۔ حرم نے کوفت سے کہا۔

شٹ اپ۔۔جسٹ شٹ اپ اوکے۔۔مائیک کو غصہ آگیا تھا۔

حرم حیران رہ گئی۔۔ اسے سمجھ نہیں آئی کہ مائیک کو غصے کس بات پر آیا۔۔

مرنے کی بات آئندہ مت کرنا۔ سمجھ آئی۔۔ ابھی تم نے کسی کو کھویا نہیں ہے۔جب تم کھو دو گی تو اس درد کو پہچانو گی کہ کوئی اپنا دور ہوجائے تو کیسا محسوس ہوتا ہے۔۔ مائیک سپاٹ سے لہجے میں کہتا آگے بڑھ گیا۔

اور ہاں مسٹر ولیم نے کل تمہارا پوچھا تھا۔۔وہ رک کر کہتا دوبارہ آگے بڑھ گیا۔

جبکہ حرم حیران رہ گئی تھی۔ اسے یقین نہیں آیا کہ مسٹر ولیم اسے نوٹس بھی کرتے ہیں۔۔

میں جانتی ہوں مائیک کہ کسی کو کھو دینے کا دکھ اور ازیت کیا ہوتی ہے۔۔ میں جانتی ہوں۔۔ میں نے دو دن پہلے یہ ازیت محسوس کی تھی۔

وہ سوچ کر رہ گ ئی تھی مگر مائیک سے کہہ نا سکی۔

شام میں زی اسے اپنے ساتھ مارکیٹ لے گ ئی تھی۔ ابھی وہ لوگ مارکیٹ پہنچے ہی تھے کہ حرم کو فرہاد کی کال آگئی۔۔

کہاں ہو تم اس وقت۔۔؟؟ وہ پوچھ رہا تھا۔

ایک تو پتا نہیں ہادی کو کیسے پتا چل جاتا ہے جب میں یونیورسٹی سے باہر ہوتی ہوں۔۔ یا کسی اور جگہ پر۔۔ حرم نے سوچا۔

ہادی میں زی کے ساتھ آئی ہوں مارکیٹ۔۔ کچھ دیر تک گھر پہنچ جاؤں گی۔۔ حرم نے بتایا۔۔

اوکے اپناخیال رکھنا۔وہ کہتافون بند کرچکا تھا۔

تقریباًڈیڑھ گھنٹہ انہوں نے مارکیٹ میں گزارا تھا۔زی نے بہت ساری شاپنگ کی تھی۔وہ رویہ اسکالہجہ بالکل ہی بدل گیا تھا۔

وہ بہت جلدی حرم سے گھل مل رہی تھی۔ یہ بات حرم نے بھی محسوس کی تھی۔اوراسے بھی اچھا ہی لگا تھا۔

چھ بجے کے قریب وہ اسے گھر چھوڑنے آئی تھی۔

تم یہاں رہتی ہو۔۔؟؟زی نے گھر کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

جی۔۔ حرم نے جواب دیا۔

ونڈر فل پلیس۔۔زی نے دل سے تعریف کی۔

شکری۔۔اندر چلو۔۔ حرم نے گاڑی اترتے ہوئے کہا۔

نہیں۔۔پھر کبھی میں خود بہت لیٹ ہوگئی ہوں۔۔ آنی غصہ ہونگی۔۔ زی نے جواب دیا۔

پھر کب آؤ گی۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔

بہت جلد۔۔زی مسکرا کر جواب دیتی گاڑی سٹارٹ کر کے واپس کے گ ئی۔

جبکہ حرم بھی گہری سانس لے کر گھر کی طرف بڑھ گ ئی۔

یہ سب کیا ہے زی۔۔؟؟آنی نے زی سے پوچھا جو اپنے کپڑے بیڈ پر پھیلائے بیٹھی تھی۔ اور سوچ رہی تھی کہ انہیں پہن کر وہ حرم جیسی لگے گی بھی یا نہیں۔۔

شاپنگ کی ہے آنی۔۔زی نے جواب دیا۔

وہ تو مجھے نظر آ ہی رہا ہے۔ لیکن یہ کس قسم کی شاپنگ کی ہے تم نے۔۔؟آنی کے لہجے میں غصے کی تپش تھی۔

جیسی حرم کرتی ہے۔زی نے آرام سے کہا۔

توتم نے کیوں کی اسکے جیسی شاپنگ۔۔؟؟

کیونکہ میں اس جیسی دکھنا چاہتی ہوں۔۔زی ایک دم کھڑی ہو گئی۔

ریم کو وہ پسند ہے آنی۔۔کیا پتا اس جیسی بننے سے میں اسکو پسند آجاؤں-- زی کے لہجے میں بےبسی تھی۔ جو آنی کو اندر تک کاٹ گئی تھی۔

آنی کو لگا جیسے وقت خود کو دہرا رہا ہے۔ چھبیس سال پہلے آنی کی بیٹی عالم شاہ کیلی ئے پاگل تھی۔۔ لیکن عالم شاہ نے کسی اور چنا۔۔

اور اب زی، رومان شاہ کیلی ئے پاگل ہے۔۔ اور وہ کسی اور پر مرتا ہے۔

میں اسے کھونا نہیں چاہتی آنی۔۔میں اسکے لی ئے سب کچھ چھوڑ دونگی۔۔ چاہے پھر وہ مزہب ہی کیوں نا ہو۔۔ زی نے کہا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔ جبکہ آنی دنگ رہ گئی تھیں۔۔

رومان شاہ تم زی کے ساتھ وہ نہیں کر سکتے جو عالم نے میری بیٹی کے ساتھ کیا تھا ورنہ مجبوراً مجھے تمہارے ساتھ وہ کرنا پڑے گا جو سالوں پہلے میں نے عالم کے ساتھ کیا تھا۔۔

آنی نے رومان کو تصور میں مخاطب کیا تھا۔۔

دن تیزی سے گزرنے لگے۔اس سے بھی تیزی سے فرہادری کور کررہا تھا۔اس نے ہاسپٹل جانا شروع کردیا تھا۔

اسے گولی کیسے لگی، کیوں لگی، ناتو حرم نے اس ٹاپک پر بات کی اور نافرہاد نے۔۔حرم کیلی ۓ اتنا کافی تھا وہ زندہ تھا۔۔ سلامت تھا۔۔ اسکے پاس تھا۔

حرم میں اب پہلے جیسی بے دھڑکی نہیں رہی تھی۔۔اب وہ فرہاد سے پہلے کی طرح نظریں ملا کر بات نہیں کرپاتی تھی۔اسے فرہاد کی آنکھوں میں عجیب سی لودیتی چمک نظر آتی تھی۔۔جو خود اسکی آنکھوں میں بھی اترتی تھی جب فرہاد سامنے ہوتا تھا۔۔اور وہ نہیں جاہتی تھی کہ فرہاد اس چمک کو دیکھ لے، پہچان لے۔۔

شہرین تم آنٹی سے کب بات کرو گی میری اور اپنی شادی کے بارے میں۔۔شرجیل سامنے بیٹھی شہرین سے پوچھ رہا تھا۔

کیا۔۔کونسی شادی کس کی شادی۔۔؟؟شہرین اچھلی۔

ہماری شادی اور کس کی۔۔وہاج بھائی مجھ سے بہت ناراض ہیں۔ مجھے نہں لگتا وہ آنٹی سے ہمارے رشتے کی بات کریں گے۔ یا تم کرو یا پھر میں کرلیتا ہوں۔۔ تم مجھے ٹائمنگ بتا دو میں آ جاؤں گا۔۔

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے شرجیل میں تم سے شادی کرونگی یہ تم نے سوچ بھی کیسے لیا۔۔

شہرین بھڑکی۔

لیکن شہرین ہم تو ایک دوسرے سے پیار۔۔

پیار مائے فٹ۔۔۔ تم جیسے بےوقوف انسان سے شادی کرنے سے بہتر ہے میں سوسائیڈ کرلوں۔۔ شہرین کے لہجے میں انتہا کی حقارت تھی۔۔ شرجیل کے چہرے پر جیسے اندھیرا چھاہ گیا ہو۔۔

شہرین نے اسے اچھا خاصا ہر طرح سے استعمال کیا تھا۔۔ وہ اسے شاپنگ کرواتا۔۔ لنچ کرواتا یہاں تک کے اس نے شہرین کیلیۓ اپنا ضمیر اپنا ایمان تک داؤ پر لگا دیا تھا۔۔

میں آج یہاں تم سے یہ کہنے آئی تھی کہ میں کسی اور سے محبت کرتی ہوں۔۔ اس سے ہی شادی کرونگی۔۔ آئندہ میرے راستے میں مت آنا۔۔

اور تم نے سوچ بھی کیسے لیا میرے گھر والے تمہاری مجھ سے شادی پر راضی ہو جائیں گے۔۔ اسد بھائی تم سے نفرت کرتے ہیں۔۔ آخر تمہارا انکی منگیتر کے ساتھ افیئر جو تھا۔۔

شہرین منہ بند کرو۔۔ شرجیل کو بھی غصہ آگیا۔

وہ سب میں نے تمہارے کہنے پر کیا تھا۔ تم جانتی ہو ایسا کچھ بھی نہیں تھا۔۔

میں جانتی ہوں۔۔ لیکن اسد بھائی اور باقی سب تو نہیں نا جانتے۔۔ شہرین کے چہرے ہر کمینی سی مسکراہٹ پھیلی تھی۔

خداحافظ۔۔آئندہ میرے راستے میں مت آنا۔۔ وہ نفرت سے کہتی چلی گئی۔

جبکہ شرجیل کو آج احساس ہوا تھا کہ اس نے کتنی بڑی غلطی کر دی ہے۔۔ پتا نہیں اسے اس گناہ کی معافی ملے گی بھی یا نہیں۔۔

حورعین نے سچ کہا تھا شہرین بھی تو اسد کی بہن ہے۔جب اسد کیلیۓ اتنا کچھ کر کے حورعین کو ٹھوکریں ملی تو شرجیل کو شہرین سے کیسے وفا ملتی۔۔ وہ کیسے بھول گیا تھا۔۔ کیسے۔۔؟؟

رومان پچھلے دو دنوں سے کام کے سلسلے میں شہر سے باہر گیا تھا۔۔ یہ پہلی دفعہ تھا جب زی اسکے ساتھ نہیں گ ئی تھی۔ وہ چپ چاپ خود کو بدل رہی تھی۔ اسے دیکھ دیکھ جر آنی کے دل میں ہول اٹھتے تھے۔۔ مگر وہ زی کی ضد کے آگے مجبور تھیں۔۔ وہ جانتی تھی کہ زی اپنٖ مرضی کی مالک ہے۔۔ وہ رومان کے علاوہ کسی کی نہیں سنتی۔۔

پوری یونیورسٹی میں زی کے بدلاؤ کو ڈسکس کیا جارہا تھا۔۔ آج کل وہ حرم کے ساتھ زیادہ دکھائی دیتی تھی۔۔

سب انہیں بہنیں سمجھنے لگے تھے کیونکہ اکثر دونوں کے ڈریس ایک جیسے ہوتے تھے۔

رون اپنی جون میں تھا۔۔ روز کچھ نیا تماشہ کرتا تھا۔۔ یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس اس سے ناک ناک اکے ہوئے تھے۔

عرش جیسے خاموش دنیا کا باسی بن گئی تھی۔ وہ اس شخص کو ایک بر مزید دیکھنا چاہتی تھی۔۔ اس سے وہ تلاوت دوبارہ سننا چاہتی تھی۔۔

سارے پڑھائی میں مشغول تھے اسکے ساتھ فن بھی جاری تھا۔

یہ سب کی زندگی کے خوشگوار دن تھے۔۔ وہ سب جانتے تھے یہ لوٹ کر نہیں آنے والے اس لئے سب پڑھائی کے ساتھ خوب انجوائے کرتے تھے۔

تمہیں پتا ہے زی یہ سٹالر تم پر بہت سوٹ کرتا ہے۔۔ حرم نے اسکے سٹالر کی طرف اشارہ کیا جو اس نے سر پر لپیٹا ہوا تھا۔ جینز کے ساتھ اس نے لانگ شرٹ پہنی تھی۔۔ ہیل والے جوتے اس نے پہننا چھوڑ دیے تھے۔۔ وہ سمپل شوز پہنتی تھی۔۔

بس ریم کو پسند آجائے۔۔ کل وہ واپس آ رہا ہے۔۔ میں چاہتی ہوں وہ مجھے دیکھ کر حیران رہ جائے۔۔ زی نے کہا۔

ایسا ہی ہوگا۔۔وہ تمہارا ہو کر رہے گا زی۔۔ تم فکر مت کرو۔۔ حرم نے اسے تسلی دی تھی۔اور زی مسکرا دی۔۔ جانے کیوں اسے حرم کی باتوں پر بہت بھروسہ تھا۔

آج کافی دنوں بعد حرم نے ڈائری کو ہاتھ لگایا تھا۔۔ فرہاد کی وجہ سے وہ اسے جیسے بھول ہی گ ئی تھی۔

آج اسکا دل کر رہا تھا کہ وہ اسے پڑھے۔۔

شام کا وقت تھا۔ آپا اندر بیٹھی اپنے پوتے کیلی ئے سویٹر بن رہی تھیں۔۔ شانو آج نہیں آئی تھی۔ وہ اپنے گھر ہی تھی۔

حرم ڈائری اٹھا کر دروازے کے باہر بنی چھوٹی سی راہداری میں سیڑھیوں پر بیٹھ گ ئی تھی۔

سامنے لان میں لگے خوبصورت پودے اسے فریش کر رہے تھے۔ وہ اس لی ئے بھی وہاں بیٹھی تھی کہ جب فرہاد آتا تو اسے پتا چل جاتا۔۔ وہ اسے سب سے پہلے دیکھ پاتی۔۔

حرم نے ایک نظر تھوڑے فاصلے پر بنے گھروں پر ڈالی جہاں لوگ گھر سے باہر نکل کر اپنے اپنے گھروں کے لان میں بیٹھے تھے۔ یہ وقت ہی ایسا تھا۔۔ غروب آفتاب کا وقت تھا۔۔ یہ وقت ایک خوبصورت منظر پیش کرتا تھا۔۔

حرم کے چہرے پر ایک مسکراہٹ پھیلی اور پھر اس نے ڈائری کھول کر توجہ اس پر مرکوز کردی۔۔

وہ ایک انتہائی خوبصورت صبح تھی لیکن ناجانے کیوں وہ مجھے اداس اداس سی لگ رہی تھی۔

دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد یہ میرا پہلا رمضان تھا۔ مجھے روزے رکھنا،عبادت کرنا بہت اچھا لگ رہا تھا۔

سیم ہمیشہ کی طرح مصروف تھے۔بس کچھ روزے ہی باقی بچے تھے۔۔پھر عید تھی۔۔اور اگلے دن ہمارا نکاح۔۔

ہاں میں سیم ایک ہونے جارہے تھے۔۔ایک دوسرے کے بننے جارہے تھے۔۔ہمیشہ ہمیشہ کیلئے۔۔ میں بہت خوش تھی۔۔ البتہ میں سیم سے اس دن والی بات کو لے کر انتہائی ناراض تھی۔۔ انہوں نے مرنے کی بات کی بھی تو کیسے کی۔۔ انکی ہمت کیسے ہوئی۔۔

خیر مجھے پتا تو تھا کہ وہ مجھے منانے والے تو ہیں نہیں۔۔تو ٹھیک ہے اس بار میں نے سوچ لیا تھا کہ ان سے بات نہیں کرنی۔۔

لیکن پھر اچانک مجھے سیم کی کال آئی۔۔ وہ خوش تھے شاید رمضان کا اثر تھا ورنہ وہ کھڑوس کبھی کبھی ہی ہنستے تھے۔

____

ہیلو ایش کہاں ہو۔۔؟؟ سمعان اس سے پوچھ رہا تھا۔۔جمعہ کا دن تھا عصر کی نماز پڑھنے کے بعد ایش پارک کی طرف چلی گ ئی تھی۔

آپکو میری یاد کیسے آگ ئی۔۔؟؟ ایش نے خفگی سے پوچھا۔

بس ایسے ہی دل کر رہا ہے تم سے بات کرنے کو۔۔ورنہ زندگی کا کیا بھروسہ۔۔؟؟ سمعان نے عجیب سے لہجے میں کہا

سیم ایسی باتیں مت کیا کریں۔۔مجھے ڈر لگنے لگتا ہے۔۔

اچھا بابا نہیں کرتا۔۔تم پارک میں ہو نا وہیں رکو۔۔میں پانچ منٹ میں پہنچتا ہوں۔۔میں نے تمہارے لیۓ ایک گفٹ لیا ہے۔وہ بتا رہا تھا جبکہ ایش کو حیرت کا جھٹکہ لگا۔۔ ایک سال کی محبت اور چھ ماہ کی منگنی میں وہ

اسے پہلی بار گفٹ دینے والا تھا۔۔ ایش تو حیرت سے گنگ رہ گئی تھی۔۔ یہی چیز اسکے چہرے پر خوشی پھیلا گئی۔۔

وہ سمعان کا انتظار کررہی تھی۔۔ جانے کیوں رات اس نے عجیب سا خواب دیکھا تھا۔۔اس نے سمعان کو خود سے دور جاتا دیکھا تھا۔۔اور یہ چیز اسے پریشان کررہی تھی۔۔

سیم جلدی سے آجائیں بس۔۔ ایش بڑبڑائی۔۔ اسکا دل انجانے خوف سے دھڑک رہا تھا۔

کچھ ہی دیر بعد اسے سمعان کی گاڑی رکتی نظر آئی۔۔ وہ گاڑی سے باہر نکل کر اسکی طرف بڑھا۔۔

کیسی ہو رائل پرنسز۔۔ کیا ابھی تک ناراض ہو۔۔ سمعان نے پوچھا۔۔ خلافِ معمول آج اسکا لہجہ بدلا بدلا تھا۔

ٹھیک ہوں۔۔۔ایش اس سے زیادہ دیر ناراض کیسے رہ سکتی تھی۔

یہ تمہارے لیئے۔۔ اس نے ایک چھوٹا سا باکس ایش کی طرف بڑھایا۔۔

ایش نے اسے کھولا تو وہ حیران رہ گئی۔۔ اس میں رنگ برنگی کانچ کی چوڑیاں تھیں۔۔

میں زارا کیلیئے لے جا رہا تھا تو سوچا پرنسز کیلیئے بھی کے جاؤں۔۔ پتا نہیں تمہیں پسند بھی آئیں گی یا نہیں۔۔ آخر کو تم ایک شہزادی ہو۔۔ ایسے تحفے کہاں پسند کرتی ہوگی۔۔ سمعان کے لہجے میں شرارت چھپی تھی۔

جی نہیں۔۔۔میں کوئی پرنسز نہیں ہوں۔۔ میں ایش ہوں۔۔ اور کچھ دنوں بعد مسز حیدر بن جاؤں گی۔۔ ایش نے منہ پھلا کر کہا تو سمعان ہنس دیا۔۔

وہ دونوں پارک سے باہر نکل آئے تھے۔۔ انکا ارادہ روما کی سڑکوں پر آوارہ گردی کرنے کا تھا۔۔

ویسے کب تک ناراض رہو گی مجھ سے۔۔ سمعان اسکے ساتھ چلتا ہوا پوچھ رہا تھا۔۔ وہ آج خاموش تھی۔۔

دیکھو موسم کتنا خراب ہو رہا ہے۔۔ گھر بھی تو جانا ہے نا تو پلیز جلدی جلدی مان جاؤ۔۔ ایسا نا ہو ہم دونوں بارش میں بھیگ جائیں۔۔ سمعان نے آسمان پر چھائے کالے بادلوں کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

ان سیاہ بادلوں کی وجہ سے ایک عجیب سا اندھیرا پھیل گیا تھا۔ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ اندھیرا ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔۔

تم نے نہیں دیتے ہماری باتوں کا جواب تو کیا ہوا۔۔

جب تم ہماری #قبرپرآؤ گے تو ہم بھی ایسا ہی کریں گے۔۔

سمعان نے ایک شعر گنگنایا۔۔وہ اپنی جون میں آگے بڑھ رہا تھا۔

ایش کے جواب نا دینے پر اس نے پلٹ کر دیکھا تو وہ خاموش کھڑی خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

کیاہواایش۔۔ایسے کیوں کھڑی ہو۔۔وہ واپس اسکی طرف بڑھا۔

آپ سے کہا تھا نامرنے کی بات دوبارہ مت کیجی ئے گا۔۔ آپکو اثر نہیں ہوتا۔۔ وہ سمعان کے سامنے پہلی دفعہ چلائی تھی۔

سبز خوبصورت آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔۔

اچھا بابا سوری۔۔پکا پرامس دوبارہ ایسا نہیں کہونگا۔۔سمعان نے اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھے تو اسے تکلیف ہوئی۔۔

ایش اداس ہوگ ئی تھی۔

سنو....... !

اداس مت ہو اک ــــــــــــ رو

___ میری عُم ــــــــــ رگھٹنے لگتی ہ ـــــــــ ے

وہ اسکے چہرے کو دونوں ہاتھوں کے پیالے میں پکڑ کر بولا تھا۔۔

یہ لہجہ یہ پیار۔۔ ایش کو لگا وہ کوئی اور سیم ہے۔

____

وہ لڑکا مرنا نہیں چاہیئے۔۔ بس اسے انتہا کی ازیت دینی ہے تم لوگوں نے۔۔ اتنی کہ اسکی زندگی عزاب بن جائے۔۔ اور پھر ہمیشہ کیلیئے یہ ملک چھوڑکر چلا جائے۔۔

وہ شخص اپنے سامنے کھڑے دو لوگوں سے انتہائی سپاٹ لہجے میں کہہ رہا تھا۔ وہ لڑکے شکل سے گنڈے لگتے تھے۔

اسکی بات پوری ہونے پر وہ کمرے سے باہر نکل گ ئے--

ویسے میں شادی کے بعد بھی اسی طرح مصروف رہا کرونگا۔ تمہیں کوئی شکایت تو نہیں ہوگی نا۔۔ لیکن پوری کوشش کرونگا کہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھوں۔۔ سعمان ایش کے ہاتھوں میں چوڑیاں پہناتا کہہ رہا تھا۔

جبکہ ایش مسمرائز سی اسے دیکھ رہی تھی--

بہت پیاری لگ رہی ہیں۔ وہ چوڑیوں کی طرف دیکھ کر بولا۔۔

اچھا سنو ہمارے کتنے بچے ہونگے۔۔

تین۔۔

چار۔۔

پانچ۔۔

نہیں۔۔ سات کافی ہیں ہے نا۔۔ وہ ایک بار پھر اس سے آگے نکل گیا تھا جبکہ ایش وہی کھڑی اسکی باتیں سن رہی تھی۔

سات کافی ہیں نا جن میں سے چھ بیٹیاں ہونگی۔۔ اور ایک بیٹا۔۔ مجھے بیٹیاں بہت پسند ہیں۔۔ وہ کہتا کہتا رکا۔۔

تم رک کیوں جاتی ہو۔۔ وہ ایش کی طرف دیکھ کر بولا۔

آج اسکی باتیں ہی ایسی تھیں۔۔ایش کو لگ ہی نہیں رہا تھا کہ وہ سمعان ہے۔

آج آپ بہت تیز چل رہے ہیں۔۔ایش نے کہا۔

ہاں میں جنت میں بھی تم سے پہلے جاؤں گا اور وہاں جا کر تمہارا انتظار کرونگا۔۔ سمعان نے مسکرا کر جواب دیا۔

وہ اس سے کافی فاصلے پر کھڑا تھا۔ایش کچھ کہنے والی تھی کہ اچانک ایک تیز رفتار گاڑی آ کر ان دونوں کے درمیان میں رکی۔

اس میں سے دو لڑکے اترے اور انہوں نے ایش کو پکڑا۔۔ایک نے پسٹل نکال کر ایش کے سر پر رکھ دیا۔

دونوں نے چہرے پر ماس پہنے ہوئے تھے۔۔ یہ سب اتنی آناً فاناً ہوا تھا کہ ایش اور سمعان حیران رہ گئے تھے۔

چھوڑو مجھے۔۔ایش نے خود کو چھڑوانے کی کوشش کی۔

ہلنامت ورنہ یہ گولی تمہارا دماغ اڑا دے گی۔۔ جس نے پسٹل ایش کے سر پر لگا رکھا تھا وہ غرایا۔۔

سمعان انکی طرف بھاگا۔

وہیں رک جاؤ ورنہ اس لڑکی کو کھو دو گے۔۔ دوسرے نے پسٹل کا رخ سمعان کی طرف کیا۔

کون ہو تم لوگ۔۔؟؟ سمعان نے بنا ڈرے پوچھا۔

اگر اس لڑکی کی زندگی چاہتے ہو تو ہمارے ساتھ چلو۔۔پہلے والے نے سمعان سے کہا۔

ایش کی آنکھوں میں خوف ابھرا۔

ٹھیک ہے اسے چھوڑدو۔۔میں چلنے کو تیار ہوں۔۔سمعان نے جواب دیا۔

گاڑی میں بیٹھو۔۔اس نے اشارہ کیا تو سمعان گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

نہیں سیم۔۔آپ کہاں جارہے ہیں۔۔انکے ساتھ مت جائیں۔۔ ایش نے چلا کر کہا۔

منہ بند رکھو۔۔ایک لڑکے نے غرا کر کہا۔

سمعان خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ گیا۔وہ دونوں بھی گاڑی میں سوار ہوئے ایش کو وہیں چھوڑا پھر گاڑی زن سے بھگا کر لے گئے۔۔

کون ہو تم لوگ۔۔اور مجھ سے کیا چاہتے ہو۔۔؟سمعان نے ان سے پوچھا۔اسکا دماغ بہت تیز چل رہا تھا۔

یہ دیکھ لو۔۔آگے بیٹھے لڑکے نے جو ڈرائیونگ کر رہا تھا اپنے چہرے سے ماسک اتارہ۔۔سمعان اسے پہچان گیا تھا۔

تم۔۔۔سمعان گرجا۔۔اس سے پہلے وہ کچھ کرتا اسکے پاس بیٹھے لڑکے نے جس کے ہاتھ میں ایک انجیکشن تھا سمعان کی گردن میں کھوپ دیا۔۔

وہ کراہ کر رہ گیا تھا۔

یہ انجیکشن ویسے ہم نے ایش کو لگانا تھا۔۔اس سے بہت پرانی دشمنی ہے ہماری۔۔ لیکن اسے تکلیف دینے سے زیادہ مزہ تمہیں تکلیف دینے میں آئے گا۔

وہ تڑپے گی تو ہمیں سکون ملے گا۔۔ان دونوں کا قہقہہ ابھرا۔۔

جبکہ سمعان کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا تھا۔وہ خود ایک سیکریٹ ایجنٹ تھا۔ان سب چیزوں کے بارے میں اچھے سے جانتا تھا۔وہ ایک انتہائی زہریلا انجیکشن تھا جو اسے لگایا گیا تھا۔

پندرہ منٹ ہیں تمہارے پاس۔۔بس پندرہ منٹ۔۔اسکے بعد تم ختم ہو جاؤ گے-- ان دونوں نے پھر ایک چھت پھاڑ قہقہہ لگایا۔

وہ گاڑی میں ہی گھوم رہے تھے۔

کیاخیال ہے اب اسے نیچے اتار دینا چاہی ئے۔۔ اب دنیا کی کوئی طاقت اسے نہیں بچا سکتی۔۔ آگے بیٹھے شخص نے کہا تھا۔

ہاں ٹھیک ہے۔۔ آگے والے نے گاڑی روکی اور پیچھے بیٹھے لڑکے نے سمعان کو نیچے دھکہ دے دیا۔

سمعان نیچے گرا تھا۔اسکی گردن میں ایک عجیب سادرد پھیلا تھا۔وہ جان گیا تھا کہ اب کیا ہونے والا ہے اس لی ئے اس نے موبائل نکال کر ایش کو فون کیا۔

وہ پاگلوں کی طرح سڑکوں پر ماری ماری پھر رہی تھی۔ٹھنڈی ہوا اب آندھی کی شکل اختیار کر گ ئی تھی۔

سیم آپ کہاں ہے۔۔وہ رو رہی تھی۔سمعان کا موبائل سائلنٹ پر لگا تھا۔ ایش کب سے اسے فون کر رہی تھی مگر سمعان نے ریسیو نہیں کیا تھا۔ اب خود ہی اس نے کال کی تھی۔

آپ ٹھیک تو ہیں نا۔۔؟ایش کے لہجے میں بے چینی تھی۔

ششششششششش۔۔۔چپ۔۔ بالکل چپ۔۔ایش آج میری سنو۔۔دوسری طرف سے سمعان کی دھیمی آواز ابھری تھی۔

میں کچھ اعتراف کرنا چاہتا ہوں ایش۔۔آج پلیز تم مجھے سن لو۔۔وہ کہہ رہا تھا۔

سیم آپ کہاں ہیں۔۔؟؟پلیز مجھے بتائیں آپ ٹھیک تو ہیں نا۔۔؟؟

میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں ایش۔۔بے پناہ، بے انتہاہ۔۔جو کبھی کسی نے کسی سے نا کی ہو گی۔۔

ایش اس اعتراف پر دنگ رہ گ ئی تھی۔

آپ مجھ سے اظہارِ محبت کب کریں گے سیم۔۔؟؟

جب میں مرنے والا ہو نگا۔۔جب میری آخری سانسیں چل رہی ہو نگی۔۔سمعان نے اسے جوب دیا تھا۔۔

اور اب وہ اس سے اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا۔ایش کا دل ڈوب کر ابھرا۔۔

بارش نے ایک بار پھر روما کو اپنی لپیٹ میں لیا۔

سیم آپ۔۔وہ کچھ کہنا چاہتی تھی۔

لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہیں۔۔جو تم سے شاید مجھ سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ مسٹر اینڈ مسز ولیم۔۔انکے پاس لوٹ جانا ایش۔۔انکے پاس لوٹ جانا۔۔سمعان نے تکلیف سے کہا تھا۔

اسے اپنے ناک سے کوئی چیز سرکتی ہوئی محسوس ہوئی تو اس نے ہاتھ لگا کر دیکھا۔ اسکے ناک سے خون نکل رہا تھا۔

سیم آپ کیا کہہ رہے۔۔

ششش۔۔میرے پاس وقت کم ہے ایش۔۔مجھے بہت سی باتیں کرنی ہیں۔۔

مجھ سے وعدہ کرو کہ میرے جانے کے بعد ہمیشہ خوش رہو گی۔۔ کبھی نہیں روؤ گی۔ سب کو خوش رکھو گی۔۔

ایش ولیم کی طرح رہو گی۔۔ میرے بابا جی اور زارا کا خیال رکھو گی کیونکہ تم عام لڑکی نہیں ہو۔۔ایش۔۔

سمعان کو لگ رہا تھا اسکا گلا کسی نے زور سے پکڑ لیا ہے۔۔ آواز نہیں نکل رہی تھی۔۔

زہر پورے جسم میں پھیل رہا تھا۔ اسکی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔۔

میرا ادھورا کام پورا کرو گی۔۔ وعدہ کرو مجھ سے ایش۔۔ میرے بعد میرے کمرے میں جانا وہاں تمہیں بہت کچھ ملے گا۔

ایش کی تو گویا بولنے کی حس جواب دے گئی تھی۔ وہ کانپتے ہاتھوں کے ساتھ اسے سن رہی تھی۔

مجھ سے وعدہ کرو ایش کہ تم اللہ پاک سے کبھی شکوہ نہیں کرو گی۔۔ہمیشہ خوش رہو گی۔۔اسکی شکر گزار رہو گی۔۔

سیم۔۔ایش کے کپکپاتے لبوں سے بس اتنا ہی نکلا تھا۔۔

پیلس لوٹ جانا ایش۔۔ محبت میں ضد نہیں ہوتی۔۔ تم اپنے ماں باپ سے ضد مت لگانا۔۔انہیں تمہاری ضرورت ہے۔۔

سمعان کولگ رہا تھا اسکی ٹانگیں جواب دے گ ئی ہیں۔ وہ نیچے بیٹھ گیا۔۔ اسے محسوس نہیں ہورہا تھا اسکی ٹانگیں بھی ہیں یا نہیں۔۔ زہر اپنا اثر تیزی سے دکھا رہا تھا۔

تمہیں مجھ سے یہ شکایت تھی ناکہ میں نے تمہیں نہیں چاہا۔۔ تو سنو ایش۔۔

میں تمہیں تب سے چاہتا ہوں جب۔۔ تمہیں دیکھا بھی نہیں تھا۔۔ وہ خاموش ہو گیا۔۔ تکلیف کے آثار اسکی آواز سے بھی ظاہر ہو رہے تھے۔

سمعان نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تو وہ خون سے تر ہو گیا۔۔ خون کی ایک ابکائی اسکے منہ سے نکلی تھی۔

اگر ایش اسے اس طرح دیکھ لیتی تو اسکا دل پھٹ جاتا۔۔۔

میں نے وظیفہ کیا تھا جو لڑکی میری جنت میں ہمسفر ہو گی میں اسے دنیا میں دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔اور پھر مجھے تم ملیں۔۔

وہ ان دس منٹوں میں سب کچھ بتا دینا چاہتا تھا۔

میں نے تمہیں تب بھی بے پناہ چاہا ہے ایش جب تم ایش ولیم تھی۔۔تب بھی میں تم پر بے انتہا مرتا تھا۔

اور اب بھی میں تمہیں بہت چاہتا ہوں ایش۔۔میری محبت بہت پاکیزہ ہے۔۔میں نے اپنے جزبے چھپا کر رکھے کیونکہ میں جانتا تھا میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔۔ کبھی بھی کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔

مم۔۔۔ میرا ایک کام ادھورا ہے ایش اسے پورا کرنا۔۔اسے پورا کرنا۔۔

میرے جانے کے بعد کچھ بھی غلط مت کرنا ایش۔۔

سمعان کا جسم نیلا ہونا شروع ہو گیا تھا۔اسکے وجیہہ چہرے پر درد پھیلا تھا۔۔

میں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہونگا ایش۔۔ تمہارے اندر رہونگا۔۔ تمہاری روح میں رہونگا۔۔مجھے ہمیشہ یاد رکھنا بھول مت جانا۔۔

اورچاہوتومائیک کی ہو جانا۔۔ لیکم اسے پہلے بتا دینا کہ آخرت میں تم صرف میری ہوگی۔۔ صرف سمعان کی۔۔

اور سنو میری قبر کی کھوج مت کرنا۔۔وہ تمہیں نہی ملے گی۔۔ لیکن میرے لیۓ دعا کرتی رہنا۔۔ میں بہت گناہگار ہوں ایش۔۔ میری مغفرت کی دعا کرنا۔۔

سمعان کے ہاتھ بے جان ہونا شروع ہو چکے تھے۔۔اسکا نیچے کا پورا جسم بے جان ہو گیا تھا۔۔

صرف ایک دماغ چل رہا تھا اور دل۔۔

مم۔۔میں جنت میں تمہاراانتظار کرونگا ایش۔۔

وہ اپنے جسم کی باقی ماندہ قوت بولنے پر لگا رہا تھا۔۔اور ایک ہاتھ پر جس سے موبائل پکڑا تھا۔

خدا گواہ ہے ایش کہ میں نے تم سے عشق کیا ہے۔۔

اور تم گواہ رہنا ایش کہ میں نے اپنے خدا اور اسکی مخلوق کیلیے جزبہ عشق اپنی رگ رگ میں بسایا ہے۔۔ میں نے اپنا مشن پوری ایمانداری سے نبھایا ہے۔۔

ایک بار پھر میں کہتا ہوں کہ ایش تم میری ماں کے بعد دنیا کہ وہ پہلی عورت ہو جس کو سمعان حیدر نے چاہا۔۔اسے چھوا۔۔اسے دیکھا۔۔میں نے سر سے پاؤں تک خود کو تمہارا رکھا ایش۔۔ تمہاری امانت سمجھا۔۔

ایش کی سسکیاں وہ صاف سن سکتا تھا۔۔وہ دونوں روما کی سڑکوں پر گھٹنوں کے بل بیٹھے تھے۔۔ ایک دوسرے سے دور ہو کر ایک دوسرے کے انتہائی قریب۔۔

بارش فل رفتار سے برس رہی تھی۔۔وہ بارش کب تھی۔۔وہ تو آسمان رو رہا تھا۔۔وہ دونوں جو رو رہے تھے۔۔

ایسا لگتا تھا جیسے ہر چیز انکی باتیں سن کر سکیاں بھر رہی ہے۔۔ہر چیز دل دہلا دینے والی چینخ مارنا چاہتی ہے۔۔

واپس لوٹ جانا ایش۔۔واپس لوٹ جانا۔۔

اور بس سمعان کی آخری سانسیں تھیں۔۔جو اٹکنے لگی تھیں۔۔

وہ کتنی مشکل سے سانس لے رہا تھا وہ ایش محسوس کر رہی تھی۔

ایش کو بھی لگ رہا تھا اسکا جسم اسکا ساتھ چھوڑ رہا ہے۔

لا الہ۔۔

تکلیف کے باعث سمان کے منہ سے اٹک اٹک کر نکلا۔

ایش کو جیسے جھٹکہ لگا۔۔ یہ الفاظ کب بولے جاتے ہیں۔۔

الا اللہ۔۔

سیم۔۔۔ایش کرنٹ کھا کر اٹھی۔

محمدؐ۔۔

سیم یہ آپ کا بول رہے ہی۔۔۔پلیز چپ کر جائیں۔ وہ چلائی۔۔

رسول اللہ۔۔

فون اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر دور جا گرا تھا۔۔وہ خود پانی سے بھیگی سڑک پر اوندے منہ گر گیا۔۔ ساری سڑک خون سے بھری پڑی تھی۔۔اسکے ناک، کان منہ یہاں تک کہ آنکھوں سے بھی خون نکلا تھا۔

وہ اب بھی سانس لے رہا تھا۔۔مگر اسکی سانسیں اکھڑ چکی تھیں۔۔وہ پہلے کلمہ پڑھ گیا۔۔

سیم۔۔۔آپ سن رہے ہیں میری آواز۔۔ایش پاگلوں کی طرح سڑک پر بھاگنے لگی۔۔ہیلو سیم۔۔

موبائل سے آواز ابھر رہی تھی مگر وہ بے جان پڑا تھا۔۔بارش نے اسے اپنے آنسوؤں سے پہلے ہی غسل دے دیا تھا۔

سیم۔۔

سمعان۔۔

ایش نے دل دہلا دینے والی چینخ ماری تھی۔۔اور پھر غش کھا کر وہ بھی نیچے سڑک پر گر گئی۔

ہواؤں نے ایک بار پوچھا تھا کہ محبتوں کی شروعات بارش سے کیوں ہوتی ہے۔۔

آج وقت نے انہیں جواب دیا تھا کہ صرف ادھوری محبتوں کی شروعات بارش سے ہوتی ہے۔۔

ایش نے آنکھیں بند کرنے سے پہلے ایک بار کھولا تھا۔لوگ اسے ارد گرد جمع ہونا شورع ہو گئے تھے۔۔ ہر طرف شور ابھر رہا تھا۔ تیز برستی بارش سب کچھ بھیگا گئی تھی۔۔

وہ پھر آنکھیں بند کر گئی کبھی نا کھولنے کیلیئے۔۔

جب کہ سمعان تو تھا ہی سنسان سڑک پر۔۔ پتا نہیں کوئی اس تک پہنچ پاتا یا نہیں۔۔

تقدیر نے ایک کتاب بند کردی۔۔ ہواؤں کی سسکیاں ابھریں۔۔ اور وقت جسے کہیں کھو گیا۔۔

ہر چیز رو رہی تھی۔۔ روما کی دو سڑکوں پر دو لوگ دنیاومافع سے بے خبر آنکھیں بند کر گئے تھے۔۔

یہ تھی محبت۔۔ سیم اور ایش کی ادھوری محبت۔۔

ہائے ظالم محبت۔۔

اے محبت تیرے انجام پر رونا آیا۔۔۔!!!

حرم کا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔۔اسے یقین نا ہوا کہ کوئی ایسے بھی چھوڑ کر جا سکتا ہے۔۔

حرم تم یہاں کیوں بیٹھی ہو۔۔؟؟اچانک فرہاد کی آواز ابھری۔۔ حرم ایک دم چونکی۔۔اسے پتا نہیں چلا کہ فرہاد کب آیا۔وہ ڈائری میں اتنی مگن تھی کہ آس پاس کیا ہو رہا ہے اسے محسوس نا کر پائی۔

فرہاد کو دیکھ کر وہ ایک دم اٹھی۔۔اسکے ہاتھوں اور زبان میں واضح لڑکھڑاہٹ تھی۔۔

ہادی۔۔وہ سیم۔۔وہ کچھ کہنا چاہ رہی تھی۔

فرہاد آگے بڑھا اسے حرم کی آنکھوں میں نمی نظر آگ ئی تھی۔ شاید وہ رو رہی تھی۔

کس کی بات کر رہی ہو حرم۔۔ کیا ہوا ہے تمہیں۔۔؟؟

ہادی۔۔ وہ۔۔ وہ سیم۔۔ وہ وہاں سڑک پر۔۔ خون۔۔ وہ ایش۔۔ حرم کی ہچکیاں بند گ ئی تھیں۔۔ ڈائری اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر گ ئی تھی۔

فرہاد کو لگا شاید اس نے کوئی ناول کوئی سٹوری پڑھی ہے۔

وہ سیم۔۔ وہ مر گیا۔۔ حرم کا وجود کانپ رہا تھا۔

ریلیکس حرم۔۔کچھ نہیں ہوا دیکھو سب ٹھیک ہے۔۔فرہاد نے اسے کندھوں سے پکڑ کر پر سکون کرنا چاہا۔۔وہ اسے اس دنیا سے نکالنا چاہتا تھا جس میں وہ پچھلے ایک گھنٹے سے پہنچی ہوئی تھی۔۔

چلو اندر۔۔۔وہ ڈائری اٹھا کر اسے ہاتھ سے پکڑ کر اندر لے گیا۔

بیٹھ جاؤ یہاں۔۔وہ اسے صوفے پر بٹھا چکا تھا۔

اب بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔؟؟فرہاد نے اس سے پوچھا جو کھوئی کھوئی سی نظر آ رہی تھی۔

مجھے سونا ہے۔۔حرم نے بس اتنا کہا۔حرم کو لگ رہا تھا جیسے اس پر غنودگی طاری ہو رہی ہے۔

فرہاد نے گہری نظروں سے اسے دیکھا اور پھر اس ڈائری کو جسے وہ سامنے میز پر رکھ چکا تھا۔ کچھ تو تھا جو ٹھیک نہیں تھا۔۔ جس نے حرم کو ذہنی طور پر بہت ہی ڈسٹرب کر دیا تھا۔

او کے پہلے کھانا کھالو۔۔ فرہاد نے حرم سے کہا۔

نہیں۔۔ میں بس سونا چاہتی ہوں۔۔ حرم نے جواب دیا۔۔ وہ آنکھیں بند کرنا چاہتی تھی۔ اسے لگ رہا تھا وہ ایک خوفناک خواب دیکھ رہی ہے۔۔ جیسے ہی وہ سو کر اٹھے گی تو اس خواب سے باہر نکل آئے گی۔

ہمم۔۔ مم۔۔ ٹھیک ہے چلو پھر۔۔ فرہاد اسکے ساتھ کمرے میں آ گیا تھا۔

حرم اپنے بیڈ پر لیٹ گ ئی تھی۔۔ فرہاد کو محسوس ہوا جیسے وہ ڈری ہوئی ہے۔

حرم نے لیٹنے کے فوراً بعد کمبل اوپر لے لیا۔

ہادی۔۔۔وہ پلٹنے لگا تھا جب حرم نے اسے پکارہ۔۔

جی۔۔

آپ مجھے کبھی چھوڑ کر تو نہیں جائیں گے۔۔ حرم پوچھ رہی تھی۔

فرہاد کو اسکے اس بچگانہ سوال پر ہنسی آئی تھی۔

نہیں۔۔میں کبھی تمہیں چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔۔وہ اسکے بیڈ پر بیٹھتا ہوا کہہ رہا تھا۔

ٹھیک ہے پھر یہیں بیٹھ جائیں-- مجھے چھوڑ کر مت جائیے گا- حرم نے التجا کی--

فرہاد کو اس پر ترس آیا تھا-اس نے حرم کا ہاتھ پکڑ لیا تھا-اور اسے یقین دلایا تھا کہ وہ ہمیشہ اسکے ساتھ رہے گا-

حرم نے اسکی موجودگی محسوس کر کے آنکھیں بند کر لیں--کچھ ہی دیر بعد وہ نیند کی وادی میں اتر گئی تھی-

وہ ڈائری باہر میز پر ہی رکھی تھی-

فرہاد اسے پڑھنا چاہتا تھا-

کچھ دیر بعد آپا حرم کے کمرے میں آئیں-- فرہاد کو یوں اسکا ہاتھ پکڑے بیٹھا دیکھ کر اسے وہ رات یاد آگئی جب فرہاد کو گولی لگی تھی اور حرم فرہاد کا ہاتھ پکڑے سو رہی تھی--

فرہاد بیٹا--انہوں نے آہستہ سے پکارہ--

جی آپا-- فرہاد نے انہیں دیکھے بنا جواب دیا-

کھانا تیار ہے--

آپ کھالیں آپا--اور مجھے وہ ڈائری لادیں جو باہر میز پر پڑی ہے-- فرہاد نے جواب دیا-

آپا جانتی تھی وہ دونوں اکٹھے کھانا کھاتے تھے-

نہیں بیٹا میں تم دونوں کے بنا نہیں کھا سکتی۔۔آپا نے کہا

اور لاؤنج سے اسے وہ ڈائری لا کر فرہاد کو دے دی۔

فرہاد نے دھیرے سے اپنا ہاتھ حرم کی گرفت سے نکالا اور فریش ہونے چلا گیا۔۔وہ گہری نیند سوئی ہوئی تھی۔۔

پندرہ منٹ بعد وہ اس ڈائری کو اٹھا کر حرم کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ چکا تھا۔اس میں کیا تھا وہ نہیں جانتا تھا۔۔لیکن وہ اب پڑھنے جا رہا تھا۔

فرہاد نے ڈائری کھولی۔۔وہ اردو میں لکھی ہوئی تھی۔

جیسے جیسے وہ پڑھتا جارہا تھا اسکی آنکھیں حیرت سے پھیلتی جارہی تھیں۔۔

آپا بخش بابا کے ساتھ واپس جا چکی تھیں۔۔

صرف وہ اور حرم گھر پر تھے۔

وہ جانتا تھا حرم رات گیارہ بجے تک خود ہی اٹھ جائے گی۔

ایک گھنٹہ گزر گیا تھا اسے ڈائری پڑھتے ہوئے۔ اسے ایش سے زیادہ سمعان میں دلچسپی تھی۔

گھڑی کی سوئی آہستہ آہستہ سرک رہی تھی۔کمرے میں گہری خاموشی چھائی تھی۔صرف ٹک ٹک کی آواز ابھر رہی تھی۔

!!!!اے محبت تیرے انجام پر رونا آیا۔۔

فرہاد نے ڈائری بند کر دی۔اسکی آنکھیں نم تھیں۔۔ یہ تھی وہ چیز جو حرم اسے سمجھانا چاہ رہی تھی۔۔سمعان کی موت۔۔

فرہاد ڈائری کو میز پر رکھ کر باہر نکل آیا تھا۔۔رات کے دس بج رہے تھے۔وہ لاؤنج کا دروازہ کھول کر باہر لان میں آگیا تھا۔

فرہاد کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

اسکا دل کر رہا تھا کہ وہ زور سے ایک چینخ مارے۔۔

سمعان اسکا بیسٹ فرینڈ تھا۔ وہ سکول سے دوست تھے۔ سمعان فرہاد سے دو سال سینئی رتھا۔ لیکن دونوں کی سوچ ایک جیسی تھی۔

سکول کے بعد دونوں نے ایک ہی کالج سے انٹر کیا تھا۔ سمعان سکول سے پہلے فارغ ہو گیا تھا۔ جس کالج میں اس نے ایڈمیشن لیا تھا فرہاد نے بھی اسی میں لیا تھا۔ جب فرہاد کا انٹر ہوا تو سمعان کا اسی کالج سے گریجوایشن مکمل ہو گیا تھا۔ اسکے بعد وہ دونوں الگ الگ ہو گ ئے-- مگر وہ دونوں ہمیشہ رابطے میں رہے تھے۔

فرہاد جانتا تھا سمعان سیکریٹ ایجنٹ ہے۔۔ اسے سمعان پر بہت فخر تھا۔ سمعان کی موت اسی دن ہوئی تھی جس دن روشنی فرہاد کو چھوڑ گ ئی تھی۔۔ فرہاد نے اسے طلاق دی تھی۔۔ اور اسی دن اعظم آغا یعنی فرہاد کے والد کا انتقال ہوا تھا۔

فرہاد تو اس وقت ٹوٹ چکا تھا۔ جو جان سے پیارے لوگ اسے چھوڑ کر چلے گ ئے تھے۔۔

وہ اسے آخری بار دیکھ بھی نہیں پایا تھا۔ کتنا رویا تھا وہ سمعان کو لے کر یہ اسکی مرنے کی عمر نہیں تھی۔

اسے نہیں پتا تھا کہ وہ کیسے مرا تھا۔ لیکن آج اسے پتا چل گیا تھا۔

روشنی فرہاد کو فادی بلاتی تھی اسے آج بھی یاد تھا جب اس نے سمعان کو کال کی تھی آخری بار تب اس نے پوچھا تھا۔

یار یہ لڑکیاں ہمارے اچھے بھلے نام کا بیڑہ غرق کر کے نک نیم کیوں رکھتی ہیں۔۔؟؟

ھاھاھا میں خود نہیں جانتا مجھے تو خود سمعان سے سیم بنا دیا گیا ہے۔۔ سمعان نے جواب دیا تھا۔

ویسے تمہیں اس لڑکی کو ہاں کر دینی چاہیے۔۔ کتنا بھاؤ کھاتے ہو تم۔۔ فرہاد نے کہا۔

اور مجھے یقین نہیں ہوتا کہ تم مجھ سے دو تین سال چھوٹے ہو کر مجھ سے پہلے شادی کر رہے ہو۔۔

سمعان نے جواب دیا۔

ہاں بس۔۔ پیار ہو جائے تو ایسا ہی ہوتا ہے۔۔ میں تمہیں اپنی اور روشنی کی شادی کی تصویریں بیجھوں گا۔۔ تم بتانا میری چوائس کیسی ہے۔۔

ہاں ٹھیک ہے بیجھ دینا۔۔ مگر میں تو اپنی شادی کی تصاویر تمہیں ہرگز نہیں دکھاؤں گا۔۔

سمعان نے کہا۔

تم ہمیشہ ہی اتنے کھڑوس رہو گے کیا۔۔؟؟ فرہاد نے پوچھا۔

ارادہ تو تھا لیکن نور الایش مجھے سر سے پاؤں تک بدل دے گی۔۔ سمعان نے قہقہہ لگایا۔۔

بہت اچھی بات ہے۔۔ تم ہنسا تو کرو گے نا۔۔ اتنے سیسریس رہتے ہو ہر وقت۔۔ ویسے بھی تم ایش بھابھی کے قابو ہی آسکتے ہو۔۔ فرہاد نے جواب دیا۔

ھاھا ابھی شادی نہیں ہوئی جناب۔۔ جب ہو گی تب دیکھ لیں گے۔۔ سمعان نے کہا۔

میں بہت جلد روما آؤں گا۔۔ بس تین دن بعد شادی ہے۔ اسکے بعد بہت جلد میں تم سے ملوں گا۔۔ تم تو ویسے بھی لوگوں کی جاسوسی میں مصروف رہتے ہو۔۔ تمہیں تو میری شادی میں آنے کا وقت بھی نہیں ملے گا۔ فرہاد نے شکوہ کیا۔

میں اس لیے نہیں آرہا کہ مجھے تمہاری ہونے والی وائف کچھ خاص پسند نہیں آئی-- وہ دونوں ہر ایک بات بے دھڑک کہہ دیتے تھے۔اس لیے سمعان کے دل میں جو تھا اس نے فرہاد سے کہہ دیا۔

کچھ دن پہلے سمعان سے اسکی ویڈیو کال پر بات ہوئی تھی۔روشنی بھی فرہاد کے ساتھ تھی۔ سمعان کو فرہاد کی پسند دیکھ کر انتہا کی حیرت ہوئی تھی۔اسے اندازہ نہیں تھا فرہاد اتنی بولڈ لڑکی سے شادی کرے گا۔۔

کیوں اس میں کیا کمی ہے۔۔؟؟فرہاد نے پوچھا۔

کمی نہیں ہے۔۔انفیکٹ ہر چیز کی زیادتی ہے۔۔ سمعان نے کہا۔

اب میں تمہاری چوائس کی لڑکی کہاں سے ڈھونڈوں۔۔؟

مجھے تو بس ایک ہی پسند ہے اور اس جیسی کوئی ہ وہی نہیں سکتی۔۔سمعان کی نظروں میں ایش کا چہرہ گھوما۔

ہائے-- سیکریٹ ایجنٹ کا دل بھی چوری ہو گیا جو لوگوں کے خلاف ثبوت اور پتا نہیں کیا کیا چوری کرتا رہتا ہے۔مزہ آگیا قسم سے۔۔فرہاد مسکرایا۔

میں چور نہیں ہوں۔۔سمعان نے ہنستے ہوئے کہا۔

ہم بہت جلد ملیں گے سمعان۔۔فرہاد نے کہا تھا۔۔

اور پھر وہ دن کبھی نہیں آیا۔اسکی شادی والے دن سمعان چلا گیا ہمیشہ کیلی ئے--

وہ چونک کر خیالوں سے باہر آیا تھا۔اسے اپنے سینے میں ایک گھٹن سی محسوس ہو رہی تھی۔

دیکھو آج میں روما میں ہوں۔۔ میرے پاس تمہاری چوائس جیسی وائف ہے۔۔ حرم بالکل تمہاری ایش جیسی ہے۔۔اسکی سوچ اسکا دل۔۔ سب کچھ ایش سے ملتا ہے۔۔ دیکھو میں بدل گیا۔۔ میں تمہارے جیسا بن گیا ہوں۔۔ مگر تم کہاں ہو سمعان۔۔ کہاں ہو؟؟ فرہاد کہہ رہا تھا۔

اسکا دل رو رہا تھا کہ اسکا بیسٹ فرینڈ کتنی تکلیف سہہ کر مرا تھا۔وہ کتنا خوش تھا۔

تمہیں روشنی نہیں پسند تھی دیکھو میں نے اسے چھوڑ دیا۔اب تو ایک بار مجھ سے مل لو سمعان۔۔ صرف ایک بار۔۔ میں بہت کچھ بتانا چاہتا ہوں تمہیں۔۔ فرہاد گھٹنے زمین پر رکھے رو رہا تھا۔۔اس نے بہت کچھ کھویا تھا۔۔

جس میں سب سے قیمتی اعظم آغا اور سمعان حیدر تھے۔۔ کوئی اسکا درد کیسے سمجھ پاتا۔۔

ہادی آپ سوئے نہیں۔۔؟؟ حرم واقعی دس پینتالیس پر اٹھ گ ئی تھی۔۔ اسے حیرت ہوئی تھی فرہاد ابھی تک اسکے کمرے میں موجود تھا۔ وہ سامنے والے صوفے پر بیٹھے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

نہیں۔۔ نیند نہیں آ رہی ۔۔ فرہاد نے جواب دیا۔ حرم کو محسوس ہوا اسکا لہجہ بھیگا بھیگا سا تھا۔

آپ ٹھیک تو ہیں نا۔۔؟؟ وہ اٹھ کر فرہاد کے پاس آئی--

ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔ فرہاد مسکرایا۔۔وہ بہت جلد اپنے جزبات پر قابو پالیتا تھا۔

حرم کی نظر میز پر رکھی ڈائری پر پڑی۔اسکا دل بھر آیا تھا۔

تم نے ایش کو دیکھا ہے حرم۔۔؟؟فرہاد نے پوچھا۔

حرم چونکی۔۔

کیا آپ ڈائری پڑھ چکے ہیں۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔

میں نے نام پڑھا پہلے صفحے پر لکھا ہوا ہے۔۔ فرہاد نے جواب دیا۔

یہ لیں اس میں اسکی تصویریں ہیں۔۔ حرم نے اپنا موبائل اسکی طرف بڑھایا۔۔

میں نماز پڑھ لوں عشا کی۔۔وہ کہتی وضو کرنے چلی گ ئی۔

فرہاد نے گیلری کھولنے کے بعد تصویروں کا فولڈر نکالا۔۔

ایش۔۔ایک فولڈر پر نام لکھا تھا۔

۔فرہاد نے جیسے ہی پہلی تصویر کو دیکھا وہ حیران رہ گیا۔

وہ ایش نہیں تھی۔۔وہ بنی بنائی حرم تھی۔۔فرہاد کو یقین نہیں آ رہا تھا۔۔لیکن ایش کی سبز آنکھیں اسے حرم سے الگ بنا رہی تھیں۔

وہ دونوں جان جگر والے دوست تھے۔۔جب وہ سکول کالج میں تھے ہر فنگشن پر ایک جیسی ڈریسنگ کرتے تھے۔۔اور پھر خدا نے دونوں کی زندگی میں ایک جیسی لڑکیاں بیجھ دی تھیں۔۔۔

فرہاد کا دل تشکر سے بھر گیا۔ یہ کیا ماجرا تھا وہ خود نہیں جانتا لیکن کچھ معاملات انسانی دماغ سے پرے ہوتے ہیں۔۔جو صرف اللہ پاک ہی جانتا ہے۔

آنی زی کہاں ہے۔۔رومان نے صبح اٹھ کر سب سے پہلے اسکا پوچھا۔۔رات کو بھی وہ اسے نہیں ملی تھی۔۔اور اب صبح صبح جانے کہاں چلی گ ئی تھی۔ یونیورسٹی کا ٹائم ہو رہا تھا اوپر سے۔۔

وہ تو چلی گ ئی-- آنی نے جواب دیا۔

چلی گ ئی لیکن کہاں۔۔؟؟وہ حیران ہوا۔

یونیورسٹی۔۔آنی نے بتایا۔۔

ہائیں-- ی ونی چلی گ ئی- میرے بنا ہی۔۔

ہاں وہ کہہ رہی تھی اسے کوئی ک ام ہے۔آنی نے کہا۔

اچھاااا۔۔رومان کو حیرت ہو رہی تھی کہ اتنے سالوں میں یہ پہلی بار ہوا تھا کہ زی اسکے بنا یونیورسٹی چلی گ ئی تھی۔وہ تو کبھی کالج بھی اسکے بنا نہیں گ ئی تھی۔

وہ سوچتا رہا پھر سر جھٹک کر ناشتہ کرنے لگ گیا۔ جانے تو اسے بھی یونیورسٹی ہی تھا۔۔ وہیں جا کر پوچھ لوں گا۔۔ وہ سوچ رہا تھا۔

ہیلو مس نور کیسی ہیں آپ۔۔؟؟ اسے یونیورسٹی میں سب سے پہلے حرم نظر آئی تھی جو عرش کے پاس کھڑی تھی۔ حرم کی اسکی طرف پشت تھی لیکن وہ اسے اسکی ڈریسنگ سے پہچان گیا تھا۔

اس نے پلٹ کر نہیں دیکھا۔۔ رومان کو حیرت ہوئی کہ وہ اسکی بات کا جواب ضرور دیتی تھی آج کیا ہوا اسے۔۔

کیا ہوا۔۔۔؟؟ رومان نے عرش سے اشارتاً پوچھا جو اسکی طرف دیکھ رہی تھی۔

مس نور۔۔واٹ ہیپنڈ۔۔؟؟وہ دوبارہ گویا ہوا۔رومان کو عجیب سا احساس ہوا تھا جیسے وہ حرم نہیں ہے۔۔لیکن ڈریسنگ تو حرم جیسی تھی۔۔بس آج شال نہیں تھی اسکے پاس۔۔

اچانک وہ پلٹی۔۔اور رومان اسے دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔۔

وہ واقعی حرم نہیں تھی۔وہ زی تھی۔۔جو حرم جیسے کپڑے پہنے ہوئے تھی۔۔اسکے سر پر سٹالر تھا جسکی وجہ سے رومان دھوکہ کھا گیا تھا۔

تت۔۔۔تم۔۔رومان شاکڈ رہ گیا تھا۔

میں ابھی آتی ہوں۔۔عرش ایکسکیوز کرتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔۔؟؟رومان نے زی سے پوچھا۔

کچھ نہیں۔۔مجھے کیا ہونا ہے۔زی نے اطمینان سے جواب دیا۔

یہ تم نے کیسے کپڑے پہنے ہیں۔۔؟؟رومان کو غصہ آگیا۔

کیوں ان کپڑوں کو کیا ہوا۔۔؟؟

زی نے پوچھا۔

تمہیں کہا کس نے تھا کہ تم اس طرح کے کپڑے پہنو۔۔؟وہ غرایا۔

آخران کپڑوں میں کیا برائی ہے۔۔؟؟زی نے پوچھا

اس طرح کے کپڑے صرف حرم کیلی ئے ہیں-- اسے ہی سوٹ کرتے ہیں۔۔اور تمہارا کیا دماغ خراب ہو گیا ہے جو تم نے یہ پہنے ہیں۔لوگ کیا کہیں گے۔۔؟؟

لوگ حرم کو تو کچھ نہیں کہتے ریم۔۔۔انفیکٹ لوگ تو انہی کپڑوں کہ وجہ سے اس پر جان دینے لگے ہیں۔۔پھر مجھے کوئی کیوں کچھ کہے گا۔۔؟زی نے الٹا سوال کیا۔

گھر جا کر بات کریں گے۔۔رومان نے اپنے آس پاس دیکھا سٹوڈنٹس انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔وہ غصے سے کہتے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھ گیا۔

جبکہ زی کو حیرت کے ساتھ ساتھ دکھ بھی ہوا تھا کہ وہ صرف حرم کو ان کپڑوں میں دیکھنے کا عادی ہے۔اور کسی کو نہیں۔۔

زی کی نظر اچانک ایک طرف کھڑی حرم پر پڑی تھی جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

دیکھ لو وہ ناراض ہو گیا۔۔زی نے اسکے پاس جا کر کہا۔

تم نے کچھ محسوس کیا زی۔۔؟؟حرم نے پوچھا۔۔

کیا۔۔؟

یہی کہ وہ پہلی نظر میں پہچان نا پایا تھا کہ حرم کھڑی ہے زی۔۔!! حرم نے عجیب سے لہجے میں کہا تھا اور زی اسکی بات سن کر حیران رہ گ ئی-- واقعی اس نے اس بات پر تو غور کیا ہی نہیں تھا۔

تین ہفتے۔۔ پورے تین ہفتوں بعد اس نے آنکھیں کھولی تھیں۔۔ تین ہفتوں بعد اسے ہوش آیا تھا۔۔ وہ بھی اس طرح کہ وہ کسی کو پہچان نہیں رہی تھی۔

میں کہاں ہوں۔۔۔؟؟ ایش نے اٹھتے ہی سب سے پہلے یہ سوال کیا تھا۔

اسکے بیڈ کے قریب کرسی پر ایک پینتالیس، پچاس سالہ عورت بیٹھی تھی۔۔ ایش کو آنکھیں کھولتا دیکھ کر وہ اسکی طرف لپکی۔۔

ایش میری بچی اٹھ گ ئی تم۔۔؟م مسز ولیم نے کانپتی آواز سے پوچھا۔

ایش کی آنکھوں میں الجھن اور اجنبیت تھی۔

کک۔۔کون ہیں آپ۔۔؟؟ایش نے الٹا سوال کیا۔

مسز ولیم کا رنگ فق ہو گیا۔

ایش میری بچی میں تمہاری مام ہوں۔۔بھول گ ئی مجھے۔۔؟؟

ایش نے گہری نظروں سے انہیں دیکھا لیکن اسکی آنکھوں میں شناسائی کی ک وئی چ مک نظر نہیں آئی--

میں کون ہوں۔۔؟ایش نے بس اتنا ہی پوچھا۔

تم ایش ہو میری بچی۔۔ایش ولیم۔۔ مسز ولیم نے بھرائی آواز کے ساتھ کہا۔

ایش۔۔۔

اس نے خود اپنا نام زیر لب دہرایا۔۔

ایش چپ ہو گ ئی--- گہری چپ نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

مسز ولیم اسے اور بھی کچھ کہتی رہیں۔۔وہ اسکے چہرے پر پیار کرتی رہیں۔۔ لیکن ایش نے کوئی ریسپانس نہیں دیا۔۔وہ کہیں کھو گ ئی تھی جیسے۔۔

مسز ولیم کے جانے کے بعد کتنے لوگ اس سے ملنے آئے تھے۔۔

مجھے پہچانا ایش۔۔ میں عائشہ ہوں۔۔ اور یہ گل ہے۔۔ اوز گل۔۔ عائشہ آپی نے مان سے کہا۔

مگر ایش کے لبوں کی چپ نا ٹوٹی وہ بس پتھرائی نظروں سے سب کو دیکھتی رہی۔

مسز ولیم، گرینی، عائشہ آپی، میری، زارا، بابا جی، مائیک مسٹر ولیم اور نا جانے کون کون اس سے ملنے آتا رہا تھا۔۔

وہ سب اسے سے باتیں کرتے۔۔ اسے بہت کچھ یاد دلانے کی کوشش کرتے تھے۔۔ مگر وہ انہیں بس دیکھتی رہتی تھی۔۔ عجیب سی اجنبی نظروں سے۔۔

آخر کو وہ سب نم آنکھیں لیئے اسکے پاس سے اٹھ جاتے تھے۔

ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ اسکے دماغ کو کوئی گہرہ صدمہ پہنچا ہے جسکی وجہ سے وہ سب کچھ بھول چکی ہے۔۔ یا وہ بھول جانا چاہتی تھی۔۔اسکے لاشعور میں سب کچھ قید ہے کسی بھی لمحے اسے کچھ بھی یاد آسکتا ہے۔

اسکی خاموشی دیکھ کر لگتا تھا جیسے وہ پاگل ہو چکی ہے۔۔سب اسے بلانے کی اس سے باتیں کرنے کی بہت کوشش کرتے تھے مگر وہ لب نا کھولتی تھی۔۔

ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ جب تک اسے سب کچھ یاد نہیں آجاتا وہ ہاسپٹل میں ہی رہے گی۔ویسے بھی وہ کسی کے ساتھ جانے کیلیئے تیار نہیں تھی۔۔

وہ دن بدن کمزور ہوتی جا رہی تھی۔۔ ڈاکٹرز اپنی پوری کوشش کر رہے تھے کہ وہ اس کی وجہ جان سکیں۔ مگر نہیں۔۔ وہ وجہ نا جان پائے-- اس ہاسپٹل میں موجود ہر نرس ہر ڈاکٹر اسکی کہانی جانتا تھا کہ۔۔ وہ ایک رائل پرنسز تھی۔۔ مسٹر ولیم کے سبھی آگے پیچھے پھرتے تھے۔۔

اور ایک وہ تھی۔۔ جو خود کو بھول گئی تھی۔۔

سمعان جاتے وقت اسکا سب کچھ لے گیا تھا۔۔ وہ اس سے اسکی شناخت تک اپنے ساتھ لے گیا تھا۔

اتنی محبت کوئی کسی سے کیسے کر سکتا ہے کہ اسکے جانے کے بعد وہ اپنا آپ بھول جائے--

مسز ولیم روتے نہیں تھکتی تھیں۔۔ اور مسٹر ولیم اپنی بیٹی کو اس حال میں دیکھ کر اندر ہی اندر کڑھتے تھے۔

سب نے مل کر بہت کوشش کی تھی کہ کسی طرح ایش کو سب کچھ یاد آجائے-- مگر وہ کامیاب نا ہو پائے--

میں تو کہتی ہوں ایش کو کبھی کچھ یاد نا آئے- وہ ایسے زندہ تو رہے گی نا۔۔اور وقت کے ساتھ وہ جینا بھی سیکھ جائے گی-- لیکن اگر اسے سب یاد آگیا تو وہ مر جائے گی-- وہ کبھی جی نہیں پائے گی-- عائی شہ آپی نے روتے ہوئے مسز ولیم سے کہا تھا۔اور مسز ولیم سوچ کر رہ گ ئی تھیں۔۔عائی شہ جو کہہ رہی تھی وہ حقیقت تھی۔۔

اللہ جانے کیا ہونے والا تھا۔

____

آنی آپ اسکو سمجھائیں کہ یہ اس طرح کے کپڑے پہننا بند کرے۔۔رومان نے آنی سے کہا لیکن وہ ان ڈائریکٹ زی کو سنایا گیا تھا۔۔

آخر تمہیں میرے ان کپڑوں سے مس ئی لہ کیا ہے۔۔؟؟زی نے پوچھا۔

یہ کپڑے صرف حرم کیلی ئے بنے ہیں۔۔رومان لگتا پاگل ہو گیا تھا۔

کہاں لکھا ہے یہ کپڑے اسکے لی ئے بنے ہیں۔اور وہ صرف وہی انہیں پہن سکتی ہے۔۔؟؟

بس میں نے کہہ دیا نا کہ تم یہ نہیں پہنو گی۔۔رومان نے اپنا فیصلہ سنایا۔۔

پر کیوں ریم۔۔آخر کیوں۔؟؟زی کے لہجے میں بے بسی تھی۔

کیونکہ تم مسلم نہیں ہو۔۔اور حرم مسلم ہے۔۔ یہ اسی پر سوٹ کرتے ہیں۔۔ سمجھ آئی-- اور تم اسکے جیسے بننے کی کوشش مت کرو۔۔کیونکہ تم دونوں میں سب سے بڑا فرق مزہب کا ہے۔۔وہ کہتے ہوئے باہر نکل گیا۔

اورزی کو لگا تھا کہ جیسے وہ اسکے منہ پر تمانچہ مار گیا ہو۔وہ لاؤنج میں رکھے صوفے پر بیٹھ گ ئی تھی۔۔اسکی محنت بے کار گ ئی تھی۔۔

جا جا کر رہنما مانگ۔۔اسے ڈھونڈ۔۔وہ تجھے اس رستے پر لے جائے گ ا جس پر طرح ہمسفر کھڑا ہے۔۔

زی کے ذہن میں سال پہلے کہے گ ےئ درویش کے الفاظ گونجے تھے۔

’’’’نہیں تو بھٹکتی رہے گی۔۔تڑپتی رہے گی۔۔وہ تجھے کبھی نہیں ملے گا۔۔

شاید اس درویش نے ٹھیک ہی کہا تھا۔۔زی اب تک رہنما کو ڈھونڈ نہیں پائی تھی۔وہ تڑپ ہی تڑپ ہی تو رہی تھی۔۔مگر اسے پا نا سکی تھی۔

اب کچھ بھی ہو جائے اسے رہنما کو تلاش کرنا تھا بہت جلد۔۔

وہ فیصلہ کر چکی تھی۔

یونیورسٹی کے کیفے میں کافی سٹوڈنٹس جمع تھے۔۔رومان کے گھر ایک برتھ ڈے پارٹی تھی۔۔اور برتھ ڈے آنی کا تھا۔

رومان اسے ہر سال اچھے طریقے سے سیلیبریٹ کرتا تھا کیونکہ اسکے لیے تو آنی ہی ماں تھی اور باپ بھی۔۔

وہ سبھی سٹوڈنٹس کو انویٹیشن کارڈ دے رہا تھا۔

حرم کہاں ہے۔۔؟؟جب وہ اسے نظر نہیں آئی تو رومانے عرش سے پوچھا۔

وہ چلی گئی ہے۔۔ اسے کوئی کام تھا۔عرش نے بتایا۔

اچھاااا چلی گ ئی-- اتنی جلدی۔۔رومان حیران ہوا۔

اب اسے انویٹیشن کارڈ کیسے دینگے۔۔؟؟ وہ سوچ رہا تھا۔ کیونکہ پارٹی آج رات کو ہی تھی۔

مجھے اسکے گھر کا پتا ہے ہم اسکے گھر چلے جائیں گے-- زی نے حل پیش کیا۔

ہمم۔۔اوکے۔۔وہ کہتا آگے بڑھ گیا۔ زی سے وہ ابھی ناراض تھا۔

آنی نے سختی سے کہا تھا حرم پارٹی پر ضرور آنی چاہیئے-- اور وہ دونوں آنی کیلی ئے کچھ بھی کر سکتے تھے۔۔ پھر وہ کارڈ دینے کیلی ئے چاہے حرم کے گھر ہی کیوں نا جانا پڑے۔۔

اور آنی بھی جلد از جلد اس سے ملنا چاہتی تھیں تاکہ اپنا کام کر سکیں۔۔

لاؤنج میں گہری خاموشی چھائی تھی۔۔شرجیل سر جھکائے بیٹھا تھا۔ثانی آپی اسے افسوس سے جبکہ وہاج بھائی اسے غصے سے دیکھ رہے تھے۔

تمہیں شرم نہیں آئی یہ سب کرتے ہوئے-- ایک معصوم اور بے گناہ لڑکی پر تم نے الزام لگایا۔۔وہاج بھائی کہ ناشروع کیا۔۔شرجیل اپنے ضمیر کے ہاتھوں مجبور ہو گیا تھا کہ وہ سچ بتادے۔۔اس نے وہی کیا۔۔ثانی آپی اور وہاج بھائی کو سب کچھ سچ بتادیا کہ سارا کھیل شہرین اور نفیسہ تائی کا تھا۔

ڈوب مرو تم کہیں جا کر شرجیل۔۔تم سے یہ امید ہر گز نہیں تھی۔وہاج بھائی کہہ کر رکے نہیں تھے بلکہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے--

مجھ سے غلطی ہو گئی ہے بھابھی اب میں کیا کروں۔۔؟؟وہ پوچھ رہا تھا۔

اس غلطی کی تلافی یہی ہے تم اسد کو سب سچ بتاؤ۔۔ اسے یقین دلاؤ کہ حور عین بے قصور تھی۔۔ثانی آپی نے کہا۔

جبکہ شرجیل سوچ کر رہ گیا تھا۔۔ یہ کام مشکل تھا۔۔مگر اسے کرنا تھا وہ بھی لازمی۔۔

مسز ولیم ایش کو پیلس لے گئی تھیں۔۔وہ اسے ہر چیز دکھا رہی تھیں مگر ایش کو کچھ یاد نا آیا۔۔ وہ خالی خالی نظروں سے بس کچھ دیکھتی رہی۔۔

اسے سب اپنا اپنا تو لگا تھا لیکن کچھ بھی یاد نہیں آیا۔۔

تھک ہار وہ اسے واپس ہاسپٹل لے آئی تھیں۔۔

تین ماہ گزر گ ئے تھے۔۔ڈاکٹرز نے اپنی پوری کوشش کی تھی۔اسکے علاوہ باقی سب نے بھی کوئی ک ثر نہیں چھوڑی تھی۔مگر وہ نا تو اپنی چپ کو توڑ پائی اور نا کچھ یاد کر پائی۔۔

سب اسے اپنی سنا کر چلے جاتے تھے۔۔وہ سنتی کب تھی۔۔وہ ای چیز کو جس پر نظر رک جاتی اسے تکتی رہتی تھی۔۔بولنے والا بالآخر خود ہی چپ کر جاتا تھا۔

تین ماہ بعد مائیک اسکا موبائل لے کر ہاسپٹل آیا تھا۔

یہ ایش کا موبائل ہے۔۔اسے چارج کر لیں آنٹی۔۔ کیا پتا ایش اسے دیکھ کر ہی کچھ یاد کر لے۔۔

مسز ولیم نے اسے آن کرنے کے بعد چارج پر لگا دیا۔۔ایش کے بیڈ کے سائیڈ ٹی بل پر وہ موبائل چارج لگا تھا۔

مائیک نے اسکا موبائل بہت سنبھال کرر کھا تھا اسے کبھی آن نہیں کیا تھا۔اسکی چوڑیوں والا باکس بھی اسکے پاس تھا جس میں کچھ چوڑیاں تھیں۔۔اور کچھ ایش نے پہن لی تھیں۔۔

مسز ولیم اور عائشہ آپس میں باتیں کر رہی تھیں جب ایک عجیب بات ہوئی۔

ایش کے موبائل سے ازان شروع ہوئی۔۔ یہ ازان الارم تھا۔۔ مغرب کی ازان۔۔

ایش نے ایک دم چونک کر دیکھا۔۔ مسز ولیم اور عائشہ بھی اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔۔

واشھدان محمدؐ عبدہ ورسول۔۔

ازان جاری تھی۔۔

ایک چھناکے کی آواز سے ایش کے گرد اسکے زہن کے گرد بنی شیشے کی وہ دیوار ٹوٹ گئی۔۔ جو اسکے اور اسکی شناخت کے درمیان حائل ہو گئی تھی۔۔

تم بدنصیب ہو ایش ولیم۔۔

نورالایش۔۔ آج سے اسکا نام نورالایش ہے۔۔

آوازیں اسکے کانوں سے ٹکرانے لگیں۔۔

"میں گواہی دیتا ہوں کہ مُحمَّد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔۔"

اس گواہی میں ایش کی جان تھی۔ اسے یہ گواہی بہت پسند تھی۔۔ اسی گواہی سے تو اسے ایک ن ئی شناخت ملی تھی۔۔ اور آج یہی گواہی اسکی یادداشت لوٹانے کا باعث بنی تھی۔

تم مر گ ئی ہ وہمارے لی ۓ-- مسٹر ولیم کی آواز گونجی۔۔

ایش نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لی ۓ-- وہ بیڈ پر بیٹھی تھی۔ نرس اسکی حالت دیکھ کر ڈاکٹر کو بلانے کیلی ۓ بھاگی۔

میں تمہیں بہت چاہتا ہوں ایش۔۔ سمعان کی آواز اسکے کانوں میں گونجی۔۔

اسکی زندگی کی فلم اسکے سامنے چلنے لگی تھی۔

لاالہ الااللہ، مُحَمَّدٌ رسول اللہ۔۔

سمعان کے کہے گ ۓ آخری الفاظ اسکے دماغ میں گونجے۔۔

سمعان۔۔ایش نے ایک بار پھر دل دہلا دینے والی چینخ ماری تھی۔

عائشہ آپی اور مسز ولیم اسکی طرف لپکی۔۔

ایش۔۔ کیا ہوا تمہیں۔۔

ایش نے کچھ کہنا چاہا لیکن اسکے لب بس پھڑ پھڑا کر رہ گ ۓ--

اور پھر وہ بیڈ پر ہی گر گ ئی۔ ایک بات پھر اسکی آنکھیں بند ہو گ ئی تھیں۔۔

♥♥♥♥♥♥

تین دن بعد ایش کو دو بارہ ہوش آیا تھا۔ وہ اٹھتے ہی سیم سیم چلانے لگی تھی۔

ایسا لگتا تھا جیسے وہ پاگل ہو گ ئی ہے۔ وہاں موجود نرسیں اسے قابو نہیں کر پا رہی تھیں۔ وہ باہر کی طرف بھاگتی تھی۔

ایش رک جاؤ۔۔ کہاں جارہی ہو۔۔ رک جاؤ میری بچی۔۔۔ مسز ولیم نے اسے پکڑا۔۔

مما۔۔ مما۔۔۔وہ سیم۔۔وہ باہر۔۔ بارش ہورہی ہے۔۔ مما سیم باہر گر گۓ ہیں۔ مجھے انہیں دیکھنے جانا ہے۔۔ مجھے جانے دیں۔۔

ایش نے روتے ہوۓ کہا۔

ڈاکٹر نے تنگ آکر اسے نیند کے انجیکشن لگانا شروع کر دی ۓ۔۔ جیسے ہی وہ ہوش میں آتی تھی۔۔ سیم سیم چلاتی تھی۔

مسٹر ولیم کا اپنی اکلوتی بیٹی کو یوں دیکھ کر دم گھٹتا تھا۔ مگر وہ کچھ نہیں کر سکتے تھے۔

اس دن بھی وہ نیند سے اٹھی تھی اور اٹھتے ہی بیڈ سے اتر کر باہر کی طرف بھاگی۔۔ہاسپٹل کے عملے نے اسے پکڑ لیا تھا۔اسکے بال بکھرے پڑے تھے۔چہرے کی رونق غائب ہو چکی تھی۔

وہ خود ہی بڑبڑاتی رہتی تھی۔اپنے آپ سے اس نے باتیں کرنا شروع کر دی تھیں۔

کوئی اسکے پاس آتا تو ڈر کر پیچھے ہو جاتی تھی۔

آپ نے میرے سیم کو دیکھا۔۔؟؟وہ سب سے پوچھتی تھی۔

سوری مسٹر مائیک ہم انہیں مزید اس ہاسپٹل میں نہیں رکھ سکتے۔۔ آپ انہیں اسائلم میں ایڈمٹ کروادیں۔۔ ڈاکٹر نے مائیک سے کہا تھا جو ایش کو ملنا آیا تھا۔

مائیک کا ڈاکٹر کی بات سن کر دماغ گھوم گیا۔

How dare you..

تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہ بات کہنے کی۔ ایش پاگل نہیں ہے۔۔ مائیک دھاڑا۔

وہ پاگل نہیں ہے لیکن اسکی حرکتیں عام لوگوں جیسی بھی نہیں ہیں۔

اگر آج وہ ہاسپٹل سے بھاگ جانے میں کامیاب ہو جاتی تو ہم کیا کرتے۔۔؟ ڈاکٹر نے کہا۔

چھوڑو مجھے۔۔مجھے سیم کے پاس جانا ہے۔۔وہ میرا انتظار کر رہا ہے۔۔ایش چلا رہی تھی۔مائیک اسکی آواز سن کر اسکے کمرے کی طرف بڑھا۔

کمرے کا منظر دل چیر دینے والا تھا۔دو تین نرسوں نے مل کر ایش کو پکڑا ہوا تھا۔انہوں نے اسے بیڈ پر گرا دیا تھا اور ایک نرس نے انجیکشن فل کیا اور اسے ایش کی بازو میں لگانے والی تھی جب مائیک غرایا۔

سٹاپ اٹ۔۔ یہ کیا کر رہی ہو تم۔۔مائیک نے اسکے ہاتھ سے انجیکشن لے کر دور پھینکا۔ مائیک کے غصے سے ڈر کر وہ تینوں نرسیں کمرے سے باہر چلی گئیں۔۔

ایش نے انہیں باہر جاتا دیکھا تو خود بھی بھاگ کر اٹھی۔

سیم میں آ رہی ہوں۔۔وہ دروازے کی طرف بھاگی تھی جب مائیک نے اسے پکڑ لیا۔

کہاں جا رہی ہو ایش۔۔۔؟؟

وہ مم۔۔۔میں سیم۔۔پلیز مجھے سیم کے پاس لے جاؤ۔۔ ایش نے منت کی۔

مائیک کا دل جیسے کسی نے آری سے چیر دیا ہو۔

ہم ابھی اسکے پاس نہیں جا سکتے ایش۔۔مائیک نے جواب دیا۔

نہیں۔۔مجھے ابھی جانا ہے۔۔ چھوڑو مجھے۔۔جانے دو۔۔ایش چلائی۔۔ وہ مائیک سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔

ہوش میں آؤ ایش۔۔ تم یہ سب کیا کر رہی ہو۔۔ ہوش میں آؤ۔۔

نہی۔۔مجھے جانا ہے۔۔ایش بضد تھی۔۔آنسو اسکے گالوں پر لڑھک رہے تھے۔

چھوڑو مجھے جانا ہے۔۔ایش نے اپنا ہاتھ چھڑانے کیلی ئے مائیک کے ہاتھ پر کاٹنا چاہا۔

مائیک نے ایک تھپڑ اسکے گال پر رسید کیا۔

سیم مر چکا ہے ایش۔۔وہ مر گیا ہے۔۔ تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتی۔۔ سنبھالو خود کو۔۔مائیک نے اسے دونوں کندھوں سے پکڑ کر جھٹکہ دیا۔

ایش ایک دم خاموش ہوگ ئی۔۔ وہ مائیک کو پتھرائی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

ہاں وہ مر چکا ہے ایش۔۔مائیک کی آواز بھرا گئی۔ اس نے ایش کو خود میں بھینچ لیا۔ اسے ایش کی تکلیف بہت درد دیتی تھی۔ وہ اسکے سارے درد ختم کر دین چاہتا تھا۔ وہ اسکی بہت اچھی دوست تھی۔ یہ محبت تو ان میں بعد میں آئی تھی۔

سیم۔۔ سیم مر گیا۔۔ایش نے جیسے تصدیق چاہی تھی۔

اور پھر وہ اسکے بازوؤں میں جھول گئی۔۔

رومان، زی کے ساتھ حرم کے گھر جا رہا تھا۔ شام کا وقت تھا۔ یہ پہلی دفعہ تھا جب وہ اسے اس کے گھر پر دیکھنے جا رہا تھا۔ انویٹیشن کارڈ کا تو ایک بہانہ تھا۔ اصل میں تو اسے دیکھنا تھا۔

زی کی حرم سے دوستی کا اسے یہ فائدہ ہو رہا تھا۔ وہ جب چاہے زی کے ساتھ حرم کے گھر جا سکتا تھا یا اسے اپنے گھر بلا سکتا تھا۔۔

گاڑی میں خاموشی چھائی تھی۔ زی نے کوئی بات نہیں کی تھی۔ جبکہ وہ خیالوں کی دنیا میں کہیں اور پہنچا ہوا تھا۔ کتنی خواہش تھی اسے حرم کو گھر کے حلیے میں دیکھنے کی۔ اور آج وہ پوری ہونے جارہی تھی۔

زی نے اسے ایڈریس سمجھا دیا تھا حالانکہ وہ پہلے ہی جانتا تھا مگر اس طرح شو کروایا جیسے وہ انجان تھا۔

کچھ دیر بعد گاڑی حرم کے گھر کے سامنے رکی تھی۔ وہ دونوں گاڑی سے باہر نکلے تھے۔

گھر اچھا ہے نا۔۔؟؟زی نے کہا۔

ہمم۔۔ مم حرم جو رہتی ہے اس میں۔۔۔رومان نے جواب دیا۔وہ دونوں لان عبور کر کے گھر کے دروازے پر پہنچ گ ئے تھے۔

زی نے بیل بجائی۔ وہ کچھ دیر کھڑے رہے مگر کسی نے بھی دروازہ نہیں کھولا۔

زی نے دوبارہ بٹن پر ہاتھ رکھا۔

لگتا ہے وہ مصروف ہے۔۔زی نے پلٹ کر رومان سے کہا مگر وہ حیران رہ گ ئی۔ رومان اسکے پیچھے کھڑا تھا مگر جانے وہ اب کہاں غائب ہوگیا تھا۔

ریم۔۔زی نے اسے پکارہ۔

اور ریم جو زی کے پیچھے کھڑا تھا دروازہ نا کھلنے پر اس کھڑکی کی طرف بڑھ گیا جو لاؤنج میں کھلتی تھی۔ شیشے کی کھڑکی پر سفید پردے لٹکے ہوئے تھے۔۔ جو ہوا چلنے کے باعث اڑ رہے تھے۔

کچھ دیر بعد اسے حرم نظر آگئی تھی۔ مگر اسے دیکھ کر حیرت ہوئی کہ واقعی وہ حرم تھی۔۔؟؟

حرم جو شاور لینے کے بعد گیلے بالوں کو ٹاول سے خشک کرتی لاؤنج میں گھوم رہی تھی۔ رومان کو لگا وہ کوئی اور لڑکی تھی۔ نازک سا سراپا۔۔ اس نے تو ہمیشہ حرم کو یا تو لانگ اوور کوٹ میں دیکھا تھا یا پھر شال لپیٹے۔۔

اس نے آج تک حرم کے بال نہیں دیکھے تھے۔۔اور آج وہ اسکے لمبے بالوں کو دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔ وہ اسکا گھر تھا وہ اپنے گھر میں کسی بھی طریقے سے رہ سکتی تھی۔

وہ پہلے تو بت بنا اسے دیکھتا رہا اور پھر نا جانے اسے کیا ہوا کہ وہ اپنے چہرے کا رخ موڑ گیا۔ جو لڑکی خود کو چھپا کر رکھتی تھی۔ رومان کا کوئی حق نہیں بنتا تھا کہ وہ اسے چوری چپکے اس طرح دیکھے۔۔

اور پھر حیا اور پردہ صرف عورت پر ہی تو فرض نہیں۔۔۔ مرد کو اتنا ہی حیادار ہونا چاہئے۔۔ جتنا ایک عورت کو۔

وہ خاموشی سے زی کی طرف بڑھ گیا۔ تبھی دروازہ کھلا تھا جو ایک لڑکی نے کھولا تھا۔ وہ لڑکی ریم اور زی کیلیے اجنبی تھی جبکہ شانو ان دونوں کو نہیں جانتی تھی۔

حرم گھر پر ہے۔۔؟؟ زی نے پوچھا۔

شانو کون ہے۔۔؟؟اچانک حرم کی آواز ابھریا اور وہ خود دروازے کی طرف آئی--

زی کو سامنے دیکھ کر وہ حیران رہ گ ئی-

کیسی ہو حرم۔۔؟؟ زی اندر آئی-

میں ٹھیک ہوں۔۔وائ اے سرپرائز-- حرم خوش ہوئی-

اندر آجاؤ ریم-- اچانک زی نے پکارا۔

اور حرم نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں سے رومان اندر داخل ہوا۔ وہ ہمیشہ کی طرح شاندار لگ رہا تھا۔ حرم تو حیرت سے گنگ رہ گ ئی تھی-

گڈایوننگ مس نور۔۔۔رومان نے مسکرا کر کہا۔

حرم صرف مسکرا کر رہ گ ئی۔

وہ دونوں حرم پیچھے ڈرائنگ روم کی طرف بڑھے۔

مجھے یقین نہیں ہورہازی کہ تم آئی ہو۔۔ اور مسٹر شاہ آپ۔۔؟ خیریت تو ہے نا۔۔؟؟

ایکچوئلی ہماری آنی کی برتھ ڈے ہے۔ آج ہم اسے سیلیبریٹ کر رہے ہیں سارے فرینڈز ہونگے۔ ہم تمہیں انوائٹ کرنے آئے ہیں۔۔زی نے کہتے ہوئے کارڈ حرم کی طرف بڑھایا۔

آپ یونیورسٹی سے جلدی آگ ئی تھیں۔۔ اس لیئے ہمیں گھر آنا پڑا۔۔ رومان نے وضاحت کی۔

بہت اچھا کیا آپ لوگ آگ ئے۔ میں ابھی آتی ہوں۔ حرم اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے اپنے بال فولڈ کرنے کے بعد ڈوپٹے سے حجاب کیا۔ اور واپس انکے پاس آ کر بیٹھ گئی۔

رومان نے محسوس کیا کہ وہ اب کمفرٹیبل نظر آ رہی تھی۔

تبھی آپا ڈرائنگ روم میں داخل ہوئیں۔

آپا ان سے ملیں۔ یہ میرے یونیورسٹی فیلو ہیں۔۔ اور فرینڈز بھی۔۔ حرم نے انکا تعارف کروایا۔

آپا نے دونوں سے باتیں کی۔ حرم اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گ ئی جہاں شانو چائے بنا رہی تھی۔

حرم بھابھی وہ دونوں کون ہیں۔۔؟؟ شانو نے پوچھا۔

لڑکی میری فرینڈ ہے زی اور جو لڑکا ہے وہ اسکا کزن ہے۔ حرم نت نگٹس پلیٹ میں رکھتے ہوئے بتایا۔

اچھاا۔۔ بہت پیاری لڑکی ہے۔۔ اور وہ لڑکا بھی۔۔ کیا دونوں میں کوئی۔۔؟ شانو نے بات ادھوری چھوڑی۔۔

بعد میں بتاؤں گی۔۔ تم جلدی سے سب کچھ لے آؤ۔۔ حرم کہتی کچن سے باہر نکل گئی۔

مجھے امید ہے تم ضرور آؤ گی۔۔ ایک گھنٹے بعد وہ دونوں حرم کے گھر سے جانے کیلیئے اٹھے، زی نے لاؤنج عبور کرتے ہوئے کہا۔

میں وعدہ نہیں کرتی۔۔ حرم نے جواب دیا۔

نہیں تم وعدہ کرو ضرور آؤ گی۔۔ زی نے اصرار کیا۔

ہادی ابھی تک نہیں آئے۔۔ اور پارٹی بھی کافی رات کو سٹارٹ ہوگی۔۔ میں کیسے۔۔؟؟ حرم کچھ کہنا چاہتی تھی۔

مجھے کچھ نہیں سننا۔۔ زی نے اسکی بات کاٹی۔۔ وہ تینوں باہر لان میں آگ ئے تھے۔

تبھی باہر گیٹ پر ایک گاڑی رکی۔ وہ فرہاد کی گاڑی تھی حرن پہچان گ ئی تھی۔

ہادی آگ ئے۔۔حرم مسکرائی۔

رومان نے چونک کر گاڑی کی طرف دیکھا۔ جس میں سے فرہاد نیچے اترا تھا۔

بلیک جینز پر بلیک ہی شرٹ پہنے وہ کافی خوبرو لگ رہا تھا۔

رومان نے اسے دیکھ کر اپنے قیمتی گاگلز اتارے۔۔

اسے امید نہیں تھی کہ جس ہادی کا حرم زکر کرتی ہے وہ ایسا ہو گا۔

بہت ڈیسنٹ پرسنیلٹی ہے تمہارے کزن کی۔۔زی نے فرہاد کو دیکھتے ہوئے کہا جو انکی طرف بڑھ رہا تھا۔

رومان نے چونک کر حرم کی طرف دیکھا جس کی آنکھوں میں فرہاد کو دیکھ کر عجیب سی چمک ابھری تھی۔

ہیلو گائز۔۔ فرہاد نے پاس آکر کہا۔ اس نے رومان سے ہاتھ ملایا۔

ہائے۔۔ رومان بس اتنا ہی کہہ پایا۔

آپ زی ہیں۔۔رائٹ۔۔؟؟ فرہاد نے زی سے پوچھا۔

یپ ایم زی۔۔وہ مسکرائی۔

پھر فرہاد نے اجنبی نظروں سے رومان کی طرف دیکھا۔ وہ اسے نہیں پہچانتا تھا۔

رومان شاہ۔۔ میں ہوں رومان شاہ۔۔ رومان نے اپنا تعارف کروایا۔

نام سن کر فرہاد چونکا تھا۔

آپ لوگ باہر کیوں کھڑے ہیں نادر آ جائیں۔۔

نہیں ہم بہت دیر سے آئے ہوئے ہیں۔۔ آپ سے ریکویسٹ ہے ہادی پلیز حرم کو لے آ جائیے گا۔۔ ہم اتنی دور سے اسے انویٹیشن دینے آئے ہیں۔ ہم ناراض ہو جائیں گے اگر یہ نا آئی۔۔ زی نے فرہاد سے کہا۔

ڈونٹ وری۔۔ حرم ضرور آئے گی۔۔ فرہاد تفصیل نہیں جانتا تھا کہ وہ اسے کس لیئے انوائیٹ کرنے آئے ہیں۔۔ مگر اس نے ہاں کردی تھی۔

پر ہادی۔۔ حرم نے کچھ کہنا چاہا۔

پر کیا۔۔؟؟ فرہاد مسکرایا۔۔

کچھ نہیں۔۔ حرم بھی مسکرادی۔۔

رومان کو عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔۔ وہ دونوں ایک جیسا ہنستے تھے۔۔ اور سامنے والے کو پتھر کا بن جانے پر مجبور کر دیتے تھے۔۔

مسز ولیم اور مائیک ایش کے کمرے میں بیٹھے تھے۔۔ وہ سکون آور دوائیوں کے زیرِ اثر تھی۔

ہم نے کتنی بڑی غلطی کر دی مائیک۔۔ کاش ہم اسے اسکی زندگی جینے دیتے۔۔ مسز ولیم نے روتے ہوئے کہا جبکہ مائیک کی نظریں ایش پر جمی تھیں۔ جو پچھلے تین مہینوں میں بالکل بدل گئی تھی۔۔ اسکا حلیہ تک پاگلوں والا ہوگیا تھا۔

مسز ولیم اپنے سلوک پر پچھتا رہی تھیں جو انہوں نے ایش کے ساتھ کیا تھا۔

جبکہ مسٹر ولیم تو بس ایک نظر دیکھ کر چلے جاتے تھے۔انہوں نے کبھی ایش سے بات نہیں کی تھی۔ وہ اندر اندر ٹوٹ رہے تھے۔ مگر باہر سے خود کو مضبوط دکھاتے تھے۔

کوئی کسی سے اتنی محبت کیسے کرسکتا ہے کہ اسکے جانے کے بعد وہ پاگل ہو جائے---

مائیک نے دھیرے سے کہا۔ اسکی آنکھوں میں نمی تھی۔

کوئی کسی سے اتنی محبت کیسے کر سکتا ہے آنٹی-- کیسے--؟؟

مائیک ایش کو دیکھ کر حیران ہوتا تھا۔ وہ اسے بےپناہ چاہتا تھا لیکن اسے اندازہ ہوگیا تھا کہ جتنی محبت ایش سمعان سے کرتی ہے اتنی وہ ایش سے شاید کبھی نا کر پائے--

دعا کرو مائیک میری بچی ٹھیک ہو جائے--

اگر میرے بس میں ہوتا آنٹی تو ایک سیکنڈ سے پہلے سیم کو ایش کے سامنے لا کر بٹھا دیتا--

وہ مسز ولیم کی نہیں سن رہا تھا۔

کاش میں سیم کو ایش کیلیۓ لا سکتا۔۔ کاش آنٹی میرے بس میں ہوتا تو ان دونوں کو کبھی جدا نا ہونے دیتا۔۔

مائیک یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔۔ مسز ولیم حیران ہوئیں۔۔

ایک بیٹی کا درد اسکی ماں سے زیادہ کوئی نہیں سمجھ سکتا آنٹی۔۔ ماں بیٹی کا رشتہ تو مزہب سے باہر کا ہوتا ہے نا۔۔ آپ نے ایک مزہب کی خاطر اپنی بیٹی کو خود سے کیسے کاٹ کر پھینک دیا آنٹی۔۔

مائیک کے لہجے میں ازیت گھلی تھی۔

کبھی محسوس نہیں کیا آپ نے کہ وہ کیسے تڑپتی ہو گی۔۔ وہ اکیلے کیا محسوس کرتی ہو گی۔۔

مائیک میں نے بہت چاہا مگر۔۔۔ مسز ولیم نے کچھ کہنا چاہا۔

کیاآپ اپنی اکلوتی بیٹی کیلی ئے دل بڑا نا کرسکیں اپنا۔۔ آپکو پتا تھا نا وہ آپ لوگوں سے کتنا اٹیچ ہے۔۔ پھر بھی۔۔ آپ لوگوں نے اسے کسی غلیظ چیز کی طرح خود سے کاٹ کر پھینک دیا۔۔ مائیک کی آواز بھراگئی۔

مائیک میرے بچے۔۔

اگرایش کوکچھ ہواتوزمہ دارآپ لوگ ہونگے۔۔۔ابھی جواسکی حالت ہے ناوہ صرف آپ لوگوں کی وجہ سے ہے۔۔وہ سپاٹ لہجے میں کہتااٹھ کر چلا گیا۔۔

پیچھے مسزولیم سن سی رہ گ ئی تھیں۔۔

مجھے معاف کر دو اسد یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے۔۔ حوعین بے گناہ ہے۔۔

شرجیل نے ندامت سے کہا۔

اس نے اسد سے مل کر سب کچھ اسے بتا دیا تھا۔

اسد اسکے سامنے بیٹھا تھا۔ اسکے چہرے کے تاثرات انتہائی سپاٹ تھے۔

یہ سب میں نے شہرین کے کہنے پر کیا۔۔۔ میرا دماغ خراب ہو گیا تھا اس وقت۔۔ مجھے کچھ سمجھ ہی نہیں آیا۔۔ لیکن اب میں ہوش میں آ چکا ہوں۔۔ میرا ضمیر مجھے سونے نہیں دیتا۔۔

کیا ثبوت ہے تم سچ بول رہے ہو۔۔؟؟ حور عین نے تمہیں چھوڑ دیا اس لیۓ تم یہ سب کر رہے ہو۔۔ اسد پھنکارہ۔۔

اگر وہ مجھے چھوڑتی تو میں اسکے خلاف باتیں کرتا نا۔۔ وہ تو مجھے بھائی سمجھتی تھی۔۔ شرجیل نے جواب دیا۔

مجھے اب کچھ نہیں سننا اگر تم پہلے جھوٹ بول سکتے ہو تو کیا گارنٹی ہے تم اس وقت سچ بول رہے ہو۔۔؟؟۔

سچ جھوٹ کا تمہیں بہت جلد پتا چل جائے گا۔۔ خیر کچھ اور کہنا بھی نہیں۔۔ وہ خدا کا شکر ہے حور عین کی شادی ہوچکی ہے۔۔ بس میری دعا ہے اللہ پاک اسے ہمیشہ خوش رکھے۔۔ اور حور عین مجھے معاف کردے۔۔

اسد چپ بیٹھا تھا۔

حور عین کی صرف یہ غلطی تھی کہ اس نے تمہیں چاہا تھا اسد۔۔اس نے تمہاری خاطر کیا کچھ نہیں کیا تھا۔۔ان سب کا تمہیں بعد میں احساس ہو گا۔۔

شرجیل کہہ کر اٹھتا ریسٹورینٹ سے باہر نکل گیا۔

جبکہ پیچھے اسد گہری سوچ میں ڈوب گیا تھا۔

امی آپ نے خالا سے بات کی اسد بھائی کے رشتے کی۔۔ شہرین پاؤں پر نیل پینٹ لگاتی پوچھ رہی تھی۔ جبکہ نفیسہ تائی پلیٹ سے سیب کے پیس اٹھا کر کھا رہی تھی۔

کر لوں گی بات۔۔ پہلے اسد سے تو پوچھ لوں یہ نا ہو وہ پہلے کی طرح میری بے عزتی کروا دے۔۔

نفیسہ تائی نے جواب دیا۔

ارے امی اب آپ فکر نا کرو۔۔ اب اسد بھائی آپ کی ہی سنیں گے۔۔ اتنا بڑا دھوکہ کھایا ہے انہوں نے۔۔ اب وہ کبھی کسی لڑکی پر بھروسہ نہیں کریں گے۔۔ شہرین نے کہا۔

میرا نام بھی نفیسہ ہے۔۔ اس لڑکی کو میں اس گھر میں کیسے آنے دیتی۔۔

میرا پلان تھا امی مجھے داد دیں۔۔۔وہ شکر ہے ہمیں شرجیل جیسا بکرا مل گیا۔۔ورنہ ہم حور عین پر الزام لگا کر اسے اسد بھائی کی زندگی سے کیسے نکالتے۔۔ شہرین کی آنکھوں میں فتح کی چمک تھی۔

اچھا اا اچھا اب چپ کرو۔۔دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔۔اگر کسی نے سن لیا تو۔۔نفسیہ تائی نے شہرین کو ڈپٹا۔۔

جبکہ باہر کھڑے اسد کے قدم جیسے زمین نے جکڑ لیئے تھے۔۔ اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ اسکی ماں اسکے ساتھ ایسا بھی کر سکتی ہے۔۔ وہ مشکل سے قدم اٹھاتا واپس مڑ گیا۔

ایش ہوش میں تھی اور وہ بالکل پر سکون تھی۔

لیکن وہ خاموش تھی۔۔بالکل خاموش۔۔

کیسی ہو میری بچی۔۔ مسز ولیم نے اسکے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔

مجھے گھر جانا ہے۔۔ایش نے بس اتنا ہی کہا۔

ہم اولڈ ہاؤس چلتے ہیں ایش۔۔ سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔ عائشہ آپی بھی وہیں تھیں۔۔

مجھ سے وعدہ کرو ایش کہ تم پیلس لوٹ جاؤ گی۔۔ سمعان کی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔

مجھے پیلس جانا ہے۔۔ لیکن میں روز اولڈ ہاؤس جایا کروں گی عائشہ آپی۔۔ آپ فکر نا کریں۔

ایش نے دھیرے سے جواب دیا۔وہ انکی طرف نہیں دیکھ رہی تھی۔۔بلکہ اسکی نظریں کھڑکی سے باہر بھٹک رہی تھیں۔

مسز ولیم اسکی بات سن کر خوش ہو گئی تھیں۔ شکر تھا کہ ایش ٹھیک تو ہوئی تھی۔

____

گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تھی۔فرہاد حیرت سے گھر کو دیکھ رہا تھا۔

کیا یہ گھر ہے زی اور رومان کا۔۔؟؟فرہاد نے پوچھا۔

آپ کو پتا ہونا چاہی ئے۔۔ ایڈریس تو وہ لوگ آپکو بتا کر گئے ہیں۔ حرم نے جواب دیا۔

ہاں یہی ایڈریس ہے۔۔اوکے تم جاؤ۔۔ فرہاد نے کہا۔

حرم گاڑی سے اتر چکی تھی۔ جبکہ فرہاد حیرت سے گھر کو دیکھ رہا تھا۔ یک عالم شاہ کا نیا گھر تھا۔اور یہ وہی گھر کا جہاں آنی آئی تھیں۔۔ جب فرہاد نے انکا پیچھا کیا تھا۔

تو کیا رومان مما کا بیٹا ہے۔۔فرہاد نے حیرت سے سوچا تھا۔

♥♥

فرہاد کو لگا جیسے اسکی منزل بہت قریب آگ ئی ہے۔ وہ جس شخص کو ڈھونڈ رہا تھا وہ رومان تھا۔۔

جب مما اپنے بیٹے کو سامنے دیکھیں گی تو کتنا خوش ہو نگی۔

وہ بالکل مما جیسا ہے۔۔وہی آنکھیں۔۔وہی خوبصورتی۔۔

مما آپ کا بیٹا بہت پیارا ہے۔۔فرہاد تصور میں زیبا بیگم سے مخاطب ہوا۔

مجھے ایک اور بھائی مل گیا۔ وہ خوش تھا۔

اسی سوچ میں وہ گاڑی موڑ کر واپس لے گیا تھا۔ جبکہ حرم روشنیوں سے سجے اس گھر کو دیکھ رہی تھی جہاں اسے جانا تھا۔

وہ کچھ دیر سوچتی رہی پھر اندر کی طرف بڑھ گئی۔ اسکے نا جانے کی بڑی وجہ رومان ہی تھا۔ اسکی آنکھوں سے اسکے دیکھنے سے حرم کو عجیب سا احساس ہوتا تھا۔

وہ جیسے ہی گیٹ سے اندر داخل ہوئی اسے لان میں زی نظر آگئی تھی۔ جو لوگوں کا ویلکم کر رہی تھی۔

پورے لان کو روشنیوں سے سجایا گیا تھا۔ ہر پودے پر لائٹنگ کی گئی تھی۔

اچانک زی کی نظر حرم پر پڑی۔

وہ حرم کی طرف بڑھی۔۔

ویلکم ڈیئر۔۔ زی نے حرم کو گلے لگایا۔

حرم مسکرائی۔۔ اسے زی سے اپنائیت سی ہوگئی تھی۔ اور شاید زی کو بھی۔

فنکشن کا کاسٹیوم بلیک تھا۔ سب نے بلیک ڈریس پہننے تھے۔

زی اس وقت زمین کو چھوتی بلیک میکسی میں ملبوس تھی۔

اسکا درز قد اسے سب سے ممتاز بنا رکھا تھا۔ ابتہ آج اس نے ہیل والے جوتے نہیں پہنے تھے۔۔وہ سلیپر پہنے ہوئے تھی۔

اسکی نیلی آنکھوں سے زہانت چمکتی تھی۔

میکسی نیٹ کی تھی اور اسکے بازو پورے تھے۔ حرم کو اسکا ڈریس پسند آیا تھا۔

زی بہت بہت بہت ہی پیاری لگ رہی ہو۔۔ حرم نے کھلے دل سے اسکی تعریف کی۔

زی بات سنو۔۔ زی نے کچھ کہنا چاہا تھا کہ اچانک رومان نے اسے پکارہ۔۔وہ پلٹ کر پیچھے ہوئی تو رومان کی نظر حرم پر پڑی۔

وہ الگ سے ڈریس میں ملبوس تھی۔

حرم نے کشمیری گھٹنوں تک آتی گھیرے دار فراک پہن رکھی تھی۔ جس پر لگے شیشے چمک رہے تھے۔۔

بلیک ہی کھلے پائنچوں والا ٹراؤزر پہنے اور سر پر خوبصورتی سے کیئے حجاب نے اسکی معومیت کو مزید نکھار دیا تھا۔ وہ کسی اور دنیا سے آئی لگ رہی تھی۔

رومان کچھ کہنے آیا تھا۔۔ مگر حرم کو دیکھ کر بھول گیا۔

کیا ہوا ریم۔۔؟؟ زی نے اسے یوں پتھر کا بت بنے دیکھا تو پوچھا۔

اسے ریم کا حرم کو دیکھ کر یوں ہوش کھونا کتنا تکلیف دیتا تھا یہ صرف وہی جانتی تھی۔ مگر وہ کچھ کہہ نہیں سکتی تھی۔

”وہ معصوم نماز و روزہ کی پابند۔۔

“میں شرابی، آوارہ، باغی شاعر۔۔

وہ اسے دیکھتا رہا۔۔

ریم۔۔ کیا ہوا۔۔؟؟ زی نے دوبارہ پوچھا جبکہ حرم اسکے اس طرح دیکھنے پر کنفیوز ہو گئی تھی۔

کچھ نہیں۔۔ وہ کہہ کر واپس پلٹ گیا۔۔ وہ مزید وہاں رک کر اپنے ہواس نہیں کھونا چاہتا تھا۔

حرم تمہارا اڈریس بہت پیارا ہے۔۔زی نے کہا۔

ہاں یہ پاکستان سے لائی تھی میں۔۔ حرم نے جواب دیا۔

نیکسٹ پاکستان جاؤ تو میرے لیئے بھی لے کر آنا۔۔

ضرور۔۔حرم مسکرائی۔

چلو اندر یونیورسٹی کے کافی سٹوڈنٹس موجود ہیں۔۔سب تمہارا ہی انتظار کر رہے تھے۔۔زی حرم کو لے کر اندر کی طرف بڑھ گ ئی۔

رومان تو جیسے کہیں چھپ سا گیا تھا۔۔

اس جیسا ہی حال کچھ دیر پہلے فرہاد کا ہوا تھا جب اس نے حرم کو تیار دیکھا تھا۔ مگر وہ اپنے جزبات پر مکمل کنٹرول رکھتا تھا۔۔ اس لیئے بس دیکھنے پر گزارا کیا تھا۔۔ ویسے بھی وہ اسے گھنٹوں تک دیکھنا کا حق بھی رکھتا تھا۔۔

ایش پیلس تو واپس آگئی تھی مگر نا تو وہ پہلے جیسی ایش ولیم رہی تھی اور نا ہی نور الایش۔۔ وہ تو ایک خاموش دنیا کا باسی معلوم ہوتی تھی۔۔ وہ دنیا جہاں بات کرنے کا رواج نہیں تھا۔۔ جہاں کے لوگ گونگے ہوتے ہیں۔۔

"وعدہ کرو مجھ سے کہ تم ایش ولیم جیسی بن کر رہو گی۔۔ بہادر۔۔"

سمعان کی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔۔

وہ خاموشی سے اپنے کمرے سے نیچے اتر آئی--

ایش کہاں جا رہی ہو بیٹا۔۔ مسز ولیم نے اسے پکارہ۔

کہیں نہیں مما۔۔ بس باہر کا چکر لگانے جانے جا رہی ہوں۔۔ وہ بس اتنا ہی کہہ پائی--

اگرکوئی اسے بلاتا تھا تو وہ مختصر سا جواب دے کر بات جو ختم کر دیتی تھی۔

اور ابھی بھی ویسا ہی ہوا تھا۔۔ مسز ولیم نے مزید کچھ کہنا چاہا تھا مگر وہ سنے بنا ہی چلی گ ئی۔

وہ اب روتی نہیں تھی۔۔ اسکے آنسو جیسے جم گ ئے تھے-- وہ پتھر ہوگئی تھی-- اور جو پتھر ہوجاتے ہیں پھر انہیں کسی چیز کی پرواہ نہیں ہوتی--

اسکے آنسو اسکے اندر ہی گرتے تھے۔۔وہ باہر نکل ہی نہیں سکتے تھے۔

ایش کے قدم بلاوجہ اسٹوڈیو کی طرف اٹھ رہے تھے۔۔

وہ وہاں پہنچی تو سبھی سٹوڈنٹس وہاں موجود تھے۔۔کچھ نئے آگئے تھے--

ایش کا دل چاہا کہ وہ آج پیانو بجائے۔۔اور اس طرح سے بجائے کہ اسکے آنسوں پگھل جائیں--

لیکن پھر کچھ سوچتے ہوئے وہ واپس پلٹ آئی--

وہ اس جگہ پر رکی تھی جہاں اس نے سمعان کو پرپوز کیا تھا۔۔مگر وہ اسے بدنصیب کہہ کر چلا گیا۔

اسے روما کی سڑکوں پر آوارہ گردی کرنا اچھا لگتا تھا۔۔ کیونکہ ان سڑکوں پر سمعان کی یادیں تھیں۔۔وہ شخص جانے اسے کہاں کہاں ملا تھا اور کہاں کہاں بچھڑا تھا۔

پھر وہ اولڈ ہاؤس چلی گئی۔ پورا دن وہ اولڈ ہاؤس میں رہی تھی۔ وہاں موجود سٹاف اور بوڑھے لوگ اسکی قسمت پر روتے تھے۔۔ لیکن وہ تو رو بھی نہیں پاتی تھی۔

مسز ولیم نے عائشہ آپی سے فون پر ایش کا پوچھا تھا۔ انہوں نے بتادیا تھا کہ ایش اولڈ ہاؤس میں ہی ہے۔ جس سے مسز ولیم مطمئن ہوگئی تھیں۔۔

صبح سے لے کر شام تک وہ اولڈ ہاؤس میں رہی اور پھر شام کو واپس پیلس چلی گئی۔

زی نے حرم کو سب سے ملوایا تھا۔۔ بیلا بلیک ساڑھی میں غضب ڈھا رہی تھی جبکہ عرش نے بھی بلیک میکسی پہنی تھی۔

وہاں موجود ہر شخص بلیک ڈریس میں ملبوس تھا اور یہ بہت اچھا لگ رہا تھا۔

حرم چلو تمہیں آنی سے ملواؤں۔۔ زی اسے لے کر ایک طرف بڑھ گئی۔

وہ ایک ادھیڑ عمر عورت تھی۔۔ جنہوں نے بلیک گاؤن پہنا ہوا تھا۔

حرم انہیں سلام تو کر نہیں سکتی تھی۔۔

ہیلو آنی۔۔ کیسی ہیں آپ۔۔؟؟ حرم نے مسکرا کر پوچھا۔

آنی اسے دیکھ کر حیران رہ گئی تھیں۔۔ وہ جیسی سوچ رہی تھی حرم ویسی تو بالکل بھی نہیں تھی۔۔

کچھ دیر آنی سے بات کرنے کے بعد زی اسے واپس اپنے گروپ کے پاس لے آئی تھی۔

رون بلیک سوٹ پہنے آرام سے کرسی پر بیٹھا آتے جاتے ہر شخص کو گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔ شاید اسکا شیطانی دماغ کچھ سوچ رہا تھا۔۔

آج بیلا بہت ہی کیوٹ لگ رہی ہے۔۔ مجھے وہ پسند ہے ڈیرک۔۔ میرا دل کر رہا ہے آج میں اسے پرپوز کر دوں۔۔

اچانک رون کے کانوں سے جمی کی آواز ٹکرائی جو ڈیرک سے اپنی فیلنگز شیئر کر رہا تھا اور اسکی نظریں سامنے
حرم،عرش،زی،شالے،میشا،چینگ اور سونگ کے ساتھ کھڑی بیلا پر تھی۔

رون کے چہرے کے تاثرات ایک دم بدلے اور اس نے لپک کر جمی کو گردن سے دبوچ لیا۔

کیا کہا تم نے۔۔ تمہیں بیلا پسند ہے۔۔؟؟ تم اسے پرپوز کرنے والے ہو۔؟؟

رون چھوڑو مجھے۔۔ درد ہو رہا ہے۔۔ جمی کی روح فنا ہو رہی تھی وہ ویسے بھی بیلا کی طرح رون کا شکار بنتا رہتا تھا۔

اگر تم نے ایسی کوئی حرکت کی تو میں یہیں تمہاری قبر بنادوں گا۔۔ رون اسے غصے سے وارننگ دیتا گرلز گروپ کی طرف بڑھ گیا۔۔

حمزہ حورعین کو لے کراپنی یونیورسٹی گیا تھا۔اس نے حورعین کی مائگریشن کروالی تھی۔ دونوں انجینئرنگ کے سٹوڈنٹس تھے اس لیئے دونوں کا ڈیپارٹمنٹ ایک ہی تھا۔

سٹوڈنٹس جن میں خاص طور پر لڑکیاں تھیں۔حورعین کو دیکھنے آرہی تھیں۔۔انہیں حورعین کی دلہن دیکھنی تھی۔ HD سے تو کچھ لینا دینا نہیں تھا البتہ انہیں

اووایچ ڈی یہ ہے تمہاری وائف۔۔؟؟ ایک ماڈرن اور سٹائلش سی لڑکی نے ناک چڑا کر حمزہ سے پوچھا۔

جی تمہیں کوئی اعتراض۔۔؟؟ حمزہ نے پوچھا۔

ہاں نادیکھوں کتنی اولڈ فیشن ہے۔۔ تم نے ایسی لڑکی سے شادی کیسے کرلی۔۔؟؟ وہ منہ چڑائے پوچھ رہی تھی۔

حمزہ کو اسکی بات سن کر غصہ آگیا تھا جبکہ بڑی سی شال سر پر اوڑھے حورعین ہلکے سے مسکرادی تھی۔۔

میں جاہلوں والے کام چھوڑآئی ہوں۔۔ ورنہ فیشن کیا ہوتا ہے تم چاہو تو اسکی کلاس لے سکتی ہو مجھ سے۔۔ حورعین کہاں چپ رہنے والی تھی۔

حمزہ مجھے میری کلاس بتادیں۔۔ لیکچر کا ٹائم ہو رہا ہے۔۔ آج فرسٹ ڈے ہے اور میں لیٹ نہیں ہونا چاہتی۔۔ حو عین نے پلٹ کر حمزہ سے کہا۔

وہ لڑکی تو حور عین کی بات سن کر ہقہ بقہ رہ گئی تھی۔۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ چادر اوڑھے لڑکی اس طرح بول بھی سکتی ہے۔۔

چلو جان میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں۔۔ حمزہ بھی اس لڑکی کو جلانے کیلیۓ شوخ ہوا۔ اسے خوشی ہوئی تھی جو حور عین نے خود ہی جواب دے دیا۔

حمزہ اور حور عین میں اچھی خاصی بے تکلفی ہو گئی تھی۔۔ حمزہ اسے اپنی اوٹ پٹانگ حرکتوں سے ہنساتا رہتا تھا۔

وہ دونوں حور عین کی کلاس کی طرف بڑھ گ ئے تھے۔ جبکہ پیچھے کافی سٹوڈنٹس دونوں کو دیکھ کر رہ گئے تھے۔۔ کچھ رشک سے تو کچھ حسد تھے۔

رومان کیا واقعی تمہیں یہ لڑی پسند ہے۔۔آنی اپنے پاس کھڑے رومان سے پوچھ رہی تھیں۔ دونوں کی نظریں حرم پر جمی تھیں۔

جی آنی۔۔بہت جلد وہ اس گھر کی بہو بن کر آئے گی۔۔رومان نے خوشی سے جواب دیا۔

وہ بہت چھوٹی ہے رومان۔۔مجھے تو ٹین ایج لگ رہی ہے۔۔آنی نے کہا۔

ھاھاھا آنی۔۔ آپ بھی کمال کرتی ہیں۔۔۔ ٹین ایج ہوتی تو کیا ماسٹرز کی سٹوڈنٹ ہوتی۔۔ وہ ویسے ہی بہت معصوم ہے۔۔ اسی معصومیت نے مجھے لوٹ لیا ہے۔۔

ہمم۔۔ ممم۔۔ اگر وہ کسی اور کو پسند کرتی ہوئی تو۔۔؟؟ آنی نے خدشہ ظاہر کیا۔

ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔۔ وہ صرف رومان شاہ کی ہے آنی۔۔ صرف رومان شاہ کی۔۔۔ رومان نے اعتماد سے کہا تھا۔

بہت جلد یہ تمہارے دل سے باہر ہو گی رومان۔۔ جس طرح میں نے عالم کے دل سے زیبا کو نکالا تھا۔۔ بالکل اسی طرح۔۔ جیسے وہ نفرت کرتا تھا زیبا سے ویسے ہی تم حرم سے نفرت کرو گے۔۔ آنی نے دل میں سوچا۔

چھبیس سال پہلے کا وقت ایک بار پھر خود کو دہرانے جا رہا تھا

ایک بار پھر آنی کے سامنے زیبا بیگم کی طرح حرم کھڑی تھی۔ فرق صرف اتنا تھا کہ زیبا عالم شاہ سے محبت کرتی تھی۔۔ جبکہ حرم کے اندر ہادی اتر رہا تھا آہستہ آہستہ جسے وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔

\-

اس دن ایش مسجد آئی تھی۔۔ باباجی سے ملنے کے بعد وہ سمعان کے گھر کی طرف بڑھ گئی۔

اندر زارا اکیلی تھی۔ وہ کام کر رہی تھی ایش کو دیکھ کر اسکی آنکھیں اور دل بھر آیا تھا۔ وہ ایش کے گلے لگ کر خوب روئی تھی جبکہ ایش تو رو ہی نا پائی۔

چپ کر جاؤ زارا۔ شاید اللہ پاک کو یہی منظور تھا۔ ایش میں نا جانے اتنا حوصلہ کہاں سے آگیا تھا۔

کچھ دیر اسکے پاس بیٹھنے کے بعد وہ سمعان کے سیکریٹ روم کی طرف بڑھ گئی۔ سمعان نے جو اس سے وعدہ لیا تھا وہ اب ایش نے پورا کرنا تھا۔

اسکی ہر چیز کو وہ ہاتھ سے چھو کر اسے محسوس کر رہی تھی۔۔اسکا دل چینخ رہا تھا چلا رہا تھا۔۔ مگر اسکے ہونٹوں پر جامد خاموشی تھی۔۔

ایش نے اسکی کرسی پر بیٹھنے کے بعد سامنے رکھا لیپ ٹاپ آن کیا تھا۔اس میں اسکے بہت سارے ڈاکومنٹس اور نا جانے کیا کیا تھا۔

ایش نے سارے کمرے آن کیا۔وہ پچھلی ریکارڈنگ چیک کر رہی تھی۔

اور پھر اس نے وہ ڈیٹ نکالی جس دن سمعان اسے چھوڑ کر گیا تھا۔

ایش کو ان ویڈیوز کی کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔ عجیب عجیب جگہوں اور لوگوں کی ویڈیوز تھیں۔۔وہ سب دیکھ دیکھ کر تھک چکی تھی۔۔

وہ دوبارہ لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہو گئی۔ اچانک اسکی نظر ایک ویڈیو پر پڑی تھی۔۔ ایش چونک گئی۔۔

وہ سمعان اور اسکی ویڈو تھی۔۔اس دن کی جب وہ دونوں آخری بار ملے تھے۔

ہمارے کتنے بچے ہونگے۔۔

ساتے بچے کافی ہیں۔۔ان میں سے چھ بیٹیاں ہونگی اور ایک بیٹا۔۔مجھے بیٹیاں بہت پسند ہیں۔۔
ایش بے اختیار ہی مسکرادی۔۔

ویڈیو میں سمعان کی آواز آرہی تھی۔اور ایش نظر آرہی تھی۔۔ مگر سمعان نظر نہیں آرہا تھا۔

سمعان اپنی شرٹ کے بٹن میں ایک کیمرہ ہر وقت فٹ رکھتا تھا۔اس لیے یہ ویڈیو بن گئی تھی۔

تبھی وہ دولوگ آئے تھے اور سمعان کو لے گئے۔ ایش متوجہ ہوئی۔

کون ہو تم لوگ۔۔ سمعان کی آواز ابھری تھی۔۔ اور پھر تبھی اس نے ایک انجیکشن سمعان کی گردن میں لگا دیا۔

ایش دیکھ رہی تھی۔۔ اور پھر آگے بیٹھے لڑکے نے اپنا ماسک اتارہ۔۔ ایش کا اسے دیکھ کر حیرت سے منہ کھل گیا تھا۔ وہ وہی لڑکا تھا۔ ایش کا باکسنگ کلاس فیلو۔۔۔

ان دونوں نے بہت بار ایش سے مار کھائی تھی۔۔ اور پھر انہوں نے سمعان کو مار کر ایش سے بدلا لیا۔۔

ایش سر پکڑ کر بیٹھ گ ئی۔

ان دونوں کے پیچھے کوئی تھا جس نے یہ کام کروایا تھا۔ ورنہ وہ اتنی ہمت والے نہیں تھے۔

حرم میں تمہیں گھر دکھاؤں--- زی نے حرم سے کہا۔

ہاں ٹھیک ہے۔وہ زی کے ساتھ اوپر کی طرف بڑھ گ ئی۔

یہ آنی کا کمرہ ہے۔۔زی اسے بتا رہی تھی۔

یہ میرا ہے۔۔زی نے اپنا کمرہ کھول کر اسے دکھایا۔۔

گھر بہت شاندار تھا۔اور گھر میں موجود ہر چیز بھی۔۔

زی اور آنی نے مل کر گھر کی ڈیکوریشن کی تھی۔

اور یہ ریم کا کمرہ ہے حرم۔۔اور شادی کے بعد میرا اور ریم کا ہو گا۔۔زی کے چہرے پر بہت ہی خوبصورت مسکراہٹ ابھری۔

حرم بھی اسکی بات سن کر مسکرا دی۔۔

حرم زی کے پیچھے کمرے میں داخل ہوئی--

وہ ہر چیز کو دیکھ رہی تھی۔۔اچانک حرم کی نظر بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر پڑی ایک فریمڈ تصویر پر پڑی-- وہ شاکڈ رہ گئی-

تصویر میں ایک عورت موجود تھی۔۔جس نے ایک بچے کو گود میں اٹھایا ہوا تھا اور وہ دونوں مسکرا رہے تھے۔

یہ ریم کی مماہیں۔۔زی نے حرم کو تصویر کو اس طرح تکتے پایا تو بتایا۔

اور یہ ریم ہے۔وہ تب ایک سال کا تھا۔اور پھر اسکی مام اسے چھوڑ کر چلی گ ئی۔

انکا نام کیا تھا۔۔؟؟حرم نے کپکپاتے لبوں سے پوچھا۔

زیبا۔۔آئی تھنک۔۔ کچھ اسطرح کا ہی تھا۔

حرم بے اختیار دو قدم پیچھے ہوئی۔۔

رومان اور زیبا مما۔۔۔کیا کنیکشن ہے دونوں کا۔۔؟؟حرم نے زیبا بیگم کو پہچان لیا تھا۔۔وہ آج بھی ویسی ہی دکھتی تھیں۔۔جیسی تصویر میں نظر آرہی تھیں۔

کیا ہوا حرم تم ٹھیک ہو۔۔؟؟ زی نے اسکے چہرے پر خوف پھیلا دیکھا تو پوچھا۔

جج۔۔جی۔۔وہ مم۔۔میں۔۔

حرم سے بولا نہیں گیا۔

میتی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔مجھے گھر جانا ہے۔۔ حرم اتنا کہہ کر کمرے سے نکل کر نیچے لاؤنج میں آگئی۔

وہ بنا کسی سے بات کیئے باہر کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔

ہادی مجھے لینے آجائیں۔۔ اس نے فرہاد کو میسج کیا۔۔

____

ایش نے اپنے کالج جانا شروع کر دیا تھا۔اسکا بہت کم وقت پیلس میں گزرتا تھا۔

مسٹر ولیم سے بھی اسکا سامنا بہت کم ہوتا تھا۔۔دونوں اپنی اامیں قید تھے۔۔ایش نے اس دیوار کو گرانا چاہا تھا لیکن مسٹر ولیم نہیں پگھلے۔۔اور تبھی ایش کو کچھ ایسا پتا چلا وہ مسٹر ولیم سے مزید دور ہو گئی۔۔

وہ گھنٹوں پارک میں بیٹھی رہتی تھی۔۔وہاں پر کھیلتے بچوں کو دیکھ کر وہ مسکرا دیتی تھی۔

اب تو اسے بھول جاؤ ایش۔۔ وہ جاچکا ہے۔۔ اب کیوں اسکے مزہب پر قائم ہو۔۔ چھوڑ دو اس خدا کو۔۔۔ جو تمہیں چھوڑ کر چلا گیا اسکے مزہب پر اب قائم رہنے کا کیا فائدہ۔۔؟؟

مائیک نے اسکے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔

ایش ہلکہ سا مسکرادی۔۔

اوہ صرف اسکا مزہب نہیں تھا مائیک۔۔ کیا تمہیں کائنات میں خدا کی جھلک نظر نہیں آتی مائیک۔۔؟؟

نہیں۔۔۔مجھے ایسا کچھ نظر نہیں آتا۔۔مائیک نے جواب دیا۔

تو پھر میری دعا ہے کہ تم خدا کی نشانی دیکھ لو۔۔۔وہ نشانی جسے دیکھ کر تم سمجھ جاؤ کہ میں اس مزہب پر کیوں قائم ہوں۔۔

کائنات اسکی نشانیوں سے بھری پڑی ہے مائیک۔۔ جس دن تم دیکھ لو گے۔ اس دن تم ایمان لے آؤ گے۔۔

زی نے اسکی طرف دیکھے بنا کہا تھا جبکہ مائیک اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔

چھ مہینے ایش نے سمعان کے بنا گزارے تھے۔۔وہ پارک میں بیٹھی خود سے باتیں کرتی تھی۔۔ لوگ اسے پاگل سمجھنے لگے تھے۔۔ مگر نہیں۔اسے سمعان ہر جگہ نظر آتا تھا۔

وہ اس سے باتیں کرتی تھی۔وہ ہر وقت اسکے ساتھ رہتا تھا۔اور اس بات کا وعدہ سمعان نے اس سے کیا تھا کہ میں ہر وقت تمہارے ساتھ رہوں گا۔۔

اس دن وہ پروفیسر سائی چن سے مل کر آئی تھی۔۔

وہ ہر جگہ گ ئی تھی۔۔ باکسنگ کلب، اسٹوڈیو، اولڈ ہاؤس، پارک میں اور آخر میں عائشہ آپی کے گھر۔۔

وہ کافی دیر وہاں رہی تھی۔۔اس نے ڈھیر ساری باتیں کی تھیں۔۔آج اسکا دل سب سے ملنے کو کر رہا تھا۔۔کیوں۔۔یہ وہ خود نہیں جانتی تھی۔۔

رات کو پیلس واپس آکر اس نے گرینی سے باتیں کی۔۔ مسز ولیم سے اپنے رویے کی معافی مانگی۔۔ اور پھر وہ مسٹر ولیم کے کمرے کی طرف بڑھ گ ئی۔

پاپا کیسے ہیں آپ۔۔؟؟ایش نے پوچھا۔

ٹھیک ہوں۔ مسٹر ولیم نے بس اتنا ہی کہا۔

کیاآپ مجھے معاف کر سکتے ہیں۔۔اگر کبھی میں نے آپکادل دکھایاہو تو۔۔؟؟ایش کے لہجے میں کچھ تھاکہ مسٹر ولیم نے چونک کراسے دیکھا۔

اگر تم اپنے پہلے مزہب پر لوٹ آؤ تو میں تمہیں معاف کر ودنگا۔۔مسٹر ولیم نے سرد سے لہجے میں کہا تھا۔

ایش خاموشی کھڑی تھی۔۔وہ اپنے لب اپنے دانتوں سے کترتی رہی۔۔اسکے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

اور کچھ کہنا ہے۔۔ بالآخر مسٹر ولیم نے پوچھا۔

نہیں۔۔ایش کہتی دروازے کی طرف بڑھی۔۔دروازے کے پاس وہ رکی۔

پاپا اپنا خیال رکھیے گا۔۔وہ کہتی باہر نکل گ ئی۔۔ مسٹر ولیم کے دل کو کچھ ہوا تھا۔ وہ اسے ڈیڈ کی جگہ پاپا بلانے لگی تھی۔۔

مما یہ ڈائری ہے۔۔ یہ آپ اس انسان کو دیجی ئے گا جس میں آپکو میری جھلک نظر آئے۔۔ ایش نے ایک بند کتاب مسز ولیم کو پکڑائی۔۔

کیوں تم کہاں جا رہی ہو۔۔ مسز ولیم نے پوچھا۔۔

کہیں نہیں۔۔ لیکن موت کا کیا پتا۔۔ کبھی بھی آ سکتی ہے۔۔ ایش نے مسکرا کر کہا۔

ایش ایسی باتیں مت کرو۔۔ مسز ولیم نے اسے خفگی سے گھورا۔

مما میں تھک چکی ہوں۔۔ میں سونا چاہتی ہوں۔۔ آپکی گود میں سر رکھ کر۔۔ کیا میں سو جاؤں--
ایش نے پیار سے پوچھا۔

ہاں میری بچی سو جاؤ-- مسز ولیم نے جواب دیا۔

اور ایش مسز ولیم کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گ ئی--

وہ ایش کا کمرہ تھا۔ مسز ولیم اسکے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھی۔ کچھ دیر بعد ایش گہری نیند سو چکی تھی۔

مسز ولیم نے اسکے سر پر پیار کیا۔۔ اور پھر اسے کمبل اوڑھا کر کمرے کی لائٹ آف کر کے باہر نکل گئیں--

وہ نہیں جانتی تھیں کہ وہ ایش کو ہمیشہ ہمیشہ کیلی ئے سلا آئی تھیں۔۔

حرم فرہاد کا انتظار کر رہی تھی جب اچانک اسے اپنے عقب سے آواز سنائی دی۔

مس نور آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔؟؟ وہ رومان تھا۔

ہادی کا انتظار کر رہی ہوں گھر جانا ہے۔۔

اتنی جلدی۔۔ مگر کیوں۔۔؟؟ وہ بے چین ہوا۔

ویسے ہی۔۔

کوئی توجہ ہو گی نا۔۔؟؟ اسکے لہجے سے پریشانی جھلک رہی تھی۔

میری مرضی ہے مسٹر شاہ۔۔ کیا میں اپنی مرضی سے اپنے گھر نہیں جا سکتی۔۔؟ حرم نے کاٹ دار لہجے میں پوچھا۔

جا سکتی ہیں۔۔ مگر اس طرح۔۔ بنا بتائے۔۔کوئی بات ہوئی ہے کیا۔۔

وہ اسے اپنے سامنے رکھنا چاہتا تھا۔

نہیں کوئی بات نہیں ہوئی۔۔ بس سر میں درد ہے۔۔ حرم اتنا ہی کہہ پائی۔

لان میں موجود روشنی میں وہ اسکے خوبصورت چہرے پر الجھن واضح دیکھ سکتا تھا۔

آپکو میڈیسن لینی چاہیئے۔۔ وہ کہہ رہا تھا۔

میں گھر جا کر لے لونگی۔۔ حرم نے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔

وہ بے چینی سے ٹہلنے لگی۔۔رومان اسے دیکھ رہا تھا۔

آپ بیٹھ جائیں پ لیز۔۔وہ اتنا ہی کہہ پایا جبکہ حرم نے کوئی جواب نہیں دیا۔

نا جانے یہ اتنی ضدی کیوں ہے۔۔وہ سوچ رہا تھا۔

مس نور بیٹھ جائیں--- رومان سے اسکا یوں بے چین پھرنا برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

ہادی آجائیں پلیز جلدی۔۔ حرم نے لان میں رکھی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

رومان نے اسکی بڑبڑاہٹ سن لی تھی۔اسے عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔

یو آر اے لکی مین مسٹر ہادی۔۔ جس لڑکی کیلیے میں تڑپ رہا ہوں وہ بے چینی سے تمہارا انتظار کر رہی ہے۔۔وہ سوچ کر رہ گیا۔

اچانک رومان کو کچھ یاد آیا تھا۔وہ پہلے سوچتا رہا پھر حرم کی طرف بڑھا۔

اسکے پاس جاکر وہ اسکی کرسی کے پاس گھٹنو کے بل بیٹھ گیا۔

مجھ تم سے کچھ کہنا ہے حرم۔۔وہ عجیب سے لہجے میں بولا تھا۔

حرم نے چونک کر اسے دیکھا وہ اسے اپنے اتنے پاس بیٹھا دیکھ کر اچھلی تھی۔

میں تمہارے لیے کچھ لایا ہوں۔۔وہ بہکہ بہکہ سا کہہ رہا تھا۔

حرم نے محسوس کر لیا تھا کہ اس نے ڈرنک کی ہوئی ہے-- وہ اس وقت اپنے حواس میں نہیں ہے۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں آپ مسٹر شاہ۔۔حرم کو غصہ آیا۔

اچانک رومان نے کوٹ کی پاکٹ سے ایک مخملی ڈبیا نکالی۔۔

This is for you..

اس نے وہ ڈبیا کھول کر حرم کے سامنے کی۔

اس ڈبیا میں ایک خوبصورت سی بریسلٹ تھی۔ جس میں ڈائی منڈ لگا ہوا تھا۔

آپکا دماغ خراب ہو گیا ہے مسٹر شاہ۔۔ حرم دھاڑی۔۔

اندر فنکشن پورے عروج پر تھا۔۔ رون اپنے کرتب دکھا رہا تھا۔ زی کی نظریں ان دونوں کو ڈھونڈ رہی تھیں۔۔ مگر وہ دونوں ہی غائب تھے۔۔ کچھ سوچتے ہوئے وہ باہر کی جانب بڑی۔

یہ تمہارے لیئے ہے-- مجھے لگا شاید تمہیں پسند آئے-- وہ کہہ رہا تھا۔

حرم ایک جھٹکے سے کرسی سے کھڑی ہوئی۔

آپ ہوش میں نہیں ہیں مسٹر شاہ۔۔

ہوش تو تم نے چھین لی ئے ہیں حرم۔۔ میرا سب کچھ۔۔اب مجھے بھی رکھ لو نا اپنا بنا کر۔۔وہ اسکی طرف بڑھا۔

واقعی وہ نشے میں تھا۔۔شاید اسکی سافٹ ڈرنک میں کچھ ملایا گیا تھا۔ یہ وہ خود نہیں جانتا تھا۔

شٹ اپ مسٹر شاہ۔۔ حرم بدک کر پیچھے ہوئی۔ وہ گیٹ کی طرف بھاگنے والی جب رومان نے اسکا بازو پکڑا۔۔

میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی ہے حرم۔۔

اووو نہوں۔۔ مسز شاہ۔۔ کتنا اچھا لگتا ہے نا۔۔ وہ اپنی دھن میں کہہ رہا تھا۔

حرم کو لگ رہا تھا جیسے اسکے ہاتھ پر کسی نے تپتی سلاخ رکھ دی ہو۔۔

ہاتھ چھوڑیں میرا۔۔اس نے جھٹکے سے اپنا بازو چھڑایا۔۔

تبھی باہر گیٹ پر ہارن کی آواز سنائی دی۔۔ وہ فرہاد کی گاڑی کا ہارن تھا۔ حرم گیٹ کی طرف بھاگی۔۔ اسے لگ رہا تھا جیسے اس نے اپنی زندگی کی بہت بڑی غلطی کر دی تھی یہاں پر آکر۔۔

جیسے ہی وہ گیٹ کی طرف بھاگی۔۔ زی اندر سے نکلی تھی۔۔اس نے حرم کو اپنا ہاتھ چھڑا کر بھاگتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔

حرم رکو۔۔زی نے آواز لگائی۔۔ مگر تب تک وہ گیٹ پار کر چکی تھی۔

ریم یہ سب کیا ہے۔۔ یہ تم کیا کر رہے ہو۔۔۔زی نے رومان سے پوچھا۔

حرم رکو۔۔ یہ۔۔تت۔۔تمہارے لیے ہے-- وہ حرم کے پیچھے جانے لگے تھا کہ لڑکھڑا گیا۔۔اس سے پہلے وہ نیچے گرتا زی نے اسے تھام لیا۔

ریم تمہیں کیا ہوا ہے۔۔ یہ کیسی حرکتیں کر رہے ہو۔۔؟؟

وہ مم۔۔میں۔۔ حرم۔۔

وہ بہت زیادہ نشے میں تھا۔اتنا کہ ٹھیک سے بول بھی نہیں پا رہا تھا۔

زی کو بہت حیرت ہوئی۔ وہ کبھی اتنی ڈرنک نہیں کرتا تھا کہ اپنے حواس کھو دے۔۔اور آج وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔ مطلب کچھ تو گڑبڑ تھی۔

کس نے کیا ہوگا یہ سب۔۔؟؟زی سوچ رہ تھی۔۔ مگر اسکا دماغ جیسے کام نہیں کر رہا تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زی نے رومان کو ہوش کھوتے دیکھا تو آنی کو آواز دی۔۔ مگر اندر میوزک کا شور تھا۔ ویسے بھی لاؤنج میں کھلنے والا دروازہ کافی دور تھا۔

گارڈز۔۔اس نے اب گارڈ کو آواز دی۔۔ جس نے رومان اور حرم کو لان میں دیکھا تو اپنے کوارٹر کی طرف چلا گیا۔۔ ویسے بھی اسے رومان سے بہت ڈر لگتا تھا کیا پتا وہ اس پر غصہ کرتا کہ وہ ان دونوں کو کیوں دیکھ رہا تھا۔

زی کی آواز سن کر وہ بھاگتے ہوئے آیا۔۔

اسے اٹھاؤ جلدی۔۔زی نے گارڈ سے کہا۔

دونوں نے مل کر رومان کو اٹھایا اور اسے دوسرے دروازے سے اندر لے گ ئے--

زی نہیں چاہتی تھی کہ سب رومان کو اس طرح دیکھیں اور فنکشن خراب ہو جائے-

اسے بیڈ پر لٹانے کے بعد زی نے گارڈ سے کہا وہ آنی کو بلائے--

جبکہ وہ اسکے جوتے اتار رہی تھی۔جو بھی ہوا تھا بہت برا ہوا تھا۔۔ حرم کیا سوچتی ہو گی انکے بارے میں۔۔؟زی کو پریشانی ہو رہی تھی۔

اپنے کمرے کی کھڑکی سے لان کا پورا منظر دیکھنے کے بعد آنی کے چہرے پر مکروہ مسکراہٹ پھیل گ ئی-- جبکہ انہیں یقین ہو گیا کہ زی اسے کمرے میں لے جا چکی ہو گی۔۔ وہ کھڑکی سے ہٹ گ ئیں--

----

ہادی مجھے آپکا لیپ ٹاپ ملے گا کچھ دیر کیلی ۓ-- حرم چینج کر کے نماز پڑ ھنے ک بعد فرہاد کے کمرے میں آئی-- جو کچھ رپورٹس اپبے سامنے پھیلائی انکی سٹڈی کر رہا تھا۔

ہاں لے جاؤ-- فرہاد نے اسے غور سے دیکھتے ہوۓ کہا۔

وہ ایکچوئی لی میں نے مما سے ویڈیو کال پر بات کرنی ہے۔۔ اس لی ۓ میں۔۔

اٹس اوکے ۔۔ کیا میں نے وجہ پوچھی ۔۔ فرہاد نے اسکی بات کاٹی ۔۔

نہیں ۔۔ حرم نے نفی میں سر ہلا یا ۔۔

تو پھر لے جاؤ -- وہ مسکرایا ۔۔

اور حرم لیپ ٹاپ اٹھانے کے بعد اپنے کمرے کی طرف بڑھ گ ئی- اس نے دروازہ لاک کیا اور بیڈ پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گ ئی-

----

دس منٹ بعد زیبا بیگم کا چہرہ اسے لیپ ٹاپ کی سکرین پر نظر آیا ۔۔

کیسی ہیں مما آپ۔۔؟؟حرم نے پوچھا۔

میں ٹھیک ہوں بیٹا۔۔تم سناؤ-- ہمیشہ کی طرح محبت بھرا لہجہ تھا زیبا بیگم کا۔

کچھ دیر ادھر اُدھر کی باتیں کرنے کے بعد حرم اپنے پوائنٹ پر آئی-

مما اگر میں آپ سے ایک پرسنل سوال کروں تو آپ ناراض تو نہیں ہونگی نا۔۔؟؟

نہیں بیٹا۔۔میں کیوں ناراض ہونگی۔۔تم بولو۔۔

مما عالم شاہ کون تھے۔۔؟؟حرم نے کچھ دیر سوچنے کے بعد پوچھا۔۔

عالم شاہ۔۔زیبا بیگم کا چہرہ فق ہوا۔۔انکے چہرے پر کرب پھیل چکا تھا۔ حرم کو لگا جیسے اس نے بہت غلط سوال کر لیا تھا۔

عالم شاہ۔۔۔

سالوں بعد یہ نام زیبا بیگم کی زبان پر آیا تھا۔۔

عالم شاہ میری پہلی محبت تھے۔۔پہلی محبت پہلا درد۔۔

زیبا بیگم نے کہنا شروع کیا۔

کتنا وقت لگ گیا تھا انہیں خود کو کمپوز کرنے میں۔۔ پھر کہیں جا کر ان میں اتنا حوصلہ پیدا ہوا تھا کہ وہ حرم کو سب کچھ بتا سکیں۔۔

میں اپنے خاندان کی سب سے زیادہ پڑھی لکھی لڑکی تھی۔۔ لاڈلی بھی تھی۔۔ ضد کر کے روما چلی گ ئی۔

پر مجھے نہیں پتا تھا کہ وہاں طسلم بکھرا پڑا ہے۔۔ عالم شاہ نے سحر نے مجھے قید کر لیا۔۔ ہم دونوں کی نفرت محبت میں کب بدلی پتا ہی نہیں چلا۔۔

حرم آنکھیں پھیلائے سن رہی تھی۔۔

ایک سال گزر گیا تھا ہمارے محبت کے رشتے کو۔۔ میرے گھر والوں نے میرا رشتہ ڈھونڈنا شروع کیا۔

عالم شاہ نے کہا کہ وہ مر جائے گ ایامار دے گا۔۔ مگر وہ مجھے خود سے جدا نہیں کر سکتا۔۔

میری بھی کچھ ایسی ہی حالت تھی۔

میں نے اپنے گھر بتادیا۔۔ سب مجھ سے ناراض ہو گ ئے-- محبت کا جنون سر پر سوار تھا۔ میرے بابا نے مجھے اجازت دے دی کہ میں اپنی زندگی اپنی مرضی سے گزار سکتی ہوں۔۔

پھر ہم نے روما میں ہی شادی کرلی۔۔ بہت خوش تھے ہم۔۔ بہت ہی زیادہ۔۔ ہم دونوں نے اپنی منزل پالی تھی۔

لیکن مجھے پتا نہیں تھا کہ کوئی اور بھی ہے جو عالم شاہ پر مرتا ہے۔۔

اور وہ تھی آنی کی بیٹی مارتھا۔۔ وہ عالم شاہ کیلی ئے پ اگل تھی۔ حرم حیرانی سے زیبا بیگم کی کہانی انکی زبانی سن رہی تھی۔

مما آنی انکل شاہ کی کیا لگتی ہیں۔۔؟؟ حرم نے سوال کیا۔

خون کا تو کوئی رشتہ نہیں ہے۔ لیکن عالم شاہ کی ماں اور آنی ایک دوسرے کی بہت اچھی دوست تھیں۔۔ انکی وفات کے بعد شاہ کو انہوں نے ہی سنبھالا تھا۔

اووو اچھا۔۔ اور اب وہ رومان کو بھی۔۔ حرم نے سوچا۔

ہماری زندگی بہت اچھی گزر رہی تھی۔ لیکن آنی سے برداشت نہیں ہوا۔۔ ان سے مارتھا کا پاگل پن دیکھا نہیں جاتا تھا۔ اور پھر انہوں نے اپنی چالیں چلنا شروع کیں۔ میں بے خبر تھی۔

ہماری محبت کے ایک گواہ تھے۔۔ ہم دونوں ایک دوسرے کو کتنا چاہتے تھے وہ صرف پروفیسر یوسف جانتے تھے۔۔

پروفیسر یوسف کون تھے۔۔؟؟ حرم حیران ہوئی۔

انکا اصلی نام محمد یوسف تھا پھر انہوں نے خود کو ایم جوزف بنا لیا۔

حرم کو حیرت کا جھٹکہ لگا۔

وہ سب جانتے تھے۔۔ جب وہ یونیورسٹی میں آئے تب وہ بہت ینگ تھے۔۔ صرف بتیس سال کے تھے۔ شاہ کی ان سے بہت اچھی دوستی ہو گئی تھی۔ زیبا بیگم کہہ کر خاموش ہو گئی۔

پھر کیا ہوا۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔

پھر آنی اپنی چالوں میں کامیاب ہو گئیں-- میں ہار گئی--- ہماری محبت ہار گئی-- زیبا بیگم کے لہجے میں بہت درد تھا۔

کیا ہوا تھا مما۔۔۔ آپ دونوں میں علیحدگی کیوں ہوئی تھی۔

میں آنی کی چالوں کو سمجھنے لگی تھی۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ میرا گھر برباد مت کریں۔۔ اور انہوں نے مجھے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ میں عالم شاہ کو چھوڑ دوں۔۔ نہیں تو وہ عالم شاہ کو مجھ سے نفرت کرنے پر مجبور کر دیں گی۔۔

مجھے اپنی محبت پر بھروسہ تھا۔ مجھے یقین تھا کہ ہماری محبت کبھی نہیں ہاری تھی۔

تبھی رومان ہوا۔اس میں میری اور شاہ کی جان تھی۔۔ہم دونوں اپنی زندگی میں رومان کی آنے کی وجہ سے بہت خوش تھے۔۔

اور یہی بات آنی اور انکی بیٹی کو کھٹکتی تھی۔

آنی کی بیٹی مار تھا دن بدن بدتر ہوتی جارہی تھی۔اگر مجھے پہلا پتا ہوتا کہ وہ شاہ کو اتنا چاہتی ہے تو میں کبھی شاہ سے شادی نا کرتی۔۔زیبا بیگم نے کہا۔

پھر کیا ہوا مما۔۔؟؟

پھر مجھے اور شاہ کو جس انسان پر انتہا کا بھروسہ تھا وہ شخص ہمیں دھوکہ دے گیا۔

وہ کون تھا۔۔

وہ پروفیسر جوزف تھے۔۔ جنہوں نے آنی کی باتوں میں آکر میرا گھر برباد کرادیا۔۔

کیا۔۔؟؟پروفیسر جوزف۔۔؟؟ مگر کیوں۔۔ حرم کو شاک لگا۔

میرے اور شاہ کے درمیان آنی کی وجہ سے جھگڑا ہونا شروع ہو گیا تھا۔۔میں آنی کی چالوں کو سمجھتی تھی۔ لیکن کچھ کر نہیں سکتی تھی۔ نامیں شاہ کو بتا سکتی تھی کہ آنی کیا کھیل رچا رہی ہیں۔۔وہ کبھی میرا بھروسہ نا کرتے۔۔انکے لیئے آنی ماں جیسی تھیں۔۔

چھوٹے موٹے جھگڑے کے بعد میں اور شاہ ایک دوسرے سے معافی مانگ لیتے تھے۔

اس دن رومان کی برتھ ڈے تھی۔ روما میں سردی پڑ رہی تھی مگر زیادہ نہیں۔۔ بارش روز ہی ہوتی تھی۔

اچانک آنی نے مجھ سے دشمنی ختم کر دی۔۔ مجھے لگا وہ بدل گ ئی ہیں-- مگر نہیں۔۔ مجھے نہیں پتا تھا کہ وہ طوفان سے پہلے کی خاموشی ہے۔

میں نے رومان کی پہلی سالگرہ کیلی ۓ شاہ کے ساتھ مل کر بہت سی تیاریاں کی تھیں۔۔

شاہ کسی کام سے باہر گ ۓ تھے۔انہوں نے کہا تھا کہ وہ شام تک واپس آجائیں گے--

زیبا بیگم اتنا کہہ کر خاموش ہو گ ئیں-- انکا درد انکی آنکھوں سے بھی ظاہر ہو رہا تھا۔

پھر۔۔؟؟

میں انکا انتظار کر رہی تھی۔تب مجھے آنی نے کہا کہ شاہ میر اپروفیسر جوزف کے پاس انتظار کر رہے ہیں۔۔مجھے حیرت ہوئی--

آنی نے کہا کہ شاہ نے تمہیں بلایا ہے۔۔پروفیسر جوزف نے کچھ تیاریاں کی ہیں۔وہ سب تمہیں دکھانی ہیں۔تم تیار ہو کر چلی جاؤ میں رومان کو لے آؤں گی--

میں پاگل تھی۔۔میں نے تصدیق نہیں کی۔۔آنی نے مجھے شاہ سے بات ہی نہیں کرنی دی۔۔میں تیار ہو کر چلی گ ئی۔

اور وہی میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی۔

زیبا بیگم کے چہرے پر کرب کے سائے لہرائے--

انکی آنکھوں میں نمی چمکی۔۔

میں کس جال میں پھنسی تھی یہ مجھے بعد میں احساس ہوا تھا۔

پروفیسر نے بہت اچھاانتظام کیا تھا۔میں نے آدھے گھنٹے تک شاہ کاانتظار کیا مگر وہ نہیں آیا۔

پروفیسر بیٹھے باتیں کرتے رہے۔۔پھر میں آنی کو کال کی۔۔

انہوں نے کہاوہ آرہی ہیں۔۔اور شاہ بھی وہاں پہنچنے والے ہیں۔میں پروفیسر کے سامنے والی چی ئی رپر بیٹھی تھی۔باہر بارش ہورہی تھی۔

میرادل گھبرانا شروع ہوگیا تھا۔مجھے کچھ غلط ہونے کااحساس ہوا۔

اچانک پروفیسر کے موبائل پر بیل ہوئی وہ اٹھ کر میرے قریب آئے--

زیبا بیگم کے چہرے پر زردی پھیلی تھی۔۔انکی زندگی کی فلم انکے سامنے چل رہی تھی۔

وہ مجھے ڈرنک دینے آئے تھے۔۔جسے میں نے لینے سے منع کیا تو جانے کیسے وہ میرے ڈریس پر گر گئی۔ پروفیسر سوری کرتے ہوئے مجھ پر جھکے۔۔

تبھی دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا تھا اور شاہ بگڑے تیوروں کے ساتھ اندر داخل ہوا۔

میں نے دیکھا اسکی آنکھوں میں میرے لیئے انتہا کی نفرت اور حقارت تھی۔

شاہ آپ نے اتنی دیر لگا دی۔۔میں انکی طرف بڑھی۔۔

بالکل ٹھیک وقت پر آیا ہوں۔۔وہ غرائے--

آنی نہیں آئیں ساتھ ۔۔اور رومان ۔۔وہ کہاں ہے ۔۔؟؟

میں نے پوچھا ۔۔ لیکن شاہ نے کوئی جواب دینے کی بجائے آگے بڑھ کر میرے منہ پر تھپڑ مار دیا ۔

میں حیران رہ گئی تھی ۔۔

آنی ٹھیک کہتی تھیں ۔۔میں نے ہی انکی بات کا اعتبار نہیں کیا ۔۔وہ مجھے کہتی رہیں کہ تمہارا پروفیسر سے افئیر ۔۔۔

چھی ۔۔استاد کے رتبے کو تم نے مٹی میں ملا دیا ۔۔

شاہ زہر اگل رہا تھا ۔۔اور میں حیرت سے گنگ بنی سن رہی تھی ۔

میں نے تم جیسی لڑکی سے شادی کی۔۔اور اتنی اہمیت دی۔۔لعنت ہے مجھ پر۔۔

نہیں۔۔شاہ تمہیں کچھ غلط فہمی ہوئی ہے-- ایسا کچھ نہیں ہے۔۔مجھے آنی نے بیجھا۔

خبر دار جو آنی کا زکر کیا تھا۔۔سب تم کرتی ہو اور الزام ان پر لگا دیتی ہو۔۔

نہیں۔۔میں جھوٹ نہیں بول رہی۔۔آپ پروفیسر سے پوچھ لیں۔۔

پروفیسر بتائیں نا۔۔میں نے پروفیسر کو امید سے دیکھا۔۔

مگر وہ خاموشی سے نظریں چرا گئے-- انکی خاموشی بتا چکی تھی کہ میں آنی کی چال کا شکار ہو چکی ہوں۔۔

مجھے تم جیسی گھٹیا لڑکی کے ساتھ ایک پل نہیں رہنا۔۔

میں تمہیں طلاق دیتا ہوں۔۔

یہ بتاتے ہوئے زیبا بیگم نے آنکھیں موندلیں۔

میں نے شاہ کے سامنے ہاتھ جوڑے کے شاہ میں نے کوئی بے وفائی نہیں کی۔۔

پھر اس نے مجھے دوسری طلاق دی۔۔

میں اسکے پیروں میں گر گئی۔۔ اسکے سوا میرا تھا ہی کون۔۔اسکے لئے میں اپنے ماں باپ کو چھوڑا تھا۔

لیکن وہ مجھے تیسری طلاق دے کر ٹھوکر مارتا پلٹ گیا۔۔ باہر بادل زور سے گرجے تھے۔۔ شاید عرش ہل گیا تھا۔۔

میں روتی کرلاتی رہی مگر سب کچھ ختم ہو چکا تھا۔۔

زیبا بیگم باقاعدہ رو دی تھیں۔

میں ساری رات گھر کے باہر بارش میں بھیگتی رہی۔۔ روتی رہی تڑپتی رہی اپنے بیٹے کیلیۓ لیکن آنی نے گیٹ نہیں کھولا۔۔

شاہ کی محبت تو تبھی فنا ہو گئی جب اس نے مجھے طلاق دی تھی۔

میں آپا کے پاس آگ ئی- بخش بابااور آپا نے مجھے بہت عزت سے رکھا۔

میں روز فقیر بن کر انکے دروازے پر جاتی تھی۔۔ لیکن آنی نے ایک بار بھی مجھے میرے بچے سے ملنے نہیں دیا۔

میں رات کو روتی تھی۔۔ تڑپتی تھی۔۔ مجھے رومان کی رونے کی آواز آتی تھی۔۔ مگر آنی کو مجھ پر ترس نہیں آیا۔

پھر میں نے ابھی ایک فیصلہ کیا۔۔ بخش بابااور آپا نے میری مدد کی اور میں روما چھوڑ آئی-- ہمیشہ ہمیشہ کیلی ئے--

حرم خود رو پڑی تھی۔۔زیبا بیگم کا ماضی بہت برا تھا۔

میرے گھر والوں نے مجھے کبھی دل سے قبول نہیں کیا۔پھر میری شادی اعظم آغا سے کر دی گ ئی۔

ہم دونوں کزنز اور بہت اچھ دوست تھے۔۔اعظم نے بہت کم عمری میں رخسار یعنی فریاد کی سگی ماں سے لو میرج کی تھی۔

جب فرہاد پیدا ہوا وہ دنیا چھوڑ گ ئی۔

اعظم نے بھی اپنی محبت کھو دی اور میں نے بھی۔۔

ہمیں بہت وقت لگا ایک دوسرے کو اپنانے میں۔۔ لیکن پھر ہماری جوڑی اتنی مشہور ہوئی کہ لوگ مثال دینے لگے۔۔

اعظم بہت اچھ انسان تھے۔۔ بائی س سال کی عمر میں وہ ایک بیٹے کے باپ بن گ ئے تھے۔۔

جب میری اعظم سے شادی ہوئی تب فرہاد دو سال کا تھا۔ وہ بن ماں کا بچہ تھا۔۔ مجھے میرے رومان کی جھلک فرہاد میں نظر آنے لگی۔۔ اور میں نے اسے ماں بن پر سمیٹ لیا۔

سجاد تب بڑا تھا۔ وہ چگ سات سال کا سمجھدار بچہ تھا۔۔ اس نے کبھی مجھے تنگ نہیں کیا۔۔ دونوں نے مجھے ہمیشہ ماں کا درجہ دیا۔

لیکن میری ممتا رومان کیلی ئے تڑپتی تھی۔

پانچ سال بعد عالیہ پیدا ہوئی تو میں بہت کچھ بھول چکی تھی۔۔ مگر رومان کو نہیں۔۔

زیبا بیگم نے ایک گہرہ سانس لیا۔۔ حرم کی آنکھیں بھی تر تھیں۔۔

مجھے آج بھی وہ یاد آتا ہے۔۔

پھر اعظم مجھے چھوڑ گ ئے-- تب مجھے احساس ہوا کہ اب میں نے اپنی محبت کھودی۔۔

شاہ میری پہلی محبت تھا۔۔ جبکہ اعظم میری آخری محبت ہیں۔۔ میں نے قیامت تک کیلی ئے خود کو ان کا کر دیا۔۔

حرم کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی۔۔

ضروری تو نہیں پہلی محبت ہی سب کچھ ہو۔۔جب خدا ہم سے کچھ لیتا ہے نا تو بدلے میں بہت کچھ دیتا ہے۔۔

فرہاد اپنے باپ جیسا ہے۔۔اعلیٰ ظرف۔۔اسکی تربیت میں نے کی ہے۔۔اور مجھے اپنے بیٹے پر فخر ہے۔۔زیبا بیگم مسکرائیں--

اور حرم کو احساس ہوا کہ اللہ پاک نے اسے بہت اچھی فیملی کے سپرد کیا تھا۔۔جہاں ہر انسان محبت سے گھوندا تھا۔۔

پورے دو گھنٹے بعد وہ فرہاد کا لیپ ٹاپ واپس کرنے آئی تھی۔آج اس پر بہت بڑا انکشاف ہوا تھا۔۔جو اچھا بھی تھا اور برا بھی۔۔

رومان ماما جیسا ہے نا۔۔؟

وہ لیپ ٹاپ رکھ کر پلٹنے لگی تھی جب فرہاد نے کہا۔

حرم کرنٹ کھا کر پلٹی۔

آپ جانتے ہیں۔۔؟ حرم نے پوچھا۔

جی۔۔ فرہاد نے اثبات میں سر ہلایا۔

کب سے۔۔؟؟

آج ہی پتا چلا۔۔۔ فرہاد نے جواب دیا۔

حرم اسکے پاس ہی بیٹھ گ ئی۔

یہاں روما آنے کا میرا ایک مقصد ماما کو اسکے بیٹے سے ملوانا تھا۔

اور بہت جلد ہم اسے ماما سے ملوائیں گے۔۔ کی اتم میرا ساتھ دو گی حرم۔۔؟؟ فرہاد نے پوچھا۔

میں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوں۔۔ حرم نے اسکا بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا۔۔

آپکو پتا ہے ہادی۔۔ ریم کی آنکھیں مما جیسی ہیں۔۔ حرم نے کہا۔

ہاں اور عالیہ جیسی بھی۔۔

جی عالیہ کے نین نقش آپ سے ملتے ہیں۔۔ جبکہ اسکی آنکھیں ریم سے۔۔ وہ آپ جیسی سمائی ل رکھتی ہے۔۔ حرم مسکرائی--

وہ ہم دونوں جیسی ہے۔۔ میرے جیسی اور رومان جیسی۔۔ کتنا خوش ہو گی جب اسے پتا چلے گا کہ اسکا ایک اور بھائی بھی ہے۔۔

جی بالکل۔۔ وہ بہت خوش ہو گی۔۔ حرم بھی مسکرا دی۔

اگلی صبح یونیورسٹی میں سب سے پہلے حرم کو زی ملی تھی۔

سوری حرم وہ رات ریم کو جانے کیا ہو گیا تھا۔۔وہ حرم سے معافی مانگ رہی تھی۔

اسکی ڈرنک میں کسی نے کچھ مکس کر دیا تھا۔۔رون کی شرارت تھی۔۔مگر وہ ماننے سے انکاری ہے۔۔

حرم اچھا خاصا رات والا واقعہ بھول گئی تھی۔۔کہ زی نے اسے یاد دلا دیا۔

ریم کی طبیعت بہت خراب ہوئی-- اسے بہت وومیٹنگ ہوئی-- وہ اتنا ہیوی ڈرنک کرنے کا عادی نہیں ہے۔۔زی وضاحت دے رہی تھی۔

اٹس اوکے زی کوئی بات نہیں۔۔حرم مسکرائی۔

ویسے بھی جب سے زیبا بیگم نے اسے سب کچھ بتایا تھا اسکا رومان کیلی ئے غصہ کم ہو گیا تھا۔ویسے بھی وہ ہوش میں نہیں تھا۔

حرم لائی بریری میں بیٹھی تھی۔۔کچھ یاد آنے پر اس نے بیگ سے ڈائری نکالی۔۔

اور اسے پڑھنا شروع کیا۔۔

"میں بہت تھک چکی ہوں۔اب سونا چاہتی ہوں۔۔ایک گہری نیند۔۔آج میرا سب سے ملنے کو دل کر رہا تھا۔۔میں سب سے ملی۔۔اور سیم۔۔وہ تو ہمیشہ میرے ساتھ ہی ہوتے ہیں۔رات وہ میرے خواب میں آئے تھے۔۔وہ کہہ رہے تھے کہ وہ مجھے بت جلد مجھے لینے آئیں گے-- اور میں انکا انتظار کر رہی ہوں۔۔"

بس یہاں تک ہی ڈائری پر لکھا تھا۔۔ حرم نے صفحے پلٹے باقی ڈائری خالی تھی۔۔اسے حیرت ہوئی۔

یونیورسٹی سے فوراً بعد وہ مائیک سے ملنے کالج گ ئی۔۔ مگر وہاں جا کر اسے پتا چلا کہ وہ آج آیا ہی نہیں۔۔ حرم کو شدید غصہ آیا۔۔اسے پوچھنا تھا کہ ایش کہاں ہے۔۔آگے کیا ہوا اس نے کیوں نہیں لکھا۔۔؟؟

مگر مائیک تو وہاں تھا ہی نہیں۔۔

حرم نے کچھ سوچا اور کالج کے بعد بخش بابا کو پیلس چلنے کا کہا۔

وہ دوسری بار پیلس آئی تھی۔۔وہاں پر پہلی والی ہی اداسی اور خاموشی چھائی تھی۔

حرم کچھ سوچتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گ ئی۔

لاؤنج میں ہی اسے مسز ولیم نظر آگ ئی تھیں۔

اووایش۔۔آؤ بیٹا۔۔ مسز ولیم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

سوری۔۔ غلطی سے۔۔ مسز ولیم نے اسے ایش بلایا تھا۔۔اور پھر یاد آنے پر معزرت کی۔

اٹس اوکے میم۔۔ حرم مسکرائی۔

کیسی ہو حرم بیٹا۔۔اب وہ پوچھ رہی تھیں۔۔

مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے۔۔ حرم نے الٹا سوال کیا۔

ایش کہاں ہے۔۔؟؟ یہ دیکھیں آگے ڈائری خالی ہے۔۔وہ کہاں گ ئی ہے-- مائیک نے بتایا تھاوہ ناراض ہو کر چلی گ ئی تھی۔۔ حرم کہہ رہی تھی۔

تم ایش سے ملنا چاہتی ہو۔۔؟؟ مسز ولیم نے پوچھا۔

جی۔۔ حرم نے اثبات میں سر ہلایا۔

چلو میرے ساتھ۔۔ مسز ولیم کے قدم باہر کی طرف اٹھے۔۔ جبکہ حرم حیران رہ گ ئی تھی کہ وہ واقعی ایش سے ملنے جا رہی تھی۔۔اسے یقین نہیں ہو رہا تھا۔

حرم مسز ولیم کے پیچھے انکی گاڑی تک آئی تھی۔ حرم نے محسوس کیا کہ مسز ولیم کے چہرے پر سرد و جامد سے تاثرات تھے۔

ڈرائیور نے گاڑی کا دروازہ کھولا۔

میں خود ڈرائیونگ کرونگی۔۔ تم آج رہنے دو۔۔ مسز ولیم نے ڈرائیور کو منع کیا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئیں- حرم بھی انکے ساتھ آگے بیٹھ چکی تھی۔ مسز ولیم نے اسکے بیٹھنے کے بعد گاڑی آگے بڑھادی۔

تھوڑی دیر بعد گاڑی ایک سنسان جگہ پر رکی تھی۔ حرم نے ونڈ سکرین سے دیکھا تو سامنے ایک بڑا سا پرانا لکڑی کا گیٹ لگا تھا۔

گاڑی میں گہری خاموشی چھائی تھی۔ابھی حرم اس جگہ کے بارے میں سوچ ہی رہی تھی کہ اچانک اسکے موبائل پر بیل ہوئی-- وہ موبائل کے بجنے پر اچھل پڑی۔

موبائل دیکھا تو ہادی از کالنگ جگمگ کر رہا تھا۔ حرم کا دل اچھل کر حلق میں آگیا۔

اس نے کال ریسیو کر کے فون کان سے لگایا۔

ہیلو حرم۔۔ کہاں ہو تم اس وقت۔۔؟؟ فرہاد نے پوچھا۔

وہ مم۔۔میں۔۔ حرم سے کوئی جواب نہیں بن پایا۔ وہ جب کسی انجان جگہ پر جاتی تھی اسے فرہاد کا فون آجاتا تھا۔۔اور وہ ڈر جاتی تھی۔ وہ اکثر سوچتی تھی کہ ہادی کو کیسے پتا چل جاتا ہے میں اس وقت کسی انجان جگہ پر ہوں۔۔؟؟

ہاں بتاؤ نا کہاں ہو۔۔؟؟ وہ جان تو چکا تھا کہ وہ اس کہاں ہے۔ مگر اسکے منہ سے سننا چاہتا تھا۔

وہ مسز ولیم کے ساتھ آئی ہوں۔۔ایش سے ملنے۔۔ حرم نے جواب دیا۔

لیکن آپ کو کیسے۔۔

وہ میں تمہیں کالج سے پک کرنے آیا تھا۔۔ تو پتا چلا کہ تم اس وقت یہاں پر نہیں ہو۔۔ تو فون کر کے پوچھ لیا۔

میں کچھ دیر تک گھر آجاؤں گی-- آپ گھر چلے جائیں--

تم ایش سے مل لو۔۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے کال کر دینا میں لینے آجاؤں گا۔۔ فرہاد نے کہا۔

لیکن ہادی بخش بابا۔۔ حرم نے کچھ کہنا چاہا۔

وہ میں نے انہیں واپس بلالیا ہے۔ میں خود تمہیں لینے آؤں گا۔۔ فرہاد نے جواب دیا۔

ٹھیک ہے۔۔ حرم نے فون بند کیا۔

تمہارے ہسبنڈ بہت کیرنگ ہیں۔۔ مسز ولیم نے کہا۔

جی وہ تو ہیں۔۔ حرم مسکرادی۔

وہ دونوں گاڑی سے نیچے اتریں۔۔ مسز ولیم گیٹ کی طرف بڑھیں۔ حرم نے بھی انکی پیروی کی۔

گیٹ کھولنے کے بعد مسز ولیم اندر داخل ہوئیں۔۔ حرم نے بھی خوشی خوشی انکے پیچھے اندر قدم بڑھایا۔

لیکن جیسے ہی اسکی نظر اندر کی طرف اٹھی اسے جیسے کرنٹ لگا۔۔وہ ایک جھٹکے سے باہر نکل آئی۔
اسکے چہرے سے خوف واضح تھا۔۔

مسز ولیم نے چونک کر اسے دیکھا۔

یی۔۔یہ آپ مجھے کہاں لے آئی ہیں۔۔ حرم نے مشکل سے پوچھا۔

اس اب سمجھ میں آیا کہ یہ جگہ اتنی سنسان کیوں ہے۔

آخر یہ سب میں نے کیا کیسے۔۔وہ چینخ رہا تھا۔

میں نے اتنا گھٹیا کام کیا۔۔؟؟ وہ کمرے کی چیزوں کو اٹھا کر پٹخ رہا تھا۔

ریلیکس ریم۔۔ تم نے وہ سب جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔زی نے اسے سنبھالنے کی کوشش کی۔

دور رہو مجھ سے۔ جاؤں یہ اں سے مجھے اس وقت کسی سے بات نہیں کرنی۔۔وہ دھاڑا۔

جس کام کو وہ اچھے اور اسپیشل طریقے سے کرنا چاہتا تھا وہ اسے اپنے نشے میں کتنا بگاڑ گیا تھا۔زی نے اسے بتا دیا تھا کہ اس نے رات کو حرم کے ساتھ بدتمیزی کی تھی۔

جس نے بھی میری ڈرنک میں گڑبڑ کی تھی۔۔ میں اسے چھوڑوں گا نہیں۔۔رومان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ سب کچھ تہس نہس کر دے۔

رومان تم نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔اور نا تمہاری ڈرنک میں کسی نے کچھ ملایا تھا۔آنی نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

نہیں آنی۔۔۔ریم کی طبیعت کا من ڈرنک سے کبھی اسطرح خراب نہیں ہوئی۔ وہ ڈرنک کرتا رہتا ہے پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا۔۔زی نے تشویش سے کہا۔

ڈرنک اسکے دماغ کو چڑھ گئی تھی۔اوراس لڑکی کو دیکھنے کے بعد اسے ہوش نہیں رہا۔آنی نے کہا۔

جبکہ رومان کچھ کہے بنا غصے سے بھرا باہر نکل گیا۔جانے وہ کہاں جانے والا تھا۔

ہم بالکل ٹھیک جگہ پر آئے ہیں-- مسز ولیم کہتی آگے بڑھ گ ئیں-- جبکہ حرم تو حیرت سے گنگ تھی۔

وہ ایک قبرستان تھا۔۔ حرم کی چھٹی حس کچھ اسے کچھ غلط ہونے کا اشارہ دیا۔

مسز ولیم ہمیں قبرستان آنے جانے کی اجازت نہیں ہے۔۔ حرم نے زور سے کہا۔

ایش تمہیں صرف یہیں مل سکتی ہے۔ پہلی اور آخری بار مل لو اسے۔۔ دوبارہ مت آنا۔۔ مسز ولیم نے رکے بغیر جواب دیا تو حرم نے اپنی شال کو اچھی طرح سے خود پر لپیٹا۔۔ اور ڈرتے ڈرتے قبرستان میں قدم رکھے۔

وہ مسز ولیم کے پیچھے چل رہی تھی۔۔کچھ دور جانے کے بعد وہ ایک قبر کے پاس رکیں۔۔اور پھر اس قبر کو دیکھنے لگی۔۔انکی آنکھیں نم تھیں۔۔چہرے پر گہری ازیت پھیلی تھی۔۔

حرم نے انکے پاس پہنچنے کے بعد قبر پر لکھا ہوا نام پڑا تو اسکے چہرے کا رنگ زرد پڑھ گیا۔

نور الایش۔۔بنت مسٹر ولیم۔۔

حرم کو لگا جسیے اسکی سانس اسکے گلے میں اٹک گ ئی ہو۔۔

مسز ولیم یہ۔۔

وہ کچھ کہنا چاہتی تھی۔۔لیکن اس سے پہلے ہی مسز ولیم پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔۔

وہ ہمیں ہمیشہ ہمیشہ کیلی ۓ چھوڑ گ ئی-- مسز ولیم نیچے بیٹھ گ ئیں-

ایش کو لگ رہا تھا کہ اسکا دل بند ہو رہا ہے--

ایش مر چکی ہے--وہ تین سال پہلے ہمیں چھوڑ کر چلی گ ئی-- وہ سیم کے پاس چلی گ ئی- مسز ولیم روتے ہوئے کہہ رہی تھیں-- جبکہ حرم کے پاس تو جیسے الفاظ ہی نہیں تھے--وہ یک ٹک اس مٹی کے ڈھیر کو دیکھ رہی تھی جو اتنا کچھ کرنے اور سہنے کے بعد یہاں آ چھپی تھی-

ایش-- حرم نے ہلکہ سا پکارہ-

جانے تم ہمیں محسوس کر سکتی ہو یا نہیں-- سن سکتی ہو یا نہیں-- لیکن میں اتنا کہوں گی کہ مجھے تم سے جڑ کر فخر سا محسوس ہوتا ہے-- تم سب سے الگ تھی--انفیکٹ ہو-- تمہارا اثر، تمہارے نشان جیسے پورے روما پر چھائے ہیں--

میں تمہاری کمی تو نہیں پوری کر سکتی۔۔اور نا ہی تم جیسی بن سکتی ہوں۔۔ مگر میں کوشش کرونگی۔۔ کہ نور الایش جیسی بن کر جیوں۔۔تاکہ سب ایش کو یاد رکھیں۔۔ویسے بھی تمہیں کوئی نہیں بھول سکتا۔۔ حرم کی آنکھ سے ایک آنسو نکلااور ایش کی قبر کو سیر اب کر گیا۔۔

مسز ولیم نے آگے بڑھ کر حرم کی پیشانی پر پیار کیا۔

تمہیں ہم سب کی کتنی فکر تھی نا ایش۔۔اس لی ئے اپنے جیسی کو ہم سب کے درمیان بلا لیا۔ حرم کو دیکھ کر مجھے ایسا لگتا ہے جیسے تم میرے سامنے کھڑی ہو۔۔

مسز ولیم ایش سے مخاطب تھیں۔

تم ہمیشہ زندہ رہو گی میری بچی۔۔لوگوں کے دلوں میں، زہنوں میں اور حرم کے روپ میں۔۔

مسز ولیم ایک بار پھر پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔

بائی س تی ئی س سال کی تھی وہ جب یہ دنیا چھوڑ گ ئی تھی۔۔وہ اسکے مرنے کی عمر نہیں تھی۔۔مسز ولیم کا دکھ حرم ہر گز ختم نہیں کر سکتی تھی۔انہوں نے اپنی اکلوتی،جوان بیٹی کو کھویا تھا۔۔

ایک ماں کا دکھ وہ چاہ کر بھی سمجھ نہیں سکتی تھی۔۔

مسز ولیم۔۔حرم نے انہیں پکارہ۔

کیا مجھ میں آپکو ایش نظر نہیں آتی۔۔حرم نے بھرائی آواز سے پوچھا۔

مسز ولیم نے چونک کر اسے دیکھا۔

کیا تم میری ایش بنو گی۔۔ میں نے بہت دعائیں کی ہیں۔۔ تبھی شاید گاڈ کو مجھ پر ترس آگیا اور اس نے ایش کو مجھے واپس لوٹا دیا۔۔

کیا آپکو نہیں لگتا کہ میں آپکی ایش ہوں۔۔۔؟؟

حرم نے مسکرا کر پوچھا۔

ہاں میری بچی۔۔ تم میری ایش ہی ہو۔۔ مسز ولیم نے اسے گلے لگا یا۔۔

جب سمعان ایش کی زندگی میں آیا تھا وہ بیس سال کی تھی نا۔۔ تو آپ درمیان کے سالوں کو نکال دیں۔۔ میں بیس سال کی ہوں۔اور میں آپکے سامنے کھڑی ہوں۔۔آپ بھول جائیں کہ کوئی سمعان ایش کی زندگی میں آیا بھی تھا۔۔

واپس لوٹ جاتے ہیں چار پانچ سال پیچھے۔۔۔ حرم نے نم آنکھوں سے مسکرا کر کہا۔

اور مسز ولیم بھی اثبات میں سر ہلا گئیں۔ انکی آنکھوں میں حرم کیلیۓ ایش جیسا پیار ہی تھا۔

وہ دونوں قبرستان سے باہر کھڑی تھیں جب وہاں فرہاد کی گاڑی آکر رکی۔۔

کافی شام ہو چکی تھی۔ فرہاد گاڑی سے نیچے اتر کر انکی طرف بڑھا۔

مام یہ ہادی ہیں۔۔

حرم نے مسز ولیم سے فرہاد کا تعارف کروایا۔۔ وہ بالکل ایش جیسے بول رہی تھی۔

اسکے پاس امی بھی تھی اور مما بھی۔۔ایک مام نہیں تھی جواب اسے مل گ ئی تھی۔قدرت کے کھیل بھی عجیب ہوتے ہیں۔اسے تین تین ماؤں کا پیار دے دیا تھا۔۔کیونکہ وہ ماں کا رتبہ جانتی تھی۔۔شاید اس لی ئے--

ہیلو مسز ولیم۔۔فرہاد نے مسکرا کر کہا۔

گاڈ بلیس یو مائے چ ائی لڈ۔۔مسز ولیم بھی مسکرائیں--

چلیں حرم۔۔فرہاد نے حرم سے کہا۔

ہاں جاؤ میری بچی۔۔مسز ولیم نے حرم کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں گاڑی کی طرف بڑھ گ ۓ-

مسٹر ہادی۔۔

اچانک مسز ولیم نے پکارہ۔

جی۔۔وہ دونوں پلٹے۔۔

میری بیٹی کا خیال رکھنا۔۔ مسز ولیم نے مسکرا کر کہا۔

ڈونٹ وری مسز ولیم۔آپکی ایش میرے پاس سیف ہے۔۔وہ بھی مسکرا دیا۔

اسکے بعد وہ دونوں اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گ ۓ اور مسز ولیم اپنی گاڑی کی طرف۔۔

فرہاد خاموشی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔ حرم بالکل خاموش بیٹھی تھی۔ فرہاد ایک زہین انسان تھا وہ سمجھ گیا تھا کہ قبرستان وہ کس سے ملنے گ ئی تھی۔

کچھ دیر بعد وہ گھر پہنچ چکے تھے۔

حرم خاموشی سے اندر کی طرف بڑھ گ ئی۔

فرہاد بھی اسکے پیچھے آیا تھا۔ وہ اپنے کمرے میں جا چکی تھی۔

حرم۔۔ تم ٹھیک ہو۔۔ وہ اسکے کمرے میں داخل ہوتے پوچھ رہا تھا۔ حرم کی غیر معمولی خاموشی اسے کچھ غلط ہونے کا احساس دلا رہی تھی۔

تبھی حرم ایک طرف سے سامنے آئی اور فرہاد سے لپٹ گ ئی۔ وہ خود پر کنڑول کرتے کرتے تھک چکی تھی۔وہ مسز ولیم کے سامنے روئی نہیں تھی۔

لیکن اب وہ اپنے آنسو ضبط نا کر پائی۔

کیا ہوا حرم۔۔؟؟فرہاد بوکھلا گیا تھا۔

وہ ہادی وہ ایش۔۔وہ۔۔

فرہاد اسکی بات سمجھ چکا تھا مگر اسکے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میں ایک بار مر چکی ہوں۔۔میں نے ایش کی تکلیف کو محسوس کیا ہے ہادی۔۔ میرا دل پھٹتا ہے اسکے بارے میں سوچ سوچ کر۔۔

چپ کرو حرم۔۔تمہارے اسکے لی ئے ی وں رونے سے اسے تکلیف ہو گی۔

یہاں بیٹھو۔۔۔

وہ اسے بیڈ کے قریب لایا۔

اور نا تمہارے رونے سے وہ واپس آئی تھی۔بس یہ سمجھ لو خدا نے تمہیں ایش کے روپ میں واپس بیجھ دیا ہے۔۔وہ اسے سمجھا رہا تھا۔

اس نے سیم کے بنا اتنے دن گزارے تھے۔۔ہادی وہ کتنا تڑپی تھی۔۔آپ اندازہ نہیں لگا سکتے۔۔

جانتا ہوں۔۔اب تم اسکے جیسی بہادر بنو۔۔ٹھیک ہے۔۔فرہاد نے اسے تلقین کی۔

میں اپنی پوری کوشش کروں گی۔۔ حرم نے اثبات میں سر ہلا کر کہا تھا اور فرہاد مسکرا دیا۔

وہ گراؤنڈ میں تیز تیز بھاگ رہا تھا۔۔فٹ بال کو ٹھوکروں سے اڑاتے ہوئے وہ ناجانے اس پر کس کا غصہ اتار رہا تھا۔

سفید ٹی شرٹ پسینے میں بھیگ چکی تھی۔

ہے ریم۔۔واٹ ہیپنڈ۔۔؟؟رون اسکے پیچھے بھاگا۔

جبکہ وہ اسکی بات نظر انداز کر گیا تھا۔

لسن ریم۔۔فار گیٹ دیٹ۔۔رون اسے کہہ رہا تھا کہ وہ کل والا واقع بھول جائے--

مگر رومان تو کسی کی سن ہی نہیں رہا تھا۔

انکا فٹبال میچ تھا۔۔کچھ دن بعد سپینز ایونیورسٹی کے سٹوڈنٹس سے۔۔اس لیئے وہ لوگ زیادہ تر پریکٹس میں بزی رہتے تھے۔

رومان کی بھاگ بھاگ کر سانس پھول چکی تھی۔

رون جانتا تھا جب وہ تھک جائے تب ہی رکے گا۔۔شاید اس پر جنون سوار تھا۔

مینٹل۔۔روان اسے دیکھ کر بڑبڑایا۔۔

اتنی چھوٹی سی بات کو لے کر بیٹھا ہے۔

رومان نے زور سے فٹبال کو ایک کِک ماری تھی۔۔وہ سیدھا جا کر نیٹ سے ٹکرایا۔

وہ واقعی تھک چکا تھا۔وہ خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

ریلیکس۔۔ہوتا رہتا ہے۔۔روان دوسرا فٹبال لیئے اسکی طرف بڑھا۔۔وہ رومان سے کچھ فاصلے پر تھا۔

رومان نے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کو پکڑ رکھا تھا۔

سر میں درد ہے۔۔؟؟رون نے پوچھا۔

ہمم۔۔روما ن نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

رون کی رگِ شرارت پھڑکی اور اس نے فٹبال کو زور سے روما ن کے سر پر دے مارا۔۔

اسکا نشانہ پکا تھا۔۔روما ن لڑکھڑا کر پیچھے ہوا۔۔اسکا دماغ ہل گیا تھا۔

اب تمہارا دماغ ٹھیک ہو جائے گا۔۔رون قہقہہ لگاتا وہاں سے سپیڈ مار چکا تھا۔

رون تم انتہائی کمینے انسان ہو۔۔روما ن جو اس سے بھلائی کی امید کر رہا تھا فٹبال کھانے کے بعد اسکا دماغ ہی الٹ گیا۔

تمہیں چھوڑوں گا نہیں میں۔۔وہ اسکے پیچھے بھاگا تھا۔۔ یونیورسٹی کے پورے گراؤنڈ میں انکے چلانے کی آوازیں دیر تک ابھرتی رہیں۔۔

اگلے دن یونیورسٹی عرش یونیورسٹی نہیں آئی تھی۔حرم کو واصے نے بتایا تھا کہ اسکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس لیئے وہ نہیں آئی۔

حرم کو تشویش ہو رہی تھی۔عرش بلاوجہ چھٹی نہیں کرتی تھی۔اسکا ملب واقعی اسکی طبیعت کافی خراب تھی۔

وہ چھٹی کے بعد اس سے ملنے کا ارادہ کرتے ہوئے کیفے کی طرف بڑھ گئی جہاں بیلا اسکا انتظار کر رہی تھی۔

ہیلو مس نور۔۔وہ اپنے ٹیبل کی طرف جا رہی تھی۔جب پیچھے سے اسے رومان نے پکارہ۔

حرم نے چونک کر اسے دیکھا۔۔اس رات والا واقع حرم کے زہن میں گھوم گیا۔

I am really sorry for my that night behaviour..

وہ شرمندہ سا کہہ رہا تھا۔

اٹس اوکے مسٹر شاہ۔۔حرم کہہ کر رکی نہیں تھی۔اسے رومان کے ساتھ بات کرنا یا کھڑا ہونا عجیب لگتا تھا۔ابھی بھی وہاں موجود سبھی سٹوڈنٹس کی نظریں ان دونوں پر جمی تھیں۔

ویٹ۔۔مجھے کچھ اور بھی کہنا ہے۔۔

رومان نے اسے پکارہ۔

جی کہیۓ-- حرم نے بےزار سے لہجے میں کہا۔

اس دن میں نے جو بھی کہا وہ نشے میں کہا تھا۔ لیکن میں اپنے پورے ہوش و حواس میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

سٹوڈنٹس دم سادے اسے سن رہے تھے۔

میں تمہیں بہت پسند کرتا ہوں۔۔پوری یونیورسٹی گواہ ہے میں نے آج تک کوئی گـرل فرینڈ نہیں بنائی-- ویل میری بہت سی فرینڈز ہیں۔۔کیا تم میری گرل فرینڈ بنو گی۔۔؟؟

وہ امید بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

حرم کا تضحیک کی وجہ سے چہرہ سرخ ہو گیا۔

واؤؤؤ کـول۔۔اکثر سٹوڈنٹس کی ہوٹنگ ابھری۔۔

یہ کیا بکواس ہے مسٹر شاہ۔۔؟؟حرم کو غصہ آیا۔

ایم سیریس۔۔وہ مسکرایا۔

آپ نے یہ سوچا بھی کیسے کہ میں آپ جیسے انسان سے فرینڈ شپ کروں گی۔۔

کیوں کیا کمی ہے مجھ میں۔۔؟؟وہ تھوڑا گھبرایا۔۔اسے اندازہ نہیں تھا کہ حرم کو اتنا غصہ آئے گا۔۔اسے لگ رہا وہ سبھی سٹوڈنٹس کے سامنے اسے جی ایف بننے کو کہے گا تو اسے خوشی ہو گی۔

کبھی خود پر نظر ڈالی ہے آپ نے۔۔؟؟کیا مزہب ہے آپکا۔۔؟؟

رومان کا چہرہ سرخ ہوا۔

اس میں مزہب کہاں سے آگیا۔۔۔؟

جی بتائیں کیا مزہب ہے آپکا۔۔؟؟حرام حلال کا فرق تو آپکو پتا نہیں۔۔

وہ نا جانے بات کو کہاں لے جا رہی تھی۔ جب سے اسے پتا چلا تھا کہ رومان زیبا مما کا بیٹا ہے اسے رومان اور اسکی تربیت پر غصہ آتا تھا۔

میرے مزہب کا میری زندگی سے کیا تعلق۔۔۔؟؟

تعلق ہے مسٹر شاہ۔۔

آپ زی کے ساتھ چرچ جا سکتے ہیں۔۔ بیلا کے ساتھ اسکے بگوان کے سامنے کھڑے ہو سکتے ہیں۔۔ مگر اللہ پاک کا نام کبھی زبان پر نہیں آیا آپکے۔۔

حرم سچ کہہ رہی تھی۔ جبکہ رومان کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

بیلا بھی تو مسلم نہی۔۔۔ تمہاری اس سے بھی تو فرینڈشپ ہے نا۔۔ پھر مجھ سے کیا پرابلم ہے۔۔؟؟ وہ پوچھ رہا تھا۔

پرابلم ہے مسٹر شاہ۔۔ بیلا مسلم نہیں ہے۔۔آپکی رگوں میں مسلمانوں کا خون ہے۔۔آپکے پیرنٹس مسلم تھے۔۔

بیلا تو مسلم ہے ہی نہیں۔۔ یہ الگ بات ہے۔۔جبکہ آپ مسلم ہو کر بھی مسلم نہیں۔۔اس بارے میں آپ کچھ کہنا پسند کریں گے۔۔

شراب آپ پیتے ہیں۔۔حلال حرام آپ کھاتے ہیں۔۔

میں آپ جیسے انسان سے میں دوستی کروں گی۔۔آپ نے سوچا بھی کیسے۔۔؟؟

حرم غصے سے لال پیلی ہو چکی تھی۔ سبھی سٹوڈنٹس اسکی باتیں سن رہے تھے۔۔زی بھی کچھ دیر پہلے کیفے آئی تھی۔وہ بھی حرم کی باتیں سن رہی تھی۔

مجھے آپ سے شدید نفرت ہے مسٹر رومان شاہ۔۔ جانتے ہیں کیوں۔۔؟؟

کیوں۔۔؟؟ رومان کے لبوں سے پھسلا۔

کیونکہ آپکو اسلام سے نفرت ہے۔۔ جسے اسلام سے نفرت ہے مجھے اس سے نفرت ہے۔۔ سمجھ آئی۔

وہ کہتی کیفے سے باہر نکل گ ئی-- جبکہ کیفے میں موجود باقی سٹوڈنٹس سن رہ گ ئے تھے۔

حرم یونیورسٹی کے بعد مائیک سے ملنے کالج چلی گ ئی تھی۔ وہ اسے اپنے کلاس روم کے باہر مل گیا تھا۔

مائیک۔۔ حرم نے اسے پیچھے سے پکارہ۔

آگ ئی تم۔۔ مس کام چور۔۔ وہ پلٹتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

حرم نے خفگی سے اسے گھورا۔

میں ڈائری پڑھ چکی ہوں۔۔ وہ دونوں لان کی طرف جا رہے تھے جب حرم نے کہنا شروع کیا۔

جانتا ہوں۔۔ وہ صرف اتنا ہی کہہ پایا۔

میرے پاس الفاظ نہیں ہیں مائیک۔۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ایش کا زکر کن لفظوں میں کروں۔۔

حرم نے آہستہ سے کہا۔ اسکی آنکھوں میں نمی چمکی تھی۔

مسز ولیم کو تو ایش واپس مل گ ئی ہے-- سنا ہے وہ بہت خوش ہیں۔۔مائیک نے کہا۔

جی۔۔میری خوش نصیبی ہو گی اگر میں ایش سے جڑ جاؤں-- حرم نے جواب دیا۔

تم بنی بنائی ایش ہو حرم۔۔ تمہیں اس سے پہلے ہی جوڑ دیا گیا تھا۔۔

جانتی ہوں۔۔میں کوشش کروں گی ایش سب کے دلوں میں زندہ رہے۔۔حرم مسکرائی۔

ہمم۔۔اور مجھے یقین ہے۔جو لوگ ایش کیلی ئے تڑپ رہے ہیں وہ تم سے مل کر انتہائی خوش ہونگے۔۔مائیک نے پراسرار سے لہجے میں کہا۔

جبکہ حرم اسے دیکھ کر رہ گ ئی تھی۔

وہ تھکا تھکا سا گھر لوٹا تھا۔

رومان۔۔آنی نے اسے پکارہ۔

وہ پلٹا نہیں تھا۔بلکے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔آنی کو تھوڑی تشویش ہوئی- وہ کبھی آنی کو نظرانداز نہیں کرتا تھا۔

رومان بیٹا کیا بات ہے۔۔؟؟آنی اسکے پیچھے کمرے میں آئیں-

وہ بیڈ پر بیٹھا تھا۔ عجیب سا انداز تھا اسکا۔ آج ایک لڑکی نے اسے ٹھکرا دیا تھا۔۔ وہ اس سے نفرت کرتی ہے۔۔ جسے وہ شدت سے چاہتا ہے۔۔

صرف اس لیے کہ وہ مسلم ہو کر بھی مسلم نہیں۔۔ وہ اسلام سے نفرت کرتا ہے۔۔ اس لیے--

آنی محبت کا مزہب سے کیا تعلق ہے۔۔؟؟

آنی اسکے سوال پر حیران ہوئیں-- اس نے پہلی دفعہ مزہب کا زکر کیا تھا۔

کیا ہوا رومان۔۔؟؟ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہو۔۔؟؟

اگر ممی مجھے چھوڑ کر نا جاتیں۔۔ میرے ساتھ رہتی تو آج میں بھی اچھا مسلم ہوتا۔۔ مجھے بھی اسلام سے محبت ہوتی۔۔اور حرم مجھے کبھی یوں نا دھتکارتی۔۔

وہ آنی کے سامنے کھڑا کھوئے کھوئے سے انداز میں کہہ رہا تھا۔

چھوڑو اس لڑکی کو رومان وہ تمہارے ٹائپ کی نہیں ہے۔۔

نہیں آنی۔۔ میں اسکے ٹائپ کا نہیں۔۔ اس لیئے اس نے آج مجھے ریجیکٹ کر دیا۔

آنی جانتی تھی اسے کتنا درد ہوا ہو گا۔۔ مگر یہ سب ضروری تھا۔

وہ مزید کچھ کہے بغیر باہر کی طرف بڑھا۔ آنی اپنی فتح پر دل ہی دل میں مسکرا دیں۔

دروازے کے پاس جا کر وہ رکا۔۔

آنی کبھی آپ نے بھی مجھے میرے مزہب سے روشناس نہیں کرایا۔۔؟؟ کیوں۔۔؟؟ وہ پوچھ رہا تھا

جبکہ آنی تو گڑ بڑا کر رہ گئیں۔۔ اسے رومان سے اس سوال کی امید نہیں تھی۔

وہ کچھ دیر آنی کو دیکھتا رہا اور پھر چلا گیا۔

صرف آپکی وجہ سے آج مجھے دھتکار دیا گیا۔۔ سمجھ نہیں آتا آپ سے کیا کہوں۔۔

وہ اپنے پرانے گھر میں اپنی ماں کی تصویر کے سامنے کھڑا تھا۔

اگر آپ میرے پاس ہوتیں۔۔ میرے ساتھ ہوتیں تو آج مجھے مزہب کا طعنہ نہیں ملتا ممی۔۔

اونہووں۔۔ آپکو تو ممی کہنے کو بھی دل نہیں کرتا۔ لیکن ایک بات یاد رکھیے گا۔۔ مجھے آپ سے نفرت تھی۔۔ ہے اور ہمیشہ رہے گی۔۔

رومان غصے سے کہتا تصویر اتار کر نیچے پھینک چکا تھا۔

اسکا درد کسی صورت کم نہیں ہونے والا تھا۔

عرش تمہاری طبیعت ٹھیک ہے۔۔ کیا ہوا ہے تمہیں۔۔؟؟ حرم کالج کے بعد عرش سے ملنے ہاسٹل آئی تھی۔ جو بخار میں تپ رہی تھی۔ اسکے چہرے کی رنگت زرد پڑ چکی تھی۔

حرم کو سمجھ نہیں آیا اسے ایک دن کے اندر اندر ہوا کیا ہے۔

اسکی بات سن کر عرش کی آنکھوں میں نمی چمکی۔۔ اس نے حرم کا ہاتھ تھام لیا۔ حرم اسکی اس حرکت پر بوکھلا گئی۔ اسے عرش بہت عزیز تھی۔ وہ صاف دل کی مالک ایک نازک سی لڑکی تھی۔۔ جس نے کبھی کسی کے بارے میں غلط نہیں سوچا تھا۔ اسکی انہی خوبیوں کی وجہ سے حرم اسے پسند کرتی تھی۔

میرے گھر والوں نے میرے کزن سے میرا رشتہ طے کر دیا ہے حرم۔۔ عرش نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

یہ تو خوشی کی بات ہے نا عرش۔۔

حرم مسکرائی۔

مجھے بس وہ شخص چاہیے۔۔ میں نہیں جانتی محبت کیا ہے حرم۔۔ مگر جب سے اسے دیکھا ہے کچھ اندر ہی اندر جیسے ختم ہو رہا ہے۔۔ عرش نے جواب دیا۔

وہ باقاعدہ رونے لگی تھی۔

عرش رو کیوں رہی ہو۔۔؟؟اور کس کی بات کر رہی ہو تم۔۔؟ حرم کو کچھ کچھ اندازہ تھا مگر وہ عرش کے منہ سے سننا چاہتی تھی۔

میں اپنے کزن سے شادی نہیں کر سکتی حرم۔۔اور نا میں اپنے پیرنٹس کو انکار کر سکتی ہوں۔انہوں نے ہمیشہ میری ہر خواہش پوری کی ہے۔۔اور رشتہ انہوں نے مجھ سے پوچھے بنا طے کر دیا۔۔

ہم مشرق کے لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں۔۔اپنے بچوں کی ہر خواہش پوری کرتے ہیں۔۔انہیں جینا سکھاتے ہیں۔۔اور جب وہ کھلی فضا میں جینے کے عادی ہو جاتے ہیں تو انکی پوری زندگی کا فیصلہ چاہے وہ درست ہو یا غلط۔۔اپنی مرضی سے کر کے اپنے بچوں کی سانسیں کھینچ لیتے ہیں۔۔ ہم کبھی نہیں سوچتے کہ جس لڑکی کو ہم ابراڈ پڑھنے بیجھ رہے ہیں۔۔اسکی زندگی کا فیصلہ کرتے وقت اس سے ایک بار پوچھ ہی لیں۔۔

کچھ ایسا ہی عرش کے ساتھ ہوا تھا۔۔وہ کسی کو چاہنے لگی تھی۔اور اسکے گھر والوں نے بنا پوچھے اسے کسی اور سے باندھ دیا تھا۔

کون ہے وہ انسان عرش نام بتاؤ اسکا۔۔میں اپنی پیاری سی دوست کیلیئے ہر ممکن کوشش کرونگی کہ تمہیں اسے ملا سکوں۔

حیدر۔۔۔

عرش کے منہ سے نکلا تھا۔

حرم نے ایک گہری سانس لی۔۔ تو وہ خوش نصیب انسان مائیک تھا جسکی خاموش محبت میں عرش گرفتار ہو گ ئی تھی۔

میں اس سے بات کرو نگی تم ریلیکس ہو جاؤ-- حرم نے اسے تسلی دی۔

نہیں۔۔ وہ کیا سوچے گ میرے بارے میں۔۔ عرش کو ٹینشن ہوئی-اور حرم اسکی بات سن کر مسکرا دی۔

بے فکر رہو میری جان۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گ ا۔۔ حرم نے اسے گلے لگایا۔اور عرش ایک بار پھر رو دی تھی۔

مشرقی لڑکیوں کا سب سے بڑا مسئلہ انکی انا ہوتی ہے۔۔اور یہی انکے گرد وہ حصار ہوتا ہے جو فضول لوگوں کو ان سے دور رکھتا ہے۔۔ عرش محبت بھی بے شمار کرتی تھی اور اسے اپنی انا بھی عزیز تھی۔۔جانے اس کھیل میں جیت کس کی ہونی تھی۔

تم بہت ظالم ہو مائیک۔۔

کیوں کیا کر دیا میں نے۔۔؟؟مائیک نے حیرانگی سے پوچھا۔

ایک نازک سی لڑکی کو تم نے بیمار بنادیا ہے اور مجھ سے پوچھ رہے ہو کہ میں نے کیا کیا ہے۔۔ حرم کہہ رہی تھی۔

کس لڑکی کی بات کر رہی ہو تم۔۔؟ میرا تو کسی لڑکی سے چکر نہیں ہے۔۔

رکھنا بھی مت۔۔ لنگور ہو تم۔۔ تمہیں سمجھ جانا چاہیئے-- اور ہاں خبردار جواب کسی اور سے چکر چلایا بھی تو۔۔

افففف توبہ پرنسز ایش اپنی جون میں لوٹ آئی ہے-- مائیک مسکرایا تو حرم بھی مسکرادی۔

وہ مجھے ایسے ہی دھمکیاں دیا کرتی تھی۔۔ کبھی کس بات کو لے کر تو کبھی کس بات کو۔۔مائیک کو بہت کچھ یاد آگیا۔

حرم کے سامنے ایش کی قبر گھوم گ ئی-- روما اتنا بھیانک بھی ہو سکتا ہے اس نے سوچا نہیں تھا۔

ایش ہمارے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہے گی مائیک-- مگر خیال رکھنا جو ہے کہیں تم اسکو نا گنوا دو--

حرم نے اسے اشارہ دیا۔اوکے اللہ حافظ پھر بات ہو گی--وہ کہہ کر فون بند کر چکی تھی۔

جبکہ مائیک ک ا ذہن الجھ گیا۔ حرم کس کی بات کر رہی تھی وہ سوچنے لگ گیا۔

میوزک کی آواز کانوں کے پردے پھاڑ دینے والی تھی--

ہر طرف نوجوان لڑکے لڑکیاں تھرکتے نظر آ رہے تھے--

رومان اس بار میں روزانہ ہی آتا تھا۔۔ وہ کاؤنٹر کے قریب رکھے سٹول پر بیٹھا تھا۔

اسکی نظریں بھٹک رہی تھیں۔۔ اسکا دل چاہ رہا تھا کہ وہ آج بہت زیادہ پی ئے اور پھر حرم کی باتیں اپنے زہن سے نکال دے۔۔ مگر اسکی باتیں ہتھوڑے کی مانند اسکے دماغ پر لگ رہی تھیں۔۔

وہ سامنے رکھا شیشے کا چھوٹا سا گلاس اٹھا کر پینے لگا تھا کہ اچانک ایک بار پھر حرم اسکے سامنے آگ ئی۔

شراب پیتے ہیں آپ۔۔

حرام کھاتے ہیں۔۔

وہ اسکے سامنے کھڑی نفرت سے کہہ رہی تھی۔

رومان کا ہاتھ رک گیا۔۔اس نے گلاس واپس رکھا۔

مسلم ہو کر بھی آپ مسلم نہیں ہیں۔۔

ہر وہ شخص جو اسلام سے نفرت کرتا ہے مجھے اس سے نفرت ہے۔۔

رومان کو لگ رہا تھا کہ اسکے دماغ کی کوئی رگ پھٹ جائے گی--

میں خود کو نہیں بدل سکتا۔۔اس نے ایک بار پھر گلاس اٹھایا اور اسے لبوں سے لگایا۔

اچانک اسکی آنکھوں میں نماز پڑھتی حرم کا چہرہ گھوما۔۔

ہواؤں نے ایک سرگوشی کی۔۔کیا مغرور شہزادہ۔۔مشرق کی بیٹی کیلیئے خود کو بدلے گا یا نہیں۔۔

ششششش۔۔تقدیر نے ہواؤں کو چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

مغرور شہزادہ بے بس ہو چکا تھا۔اس نے ایک بار پھر گلاس واپس رکھا اور بار سے باہر نکل آیا۔

آج اسکا دل کر رہا تھا کہ وہ اکیلئے ہی روما کی سڑکوں پر آوارہ گردی کرے۔۔

زندگی میں پہلی بار کسی نے اسے ریجیکٹ کیا تھا۔۔وہ سہہ نہیں پا رہا تھا۔۔صرف اس وجہ سے کہ وہ اسلام کو پسند نہیں کرتا۔۔

لوگ تو اس پر اسکی شخصیت پر مرتے تھے۔۔اور ایک وہ لڑکی تھی جسے شخصیت سے زیادہ مزہب میں انٹرسٹ تھا۔

محبت چیز ہی ایسی ہے۔۔جو بگڑوں کو سنوار دیتی ہے۔۔اور اکثر سنورں کو بگاڑ دیتی ہے۔

اگر ایسی بات ہے تو پھر ایسے ہی سہی۔۔۔اگر خود کو بدل لینے سے مجھے تم مل جاؤ گی تو رومان شاہ آج سے خود کو بدل لے گا۔۔صرف تمہارے لیئے حرم نور۔۔

وہ خود سے باتیں کرتا جا رہا تھا۔

اسکی بات سن کر وقت مسکرایا تھا۔۔اور ہوائوں نے ایک بار پھر گنگناتے ہوئے گزرنا شروع کیا۔

حرم خاموشی سے لان میں بیٹھی تھی۔۔وہ اداس تھی۔آج اس نے رومان کو بہت غلط کہا تھا۔

اسکا دل اسکا ضمیر اسے احساس دلا رہا تھا کہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیۓ تھا۔

اداس ہو۔۔؟؟

اچانک اسکے پاس سے فرہاد کی آواز ابھری۔وہ چونک کر خیالوں سے باہر آئی۔

فرہاد اسکے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

جی بہت۔۔حرم نے سچ بولا۔

کیوں۔۔؟فرہاد نے وجہ پوچھی۔

کیونکہ میں بداخلاق ہوں ہادی۔۔

فرہاد اسکی بات سن کر چونکا۔

کس نے کہا تم سے کہ تمہارا اخلاق اچھا نہیں ہے۔۔؟؟فرہاد نے پوچھا۔

کسی نے بھی نہیں کہا ہادی۔۔ لیکن انسان کو خود ہی پتا ہوتا ہے کہ وہ کیسا ہے۔۔ حرم نے جواب دیا۔

اور تمہیں کیسے پتا چلا کہ تم بداخلاق ہو۔۔؟؟فرہاد نے ایک اور سوال کیا۔

جس پر حرم نے یونیورسٹی کا سارا واقعہ اسے سنا دیا۔

وہ مجھ سے فرینڈ شپ کرنا چاہتا تھا ہادی۔۔ مجھے اس پر غصہ آتا ہے۔۔اس لیۓ میں نے پتا نہیں کیا کیا بول دیا۔

فرہاد اسکی بات غور سے سن رہا تھا۔

ہمم۔۔۔مزہب کا معاملہ اللہ اور بندے کا ہوتا ہے حرم۔۔ تمہیں اس سے مزہب کا سوال نہیں کرنا چاہیۓ تھا کہ اسکا کیا مزہب ہے۔۔

لیکن ہادی وہ کہتا ہے کہ اسے اسلام سے نفرت ہے۔۔اس لیۓ مجھے غصہ آگیا۔

فرہاد اسکی بات سن کر مسکرایا۔

غصہ آنا بنتا ہے حرم۔۔ یہ ایک فطری سی بات ہے۔۔ لیکن تم اسکو اگنور کر دیتی۔۔ ویسے ہمارے آقا محمدﷺ نے برداشت کرنے کا حکم دیا ہے۔

جاہلوں سے تھوڑی نا الجھا جاتا ہے۔۔ وہ اسے سمجھا رہا تھا۔

اس لیئے تو کہہ رہی ہوں نا میرا اخلاق اچھا نہیں ہے۔۔ تبھی میں نے مسٹر شاہ سے بدتمیزی کی۔۔ حرم نے اپنی غلطی تسلیم کی۔

یہ بدتمیزی نہیں تھی حرم۔۔ نا تمہاری غلطی ہے اور نا رومان کی۔۔

اسکی تربیت اس انداز میں کی گئی ہے کہ وہ اسلام سے نفرت ہی کرے گا۔۔ جبکہ تمہاری فطرت اسلام سے محبت کرنے والی ہے۔۔ پھر جھگڑا تو ہونا ہی تھانا۔۔

لیکن ہادی وہ بچہ نہیں ہے۔۔ اسے پتا ہے کہ وہ پیدائشی مسلمان ہے۔۔۔ اسے اپنے مزہب کے بارے میں جاننا چاہیئے-- حرم بضد تھی۔۔ اسے رومان کا اسلام سے دور ہونا بہت برا لگتا تھا۔

ہدایت اسے ملتی ہے حرم جسے اسکی طلب ہو۔۔ یا جسے اللہ پاک چن لے۔۔ تم دعا کرو وہ اسلام کی اہمیت اور مسلمان کا رتبہ جان جائے--

ورنہ ماما اسے اس حالت میں دیکھیں گی تو انہیں بہت دکھ ہو گا۔۔

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں ہادی۔۔میں اسکے لیے دعا کروں گی۔۔ حرم مسکرائی--

اور یہ بتاؤ کہ اسوہ حسنہ کے بارے میں آخری بار تم نے کب پڑھا تھا۔۔؟؟ فرہاد نے اس ﷺ سے پوچھا۔

شاید ایک سال پہلے۔۔ حرم اسکے سوال پر الجھی۔

ہمارے راہنما ہیں۔۔انکے بارے میں پڑھنے سے پتا چلتا ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو بارہ پڑھو۔۔ہمارے آقا محمدؐ

کہ ہمیں غیر مسلموں کے درمیان کس طرح رہنا چاہی ئے-- ان سے کس طرح بی ہیو کرنا

چاہی ئے--

فرہاد نے کہا۔

آپ ٹھیک کہہ رہے ہادی۔۔میں آج ہی پڑھوں گی۔۔ حرم مسکرائی-

اور ایسے ہی تو نہیں اللہ نے حرم کو ہادی عطا کیا تھا۔۔

حرم اپنے کمرے میں تھی۔۔رات کا وقت تھا وہ سونے کی کوشش کر رہی تھی جب اچانک اسکے ذہن میں ایک خیال آیا۔وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور اس باکس نما بند کتاب کو کبرڈ سے نکالا جس میں سے وہ بند ڈائری نکلی تھی۔

حرم اسے لے کر بیڈ پر بیٹھ گ ئی تھی۔اس نے اس کتاب کی اوپر والی جلد کھولی۔۔

جو پہلے سکرین تھی۔ناجانے اسے لگتا تھا کہ کچھ اور بھی ہے جسے وہ مس کر رہی ہے۔

اندر ڈائری رکھنے کی جگہ تھی۔اور اسکے نیچے ایک اور جلد تھی۔۔کتاب کی نیچے والی جلد۔۔

حرم کو الجھن ہوئی-- اسے اور کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔

کچھ سوچتے ہوئے حرم نیچے والی جلد کو چھوا۔۔

حرم کو اس پر کچھ محسوس ہوا۔ایک بٹن۔۔

حرم کو حیرت ہوئی اس نے فٹافٹ وہ بٹن پریس کیا۔

اور پھر ایک سکرین نمودار ہو گ ئی-- حرم تو حیران رہ گ ئی-

یعنی ابھی کچھ راز باقی تھے--

Welcome back dear..!!

چند سیکنڈ بعد سکرین سے آواز ابھری- حرم تو اچھل پڑی--

اسے اندازہ نہیں تھا کہ اب کی بار ویلکم کوئی انسانی آواز بھی کر سکتی ہے-

ایش کی کہانی پڑھ کر کیسا لگا--؟؟ سکرین سے پھر آواز نمودار ہوئی-

حرم نے غور سے اسے سنا-- تو اسے احساس ہوا کہ وہ ایش کی آواز تھی-- مدھم اور خوبصورت--

حرم کو خوشی ہوئی کہ اس نے ایش کو اپنے سامنے تو نہیں دیکھا لیکن اسکی کی گ ئی ریکارڈ نگ میں اسکی آوز سن لی تھی۔

ابھی کچھ باقی ہے۔۔ کچھ بہت اہم۔۔ جسے میں نے سب سے چھپایا ہے۔۔ اور وہ راز بھی اسی سکرین کے نیچے ہیں۔۔ جیسے پہلے تھے۔۔

اور مجھے پورا بھروسہ ہے کہ میرے ان رازوں کو راز ہی رکھا جائے گ ا۔۔ کیونکہ کچھ راز، راز ہی رہیں تو اچھا ہے۔۔

بس اتنا ہی۔۔ اسکے بعد خاموشی چھا گ ئی۔ ی عنی کچھ بہت اہم تھا۔ جسے ایش نے ڈائری میں بھی نہیں لکھا تھا۔ اور حرم کو اسے جاننے کا تجسس ہو رہا تھا۔

اس نے ایک بار پھر سکرین کو ٹچ کیا تو وہ جگمگا اٹھی۔

کیا تم اس اہم سوال کا جواب دینے کیلی ئے تیار ہو۔۔اگر جواب درست ہوا تھا سکرین کھلے گی۔۔ ورنہ نہیں۔۔اور اگر اسے غلط طریقے سے کھولنے کی کوشش کی تو یہ جل جائے گی۔ اور اسکے اندر موجود چیز بھی۔۔

سکرین پر لکھا ہوا چمکا تھا۔

میں تیار ہوں۔۔ حرم نے ٹائپ کی ا۔

اس کائی نات کے رہنما کا نام بتائیں۔۔؟؟

سوال جتنا آسان تھا اتنا ہی مشکل بھی۔۔

کائی نات کو چلانے والا تو اللہ تعالیٰ ہے۔۔ حرم نے سوچا۔۔

اور پھر ٹائپ کردیا۔

Wrong Answer..

حرم کے چہرے پر الجھن بڑھی۔

وہ مزید سوچنے لگی۔۔

قرآن پاک۔۔

اسے زہن میں جھماکہ ہوا۔۔ہاں قرآن پاک وہ واحد کتاب ہے جسے پر انگریز تک عمل کرتے ہیں۔اور اللہ پاک نے اسے ہدایت کیلیۓ اتارہ ہے۔

حرم نے ایک بار پھر ٹائپ کیا۔۔

Wrong Answer..

Dear Haram now you Have only one chance..

یعنی وہ بس ایک اور جواب لکھ سکتی تھی۔۔اگر وہ بھی غلط ہوا تو وہ بند کتاب میں موجود راز کو کبھی نہیں جان پاۓ گی۔

حرم کو پریشانی ہونے لگی۔۔

وہ دماغ پر زور ڈالنے لگی۔۔

تم نے آخری بار اسوہ حسنہ کے بارے میں کب پڑھا تھا۔۔؟؟

اچانک اسکے زہن میں فرہاد کی آواز گونجی۔۔

ہمارے سب سے بڑے راہنما ہیں۔۔ﷺ ہمارے آقا محمدؐ

اسے فرہاد نے آج شام کو ہی بتایا تھا۔

حرم ایک دم خوش ہو گی۔۔اس نے ڈرتے ڈرتے ٹائپ کی اتھا۔۔

۔۔ﷺ حضرت محمدؐ

Right answer..

یاہؤؤؤ-- حرم خوشی سے اچھلی-- اسے لگا تھا کہ اب سکرین کھلے گی اور اندر سے ایک راز نکلے گا--

مگر کافی دیر گزر گئی سکرین نا کھلی--

حرم کو تشویش ہوئی-

اس نے دوبارہ سکرین کو ٹچ کیا-

تو وہ پاسورڈ مانگ رہی تھی-

یعنی اب اسے پاسورڈ ڈھونڈنا تھا--

اور اسکے پاس پاسورڈ کا صرف ایک ہی آپشن تھا--

وہ کافی دیر سوچتی رہی لیکن کوئی پاسورڈ نا ڈھونڈ پائی--

مجھے کوئی اشارہ تو دو۔۔

حرم نے ٹائپ کیا۔

قیامت سے پہلے

قیامت لے آئے--

وہ جہنم کو پل میں

جنت بنائے--!!!

کلیوں کو پریوں

میں بدلنا سکھائے،

وہ جو ساحر کو سحر کے

!!!قبضے میں لائے--

حرم نے دوبار غور سے اس پہیلی کو پڑھا لیکن اس کے زہن میں کچھ نا آیا۔

پہیلی کافی مشکل تھی۔۔اور وہی اسکا پاسورڈ تھا۔

وہ رسک نہیں لے سکتی تھی اس لیے اس نے اسے کتاب کو بند کیا اور واپس اپنی کبرڈ میں رکھ دیا۔

اگلی صبح یونیورسٹی میں اسکا سامنا سب سے پہلے ڈیرک سے ہوا تھا۔

تم نے اچھا نہیں کیا حرم۔۔ تم نے سب کے سامنے ریم کی انسلٹ کی ہے۔۔

ڈیرک نے حرم سے کہا۔

وہ خاموش رہی۔

وہ بہت اچھا انسان ہے۔۔اور تم لکی ہو کہ اس نے تمہیں اپنی جی ایف کیلیئے چنا ہے۔۔ورنہ لڑکیوں کی اسکو کمی نہیں ہے۔۔

جی ایف کا لفظ سن کر حرم کا دماغ ایک بار پھر گھوما۔اسے اس لفظ سے انتہا کی چڑ تھی۔۔وہ ڈیرک سے کچھ کہنے ہی والی تھی کہ اچانک اسے اپنے پیچھے سے آواز آئی۔

اے لٹل لیڈی۔۔

وہ رون تھا جو اسے پکار رہا تھا۔ کل وہ کیفے میں موجود نہیں تھا جب حرم نے رومان کو سنائی تھیں۔۔

تمہاری پرابلم کیا ہے۔۔؟ اتنا بھاؤ کس لیئے کھاتی ہو۔۔؟؟ کیا سمجھتی ہو خود کو۔۔؟؟ کیا کمی ہے ریم میں۔۔؟

اور تمہیں کس نے حق دیا کہ اسکی سب کے سامنے انسلٹ کرو۔۔

رون غصے میں تھا۔

اسے کتنا ہرٹ ہوا تمہیں اندازہ بھی ہے۔۔ آئی ندہ اگر تم نے اسے ہرٹ کیا نا تو میں تمہاری گردن مروڑ کر تمہیں الٹا لٹکا دونگا۔۔ وہ غصے سے دھاڑتا وہاں سے ناک آؤٹ کر گیا۔

وہ ٹھیک کہہ رہا ہے حرم۔۔ ریم کو بہت ہرٹ ہوا تھا۔ ڈیرک بھی کہہ کر رکا نہیں تھا۔

جبکہ حرم کی آنکھوں میں نمی سی چمکی۔۔

اس نے خاموشی سے قدم لائی بریری کی طرف بڑھادی ئے--

ہر انسان میں کوئی نا کوئی خامی ہوتی ہے۔۔ حرم کو بہت جلد غصہ آتا تھا یہ اسکی خامی تھی۔۔ لیکن 😜وہ غصہ اکثر رومان شاہ پر اترتا تھا یہ اسکی خوبی تھی۔۔

حرم۔۔اب کی بار زی نے اسے پکارہ تھا۔۔ حرم نے فٹافٹ آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کیا۔

ایم سوری۔۔ تمھیں یہ سب سننا پڑ رہا ہے۔۔زی نے کہا۔

وہ خاموش رہی۔۔

تم بہت اچھی ہو حرم۔۔ تم میرے لیے اتنا کچھ کررہی ہو۔۔ میں شرمندہ ہوں کہ میں نے کبھی تمہیں غلط سمجھا تھا۔۔

کوئی بات نہیں ہوتا رہتا ہے۔۔ حرم نم آنکھوں سے مسکرائی۔

اچانک ایک ہڑبڑاہٹ سی پھیلی۔۔ حرم اور زی نے سونگ اور چینگ کو بھاگتے دیکھا۔

کیا ہوا کہاں جارہے ہو تم لوگ۔۔؟؟ زی نے ان سے پوچھا۔۔

وہ رون اور بیلا کا جھگڑا ہو گیا ہے۔۔

سونگ نے بھاگتے ہوئے خبر دی تھی۔

یہ دونوں کبھی نہیں سدھرنے والے۔۔زی نے مسکرا کر کہا۔

چلیں انکی صلح کروانے۔۔زی نے حرم سے پوچھا جو خاموش کھڑی تھی۔

نہیں تم جاؤ میں کچھ دیر میں آتی ہوں۔ حرم نے جواب دیا اور پھر لائی بریری کی طرف بڑھ گ ئی-- جبکہ زی واپس جا چکی تھی۔

سب اسے غلط کہہ رہے تھے۔۔اور حرم کو اس بات کا دکھ ہو رہا تھا۔ وہ سب کو کیسے سمجھاتی۔۔

اس نے زی سے وعدہ کیا تھا کہ رومان اسکا ہو گا۔۔اور اسے زی کا بنانے کیلی ئے ضروری تھا کہ وہ حرم سے نفرت کرے۔۔اور حرم اپنی پوری کوشش کررہی تھی کہ رومان اسے نفرت کرنے لگ جائے--

اب وہ یہ بات کس کس کو سمجھاتی۔۔

اس نے ہادی کو بھی یہ نہیں بتایا تھا کہ رومان نے اسے جسٹ فرینڈ نہیں بلکہ گرل فرینڈ بننے کا کہا تھا۔

وہ ایک بار پھر آنکھوں کو صاف کرتی لائی بریری میں داخل ہو گئی تھی۔۔

پروفیسر جوزف کا لیکچر تھا۔۔حرم غائب دماغی سے سٹوڈنٹس کی بحث سن رہی تھی۔۔

پروفیسر نے اسے اپنی کلاس میں اذان سننے کی اجازت دے دی تھی۔

لکچر ختم ہونے والا تھا۔ حرم کے موبائل پر معمول کے مطابق ظہر کی اذان شروع ہوئی تھی۔

سارے سٹوڈنٹس ایک دم خاموش ہو گئی تھی۔ حرم چونک کر خیالوں سے باہر نکلی تھی۔

پروفیسر جوزف بھی ازان سننے لگے تھے۔۔

آج رومان شاہ نے پہلی مرتبہ ان الفاظ پر غور کیا تھا۔ اسے ایک عجیب سی کشش محسوس ہوئی تھی۔

وہ ان جملوں میں ہی کھویا ہوا تھا کہ ازان ختم بھی ہو گئی۔

کلاس میں چھایا سناٹا ایک دم ختم ہوا۔۔

پروفیسر ایک سوال ہے آپ سے۔ حرم نے ازان کے بعد کہا۔

جی پوچھیں۔۔

لوگ مزہب کیوں بدلتے ہیں۔۔؟؟

عجیب سا سوال کیا تھا حرم نے۔۔

جس مزہب میں لوگوں کو زیادہ کشش اور زیادہ سکون محسوس ہوتا ہے۔۔جو زیادہ سچا نظر آتا ہے لوگ خود بخود اسکی طرف کھینچے چلے جاتے ہیں۔۔

پرفیسر جوزف نے کہنا شروع کیا۔

اور پھر وہ اس پر تحقیق کرتے ہیں۔اگرانہیں لگے وہ اس مزہب پر عمل پیرا ہو سکیں گے تو وہ اسے بدل لیتے ہیں۔۔

کیا آپ لوگوں کو ازان سے زیادہ کسی اور چیز نے اٹریکٹ کیا ہے۔۔؟؟ حرم نے سٹوڈنٹس سے پوچھا۔۔

نہیں۔۔ یہ آواز ہمیں عجیب سا سکون پہنچاتی ہے۔۔

اچانک ایک سٹوڈنٹ نے جواب دیا۔

یس۔۔اٹس ٹرو۔۔

یہ بہت امیزنگ ہے۔۔وہ سٹوڈنٹس کتنے مہینوں سے حرم کے موبائل سے ازان سن رہے تھے۔۔

پروفیسر آپ کیا کہیں گے اس بارے میں۔۔؟؟

حرم نے پروفیسر سے پوچھا۔

جی بالکل۔۔اس سے زیادہ اٹریکٹیو آواز نہیں کوئی۔۔ پ روفیسر نے جواب دیا۔

تو پھر وہ کونسی وجہ ہے جس نے ایک انسان کو محمد یوسف سے ایم جوزف بننے پر مجبور کر دیا تھا۔۔

حرم نے فوراً کہا۔

پروفیسر سمیت پوری کلاس ٹھٹھکی۔۔

پروفیسر جوزف خاموش ہوگ ۓ-- حرم نے محسوس کیاانکے چہرے پراذیت تھی--

بتائیں پروفیسر---

حرم نے دوبارہ کہا۔

تبھی لیکچر آف ہونے کی بیل گونجی--

کل بات کریں گے اس ٹاپک پر--پروفیسر کہتے جلدی سے کلاس سے باہر نکل گ ۓ--

جبکہ حرم ایک گہری سانس لے کر رہ گ ئی تھی۔

حرم پاسورڈ ڈھونڈ نہیں پائی تھی۔۔وہ مائیک سے ہر گز نہیں پوچھ سکتی تھی ورنہ وہ اسے پھر کام چور کا طعنہ مار دیتا۔

عرش آج پھر یونیورسٹی نہیں آئی تھی۔ حرم یونیورسٹی سے سیدھا ہاسٹل چلی گ ئی تھی۔

اسے عرش پر ترس آتا تھا۔۔اس نے مائیک ک واشارہ بھی دیا تھا۔ یا تو وہ سمجھا نہیں تھا یا پھر اسے ایش کی یادوں میں ہی زندگی گزارنی تھی۔

کیس ہو عرش۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔

ٹھیک ہوں۔۔وہ مسکرائی۔

پیکنگ کیوں کر رہی ہو۔۔؟؟ کہیں جانا ہے کیا۔۔؟؟

ہاں میں کچھ دنوں کیلی ئے پ اکستان جا رہی ہوں۔۔ عرش نے بتایا۔۔

کیوں۔۔؟؟ حرم نے حیرانگی سے پوچھا۔

انگیجمینٹ ہے میری۔۔ عرش نے اذیت سے کہا تھا۔

جلد ہی واپس آجاؤں گی۔۔ وہ حرم کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی۔

اور تمہاری سٹڈی۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔

دو دنوں کیلی ئے جا رہی ہوں۔۔ دو دن کی چھٹی لی ہے۔ بعد میں کور کر لوں گی۔۔

عرش اسکی طرف نہیں دیکھ رہی تھی۔۔

وہ حرم سے اپنے آنسو چھپا رہی تھی۔

مگر حرم نے محسوس کر لیا تھا۔ اسکی آواز اور اسکی آنکھوں میں چھائی نمی کو۔۔

کب جانا ہے۔۔؟؟

کل صبح۔۔ عرش نے بس اتنا ہی کہا۔

ہمم۔۔ ٹھیک ہے۔۔ میں چلتی ہوں۔۔ کل صبح ملتے ہیں۔۔ حرم کہہ کر رکی نہیں تھی۔ وہ واپس آ گ ئی تھی۔ اس سے عرش کی اداسی نہیں دیکھی جاتی تھی۔

حورعین کی یونیورسٹی میں کسی سے بھی اتنی خاص دوستی نہیں ہوئی تھی۔۔بلکہ اس نے کی ہی نہیں تھی۔۔

وہ پہلے ایک دوست سے دھوکہ کھاچکی تھی۔۔اب مزید اس میں ہمت نہیں تھی۔

البتہ اسے حمزہ سے کافی انسیت ہوگئی تھی۔

دونوں کافی وقت ایک دوسرے کے ساتھ گزارنے لگے تھے۔

حمزہ اسے گھومانے لے جاتا تھا۔اور اسے ان لڑکوں کے اکاؤنٹ ہیک کر کے دکھاتا جو لڑکیوں کو دھوکہ دے رہے تھے۔

حور عین دیکھ کر ہنستی بھی تھی اور حیران بھی ہوتی تھی۔

یونیورسٹی میں کافی لڑکیاں اسکے آگے پیچھے پھرتی تھیں۔۔کچھ اپنے مطلب سے اور کچھ ویسے ہی اس پر مرتی تھیں۔۔پہلے پہل تو حور عین یہ سب دیکھ کر ہنستی رہتی تھی۔لیکن اب اچانک اسے لڑکیوں کا حمزہ کے گرد منڈھلانا برا لگنے لگا تھا۔وہ خود اپنے احساسات سمجھنے سے قاثر تھی۔

چھٹی ہو چکی تھی۔۔وہ گاڑی کے پاس کھڑی حمزہ کا انتظار کر رہی تھی جسے ابھی ایک لڑکی بلا کر لے گ ئی تھی۔۔حور عین تو بری طرح سے تپ گ ئی تھی۔۔

اسے غصہ آرہا تھا کہ حمزہ اسے انتظار کرنے کا کہہ کر خود اسکے ساتھ چلا گیا۔

مجھے کیا۔۔ بھاڑ میں جائے-- وہ جل کر خود ہی بولی تھی۔۔

اچانک اسکی نظر پاس سے گزرت ایک شخص پر پڑی تھی۔۔اور اسکا رنگ فق ہوا۔۔

وہ شخص بھی اسے دیکھ چکا تھا۔۔وہ اور کوئی نہیں بلکہ اسد تھا۔۔

وہ اسلام آباد میں ہی پڑھتا تھا۔۔ لیکن حور عین کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ بھی اسی یونیورسٹی میں پڑھتا ہوگا۔۔

اسکا بزنس ڈیپارٹمنٹ تھا۔۔وہ اسے آج اچانک نظر آیا تھا۔۔

اسد بائیک پ رتھا۔۔ حیران تو وہ بھی ہوا تھا حور عین کو دیکھ کر لیکن وہ اس وقت فرینڈ کے ساتھ تھا اس لی ئے خاموشی سے آگے بڑھ گیا۔۔

جبکہ حور عین کی آنکھوں میں سب کچھ پھر ایک فلم کی طرح چلنا شروع ہو گیا تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چلیں۔۔۔کچھ دیر بعد حمزہ نے پوچھا۔وہ واپس آچکا تھا۔

کیا ہوا حور عین تم ٹھیک ہو۔۔؟؟اس نے حور عین کے زرد چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

حور عین ایک دم چونکی تھی۔۔پھر وہ بنا کوئی جواب دیے گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔

جبکہ حمزہ اسے اسطرح دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا۔۔کچھ کے پیچھے کیا ہوا تھا وہ نہیں جانتا تھا۔۔

لیکن اس نے اس وقت حور عین سے پوچھنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔۔اسکی خاموشی بتا رہی تھی کہ وہ بات نہیں کرنا چاہتی۔۔

سارے سٹوڈنٹس میچ کی تیاریوں میں لگے ہوئے تھے۔۔دن رات پریکٹس جاری تھی۔۔

ٹیم والے سٹوڈنٹس کافی پرجوش تھے۔وہ ہر حال میں یہ میچ جیتنا چاہتے تھے۔۔

ٹیم کے کیپٹن پر ایک بار پھر جھگڑا شروع ہو گیا تھا۔۔رون اور ریم دونوں بہت اچھے کھلاڑی تھے۔۔

رون کا کہنا تھا کہ یہ میچ اسی وقت ہو گا اگر وہ ٹیم اسے کیپٹن بنائے گی-- ورنہ--

اور اسکی ورنہ کے آگے سب سمجھتے تھے--اسکے کوئی بھروسہ نہیں تھا کہ وہ میچ ہی ختم کروا دیتا-- یا سٹوڈنٹس کو باندھ جھوڑ کر انکے واشرومز بند میں کر دیتا--جیسا بیلا کے ساتھ ہوا تھا-

وہ کچھ بھی کر سکتا تھا-- لیکن ٹیم ریم کو ہی کیپٹن رکھنا چاہتی تھی-

حرم باقی سب سمیت وہاں تیز ہوتا شور سن رہی تھی--

آخر اسکے زہن میں ایک خیال آیا تھا اس نے بیگ سے ایک نوٹ بک نکال کر اس پر کچھ لکھا تھا- اور پھر اسے چینگ کو دیا-

اسے ریم کو دے آؤ --

اس نے چینگ سے کہا۔ چینگ پہلے تو حیران ہوئی اور پھر اس نے وہ پرچی کھول کر دیکھی تھی۔ اس پر کچھ لکھا تھا مگر وہ چینگ کی سمجھ سے باہر تھی۔۔ وہ خاموش سے پرچی لے کر رومان کی طرف بڑھ گ ئی۔

ہے ریم۔۔ یہ تمہارے لی ئے ہے -- اس نے گراؤنڈ میں موجود ٹیم کے ساتھ کھڑے رومان سے کہا اور وہ پرچی اسے تھمائی --

کس نے دی ہے۔۔ وہ پوچھتا رہ گیا مگر چینگ جواب دیے بنا واپس آگ ئی تھی۔

""آج تم جھک جاؤ --کل پوری دنیا تمہارے سامنے جھک جائے گی۔

پرچی پر اردو میں کچھ لکھا تھا۔۔اور ایک سمائی ل والا فیس بنا ہوا تھا۔۔

رومان نے کچھ الجھے انداز میں دوبارہ اس پرچی کو دیکھا۔۔

پھر اسکے زہن ایک جھماکہ ہوا۔۔

حرم ہی اردو میں لکھتی تھی۔۔اس نے اسکی پوئٹری بھی پڑھی تھی۔۔جو اردو میں تھی۔۔

وہ فوراً گراؤنڈ سے باہر آیا تھا۔اسکی نگاہیں حرم کو ڈھونڈ رہی تھیں۔۔

لیکن وہ اسے سٹوڈنٹس کے ہجوم میں نظر نہیں آئی تھی۔۔

اچانک اسکی نظر ایک طرف پڑھی تھی۔۔وہ زی کے ساتھ جا رہی تھی۔۔

وہ ان دونوں کو پہچان گیا تھا۔

حرم نے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔اسکے چہرے پر پُراسرار سی مسکراہٹ تھی۔۔

اور پھر وہ دونوں اسک نگاہوں سے اوجھل ہو گئی تھیں۔۔

کیا تمہیں اس جگہ کا پتا ہے۔۔مجھے یہاں جانا ہے۔۔

حرم نے ایک صفحہ پر لکھا ہوا ایڈریس زی کے سامنے کیا۔

زی نے ایڈریس دیکھا۔۔

یہ یہاں سے کافی دور ہے۔۔ لیکن میں اس جگہ کو جانتی ہوں۔۔زی نے جواب دیا۔

مگر تم وہاں کیوں جانا چاہتی ہو۔۔؟؟زی نے پوچھا۔

مجھے وہاں پروفیسر سائی چن سے ملنا ہے۔۔انکا وہاں ایک سکول ہے۔۔وہ بچوں کو کنگ فو سکھاتے ہیں۔۔ حرم نے اسے تفصیل سے بتایا۔

کیا وہ تمہیں جانتے ہیں۔۔؟؟

ہاں جانتے ہیں۔۔ حرم نے جواب دیا۔

زی نے گوگل پر لوکیشن سیرچ کی تھی۔

ہم یہاں سے ایک ٹرین میں جائیں گے-- اسکے بعد ایک جنگل سے گزرنا ہوگا۔۔وہاں کوئی ٹرین نہیں چلتی۔۔وہ ایک پتھریلا راستہ ہے۔۔

یہ شارٹ کٹ راستہ ہے۔۔

دسرے راستے سے وہاں پہنچنے تک ہمیں شام ہو جائے گی-- زی نے اسے بتایا۔

ہم شارٹ کٹ سے چلتے ہیں۔۔ حرم نے کہا۔

ہمم۔۔ ٹھیک ہے۔۔میں اپنی سائیکل لے لیتی ہوں۔۔ جنگل میں سے ہم سائکل پر جائیں گے--

اوکے۔۔ حرم اسکی بات سے متفق ہوئی-- اور پھر وہ دونوں یونیورسٹی کی چھٹی کے بعد اسٹیشن کی طرف بڑھ گئیں-

زی نے حرم کو اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔۔اور پروفیسر سائی چن سے ملنے کیلیۓ ایکسائیٹڈ تھی۔

____

دس منٹ میں وہ دونوں اسٹیشن پر پہنچ گئی تھیں وہاں سے وہ دونوں ٹرین میں بیٹھیں۔۔۔ سائیکل انکے ساتھ ہی تھی۔۔ بیس منٹ بعد وہ اپنے مطلوبہ اسٹیشن پر اتر گئی تھی۔اور پھر زی نے حرم کو پیچھے بٹھا کر جنگل کی طرف سائیکل بڑھادی۔۔

حرم پرجوش سی ہر چیز کو دیکھ رہی تھی۔۔ایش اسی جنگل سے گزر کر جاتی تھی۔۔فرق یہ تھا وہ بگھّی میں جاتی تھی۔۔

آدھے گھنٹے تک پتھریلے راستے احتیاط کے ساتھ سائیکل چلانے کے بعد وہ دونوں اس چائنیز ڈھابے کے سامنے کھڑی تھیں۔

یہاں ایش روزانہ آتی تھی۔۔ حرم مسکرائی--

ایش کون۔۔؟؟زی نے پوچھا۔

بتاتی ہوں۔۔وہ اندر کی طرف بڑھی۔۔زی بھی اسکے ساتھ تھی۔

دونوں اس ڈھابے نما ہوٹل سے گزر کر دوسری طرف کھلنے والے دروازے سے باہر نکل گ ئی تھیں۔۔

سامنے ایک بڑا سا گراؤنڈ تھا۔۔ جہاں بچے چائنیز لباس پہنے کنگ فو کی پریکٹس میں مگن تھے۔۔

حرم کیلی ئے یہ سب کچھ نیا تھا۔۔ وہ شا کڈ سی آگے بڑھی توزی نے بھی اسکی پیروی کی۔۔

اچانک ایک سٹوڈنٹ کو کچھ سمجھاتے ماسٹر سائی چن کی نظر اس پر پڑی وہ اپنی جگہ جم سے گ ئے تھے۔۔

ایش ولیم۔۔ انکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گ ئی تھیں۔۔

ہیلو پروفیسر سائی چن۔۔ حرم نے انکے پاس جا کر کہا۔

اووووہ سوری۔۔پروفیسر نہیں ماسٹر سائی چ ن۔۔

تم آج بھی ویسی ہی ہو۔۔

کیسے ہیں آپ۔۔؟؟حرم نے پوچھا۔۔

سٹوڈنٹس ان کو حیرانی سے دیکھ رہے تھے۔۔ماسٹر نے ایک طرف کو چلنا شروع کیا تو حرم اور زی بھی انکے پیچھے چلنے لگیں۔۔

کیا میں کوئی خواب دیکھ رہا ہوں۔۔ماسٹر حیران تھے۔

نہیں یہ حقیقت ہے۔۔

تو پھر تم کون ہو۔۔؟؟

میں حرم نور ہوں ماسٹر سائی چن۔۔

اور پھر حرم نے انہیں سب کچھ بتادیا۔۔

اچانک حرم کے موبائل پر بیل ہوئی۔۔ حرم نے دیکھا تو فرہاد کی کال تھی۔۔اسکے چہرے کا رنگ اڑگیا تھا۔۔وہ بابا بخش کے ساتھ نہیں آئی تھی۔۔اسکے خیال تھا کہ بابا بخش فرہاد کو بتاتے تھے وہ جہاں بھی جاتی تھی۔

لیکن اب انہیں کیسے پتا چلا تھا۔ حرم تو ڈر ہی گ ئی تھی۔۔ لڑکیاں تو خوش ہوتی ہیں جب انکے ہزبینڈ انہیں کال کرتے ہیں۔۔ اور ایک ہادی تھا۔۔۔ جو حرم کو ایسے موقع پر کال کرتا تھا وہ بیچاری ڈر ہی جاتی تھی۔۔

اس سے پہلے وہ کال ریسیو کرتی۔۔ کال اینڈ ہو چکی تھی۔۔ حرم کچھ پر سکون ہوئی--

کافی دیر وہ دونوں ایش کی باتیں کرتے رہے۔۔ زی نے انہیں سنتی رہی۔۔ اسے ایش نام سے دلچسپی ہو رہی تھی۔

وہ ایک کمال لڑکی تھی۔۔ زندی دل۔۔ دنیا فتح کرنے والی۔۔

محبت نے اسے برباد کر دیا تھا۔۔ اور وہ کہتی تھی کہ محبت نے اسے آباد کیا ہے۔۔ اسے سنوارہ ہے۔۔ اسے سیدھی راہ دکھائی ہے--

ماسٹر سائی چن کہہ رہے تھے۔۔

محبت۔۔ حرم نے زیر لب دہرایا۔۔

پھر اچانک اسکے زہن میں ایک جھماکہ سا ہوا۔اس نے فٹافٹ اپنے بیگ سے وہ بند کتاب نکالی۔۔

اور سکرین کو ٹچ کر کے اس پر

پاسورڈ لکھا۔۔

محبت#

ہاں وہ محبت ہی تو ہے جس میں اگر محبوب بچھڑ جائے تو قیامت سے پہلے قیامت ہو جاتی ہے۔۔

جو غموں سے بھرپور زندگی کو جنت جیسی تازگی بخشتی ہے۔

محبت ہی تو وہ معجزہ ہے جس میں کلیاں پریوں میں بدل جاتی ہیں۔۔

محبت ہی تو وہ سحر ہے جو ساحر کو بھی اپنے قبضے میں کر لیتا ہے۔۔ محبوب یعنی ساحر بھی کبھی کبھی عاشق یعنی سحر کے قبضے میں آجاتا ہے۔۔

یہ محبت ہی تو ہے جو محبوب کو عاشق کا بننے پر مجبور کر دیتی ہے۔۔

Password accepted..

اور حرم کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی۔۔

ٹک کی آواز سے سکرین ایک طرف کو کھلی اور اندر سے کچھ نکلا تھا۔۔ مگر حرم نے اسے باہر نہیں نکالا۔۔

کچھ دیر مزید وہاں رکنے کے بعد وہ دونوں واپس آگ ئی تھیں۔۔

کیا تم راہنما کے بارے میں کچھ جانتی ہو حرم۔۔؟؟ زی نے اسے کالج کے سامنے اتارہ تھا۔۔اور پھر اس سے اچانک پوچھ لیا۔

تم کیوں پوچھ رہی ہو۔۔؟؟ حرم کو حیرت ہوئی--

مجھے راہنما کی تلاش ہے۔۔ زی نے جواب دیا۔

حرم نے کچھ سوچتے ہوئی ڈائری اپنے بیگ سے نکالی اور اسے زی کی طرف بڑھا دیا۔۔

یہ امانت ہے۔۔پڑھ کر مجھے واپس کر دینا۔۔

راہنما کیا ہوتا ہے۔۔اسے پڑھنے کے بعد تمہیں پتا چل جائے گا۔۔

تھینک یو۔۔زی نے مسکرا کر ایش کی ڈائری تھامی۔۔

اردو آتی ہے نا تمہیں۔۔؟؟حرم نے پوچھا۔

جی تھوڑی بہت۔۔میں نے ریم سے سیکھی تھی۔۔

اوکے گڈ۔۔ یہ اردو زبان میں لکھی گ ئی ڈائری ہے۔۔

میں پڑھ لونگی۔۔زی مسکرائی۔

اوکے میں چلتی ہوں۔آنی میرا انتظار کررہی ہونگی۔۔

زی نے کہااور سائیکل پر سوار ہوکر ایک طرف بڑھ گ ئی۔۔

بلیک جینز پر وائٹ گھٹنوں تک آتا کرتا پہنے، سرپر سٹالر جمائے وہ ہمیشہ کی طرح اچھی لگ رہی تھی۔۔ حرم نے اسے دور تک جاتے دیکھا تھا۔۔اور پھر بخش بابا کا نمبر ملانے لگ گ ئی۔۔

جب حرم گھر پہنچی تو فرہاد پہلے سے ہی گھر میں موجود تھا۔ حرم کو حیرت ہوئی کہ وہ آج اتنی جلدی کیسے آگیا تھا۔

کچن میں موجود سنک کا نل خراب ہو گیا تھا۔ آپا نے حرم کو بتایا کہ فرہاد کچن میں ہے تو اسے حیرت ہوئی۔

ہادی کچن میں کیا کر رہے ہیں۔۔؟؟

جا کر دیکھ لو۔۔آپا نے مسکرا کر جواب دیا۔

حرم کچن میں آئی تو فرہاد ہاتھ میں اوزار لیئے نل ٹھیک کرنے میں مصروف تھا۔ حرم نے اسے پہلی دفعہ اس طرح کے کام کرتے دیکھا تھا۔

ہادی آپ کس چیز کے ڈاکٹر ہیں۔۔؟؟ حرم نے حیرت سے پوچھا۔

ویسے تو انسانوں کا ڈاکٹر ہوں پر کبھی کبھی باقی جگہوں پر بھی اپنی ڈاکٹری آزماتا رہتا ہوں۔۔فرہاد نے مسکرا کر جواب دیا۔

لو ہو گیا ٹھیک۔۔فرہاد نے نل کو کھول کر دیکھا تو اب پانی لیک نہیں ہو رہا تھا۔

وہ ہاتھ دھونے کے بعد اسکی طرف متوجہ ہوا۔

میں نے تمہیں کال کی تھی۔۔کیا تم بزی تھی جو ریسیو نہیں کی۔۔؟وہ عام سے لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

ہاں۔۔نن۔۔نہیں۔۔بزی نہیں تھی۔بس پتا نہیں چلا۔۔میں ریسیو کرنے والی تھی تبھی کال اینڈ ہو گ ئی۔۔

اچھا۔۔کہیں گ ئی تھی تم۔۔؟؟ایک اور سوال آیا۔

جج۔۔جی وہ میں ماسٹر سائی چ ن سے ملنے گ ئی تھی۔۔

وہ کون ہے۔۔؟؟

وہ ایش کے کنگ فو ماسٹر تھے۔۔کافی اچھے انسان ہیں۔حرم نے مسکرا کر جواب دیا۔

ہمم۔۔گڈ۔۔

ویسے کس کے ساتھ گ ئی تھی۔

میں زی کے ساتھ گ ئی تھی۔۔ حرم نے گلاس میں جگ پانی ڈالتے ہوئے کہا۔

ٹھیک۔۔اوکے میں چینج کرلوں۔۔وہ کہتا باہر نکل گیا۔

توبہ اللہ کسی کو اتنے سوال کرنے والا ہزبنڈ نا دے۔۔

حرم بڑبڑائی--

افففف اتنا گھومنے پھرنے والی لڑکی وہ بھی بنا بتائے-- جس کو بھی ملے گی اس بیچارے کو موبائل ہیک ہی کرنا پڑے گا۔۔ورنہ کب کہاں پہنچ جائے کچھ پ تا نا چلے۔۔

فرہاد سیڑھیاں چڑھتا سوچ رہا تھا۔

____

کہاں تھی تم۔۔؟؟وہ گھر میں داخل ہوئی ہی تھی جب رومان اسکے سامنے آیا۔

حرم کے ساتھ تھی۔زی نے آہستہ سے کہا۔

کیاواقعی۔۔؟؟وہ حیران ہوا۔

ہاں۔۔وہ کہتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گ ئی۔جبکہ پیچھے رومان حیران رہ گیا تھا۔

زی آگ ئی--؟؟آنی نے اپنے کمرے سے باہر آئیں-- انہوں نے غالباًزی کی آواز سن لی تھی۔

جی آگ ئی ہے مہارانی۔۔رومان کہتا باہر نکل گیا۔

زی نے اپنے کمرے میں آنے کے بعد سب سے پہلے ڈائری کو اپنی کبرڈ میں رکھا تھا۔وہ اسے بہت جلد پڑھنے والی تھی۔

عرش پاکستان جا چکی تھی۔حرم کو اس سے ملنے کا ٹائم نہیں ملا تھا اور نا عرش نے کسی کو بتایا تھا۔

وہ پاکستان تھی جب اسے اجنبی نمبر سے فون آیا تھا۔

نمبر اٹلی کا تھا عرش پہچان گ ئی تھی۔مگر تھا کس کا وہ یہ نہیں جانتی تھی۔

ہیلو۔۔ عرش نے فون اٹھایا۔اسکی چھوٹی بہن اور اسکی ماں اسے منگنی کے کپڑے اور زیور دکھا رہی تھی۔۔اور وہ سپاٹ سے چہرے کے ساتھ سب دیکھ رہی تھی۔۔اسے کسی بھی چیز میں دلچسپی نہیں تھی۔

ہیلو۔۔۔ عرش نے دوبارہ پوچھا۔

بتائے بنا ہی چلی گ ئی ہ و۔۔؟؟کسی مرد کی آواز ابھری تھی۔ عرش نے الجھن سے موبائل کو دیکھا۔

وہ آواز پہچان کی کوشش کر رہی تھی۔۔ عرش کا دل زور سے دھڑکا تھا۔

وہ اس آواز کو کیسے بھول سکتی تھی۔۔اسی آواز پر تو مر گ ئی تھی۔

آ۔آپ۔۔؟؟عرش کی آواز کانپی۔۔

جی میں۔۔؟؟

آپ کک کون۔۔؟؟عرش نے جان بوجھ کر پوچھا۔

کیاآپ مجھے نہیں پہچانتی۔۔؟؟وہ مسکرایا۔۔

عرش کانپی ٹانگوں سے اٹھی اوراپنے کمرے کی طرف بڑھ گ ئی۔

جانتی ہوں۔۔پہچانتی ہوں بہت اچھے طریقے سے۔۔عرش کوتویقین نہیں ہورہاتھاوہ شخص اسے کال بھی کرسکتاہے۔۔

عرش کا دل کر رہا تھا کہ وہ خوشی سے ڈانس کرے۔

کمال ہے پھر بھی کسی اور کی ہونے جا رہی ہو۔۔؟؟

وہ عام سے لہجے میں کہہ رہا تھا مگر عرش کو لگا کہ اس نے طنز کیا ہے۔

کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں کسی اور نا ہوں۔؟؟ عرش نے پوچھا۔

انگیجمنٹ مبارک ہو۔۔وہ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہہ کر فون بند کر چکا تھا۔۔ جبکہ عرش پھٹی پھٹی نگاہوں سے فون کو دیکھ رہی تھی۔

حرم نے رات کو اس بند کتاب کو کھولا۔۔اس میں سے ایک تہہ کیا ہوا صفحہ نکلا تھا۔۔

حرم نے اسکی تہیں کھولی تو وہ ایک خط تھا۔۔وہ خط جو ذاتی طور پر اس شخص کیلی ئے لکھا گیا تھا جس نے وہ ڈائری پڑھی تھی۔

''میرے پاس وقت بہت کم ہے۔۔آج میری رپورٹس آئی ہیں-- مجھے برین ٹیومر ہے وہ بھی آخری اسٹیج پر۔۔

حرم نے وہ خط پڑھنا شروع کیا۔

ایش کو برین ٹیومر تھا۔۔؟؟ حرم کو

دھچکہ لگا۔۔وہ پتھرائی نظروں سے خط کو پڑھ رہی تھی۔

ایش کو بہت بڑا غم ملا تھا۔ وہ سمعان کے جانے کے دکھ میں دن رات کڑھتی رہی۔۔ گھلتی رہی اور یہ چیز ٹیومر کی شکل اختیار کر گ ئی تھی۔

یہ بات گھر پیلس اور اولڈ ہاؤ س میں کسی کو بھی نہیں پتا۔ مجھے سیم کا ادھورا کام پورا کرنا تھا۔۔ جس دن وہ ہمیں ہمیشہ کیلی ئے چھوڑ کر گیا اس دن اس نے ڈرگز مافیا کے خلاف ساری انفارمیشن اور آپریشن کا طریقہ اپنے ہیڈ آفس میل کرنا تھا۔۔ مگر موت نے اسے مہلت نا دی۔۔

میں نے وہ ساری انفارمیشن اسکے ہیڈ آفس میل کر دی تھی۔ وعدے کے مطابق وہ لیپ ٹاپ میں نے تباہ کر دیا تھا جس سے انفارمیشن میل ہوئی تھی۔

مگر افسوس کی بات یہ ہے اسکے ہیڈ آفس والوں نے ابھی تک آپریشن کیلی ئے ک وئی بھی نیو ایجینٹ نہیں بیجھا۔۔

میں نے بہت انتظار کیا۔۔ مگر نہیں۔۔ شاید وہ سمعان کی موت سے اتنا گھبرا گ ئے ہیں کہ انہوں نے اس مشن کو درمیان میں ہی چھوڑ دیا ہے۔۔

کاش کہ کوئی آجائے- اور سیم کے ادھورے کام کو پورا کردے۔

میں یہ سب ڈائری میں نہیں لکھ سکتی تھی۔۔ یہ ایک سیکریٹ تھا۔۔ سیم کا سیکریٹ۔۔

مجھے اسکی موت کا جتنا دکھ ہے شاید ہی کسی اور کو ہو۔۔ میں اسکے قاتلوں تک پہنچنا چاہتی تھی۔۔ اور میں پہنچ بھی گ ئی-

میں جانتی ہوں اسکی موت میں کس کا ہاتھ ہے۔۔ لیکن دکھ تو اس بات کا ہے کہ میں اس شخص کو کچھ بھی نا تو کہہ سکتی ہوں۔ اور نا اسکا کچھ بگاڑ سکتی ہوں۔۔

میں نے سیم کے کیمرے سے بنی ویڈیو میں ان دونوں لڑکوں کو پہچان لیا تھا جنہوں نے سیم کو انجیکشن لگایا تھا۔۔

وہ میرے کلاس فیلو تھے۔۔

میرے ساتھ باکسنگ کلاسز لیتے تھے۔۔ میرے ان سے کبھی نہیں بنی تھی۔۔ لیکن مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ وہ مجھ سے اتنا برا بدلا لیں گے۔۔

ایک دن کیلی ئے میں ایش ولیم کے روپ میں واپس آئی اور ان میں سے ایک کو پکڑ لیا۔

اس سے سچ اگلوانا میرے لی ئے مشکل نہیں تھا۔اور جب سچ کا پتا چلا تو مجھ سے برداشت نا ہوا۔۔

میری زندگی تباہ کرنے میں میرے اپنوں کا ہاتھ تھا۔

میرے ڈیڈ مسٹر جیزی ولیم نے سیم کو مارنے کیلیئے ان دونوں لڑکوں کو ہائیر کیا تھا۔

میری محبت کا قاتل میرا اپنا ڈیڈ نکلا تھا۔۔ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس انسان کو کیا سزا دوں۔۔ دوں بھی یانا۔۔اور پھر میں نے خاموشی اختیار کرلی۔

میں نے سیم کا قتل معاف کردیا۔۔ صرف اس لیئے کہ وہ انسان میرا باپ ہے۔۔

میں ان سے بدلا کیسے لے سکتی تھی۔۔

دل پھٹتا ہے جب سوچتی ہوں کہ میرے اپنے ڈیڈ نے۔۔جو کہ میرا آئیڈیل ہوا کرتا تھا وہ اس طرح کا کام بھی کر سکتا ہے۔۔

شدید خواہش ہے میری کہ میرے ماں باپ مسلمان ہو جائیں-- شاید اس طرح انکے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں--

جو بھی یہ خط پڑھ رہا ہے اس سے گزارش ہے کہ میری آخری خواہش کو پورا کر دے--

میں اپنے ماں باپ سے پیار کرتی ہوں---میں انہیں جہنم میں جلتا ہوا نہیں دیکھ سکتی--

شاید یہ رات میری آخری رات ہو-- کل ہی مجھے سچ کا پتا چلا ہے اور اب جینے کو دل نہیں کرتا--

میرے ڈیڈ کیلیئے میری موت کا صدمہ کافی ہو گا---میری خاموشی میری موت خود ایک بدلہ ہو گی--

!!! بہت تکلیف ہوتی ہے جب آپکے اپنے آپ سے آپکی سانسیں چھین لیں۔۔

صفحے پر لکھے الفاظ ختم ہو چکے تھے۔۔ جبکہ حرم کی آنکھ سے آنسو جاری ہوئے--

وہ کوئی عام لڑکی نہیں تھی۔۔اتنا کچھ وہ اکیلی سہہ گ ئی ہے --وہ اپنی محبت، اپنی زندگی، اپنی سانسوں کا قتل معاف کر گ ئی تھی۔۔ کیونکہ مجرم اسکا باپ تھا۔۔اسکا ڈیڈ۔۔

اس نے محبت اور ادب کی انتہا کر دی تھی۔۔اس نے اپنے والدین سے مسلمان ہونے کے بعد بدتمیزی نہیں کی تھی۔۔اور نا نافرمانی کی تھی۔۔

سوائے مائیک سے شادی کرنے کے۔۔

وہ محبت نبھاہ گ ئی تھی۔۔وہ ایک بیٹی کا فرض بھی نبھاہ گ ئی تھی۔۔

وہ سب کچھ ہی تو نبھاہ گ ئی تھی۔۔اور پھر خود بھی اپنی محبت کے پاس چلی گ ئی تھی۔۔

اس ظالم دنیا کو چھوڑ گ ئی تھی۔۔وہ دنیا جس میں اسکے ڈیڈ نے اپنی ضد،اپنی انا میں اسکی جان کے لی تھی۔

وہ چاہتی تو اپنا علاج کروا کے کچھ دن اور جی سکتی تھی۔۔لیکن اسکے جینے کی چاہت ختم ہو گ ئی تھی۔۔وہ جانتی تھی جب تک وہ زندہ رہے گی مسٹر ولیم کا غرور اسکی انا کبھی بھی نہیں ٹوٹے گی۔۔

اور یہ غرور توڑنے کیل ئے اسکا مرنا شاید ضروری ہو گیا تھا۔

حرم نے وہ خط اپنی نم آنکھوں سے لگایا تھا۔۔اسے چوما اور پھر اسے سینے سے لگا کر لیٹ گ ئی۔

اسکے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔

ایش کا درد وہ محسوس کر سکتی تھی۔۔وہ ساری تکلیفیں اکیل ۓ سہہ کر پھر اپنے ساتھ کے گ ئی تھی۔۔اس نے کسی کو بھانپ تک نا لگنے دی تھی۔

اور بیٹیاں ایسی بھی ہوتی ہیں۔۔پھر نا جانے کیوں لوگ انہیں زحمت سمجھتے ہیں۔۔

اگلی صبح یونیورسٹی میں اسے سب سے پہلے پروفیسر جوزف نے بلایا تھا۔

حرم کو حیرانگی ہوئی تھی کہ انہیں صبح صبح مجھ سے کیا کام ہو سکتا ہے۔وہ سوچتے ہوئے انکے آفس کی طرف بڑھ گ ئی۔

مے آئے کم ان پروفیسر۔۔؟؟

یس کم ان۔۔پروفیسر جوزف نے سنجیدہ سے لہجے میں کہا۔

آپ نے بلایا پروفیسر۔۔؟؟

جی۔۔۔بیٹھیے۔۔

اور حرم انکے سامنے والی چی ئی ر پر بیٹھ گ ئی۔

آپکو جاننا ہے ناایک انسان محمد یوسف سے ایم جوزف کیوں بنا۔۔؟؟

پروفیسر نے کہنا شروع کیا۔

نہیں پروفیسر۔۔ یہ آپکا راز ہے۔۔میری ایسی کوئی خواہش نہیں ہے۔۔لیکن بس دکھ ہوتا ہے سوچ کر کہ ایک مسلمان اتنا کمزور نہیں ہوتا کہ وہ زراسی تکلیف پر خود کا مزہب ہی بدل لے۔۔

مگر میں کمزور ہوں۔۔

میری بیوی اور دو سال کی بیٹی کو دہشت گردوں نے اپنا نشانہ بنایا۔ان معصوموں کی جان لے لی۔۔۔

میں بھی مسلمان تھا۔۔مگر اس واقعے کے بعد میرا دل اپنے مزہب سے اچاٹ ہو گیا۔۔

اللہ پاک ہمیں لے کر اور دے کر دونوں طرح سے آزماتا ہے پروفیسر۔۔

حرم نے کہا۔

اور میں اس آزمائش میں فیل ہو گیا۔۔ میں سمجھ ہی نا سکا کہ اللہ نے مجھے آزمائش میں ڈالا ہے۔۔

اور جو آزمائش میں پورا اترتے ہیں انکے لیئے انعام کا وعدہ کیا گیا ہے۔۔

حرم نے پروفیسر کی بات کاٹی۔

اور میں اس انعام سے محروم رہ گیا۔۔ پروفیسر کے لہجے میں بے بسی تھی۔

آپکو اللہ پاک نے پھر چنا تھا۔۔ آپ نے پھر اپنے آپ کو کمزور ثابت کر دیا تھا پروفیسر۔۔

حرم کی بات پر پروفیسر نے چونک کر اسے دیکھا۔

آپکا گھر اجڑا تھا۔۔آپ نے اولاد کی دوری محسوس کی تھی۔۔آپکی محبت آپ سے بچھڑی تھی۔۔ آپ نے سب سہا تھا۔۔پھر کیسے آپ ایک عورت کا گھر برباد ہونے کی وجہ بن گئے--

پروفیسر کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔۔

آپکو احساس بھی ہے زیبا شاہ پر کیا گزری ہو گی جب اسکی محبت نے اس سے دوری اختیار کر لی تھی۔۔جب اسے اسکی اولاد سے دور کر دیا گیا تھا۔۔

یہ کیا کہہ رہی ہو تم۔۔؟؟پروفیسر ٹھٹھکے تھے۔۔

آپکی وجہ سے رومان اپنی ماں سے نفرت کرتا ہے پروفیسر ۔۔ کیا آپ نے کبھی محسوس کیا۔۔

اگر آپ اس دن زیبا کی پاکدامنی کی گواہی دے دیتے تو شاید آپ انعام کے حقدار ٹھہرتے۔۔

بس کر جاؤ۔۔ اللہ کا واسطہ ہے چپ کر جاؤ ۔۔۔ پروفیسر ایک دم کھڑے ہو گئے۔۔

مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی تھی۔۔ میرا ضمیر مجھے آج بھی ملامت کرتا ہے۔۔

آپ اپنی غلطی سدھار سکتے ہیں پروفیسر۔۔

حرم نے نرم لہجے میں کہا۔

کیسے۔۔؟؟ پروفیسر چونکے۔

رومان کے دل سے اسکی ماں کیلی ئے موجود نفرت کو ختم کردیں پروفیسر۔۔اسے سچ سے آگاہ کریں۔۔کیونکہ آپ ہی وہ واحد گواہ ہیں جو جانتے ہیں کہ زیبا عالم شاہ غلط نہیں تھی۔

میں اپنی غلطی سدھارنے کی پوری کوشش کرونگا۔۔پروفیسر نے جھکے ہوئے سر کے ساتھ کہا۔

اور حرم کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گ ئی--

!!!اور پھر رہنماؤں کی تلاش میں بھٹکتی حرم کو ایسے ہی تو رہنما نہیں بنایا گیا تھا۔۔

کیا آپ ایسی لڑکی سے شادی کر لیں گے جو کسی اور کو پسند کرتی ہو۔۔؟؟ عرش نے سامنے بیٹھے اس شخص سے پوچھا جسکے ساتھ اسکی منگنی ہونے جا رہی تھی۔

میں جس لڑکی سے شادی کرنے جا رہا ہوں اسے بہت چاہتا ہوں۔۔اور مجھے اپنی چاہت پر یقین ہے کہ وہ اسکے دل سے اس شخص کی محبت کو مٹا دے گی۔۔وہ مسکرا کر بولا تھا۔

شام کو انکی منگنی تھی۔اور کل عرش نے واپس روما جانا تھا جب سے اسے مائیک کی کال آئی تھی اسکا دل اس رشتے سے مزید انکاری ہو گیا تھا۔

لیکن مائیک نے بھی اسے کوئی امید نہیں دلائی تھی۔عرش کیلیۓ اتنا ہی کافی تھا کہ اس نے اسے کال کی تھی۔

ایک بار پھر سوچ لیں۔۔ محبت کبھی ختم نہیں ہوتی۔۔اور ایک عورت کے دل سے تو کبھی بھی نہیں۔۔ عرش نے اسے مزید بدگمان کرنا چاہا۔

مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں میرے لیے اتنا ہی کافی ہے۔

عظیم نے کہا۔اسکا نام عظیم تھا۔۔وہ عرش کا کزن تھا۔۔ مگر عرش کی اس سے زیادہ بول چال نہیں تھی۔

اسکی بات سن کر عرش کی آنکھوں میں نمی ابھری جسے وہ آنکھیں جھکا کر چھپا گئی تھی۔

اور کچھ کہنا ہے۔۔ عظیم نے پوچھا۔

نہیں۔۔ عرش نے نفی میں گردن ہلا دی۔۔

توپھر چلیں۔۔؟؟

جی۔۔ عرش اٹھ گ ئی-- اور پھر اسکے ساتھ ہی ریسٹورینٹ سے باہر نکل گ ئی-

---

کیا تم جانتے ہو ایش کو۔۔

حرم نے بات ادھوری چھوڑی۔

ہمم۔۔ جانتا ہوں۔۔مائیک نے جواب دیا۔

کب پتا چلا۔۔؟؟

اسکے جانے کے بعد ہاسپٹل سے مجھے کال آئی تھی۔اسکی مزید رپورٹس آئی تھیں۔۔مگر وہ نہیں تھی۔

حرم نے محسوس کیا کہ مائیک کے چہرے پر اذیت پھیلی تھی۔

مسز ولیم جانتی ہیں۔۔؟؟

ہاں۔۔مائیک نے بس اتنا ہی جواب دیا۔

ایش نے مجھے بہت بڑی زمہ داری دی ہے۔اور اسکے لیے میرا پیلس میں جانا بہت ضروری ہے۔

حرم نے بتایا۔

اور مجھے یقین ہے تم اپنی زمہ داری پوری کرو گی۔۔

ان شاءاللہ۔۔ حرم بس اتنا ہی کہہ پائی تھی۔

پوری یونیورسٹی میں خبر پھیل گئی تھی کہ ریم نے رون کو ٹیم کا کیپٹن بنا دیا تھا۔

رون کافی خوش تھا۔۔ رومان کو خوشی تھی کہ اس نے حرم کی بات مان کر بہت اچھا کیا تھا۔ حرم نے اسے اسی بات کا اشارہ دیا تھا۔

دو دن بعد میچ تھا۔ ساری ٹیم پریکٹس میں مصروف تھی۔ انہیں ہر حال میں جیتنا تھا۔

حرم انہیں پریکٹس کرتا چھوڑ کر پیلس پہنچ گ ئی تھی۔

آنے سے پہلے بتا دیا ہوتا۔۔ مسز ولیم نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔

کیا اب اپنے گھر میں بھی پوچھ کر آنا ہو گا۔۔؟؟ حرم نے خفگی سے کہا۔

ارے نہیں میری بچی ایسی بات نہیں ہے۔۔ جب مرضی آؤ۔ میں تو اس لی ئے کہہ رہی تھی کہ تمہاری پسند کا کھانا بنا لیتی۔۔ مسز ولیم نے پیار سے بتایا۔

کچھ بھی کھا لو نگی۔۔ آپ فکر مت کریں۔

ٹھیک ہے میں تمہاری پسند کا کھانا بناتی ہوں۔۔ تم بیٹھو۔۔ مسز ولیم کہتے کچن میں چلی گ ئیں۔
جبکہ حرم ایش کے کمرے کی طرف بڑھ گ ئی تھی۔

وہ کمرہ اسکے لی ئے بہت کشش رکھتا تھا۔ وہ اس سولہویں صدی کے کمرے سے دیوار میں موجود
بٹن دبا کر دوسرے کمرے میں چلی گ ئی۔۔ جہاں بیٹھ کر ایش نے وہ بند کتاب بنائی تھی۔

اچانک حرم کی نظر ایک پورٹریٹ پر پڑی تھی وہ بے ساختہ اسکی طرف بڑھی۔

پاس جانے پر حرم نے اس پورٹریٹ کو غور سے دیکھا تھا۔ وہ ضرور سمعان کا پورٹریٹ تھا۔

حرم کو لگا اس نے پورٹریٹ میں موجود اس وجیہہ شخص کو پہلے بھی کہیں دیکھا ہے۔۔

کچھ دیر سوچنے کے بعد اچانک اسکے زہن میں ایک جھماکہ ہوااور اسے وہ رات یاد آگ ئی جس میں فرہاد کو گولی لگی تھی۔

اس نے ٹی وی پر جو شخص دیکھا تھا جسے گولی لگی تھی وہ سمعان ہی تھا۔۔ حرم کا منہ حیرت سے کھل گیا تھا۔ کیا وہ واقعی سمعان تھا۔۔؟؟

مسٹر ولیم کی گاڑی پیلس میں داخل ہوئی تھی۔۔ وہ اپنی متاثر کن شخصیت کے ساتھ گاڑی سے باہر نکلے اور پھر اندر کی طرف بڑھے۔

اچانک انکی نظر لان میں موجود ایک وجود پر پڑی۔۔جو ایک بڑی سی ہیٹ اوڑھے لان میں موجود پودوں کی کھدائی میں مصروف تھا۔۔

مسٹر ولیم نے محسوس کیا تھا کہ دن بدن لان کی حالت بدلتی جا رہی ہے۔۔اس میں خوبصورت پودے پھر سے ہرے بھرے ہونے لگے تھے۔۔

پیلس میں پہلی والی چہل پہل شروع ہو گ ئی تھی۔۔

Who is there..??

مسٹر ولیم نے بھاری آواز میں پوچھا۔

کھدائی میں مصروف وہ وجود ایک پل کو رکا۔

میں نے پوچھا کون ہے وہاں۔۔؟؟

اچانک وہ اٹھی۔۔اور پلٹ کر مسٹر ولیم کو دیکھا۔۔

ہیلو پروفیسر ولیم۔۔

حرم نے ہیٹ کو اوپر اٹھا کر مسکرا کر پوچھا۔

مسٹر ولیم کے چہرے کا رنگ ایک پل کو زرد ہوا تھا۔

وہ ایش تھی۔۔ایش بھی بالکل اسی طرح اور یہی ہیٹ اوڑھ کر لان میں کام کرتی تھی۔ مسٹر ولیم کو اسی کا گمان ہوا تھا اس لیئے وہ رکے تھے۔۔

اور پھر واقعی اسکے سامنے بھی تو ایش کھڑی تھی۔۔

کیسے ہیں آپ پروفیسر ولیم۔۔؟؟ حرم نے دوبارہ پوچھا۔

میرے خیال سے تمہیں اس وقت لا کالج میں موجود ہونا چاہیئے تھا۔ اتنی آف کرنے کے بعد تمہیں کالج سے نکال دیا جائے گا۔۔

مسٹر ولیم نے سخت لہجے میں کہا۔

سوری پروفیسر۔۔ کل جاؤں گی کالج ان شاءاللہ۔۔۔ وہ پھر مسکرائی۔۔

اور مسٹر ولیم مزید وہاں نہیں رک سکتے تھے۔۔وہ اسے گھورتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گ ئے-- جبکہ حرم کے چہرے پر ایک بار پھر مسکراہٹ پھیل گ ئی۔

فرہاد کو پروفیسر جوزف نے ملنے کیلی ئے ی ونیورسٹی بلایا تھا۔۔حرم باقی سٹوڈنٹس کے ساتھ گراؤنڈ کے باہر بیٹھی ٹیم کی پریکٹس دیکھ رہی تھی۔

پروفیسر سے ملنے کے بعد فرہاد گراؤنڈ کی طرف بڑھا۔۔

آج حرم کی نظر اس پر پہلے ہی پڑ گ ئی تھی۔۔وہ اٹھ کر اسکی طرف بڑھی۔

ہادی آپ یہاں۔۔؟؟

ہاں ایک کام تھا۔۔فرہاد نے جواب دیا۔

تم فری ہو تو گھر چلیں۔۔۔؟؟فرہاد نے فوراً پوچھا۔

جی فری ہوں۔۔پریکٹس دیکھ رہی تھی۔۔مجھے فٹبال کھیلتے لوگ بہت اچھے لگتے ہیں۔۔حرم نے مسکرا کر بتایا۔

اچانک رون کی نظر حرم اور فرہاد پر پڑی تھی۔۔اسکی رگ شرارت پھر سے پھڑک اٹھی۔۔

اس نے فٹبال کو مسکرا کر دیکھا اور پھر اسے نیچے رکھ کر ایک زوردار کِک ماری۔

اسکانشانہ فرہاد تھا۔۔ مگر شاید وہ فرہاد کو نہیں جانتا تھا۔۔ فرہاد کی نظراڑتے ہوئے فٹبال پرپڑی تھی جو اسکی طرف گولی کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔

فرہادنے ایک جھٹکے سے حرم کا ہاتھ پکڑ کر اسے سائیڈ پہ کیااور گھوم کر ایک زوردار کک فٹبال کوماری جو اسے قریب پہنچ گیا تھا۔

فٹبال جتنی تیز رفتار سے آیا تھااس سے ڈبل رفتار سے واپس گیا۔۔اور دیکھتے ہی دیکھتے نیٹ سے جا ٹکرایا۔۔

رون سمیت باقی سب کی آنکھیں پھٹی رہ گئی تھیں۔

چلیں۔۔فرہاد نے مسکرا کر حرم سے پوچھا جو منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی۔

اب تمہیں کیا ہوا۔۔؟؟فرہاد نے اس طرح پوچھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔۔

حرم کے تاثرات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔

افففف۔۔ یار چلو۔۔فرہاد نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچا اور اسے وہاں سے لے گیا۔

امیزنگ۔۔۔رون کے منہ سے نکلا تھا۔۔اسے اندازہ نہیں تھا کہ فرہاد فٹبال کو اس طرح سے روکے گا۔

جبکہ اس منظر سے رومان کی آنکھیں جلنے لگی تھیں۔۔اسے فرہاد کا حرم کا ہاتھ پکڑ کر لے جانا بہت برا لگا تھا۔۔

وہ اپنے غصے پر قابو پاتا گراؤنڈ سے نکل گیا تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہادی آپکو فٹبال کھیلنا آتا ہے۔۔؟ حرم تو حیرت سے گنگ رہ گ ئی تھی۔

ہاں میں بہت شوق سے کھیلا کرتا تھا جب سکول اور کالج میں تھا۔۔ فرہاد نے عام سے لہجے میں بتایا۔۔

اور اب۔۔؟؟

اب نہیں کھیلتا۔۔ٹائم ہی نہیں ملتا۔۔

فرہاد کی بات سن کر حرم خاموش ہو گئی تھی۔

اس دن شام کو میچ تھا جبکہ صبح صبح پوری ٹیم پریکٹس کر رہی تھی۔۔اچانک بھاگتے ہوئے رومان کا پاؤں مڑا تھا اور وہ نیچے گر گیا۔۔

سارے سٹوڈنٹس اسکی طرف بھاگے۔۔

اسکے پاؤں میں موچ آ گئی تھی۔وہ بری طرح سے سوج گیا تھا۔

پوری ٹیم پریشان ہوگ ئی تھی۔رومان بہت اچھا پلی ئی رتھا۔اب وہ میچ کھلینے کی پوزیشن میں نہیں تھاجبکہ شام کوانکا میچ تھا۔

رومان خود بہت پریشان تھا۔زی تواسکی تکلیف کے احساس سے ہی رودی تھی۔

وہ اسے زرا بھی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔

اب ہم کیا کریں گے۔۔؟؟ٹیم کے علاوہ اور کوئی بھی ریم جتنا بیسٹ نہیں کھیلتا۔۔ڈیرک نے رون سے کہاجو ٹیم کا کیپٹن تھا۔

وہ کچھ سوچ رہا تھا اور پھر اسکے زہن میں دو دن پہلے والا واقع گھوما جب فرہاد نے فٹبال کو کِک کیا تھا۔

ایک شخص ہے ایسا جو بہت اچھا کھیل سکتا ہے۔۔ ہمیں اسے لانا ہو گا۔۔روان نے کہا۔اور اندر کی طرف بڑھ گیا۔

ہیلو لٹل لیڈی۔۔۔

روان نے حرم کو کال کی تھی۔

ہاں بولو۔۔ حرم اسکے فون کرنے پر حیران ہوئی تھی۔

مجھے تمہارے کزن سے بات کرنی ہے۔۔بہت ضروری۔۔ کیا تم بات کروا سکتی ہو۔۔؟

وہ کم کم ہی سنجیدہ ہوتا تھا۔

ہادی سے۔۔؟حرم حیران ہوئی۔

ہاں۔۔۔ارجنٹ ہے۔۔

ٹھیک ہے میں کرواتی ہوں۔۔ حرم نے کہااور فون اپنے سامنے بیٹھے فرہاد کو دیا۔

رون دی ڈون ہے۔۔اسے آپ سے بات کرنی ہے۔۔ حرم نے مسکرا کر کہا۔

فرہاد نے کچھ سوچتے ہوئے موبائل اسکے ہاتھ سے لیااور رون سے بات کی۔

کب ہے میچ۔۔؟؟فرہاد نے پوچھا

آج شام۔۔

سوری۔۔آج میں بہت بزی ہوں۔ہاسپٹل میں بہت ضروری میٹنگ ہے۔۔فرہاد نے معزرت کی۔

اووو۔۔اگر تم آجاتے تو ہماری پرابلم Solve ہو جاتی۔

سوری اگین۔۔فرہاد نے معزرت کرنے کے بعد فون بند کر دیا۔

کیا ہوا۔۔؟کیا کہہ رہا تھا رون۔۔؟

حرم نے پوچھا۔

رومان کے پاؤں پہ چوٹ لگ گئی ہے۔۔ وہ کہہ رہا تھا کہ اسکی جگہ میں میچ کھیلوں۔۔

اچھا۔۔۔ پھر آپ نے کیا کہا۔۔؟؟

سوری آج مجھے شام میں ہاسپٹل جانا ہے۔۔ میں نہیں کھیل سکتا۔

چلیں کوئی بات نہیں۔۔ حرم نے اداس سے لہجے میں جواب دیا۔

اسے رومان کے گرنے کا افسوس تھا۔۔ تو دوسری طرف یونیورسٹی کی عزت کا سوال تھا۔

اللہ پاک سب ٹھیک کرنا۔۔ حرم نے دل میں دعا کہ جبکہ فرہاد تیار ہونے چلا گیا اسے ہاسپٹل جانا تھا۔۔

پورا اسٹیڈیم سٹوڈنٹس سے بھرا ہوا تھا۔ سپینزا اور روما یونیورسٹی کے سارے سٹوڈنٹس وہاں پر موجود تھے۔

لکھا تھا۔۔ AUR امیریکن یونیورسٹی والوں نے بلیک شرٹس پہنی تھی جس پر گرین کلر سے

کلر تھا۔ Symbolic گرین کلر امیریکن یونیورسٹی آف روم کا

رون کے آدھے چہرے پر گرین کلر لگا تھا۔۔

لڑکیوں نے بھی گرین بینڈز پہنے تھے۔

حرم نے وائٹ ٹراؤزر پر بلیک کرتا جس پر اے یو آر لکھا تھا پہنا ہوا تھا۔۔جبکہ گرین سٹالر سے اس نے حجاب کیا ہوا۔۔

عرش بھی واپس آگ ئی تھی اسکی ڈریسنگ بھی کچھ ایسی ہی تھی۔

یہ اگست کا آخر تھا۔۔ حرم کو چودہ اگست یاد آگیا تھا جسے وہ جوش و خروش سے مناتی تھی۔۔آج اسے ایسا ہی لگ رہا تھا جیسے چودہ اگست کا کوئی فنکشن ہے۔۔

ہر طرف گرین اور وائٹ ک لر نظر آرہا تھا۔

دونوں یونیورسٹیوں کی ٹیم وہاں پہنچ چکی تھیں۔

رومان کو بہت افسوس تھا کہ وہ کھیل نہیں پائے گا۔۔ جبکہ اس سے زیادہ اسے ٹینشن تھی۔۔

ہمیں ہر حال میں جیتنا ہے۔۔ ویسے بھی رون نے ہارنا نہیں سیکھا۔۔

رون نے اپنی ٹیم سے کہا۔اب وہ کیپٹن تھا۔

یاد رکھو۔۔ جیت سب کچھ نہیں ہوتی۔۔ لیکن جیت کے بنا کچھ بھی نہیں ہوتا۔۔ پورے دل سے کھیلنا ہے۔۔ اگر میں نہیں ہو تو کیا ہوا۔۔ باقی سب تو ہیں نا۔۔

رومان نے اپنی ٹیم کا حوصلہ بڑھایا۔۔

وہ سبھی ایک ولولے کے ساتھ گراؤنڈ میں داخل ہوئے--

میچ شروع ہونے میں دس منٹ باقی تھے۔

زی نظر نہیں آرہی۔۔؟ حرم نے اپنے پاس بیٹھی بیلا سے پوچھا۔۔جو وائٹ جینز پر بلیک شرٹ پہنے اور چہرے پر گرین کلر لگائے بہت پر جوش نظر نہیں آرہی۔۔

پتا نہیں۔۔ یہیں کہیں ہو گی۔۔بیلا نے جواب دیا۔

حرم چاروں طرف اسے دیکھنے لگ گ ئی۔۔ لیکن اسکی نظروں نے زی کو کہیں نہیں دیکھا۔

ہم جیتے گیں۔۔ عرش نے پہلی بار کچھ کہا تھا۔وہ جب سے واپس آئی تھی خاموش تھی۔

ان شاءاللہ۔۔ حرم نے مسکرا کر کہا اور آنکھیں بند کر لیں۔۔ وہ دل ہی دل میں دعا کر رہی تھی۔

رومان کی نظریں اس پر پڑی تھیں اسے حرم کے اللہ پر یقین سے حیرت ہوتی تھی۔۔

اس نے حرم کے یقین کو دیکھ کر اسلام کو سٹڈی کرنا شروع کر دیا تھا۔۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کسی کو اس بات کا پتا چلے۔۔

لیکن زی کی نظروں سے یہ کب چھپا رہ سکتا تھا۔۔ وہ اسکی رگ رگ سے واقف تھی۔

زی نے جان لیا تھا کہ اس نے بار جانا چھوڑ دیا ہے۔۔ شراب پینی چھوڑ دی ہے۔۔ حرام کھانا بھی چھوڑ دیا تھا۔۔

حرم کی چاہت اسے اجالوں کی طرف لے جا رہی تھی۔ کیوں نا لے کر جاتی۔۔ وہ نور جو تھی۔۔

میچ شروع ہونے میں صرف چند منٹ باقی تھے جب رون کو فرہاد کا فون آیا۔

اور پھر کچھ دیر بعد سب نے اسے گراؤنڈ میں آتے دیکھا۔۔ حرم تو اسے وہاں دیکھ کر حیران رہ گئی تھی۔

میں تیار ہوں۔۔۔ فرہاد نے مسکرا کر ٹیم سے کہا۔

تھینک یو مسٹر ہادی۔۔ ڈیرک نے اسکا شکریہ ادا کیا۔

وہ ٹیم کی وردی پہنے کافی اچھا لگ رہا تھا۔

لیکن اگر کسی کو یہ بات پتا چل گ ئی کہ ہ ادی ہماری یونیورسٹی کا نہیں ہے تو پھر۔۔؟؟جمی نے خدشہ ظاہر کیا۔

وہ سب تم لوگ مجھ پر چھوڑ دو۔۔رون نے ایک آنکھ دبا کر کہا۔

ہمیں پتا ہے وہ ہماری یونیورسٹی کا نہیں ہے۔۔لیکن اور کسی کو تو نہیں پتا نا۔۔

اور اگر کسی نے پوچھا تو ہم بتا دیں گے نیو سٹوڈنٹ ہے اور ٹیم کا نیو میمبر ہے۔۔

ویسے بھی میں نے صبح ہی انکا نام ٹیم میں ایڈ کر دیا تھا۔۔رون نے بتایا۔۔

گڈ۔۔۔فرہاد نے مسکرایا۔

اور پھر وہ سب ایک ن ئے حوصلے کے ساتھ میچ کھیلنے چلے گ ئے--

دونوں ٹیمیں بہت اچھا کھیل رہی تھیں۔۔دونوں طرف سے سٹوڈنٹس کی بے شمار ہوٹنگ جاری تھی۔

لیکن زی وہاں موجود نہیں تھی۔۔اس میچ میں ٹیم میں گرلز کا داخلہ اور میچ کھیلنا ممنوع تھا۔اس لی ئے وہ صرف اپنی یونیورسٹی میں ہی کھیلتی تھی۔

سپینز ایونیورسٹی کا پوائنٹس زیادہ تھے۔۔وہ لوگ بہت مہارت سے کھیل رہے تھے۔

حرم کو تشویش ہو رہی تھی۔ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی جب حرم کو زی کی کال آئی۔

ہیلو زی کہاں ہو تم۔۔؟ یہاں سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔ حرم نے فون ریسیو کرنے کے بعد کہا۔

اور پھر جوزی نے اسے بتایا حرم اسے سن کر حیران رہ گئی تھی۔

شام سات بج رہے تھے۔موسم کافی خوشگوار تھا۔زی کی بات سننے کے بعد حرم اپنی جگہ سے اٹھی۔۔

کہاں جا رہی ہو۔۔؟؟ پاس بیٹھی عرش نے پوچھا

ایک بہت ضروری کام سے۔۔ حرم کے چہرے پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ پھیلی تھی۔

مگر کہاں۔۔۔؟؟ عرش نے دوبارہ پوچھا۔

شور کی وجہ سے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔

باہر چلو بتاتی ہوں۔۔ حرم نے کہا اور وہ دونوں اسٹیڈیم سے باہر نکل آئیں۔

اب بتاؤ کہاں جا رہی ہو۔۔؟؟

مجھے زی نے بلایا ہے۔۔ وہ اس وقت ایک خاص جگہ پر موجود ہے۔۔

اور پھر عرش کے پوچھنے پر حرم نے اسے جگہ بتائی۔

میں بھی جاؤں گی-- عرش نے کہا۔

تم یہیں رکو-۔

نہیں میں تمہارے ساتھ جاؤں گی-- عرش نے ضد کی۔ حرم جانتی تھی کہ وہ کس لیے اسکے ساتھ جا رہی ہے۔

اور پھر وہ دونوں کسی کو بنا بتائے زی کی بتائی ہوئے ایڈریس پر چلی گئیں--

----

جب حرم اور عرش وہاں پہنچی تو زی بابا جی کے ساتھ حرم کا انتظار کر رہی تھی۔

مائیک بھی وہیں موجود تھا۔

عرش اسے دیکھ کر مسمرائز سی ہونے لگی تھی۔ وہ اسے دیکھنے ہی تو آئی تھی حالانکہ وہ اسے دیکھنے یا سوچنے کا حق کھو چکی تھی۔

مائیک اسے دیکھ کر حیران ہوا اور پھر اس سے نظریں چرا گیا تھا۔

زی تم۔۔ حرم کچھ کہتے ہوئے اسکی طرف بڑھی۔

یہ تمہاری امانت۔۔ زی نے ایش کی ڈائری حرم کے سامنے کی۔

کیا تم سچ میں۔۔؟ جوزی نے اسے فون پر بتایا تھا حرم کو اس پر یقین نہیں ہو رہا تھا۔

پچھلے ایک سال سے میں رہنماؤں کی تلاش میں ماری ماری پھر رہی تھی۔اس ڈائری کو پڑھ کر مجھے احساس ہوا کہ رہنما کیا ہوتا ہے۔۔

محبت کیا ہوتی ہے۔۔کوئی کسی سے اتنی محبت کیسے کر سکتا ہے۔۔؟؟

زی کی آنکھیں نم ہوئیں۔۔

خدا کو پانے سے مجھے ریم مل جائے گا۔۔مجھے ایسا لگتا ہے۔۔

ہاں میرا وعدہ ہے تم سے زی کہ جب تم خدا کو پا لو گی نا تو وہ تمہیں کبھی بھی مایوس نہیں ہونے دے گا۔

حرم نے مسکرا کر جواب دیا۔

تم نور ہو حرم۔۔ تم جو اجالہ ریم کی زندگی میں کر رہی ہو۔۔۔ مجھے بھی کچھ ایسا نور چاہیئے کہ جس سے میں اجالوں کی دنیا کی باسی بن جاؤں-- اندھیروں سے نکل جاؤں- اور باقیوں کو بھی نکال سکوں۔۔

زی کی آوز شدت جزبات سے کانپ رہی تھی۔

حرم نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگا یا۔۔

اللہ پاک تمہاری خواہش پوری کرے۔۔

اسکے بعد حرم نے اسے وضو کروایا تھا۔ جبکہ عرش حیرانی سے سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ کبھی اسکی نظریں زی اور حرم کا طواف کرتیں تو کبھی مائیک کا۔۔ جو سر جھکائے بیٹھا تھا۔

اور پھر زی نے سب کے سامنے کلمہ شہادت پڑھا۔۔ یہ شرف بابا جی کو حاصل ہوا تھا کہ وہ آج پھر ایک لڑکی کو دائرہ اسلام میں داخل کر چکے تھے۔

ایک طرف زور وشور سے میچ جاری تھا۔۔ تو دوسری طرف زی کی زندگی کا بہت مبارک دن تھا۔

حرم کو ایش یاد آگئی تھی جس نے اسی مسجد میں سمعان کو دیکھ کر اسلام کو جانا تھا۔۔

بیٹا کیا تم اپنا نام بدلنا چاہو گی۔۔ بابا جی نے اسے سارے کلمے پڑھانے کے بعد پوچھا۔

زی نے سوالیہ نظروں سے حرم کو دیکھا۔

#منار

آج سے زی کا نام منار ہے۔۔

حرم نے جواب دیا۔

تمہیں نور چاہیۓ نا۔۔لو آج سے تم منار ہو۔۔نور کی جمع۔۔ یعنی بہت ساری روشنی ۔۔

حرم نے مسکرا کر زی سے کہا۔

اسے نور چاہیۓ تھا۔۔اور قدرت نے اسے منار بنا دیا تھا۔سچ کہتے ہیں اگر لگن سچی ہو تو خدا مل ہی جاتا ہے۔۔

دو گھنٹے گزر چکے تھے جب حرم کو بیلا کی کال آئی-

ہیلو حرم تم کہاں ہو۔۔ مبارک ہو ہم جیت گ ۓ ہیں-بیلا نے خوشی سے بتایا۔

ہاں ہم واقعی جیت چکے ہیں۔۔ حرم زی کی طرف دیکھ کر مسکرائی--

رون کی ٹیم جیت چکی تھی۔۔ وہ بے حد خوش تھا۔اے یو آر والوں نے غضب کی ہوٹنگ کی تھی۔۔

اسنو سپرے نے پوری ٹیم کو سفید بنادیا تھا۔

ہم جیت گ ئے ہیں ریم۔۔ ہم جیت گ ئے ہیں۔۔ رون نے خوش ہوتے ہوئے رومان سے کہا۔

ہاں۔۔ رومان بھی مسکرادیا۔۔

پھر رون فرہاد کی طرف بڑھا۔۔

تھینکس برو۔۔ تمہاری وجہ سے یہ بس ممکن ہوا۔ تم بہت اچھا کھیلتے ہو۔۔

ہاں ہم تمہاری وجہ سے جیتے ہیں مسٹر ہادی۔۔رومان نے مسکرا کر کہا۔

ہم جیت جائیں گے-- فرہاد نے اسے دیکھ کر زیرِلب کہا تھا۔۔

اور پھر ہجوم میں کہیں گم ہو گیا۔

وہ تینوں وہاں سے یونیورسٹی پہنچی تھیں۔۔وہاں سٹوڈنٹس نے کافی رونق لگائی ہوئی تھی۔ٹیم کی جیت کی خوشی میں سب بہت پرجوش تھے۔

تم تینوں کہاں تھی۔۔؟؟واصے انکی طرف بڑھا۔

ہم ایک ضروری کام سے گ ئے تھے۔۔ حرم نے مسکرا کر جواب دیا۔

ہادی کہاں ہیں۔۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔

پتا نہیں وہ میچ کے بعد غائب ہو گ ئے تھے۔۔دوبارہ نظر نہیں آئے-- واصے نے کہا۔

اچھا۔۔ حرم نے بس اتنا ہی کہا۔

Congrats

زی ہم جیت چکے ہیں۔۔رومان بہت خوش تھا۔۔وہ مشکل سے چل کر انکے پاس آیا تھا۔

اس سے ٹھیک سے چلا نہیں جاتا تھا۔

ہاں ہم جیت گ ئے ہیں-- زی مسکرائی--

اور ہم جیت جائیں گے-- حرم کے چہرے پر پراسرار سی مسکراہٹ تھی۔

رومان نے چونک کر اسے دیکھا ابھی کچھ دیر پہلے فرہاد بھی اسے ایسا ہی کچھ کہہ کر گیا تھا۔۔اور اب حرم بھی وہی کہہ رہی تھی۔۔

یہ دونوں کزنز اتنے پراسرا کیوں ہیں۔۔؟؟رومان نے سوچا تھا۔

رات کے گیارہ بج چکے تھے۔۔فرہاد جانے کہاں تھا۔وہ اسے لینے نہیں آیا تھا۔حرم نے بخش بابا کو کال کی کہ وہ اسے لینے آجائے--

وہ سب لوگ اب ہاسٹل میں موجود تھے۔۔

اس جیت کو کس طرح منایا جائے وہ سب یہی سوچ رہے تھے۔جب اچانک رومان کو ایک کال آئی تھی۔۔کال اسکے مینیجر کی تھی۔۔وہ ایکسکیوز کرتا باہر چلا گیا۔۔

زی نے اسے لڑکھڑاتے دیکھا تھا۔۔اسے چلنے میں مشکل ہو رہی تھی۔

جب تم اسکا ہاتھ تھاموگی تو اسکی یہ لڑکھڑاہٹ ختم ہو جائے گی منار۔۔

حرم نے زی سے کہا۔

کاش وہ میرا ہاتھ نا جھٹکے۔۔زی نے بس سوچا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں گھر واپس جا رہے تھے۔۔زی گاڑی ڈرائیو کر رہی تھی۔

اچانک ایک جگہ پر اس نے گاڑی روک دی۔۔

رومان نے چونک کر اسے دیکھا۔

کیا ہوا۔۔؟؟گاڑی کیوں روکی۔؟؟

میں کچھ بتانا چاہتی ہوں۔۔ تم نے پوچھا تھا کہ مجھ میں اور حرم میں سب سے بڑا فرق مذہب کا ہے۔۔ وہ مسلمان ہے اور میں نہیں۔۔

اس بات کا اس وقت کیا مقصد۔؟؟ وہ غصہ ہوا۔

میں مسلمان ہو چکی ہوں۔۔ زی نے کچھ دیر بعد کہا۔

رومان کو ایک جھٹکہ لگا۔۔ اس نے چونک کر زی کو دیکھا۔

ہاں۔۔ حرم گواہ ہے۔

تم نے یہ سب کیوں کیا۔۔؟؟وہ پوچھ رہا تھا۔

تم اسلام میں انٹرسٹ کیوں لے رہے ہو۔۔؟؟زی نے الٹا سوال کیا۔

کیونکہ میں حرم۔۔۔

وہ کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

مجھے بھی اپنی محبت چاہیئے-- بس اسی لیئے--

زی نے جواب دیا۔

کون ہے وہ انسان جسکے لیئے تم نے مذہب بدل لیا۔

رومان نے اس سے پوچھا۔

زی نے اسے دیکھا۔۔اور پھر دیکھتی رہی۔۔وہ بھی اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔زی کی آنکھیں سب کچھ کہہ رہی تھیں۔۔وہ اسے دیکھتی رہی اور پھر اسکی آنکھوں میں نمی چمکی۔۔

اسے زبان سے کہنے کی ضرورت نہیں پڑھ رہی تھی۔

وہ گھبرا کر نظریں چرا گیا۔۔

جو تم چاہتی ہو ویسا پاسیبل نہیں۔۔

رومان نے کچھ دیر بعد کہا۔

کیوں۔۔۔؟؟زی نے مری مری آواز میں پوچھا۔

کیونکہ میں کسی اور چاہتا ہوں۔ بس اسی کو۔۔اسکے علاوہ میں کسی اور کا نہیں ہو سکتا۔۔اسکا لہجہ سرد مہری لیۓ ہوا تھا۔

میں نے بھی بس ایک ہی شخص کو چاہا ہے۔۔۔آج سے نہیں بلکہ بچپن سے۔۔۔مجھے بھی بس وہی چاہیۓ-- اسکے علاوہ کوئی نہیں۔۔

زی نے بھی اپنا فیصلہ سنایا۔

یہ بے وقوفی ہے زی۔۔

کچھ بھی سمجھ لو۔۔

ہم اچھے دوست ہیں۔۔۔انفیکٹ تم میری بیسٹ فرینڈ ہو۔۔

دوستی محبت میں کبھی بھی بدل سکتی ہے ریم۔۔مقابل بھی زی تھی۔

اور مجھے پورا یقین ہے ایک دن تم۔۔

اسٹاپ اٹ۔۔گاڑی چلاؤ-- جلدی گھر پہنچنا ہے۔۔رومان نے غصے سے اسکی بات کاٹی توزی نے خاموشی سے گاڑی آگے بڑھادی۔

ایک بات پوچھوں حرم۔۔۔عرش نے حرم کو کال کی تھی۔حرم بھی گھر پہنچ چکی تھی۔

ہاں پوچھو۔۔

زی نے صرف ریم کیلی ئے مزیب بدلا ہے۔۔ کیا یہ ٹھیک ہے۔۔؟؟ عرش الجھن کا شکار تھی۔

بے شک اسکے زہن میں ایسا ہی کچھ خیال ہو۔۔ لیکن اللہ پاک نے اسے اپنی محبوب کی امت میں داخل کر لیا ہے۔۔ اب وجہ کچھ بھی ہو اس سے فرق نہیں پڑتا۔۔ رومان کی محبت تو ایک ذریعہ ہے۔۔

اور اشفاق احمد کہتے ہیں کہ انسان کے ظاہر کا بھی اسکے باطن پر گہرا اثر ہوتا ہے۔۔

آج وہ ریم کیلی ئے مسلمان ہو چکی ہے۔۔ ایسا وہ سوچتی ہے۔۔ مگر حقیقت میں وہ ایش سے متاثر ہوئی ہے-- وہ ظاہری طور پر اللہ کو اپنا چکی ہے۔۔ اور ایک دن اسکا ظاہر اسکے باطن پر حاوی ہو جائے گا۔۔۔

جو خدا اسے ظاہری طور پر خود تک لا سکتا ہے۔۔وہ اسکے باطن کو بھی اپنا بنا لے گا۔۔

حرم نے عرش کی الجھن دور کی۔

وہ ہر چیز کو مثبت لیتی تھی۔۔اسکے مطابق جو کچھ ہوتا ہے وہ بہتر ہی ہوتا ہے اور اسکے پیچھے کوئی نا کوئی وجہ موجود ہوتی ہے۔۔

اگلے دن پروفیسر جوزف کے لیکچر میں میچ کو ڈسکس کیا جا رہا تھا۔۔

حرم۔۔مسٹر آغا بہت اچھے پلے ئی رہیں۔۔۔پروفیسر جوزف نے حرم سے کہا۔

تھینک یو پروفیسر۔۔ حرم مسکرا دی۔

پروفیسر کیا آج محبت پر بات کی جائے-- اچانک زی نے کہا۔

جی بالکل۔۔ کر لیتے ہیں۔۔ پروفیسر مسکرائے--

❤❤❤❤❤

سب سے پہلے آپ سے سٹارٹ کرتے مس زی۔۔ پروفیسر نے زی سے کہا۔

پروفیسر اب سے میرا نام منارہے۔۔ آئے ایم مسلم ناؤ۔۔ زی نے گویا دھماکہ کیا تھا۔

پروفیسر حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔ جبکہ سٹوڈنٹس میں چہ میگوئیاں شروع ہوگئی تھیں۔

واٹ اے سرپرائز۔۔۔ پروفیسر خوش ہوئے۔

یس پروفیسر۔۔ میری خوش نصیبی ہے۔

تو چلیں پھر سٹارٹ کرتے ہیں۔۔ پروفیسر دوبارہ پوائنٹ پر آئے۔

پروفیسر آج ریم بتائے گا محبت کے بارے میں۔۔ زی نے کہا۔

گڈآئیڈیا۔۔ چلو دیکھتے ہیں ریم کا محبت کے بارے میں نظریہ بدلہ یا نہیں۔۔ پروفیسر رومان کی طرف متوجہ ہوئے۔

پروفیسر میں۔۔؟؟ نہیں میں اس ٹاپک پر بات نہیں کرنا چاہتا۔۔اس نے معذرت کی۔

کیوں نہیں۔آج تمہیں کرنی ہوگی۔۔پروفیسر بضد ہوئے۔

اوکے۔۔وہ کھڑا ہوگیا۔

اس انسان کو سوچو جسے چاہتے ہو۔۔اسکا چہرہ ذہن میں لاؤ اور پھر بولو۔۔ کہہ دو سب جو محسوس ہوتا ہے۔۔ آج ہم ان احساسات پر بات کریں گے جو انسان محبت کے دوران محسوس کرتا ہے۔

پروفیسر کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

رومان نے کن انکھیوں سے حرم کی طرف دیکھا تھا جو محبت کے نام پر ہمیشہ سر جھکا جاتی تھی۔

اسکی نظریں حرم پر جمی تھیں۔۔اور زی کی اس پر۔۔ جبکہ حرم جانے کہاں پہنچی ہوئی تھی۔

محبت بیلا ہے پروفیسر۔۔

اس سے پہلے کہ رومان کچھ کہتا رون بول پڑا۔

بیلا سمیت باقی سمیت نے ایک جھٹکے سے اسے دیکھا جو ہنس رہا تھا۔۔

محنت چیونگم ہے پروفیسر۔۔وہ پھر ہنسا۔۔

وہ جو میں نے بیلا کے بالوں میں لگائی تھی۔

بیلا کو وہ منظر یاد آگیا اسکا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

محبت وہ سٹالر ہے جس سے میں نے بیلا کا منہ باندھا تھا۔

وہ کہہ رہا تھا جبکہ باقی سٹوڈنٹس ہنس رہے تھے اور بیلا اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی۔

محبت وہ وائلن ہے پروفیسر جو میں نے بیلا سے چھینا تھا۔۔

محبت وہ کھانا ہے پروفیسر جو میں نے بیلا کی سیلری سے کھایا تھا۔

بیلا غصے سے مٹھیاں بھینچ گئی تھی۔۔

حرم سمیت سب کو لگ رہا تھا جیسے رون کو دورہ پڑھ گیا ہے۔

محبت وہ سرخی ہے جو اس وقت بیلا کے چہرے پر پھیلی ہے۔۔

سب نے مڑ کر بیلا کو دیکھا جو واقعی غصے سے لال بھبوکہ ہو گئی تھی۔

محبت وہ غصہ ہے پروفیسر جو اس وقت بیلا ضبط کر رہی ہے۔۔ وہ خباثت سے ہنس رہا تھا البتہ اسکی آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی۔

اور محبت وہ گالیاں بھی ہے جن سے اب بیلا مجھے دل ہی دل میں نواز رہی ہے۔۔ رون نے کہتے ہوئے ایک جھٹکے سے اپنی آنکھوں کے آگے آئے بالوں کو پیچھے کیا۔

بیلا حیران رہ گ ئی--

وہ شیطان اسکی ہر اک بات ہر اک عادت سے واقف تھا۔

محبت وہ پرواہ ہے، وہ فکر ہے جس نے بیلا کو روک لیا تھا میرے لی ئے-- جب میں اس پتھریلے راستے سے نیچے گر گیا تھا--

میرے لی ئے محبت بیلا ہے پروفیسر ----

وؤوؤوؤو--- سٹوڈنٹس نے زبردست ہوٹنگ کی-- جبکہ اب بیلا ہونکوں کی طرح اسے دیکھ رہی تھی--

جو چیو نگم چبانے میں مصروف تھا۔۔ بیلا کے اس طرح دیکھنے پر اس نے ایک آنکھ دبا کر ایک شریر سی مسکراہٹ اسکی طرف اچھالی۔۔

بیلا نے سٹپٹا کر رخ موڑ لیا۔

منحوس کو میں ہی ملی تھی طنز کرنے کیلیۓ--

بیلا بڑبڑا رہی تھی۔۔

میں نے ایسی محبت آج تک نا دیکھی ہے اور نا سنی ہے۔۔ مسٹر رونل مارٹے۔۔

پروفیسر جوزف نے رون سے کہا۔

یہ رون دی ڈون کی ڈسکرپشن ہے پروفیسر۔۔آپ اسے کہاں دیکھیں گے۔ ۔ کہاں سنے گیں۔۔

کیا رون کے لمبے بال بھی محبت کے زمرے میں آتے ہیں یا نہیں؟ چینگ نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

رون نے گھور کر اسے دیکھا۔

نہیں البتہ واصے کا چشمہ ضرور آسکتا ہے۔۔

رون نے واصے کے چشمے پر چوٹ کی۔۔

واصے نے گھبرا کر اپنا چشمہ اتار لیا۔۔اسکی اس حرکت پر سب کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گ ئی۔

رون کا کوئی بھروسہ نہیں تھا وہ اسے لے جاتا۔

اچھا کیا تم نے واصے۔۔ویسے بھی جس چیز سے مجھے ایک بار محبت ہو جائے اسے میں اپنے پاس ہی رکھ لیتا ہوں۔۔ چاہے وہ آسانی سے مل جائے یا پھر مجھے چھیننی پڑے۔۔

رون کی نظریں بیلا پر جمی تھیں۔۔ جبکہ اسکا مخاطب واصے تھا۔۔

کچھ دیر کیلئے خاموشی چھا گئی۔۔

جیسے کے لٹل لیڈی کا جوتا۔۔

اسکی نظروں کا زاویہ فوراً پلٹ کر حرم پر آیا۔۔ ہونٹوں پر مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔

حرم کو ایک دم اپنے جوتے یاد آگئے تھے جو اسے فرہاد نے لا کر دیے تھے۔۔

کھمبا نا ہو تو۔۔ حرم نے زیر لب کہا۔

اب ریم کی باری۔۔

رون نے خود ہی اسکا نام لے دیا۔۔

سب کی نظریں ریم پر رکیں۔ جو کب سے ان سب کی باتیں سن رہا تھا۔۔ البتہ نیلی آنکھوں میں ایک الوہی سی چمک تھی۔

محبت۔۔۔

محبت ایک خوبصورت جذبہ ہے پروفیسر۔۔۔ جو میں نے ایک لڑکی سے سیکھا ہے۔۔

رومان نے کہنا شروع کیا۔

اسکی نظروں نے حرم کے گرد حصار باندھا۔۔

محبت نفرت بھی ہے پروفیسر۔۔جو انسان کو اپنے بس میں کر کے رکھتی ہے۔ کسی اور کا ہونے ہی نہیں دیتی۔۔

محبت بارش ہے پروفیسر۔۔جسے لوگ ناپسند کرنے کے باوجود بھی گھنٹوں بیٹھ کر دیکھتے ہیں۔۔

حرم اسکی بات سمجھ گ ئی تھی۔

محبت وہ اسنو ہے پروفیسر جس سے لوگ خوش ہو کر اسنو مین بناتے ہیں۔۔

محبت مسکراہٹ ہے پروفیسر ۔۔وہ مسکراہٹ جسے دیکھ کر کلیاں پریاں بن جائیں--

اسکی بات پر حرم نے چونک کر اسے دیکھا جو پہلے سے ہی اسے دیکھ رہا تھا۔

محبت سحر ہے پروفیسر ۔۔وہ سحر جس میں خود ساحر بھی گرفتار نظر آتا ہے۔۔

محبت طلسم ہے پروفیسر ۔۔ جسکی لپیٹ میں خود طلسم بکھیرنے والا نظر آتا ہے۔۔

محبت وہ نور ہے پروفیسر ۔۔۔جو محبت ذادی کے وجود سے پھوٹتا نظر آتا ہے۔۔

محبت وہ خوشبو ہے پروفیسر جسکا دیوانہ خود پھول نظر آتا ہے۔۔

وہ لمحے بھر کو رکا۔۔

اور محبت مذہب ہے پروفیسر۔۔

محبت خدا ہے پروفیسر۔۔ یہ سب میں نے ایک انسان کو دیکھ کر جانا۔۔

!!!!ہاں محبت خدا ہے۔۔

وہ خاموش ہو چکا تھا۔۔پورا کلاس روم تالیوں سے گونج اٹھا۔۔

ویل ڈن رومان شاہ۔۔پروفیسر جوزف مسکرائے--

اب حرم نور کی باری ہے۔۔

زی جو ٹرانس کی کیفیت میں اسے سن رہی تھی ایک دم کہا۔

حرم اپنا نام سن کر ایک دم اچھلی۔۔

سٹینڈاپ مس حرم نور۔۔

پروفیسر نے حرم سے کہا جو خفگی سے زی کو گھور رہی تھی ۔

سوری ۔۔۔زی وہیں سے اسے سوری کی۔

حرم کانپتی ٹانگوں کے ساتھ کھڑی ہو گ ئی--

جی اب آپ کچھ کہیں۔۔ لفظ محبت کے بارے میں۔۔ کہ آپ نے کیسا محسوس کیا جب آپکو محبت ہوئی--

پروفیسر نے حرم کو مخاطب کیا۔

حرم نے ایک نظر پروفیسر کو دیکھا اور پھر نظریں ونڈو سے باہر جما دیں۔۔

محبت۔۔

محبت درد ہے پروفیسر۔۔

ایسا درد جس سے ایک محبت کرنے والا کبھی چھٹکارا نہیں پا سکتا۔۔

حرم نے کھوئے سے لہجے میں کہا۔

محبت وہ اذیت ہے پروفیسر۔۔ جو رگ رگ میں اترتی ہے اور پورے وجود کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے حرم آنکھوں میں نمی چمکی۔۔

محبت زہر ہے پروفیسر۔۔وہ زہر جو روح تک کو پیرالائز کر دیتا ہے۔۔ انسان تڑپ تو سکتا ہے ہل نہیں سکتا۔۔ رو تو سکتا ہے کہہ نہیں سکتا۔۔

محبت وہ آنسو ہیں پروفیسر جو انسان کے اندر ہی جم جاتے ہیں۔۔اور انسان کو پتھر بنا دیتے ہیں۔۔

محبت تنہائی ہے پروفیسر۔۔ایسی تنہائی جسکا اگر کوئی شکار ہو جائے تو اسے انسانوں سے وحشت ہونے لگتی ہے۔۔

محبت خاموشی ہے پروفیسر۔۔۔ایسی خاموشی جسے اگر کوئی سن لے تو اسکی سماعت کچھ اور سننے کے قابل نہیں رہتی۔۔

سب نے محسوس کیا تھا کہ حرم کی آواز میں ایک لرزش تھی۔۔

پوری کلاس پر سناٹا چھا گیا تھا۔۔

محبت قیامت ہے پروفیسر۔۔وہ قیامت جو وقت سے پہلے آتی ہے۔۔جو انسانی وجود میں کچھ نہیں چھوڑتی۔۔

جو انسان کے وجود کی رگ رگ کو کاٹ دیتی ہے۔۔لہو بہتا رہتا ہے۔۔وجود سسکتا ہے۔۔۔انسان تڑپتا ہے لیکن وہ مرتا نہیں۔۔

محبت کے اس لہو کے چھینٹے ہواؤں بکھرتے ہیں۔ اور پھر آس پاس کے لوگوں کو بھی گھائل کر دیتے ہیں۔۔

اور پھر خاموشی چھا گئی۔۔

ایک گہری خاموشی۔۔۔

الفاظ جیسے دم توڑ گئے تھے۔۔

محبت کا اتنا خوفناک تجزیہ صرف وہی کر سکتا ہے جس نے خود ایسی محبت کی ہو۔۔

پروفیسر نے خاموشی کو توڑا۔

اس سے پہلے کوئی کچھ کہتا۔۔ لیکچر ختم ہونے کی رنگ ہوئی۔۔ اور حرم اپنا بیگ اٹھا کر باہر نکل گئی۔۔

سب نے اسے حیرت سے جاتے دیکھا تھا۔۔

حرم نے باہر نکل کر آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کیا اور پھر لائبریری کی طرف بڑھ گئی۔۔

رومان جو حرم کی باتیں غور سے سن رہا تھا اسکے کلاس سے جانے کے بعد چونکا اور پھر کلاس سے نکل کر اسکی طرف بڑھا۔

اس سے زیادہ تیز نہیں چلا جاتا تھا پھر بھی وہ حرم کے لائبریری پہنچنے سے پہلے اس تک پہنچنا چاہتا تھا۔

اسکے اور حرم کے درمیان کافی فاصلہ تھا جو اس نے مشکل سے بھاگ کر طے کیا تھا۔

سنو۔۔

رکو مس نور۔۔ وہ اسے پکارتا اسکی طرف بڑھ رہا تھا۔۔ سیڑھیاں چڑھتے اسکی سانس پھول گئی تھی--

رکو۔۔ پلیز۔۔ رومان نے پھر اسے پکارہ۔

حرم کو لگا جیسے اسے کسی نے پکارہ ہو۔۔

اس نے پلٹ کر دیکھا تو رومان کو اپنی طرف آتے ہوئے پایا۔

وہ اسکے پاس آکر رک گیا۔

دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر جھکا۔۔

اسکے پاؤں میں درد ہو رہا تھا۔

کتنی ہزار محبتیں کی ہیں تم نے۔۔؟؟اس نے سیدھے ہوتے ہوئے پوچھا۔

حرم نے الجھن سے اسکی طرف دیکھا۔

کتنی ہزار محبتیں کرنی چاہیۓ مجھے۔۔؟؟ الٹا سوال کیا گیا۔

تم سیدھے سوال کا الٹا جواب کیوں دیتی ہو۔۔؟؟اسے کوفت ہوئی۔

اور آپ سیدھے سے جواب کا الٹا سوال کیوں پوچھتے ہیں۔۔؟؟

افففف۔۔۔رومان نے اپنا سر پیٹ لیا۔۔

ابھی جو تم نے پروفیسر جوزف کی کلاس میں محبت کے بارے میں کہا وہ انسان اس وقت ہی کہہ سکتا ہے جب اس نے ہزاروں محبتیں کی ہوں۔۔

رومان نے کہا۔

کبھی کبھی ایک محبت ہزار محبتوں پر بھاری پڑ جاتی ہے۔۔ حرم نے مدھم لہجے میں جواب دیا۔

تم اتنا سب کیسے جانتی ہو۔۔؟؟ایک اور سوال آیا۔

وہاں سے گزرتی سونگ اور چینگ دونوں رک گ ئی تھیں۔۔

دونوں کی نظریں حرم اور رومان پر جمی تھیں۔

کبھی محبت کی ہے۔۔؟؟ حرم نے پھر سوال کیا۔

ہاں۔۔ نن۔۔۔ نہیں۔۔ وہ گڑ بڑا گیا۔۔

حرم کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی۔۔اور پھر وہ اسے عجیب نظروں سے دیکھتی لائبریری کی طرف بڑھ گئی۔۔

جبکہ رومان اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

اب یہ کیا کرے گا۔۔؟؟سونگ نے چینگ سے پوچھا۔

اب یہ انتظار کرے گا جب تک وہ لائبریری سے باہر نہیں آ جاتی۔۔ کیونکہ وہ خود تو اندر نہیں جا سکتا۔ چینگ نے جواب دیا۔

اور پھر وہ واقعی لائبریری کے باہر دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوگیا تھا۔ اب اسے انتظار کرنا تھا جب تک وہ باہر نا آ جاتی تب تک۔۔

حور عین اپنی کلاس کی طرف بڑھ رہی تھی جب وہ اچانک اسکے سامنے آیا۔۔وہ تو اسے دیکھ کر ڈر گئی تھی--

آپ۔۔؟؟حور عین کے منہ سے اتنا ہی نکلا تھا۔

حور عین مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔۔اسد نے کہا۔

مگر مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی-- وہ واپس پلٹی-

پلیز ایک بار میری بات سن لو۔۔ وہ اسکے پیچھے آیا

میں نے کہا مجھے کچھ نہیں سننا۔۔ حورعین نے سخت لہجے میں کہا۔

دیکھو وہ سب ایک غلط فہمی کی وجہ سے ہوا۔۔ مجھے شرجیل نے سب کچھ بتادیا ہے۔۔ تمہاری کوئی غلطی نہیں تھی۔

اسکی بات سن کر حورعین کی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔

کتنی منتیں کی تھی اس نے اس شخص کی۔۔ مگر اسد نے یقین نہیں کیا تھا۔

آپ یہاں سے جائیں۔۔ حورعین نے رکتے ہوئے کہا۔

پلیز میری بات سن لو۔۔اسد نے منت کی۔

میں نے کہانا جائیں یا شور مچاؤں۔۔ حورعین دھاڑی۔۔

اسد کچھ دیر اسے دیکھتا اور پھر پلٹ گیا۔

جبکہ وہ اپنے آنسو ضبط کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

آنی زی کو بلانے اسکے کمرے میں آئی تھی--- لیکن جو منظر انہوں نے کمرے میں دیکھا اسے دیکھ کر وہ دھک رہ گئی تھیں-تھیں۔

زی جائے نماز بچھائے اس پر کھڑی نماز پڑھ رہی تھی--

آنی اسے پھٹی پھٹی نگاہوں سے دیکھتی رہیں۔۔ انہیں لگ رہا تھا جیسے یہ انکا وہم ہے۔

کچھ دیر بعد زی نے سلام پھیرا تو زی کی نظریں دوازے پر بت بنی آنی پر پڑیں۔۔

آنی آپ۔۔اندر آئیں وہاں کیوں کھڑی ہیں-- زی نے پیار سے کہا۔

آنی ایک دم ہوش میں آئیں اور زی کی طرف بڑھیں۔۔ زی مزید رکعات پڑھنے کیلیئے کھڑی ہوئی۔ اس نے اب تک اچھے طریقے سے نماز پڑھنا سیکھ لی تھی۔

آنی نے اسکے پاس آکر ایک زوردار تھپڑ اسکے نازک گال پر رسید کیا۔

یہ سب کیا بکواس ہے۔۔۔آنی کے لہجے میں نفرت تھی۔

زی کو حیرانی ہوئی۔۔

آنی میں مسلمان ہو چکی ہوں۔زی نے آہستہ سے کہا۔

آنی کے دل میں ایک عجیب سا درد ہوا۔

زی تم۔۔۔ یہ سب۔۔

آنی سے تو کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔

حرم نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ اگر میں نے خدا کو پا لیا تو ریم مجھے مل جائے گا۔۔

زی کی بات سن کر آنی کا دماغ گھوما۔۔

اس لڑکی کی اتنی ہمت کہ وہ تمہیں سیدھے راستے سے بھٹکائے۔۔ آنی پھنکاری۔

میں اسے چھوڑوں گی نہیں۔۔آنی کا غصہ آسمانوں کو چھو رہا تھا۔

آنی اسکی غلطی نہیں ہے یہ میرا اپنا فیصلہ تھا۔۔زی نے کہا۔

تم اپنی بکواس بند رکھو۔۔اور اس مذہب کا بھوت اپنے سر سے اتارو۔ریم ویسے بھی تمہارا ہو جاتا۔۔
یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔

اس لڑکی کا مجھے کوئی بندوبست کرنا پڑے گا۔

آنی پھنکارتی کمرے سے باہر چلی گئیں۔ جبکہ زی دوبارہ نماز کی طرف متوجہ ہوگئی۔

دن تیزی سے گزرنے لگے۔۔ حرم نے لا کالج جانا بہت کم کر دیا تھا۔۔وہ بس اپنی شکل ہی دکھانے جاتی تھی البتہ پیلس وہ باقاعدگی سے جا رہی تھی۔اس دن وہ وہاں گئی تو مائیک بھی پیلس میں موجود تھا۔

جتنی تم چھٹیاں کرتی ہو نا میں حیران ہوں انکل نے تمہیں ابھی تک کالج سے کیوں نہیں نکالا۔۔

مائیک نے حرم سے کہا۔ وہ مسکرا دی۔

حرم کو نکال سکتے ہیں وہ ایش کو نہیں۔۔۔

کہہ تو تم ٹھیک ہی رہی ہو۔۔مائیک نے اسکی تائید کی۔

ویسے بھی میں چیک کر رہی ہوں کہ مسٹر ولیم کے دل میں ایش کیلیئے جگہ ہے بھی یا نہیں۔۔

پھر تم نے کیا محسوس کیا۔۔؟؟

اگر جگہ نا ہوتی تو اب تک وہ مجھے نکال چکے ہوتے۔۔

وہ ایش کو اپنی نظروں کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں۔انہیں پتا ہے میں اس وقت پیلس میں ہوتی ہوں۔۔وہ جان بوجھ کر پیلس آتے ہیں۔۔

کبھی مجھے ڈانٹ دیتے ہیں تو کبھی غصے سے گھور کر چلے جاتے ہیں۔لیکن یہ بات تو طے ہے وہ اپنی ایش کو دیکھنے آتے ہیں۔۔ حرم نے مسکرا کر بتایا۔۔

تیز ہوگئی ہو تم۔۔ پروفیسر ولیم کو ہی الو بنا رہی ہو۔۔

مائیک نے شرارت سے کہا۔

اَستَغفِرُاللہ میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔۔ حرم ایک دم اچھلی۔

جبکہ مائیک کا قہقہہ ابھرا۔۔

تبھی وہاں مسز ولیم آئیں--

اس مائیک کے بچے کو سمجھا لیں مام--- کسی دن میں نے اسکا سر پھاڑ دینا ہے--

حرم نے خفگی سے کہا۔اور اٹھ کر اندر کی طرف بڑھی۔

ویسے وہ تمہاری دوست تو منگنی کروا کر آگ ئی ہے-- تم تو کہتی تھی وہ مجھ سے--

مائیک نے جان بوجھ کر بات ادھوری چھوڑی-- وہ حرم کو چڑا رہا تھا اور وہ چڑ بھی گئی۔

حرم اسکی بات سن کر رکی اور پلٹ کر ہاتھ میں موجود پلیٹ جس میں رکھے پکوڑے وہ کھا رہی تھی، اسے دے ماری--

وہ جانتا تھا ایسا ہی کچھ ہو گا۔اس لیئے اس حملے کیلیئے تیار تھا۔

خبر دار جو میری دوست کے بارے ایک لفظ بھی کہا۔حرم نے اسے گھورا جبکہ مائیک وہ پلیٹ کیچ کر چکا تھا۔۔

مسز ولیم دونوں کی نوک جھونک سے کافی انجوائے کر رہی تھیں۔۔

اچھاااااا۔۔۔

مائیک نے اپنا قہقہہ ضبط کیا۔

اور اگر کہا تو۔۔

وہ باز نہیں آیا تھا۔

تو میں اسکو بتادوں گی۔۔اور وہ یہ سن کر کہ تم اسکے بارے میں کیسی سوچ رکھتے ہو۔۔ مر ہی جائے گی۔

حرم سنجیدہ لہجے میں کہتی اندر چلی گ ئی۔

جبکہ پیچھے مرنے کی بات پر مائیک کے چہرے کی مسکراہٹ سمٹی۔۔

حرم جانتی تھی کہ تیر نشانہ پر لگا ہے۔۔وہ خود مسکرادی۔

نومبر کا مہنہ شروع ہو چکا تھا۔۔ سردی نے ایک بار پھر روما کو اپنی لپیٹ میں لیا۔

اگلے مہینے انکے دوسرے سمیسٹر کے فائنل اگزامز تھے۔۔ اس لیئے سب ابھی سے تیاریوں میں مصروف ہوگئے تھے۔

حرم نے کچھ کتابیں اشو کروانی تھی سٹوڈنٹس کی لائبریری میں ایک لمبی لائن لگی ہوئی تھی۔۔

حرم رومان کی وجہ سے لیٹ ہوگئی تھی جو اسے روک کر ناجانے کیا کیا سوال کرتا رہا تھا۔

اب وہ شدید غصے میں تھی۔۔

کہ اچانک رون آیا اور لائن توڑ کر حرم کے آگے گھس کر کھڑا ہوگیا۔

حرم کا تو یہ دیکھ کر دماغ الٹ گیا۔

رون۔۔وہ دبی دبی سی آواز میں چلائی--

کیا ہے لٹل لیڈی۔۔وہ پیچھے مڑ کر خباثت سے مسکرایا۔۔

یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔ تمہیں کس نے حق دیا ہے کہ تم لائن توڑو۔

وہ غصے سے بول رہی تھی۔۔

رون نے اپنے لمبے بالو کو پونی میں قید کیا تھا البتہ ایک لٹ آنکھوں پر جھول رہی تھی جسے اس نے ایک ہاتھ سے اٹھا کر حرم کو جواب دیا۔

میں رون دی ڈون ہوں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔۔

دل جلا دینے والی مسکراہٹ لیے وہ اسے دیکھ رہا تھا۔

ارے کہاں کے ڈون۔۔ خسرے ہو تم۔۔۔جب دیکھو لڑکیوں میں گھس جاتے ہو۔۔

غصے میں جو حرم کے منہ میں آیا اس نے کہہ دیا۔

رون سے آگے کھڑی بیلا اور حرم کے پیچھے کھڑی عرش کا چھت پھاڑ قہقہہ گونجا۔۔

رون کو ایک بار پھر اسکی گلابی اردو کی سمجھ نہیں آئی تھی۔۔ اس نے ہنستی ہوئی بیلا کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا بیلا کی ہنسی کو فوراً بریک لگی۔

یہ خس۔۔۔رہ کیا ہوتا ہے۔۔؟ رون نے حرم سے پوچھا۔

مجھے نہیں پتا۔۔وہ کہہ کر وہاں سے ناک آؤٹ کر گئی تھی جبکہ عرش اپنی ہنسی کنٹرول کرنے میں مصروف تھی۔۔

اردو کی ڈکشنری میں ڈھونڈو رون۔۔

بیلا نے اسے آئڈیا دیا۔۔

لیکن شاید رون نہیں جانتا تھا کہ اسے یہ لفظ ڈکشنری میں بھی نہیں ملنے والا۔۔

یہ گلابی اردو کا لفظ تھا۔اردو کا نہیں۔۔

اگلے دن چھٹی کے بعد جب حرم لا کالج جانے کیلیۓ نکل رہی تھی اچانک اسے سٹوڈنٹس کی ہڑبڑاہٹ محسوس ہوئی۔۔ سارے سٹوڈنٹس ہاسٹل کی طرف بھاگ رہے تھے۔۔

کیا ہوا۔۔؟؟ تم لوگ ایسے کیوں بھاگ رہے ہو۔۔؟؟ حرم نے انگلش ڈیپارٹمنٹ کے ایک سٹوڈنٹ سے پوچھا۔۔

وہ رون نے بیلا کو پرپوز کیا ہے۔۔اس لڑکے نے دھماکہ کیا۔

بہت ہی انوکھے انداز میں ہم سب وہی دیکھنے جا رہے ہیں۔۔اس نے رک کر حرم کو بتایا اور پھر ہاسٹل کی طرف دھوڑ لگا دی۔

حرم کو حیرت ہوئی البتہ وہ خود بھی ہاسٹل کی طرف بڑھ گئی۔

وہاں جا کر حرم نے جو دیکھا وہ اسکے ہوش اڑا دینے کیلیۓ کافی تھا۔

رون نے بیلا کو بیلٹ سے باندھ کر ہاسٹل کی چھت سے نیچے لٹکایا ہوا تھا۔

اس نے بیلا کو پرپوز کیا تھا مگر اس نے فوراً انکار کر دیا تو اس نے یہ طریقہ اپنایا۔۔

اگر تم مجھے ہاں کہو گی تو ٹھیک ہے نہیں تو یہاں سے نیچے پھینک دونگا۔۔

رون نے مسکرا کر بیلا سے کہا جو الٹی لٹکی چینخ رہی تھی۔

یہ کونسا انداز ہے پرپوز کرنے کا۔۔ حرم کو حیرت ہوئی۔ البتہ اسے ڈر بھی لگ رہا تھا کہ اگر رون نے اسے نیچے پھینک دیا تو۔۔ وہ تو ہے بھی ایسا۔۔

یاد ہے بیلا نے تم نے کہا تھا کہ رون تم سے شادی کرنے سے بہتر ہے میں ہاسٹل کی بلڈنگ سے چھلانگ لگا دوں۔۔ رون نے اسکی نقل اتاری۔

اور میں نے کہا تھا کہ میں تمیں یہ آپشن بھی دونگا۔۔

اب تمہارے پاس دو آپشن ہیں۔۔ یہاں سے چھلانگ لگا کر جان دے دو۔۔ یا پھر میرا پرپوزل اسیپٹ کرو۔۔

وہ خباثت سے مسکرا رہا تھا۔

بیلا کو اپنی موت صاف دکھائی دے رہی تھی--

مجھے نا تم اس دن بہت اچھی لگی تھی جس دن تم ریس کے دوران صرف میرے لیئے رکی تھی۔ اور میرے ہوش میں آنے تک میرے پاس رہی تھی۔

رون اسے بتا رہا تھا۔

جبکہ بیلا اس منحوس دن کو کوس رہی تھی جب وہ سائیکل روک کر رون کو دیکھنے لگ گئی تھی۔

اسے اندازہ نہیں تھا کہ رون سیریس بھی ہو سکتا ہے۔

جلدی سوچو میرے پاس وقت نہیں ہے۔۔ ویسے بھی آج کل مائیکل نے نئی گرل فرینڈ بنائی ہے مجھے اسے بھی امپریس کرنے جانا ہے۔۔

وہ کتنے آرام سے کہہ رہا تھا۔۔ ایک طرف تو وہ اسے پرپوز کر رہا تھا اور دوسری طرف ایک نئی جی ایف بنانے جا رہا تھا۔۔

یعنی کہ حد ہے۔۔

بیلا کا جی چاہ رہا تھا کہ اسکے پاس کوئی بم ہو اور وہ رونل عرف رون کو اس سے اڑا دے۔۔

تین منٹ ہیں تمہارے پاس۔۔ نہیں تو۔۔روِن نے بات ادھوری چھوڑی۔

یہاں سے گرنے کا سوچ کر ہی بیلا کی روح فنا ہو رہی تھی۔

اسکے آگے کنواں اور پیچھے کھائی تھی۔۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔

میں وارڈن سے بات کرتی ہوں۔۔آخر وہ ہیں کہاں۔۔

حرم وارڈن کے آفس کی طرف بڑھی۔

وہاں جا کر حرم نے دیکھا کہ وارڈن کو اسکی کرسی کے ساتھ باندھا گیا تھا۔اور اسکے منہ میں ڈبے کے ٹشو پیپر ٹھونس کر اسے بند کیا تھا۔۔

حرم کا منہ اسے اس حالت میں دیکھ کر حیرت سے کھل گیا۔۔

وہ فوراً وارڈن کی طرف بڑھی اور اسے آزاد کروایا۔

یہ کام کون کر سکتا تھا۔۔ہاں بس وہ ایک ہی تھا۔۔

اور وہ تھا رونل عرف رون دی ڈون۔۔

ــ

تین۔۔دو۔۔ایک۔۔

رون بچے ہوئے سیکنڈ گن رہا تھا۔ اس سے پہلے وہ بیلا کو نیچے پھنکتا وہ فوراً بول پڑی۔

مجھے منظور ہے۔۔ تمہارا پرپوزل مجھے قبول ہے۔۔

بیلا کی آواز میں خوف واضح تھا۔

گڈ۔۔روان مسکرایا۔۔اوراس نے بیلا کو دھیان سے اوپر کھینچا۔۔اور بیلٹ اسکے گرد سے اتارہ۔

کافی سمجھدار ہو تم۔۔

وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔ اس وقت اسکے چہرے پر نرم اور شفاف مسکراہٹ پھیلی تھی۔

بیلا تو مسمرائز سی ہوگئی تھی۔ کاش وہ شخص شیطان کی جگہ انسان ہوتا تو پوری AUR کی لڑکیاں اس پر فدا ہوتیں۔۔

فدا تو اب بھی تھیں لیکن ڈرتی تھیں۔

بیلا کو وہ یوں مسکراتا ہوا ٹویلائٹ کی بیلا کا ایڈورڈ لگا۔

وہ بیلٹ ہاتھ میں لیے بیلا کی طرف بڑھا۔ وہ ڈر کر ایک قدم پیچھے ہوئی۔

رون نے اسے کھینچ کر قریب کیا اور وہ بیلٹ اسکے گرد دوبارہ باندھ دیا۔

یہ میری رنگ ہے۔۔ کبھی بھی نہیں اترنی چاہیے--

بیلا تو حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔ یہ کس ٹائپ کی رنگ تھی--

زبردستی کا پرپوزل اور زبردستی کی رنگ۔۔ وہ بڑبڑائی-

تب تک حرم وارڈن کو لے کر اوپر پہنچ چکی تھی۔۔

کچھ بھی سمجھو۔۔ مگر یہ اترنا نہیں چاہیئے--

وہ وارن کر رہا تھا۔

رون بے عجیب نظروں سے وارڈن کو دیکھا۔

وہ میں تو تمہیں Congrats کہنے آئی تھی-- وارڈن سٹپٹا گئی--

جبکہ حرم وارڈن کے رون سے یوں ڈر جانے پر حیران رہ گئی تھی۔

ہوں ں ں ں۔۔ تھینکس۔۔وہ مسکرایا۔۔

ہے لٹل لیڈی۔۔آج سے تم میری سالی صاحبہ ہو۔۔اس نے پہلی دفعہ فل اردو بولی تھی۔

وہ اب حرم کی طرف بڑھا۔جبکہ بیلا بیچاری ابھی تک کانپ رہی تھی۔

میں تمہاری کمپلین کرونگی۔۔ حرم نے غصے سے کہا

اچھا کس سے۔۔؟؟رون نے اسکے پاس آکر پوچھا۔

حرم کو کوئی بھی ایسا شخص یاد نا آیا جس سے رون ڈرتا ہو۔۔ اور وہ اسکی کمپلین کر سکے۔

اس لیئے وہ خاموش ہی رہی۔

میرے راستے میں اپنی ٹانگ مت اڑکانا نہیں تو۔۔

رون نے کہہ کر حرم کی ناک پکڑ کر زور سے کھینچی۔۔

وہ بلبلا اٹھی۔۔

رون کھمبے چھوڑو میری ناک۔۔

حرم چلائی۔

یادرکھنا۔۔بیلا کو الٹے سیدھے مشورے مت دینا نہیں تو یہ ناک کاٹ کر میں اپنے پاس رکھ لوں گا۔۔

وہ کہہ کر اسکی ناک چھوڑ چکا تھا جو سرخ ہو گئی تھی-

حرم کی آنکھوں میں نمی ابھری۔

کمینہ، منحوس۔۔ حرم نے اسے بیلا کی طرح گالیوں سے نوازہ۔۔

مگر وہ قہقہہ لگاتا سیڑھیاں پھلانگتا نیچے جا چکا تھا۔

یہ آپکی لاسٹ وارننگ ہے مس حرم نور۔۔اگر آپ نے نیکسٹ کالج سے آف کیا تو آپکو کالج سے نکال دیا جائے گا۔۔ مسٹر ولیم نے حرم سے کہا جو سر جھکائے سن رہی تھی۔

اوکے پروفیسر۔۔نیسٹ آپکو کوئی کمپلین نہیں ہوگی۔۔ حرم نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا۔

گڈ۔۔اب اپنی کلاس میں جاؤ۔۔

اوکے۔۔حرم سر جھکائے کلاس کی طرف بڑھ گئی۔

مسٹر ولیم اسے کلاس کی طرف جاتا دیکھ رہے تھے۔

جبکہ حرم ہنس رہی تھی۔

اس دن وہ کلاس کے بعد عرش کے ساتھ کیفے جا رہی تھی جب اسے واصے نے بتایا کہ پروفیسر جوزف نے اسے بلایا ہے۔

حرم کو حیرانی ہوئی لیکن وہ پروفیسر جوزف کے آفس کی طرف بڑھ گئی۔

جب وہ انکے آفس میں پہنچی تو سامنے بیٹھے وجود کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔

آنی اسے عجیب نظروں سے گھور رہی تھی۔

مس حرم نور۔۔ یہ آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں۔

پروفیسر نے آنی کی طرف اشارہ کیا۔

جی آنی۔۔ کیسی ہیں آپ۔۔؟؟ حرم نے آنی سے پوچھا۔

تمہارے یہاں آنے سے پہلے تک تو ٹھیک تھی۔ لیکن اب ٹھیک نہیں ہوں۔ آنی نے چبا چبا کر کہا۔

حرم کے چہرے پر الجھن ابھری۔

میری زی کا دماغ کیوں خراب کر رہی ہو۔۔؟؟ اس سے دور رہو۔ آنی پھنکاری۔

اووووہ۔۔ معاملہ اب حرم کی سمجھ میں آیا

وہ باشعور ہے آنی۔۔ میں اسکا دماغ کیسے خراب کرسکتی ہوں۔۔؟؟

میں تمہاری فالتو کی باتیں سننے نہیں آئی۔۔ یہ میری پہلی اور آخری وارننگ ہے۔۔ سمجھ آئی۔

نہیں تو۔۔

آنی نے بات ادھوری چھوڑی اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گ ئی۔

جانتی ہوں آپ میرے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی کریں گی جیسا زیبا بیگم کے ساتھ کیا تھا۔

حرم نے کہا اور آنی کرنٹ کھا کر پلٹی۔

کیوں ٹھیک کہا نا میں نے۔۔

حرم نے مسکرا کر پوچھا۔

کک۔۔ کون ہو تم۔۔؟؟ آنی شاکڈ رہ گ ئی تھیں--

عالم شاہ پر بھی آپکا اختیار تھا اور رومان شاہ پر بھی آپکا اختیار ہے۔۔ وہ وہی کرتے ہیں جو آپ چاہتی ہیں۔ پھر ڈر کس بات کا ہے۔۔؟؟

حرم نے پوچھا۔

زیبا۔۔۔ آنی نے زیر لب دہرایا تھا۔

کون ہو تم۔۔؟؟آنی نے ایک بار پھر پوچھا۔۔

لیکن حرم کوئی جواب دیے بنا باہر نکل گئی۔

جبکہ آنی پھٹی پھٹی نگاہوں سے پروفیسر جوزف کو دیکھ رہی تھیں۔۔

وہ جب گھر پہنچی تو کافی اداس تھی۔آنی کی باتوں نے اسکا موڈ آف کر دیا تھا۔

وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔ وہ اپنی سوچوں میں اتنا گم تھی کہ اس نے گھر میں پھیلا غیر معمولی اندھیرا محسوس ہی نہیں کیا۔

اچانک اسکی صوفے کے ساتھ ٹھوکر لگی تو حرم کو احساس ہوا۔

اتنا اندھیرا کیوں ہے۔۔؟؟

آپا۔۔ حرم نے پکارہ۔۔اسے اندھیرے سے ڈر لگتا تھا۔

آپا کا کوئی جواب نہیں آیا۔۔

شانو۔۔وہ پکار رہی تھی۔۔ لیکن اسے جواب دینے والا کوئی نا تھا۔

اچانک حرم کو لگا کہ اسکے پیچھے سے کوئی گزرا ہے۔۔ وہ ایک دم اچھلی۔۔ اسکا نازک سا دل دھک دھک کر رہا تھا۔

کون ہے۔۔؟؟

حرم نے کانپتی آواز سے پوچھا مگر کوئی جواب نا آیا۔

وہ اندازہ لگا جر سوئچ بورڈ کی طرف بڑھی اور لائٹ آن کی۔ مگر لائٹ نہیں جلی۔

حرم کا خوف کے مارے گلا خشک ہو گیا تھا۔

ایک دو دن میں یونیورسٹی میس فیشن شو ہو گا۔۔

رومان نے آنی کو بتایا۔

مشہور پاکستانی فیشن ڈیزائنر اور ماڈل شینا ملک کا شو ہے۔۔ ہماری کمپنی اسے آرگنائز کر رہی ہے۔

یونیورسٹی میں فیشن شو۔۔؟زی حیران ہوئی--

ہاں بس یونیورسٹی کاہال چاہیۓ ہوگا۔۔ سٹوڈنٹس ہیں نا وہاں پر تو ایک طرح سے کلچر فیسٹیول کا نام دیا جاۓ گا اس شوکو۔۔

رومان نے تفصیل بتائی۔

شینا ملک۔۔زی نے زیر لب دہرایا۔

مجھے حرم کو بتانا چاہۓ--

زی نے سوچا اور حرم کو میسج کر دیا۔

❤❤❤❤❤

کون ہے یہاں..؟؟ حرم نے خشک ہوچکے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے پوچھا۔

کوئی جواب نہیں آیا..

پھر اچانک ٹک کی آواز سے ایک سپاٹ لائٹ آن ہوئی..

Happy birthday to you..

Happy birthday to you..

فرہاد سیڑھیوں سے نیچے اترتا گنگنا رہا تھا اور سپاٹ لائٹ نے اس پر روشنی کی ہوئی تھی..

باقی گھر ابھی تک اندھیرے میں ڈوبا تھا۔

حرم نے حیرت سے اسے دیکھا۔

جو چلتے ہوئے اسکے قریب آرہا تھا۔

Happy birthday dear Haram..

وہ پاس سرگوشی کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

اس دن 18 نومبر تھا۔۔ حرم کا برتھ ڈے تھا وہ خود بھول گ ئی تھی۔

پاکستان میں اسکی دوستیں اسے وش کرتی تھیں۔۔ لیکن جب سے وہ روما میں آئی تھی اس نے نمبر بدل لیا تھا۔۔

اور دوبارہ کسی سے رابطہ نہیں کیا۔

اچانک پورے گھر کی لائٹس آن ہوئیں اور پورا گھر روشنی میں نہا گیا۔

لاؤنج کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ سفید اور سرخ پھول ہر جگہ بکھرے نظر آ رہے تھے۔

حرم حیران سی پورے گھر کو دیکھ رہی تھی۔

اور اسنو اسپرے کچھ پرانا سا ہو گیا ہے میں نے سوچا کیوں نا وائٹ ballons برتھ ڈے پر فلاورز سے ڈیکوریشن کروں۔۔

وہ دھیمے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

ہادی یہ سب آپ نے۔۔؟ مجھے یقین نہیں ہو رہا۔۔اور آپکو میرا برتھ ڈے یاد تھا۔۔ واؤ۔۔ تھینک یو سو مچ۔۔

حرم اس ارینجمنٹ کو دیکھ کر واقعی بہت خوش ہو گئی تھی۔

فرہاد اسکے چہرے پر یہی خوشی اور مسکراہٹ دیکھنا چاہتا تھا۔

تمہیں پسند آیا۔۔؟؟

بہت۔۔۔ حرم نے خوشی سے کہا۔

اوکے اب اپنے کمرے میں جاؤ۔۔ تمہارے لیئے ایک اور سرپرائز ہے۔فرہاد نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

سچ۔۔۔؟؟

جی بالکل سچ۔۔ جاؤ۔ اورجلدی نیچے آنا۔ میرا تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔

اوکے میں ابھی آئی۔۔ حرم نے چہک کر کہا اور اپنے کمرے کی طرف بھاگی۔۔

جب وہ کمرے میں پہنچی تو اسکے بیڈ پر ڈھیر سارے گفٹ پیک رکھے تھے۔۔

حرم کو انہیں دیکھ کر بہت حیرت ہوئی۔۔ لیکن ان سب گفٹس کو کھول کر دیکھنا کا اسکے پاس وقت نہیں تھا۔

بیڈ پر سب سے خوبصورت چیز وہ بلیک اور وائٹ کلر کی میکسی تھی۔۔ جس نے حرم کی توجہ فوراً اپنی طرف مبزول کرائی۔

وأوٴوٴو أٹس سو بیوٹی فل۔۔ حرم نے اسے اٹھایا۔۔

جلدی سے اسے پہن کر اور تیار ہو کر نیچے آجاؤ۔۔ میں انتظار کر رہا ہوں۔۔

میکسی کے پاس ہی ایک چھوٹے سے کارڈ پر لکھا ہوا تھا۔

حرم ششدرہ نگاہوں سے اس خوبصورت ڈریس کو دیکھ رہی تھی۔۔اسے لگا کہ اگر اس نے یہ پہن لیا تو شاید وہ ڈریس میلا ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ تھا ہی اتنا قیمتی اور خوبصورت۔۔

حرم کتنی ہی دیر اس ڈریس کو دیکھتی رہی اور پھر چونکی۔۔

فرہاد نے اسے نیچے بلایا تھا۔

پھر وہ مسکرائی اور ڈریس کو لے کر تیار ہونے چلی گئی۔

____

حرم کے کمرے میں جانے کے بعد فرہاد نے ساری کینڈلز جلائیں۔۔ خوبصورتی سے سجایا گیا ایک ٹیبل۔۔ جس پر خوبصورت سے برتھ ڈے کیک رکھا تھا۔

اس نے ہر چیز اپنی طرف سے پرفیکٹ رکھی تھی۔

اور پھر پندرہ منٹ کے اندر وہ خود بھی چینج کر کے واپس لاؤنج میں آگیا تھا۔

وہ بے صبری سے حرم کا انتظار کر رہا تھا۔۔وہ فرسٹ ٹائم ایسی ڈریسنگ کرنے والی تھی--

جانے وہ کیسی لگتی۔۔

وہ ان ہی سوچوں میں گم تھا جب اسکے موبائل پر بیل ہوئی--

نمبر پاکستان سے تھا۔فرہاد کا اس وقت کسی کی فون کال اٹینڈ کرنے کا زرا بھی موڈ نہیں تھا۔

اس لیۓ اس نے موبائل سائلنٹ موڈ پر کرنے کے بعد کیمرہ آن کیا اور ویڈیو بنانے کیلیۓ اس ایک طرف رکھ دیا۔

ہمم۔۔ یہاں سے پرفیکٹ ویڈیو بنے گی۔۔وہ مسکرایا۔۔

اور پھر اس نے لاؤنج کی زیادہ روشن لائٹس آف کر دیں۔۔

اب بس کینڈل لائٹس کی روشنی لاؤنج میں پھیلی تھی۔۔ اور ایک لیمپ کی۔۔

سپاٹ لائٹ کو اس نے سیڑیھوں کی طرف سیٹ کیا ہوا تھا۔

اب اس نے ایک طائرانہ نظر پورے لاؤنج پر ڈالی جو کسی خواب کا منظر پیش کر رہا تھا۔

آئی ہوپ حرم تمہیں یہ سب بہت پسند آئے گا۔

وہ خود سے کہہ رہا تھا۔۔ اسکی پشت سیڑھیوں کی طرف تھی۔

تبھی اسے ایک عجیب سا احساس ہوا تھا۔۔ حرم کی موجودگی کا احساس۔۔

فرہاد کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔۔ اسے لگ رہا تھا کہ اگر وہ پلٹا تو پھر پلک جھپکنا بھول جائے گا۔

لیکن اسے پلٹنا تھا۔۔اسے حرم کو دیکھنا تھا۔۔۔اور وہ دھیرے دھیرے مڑا۔۔

سامنے سپاٹ لائٹ کی درمیان وہ نیچے اتر رہی تھی۔

ساری تیاری ہو چکی ہے۔۔؟؟وہ تیز تیز چل رہا تھا

یس سر۔۔ ساری تیاری مکمل ہوچکی ہے۔۔ مینجر نے جواب دیا۔ جو اس سے ایک قدم پیچھے چل رہا تھا۔

شینا ملک کی پوری ٹیم کیلۓ روم بک ہوگۓ ہیں۔۔؟؟ رومان نے ایک اور سوال کیا۔

جی سر۔۔ میں خود ریسٹورینٹ گیا تھا۔

Everything is perfect..

گڈ۔۔ کسی چیز کی کمی نہیں ہونی چاہیۓ۔۔

ڈونٹ وری سر۔۔ نہیں ہو گی۔۔

مینجر نے اعتماد سے کہا۔

اور پھر رومان اپنا موبائل نکال کر شینا ملک کا نمبر ملاتا اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا۔

وہ دھیمے دھیمے قدم اٹھاتی سیڑھیوں سے اتر رہی تھی۔۔ بلیک اور وائٹ نیٹ کی میکسی سیڑھیوں پر اسکے پیچھے پیچھے اتر رہی تھی۔

لمبے بالوں کا خوبصورتی سے جوڑا بنایا گیا تھا۔۔

ہلکے میک اپ کے ساتھ بلاشبہ وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔

فرہاد کو یقین نہیں آرہا تھا کہ اسکے سامنے وہی حرم کھڑی ہے جسے وہ روز دیکھتا ہے۔

فرہاد کو اس پر کسی خواب کا گمان ہوا۔ وہ اسکی طرف بڑھا۔۔ حرم آخری سیڑھی پر کھڑی تھی۔

وہ اسکے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔

دونوں کے پاس کہنے کیلیئے الفاظ نہیں تھے۔

خاموشی سائیں سائیں کر رہی تھی۔۔ حرم کی نگاہیں زمین پر جمی تھیں۔۔ جبکہ فرہاد کی اس پر۔۔

اور پھر جب الفاظ دم توڑ جائیں تو خاموشی بولنے لگتی ہے۔۔

وہ اسے اپنی نگاہوں میں قید کر رہا تھا۔

تم بہت حسین لگ رہی ہو۔۔ بالکل کسی خواب کی طرح۔۔ فرہاد نے کہتے ہوئے اسکی طرف اپن ہاتھ بڑھایا۔۔

جسے حرم نے کچھ پل کے بعد تھام لیا۔

وہ اسے لیئے ٹیبل تک آیا تھا۔۔ اسکی میکسی زمین پر پھسل رہی تھی۔

سمجھ نہیں آرہا حرم نور کو وش کروں۔۔ یا پرنسز ایش ولیم کو۔۔؟؟

جسے آپ کا دل چاہے۔۔ اسے وش کردیں۔۔

حرم نے مسکرا کر جواب دیا۔

تم میری حرم ہو۔۔ لیکن اس وقت پرنسز ایش ولیم لگ رہی ہو۔۔

وہ مسکرایا۔۔

آپ اپنی حرم کو وش کریں۔۔

ہمم۔۔ ٹھیک کہا تم نے۔۔وہ پھر مسکرایا۔۔

افففف۔۔ حرم نے رخ پھیر لیا۔

کوئی اس شخص کو بتائے اتنا پیارا مت ہنسا کرے۔۔ میری جان جاتی ہے۔۔

حرم نے دل ہی دل میں کہا۔

کیک کیسا ہے۔۔۔؟؟وہ پوچھ رہا تھا۔۔ہونٹوں پر بکھری مسکراہٹ بتا رہی تھی کہ وہ حرم کی سوچ پڑھ چکا ہے۔

بہت اچھا ہے۔۔انفیکٹ ہر چیز پرفیکٹ ہے۔۔

اس دن کو اتنا اسپیشل میرے لیۓ کبھی کسی نے نہیں بنایا۔۔ حرم کی آنکھوں میں نمی چمکی۔۔

اونہوں ں ں۔۔۔خوبصورت آنکھوں پر ظلم مت کرنا۔۔وہ اسکے قریب آیا

تم میرے لیۓ بہت خاص ہو حرم۔۔ سب سے ضروری۔۔ سب سے اہم۔۔

فرہاد نے سرگوشی کی۔

اور میں تمہارا ہر دن اسی طرح خاص بنانا چاہتا ہوں۔۔

جانے میں نے کونسی نیکی کی ہے جو مجھے آپ ملے ہیں ہادی۔۔

حرم اپنی خوشی کے آنسو ضبط نہیں کر پا رہی تھی۔

اووہو۔۔ کہا نا رونا نہیں۔۔ ویسے تو تم بہت اچھی لگ رہی ہو۔۔ لیکن ایک چیز کی کمی ہے۔۔

حرم نے چونک کر اسے دیکھا۔۔

کس چیز کی۔۔؟؟ دیکھا میں نے پہلے ہی سوچ لیا تھا کہ یہ ڈریس مجھ پر سوٹ نہیں کرے گا۔۔
عجیب لگے گا۔۔ وہ بولے جا رہی تھی۔

میں چینج کر کے آتی ہوں۔۔آپ ویٹ کریں۔۔وہ اسکی بات سنے بناواپس مڑی۔۔

فرہاد نے اسکا ہاتھ پکڑا۔۔

تم پاگل ہو حرم۔۔وہ اسکے سامنے آیا۔

ہاں نا۔۔آپ بھی نا مجھ سے پوچھ لیتے کہ مجھ پر کیسا ڈریس سوٹ کرے گا کیسا نہیں۔وہ پھر شروع ہو چکی تھی۔۔

ششششش۔۔چپ۔۔بالکل چپ۔۔فرہاد نے اسکے لبوں پر اپنی انگلی رکھی۔

اور پھر ہاتھ بڑھا کر اسکے فولڈ کی ئے گئے بالوں کو کھول دیا۔۔

خوبصورت بال کمر پر بکھر گ ئے۔۔ بس اسی چیز کی کمی تھی۔۔

وہ مسکرایا۔

اوووااچھا۔۔۔لو میں نے سمجھا پتا نہیں میں بل بتوری لگ رہی ہوں۔

میرا موبائل کدھر ہے۔۔میں زرا دیکھ لوں۔۔کھلے بالوں میں، میں کوئی Witch (جادو گرنی) تو نہیں لگ رہی۔۔

وہ ایک بار پھر شروع ہو گ ئی تھی۔۔

فرہاد نے اپنا سر پیٹ لیا جبکہ وہ اپنا موبائل ڈھونڈ رہی تھی۔

حرم۔۔تم کسی جادو گرنی سے کم نہیں ہو۔۔

وہ صوفے پر بیٹھ چکا تھا۔۔ جانتا تھا حرم اپنی مرضی کرے گی۔۔

ہاہہہہ۔۔۔آپ نے مجھے وچ کہا۔۔ حرم کو گہرا صدمہ لگا۔

ہادی۔۔آپ نے مجھے وچ کہا۔۔ حرم نے دوبارہ کہا۔

افففف توبہ۔۔وہ اٹھ کر اسکے پاس آیا۔

کیا لاہور کی ساری لڑکیاں تم جیسی ہیں۔۔؟؟وہ سنجیدہ سا پوچھ رہا تھا۔

کیا مطلب۔۔؟؟حرم نے تیوری چڑھائی۔

مطلب کیالاہور سبھی لڑکیوں کے سکر وڈھیلے ہوتے ہیں۔۔فرہاد نے اسکی کنپٹی پر انگلی رکھ کر پوچھا۔

حرم کواسکی بات تھوڑالیٹ سمجھ آئی تھی--

اب ایسی بھی بات نہیں ہے۔۔میر اسکر وڈھیلا نہیں ہے۔۔جائیں اب میں آپ سے بات نہیں کرتی--

وہ خفاہو چکی تھی۔

یار بعد میں ناراض ہو جانا۔۔ابھی تو کیک پگھل رہاہے۔۔اس پر اپنی نظریں کرم کر دو۔۔

فرہاد نے بے بسی سے کہا۔

ہاں ٹھیک ہے۔۔وہ اسی لہجے میں کہتی کیک کی طرف بڑھی۔۔جبکہ فرہاد اسکی حرکت پر مسکرا دیا۔

ایک وعدہ کرو گی مجھ سے۔۔۔؟؟وہ حرم کا ہاتھ تھامے پوچھ رہا تھا۔۔

جی۔۔بولیں۔۔

ہمیشہ میرے ساتھ رہو گی۔۔کچھ بھی ہو جائے۔ مجھے کبھی چھوڑ کر مت جانا حرم۔۔

وہ کتنے مان سے کہہ رہا تھا۔

حرم کی نظریں جھک گئیں۔۔

بولو۔۔ چھوڑ کر تو نہیں جاؤ گی نا مجھے۔۔؟

جو بات حرم پوچھنا چاہتی تھی، جو وعدہ وہ فرہاد سے لینا چاہتی تھی۔۔ وہ خود ہی اس سے پوچھ رہا تھا۔

نہیں جاتی۔۔۔ حرم نے مسکرا کر جواب دیا۔

وہ جس انسان کو اللہ نے اسکے لئے، صرف اور صرف اسکے لیئے بنایا تھا۔۔ وہ جو اسکے چہرے پر مسکراہٹ دیکھنے کیلیئے کچھ بھی کر لیتا تھا۔ وہ اسے چھوڑ کر کیسے جا سکتی تھی۔۔

مگر ضروری تو نہیں۔۔ جو ہم سوچیں، جو ہم چاہیں وہی ہو۔۔

کبھی کبھی تقدیر بڑی بے رحم ہو جاتی ہے۔

اگلے دن وہ یونیورسٹی گ ئی تو وہاں کا ماحول ہی بدلا ہوا تھا۔ہر طرف چہل پہل نظر آرہی تھی۔۔

کچھ ن ئے لوئے بھی وہاں موجود تھے۔۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔؟ حرم نے عرش سے پوچھا۔

فیشن شو ہے۔۔ جسے کلچر فیسٹیول کا نام دیا گیا ہے۔۔ حرم نے بتایا۔

پاکستان کی مشہور ماڈل اور فیشن ڈیزائنر شینا ملک آئی ہوئی ہیں۔۔

ہاں یہ نام میں نے بھی سنا ہوا ہے۔۔ کیا وہ اس وقت یونیورسٹی میں موجود ہے۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔

نہیں۔۔ شام کو آئے گی۔۔ ابھی تو رومان کی کمپنی کے لوگ ہیں۔۔ اور شینا ملک کا اسسٹنٹ۔۔

عرش نے بتایا۔

اچھا۔۔ سہی چلو چل کر دیکھتے ہیں۔۔ وہ دونوں آڈیٹوریم کی طرف بڑھ گئیں۔۔ جس کو شو کیلیئے ڈیکوریٹ کیا جا رہا تھا۔

آج لیکچر نہیں ہونگے۔۔ یہ سب کچھ ہوگا۔۔ عرش نے وہاں پہنچ کر کہا۔

ویسے میں نے شینا ملک کو نہیں دیکھا۔۔ حرم نے کہا۔

سنا ہے بہت خوبصورت ہے۔۔اسکی ہر چیز پرفیکٹ ہے۔۔ عرش نے بتایا۔۔

ظاہر سی بات ہے ماڈل ہے، خوبصورت تو ہو گی نا۔۔

اب وہ خود ماڈلنگ نہیں کرتی۔۔ بلکہ اس نے ماڈلز کو رکھا ہوا ہے۔۔جو اسکے کپڑے پہن کر ریمپ واک کرتی ہیں۔۔

چلو جب آئے گی ہم بھی دیکھ لیں گے۔۔

ویسے شو کب ہے۔۔؟؟

زی بتا رہی تھی کہ کل شام تھا۔۔ لیکن پھر شینا ملک کا ارادہ بدل گیا اور یہ شو آج شام کو ہی ہو گا۔۔
تبھی تو اتنے مصروف نظر آ رہے ہیں۔۔

عرش نے جواب دیا۔

وہ لوگ اب فری ہی تھے۔۔ حرم اسے لے کر گارڈن کی طرف بڑھ گ ئی۔۔جہاں وہ اسے اپنی اور فرہاد کی رات والی تصویریں دکھانے والی تھی۔

چھٹی سے پہلے حرم ایک بار پھر آڈیٹوریم کی طرف آئی تھی جہاں کافی ماڈلز ریمپ واک کیلئے پریکٹس کر رہی تھیں۔وہ سبھی ایک دوسرے سے بڑھ کر حسین تھیں۔

تبھی اسے ایک طرف سے رومان کے ساتھ ایک خوبصورت، ماڈرن اور سٹائلش سی لڑکی چلی آرہی تھی۔

وہ رومان سے ہنس ہنس کر باتیں کررہی تھی۔۔ گھٹنوں سے پھٹی جینز پر سلیو لیس بازو پہنے وہ ایک فیشن ڈیزائنر کے عہدے پر پورا اتر رہی تھی۔

یہی تو ہے شینا ملک۔۔

عرش نے اسکے قریب آکر سرگوشی کی۔

مجھے تو لگا کوئی تیس چالیس سال کی عورت ہوگی۔ حرم کو حیرت ہوئی۔

کا politician ہاں بہت جلد اس نے شہرت کی بلندیوں کو چھوا ہے۔۔پاکستان کے مشہور ہاتھ اسکے پیچھے۔۔

عرش کو اسکے متعلق پوری تفصیل پتا تھی۔

شام کو دیکھنا کیا غضب کرتی ہے یہ۔۔

واقعی وہاں موجود ہر شخص کی زبان پر شینا ملک کا نام تھا۔

اوکے یار شام میں دیکھتے ہیں ابھی میں لا کالج جا رہی ہوں۔۔اگر آج نا گ ئی تو پروفیسر ولیم مجھے کالج سے نکال دیں گے۔

وہ آڈیٹوریم سے باہر نکل رہی تھیں جب رومان کی نظر حرم پر پڑی۔

اسکی آنکھوں میں چمک ابھری۔وہ کافی مصروف ہو گیا تھا لیکن اسکی نظریں پھر بھی حرم کو تلاش کرتی تھیں۔۔

مس نور۔۔وہ اسکی طرف بڑھا۔

جی۔۔

کہاں جارہی ہو۔۔؟؟وہ پوچھ رہا تھا۔

کالج۔۔

حرم نے ایک لفظی جواب دیا۔

ہماری ہیلپ ہی کروادو۔۔ویسے بھی تمہاری فرینڈ اکیلے اتنا کام سنبھال رہی ہے۔۔ رومان نے زی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو واقعی صبح سے گھن چکر بنی ہوئی تھی۔

کیا میری ضرورت ہے۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔

جی آپکی ہی تو ضرورت ہے۔۔رومان نے مسکرا کر کہا۔

جی۔؟؟ حرم الجھی۔

مم۔۔میرا مطلب۔۔جی ضرورت ہے۔زی کو آپکی ضرورت ہے۔وہ گڑ بڑا گیا تھا۔

اوکے۔۔ حرم کچھ سوچ کر زی کی طرف بڑھی۔۔ عرش بھی اسکے ساتھ ہی چلی گئی۔

جبکہ رومان سر جھٹک کر شینا ملک کی طرف بڑھا۔ وہ بس حرم کو وہاں دیکھنا چاہتا تھا۔۔اور اس نے اسے وہاں روک بھی لیا تھا۔

رون اچھلتا اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھ رہا تھا جب وہ سامنے سے آتی شینا ملک کی ایک ماڈل سے ٹکرا گیا تھا۔

اندھے ہو کیا۔۔؟؟

وہ غرائی۔۔

رون نے بھنویں اچکا کر اسے دیکھا۔۔جو نازک بننے کا ڈرامہ کر رہی تھی۔

تمہارے پاس ہیں نا آنکھیں۔۔تم دیکھ کر چلو۔۔

وہ رون تھا۔۔اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ سامنے شینا ملک کی ماڈل ہے یا کوئی اور۔وہ کسی سے متاثر ہونے والوں میں سے نہیں تھا۔

تمیز نہیں ہے تمہیں بات کرنے کی۔۔

وہ نتھنے پھلا کر بولی تھی۔

اب کی بار رون نے اپنی آنکھوں پر جھولتے بالوں کی لٹ کو پیچھے کر کے اسے دیکھا۔غور سے دیکھا۔۔

اور پھر گھور کر آگے بڑھ گیا۔

بدتمیز ناہوتو۔۔وہ لڑکی بڑبڑاتی آگے بڑھ گ ئی تھی۔۔ مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اپنی بدنصیبی کو دعوت دے چکی ہے۔۔

یونیورسٹی کا آڈیٹوریم کسی ایوارڈ شو کا منظر پیش کر رہا تھا۔

ماڈلز تیار ہو رہی تھیں۔ہر طرف گہما گہمی تھی۔

ہادی آپ آرہے ہیں نا۔۔؟؟ حرم نے فرہاد کو کال کی۔

میرا آنا ضروری ہے کیا۔۔؟؟وہ مسکراہٹ چھپائے پوچھ رہا تھا۔

حرم خاموش ہوگ ئی۔

بتاؤ نا۔۔ وہ پوچھ رہا تھا۔

جی میرے لی ئے آپکی موجودگی بہت ضروری ہے۔۔

حرم نے بلآخر کہہ ہی دیا۔

اسے اپنا سب کچھ وہی شخص لگتا تھا۔روما میں اسکا سب کچھ وہی تھا نا۔

فرہاد اسکی بات سن کر سرشار ہو گیا تھا۔۔

میں آجاؤں گا۔ ڈونٹ وری۔۔ فرہاد نے مسکرا کر جواب دیا۔

جی پلیز۔۔جلدی آجائیے گا۔۔ شو شروع ہونے سے پہلے۔۔ حرم نے تاکید کی۔

اوکے بابا۔۔آرہاہوں۔۔وہ مسرا کر فون بند کر چکا تھا۔

جبکہ حرم زی کی طرف بڑھ گئی جو اسے بلا رہی تھی۔

چلو جلدی۔۔زی نے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

کہاں جارہے ہیں ہم۔۔۔؟؟ حرم حیران ہوئی۔

بتاتی ہوں۔۔۔زی نے جواب دیا۔اور پھر اسے لے گیٹ کی طرف بڑھی۔

شام کا اندھیرا پھیل چکا تھا اور اسکے ساتھ ہی سردی کی شدت میں اضافہ ہوا۔

میں ہاسٹل جا رہے ہیں چینج کرنے۔۔

لیکن میرے کپڑے تو گھر ہیں۔۔ حرم نے تشویش سے کہا۔

ڈونٹ وری۔۔میں نے ہم دونوں کیلیۓ ایک جیسے ڈریسز منگوائے ہیں۔۔ ہم وہی پہنے گے۔۔ زی نے مسکرا کر جواب دیا اور حرم اپنی شال کو لپیٹتی اسکے پیچھے چل رہی تھی۔

\-

بلیک جینز پر گھٹنوں تک آتی ریڈ گول شرٹ پہنے اور سر پر بلیک سٹالر سے حجاب کی ئے جس پر ستارے چمک رہے تھے وہ دونوں بہت اچھی لگ رہی تھیں۔ جبکہ عرش کا ڈریس بھی ویسا ہی تھا البتہ اسکا اسکی ریڈ کی جگہ پرپل شرٹ تھی۔

وہ تینوں جس وقت یونیورسٹی پہنچی تو تقریباً شو شروع ہونے والا تھا۔

بیلا، چینگ، سونگ، میشا اور شالے انکا ہی انتظار کر رہی تھیں۔۔

ایک منٹ مجھے ریم سے بات کرنی ہے میں ابھی آئی۔۔ زی کہتی ایک طرف بڑھ گئی۔

جبکہ حرم کی نظر رون پر پڑی تھی جو کن انکھیوں سے ڈریسنگ روم کی طرف دیکھ رہا تھا۔

وہ اسکی طرف بڑھی۔

رون تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔

تم سے مطلب۔۔؟

حرم نے رون کے جواب پر حیرت سے اسے دیکھا۔

کوئی گڑ بڑ مت کرنا رون۔۔

حرم نے کہا۔

جبکہ رون اسے گھورتا کوئی جواب دیے بنا وہاں سے چلا گیا۔

شو کی ہوسٹنگ رومان نے خود شروع کی تھی۔اس نے شینا کا تعارف کروایا اور اسے اسٹیج پر بلایا۔

حرم فرہاد کا انتظار کر رہی تھی جو ابھی تک نہیں آیا تھا۔۔

ہادی آپ کہاں ہیں۔۔؟؟ حرم نے میسج کیا۔

بس آ رہا ہوں۔۔

فرہاد نے ریپلائے کیا۔

سٹوڈنٹس کی کثیر تعداد وہاں موجود تھی۔

شینا ملک کافی کچھ بتانے کے بعد اسٹیج سے اتر گئی تھی۔

وہ بلیک عجیب و غریب سا ڈریس پہنے ہوئے تھی جو اس نے خود ڈیزائن کیا ہوا تھا۔۔

لیکن اس میں بھی وہ غضب کی لگ رہی تھی۔

میم مرینہ غائب ہے۔۔ ہم نے اسے ہر جگہ ڈھونڈا مگر وہ کہیں نہیں ملی۔اب اسکی جگہ کون ریمپ پر واک کرے گا۔۔؟؟

شینا ملک کی ایک ماڈل نے اسے میسج کیا۔

اسکی پیشانی پر پریشانی کی لکیریں ابھریں۔۔

اوکے میں آتی ہوں۔۔

مرینہ شینا ملک کی سب سے خاص ماڈل تھی۔۔وہ سب سے بہترین ڈریس پہن کر ریمپ واک کرتی تھی۔

مگر پچھلے ایک گھنٹے سے وہ غائب تھی۔

شینا ملک خاموشی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔جب وہ ایک آواز پر چونکی۔۔

ہاں مجھے حرم نے بلایا ہے۔۔کوئی فون پر بات کہہ رہا تھا۔و اس آواز کو پہچانتی تھی۔

ارے نہیں۔۔مجھے اب ایسا کوئی شوق نہیں ہے حمزہ۔۔ لیکن حرم میرے لیئے بہت اہم ہے۔۔ وہ ہر فنکشن میں مجھے اپنے ساتھ دیکھنا چاہتی ہے۔۔

کاریڈور میں انتہا کی روشنی تھی۔۔وہ بلیک اور مہرون سوٹ پہنے بہت ہی شاندار لگ رہا تھا۔

جیسے ہی شینا ملک کی نظریں اس پر پڑیں وہ حیران رہ گئی تھی۔

فرہاد آغا۔۔

اسکے لب پھڑپھڑائے۔۔ وہ اسے آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی جو اپنے دھیان میں چلا آرہا تھا۔

شینا ملک کی حیرت کسی طور کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔وہ شخص پہلے سے بھی زیادہ وجیہہ اور پر وقار ہو گیا تھا۔اسے دیکھ کر شینا ملک کی آنکھوں میں ماضی کے سارے منظر گھوم گ ئے--

----

فرہاد آڈیٹوریم میں پہنچ گیا تھا۔۔حرم کی نظر اس پر پڑ گ ئی تھی-- وہ رون اور واصے کے پاس بیٹھا تھا۔۔

یو آر لکنگ گریٹ اینڈ کول۔۔

رون نے شاید پہلی بار کسی کی تعریف کی تھی۔۔

تھینکس رون۔۔فرہاد مسکرادیا۔

تبھی آڈیٹوریم کی لائٹس بند ہوگئیں۔۔ اور مدھم روشنیوں میں تیز میوزک کے ساتھ ریمپ واک شروع ہوئی۔۔

کچھ ڈریسز اچھے تھے۔۔ لیکن کچھ انتہائی قابل اعتراض تھے۔۔

اور پھر آخر میں وہ خود آئی تھی۔۔ سہج سہج کے قدم رکھتی چار پانچ انچ کی ہیل پہنے۔۔ میک اپ سے مزین چہرے کے ساتھ وہ سب پر بھاری پڑ گئی تھی۔

وہاں اور کئی مشہور ڈیزائنر موجود تھے۔۔ سب نے اسکے ڈریس کی تعریف کی تھی۔

مرینہ کے نا ملنے پر شینا ملک وہ ڈریس خود پہننا پڑا تھا جسے اس نے بہت محنت سے ڈیزائن کیا تھا۔اور شاید جتنا وہ اس پر جچ رہا تھا اور کسی نا جچتا۔

جیسے ہی سپاٹ لائٹ کی روشنی میں چلتی شینا ملک پر فرہاد کی نظر پڑی تھی وہ گویا پتھر کا ہوگیا تھا۔

وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔شینا ملک کی نظر بھی فرہاد پر پڑ چکی تھی جس میں عجیب سا تاثر تھا۔

دیکھتے ہی دیکھتے فرہاد کی آنکھوں میں نفرت ابھری اور وہ وہاں سے اٹھ کر باہر آگیا تھا۔۔

حرم نے اسے باہر جاتے دیکھا تو اسے پریشانی ہوئی۔۔

کچھ دیر بعد ریمپ واک ختم ہو چکی تھی۔

مجھے فرہاد آغا کے بارے میں ساری انفارمیشن چاہئے--

شینا ملک نے کسی کو میسج کیا تھا۔

فرہاد آغا اسپیشلائزیشن کیلیئے اس وقت روما میں موجود ہے۔ اسکی شادی ہوچکی ہے اور اسکی وائف اسی یونیورسٹی میں پڑھتی ہے جس میں اس وقت آپکا شو چل رہا ہے--

دس منٹ بعد ریپلائے آیا تھا۔

وہ باہر آیا تو اسکا سانس تیز چل رہا تھا۔۔ کتنے ہی لمحے لگے تھے اسے خود کو نارمل کرنے میں۔۔

جو وجود اندر سب کی ستائش حاصل کر رہا تھ فرہاد کو اس سے شدید نفرت سی ہو رہی تھی۔ وہ اسے معاف کرنے کے باوجود آج اپنی نفرت اور ناگواری کو نہیں چھپا پا رہا تھا۔

ہادی آپ کہاں ہیں۔۔؟؟

حرم نے اسے کال کی۔۔ جسے اس نے ریسیو نہیں کیا۔

پھر اسکا میسج آیا تھا۔ وہ نازک سی لڑکی اسکے لیے پریشان ہو رہی تھی۔۔ فرہاد کی ساری ناگواری ایک دم ختم ہوئی۔

وہ اسکے غصے پر خوشگوار ٹھنڈی بوندوں کا کام کرتی تھی۔۔

ادھر ہی ہوں۔۔ایک ضروری کال تھی وہ سننے آیا تھا۔۔

اوکے۔۔حرم اسکا ریپلائے پڑھ کر مطمئن ہو چکی تھی۔

شو دو گھنٹے بعد ختم ہوا تھا۔۔

شو کافی اچھا رہا تھا۔فرہاد وہاں سے بھاگ جانا چاہتا تھا صرف اور صرف حرم کی وجہ سے وہاں موجود تھا۔

حرم اپنے گروپ کے پاس کھڑی تھی۔۔وہ سب لوگ اس وقت یونیورسٹی کے گارڈن میں تھے جسے بہت اچھے طریقے سے سجایا گیا تھا۔

فرہاد کی نظریں کسی بات پر ہنستی حرم پر جمی تھیں۔۔

ہیلو مسٹر فرہاد آغا۔۔

اچانک کسی نے اسے پیچھے سے پکارہ تھا۔اور فرہاد وہ آواز پہچانتا تھا۔۔ مگر وہ پلٹا نہیں۔۔

وہ خود ہی آکر اسکے مقابل کھڑی ہو گ ئی تھی۔

امید نہیں تھی ہم دوبارہ ملیں گے۔۔ لیکن وہ کہتے ہیں نا کہ دنیا گول ہے۔۔

وہ کہہ رہی تھی۔ جبکہ فرہاد لب بھینچے اسے سن رہا تھا۔

سنا ہے تم نے شادی کر لی۔۔

اتنی جلدی۔۔ میں نے تو سوچا تھا تم آٹھ دس سال تک میرے عشق کا روگ مناؤ گے۔۔

وہ شاید طنز رہی تھی۔

فرہاد نے اسکی طرف دیکھا اور پھر مسکرا دیا۔۔

دل جلانے والی مسکراہٹ۔۔

شینا ملک کو عجیب سا احساس ہوا تھا۔

اسکی کیری ئر کی اب تک کی لائف میں کوئی بھی مرد فرہادآغا سے زیادہ پروقار نہیں آیا تھا۔ نا کوئی ماڈل اتنا وجیہہ تھا اور نا کوئی اور۔۔

فرہاد نے اسے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ وہ اپنی نظروں کا زاویہ ایک بار پھرحرم کی طرف موڑ چکا تھا۔

وہ عام سی لڑکی ہے جس سے تم نے شادی کی ہے۔۔

وہ کہہ رہی تھی۔

میری لائف میں اس سے زیادہ اہم اور خاص اور کوئی نہیں۔۔ فرہاد نے جواب دیا۔

تم تو مجھے چاہتے تھے نا۔۔؟؟ وہ جانے کیوں جلن محسوس کر رہی تھی۔

وہ میری آخری محبت ہے۔۔

جواب حاضر تھا۔

شینا ملک کو لگا جیسے اسے تپتے تندور میں جھونک دیا گیا ہو۔

میری شادی ہوئی تھی تم سے--

وہ پھر بولی--

میں نے تمہیں آزاد کردیا تھا--کوئی رشتہ نہیں میرا تم سے-- جبکہ وہ میری بیوی ہے--

اطمینان سے دیا گیا جواب ایک بار پھر اسے جلا گیا تھا۔

میں تمہاری زندگی کی روشنی تھی فادی--

اور وہ میری زندگی کا نور ہے--فرہاد نے جواب دیا۔

تمہاری نظریں مجھ سے ہٹتی نہیں تھیں--وہ جانے کیا ثابت کرنا چاہ رہی تھی--

میری نظریں اسکے علاوہ اور کسی پر اٹھتی نہیں ہیں۔۔

فرہاد کی نظریں اب بھی حرم پر جمی تھیں۔۔

حرم نے خود پر نظروں کی تپش محسوس کی تو چاروں طرف دیکھا اسے ایک طرف فرہاد کھڑا نظر آیا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

لیکن اسکے ساتھ شینا ملک کھڑی تھی۔۔ حرم کو حیرت ہوئی۔

تبھی اسکے موبائل پر بیل ہوئی۔۔ حرم نے کال اٹینڈ کی۔۔

عالیہ کا فون تھا۔

کیسی ہیں حرم بھابھی آپ۔۔؟؟وہ خوشگوار سے لہجے میں پوچھ رہی تھی۔

بہت خوش۔۔۔

حرم نے فرہاد کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

وہ کیوں۔۔؟؟عالیہ نے پوچھا۔

میں اور ہادی یونیورسٹی میں ہیں۔

یہاں پاکستان کی مشہور فیشن ڈیزائنر شینا ملک کا فیشن شو چل رہا ہے۔۔ حرم نے بتایا۔

شینا ملک۔۔عالیہ نے دہرایا۔

ہاں کیوں کیا ہوا۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔

عالیہ خاموش ہو گئی۔۔

بتاؤ عالیہ تم جانتی ہو اسے۔۔ حرم نے دوبارہ پوچھا۔

وہ۔۔وہ روشینہ ہی شینا ملک ہے۔۔فرہاد بھائی کی پہلی وائف۔۔ جنہیں وہ روشنی بلاتے تھے۔۔

عالیہ نے گویا دھماکہ کیا تھا۔

حرم نے ایک جھٹکے سے فرہاد کی طرف دیکھا جو مسکرا کر شینا ملک سے باتیں کر رہا تھا۔۔

انھوں نے ڈاکٹری کے مقدس پیشے کو فیشن ڈیزائنر بننے کیلی ئے چھوڑ دیا تھا۔

عالیہ بتارہی تھی جبکہ حرم کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

وہ کیسے بھول گھ تھی کہ جس ہادی کو اپنا سمجھتی تھی وہ کسی کا فادی تھا۔

حرم کو وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے مکمل لگے تھے۔

اسکا دل ڈوب گیا تھا۔۔

اسے لگا ایک پل میں سب اجنبی سا ہو گیا ہو۔۔

وہاں موجود ہر شخص اسے اجنبی لگ رہا تھا۔۔اور سب سے زیادہ فرہاد آغا۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے اسکی آنکھوں میں نمی ابھری۔۔ ۔حرم کے قدم پیچھے کی طرف بڑھے۔۔

وہ الٹے قدموں چلتی رہی۔۔اور پھر وہ اندھیرے میں غائب ہوگئی۔ اسے لگا تھا کہ اسے وہاں سے چلے جانا چاہئے۔

وہ سرپٹ بھاگ رہی تھی۔۔اندر سب کچھ جیسے ٹوٹ سا گیا تھا۔۔کسی نے بھی اس پر دھیان نہیں دیا تھا۔

فرہاد کی نظریں کچھ پل کیلیۓ اس سے ہٹی تھیں۔۔ اور وہ وہاں سے غائب ہوگئی۔۔

شینا ملک ہی روشنی ہے۔۔فرہاد بھائی کی پہلی وائف۔۔

عالیہ کی آواز اسکے کانوں میں گونج رہی تھی۔

تو۔۔،

میرا یہ بخت

ایسا ہے۔۔،

جہاں پر ہاتھ میں

رکھ دوں۔۔،

وہیں پر درد بڑھ

جائے---،

محبت سرد

پڑھ جائے---!!!

پ لیز حورعین ایک بار مجھ سے بات کرلو۔۔پلیز۔۔ یہ سب ایک غلط فہمی کی وجہ سے ہوا تھا۔

پلیز مجھے معاف کر دو۔۔

اسد اسے لگاتار میسج کر رہا تھا۔

حورعین کی آنکھوں میں اسکا میسج پڑھ کر نمی ابھری۔

کتنا چاہا تھا اس نے اس شخص کو۔۔اس نے حورعین کو ایک جھٹکے سے خود سے الگ کر دیا تھا۔

اب جب وہ مشکل سے اسے بھول پائی تھی۔۔وہ واپس لوٹ آیا تھا۔

میں آج بھی تم سے بہت پیار کرتا ہوں۔

اسد کا ایک اور میسج آیا۔

اور اس سے زیادہ سننے کی حورعین میں ہمت نہیں تھی۔۔اس نے موبائل آف کر دیا۔

وہ اس شخص سے نفرت کرتی تھی۔ یہ اسکا کا کہنا تھا۔۔ ورنہ وہ جب بھی سامنے آتا تھا وہ پگھلنے لگتی تھی۔

یہی وجہ تھی شاید کافی دنوں سے حور عین کا رویہ حمزہ سے اکھڑا اکھڑا سا تھا۔

وہ اسکی کتنی فکر کرتا تھا لیکن اسد کے اسکی زندگی میں واپس آنے سے سب کچھ پھر الٹا ہونا شروع ہو گیا تھا۔

حور عین بیٹا۔۔

وہ سٹڈی میں گھسی آنسوں بہانے میں مصروف تھی جب اسے دادو کی آواز آئی۔

جی دادو۔۔وہ آنسو صاف کرتی فٹافٹ باہر نکلی۔

بیٹا زرا حمزہ کو تو دیکھو اسکی طبیعت بہت خراب ہے۔اسے کھانا کھلا کر دوائی دے دو۔۔میری بوڑھی جان اتنی نہیں چلتی۔۔

دادو کو حمزہ کی بہت فکر تھی۔

جی دادو۔۔میں ابھی دیتی ہوں۔وہ کہتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گ ئی۔

وہ کتنی مشکل سے حمزہ سے رشتہ بنا پائی تھی۔۔اسد کی وجہ سے پھر اس رشتے میں دراڑ پڑنے جا رہی تھی۔

جب وہ کمرے میں آئی تو حمزہ آنکھوں پر بازو رکھے لیٹا تھا۔وہ آفس سے آیا تھا۔

اب اسکی خدمت کرنی پڑے گی۔۔ حورعین کو کوفت ہوئی۔

حمزہ آپ ٹھیک ہیں۔۔؟ حورعین نے اسے پکارہ۔

حمزہ نے کوئی جواب نہیں دیا تو حورعین اسکی طرف بڑھی۔

اس نے کچھ سوچتے ہوئے حمزہ کی آنکھوں سے بازو ہٹایا اور اسکی پیشانی پر ہاتھ رکھا۔۔ جسے اس نے ایک سیکنڈ کے اندر واپس بھی کھینچ لیا تھا۔۔

حمزہ کا جسم بخار میں تپ رہا تھا۔ وہ جب بھی پریشان ہوتا یا اسے کسی بات کا دکھ ہوتا تو اسے بخار ہو جاتا تھا۔

ہائے اللہ۔۔اسے تو بہت تیز بخار ہے۔۔اب میں کیا کروں۔؟حورعین کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

دوائی لے کر آتی ہوں۔۔وہ سوچ کر پلٹی ہی تھی کہ حمزہ نے اسا کا ہاتھ تھام لیا۔

حور۔۔۔#

حمزہ نے اسے پکارہ۔۔حورعین کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔شاید ہی زندگی میں کسی نے اسے اتنے پیار سے بلایا تھا۔

جی۔۔؟حورعین نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

میرے پاس بیٹھ جاؤ پلیز۔۔حمزہ کا چہرہ اور اسکی آنکھیں سرخ ہورہی تھیں۔۔

میں آپکے لیے پانی اور میڈیسن لاتی ہوں۔۔ حورعین نے اس سے دور جانا چاہا۔

اسکا دل اس وقت دو حصوں میں بٹا تھا۔۔ ایک جو اسد کی پکار پر روتا تھا۔ اور دوسرا جو حمزہ کا ہو جانے کا کہتا تھا۔

نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔ تم بس میرے پاس رہو۔

حمزہ نے مان سے کہا تو حورعین اسکے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گئی۔

مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے کیا۔۔؟؟ وہ اسکی طرف دیکھ کر پوچھ رہا تھا۔

نہیں تو۔۔ آپ ایسا کیوں سوچ رہے ہیں۔۔؟ حورعین نے نظریں جھکائیں۔

کتنے دنوں سے تم نے مجھ سے ٹھیک سے بات نہیں کی۔ نا تم رات کو کمرے میں آتی ہو۔ سٹڈی میں ہی سو جاتی ہو۔۔ مجھے بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔۔ میں سوچ سوچ کر تھک چکا ہوں مگر تمہارے بدلے رویے کی وجہ نہیں جان پایا ہوں۔۔

وہ بے بسی سے کہہ رہا تھا۔ وہ اسی فکر گھل رہا تھا کہ حور عین کے بدلنے کی وجہ کیا ہے۔ وہ اس سے کیوں دور ہو رہی ہے۔

اس بات نے اسے بیمار کر دیا تھا۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔ میں بس تھوڑا اسٹڈی میں مصروف تھی۔ اب سے ایسا نہیں ہو گا۔ حور عین نے مسکرا کر جواب دیا۔

وہ شخص اسکا شوہر تھا۔ اسکی خدمت کرنا اسکا خیال رکھنا حور عین پر فرض تھا۔ اسے اپنے رویے پر شرمندگی ہو رہی تھی۔

پکانا۔۔؟ حمزہ کی آنکھوں میں چمک ابھری۔

جی پکا۔۔وہ مسکرائی۔

وہ ایچ ڈی تھا۔۔ایک مشہور ہیکر۔۔مگر کمال تھا اس نے کبھی بھی حور عین کا موبائل اور نمبر ہیک نہیں کیا تھا۔۔نا شادی سے پہلے اور نا بعد میں۔۔

آخر کیوں۔۔؟؟

کیونکہ وہ اس سے محبت کرتا تھا۔۔اسے اس پر اعتبار تھا۔۔اور محبت تو ایسی ہی ہوتی ہے۔ یہ اسے اور فرہاد کو زیبا بیگم نے سکھایا تھا۔

فرہاد نے بھی کبھی حرم پر شک نہیں کیا تھا۔۔اس نے حرم کا موبائل ہیک کیا ہوا تھا۔۔لیکن صرف اور صرف اسکی لوکیشن چیک کرنے کیلیۓ-- اسے کسی بھی مصیبت سے نکالنے کیلیۓ--

وہ روما میں اکیلی تھی۔ جبکہ وہ خود بہت صروف رہتا تھا۔ یہ یہی ذریعہ تھا اسکے پاس جس سے وہ حرم کا خیال رکھ سکتا تھا۔۔

اب میں آپکے لیئے کھانا لے آؤں--؟؟ حور عین نے پوچھا۔

ہاں۔ مجھے بہت بھوک لگی ہے۔ اتنے دنوں سے تم نے ساتھ کھانا نہیں کھایا تو مجھ سے اکیلئے کھایا ہی نہیں جاتا تھا۔

وہ بتا رہا تھا۔ جبکہ حور عین کو اس پر ترس آیا۔

وہ شرمندہ سی اسکے پاس سے اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گئی۔

بھاڑ میں جائے اسد۔۔ حور عین نے غصے سے کہا۔

اب جو تھا اس کیلی ئے حمزہ سب کچھ تھا۔

پھر وہ مسکرا کر کھانا نکالنے لگ گ ئی۔

حرم کہیں دور بھاگ جانا چاہتی تھی۔۔اسے یہ احساس ہی تکلیف دے رہا تھا کہ فرہاد اب کسی اور کا ہو گا۔۔

وہ اپنے کیمپس میں سیڑ ھیوں پر بیٹھ گ ئی تھی۔آنسو پتا نہیں اسکی آنکھوں سے کب رواں ہوئے تھے۔

میں نے کیسے سوچ لیا کہ اتنا شاندار انسان میرا ہو سکتا ہے۔۔؟میں نے کیسے سوچ لیا کہ محبت کی دیوی مجھ پر مہربان ہو سکتی ہے۔۔؟؟میں نے کیسے سوچ لیا کہ تقدیر اب کی بار مجھ سے کچھ چھینے نہیں گ ئی نہیں۔۔

وہ اپنے آپ سے باتیں کر رہی تھی۔

میری زندگی میں اکیلا پن لکھ دیا گیا ہے۔۔ کبھی کوئی نا میرا ہو سکتا ہے اور نا میں کسی کی۔

ہادی میرے نہیں ہیں۔۔ جتنی جلدی ہو سکے مجھے اس بات کو ماننا ہو گا۔۔

حرم نے خود کو سمجھایا اور پھر ہاتھ کی ہتھیلی سے نم آنکھوں کو صاف کیا۔

تم اتنا کیسے بدل سکتے ہو فادی۔۔

شینا ملک نے حیرت سے اسے دیکھا۔

میں اب کسی اور کا ہادی ہوں۔۔ سمجھ آئی۔

فرہاد کو اسکے فادی بلانے پر غصہ آگیا تھا۔

تم شاید بھول رہے ہو میں اب بھی تمہاری وائف ہوں۔۔ شینا ملک نے عجیب سے لہجے میں کہا تھا۔

فرہاد کو اسکے یہ الفاظ کسی تیر کی مانند لگے تھے۔ وہ خود کو اسکی بیوی کہہ رہی تھی جو یہاں تک پہنچنے کیلیۓ جانے کس کس سے ریلیشن رکھ کر آئی تھی۔

میں تمہیں طلاق دے چکا ہوں سمجھ آئی۔

وہ غصے سے کہتا آگے بڑھ گیا۔

جی نہیں۔۔ تم نے مجھے ایک طلاق دی تھی۔میں ابھی بھی تمہاری وائف ہوں۔۔پورا حق ہے میرا تم پر۔۔

وہ دبی دبی سی آواز میں چلائی تھی۔

تبھی اسکے شائقین کی بڑی تعداد اسکی طرف بڑھی تھی۔۔وہ ایک سیلیبریٹی بن گئی تھی۔ کتنے لوگ اسکا یہ شو دیکھنے پاکستان سے آئے تھے۔

میم آٹو گراف پلیز۔۔

شائی قین کا ہجوم پکار رہا تھا۔ جبکہ شینا ملک کی نظریں جاتے ہوئے فرہاد پر جمی تھیں جس نے ایک بار پلٹ کر دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا تھا۔

ان تین سالوں میں شینا ملک نے دولت، شہرت اور پذیرائی سب کچھ حاصل کیا تھا۔۔ بڑے بڑے بزنس مین اور سیاستدان اسکے پیروں میں پڑے رہتے تھے مگر اسے فرہاد جیسی چاہت کہیں نہیں ملی۔

آج جب نے فرہاد کو یہاں دیکھا تو اسکے دل میں جو فرہاد کیلیۓ تھوڑا بہت پیار تھا وہ امڈ آیا تھا۔ اسکی شخصیت نے ایک جادو کا کام کیا تھا شیان ملک پر۔۔

لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اسے ہمیشہ کیلیۓ کھو چکی ہے۔۔ فرہاد اس سے محبت تو کیا نفرت بھی نہیں کرتا۔۔

حرم کو وہاں بیٹھے کافی دیر گزر چکی تھی جب اسے سیڑھیوں کے نیچے سے عجیب سی آواز سنائی دی۔۔آواز مسلسل آرہی تھی۔۔

حرم نے چاروں طرف دیکھا مگر اسے کچھ نظر نہیں آیا۔پھر وہ اتر کر سیڑھیوں کے نیچے آگئی۔

وہاں ایک دروازہ تھا۔جو بند تھا۔اور وہ ایک سٹور روم تھا جہاں کاٹھ کباڑ پڑا رہتا تھا۔

آواز اندر سے آرہی تھی۔۔جیسے کوئی دروازے پر دستک دے رہا ہو۔۔دھیمی مگر مسلسل۔۔

حرم ایک بار تو ڈر گئی۔۔ اسے جن بھوتوں سے کافی ڈر لگتا تھا۔

دروازے باہر سے بند تھا۔اور کوئی اندر قید تھا۔ایسا حرم کو محسوس ہوا۔

اس نے ڈرتے ہوئے دروازے کی طرف قدم بڑھائے--

اور دروازے کے ساتھ کان لگا کر سننے کی کوشش کی۔

اندر سے عجیب سی آوازیں آرہی تھی۔وہ تورونا بھول کر اندر کون ہے اسکے بارے میں سوچنے لگ گئی۔

کچھ سوچتے ہوئے حرم نے دروازے کو ان لاک کیا۔اور پھر اسے کھول دیا۔

اندر کا منظر دیکھ کر اسکی آنکھیں حیرت سے مزید بڑی ہوگئی تھیں۔۔

اندر ایک لڑکی اوندھے منہ دروازے کے پاس پڑی تھی۔اسکے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے اور منہ بھی کپڑا ٹھونس کر بند کیا گیا تھا۔

حرم فٹافٹ اسکی طرف بڑھی۔اسکے منہ سے کپڑا نکالا تو اس لڑکی کو سانس آیا۔

وہ پاؤں سے دروازے پر ناک کر رہی تھی۔

پھر حرم نے اسکے ہاتھ پاؤں کھول دیے۔۔

وہ ڈر کر ایک دم کھڑی ہوئی۔ وہ اور کوئی نہیں بلکہ شینا ملک کی مشہور ماڈل مرینہ تھی۔

تم یہاں کیسے آئی--؟؟ حرم نے حیرت سے پوچھا۔

اے لٹل لیڈی۔۔

اچانک حرم کو اپنے پیچھے سے رون کی آواز سنائی دی ۔

مرینہ تو رون کو دیکھ کر حرم کے پیچھے چھپ گ ئی۔

اس۔۔نے مجھے باندھ کر یہاں قید کیا تھا۔۔مرینہ نے کانپتی آواز کے ساتھ کہا۔

بڑی زبان چل رہی تھی ناتب تمہاری۔۔اب پتا چلا میں کیا چیز ہوں۔۔رون انکی طرف بڑھا۔

رون جانے دو اسے۔۔ حرم نے رون سے کہا۔

اسے ڈری سہمی مرینہ پر ترس آرہا تھا۔وہ رون سے کب واقف تھی۔۔اس نے تو غلطی سے رون دی ڈون کو بدتمیز کہہ دیا تھا۔

ویسے میں سوچ رہا ہوں کہ مزید چیونگم کہاں پر چپکاؤں-- رون نے گال پر انگلی رکھ کر سوچنے کی ایکٹنگ کی۔اس نے مرینہ کے بالوں میں بیلا کی طرح کافی چیونگم چپکے دی تھی۔

نہیں پلیز۔۔مجھے جانے دو سر۔۔مرینہ منتوں پر اتر آئی تھی۔

اچھا چلو جاؤ-- ساری عمر رون دی ڈون کو یاد رکھو گی۔۔رون نے کافی دیر سوچنے کے بعد جواب دیا اور مرینہ نے وہاں سے بھاگنا ضروری سمجھا۔۔

جبکہ پیچھے رون کا چھت پھاڑ قہقہہ بلند ہوا تھا۔

جبکہ حرم اسے صرف خفگی سے گھور کر رہ گئی تھی۔۔بگاڑ تو ویسے بھی وہ اسکا کچھ نہیں سکتی تھی۔

فرہاد جب حرم کے گروپ کے پاس پہنچا تو وہاں نہیں تھی۔فرہاد کو حیرت ہوئی کیونکہ کچھ دیر پہلے تک وہ وہیں موجود تھی۔

فرہاد نے موبائل نکال کر اسکی لوکیشن چیک کی۔۔لوکیشن اسی یونیورسٹی کا پتا دے رہی تھی۔

مطلب وہ یونیورسٹی کے اندر ہی تھی۔فرہاد نے ایک گہری سانس لی۔

تبھی اسے ایک طرف سے رون کے ساتھ حرم آتی دکھائی دی۔ رون ہوا میں اچھل اچھل کر دونوں ٹانگوں سے تالیاں بجا رہا تھا۔۔ ہونٹوں پر ایک خوبصورت دھن گنگنا رہی تھی۔ وہ اپنی طرف سے ایک معرکہ مار کے آئے تھا۔

رون تم کب سدھرو گے۔۔؟ حرم نے سنجیدہ سے لہجے میں پوچھا اسے مرینہ پر ترس آ رہا تھا۔

جب تمہارے بچے ہو جائیں گے-- پھر انکے بچے ہو جائیں گے-- پھر انکے پھر انکے اور پھر آگے انکے۔۔

حرم نے حیرت سے اسے دیکھا۔

تب میں نے نہیں سدھرنا۔۔ وہ خباثت سے مسکراتا آگے بڑھ گیا۔

لمبے بالوں والا جن۔۔

حرم نے اسے ن ئے خطاب سے نوازہ۔

کہاں تھی تم حرم۔۔؟؟میں کب سے تمہاراانتظار کرر ہاہوں۔۔فرہاد نے اسکے پاس آکر کہا۔

میں یہیں تھی۔۔میں نے کہاں جانا ہے۔۔حرم نے نظریں جھکائے جواب دیا۔

گھر چلیں۔۔؟؟وہ پوچھ رہا تھا۔

جی چلیں کافی رات ہوگ ئی ہے میں تھک گ ئی ہ وں۔۔اور مجھے نیند بھی آرہی ہے۔۔

حرم نے سنجیدہ سے لہجے میں جواب دیااور آگے بڑھ گ ئی۔

فرہاد کو تھوڑا عجیب لگا تھا لیکن وہ اگنور کر گیا۔

اگلے دن شینا ملک کی پوری ٹیم واپس جا چکی تھی۔ یونیورسٹی کے لیکچر اپنے معمول پر آگ ئے تھے۔

سب کچھ ویسا ہی چل رہا تھا۔ لیکن حرم جیسے ایک دم بدل گ ئی تھی۔ اسکے ہونٹوں کی وہ ہنسی جو خوبصورت رنگوں کے ساتھ کھلنا شروع ہوئی تھی ایک دم کہیں کھو گ ئی۔

وہ مین کیمپس سے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھ رہی تھی جب اسے ایک جگہ پر سٹوڈنٹس کا ہجوم نظر آیا۔

ضرور رون کا کوئی کارنامہ ہوگا۔۔

حرم نے آنکھ بچا کر وہاں سے نکلنا چاہا۔

مگر رون دی ڈون کی عقاب جیسی آنکھیں جیسے اسکے آنے کا ہی انتظار کر رہی تھیں۔

اس نے حرم کو وہاں سے نکلتے دیکھ لیا تھا۔اور پھر اس نے آنکھ سے اپنے چیلے ٹام کو اشارہ کیا۔

ٹام ایک لڑکے کو اپنے ساتھ لے کر حرم کی طرف بڑھا۔

حرم نے کندھے پر بیگ ڈالا ہوا تھا جبکہ ایک کتاب کو اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا۔

ٹام اسکے سامنے آیا۔ حرم دھک سے رہ گ ئی تھی۔

کہاں جا رہی ہو لٹل لیڈی۔۔؟؟ ٹام نے پوچھا۔

خبر دار جو مجھے اس نام سے بلایا۔۔ حرم چڑ گ ئی۔

راستہ چھوڑو میرا۔۔ اس نے غصے سے کہا۔

یہ ایسے نہیں جائے گی۔۔ ٹ ام نے ساتھ والے لڑکے کی طرف دیکھ کر کہا۔

اور پھر دونوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں جانے کیا بات کی۔ حرم جو دونوں بازؤں کو سینے پر سختی سے باندھے کھڑی تھی۔ ٹام اور دوسرے لڑکے نے حرم کو دونوں بازؤں سے پکڑ کر اوپر اٹھایا۔

وہ نازک سی تھی۔ اس لیے انہیں اٹھانے میں کوئی مشکل نہیں ہوئی تھی۔

چھوڑو مجھے۔۔ حرم چلائی--

مگر وہ کہاں چھوڑنے والے تھے۔۔ وہ اسے ہوا میں اٹھائے لے کر رون کی طرف بڑھ گئے-

ٹام نے اسے ایک بازو سے پکڑا تھا جبکہ دوسرے لڑکے نے دوسرے بازو سے۔۔

حرم ہوا میں اپنی ٹانگیں زور زور سے مار رہی تھی مگر وہ دونوں اسے کسی چھوٹی بچی کی طرح لے گئے تھے۔۔ اور جا کر رون کے پاس رکھی ایک کرسی پر بٹھا دیا۔

حرم نے کھا جانے والی نظروں سے ان دونوں کو گھورا جو اسکی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

حرم نے اپنے سامنے دیکھا تو ایک عجیب سا منظر تھا۔ایک منفرد سی کرسی رکھی تھی جس پر واصے کو بٹھایا ہوا تھا اور اسکے ہاتھوں کو کرسی کے

بازوں سے باندھا ہوا تھا۔

کرسی کچھ عجیب سی تھی۔۔انوکھی۔۔ جس سے ایک تار نکلی ہوئی تھی اور پاس رکھے ایک میز پر ایک چھوٹی سی ایل ای ڈی سے کنیکٹ تھی۔

حرم نے حیرت سے کرسی اور پھر اس ایل ای ڈی کو دیکھا۔

حرم نے اٹھنے کی کوشش کی تو رون نے اپنی ٹانگ اسکی کرسی پر ٹکا کر اسے اٹھنے سے وارن کیا۔

تو واصے یہ تم سے آخری سوال ہے۔

کیا تم مصر میں لڑکیوں کو چھیڑتے تھے۔۔؟؟

رون نے سوال کیا۔

واصے کی شکل دیکھنے والی تھی۔۔اسکا رنگ زرد پڑھ چکا تھا۔

جھوٹ بولو گے تو پتا چل جائے گا۔۔

رون نے مسکرا کر کہا۔

نہیں۔۔البتہ ایک لڑکی مجھے روزانہ تنگ کرتی تھی۔واصے نے کچھ دیر سوچنے کے بعد بالآخر بتا ہی دیا۔

حرم نے دیکھا ایل ای ڈی پر یس لکھا چمک رہا تھا۔

اووو یہ سچ بول رہا ہے۔۔سٹوڈنٹس کی زبردست ہوٹنگ ابھری۔۔

وہ سچ جاننے والی مشین تھی۔۔اگر کوئی سچ بولے گا تو سکرین پر یس لکھا چمکے گا۔۔اور اگر جھوٹ تو نو لکھا آئے گا۔

حرم سمجھ گئی تھی۔۔اور اسکا رنگ فق ہو چکا تھا۔۔جانے اب رون اس سے کیا کیا پوچھے گا۔۔

رون مجھے جانے دو۔۔ حرم منت کی۔

ہائے-- تم منتیں کرتی بہت اچھی لگتی ہو لٹل لیڈی۔۔

رون نے دانت نکالے۔

اٹھاؤ واصے کو یہاں سے۔۔

رون نے حکم دیا۔ٹام نے آگے بڑھ کر واصے کے سر سے وہ گول سا ایک تاج اتارا جو وائی ر کے ساتھ کنیکٹ تھا۔

یعنی وہ دماغ چیک کرتا تھا۔

اب لٹل لیڈی کی باری ہے۔۔

رون نے جیسے علان کیا۔۔

اور حرم کو اپنے موت دکھائی دے رہی تھی۔

حرم جس کرسی پر بیٹھی تھی اس نے وہاں سے اٹھنے سے منع کر دیا تھا۔

رون نے خود ٹام کے ساتھ مل کر اسے بازوں سے اٹھا کر دوسری کرس پر بٹھایا۔۔

حرم کو دیکھ کر باقی سٹوڈنٹس کی دلچسپی مزید بڑھ گ ئی تھی۔

حرم سب کی طرف دیکھ رہی تھی مگر مجال ہے جو کوئی اسکی مدد کر دے۔۔سب کی نظروں میں تجسس تھا۔

کمبخت مارے سارے ایک جیسے ہیں۔۔ حرم بڑ بڑائی۔

اللہ یہ سائی نس کس نے ایجاد کی تھی۔۔؟؟ حرم روہانسی ہوئی۔

رون نے خود اسے وہ وائی ر والا گول سا تاج پہنایا۔

میشا نے رون کے اشارے پر ایل ای ڈی کا بٹن دبایا۔

اور حرم کی بد نصیبی شروع ہو گ ئی تھی۔

جی تو لٹل لیڈی تمہارا نام کیا ہے۔۔ اگر جھوٹ بولا تو پتا چل جائے گ ا۔

رون نے دل جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا۔

حرم نور۔۔

حرم نے جواب دیا تو سکرین پر یس ابھرا۔

کس شہر سے ہو۔۔؟؟

لاہور۔۔

حرم نے مری مری آواز میں کہا۔اور ایک بار پھر سکرین پر یس ابھرا۔

وہ اس سے اسکی فیملی اور پاکستان کی زندگی کے بارے میں سوال کر رہا تھا اور حرم اپنا غصہ ضبط کی ئے جواب دے رہی تھی۔

اچھایہ بتاؤ اس یونیورسٹی میں ایسا کونسا شخص ہے جسکا تم مڈر کرنا چاہتی ہو۔۔؟؟

رون نے پوچھا۔

تبھی وہاں پر سٹوڈنٹس کا ہجوم دیکھ کر رومان آیا تھا۔

وہ دلچسپی سے حرم کو دیکھنے لگا۔

اس یونیورسٹی میں تو کیا اس دنیا میں واحد ایک ہی شخص ہے جسکا میں مڈر کرنا چاہتی ہوں اور وہ ہے

رون دی ڈون۔۔

حرم نے چبا چبا کر جواب دیا۔

سکرین پر یس ابھرا۔۔اور رون کا چھت پھاڑ قہقہہ۔۔

ہائے-- لٹل لیڈی کی معصوم سی خواہش--

وہ پہلی بار خوبصورتی سے مسکرایا۔

اگر کرتوت اچھے ہوتے تو دنیا کا خوبصورت انسان کہلاتا-- حرم نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے سوچا۔

اب میری باری--

اچانک رومان نے کہا۔

حرم نے چونک کر اسے دیکھا۔

یعنی اب ایک اور شخص۔۔

نہیں۔۔۔ حرم کا منہ رونے والا ہو گیا تھا۔

رومان دوسری کرسی اٹھا کر اسکے سامنے بیٹھا۔

سارے ایک تھالی کے چٹے بٹے ہیں۔۔ حرم بڑبڑائی-

کوئی ایسا انسان جسکی بہت اہمیت ہو تمہارے نزدیک۔۔؟؟ رومان نے سوال کیا۔

جی میری امی جان۔۔

حرم نے جواب دیا۔ اسکا جواب سچ تھا۔

دنیا میں کوئی ایسا منظر جسے دیکھ کر دل خوش ہو جائے--؟؟

جب کوئی سجدہ کرتا ہے وہ سین میرے لی ئے بیسٹ ہوتا ہے۔۔وہ سچ بول رہی تھی۔

کبھی کسی سے نفرت کی ہے۔۔؟؟

ہاں۔۔ حرم نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا۔

جواب سچ تھا۔رومان کے ساتھ ساتھ وہاں موجود ہر شخص کی دلچسپی مزید بڑھ گ ئی تھی۔اور جبکہ حرم کا دل کر رہا تھا کہ کاش اسکے پاس کوئی بم ہوتا تو وہ اس یونیورسٹی میں اس وقت اسکے آس پاس موجود سبھی سٹوڈنٹس کا دھماکہ میں اڑا دیتی۔۔

اوہو لٹل لیڈی ایسا نہیں سوچتے۔۔اس لی ئے تو مسلمز کو ٹیر ورسٹ کہا جاتا ہے۔۔

وہ شیطان اسکی سوچ پڑ چکا تھا۔

روما میں کوئی ایسا شخص جو بہت اچھا لگتا ہو۔۔؟؟

ہادی۔۔بے اختیار اسکے لبوں سے پھسلا۔جبکہ رومان کی تیوری چڑھ گ ئی۔

ہادی کہنے کے بعد حرم کا دل جیسے ڈوب گیا تھا۔اسکی زبان پر ایک ہی نام چڑھا تھا اور وہ تھا ہادی۔۔

جو اسکے مطابق اسکا نہیں تھا۔

کبھی کسی سے محبت کی ہے۔۔؟؟

حرم کو اس سوال کی امید نہیں تھی۔۔اس نے جھٹکے سے جھکا ہوا سر اٹھا کر رومان کی طرف دیکھا۔

اس وقت اسکی آنکھوں میں جانے کیا تھا کہ وہ گنگ رہ گیا۔

اسے حرم کی آنکھوں میں اذیت نظر آئی تھی۔۔ایک گہری اذیت۔۔ایک درد جو چھپا تھا۔۔ایک راز جو گہرا تھا۔

ایک شکایت تھی اسکی آنکھوں میں جو یہ سوال کرنے پر ابھری تھی۔

محبت۔۔حرم نے زیر لب دہرایا۔

یہ لفظ اسے اندر سے کاٹ دینے کیلیۓ کافی تھا۔

رومان سے ان آنکھوں میں مزید دیکھا نہیں گیا۔۔وہ نظریں چرا گیا۔

جی کی ہے۔۔

سب کو حرم کی آواز کسی کھائی سے آتی سنائی دے رہی تھی۔

وہ آنکھیں بند کر گئی تھی۔۔شاید وہ اس نمی کو واپس اندر کے جانے کی کوشش کر رہی تھی جو ہادی اور محبت کے نام پر ابھری تھی۔

اور رومان مزید کچھ پوچھے بنا اٹھ گیا۔اس میں مزید کچھ پوچھنے کی ہمت نہیں تھی۔اس نے ان آنکھوں میں دیکھا تھا پہلی بار۔۔

جن میں اذیت تیرتی تھی۔جسے وہ دیکھ چکا تھا۔

وہ واپس جانے کیلئے مڑا تھا جب رون کے پوچھے گئے سوال پر اسکے قدم رک گئے۔

کیا تم ریم کو ناپسند کرتی ہو۔۔؟؟

اس سوال نے رومان کے قدم جکڑے تھے۔

نہیں۔۔ حرم نے غصے سے کہا۔

لیکن یہ کیا۔۔ سکرین پر پہلی بار نو ابھرا تھا۔۔ یعنی اس نے جھوٹ بولا تھا۔۔

یعنی وہ اسے پسند نہیں کرتی۔۔

اور اب کی بار اذیت سے دوچار ہونے کی باری رومان کی تھی۔اسے لگتا تھا کہ حرم اسے پسند نہیں کرتی۔۔اور آج یہ ثابت بھی ہو گیا تھا۔

وہ حرم پر ایک نگاہ ڈال کر آگے بڑھ گیا۔

واہ یعنی میں اور ریم ایک ہی کیٹگیری میں آتے ہیں۔۔

رون ہنس رہا تھا۔ جبکہ حرم کو آج رون پر انتہا کا غصہ آیا ہوا تھا۔ صرف اسکی وجہ سے سب کو پتا چل گیا تھا کہ وہ ریم کو پسند نہیں کرتی۔۔

یونیورسٹی میں ہواؤں نے خبر پھیلا دی تھی۔

کیا اسے ریم نہیں پسند۔۔؟ سٹوڈنٹس حیران ہو رہے تھے۔

شاید وہ یونیورسٹی کی پہلی لڑکی تھی جسے ریم نہیں پسند تھا۔

اسے ریم نہیں۔۔بلکہ رومان شاہ نہیں پسند تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سیکنڈ سمیسٹر کے اگزامز شروع ہوگئے تھے۔اس بات زی نے کمپیٹیشن سے انکار کر دیا تھا اور حرم نے بھی۔

سائنس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے واصے جبکہ بزنس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ڈیرک کمپیٹیشن کر رہے تھے۔

پیپرز کی وجہ سے سب مصروف تھے۔۔ حرم کو اچھا موقع مل گیا تھا۔وہ آہستہ آہستہ فرہاد سے دور ہوتی جارہی تھی۔

اسے پا کر کھو دینے کا ڈر بہت خطرناک تھا اس لیے حرم نے سوچ لیا تھا کہ وہ اسے پائے بنا ہی کھودے گی۔۔اسے کبھی پائے گی ہی نہیں۔۔

اور فرہاد یہ بات نہیں جانتا تھا کہ حرم کے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔۔

یک طرفہ سوچیں انسان کو دیمک کی طرح چاٹتی ہیں۔۔اس لیے کچھ بھی سوچنے سے پہلے اسے سمجھ لینا چاہیے۔۔پوچھ لینا چاہیے--

----

تم حرم کو پرپوز کب کر رہے ہو۔۔؟؟ڈنر کے وقت آنی نے رومان سے پوچھا۔

جبکہ کھانا کھاتے رومان اور زی کا ہاتھ ایک ساتھ رکا تھا۔

ان دونوں کو اس سوال نے تکلیف پہنچائی تھی۔

حرم اسے پسند نہیں کرتی تھی رومان کو جب سے یہ بات پتا چلی تھی اسے عجیب سا دکھ ہو رہا تھا۔

ابھی نہیں۔۔ لیکن جلد ہی کر دونگا۔۔رومان نے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔

زی کا کھانے سے دل اچاٹ ہو چکا تھا۔

ہاسٹل میں رہتی ہے کیا وہ۔۔؟؟آنی نے پوچھا۔

نہیں وہ اپنے گھر میں رہتی ہے۔۔زی نے جواب دیا۔

اکیلی۔۔؟؟آنی نے ایک اور سوال کیا۔

نہیں۔اپنے کزن ہادی کے ساتھ رہتی ہے۔زی نے بتایا۔

اچھا۔۔ایک لڑکے کے ساتھ رہتی ہے۔۔ایک غیر مرد کے ساتھ۔۔جب رومان نے نشے کی حالت میں اسکا ہاتھ پکڑ لیا تو کیسا ہنگامہ کیا تھا اس نے۔۔

آنی کے لہجے میں چھپی کاٹ زی محسوس کر چکی تھی۔

جبکہ رومان آنی کی بات سن کر ایک جھٹکے سے اپنی کرسی سے کھڑا ہو گیا۔

تیز نشانے پر لگا تھا۔۔آنی مسکرا دی۔

وہ کچھ کہے بنا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

آنی ایسی باتیں کیوں کرتی ہیں آپ اسکے سامنے۔۔؟؟

زی نے خفگی سے کہا۔

تم مجھ سے بات مت کرو۔۔میرا تم سے کوئی رشتہ نہیں ہے۔آنی غصے سے کہتی اٹھ گئیں۔

جبکہ زی کے پاس افسوس کرنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا۔

اس دن انکا آخری پیپر تھا۔ حرم تھکی تھکی سی ہال سے باہر نکلی اور کیفے کی طرف بڑھ گ ئی اسے بھوک لگی تھی۔

کیفے میں عرش کے سامنے رومان کھڑا تھا۔ عرش کچھ دیر پہلے وہاں آئی تھی۔ تبھی رومان اسکے پاس آگیا تھا۔

اب میں نے سب کچھ چھوڑ دیا ہے۔۔ اسلام کو بھی سٹڈی کر رہا ہوں۔۔ اب تو تمہاری دوست کو کوئی پ رابلم نہیں ہو گی نا مجھ سے ریلیشن بنانے میں۔۔ رومان سرد سے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

آنی کی بات سن کر اسکا دماغ گھوما ہوا تھا۔

وہ اس طرح کے ریلیشن نہیں بناتی ریم۔۔اسے یہ سب نہیں پسند۔۔

عرش نے جواب دیا۔

کمال ہے۔۔اپنے کزن کے ساتھ ایک گھر میں اکیلی رہ سکتی ہے۔۔اسکے ساتھ گھوم سکتی ہے۔۔ لیکن مجھ سے ریلیشن نہیں بنا سکتی۔۔وہ بھی تو غیر مرد ہے۔پھر مجھ میں کیا پرابلم ہے۔۔

رومان نے انتہائی غصے سے کہا تھا۔

عرش نے حیرت سے اسے دیکھا اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتی اسکی نظر ایک رومان کے پیچھے کھڑی حرم پر پڑی۔۔جو سرخ چہرے اور پھٹی نگاہوں سے دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

حرم۔۔ عرش نے اسے پکارہ۔

مگر وہ کچھ کہے اور سنے بنا وہاں سے بھاگ چکی تھی۔

وہ سب سن چکی ہے۔۔ عرش نے کہا۔

رومان کو ہلکہ سا افسوس ہوا کہ وہ غلط بول چکا تھا۔

اسے شاید اندازہ نہیں تھا کہ اسکی اس بات نے حرم کو کیا تکلیف دی ہو گی۔

جو بھی تھا۔۔بیٹا تو وہ عالم شاہ کا تھا۔۔ کانوں کا کچا۔۔ محبت کرنے والا۔۔ مگر اسے نبھانے کا فن نہیں آتا تھا اسے۔

رومان کی بات سن کر حرم کا دل کر رہا تھا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے--

وہ لا کالج کے لان میں بیٹھی تھی۔۔اسے سب پرائے لگ رہے تھے۔

اسے امید نہیں تھی کہ رومان اسکے بارے میں ایسا کچھ کہے گا۔

میرا اس سے کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔اسکی بات پر مجھے ہرٹ نہیں ہونا چاہیئے--

کچھ دیر بعد وہ خود کو کنوینس کر چکی تھی۔

آج کالج میں غیر معمولی خاموشی تھی۔

جسے ہی وہ اندر کی طرف بڑھی ایک دھماکے والی خبر اسکا انتظار کر رہی تھی۔

حرم گرینی کی ڈیتھ ہو گئی ہے۔۔ مائیک نے اسے کال کی تھی۔ حرم کے پیروں کے نیچے سے یہ خبر سن کر زمین نکل گئی تھی۔

اسے گرینی بہت عزیز ہو گئی تھی۔۔ بالکل اپنی دادی ماں کی طرح جو سالوں پہلے یہ دنیا چھوڑ گئی تھی۔

گرینی اسے ایش ہی سمجھتی تھی۔۔

حرم اپنے آنسوؤں کو ضبط کرتی پیلس کیلیے نکل گئی۔

پیلس میں ایک بار پھر سے سوگواریت چھائی تھی۔ مسز ولیم آنسو بہا رہی تھی۔ جبکہ مسٹر ولیم خود پر ضبط کیئے کھڑے تھے۔

حرم کو دیکھ کر وہ باہر چلے گئے۔

مسز ولیم حرم کے گلے لگ کر بہت روئیں--

میں فادر کو کال کرتا ہوں۔ گرینی کی مذہبی رسومات پوری کرنے کیلئے-- مسٹر ولیم کہہ رہے تھے۔

اسکی ضرورت نہیں ہے انکل۔۔مائیک نے کہا۔

مگر کیوں۔۔؟؟وہ حیران ہوئے۔

کیونکہ گرینی مسلمان ہوگئی تھیں۔

مائیک نے گویا دھماکہ کیا تھا۔مسٹر ولیم کو لگا تھا جیسے پیلس کی چھت ان پر گرگئی ہو۔

یہ کک۔۔کب ہوا۔۔؟؟

وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے پوچھ رہے تھے۔

جب حرم روما آئی تھی اور میں نے گرینی کو اسکی تصویر دکھائی دی۔۔

مائیک نے بتایا۔

مسٹر ولیم خاموشی سے وہاں سے چلے گ ئے۔

انکے اندر سے کچھ ٹوٹ گیا تھا۔اسکی اپنی ماں اپنا مذہب بدل گ ئی تھی۔۔جیسے اسکی بیٹی ایش۔۔

وہ اب مکمل طور پر ٹوٹ چکے تھے۔۔بس انکی جھوٹی انا قائی م تھی۔

\---------------------------------

جب سے بیلا نے رون کا پرپوزل اسیپٹ کیا تھا اسکی زندگی خراب ہو کر رہ گ ئی تھی۔سارے لڑکے اسے رون کی جی ایف سمجھ کر اس سے دور رہتے تھے۔۔

وہ سب رون کا شکار نہیں ہونا چاہتے تھے۔

اس دن بھی وہ حرم کے ساتھ مین کیمپس کی طرف جا رہی تھی جب ان دونوں کی نظر دیوار سے ٹیک لگائے-- ایک ٹانگ دیوار پر ترچھی۔۔ لمبے بالوں کو بکھرائے جو کندھوں سے اوپر آتے تھے۔۔ رون کھڑا تھا۔

سردیاں شروع ہوگئی تھیں۔۔ وہ جیکٹ کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالے چیونگم چباتے انہی دونوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔

روز کی نسبت آج وہ کافی اچھی ڈریسنگ میں ملبوس تھا۔ بیلا کے ساتھ ساتھ حرم نے بھی ٹھٹھک کر اسے دیکھا تھا۔

افففف ٹویلائٹ کے ایڈورڈ۔۔

حرم کے منہ سے پھسلا۔۔

وہاں سے گزرتی لڑکیاں اسے حیرت سے دیکھ رہی تھیں۔۔

بیلا حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔اسے پتا نہیں چلا اور راستے میں پڑی کسی چیز سے ٹکرا کر وہ دھڑام سے گری۔۔

کوئی رونل عرف رون کا پورٹریٹ بناؤ-- آج وہ یونانی دیوتا لگ رہا ہے۔۔

ہواؤں نے شور مچایا تھا۔

بیلا ایک دم سے کھڑی ہوئی۔ رون کے ہونٹوں پر ایک شریر سی مسکراہٹ دھوڑ گئی۔

وہ چیو نگم چباتا۔۔بلیک گاگلز لگائے انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔

بیلا کے گرنے پر اس نے چشمہ اتارہ۔

جبکہ آج تو حرم بھی اس اتنے آرام سے کھڑا دیکھ کر حیران ہو رہی تھی۔

حرم۔۔جبھی تمہیں جادو گرنی کہتا ہے نا پلیز کوئی منتر پھونکو۔۔ یہ منحوس یہی پر پتھر کا ہو جائے--
بیلا نے نیچے سے اٹھ کر حرم کے کان میں سر گوشی کی۔

اسے انسان ہی رہنے دیتے ہیں۔۔اگر یہ مجسمے میں بدل گیا تو آنے والی سات دنیاؤں کی لڑکیاں اسکے مجسمے کو دیکھ کر مرتی رہیں گیں۔۔

حرم نے جواب دیا۔

وہ اب انکی طرف بڑھ رہا تھا۔۔ خوبصورت پر وقار چال۔۔

آج تو وہ کچھ اور ہی لگ رہا تھا۔

وہ بالکل انکے سامنے آ کر رکا تھا۔

وہ دونوں اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔۔

کیسی ہو لٹل لیڈی۔۔؟؟ اس نے آتے ہی حرم کو چڑایا۔۔

اور تم جان من۔۔

اب وہ بیلا کو سلگہ رہا تھا۔۔ وہ دونوں کی دکھتی رگ سے واقف تھا اس لی ئے وار کرنا نہیں بھولتا تھا۔

ہونہہ۔۔۔جان من۔۔میں نہیں ہوں تمہاری جان من۔بیلا غرائی۔

جبکہ حرم موقع دیکھ کر وہاں سے کھسک رہی تھی۔

رون نے اپنا چشمہ اتارااور اپنی آنکھیں بیلا کی آنکھوں میں گاڑھ دیں۔

بیلانے ایک نظر اسکی آنکھوں میں دیکھااور بس پھر۔۔وہ پلٹنا بھول گئیں۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ رون کی آنکھیں کس رنگ کی ہیں۔۔اس میں ہر طرح رنگ نظر آ
رہے تھے۔

اس سے پہلے وہ کچھ کہتا بیلا پلٹی اور واپسی دھوڑ لگا دی۔وہ پیچھے دیکھے بنا بھاگ رہی تھی۔

جبکہ رون کا چھت پھاڑ قہقہہ کافی دیر تک گونجتا رہا تھا۔۔وہ تھا ہی ایسا۔۔اگر نارمل بن کر آجاتا تو باقی سارے ابنارمل ہو جاتے تھے۔۔

سیکنڈ سمیسٹر میں واصے نے 89 پرسنٹ لے کر جیت حاصل کی تھی۔

البتہ باقی سب کا رزلٹ بھی بہت اچھا تھا۔

جب سے حرم نے رومان کے خیالات جانے تھے اپنے بارے میں وہ اس سے مزید چڑنے لگی تھی۔ جہاں وہ نظر آتا رخ پھیر کر چلی جاتی تھی۔

رومان کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ اسکی باتیں سن لے گی۔آنی نے جو کہا وہ اسکے دماغ میں بیٹھ گیا۔اسکے خود سے سوچنے کی زحمت نہیں کی تھی۔اور یہی اسکی غلطی تھی۔اب اسے پچھتاوا ہو رہا تھا۔

میں نے کچھ زیادہ غلط بول دیا تھا زی۔۔اب میں کیا کروں۔۔؟وہ شرمندہ سا کہہ رہا تھا۔

جو محبت کرتے ہیں وہ کردار کشی نہیں کرتے۔۔وہ اعتبار کرتے ہیں۔۔وہ کردار پر انگلیاں نہیں اٹھاتے ریم۔۔

زی اسے جواب دے کر جا چکی تھی۔اس نے رومان کی مزید کوئی بات نہیں سنی تھی۔

سردی کی شدت میں اضافہ ہوا تو برف باری نے ایک بار پھر روما کو اپنی لپیٹ میں لیا۔

حرم اور عرش دونوں ٹرین میں بیٹھی تھیں۔۔

ٹرین کے گلاس ونڈو سے باہر پھسلتی برف ایک بار پھر سے طلسماتی نظارہ پیش کر رہی تھی۔

وہ دونوں ایک خوبصورت جگہ پر جا رہی تھیں۔۔ عرش پہلی بار جا رہی تھی۔ جبکہ حرم نے وہ جگہ پہلے بھی دیکھی تھی۔

یہ اسٹوڈیو تھا جہاں سمعان تلاوت ریکارڈ کراتا تھا اور ساتھ ہی میوزک کلاس تھی جہاں ایش میوزک سیکھتی تھی۔

وہ دونوں ٹرین سے اتر کر ایک طرف بڑھ گئیں۔

دونوں اوور کوٹ پہنے ہوئے تھیں۔۔ حرم نے تو گلوز بھی پہنے تھے۔۔ اسے ٹھنڈ جلدی لگ جاتی تھی۔

کیا حیدر یہاں آتا ہو گا۔۔؟؟ عرش نے پرجوش سے لہجے میں پوچھا۔

ہاں۔۔جب وہ سمعان کی طرح بچوں کو درس دینے والا کام سنبھال سکتا ہے تو ضرور وہ تلاوت ریکارڈ کرنے کا ذمہ بھی لے چکا ہو گا۔

ہاں میں اسی لیۓ آئی ہوں۔۔وہ بہت خوبصورت تلاوت کرتا ہے۔ عرش مسکرائی۔

اور دنیا میں ایک ایش تھی۔ جو نماز پڑھتے سمعان پر فدا ہوئی تھی۔۔اور اب ایک عرش تھی جو تلاوت کرتے حیدر پر دل ہار گئی تھی۔

ایسی محبتیں انمول ہوتی ہیں جو خدا سے شروع ہو کر اسی پر ختم ہوں۔

وہ جگہ ہی بہت خوبصورت تھی۔وہ سینٹرل سٹی تھا۔پہلے حرم یہاں بارش کے دنوں میں آئی تھی۔۔اسے بھیگی سڑکیں بہت پسند تھی۔اور آج جب وہ دوبارہ آئی تھی تو برف کا بنا قالین انکا سواگت کر رہا تھا۔

شام کا وقت تھا۔سٹوڈنٹس میوزک کلاس لے رہے تھے۔

وہ۔۔وہ پیانو ایش بجایا کرتی تھی۔۔وہ اس میوزک سکول میں اسکی فیورٹ جگہ تھی۔

حرم کلاس روم کے گلاس ونڈو سے اندر ایک کونے کی طرف اشارہ کیا۔

انسانی جذبات پر میوزک کا بہت اثر ہوتا ہے۔۔اور وہاں موجود ہر شخص اس وقت اسی اثر میں لپٹا نظر آرہا تھا۔

حرم اس پیانو کو دیکھتی رہی۔۔اسے لگا جیسے کبھی وہ وہاں بیٹھ کر پیانو بجایا کرتی تھی۔

اسکا امیجینیشن بہت اسٹرونگ تھا۔وہ کھلی آنکھوں سے ایش کو وہاں بیٹھا دیکھ رہی تھی۔جو آنکھیں بند کیۓ کوئی خوبصورت سی دھن بجارہی تھی۔۔اور ہر شخص اسکے بکھیرے گۓ طلسم کے زیر اثر تھا۔

اچانک کلاس روم کا دروازہ کھلا تھا۔اور حرم چونک کر خیالوں سے باہر آئی۔

عرش۔۔اس نے اس کھڑی عرش کو پکارہ۔۔

مگر یہ کیا وہ اسکے پاس نہیں تھی۔ حرم نے حیرت سے چاروں طرف دیکھا مگر وہ اسے کہیں نظر نہیں آئی۔

عرش۔۔اس نے دوبارہ اونچی آواز میں پکارہ۔

پھر وہ کچھ سوچ کر ایک طرف بڑھ گ ئی۔

وہ اسے ہر جگہ ڈھونڈ رہی تھی مگر وہ اسے کہیں نظر نہیں آئی۔ حرم کو پریشانی ہونے لگی۔

پھر وہ کچھ سوچ کر بلڈنگ کے پیچھے والے حصے میں بڑھ گ ئی۔اور اسکی توقع کے عین مطابق عرش وہاں کھڑی تھی۔

جس اسٹوڈیو میں سمعان کبھی اپنی تلاوت ریکارڈ کراتا تھا اسکی ایک ونڈو میوزک کلاس روم میں کھلتی تھی اور دوسری بلڈنگ کے پچھلے گراؤنڈ میں۔۔

آج سمعان کی جگہ مائیک کھڑا تھا۔ ہیڈ فون کانوں سے لگائے۔۔ وہ آنکھیں بند کیے جانے کس سورہ کی تلاوت میں مشغول تھا۔ باہر تک آواز نہیں آتی تھی۔

گلاس ونڈو سے وہ بالکل واضح نظر آرہا تھا۔

اور عرش کسی ٹرانس کے زیراثر تیزی سے ہوتی برف باری میں کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔

اس شخص سے دور رہنا اس سے بات نا کرنا عرش کے بس میں تھا۔ مگر اس سے نظریں ہٹا لینا اسکے بس میں نہیں تھا۔

حرم کو لگا وقت ایک بار پھر سے لوٹ آیا ہو جیسے۔۔

اسٹوڈیو کے اندر اسے سمعان نظر آیا اور باہر ایش۔۔

جگہ وہی تھے۔۔کام بھی وہی تھا۔۔وقت بدل گیا تھا اور کردار بھی بدل گئے تھے۔۔

مگر محبت وہی تھی۔۔ طلسم بکھراتی۔۔ سجدے کرواتی۔۔عاشق بناتی۔۔

سفاک سی محبت۔۔عبادت سی محبت۔۔

حرم کی آنکھوں میں اس منظر کو دیکھ ایک نمی سی چمکی۔۔اسکے رونگھٹے جیسے کھڑے ہوگئے تھے۔۔

ایک بار پھر ملن سے اوپر کی محبت کا آغا ہوا تھا۔۔ جو دن با دن شدت پکڑ رہی تھی۔۔ کون جانے اس بار بھی ایش اور سیم کا ملن ہونا تھا یا نہیں۔۔

ایسا بھی ہوتا ہے۔۔

بہت کہنے کی چاہت ہو،

قلم کو تھام لیں تو۔۔

حرف گمنام ہوتے ہیں۔۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔۔

بیاں مدعا کر لوں۔۔

بہت سی گفتگو کر لوں،

تو کچھ حاصل نہیں ہوتا۔۔

کہ

لفظوں کا اثاثہ پھر۔۔

ہو نہی بیکار جاتا ہے۔۔

!! کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔۔

جو سکون عرش کو اسے یوں دیکھنے میں ملتا تھا وہ بھلا بات کرنے سے کہاں حاصل۔۔

لگتا ہے آج نظروں سے ہی سیراب کرنا ہے۔۔

حرم نے اسکے پاس آکر سرگوشی کی۔

عرش چونکی۔۔اور پھر مسکرادی۔

کاش اس شخص کو میں آنکھوں میں قید کر سکتی۔۔

صرف آنکھوں میں ہی کیوں۔۔دل میں اور زندگی میں بھی تو قید کیا جا سکتا ہے نا۔۔

حرم نے کہا۔

ہر کوئی تمہاری طرح خوش قسمت نہیں ہو سکتا حرم۔۔کہ وہ اپنی محبت کو اپنی زندگی میں قید کر سکے۔۔

تمہارے پاس ہادی ہے نا۔۔محبت نا ملنے کا دکھ بہت برا ہوتا ہے۔۔شاید تم محسوس نا کر پاؤ--

عرش اپنی دھن میں کہہ رہی تھی۔

اس نے دیکھا ہی نہیں کتنے سائے حرم کے چہرے پر آکر گزرے تھے۔

وہ زرد پڑھ چکی تھی۔کچھ تھا جو اسکے اندر ڈوب کر ابھرا تھا۔

عرش نے اسکی خاموشی محسوس ہی نہیں کی۔

چلیں۔۔اچانک عرش نے پلٹ کر اس سے کہا۔

مائیک سے نہیں ملنا۔۔؟حرم نے خود کو نارمل کرتے ہوئے پوچھا۔

نہیں۔۔دیکھ لیا اتنا ہی کافی ہے۔ویسے بھی مجھے دیکھ کر وہ کونسا خوش ہو جاتا ہے۔عرش نے بے دلی سے کہا۔

ہمم۔۔چلو۔۔حرم آگے بڑھ گئی۔

وہ دونوں کافی آگے نکل آئیں تھیں جب انہیں عقب سے آواز سنائی دی۔

مجھ سے ملے بنا ہی جا رہی ہو ایش ولیم۔۔۔

حرم نے پلٹ کر دیکھا تو مائیک کھڑا تھا۔

جی۔۔ عرش نے کہا کہ ہمیں واپس چلنا چاہیے۔۔ ورنہ تمہاری شکل تو میں روز دیکھتی ہوں۔ کچھ خاص نہیں تم میں۔۔

حرم نے جان بوجھ کر چھیڑا۔

اچھا۔۔ کیا واقعی کچھ خاص نہیں ہے مجھ میں۔۔؟؟ وہ جینز کی پاکٹ میں دونوں ہاتھ ڈالتا آگے بڑھا۔

عرش کی نظریں زمین پر گڑھی تھیں۔۔ وہ اسے گھنٹوں دیکھ سکتی تھی مگر شرط یہ تھی وہ اسے نا دیکھتا تو۔۔

ہاں جی۔۔ کچھ خاص نہیں ہے تم میں۔۔

حرم نے جواب دیا۔

یہ تو تم اپنی دوست سے پوچھو۔۔ جو مجھے دیکھنے کیلی ئے--

مائیک نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے بات ادھوری چھوڑی۔

عرش ایک دم گڑبڑا گ ئی۔ اسے امید نہیں وہ اسکے دل کی بات جان جائے گ ا۔

تم میری دوست کو بیچ میں مت لاؤ--

کیوں نا لاؤں-- آخر وہ یہاں پر موجود ہے بھئی---

اس وقت عرش کی ذات وجہِ گفتگو تھی۔

کیوں مس عرش۔۔ٹھیک کہاں نا میں نے۔۔؟ وہ اب عرش سے مخاطب تھا۔وہ سٹپٹا گئی تھی۔۔جواب کیا دیتی۔۔مائیک کی شرارتی نگاہیں اسے زچ کر رہی تھیں۔۔

دور رہو میری دوست سے۔۔

حرم نے اسے ڈپٹا۔۔

ھاھاھا۔۔مائیک کا قہقہہ بلند ہوا۔

میں تو دور ہی ہوں۔۔اور رہوں گا بھی۔۔ کیونکہ اب تمہاری دوست کسی اور کی امانت ہے۔۔

سنجیدہ سے لہجے میں کہا گیا۔ عرش کا سر جھکا ہوا تھا ورنہ وہ اسکی آنکھوں میں مچلتی شرارت واضح دیکھ سکتی تھی۔

ہاں تو۔۔ تمہیں کوئی مس ئی لہ۔۔؟؟

حرم نے خفگی سے پوچھا۔

نہیں۔۔اگر ہوا تو بھی نہیں بتاؤں گ ا۔۔کچھ دیر سوچنے کے بعد مائیک نے جواب دیا۔

''وہ شخص بھی عجیب ہے کہ،

''پاس آکر فاصلے دور تک بچھاتا ہے۔۔

عرش کے پاس تو کرنے کو کوئی بات نہیں تھی۔اس نے چپ رہنے میں ہی عافیت جانی تھی۔

ہمیں چھوڑ کر آؤ اب۔۔

حرم نے حکم دیا۔

اتنی ٹھنڈ میں کھڑے کھڑے ہماری قلفی جم گ ئی ہے-- تم تو ہو ہی بے مروت چائے ک افی کا بھی نہیں پوچھو گے۔۔

تو چلیں پھر۔۔چائے پی نے۔۔

وہ پوچھ رہا تھا۔

نہیں ہمیں واپس جانا ہے۔۔ عرش نے جواب دیا۔

مائیک نے اسے دلچسپی سے دیکھا اور پھر گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

وہ دونوں بھی اسکے پیچھے چل پڑیں۔۔

\-------------------------

جب پہلے روما میں برف باری ہوتی تھی تو وہ فرہاد کے ساتھ مل کر انجوائے کرتی تھی۔

لیکن اب اس نے خود ہی فرہاد سے فاصلے بڑھا لیے تھے۔

وہ اسکے گھر آنے سے پہلے کمرے میں گھس جاتی تھی۔ صرف کھانا کھانے نیچے جاتی تھی۔ اور پھر واپس آکر سو جاتی۔

جب وہ اسے کسی کام یا بات کرنے کیلیےئے بلانے آت تو اسے سویا ہوا پاتا۔

اب بھی اسے کمرے کے باہر آہٹ ہوئی تھی۔ حرم نے فٹافٹ لیٹ کر کمفر اوپر اوڑھ لیا۔

حرم۔۔ فرہاد نے اسے پکارہ۔

لیکن اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

آج بھی اتنی جلدی سو گئی۔۔

وہ حیران ہوا۔

طبیعت تو ٹھیک ہے نا اسکی۔۔ وہ سوچتے ہوئے اسکی طرف بڑھا۔

حرم تم ٹھیک ہو۔؟؟وہ پوچھ رہا تھا جبکہ حرم نے خود کو نارمل رکھنے کی بہت کوشش کی۔

پھر فرہاد نے آہستہ سے اسکے چہرے سے کمفر اتارا اور اسکی پیشانی چھوئی۔

بخار تو نہیں ہے۔۔لگتا ہے تھک گ ئی ہ و گی۔۔

وہ بڑبڑا رہا تھا اور حرم اسکی آوز آسانی سے سے سکتی تھی۔

فرہاد نے کتنے دنوں بعد اسے پاس سے دیکھا تھا۔وہ ہمیشہ کی طرح معصوم لگ رہی تھی۔

جانے اسکے دل میں کیا آیا تھا وہ اس پر جھکا اور اسکی پیشانی کو اپنے لبوں سے چھوا۔

حرم کی سانس اٹکی تھی۔

میں ہمیشہ تمہیں اپنے ساتھ دیکھنا چاہتا ہوں۔۔وہ کہہ رہا تھا۔حرم کی پلکیں لرزیں۔۔

اور وہ لرزاہٹ فرہاد نے باخوبی محسوس کی تھی۔اسے ہونٹوں پر خوبصورت سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

کچھ دیر وہ اسے دیکھتا رہا اور پھر اٹھ کر چلا گیا۔

اسکے جانے کے بعد حرم نے آنکھیں کھولیں۔۔جو نم تھیں۔۔

آپ کسی اور کے ہیں ہادی۔۔آپکو سمجھنا چاہیئے-- کیوں آتے ہیں پھر میرے پاس۔۔وہ روتے ہوئے اس سے شکوہ کر رہی تھی۔

یونیورسٹی کے آڈیٹوریم میں سٹوڈنٹس کی کثیر تعداد موجود تھی۔ بہت ہی اہم کام ڈسکس کیا جا رہا تھا۔

مدر مارگریٹ کے سکول کیلیے چیریٹی شو کرنا تھا جو کہ ہر سال ہوتا تھا۔

ڈسکس یہ ہو رہا تھا کہ اس سال شو میں کیا پلے کیا جائے--

کوئی رومیو جولیٹ کہہ رہا تھا تو کوئی لیلیٰ مجنوں۔۔

ہمیں شیکسپئیر کا کوئی پلے کرنا چاہیے-- ڈریک نے مشورہ دیا۔

نہیں۔۔ یہ سب پرانا ہو چکا ہے۔کچھ نیا ہونا چاہی ئے-- کچھ خاص۔۔بہت ہی خاص۔۔ کوئی داستان جسے روما والے صدیوں یاد رکھیں۔۔

زی نے جواب دیا۔۔ویسے بھی اس شو کی ذمہدار اسکی تھی۔

حرم تم کچھ مدد کرو نا۔۔زی نے حرم کی طرف دیکھ کر کہا۔

حرم کچھ سوچ رہی تھی۔۔ پھر اچانک اسے ذہن میں جھماکہ ہوا۔

منار تمہیں وہ ڈائری یاد ہے نا۔۔؟ حرم نے زی سے کہا۔ویسے بھی وہ اسے منار ہی کہتی تھی۔

کونسی۔۔؟؟زی نے یاد کرنا چاہا۔

ایش۔۔

حرم نے کہا۔

اووووہ ہاں۔۔ میرے منار بننے کی وجہ وہی تو ڈائری ہے۔ لیکن اس وقت کیا ذکر۔۔؟؟

زی الجھی۔

حرم نے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔اور پھر دیکھتی رہی۔۔ منہ سے کچھ نا بولی۔۔اسکی آنکھیں جیسے زی کو پیغام دے رہی تھیں۔۔

کیا واقعی۔۔؟؟زی نے اسکی آنکھوں کی زبان سمجھتے ہو گ کہا۔

ہاں۔۔ حرم مسکرادی۔۔

چیریٹی شو میں کیا پلے ہونا تھا اسکا فیصلہ ہو چکا تھا۔

اگلا مس ئی لہ کاسٹنگ کا تھا۔ حرم اور زی ایش پر پلے بنا رہی تھیں۔۔ حرم کے پاس صرف یہی وہ واحد موقع تھا جس سے وہ ایش کے دیے گ ئے ک ام کو پورا کر سکتی تھی۔۔

باشرطا اگر پروفیسر ولیم یہ شو دیکھنے آتے۔

مسٹر ولیم کی فکر چھوڑ دو حرم۔۔ ریم انہیں خود لے آئے گ ا۔۔ زی نے اسکی پریشانی دور کی۔

حرم نے زی کو ایش کا کردار دیا تھا۔۔اب سمعان کا کردار کس کو دیا جائے یہ سوچا جا رہا تھا۔

رومان۔۔ عرش نے کہا۔

ہاں۔۔ مسٹر شاہ کو سیم کا کردار نبھانا ہو گا۔

حرم نے فیصلہ سنایا۔۔

اب رومان مانتا تب نا۔

اور پھر رومان کی منتیں کی گ ئی-

یہ کردار رون بھی نبھا سکتا تھا۔۔ لیکن اسکے اندر کچھ ایسے جراثیم تھے جو کسی بھی چیز کو پرفیکٹ دیکھ نہیں سکتے تھے۔

اگر سب کچھ پرفیکٹ ہوتا تو وہ آکر جب تک اسے خراب نا کرلیتا اسے سکون نہیں ملتا تھا۔

وہ سمعان کا کردار کبھی بھی نہیں نبھا سکتا تھا۔۔اسکا کیا پتا وہ شو کے درمیان زی کو اٹھا کر باہر ہی پھینک دیتا۔

بہت منتیں کی گ ئی لیکن رومان نا مانا۔ بالآخر حرم کو جانا پڑا۔وہ جو اسے دیکھنا بھی نہیں چاہتی وہ اسکی منت کرنے گ ئی تھی۔

اور شاید رومان بھی یہی چاہتا تھا کہ حرم خود آئے اور اسے بلائے۔

پلیز مسٹر شاہ۔۔ یہ پلے میرے لی ئے بہت اہم ہے۔آخری بار ہماری مدد کردیں۔۔

حرم نے بے بسی سے کہا۔

اوکے۔۔

وہ جو اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا ایک دم کھڑا ہو گیا۔

حرم اسکے اتنی جلدی مان جانے پر حیران ہوئی تھی۔

اور پھر شو کی تیاریاں کی گ ئی۔۔ پ ورا ایک مہینہ پریکٹس ہوئی تھی۔زی اور رومان نے بہت محنت کی تھی۔اور اس سے زیادہ حرم نے۔۔

مسٹر ولیم کا کردار واصے کو دیا گیا تھا جو اس نے باخوبی پورا کیا تھا۔

حرم بہت پرجوش تھی۔اور زی بھی۔۔اس پلے میں رومان اسکے ساتھ تھا۔اسکے لیئے یہی کافی تھا۔

اور پھر شو کا دن بھی آگیا۔۔

اس دن شام کے وقت شو تھا۔شو ڈیڑھ گھنٹے پر مشتمل تھا۔

ٹکٹیں بیچنے کا کام رون کے ذمہ تھے۔۔جسے وہ باخوبی پورا کر رہا تھا۔

کچھ سٹوڈنٹس ڈر کی وجہ سے ٹکٹ خرید لیتے تھے جبکہ کچھ کو شو میں انٹرسٹ ہو رہا تھا۔

وہ ٹکٹ لے کر ایملی کے پاس گیا۔

میں نے نہیں لینی ٹکٹ۔۔ایملی نے انکار کیا۔

کیوں نہیں لینی۔۔؟؟رون نے تیوری چڑھا کر پوچھا۔

میری مرضی۔۔ایملی اترائی۔

تو تم نے نہیں لینی۔۔؟رون نے آخری بار پوچھا۔

اور ایملی نے تفاخر سے گردن نامیں ہلا دی۔

اوکے۔۔رون جانے کیلیۓ پلٹا۔۔

ایملی کو حیرت ہوئی کہ وہ اتنی جلدی کیسے جا سکتا ہے۔۔ لیکن دو چار قدم چلنے کے بعد وہ گولی کی سپیڈ سے اسکی طرف بڑھا اور اسے اٹھا کر فش پونڈ میں پھینک دیا۔

دیکھتا ہوں کیسے نہیں لیتی تم ٹکٹ۔۔

رون نے قہقہہ لگایا۔

جبکہ ایملی پونڈ کے اندر گوتے کھا رہی تھی۔

اسے سوئی منگ تو آتی تھی لیکن پونڈ کا گدلہ پانی۔۔ایملی کا دل خراب ہو گیا تھا۔

وہ اسے باہر نہیں نکلنے دے رہا تھا۔

رون پلیز مجھے باہر آنے دو۔۔ایملی نے اسکی منت کی جو پونڈ کے اندر ہی قے کرنے والی ہوئی پڑی تھی۔۔

اسکے نازک پاؤں سے مچھلیاں آآکر ٹکرا رہی تھیں۔۔اسکی چینخوں نے پورا روما ہلا دیا تھا۔

اب لوگی ٹکٹ یا نہیں۔۔

رون نے خوب انجوائے کرنے کے بعد پوچھا۔

ہاں لونگی۔۔ایملی نے فوراً ہاں بھری۔

گڈ۔۔ یہ لو۔۔ یہ باقی کی ٹکٹس بھی اب تم بیچو گی۔۔شام سے پہلے تک۔۔ سمجھ آئی-- اگر نا بیچی تو۔۔جانتی ہو نا کیا ہو گا۔۔؟؟رون نے وارننگ دی۔

وہ ساری ٹکٹس وہاں گرا کر سیٹی بجاتا مسکراتا۔۔آگے بڑھ گیا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حرم تیار ہو رہی تھی۔شو شروع ہونے میں دو گھنٹے رہ گ ئے تھے۔

فرہاد باہر اسکا انتظار کر رہا تھا۔وہ بھی اسکے ساتھ ہی جا رہا تھا۔

چلیں۔۔حرم نے باہر آ کر سپاٹ سے لہجے میں کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

حرم۔۔فرہاد نے اسے پکارہ۔وہ رک گ ئی-

وہ چلتے ہوئے اسکے سامنے آیا تھا۔اسکے کلون کی تیز خوشبو حرم کی سانسوں کے زریعے اسکے اندر اتری تھی۔

ناراض ہو مجھ سے۔۔؟ وہ پوچھ رہا تھا۔

نہیں۔۔ حرم نے جواب دیا۔

میری طرف دیکھ کر کہو۔۔

وہ جو رخ پھیرے کھڑی تھی۔۔اسکی بات سن کر اسے دیکھا اور پھر نظریں چرا گ ئی۔ وہ اسے زیادہ دیر دیکھ نہیں سکتی تھی۔

جانتاہوں تم مجھ سے ناراض ہو۔۔

میں آپ سے ناراض نہیں ہوں۔ حرم نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

اچھا تو پھر مجھ سے چھپ کیوں رہی ہو۔۔؟؟

وہ پوچھ رہا تھا۔

میں کیوں چھپوں گی۔۔

یہی تو میں جاننا چاہتا ہوں۔۔ فرہاد نے کہا۔

آپ کیا لیں گے جان کر۔۔آپ جسکے ہیں اسکے رہیں نا۔۔کیونکہ میرے قریب آرہے ہیں۔بعد میں بھی تو آپ نے کسی اور کا ہونا ہی ہے نا۔۔آپ روشنی کے تھے۔۔ہیں اور رہے گے۔۔تو پھر یہ سب کیا ہے۔۔؟؟

وہ پھٹ پڑی تھی۔

فرہاد حیرت سے اسے دیکھا۔۔اسے اندازہ نہیں تھا کہ حرم کے ذہن میں یہ سب کچھ چل رہا ہے۔

اس نے حرم کی آنکھوں میں نمی واضح دیکھی تھی۔

تم پاگل ہو حرم۔۔تم نے یہ سب سوچا بھی کیسے۔۔؟؟

میرا اس سے کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔سمجھ آئی۔

اب جو ہو تم ہو۔۔اسے اپنے ذہن سے نکال دو۔۔

حرم نے کچھ نہیں کہا بس خاموش نظروں سے اسے دیکھا۔

کیا مجھ پر یقین نہیں ہے۔۔؟؟

فرہاد کے لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ حرم شرمندہ ہو گئی۔

میں نے کہا تھا نا مجھے تمہارے لیے بنایا گیا ہے۔۔کوئی شینا ملک مجھے تم سے الگ نہیں کر سکتی۔۔

اسکے اتنے نرم لہجے پر حرم کا دل بھر آیا تھا۔

شو شروع ہونے والا تھا۔لوگ آنا شروع ہو گئے تھے۔۔

اسٹیج پر پردے کے پیچھے ریہرسل جاری تھی۔

زی اور حرم دونوں کیلیے یہ بہت اہم دن تھا۔

مسٹر ولیم آئیں گے نا۔۔؟حرم نے رومان سے پوچھا۔

ڈونٹ وری۔۔وہ ضرور آئیں گے- رومان نے پورے اعتماد سے کہا۔

ساری ٹکٹس سیل ہو گ ئی تھیں۔۔ایملی بیچاری نے کس طرح سیل کی تھیں یہ تو صرف وہی جانتی تھی۔

حرم نے مسٹر اور مسز ولیم کو اندر آتے دیکھا تو وہ خوش ہو گ ئی--

یعنی سب اسکی توقع کے مطابق ہو رہا تھا۔

آج کا یہ دن اور یہ شو ہمارے لی ئے بہت اہم ہے۔۔ حرم نے اسٹیج پر مائک تھام کر کہا۔

ایک طرف یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس اور پروفیسرز بیٹھے تھے تو دوسری جانب مدر مار گریٹ اور اسکے سکول کا سٹاف۔ جبکہ درمیان میں باہر کے لوگوں کی ایک بڑی تعداد تھی۔۔

جہاں سب سے پہلی رو میں فرہاد بیٹھا تھا جو حرم کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

مجھے پوری امید ہے آج کی یہ شام۔۔اس شو کو دیا گیا آپ لوگوں کا یہ ڈیڑھ گھنٹا آپ قیات تک نہیں بھول پائیں گے۔

وہ مائیک تھامے اعتماد سے کہہ رہی تھی۔

مسز ولیم اسے مسکرا کر دیکھ رہی تھیں۔۔

یہ کہانی ہے ایک شہزادی کی۔ایک ایسی شہزادی جو رہنماؤں کی تلاش میں ایک شہزادی سے ایک عام سی لڑکی بن گ ئی--

حرم نے کہااور مسٹر ولیم نے اپنی جگہ پر پہلو بدلہ

توآئیۓ شروع کرتے ہیں آج کا شو۔۔ جس کا نام ہے

میرے_رہنما#

پوراہال تالیوں سے گونج گیا۔

حرم اسٹیج سے نیچے اتر آئی-

اسٹیج کا پردہ ہٹااور ایک دس سالا بچی ایک سفید فراک پہنے باہر آئی-

میں ہوں ایک رائی ل پرنسز۔۔

سب سے الگ۔۔ میری دنیا اس دنیا سے الگ ہے۔

مجھے ماضی اور مستقبل دونوں میں جینے کی عادت ہے۔۔

کیونکہ میں ہوا یش۔۔

وہ بچی لہک لہک کر کہہ رہی تھی۔ وہ بچی مدر مار گریٹ کے سکول کی تھی۔

مسٹر ولیم کے چہرے پر حیرت پھیلی۔۔

وقت گزرتا گیا۔۔ اور وہ پرنسز بڑی ہو گ ئی۔

اب اسٹیج پر زی تھی۔اسکے ساتھ مسز ولیم جسکا کردار میری نے نبھایا تھا وہ بھی مدر مار گریٹ کے تھی اور مسز ولیم کے کرادر پر پورا اتری تھی۔ Healthy سکول کی ایک ٹیچر تھی۔جو کافی

تم چرچ نہیں جاتی نا۔۔؟

وہ ایش کو ڈانٹ رہی تھی۔

مسز ولیم کی آنکھوں کے سامنے پوری فلم چلنے لگی۔

میں ایش ہوں مام۔۔میں ہر کام اپنی مرضی سے کرتی ہوں۔۔

ایش کے جانے کے بعد واصے اسٹیج پر آیا۔۔ یعنی کہ مسٹر ولیم۔۔

پلے کی ہر چیز پرفیکٹ تھی۔

وہاں بیٹھے لوگ دلچسپی سے شو دیکھ رہے تھے۔۔

اور پھر سین بدلتے رہے۔وہ سین آیا جس میں ایش نے سمعان کو مسجد میں دیکھا تھا۔

پلے کی کوریوگرافی کمال کی تھی۔۔ مسجد کا سین ایک دم پرفیکٹ تھا۔

زی ایش بنی اسٹیج پر بارش میں نماز پڑھتے سمعان کو دیکھ رہی تھی۔۔جو رومان تھا اور کوئی نہیں۔۔ جو اسکی محبت تھا۔

اور بس۔۔ مسٹر ولیم کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔۔وہ ایک جھٹکے سے اپنی سیٹ سے اٹھے اور دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

پاپا۔۔

وہ کچھ دور تک چلے تھے جب انہیں پیچھے سے آواز آئی۔ جیسے ایش نے انہیں پکارہ ہو۔انہوں نے فوراً پلٹ کر دیکھا۔

حرم مائیک تھامے اسٹیج کے ایک کونے پر کھڑی انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔

مسٹر ولیم کو لگا جیسے انکی ایش سامنے کھڑی ہو۔

سب نے حیرت سے حرم کو دیکھا تھا کہ اس نے مسٹر ولیم کو پاپا کہہ کر پکارہ تھا اور اسکی پکار نے مسٹر ولیم کے پاؤں زنجیروں سے جکڑ لیے تھے۔

بیٹھ جائیں پروفیسر ولیم۔۔آپ ایسے نہیں جاسکتے۔۔

حرم نے کہا۔

تو مسٹر ولیم کسی ٹرانس کے زیر اثر واپس آ کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گ ئے-- جہاں مسز ولیم اپنے آنسو صاف کر رہی تھیں۔۔

پلے دوبارہ شروع ہوا۔ایش نے اسلام قبول کر لیا تھا جس پر مسٹر ولیم نے اسے کتنے تھپڑوں سے نوازہ تھا۔

وہ گھر چھوڑ کر چلی گ ئی تھی۔

وہ عائی شہ کے پاس آگ ئی تھی جسکا کردار عرش نے نبھایا تھا۔مائیک بھی وہیں موجود تھا۔ اسکی ذہن میں ایش پھر سے تازہ ہو گ ئی تھی۔اسکی آنکھیں کب نم ہوئیں اسے خود نہیں پتا چلا۔

اولڈ ہاؤس۔۔ سمعان کا دوبارہ ملنا سب کچھ کسی فلم کی طرح وہاں چل رہا تھا۔

اور پھر وہ سین بھی آیا جب مسٹر ولیم نے دو لڑکوں کو بیجھا سمعان کو مارنے کیلی ئے-- مسٹر ولیم تو حیرت سے گنگ رہ گ ئے تھے۔

شکر تھا حرم نے پلے میں مسٹر ولیم کا نام بدل کر ایلم کر دیا تھا۔

ورنہ وہاں بیٹھا ہر شخص مسٹر ولیم کے گرد گھیرا ڈال لیتا۔

اور پھر وہ سین آیا جب ایش اور سمعان آخری بار ملے تھے۔

زی چینج کرنے گ ئی تھی۔اس سین میں اس نے وائٹ ڈریس پہننا تھا۔۔مگر جیسے وہ نیچے اترنے لگی اسکا پاؤں پھسلا اور وہ نیچے گر گ ئی۔

پاؤں میں موچ آگ ئی تھی۔ڈیرک اور شالے نے اسے اٹھایا۔

اور لے گ ئے۔

اب کیا ہو گا حرم۔۔ عرش پریشان ہوئی۔

حرم نے بھی سفید فراک پہنی تھی۔اس نے پریشانی سے فرہاد کی طرف دیکھا۔۔فرہاد نے اسے اسٹیج پر جانے کا اشارہ کیا۔

وہ اسٹیج کی طرف بڑھ گ ئی۔

اور پھر سمعان کو وہ لڑکے اٹھا کر لے گ ئے۔

اب آیا تھا وہ سین جسے دیکھ وہاں بیٹھا ہر شخص رونے والا تھا۔

سمعان کو زہریلا انجیکشن لگ چکا تھا اور اب اس نے ایش کو کال کی تھی۔ جو اس ڈھونڈ رہی تھی۔

اب سمعان نے اپنی محبت کا اظہار کرنا تھا ایش سے۔۔

لیکن اسٹیج پر اس وقت رومان اور حرم تھے۔۔

رومان حرم کو سامنے دیکھ کر بھول چکا تھا کہ وہ سمعان کا کردار نبھا رہا ہے۔۔

وہ رومان بن گیا تھا۔

میں نے تمہیں بہت چاہا ہے۔۔ رومان نے کہنا شروع کیا۔

آج صرف تم میری سنو گی۔

میں تم سے عشق کرنے لگا ہوں۔۔ رومان نے کہا۔ عرش، حرم اور باقی سب نے چونک کر رومان کو دیکھا جس نے ڈائی لاگز بدل دیے تھے۔

وہ اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا۔

مجھے عورت ذات سے نفرت تھی۔۔ تمہیں دیکھ کر میں نے محبت کرنی سیکھی۔۔

رومان کی آنکھیں اسکی باتوں کی سچائی کی گواہ تھیں۔۔

میں اچھا انسان نہیں ہوں۔اور نا اچھا مسلمان۔۔

لیکن پھر بھی میں تمہیں چاہتا ہوں۔۔

اپنی سیٹ پر بیٹھا فرہاد بھی سمجھ چکا تھا کہ یہ پلے کے ڈائی لاگز نہیں ہیں۔۔

میں تمہارے ساتھ جینا چاہتا ہو۔۔میں تمہیں ہمیشہ چاہوں گا۔۔اپنی آخری سانس تک۔۔

اور پھر حرم آہستہ آہستہ پیچھے ہوئی۔۔ اسٹیج پر زی واپس آئی تھی۔۔اسکے پاؤں میں درد تھا مگر وہ یہ پلے نہیں چھوڑ سکتی تھی۔

اور تبھی رومان ہوش میں آیا۔

پھر اس نے سمعان کے سارے ڈائی لا گز بولے۔۔

لاالہ الااللہ، مُحمّدؐ رسول اللہ۔۔

سمعان نے کلمہ پڑھا اور نیچے گر گیا۔

سمعان۔۔

ایش نے دل دہلانے والی چینخ ماری۔۔اور وہ بھی برستی بارش میں گر گ ئی--

وہاں بیٹھے بہت سے لوگ رو دیے تھے۔۔کچھ لوگوں کے آنسو گلے میں اٹک گ ئے تھے۔ مسز ولیم کے آنسو جاری تھے۔

پہلی بار مسٹر ولیم کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

پردہ گرا۔۔اور پھر اٹھا۔ایش پاگل ہو چکی تھی۔وہ سب بھول گئی تھی۔

پھر اسے سب یاد آجاتا ہے۔۔اور ایک دن اسے پتا چلتا ہے کہ اسے برین ٹیومر ہے۔اور پھر وہ بھی دنیا چھوڑ جاتی ہے۔

مسٹر ولیم نے حیرت سے مسز ولیم کی طرف دیکھا۔

ایش کو۔۔۔انکی آواز گلے میں ہی اٹک گئی تھی۔

وہ نہیں جانتے تھے کہ انکی بیٹی کو برین ٹیومر تھا۔اور سمعان کی موت کی وجہ بھی وہ تھے۔۔ یہ سب ایش جانتی تھی۔۔ مسٹر ولیم کو حیرت ہوئی۔

اور پھر ایش اور سمعان کو بادلوں میں ایک ساتھ دکھایا گیا۔

اور پھر پردہ گر گیا۔۔ ڈیڑھ گھنٹا ختم ہو گیا تھا۔

ہال میں بیٹھے لوگوں پر جیسے چھایا ہوا طلسم ٹوٹا۔۔

اور پھر کچھ دیر بعد ہال پھر تالیوں سے گونج اٹھا۔

مدر مار گریٹ نے پہلی بار حرم کو دیکھا تھا۔۔ وہ اسے پسند آئی تھی۔

واقعی جو شو آج لوگوں نے دیکھا تھا وہ اسے صدیوں نے نہیں بھولنے والے تھے۔البتہ کچھ راز تھے جو حرم نے بھی راز رکھے تھے اور انہیں پلے میں ایڈ نہیں کیا تھا۔

مسٹر ولیم دکھی دل کے ساتھ واپس چلے گ ئے تھے۔

شو اتنا کامیاب ہوا تھا کہ ہر طرف اسکے چرچے ہو رہے تھے۔

محبت کی ادھوری داستان۔۔جو نا جانے کب پوری ہونی تھی۔

رومان اور زی کا یہ آخری سمیسٹر تھا یونیورسٹی میں۔۔

زی اپنے گروپ کے ساتھ مل کر اسے خوب انجوائے کر رہی تھی۔ جبکہ حرم کی کلاس کا یہ تھرڈ سمیسٹر تھا۔اور انکا ایک اور مزید باقی تھا۔

دن پھر تیزی سے گزرنے لگے۔ حرم باقاعدگی سے سے پیلس جاتی تھی۔البتہ اب مسٹر ولیم اس سے بات کر لیتے تھے مگر ایک حد تک۔۔

انکا تھرڈ سمیسٹر بھی ختم ہونے والا تھا۔۔دو ماہ رہ گئے تھے۔

اس دن یونیورسٹی میں بون فائر کا فنکشن تھا۔

سارے سٹوڈنٹس رات کے وقت یونیورسٹی میں جمع تھے۔۔آگ کا الاؤ جلائے سارے اسکے گرد ڈانس میں مگن تھے۔

حرم اور زی ایک ساتھ بیٹھی تھیں۔۔

میوزک بہت تیز تھا۔ ہر کوئی اس ٹھنڈ بھری رات کو خوب انجوائے کر رہا تھا۔

عرش اور بیلا نے سب کی بہت ساری تصویریں بنائی تھیں یہاں سے جانے کے بعد یہی انکا اثاثہ تھیں۔۔

رومان کی نظریں حرم پر جمی تھیں۔۔ آج اسکا دل کر رہا تھا کہ اس خوبصورت رات میں وہ حرم سے اپنے دل کی بات کہہ دے۔۔

موسم بہت سہانہ تھا البتہ بارش آنے کے امکان بہت زیادہ تھے۔۔ وقت گزرتا رہا اور آگ کا الاؤ تیز ہوتا رہا۔۔

اور پھر ایک دم بارش شروع ہو گ ئی۔ سارے سٹوڈنٹس کاریڈور کی طرف بھاگے۔۔

حرم کا بیگ کہیں گم ہو گیا تھا۔ وہ اسے ہی ڈھونڈ رہی تھی۔

حرم اندر آ جاؤ۔۔ ٹھنڈ لگ جائے گی یہ سردیوں کی بارش ہے۔۔ عرش نے اسے پکارہ۔۔ مگر اسکے بیگ میں اسکا موبائل تھا۔ جسے وہ چھوڑ نہیں سکتی تھی۔

گراؤنڈ خالی ہو گیا تھا۔ صرف وہ اپنا بیگ ڈھونڈ رہی تھی اور پوری بیگ گ ئی تھی۔

یہ شکر تھا کہ اس نے اوور کوٹ پہنا تھا۔

وہاں ایک اور شخص موجود تھا۔ میوزک بند ہو گیا تھا۔۔اب صرف بارش کی آواز آ رہی تھی۔

یہ ہے آپکا بیگ۔۔؟؟رومان نے پکارہ۔۔جو خود بھیگا ہوا تھا۔

ہاں۔۔ حرم بیگ کی طرف بڑھی۔۔اس سے پہلے وہ اس سے بیگ لیتی رومان ایک گھٹنہ زمین پر لگا کر بیٹھ چکا تھا۔

مجھے تم سے کچھ کہنا ہے حرم۔۔

حرم نے حیرت سے اسے دیکھا۔

حرم نے کیا پوری یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس نے دیکھا۔۔رومان کو حرم کے سامنے گھٹنہ ٹکا کر بیٹھے ہوئے-

میں تم سے محبت کرتا ہوں حرم۔اور اپنی زندگی تمہارے ساتھ جینا چاہتا ہوں۔۔

ول یو میری می۔۔

اسکی آواز اسکے الفاظ اسکے جزبات کی عکاسی کر رہے تھے۔

حرم دھک سے رہ گئی تھی۔۔اور اسکے ساتھ زی۔۔ جس نے اذیت سے آنکھیں موند لیں تھیں۔

بارش رومان کے خوبصورت چہرے سے پھسل پھسل کر نیچے گر رہی تھی۔

نہیں۔۔ حرم کو جیسے ہوش آیا۔۔

روماں کو جھٹکہ لگا۔۔اسے امید نہیں تھی کہ حرم اسے انکار کرے گی وہ بھی اس وقت جب وہ اسے پوری یونیورسٹی کے سامنے پرپوز کرے گا۔۔انتہائی اچھے انداز میں۔۔

مگر کیوں۔۔؟؟

ہر کیوں کا جواب نہیں ہوتا حرم نے اسکے ہاتھ سے بیگ لیا۔

اور جانے کیلیۓ پلٹی۔

تم میری بات کا جواب دیے بنا نہیں جاسکتی۔۔

پوری یونیورسٹی انہیں دم سادھے دیکھ رہی تھی۔

کیوں نہیں ہو سکتی تم میری۔۔آخر کیا وجہ ہے۔۔؟؟

وہ تیز آواز میں پوچھ رہا تھا۔

کیونکہ میں کسی اور کو چاہتی ہوں۔۔کسی اور کی ہوں۔۔میں میرڈ ہوں۔۔مسٹر شاہ۔۔کسی کی بیوی ہوں۔۔

حرم اتنی اونچی آواز میں چلائی تھی کہ پورا روم سن لے۔

❤❤❤❤❤

مسٹر شاہ۔۔میں کسی کی بیوی ہوں۔۔

رومان کو لگا جو اسکے کانوں نے سنا ہے وہ غلط سنا ہے۔

وہ حیرت سے بت بنے اسے دیکھ رہا تھا۔اور وہاں موجود ہر سٹوڈنٹ بھی۔۔

کک ۔۔ کیا کہا تم نے ۔۔؟؟

اس نے ہمت کر کے دوبارہ پوچھا۔

میرڈ ہوں میں۔ شادی شدہ ہوں۔ بیوی ہوں کسی وہ ۔۔

وہ شاید ایسے دھماکے کر رہی تھی ایسے دھماکے جسے سن کر رومان کو لگ رہا تھا اسکی سماعت جواب دے جائے گی۔ وہ کبھی کچھ اور سن نہیں پائے گا۔

اور تقریباً وہاں موجود ہر سٹوڈنٹ آنکھیں پھاڑے حرم کو دیکھ رہا تھا۔

جان لیا نا آپ نے ۔۔اب پلیز میرے راستے سے ہٹ جائیں۔۔ بہتر ہوگا آپکے لیئے۔

حرم خود رو دی تھی۔

اور روماں کو کتنی تکلیف ہو رہی تھی اسے شاید اندازہ بھی نہیں تھا۔

پھر وہ پلٹی۔۔چلی۔۔اور چلتی گ ئی۔ تیز برستی بارش میں۔۔

روماں کو لگ رہا تھا روما کی ساری ٹھنڈ جیسے اسکے اندر سرائیت کر گئی ہے۔

وہ ہونکوں کی طرح وہیں کھڑا تھا۔ کیا جو حرم کہہ کر گ ئی وہ سچ تھا۔

اگر وہ سچ تھا تو انتہائی خوفناک سچ تھا۔ جس نے اسکی سانسوں کو کھینچ لیا۔

ریم۔۔لیٹس گو۔۔گھر چلتے ہیں۔۔تم بہت بھیگ چکے ہو۔۔بیمار پڑھ جاؤ گے۔۔

زی نے اسکے پاس آکر کہا۔

گراؤنڈ میں جن لکڑیوں میں آگ جلائی گئی تھی۔۔ وہ چٹخ رہی تھیں۔۔ بارش نے آگ کو بجا دیا تھا۔ لکڑیاں اب راکھ بن گئی تھیں۔۔

اور رومان کو لگ رہا تھا جیسے اسکے جذبات بھی جلے تھے۔۔ پھر بجھے اور پھر حرم کی باتوں نے انہیں راکھ بنا دیا تھا۔

ریم چلو۔۔۔

زی نے اسے بازو سے پکڑ کر ہلایا۔

رومان کو ایک دم جیسے ہوش آیا۔

وہ ایسا کیسے کر سکتی ہے میرے ساتھ۔۔

اس نے زی کا ہاتھ جھٹکا۔

وہ کسی اور کی نہیں ہو سکتی۔۔وہ چلا رہا تھا۔

زی کو لگا جیسے وہ اپنے حواسوں میں نہیں ہے۔

تقدیر میرے ساتھ اتنا بڑا دھوکہ نہیں کر سکتی۔۔

وہ صرف میری ہے۔۔

ہے نا زی۔۔اس نے زی سے یقین دہانی چاہی۔

زی کے گلے میں جیسے کچھ اٹک گیا تھا۔حرم جا چکی تھی پر رومان کو لگ رہا تھا جیسے وہ اسکی روح کو کھینچ کر لے گ ئی ہو۔۔

اسکی سانسیں بند کر گ ئی ہو۔۔

ایسا نہیں ہو سکتا۔۔

وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر آسمان کی طرف منہ کر کے پوری قوت سے چلایا تھا۔

وہاں موجود ہر شخص کو رومان پر ترس آیا تھا۔

زی رودی۔۔سب رودیے۔۔وہ رودیا تھا۔۔اور آسمان تو پہلے ہی رو رہا تھا۔

پلیز حورعین ایک بار میری بات سن لو۔۔

حورعین اپنی کلاس کی طرف جارہی تھی جب اسد اسکے پیچھے آیا۔

مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی۔۔کیوں میرے پیچھے پڑے ہو۔۔

حورعین نے غصے سے جواب دیا۔

دیکھو میں جانتا ہوں تم ابھی بھی مجھے چاہتی ہو۔۔ پلیز میرا یقین کرو تم ایک بار میری سن لو۔۔ میں تمہیں حمزہ سے آزاد کروالونگا۔۔

اسد کہہ رہا تھا۔

جبکہ حورعین کے چہرے پر ناگواری پھیلی۔

وہ اسے کوئی جواب دیے بنا آگے بڑھی۔

تمہیں اس محبت کی قسم ہے جو تم نے مجھ سے کی ہے۔۔ بس ایک بار مجھ سے مل لو۔۔

حور عین کے قدم رکے۔۔اس نے پلٹ کر اسد کو دیکھا جو اسے پر امید نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

پلیز۔۔ایک بار۔۔

اوکے۔۔اب میرا پیچھا مت کرنا۔۔حور عین کہتی اپنی کلاس میں چلی گ ئی۔ جبکہ پیچھے اسد خوش ہوگیا تھا۔

وہ یونیورسٹی کے گیٹ کے باہر، جب تک بخش بابا اسے لینے نہیں آیا تھا، بیٹھ کر روتی رہی تھی۔

مجھے یہاں نہیں آنا چاہی ئے گا۔۔ میں نے بہت بڑی غلطی کردی یہاں آکر۔۔

حرم بڑ بڑا رہی تھی۔اسے اندازہ نہیں تھا کہ اسکے معاملے میں رومان اس حد تک سنجیدہ ہو گیا تھا۔

وہ اسکی کیسے ہو سکتی تھی بھلا۔۔ جبکہ وہ زی کا تھا۔۔ حرم نے زی سے وعدہ کیا تھا کہ وہ رومان کو اسکا بنا کر رہے گی۔

پھر وہ خود درمیان میں کہاں سے آگ ئی تھی۔

بخش بابا آئے اور حرم بھاگ کر گاڑی میں بیٹھی۔۔ اور پھر وہاں سے چلی گئی۔

بارش بند ہو چکی تھی۔۔ گیلی لکڑیوں سے تھوڑا تھوڑا دھواں نکل رہا تھا۔

جانے کتنی دیر گزرگئی تھی۔ وہ اسی گراؤنڈ میں بیٹھا تھا۔ وہ آن ان لکڑیوں کے ساتھ جلا تھا۔ اور اب اس میں سے بھی ایسا ہی دھواں نکل رہا تھا۔

زی اسکے پاس بیٹھی تھی۔وہ اسے چھوڑ کر ہر گز بھی نہیں جا سکتی تھی۔

حرم کیا ہوا۔۔؟؟

فرہاد جو کے کچھ منٹ پہلے ہی گھر آیا تھا حرم کو یوں حواس باختہ سی کمرے میں جاتے دیکھا تو پوچھا۔۔

وہ پلٹی۔۔اسکی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔۔اسکے کپڑے گیلے تھے۔۔وہ خود بھیگی ہوئی تھی۔

فرہاد بے چینی سے اسکی طرف بڑھا۔

کیا ہوا ہے تمہیں حرم۔۔؟؟

سب کچھ غلط ہو گیا ہادی۔۔سب کچھ۔۔مجھے یہاں نہیں آنا چاہیۓ تھا۔۔ میں روما آکر بہت بڑی غلطی کردی ہے۔۔ وہ اس سے لپٹ کر رو دی تھی۔

جبکہ فرہاد تو حق دق سا اسکی باتوں پر غور کر رہا تھا۔

وہ رات رومان کیلیۓ قیامت کی رات تھی۔ اسکا دل ٹوٹا تھا۔۔ اور جب انسان کا دل ٹوٹتا ہے وہ نا ٹھیک سے جی پاتا ہے اور نا مر۔

میں نے کہا تھا اس لڑکی پر بھروسہ مت کرو۔۔ یہ ساری مسلم لڑکیاں ایسی ہی ہوتی ہیں۔۔

آنی اپنی بھڑاس نکال رہی تھیں۔ لیکن وہ اندر ہی اندر کتنی خوش ہو رہی تھیں یہ صرف وہی جانتی تھیں۔۔

بےوفائی ان لڑکیوں کے خون میں شامل ہوتی ہے۔۔

چپ کر جائیں آنی۔۔ خدا کا واسطہ ہے چپ کر جائیں۔۔

رومان چلا اٹھا۔

وہ بے وفا نہیں ہے۔ وہ وفادار ہے آنی۔۔ جسکے ساتھ خدا نے اسکا رشتہ جوڑا ہے وہ اسکے ساتھ وفا کر رہی ہے۔

زی نے کہا۔

لیکن میرے رومان کے ساتھ تو اس نے بے وفائی کی نا۔۔

آنی غرائیں۔

اس نے تو مجھ سے کبھی وفا کی ہی نہیں آنی۔۔

وفا کی ہی نہیں۔۔ اسکو میں کیسے بے وفا کہہ دو۔۔

رومان بے بسی سے بولا تھا۔

اور پھر وہ وہاں چلا گیا۔۔ جانے کہاں جانے والا تھا۔ زی اسکے پیچھے جانا چاہتی تھی۔

رک جاؤ۔۔ تم نہیں جاؤ گی۔۔ رونے دو آج اسے دل بھر کر۔۔ اکیلا رہنے دو اسے۔۔ وہ کچھ دیر اکیلا رہے گا تو نارمل ہو جائے گا۔

اوراسکے دل میں حرم کیلیۓ محبت کہ جگہ نفرت لے لے گی۔ آخری بات آنی نے صرف سوچی تھی۔ اور پھر مسکرادیں۔

مکروہ ہنسی۔۔

____

اگلے دن حرم یونیورسٹی نہیں گ ئی۔ وہ جانا بھی نہیں چاہتی تھی۔ اس میں ہمت نہیں تھی کہ وہ رومان کا سامنا کر سکے۔

حرم میرڈ ہے۔۔

یہ بات پوری یونیورسٹی میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی تھی۔

ہرکوئی رومان اور حرم کو ڈسکس کر رہا تھا۔

مجھے لگتا تھا کہ ریم مجھے پسند کرتا ہے۔ میشا نے سوں سوں کرتے ہوئے کہا۔

جب نے اس نے ریم کو حرم کو پرپوز کرتے دیکھا تھا وہ تب سے رو رہی تھی۔

اور یہ تمہیں کیوں لگتا تھا۔۔؟؟ جمی نے پوچھا۔

کیونکہ مجھے اس سے بہت سارے ٹرن گفٹس ملے ہیں۔ میشا ایک بار پھر سے رو دی۔

جمی نے اسے روتے دیکھا تو ٹشو پیپر اسے پکڑایا جس سے وہ آنسوں صاف کرنے لگ گئی تھی۔

یونیورسٹی کی ہر لڑکی کو لگتا تھا کہ ریم اسے ہی پسند کرتا ہے۔ کیونکہ اتنے پیار سے وہ انہیں ٹرن گفٹس دیتا تھا۔

رومان یونیورسٹی آیا تھا۔۔ سرخ آنکھیں، بکھرے بال، ٹوٹا ٹوٹا وجود۔۔ صاف نظر آرہا تھا جیسے وہ کافی ڈرنک کر کے آیا ہے۔

کس سے ہوئی ہے اسکی شادی۔۔؟؟ رومان نے سرد سے لہجے میں عرش سے پوچھا۔ اسے پتا تھا عرش یہ راز جانتی ہوگی۔

عرش نے حواس باختہ ہو کر اسے دیکھا۔ اسکے منہ سے ایک لفظ بھی نہیں نکلا۔

میں نے پوچھا کس سے ہوئی ہے اسکی شادی۔۔

وہ دھاڑا۔

وہ۔۔وہ ہا۔۔ہادی۔۔

عرش نے اٹک اٹک کر بتایا۔

رومان کے چہرے کا رنگ سر د پڑ گیا تھا۔وہ جیسے کچھ بر داشت کر رہا تھا اور پھر کچھ کہے بنا واپس چلا گیا۔

حرم،زی اور ریم کے در میان میں آئی ہے۔۔

شالے نے غصے سے کہا۔

جی نہیں۔۔ریم، حرم اور ہادی کے درمیان آرہا ہے۔

بیلا نے حرم کی حمایت کی۔

زی اور ریم بچپن سے ایک ساتھ ہیں۔۔اور اب وہ حرم کی وجہ سے الگ ہوئے ہیں۔ شالے نے پھر کہا۔

حرم اور ہادی کا رشتہ جنم جنم کا ہے۔۔کوئی بھی ریم انہیں الگ نہیں کر سکتا۔

بیلا کے لہجے میں مان تھا۔شالے پیر پٹخ کر چلی گ ئی۔

عرش افسوس سے سب دیکھ رہی تھی۔

جو دو گروپس حرم کی وجہ سے ایک ساتھ ہوئے تھے۔۔ وہ پھر دو میں تبدیل ہو گئے۔

واصے، عرش،اور سونگ حرم کی طرف کی تھیں۔۔

جبکہ زی کا پورا گروپ جس میں شالے، میشا، ڈیرک اور جمی تھے وہ ریم کی طرف کے تھے۔

ایک زی تھی جو سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ اسے کس کا ساتھ دینا چاہیۓ-- ریم کا یا حرم کا۔۔؟

وہ دن حرم نے گھر میں رہ کر گزارا تھا۔ وہ اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی۔ جانے اسے عجیب سا ڈر لگ رہا تھا۔

جو ہوا اسے اسکی توقع نہیں تھی۔ اگلے دن وہ یونیورسٹی گ ئی تھی۔ فرہاد نے اسے سمجھا بجھا کر بیجھا تھا۔

وہ ابھی گیٹ سے اندر داخل ہوئی تھی جب اسکی نظر رون پر پڑی۔

وہ شاید اسی کا انتظار کر رہا تھا۔ حرم نے اسے نظر انداز کر کے گزرنا ضروری سمجھا۔

واؤؤؤ تم تو بڑی چھپی رستم نکلی لٹل لیڈی۔۔

رون نے طنز کیا۔

حرم بنا کچھ کہے اسکے پاس سے گزری۔

رون نے پیچھے سے اسکا بیگ پکڑ کر جھٹکا دیا۔ جھٹکہ اتنا زوردار تھا کہ حرم اپنا توازن برقرار نہیں رکھ پائی تھی اور پھر دھڑام سے نیچے گری۔

اسے ہاتھ چھل گئے تھے۔ حرم نے اٹھنا چاہا۔

میرے دوست کی آنکھوں میں آنسو آئے ہیں صرف تمہاری وجہ سے۔۔ میرا دل کر رہا ہے میں تمہیں زندہ دفنا دوں۔۔ رون اس پر جھکے پھنکار رہا تھا۔

حرم کی آنکھوں میں نمی چمکی۔۔ایک تو اتنی زور سے گری۔۔ یونیورسٹی کے کافی سٹوڈنٹس نے اس گرتے دیکھا تھا۔۔اور دوسرا سب اسے کتنا غلط سمجھ رہے تھے۔

میری کیا غلطی ہے۔۔؟؟ حرم نے نم آنکھوں سے پوچھا۔

تمہاری غلطی یہ ہے کہ تم روما میں آئی۔۔ وہ بھی شادی کراکے۔۔ اب یہاں سے دفع ہوجاؤ۔۔ اس سے پہلے کہ میں تمہارا مڈر کروں۔۔ وہ غراتا ہوا چلا گیا۔

جبکہ حرم مشکل سے اپنے آنسو روک کر وہاں سے اٹھی تھی اور پھر اپنے کیمپس کی طرف بڑھ گ ئی۔

____

یونیورسٹی میں ہر کوئی اس سے ناراض تھا۔۔ سوائے عرش، بیلا اور واصے کے۔۔

کسی نے بھی اس سے ٹھیک سے بات نہیں کی تھی۔

اس نے رومان کو اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف جاتے دیکھا تھا۔وہ اس سے بات کرنا چاہتی تھی۔اس غلط فہمی کو دور کرنا چاہتی تھی۔

مگر وہ اسے سرد سی نظروں سے گھور کر آگے بڑھ گیا تھا۔دو ماہ تھے سمیسٹر ختم ہونے میں اسکے بعد رومان کو ڈگری مل جانی تھی۔وہ اپنی سٹڈی کو لے کر بہت سنجیدہ تھا۔

اس لیے وہ یونیورسٹی آیا تھا۔

اسکی آنکھوں میں اتنے سرد سے تاثر کو دیکھ کر حرم کی اسکے پیچھے جانے کی ہمت نہیں ہوئی۔

دیکھامیں نے پہلے ہی کہا تھا کہ ان دونوں میں کوئی چکر ہے-- ایسے ہی تو وہ دونوں ایک گھر میں اکیلے نہیں رہتے--

آنی نے کاٹ دار لہجے میں کہا۔

فار گاڈ سیک آنی۔۔انکا کوئی چکر نہیں ہے-- وہ ایک دوسرے کے محرم ہی-- ہزبنڈ وائف ہیں وہ دونوں--

زی نے کوفت سے آنی کی بات کاٹی۔۔

آنی اسے گھور کر رہ گ ئی تھیں--

جبکہ رومان۔۔توکتنے دنوں بعد کھانا کھانے بیٹھا تھا ان کے پاس آنی کی بات سن کر ایک جھٹکے سے اٹھا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

کیسا ہے میرا بیٹا۔۔ میرا رومان شاہ۔۔

زیبا مما اون لائن تھیں اور وہ اشتیاق سے اپنے بیٹے کے بارے میں پوچھ رہی تھیں۔۔ حرم نے اور فرہاد نے انہیں رومان کے بارے میں بتا دیا تھا۔

بہت پیارہ ہے مما۔۔ بالکل آپ جیسا۔۔

حرم نے مسکرا کر جواب دیا۔

اسکی آنکھیں میرے جیسی ہیں نا۔۔؟؟ جب وہ چھوٹا تھا تو شاہ کہتا تھا کہ وہ بالکل میرے جیسا ہے۔۔ اسکی آنکھیں بالکل میرے جیسی ہیں۔۔

زیبا مما کے لہجے میں اپنے بیٹے کیل ئے پیار ہی پیار تھا۔

جی مما۔۔اس نے آنکھیں آپ سے چرائی ہیں--

مگر دل اور دماغ عالم شاہ کا ہے۔۔ حرم کہہ نا سکی۔

اور اسکی نیچر کیسی ہے۔۔؟؟میں چاہتی ہوں وہ نیچر میں بالکل فرہاد جیسا ہو۔۔

زیبا مما کی بات پر حرم کی مسکراہٹ سمٹی۔۔

کوئی لڑکی پسند آئی اسے۔۔ اب تو کافی بڑھا ہوگیا ہوگا نا۔۔؟

زیبا مما پوچھ رہی تھیں جبکہ حرم کو اپنا سانس اٹکتا محسوس ہوا۔

کچھ دیر بعد اس نے بنا کوئی جواب دیے۔۔ طبیعت خراب کا بہانہ بنا کر لیپ ٹاپ بند کر دیا۔

اس میں زیبا مما کو سب کچھ بتانے کی ہمت نہیں تھی۔

تو تم نے ایک اور انسان پر اپنا طلسم بکھرا ہی دیا نا۔۔

مائیک نے عجیب سے لہجے میں کہا تھا۔

کی مطلب۔۔؟؟ میں نے یہ سب جان بوجھ کر نہیں کیا۔ مجھے تو اندازہ بھی نہیں تھا کہ وہ ایسا سوچتا ہے۔۔

حرم نے صفائی دی۔

جانتا ہوں۔۔ مگر محبت تو کہیں بھی کبھی بھی کسی سے بھی ہو سکتی ہے۔

ناتو تمہاری غلطی ہے اور نا رومان شاہ کی۔

مائیک نے کہا۔

اگر میری غلطی نہیں ہے تو پھر مجھے کیوں سزا مل رہی ہے۔۔ سب مجھ سے کیوں ناراض ہیں۔؟؟

حرم کا دل بھر آیا تھا مگر وہ مائیک کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی۔

یہ میری مما ہیں۔۔ مما یہ سب میرے دوست ہیں۔۔

حرم لیپ ٹاپ آن کیئے بیٹھی تھی۔ عرش اور واصے نے اس سے فرمائیش کی تھی کہ وہ انہیں اپنی اور ہادی کی فیملی دکھائے۔۔

کیسی ہیں آنٹی آپ۔۔؟؟ عرش نے مسکرا کر پوچھا۔

اللہ کا شکر ہے بیٹا۔۔ زیبا مما نے جواب دیا۔

زیبا مما کافی دیر ان سے باتیں کرتی رہی تھیں۔۔

عرش اور واصے انہیں یونیورسٹی کے کارنامے سنا رہے تھے۔۔ اور وہ خوشی خوشی سن رہی تھیں کیونکہ ان باتوں میں رومان کا ذکر تھا۔۔ انکے اپنے بیٹے کا۔۔

بہت خوش ہو گی تم اپنی زندگی میں ہے نا مس نور۔۔

وہ ان کے پیچھے آ کر پھنکارہ تھا۔

حرم ایک دم اچھلی۔۔ پیچھے رومان کھڑا تھا۔

سامنے لیپ ٹاپ کھلا ہوا تھا۔اور زیبا مما آن تھیں۔۔

مجھ سے زیادہ تمہیں اور کوئی چاہ نہیں سکتا۔۔ لیکن مجھ سے زیادہ نفرت بھی کوئی نہیں کر سکتا۔۔

وہ انتہائی غصے میں تھا۔

یہ تمہاری چوائس ہے کہ تم کیا چوز کرتی ہو۔۔ میری محبت کو یا نفرت کو۔۔

میری نفرت کو ہر گزمت چوز کرنا۔۔ ورنہ میں تم سے تمہاری محبت چھین لونگا۔۔

وہ جیسے غرا رہا تھا۔۔

اسکی باتیں سن کر حرم کے پیروں تلے سے زمین نکل گ ئی۔

اسکا اشارہ ہادی کی طرف تھا۔ یہ حرم سمجھ گ ئی تھی۔

اس سے پہلے حرم کچھ کہتی رومان کی نظر لیپ ٹاپ پر پڑی جہاں زیبا مما اسے پھٹی پھٹی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

حرم انہیں رومان کی تصاویر دکھا چکی تھی۔ وہ رومان کو پہچان گ ئی تھیں۔۔

اور رومان۔۔

اسے تو جیسے کرنٹ لگا تھا۔ اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ وہ جسے لیپ ٹاپ میں دیکھ رہا ہے۔۔ وہ سچ میں وہی ہے۔۔

زیبا بیگم میں عمر کے ساتھ کچھ زیادہ بدلاؤ نہیں آیا تھا۔۔ وہ آج بھی ویسی ہی تھیں۔۔ وہی آنکھیں وہی خوبصورتی وہی مسکراہٹ۔۔

وہ ایک قدم پیچھے ہوا۔۔

رومان۔۔۔

زیبا مما کے لبوں سے یہ نام نکلا تھا۔۔اور رومان نے محسوس کر لیا تھا۔

ریم یہ ہادی کی مما ہے۔۔

عرش نے مسکرا کر بتایا۔

اور رومان کو ایک اور جھٹکا لگا۔۔وہ پتھرائی نظروں سے کبھی زیبا مما کو تو کبھی حرم کو دیکھ رہا تھا۔ پھر وہ انتہائی سرد و جامد تاثرات لیئی واپس مڑ گیا۔

جو بھی اس نے کہا تھا وہ زیبا مما نے سن لیا تھا۔۔اور وہ شاکڈ تھیں۔۔

ایسا نہیں ہو سکتا۔۔

رومان نے گھر واپس آ کر ہر چیز تہس نہس کر دی تھی۔

اسکی ماں واقعی زندہ تھی۔۔وہ حیران تھا۔۔ لیکن ہادی کی ماں کے روپ میں۔۔وہ یہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔

کمرے کی ہر چیز توڑنے کے بعد اس نے اپنی کبرڈ کھولی۔۔اور اس میں سے کچھ تلاش کرنے لگ گیا۔۔

کچھ دیر بعد وہ ایک فائل نکال کر اسکے صفحے پلٹ رہا تھا۔

پھر اچانک ایک صفحہ پر اسکی نظر ٹھہر گ ئی۔

اس پر ایک نمبر لکھا تھا۔ایک پاکستانی نمبر۔۔اسے آج بھی یاد تھا اس نے یہ نمبر پروفیسر جوزف کے موبائل سے نکالا تھا جس پر زیبا کا نام لکھا تھا۔

اس نے یہ چیک کرنے کیلیۓ نکال لیا تھا کہ شاید یہ واقعی اسکی ماں کا نمبر نا ہو۔۔

اور پھر اس نے 27 جنوری کو اس نمبر پر فون بھی کیا تھا۔ مگر اسے کچھ صاف سنائی نہیں دیا تو اس نے فون کاٹ دیا۔۔اور پھر کبھی دوبارہ فون نہیں کیا۔۔

اور آج اسے یقین ہو گیا تھا کہ وہ واقعی اسکی ماں کا نمبر تھا۔

زیبا بیگم اور حرم کا نمبر ایک جیسا تھا۔۔ صرف آخری دو ہندسے الگ تھے۔۔

حرم کے نمبر کے آخر میں 36 آتا تھا جبکہ زیبا بیگم کے نمبر کے آخر میں 63۔۔

27 جنوری کو حرم اور فرہاد کی شادی تھی۔۔اور اسی دن رومان نے اس نمبر پر کال کی تھی۔۔اس وقت اسکا پورا گروپ اسکے ساتھ تھا۔۔

63 کی جگہ 36 ملا دیا تھا۔۔اور وہ کال حرم کو چلی گ ئی تھی-- Vاسے پتا نہیں چلا اور اس نے اس وقت جب وہ دلہن بنی بیٹھی تھی--

اس نے ریسیو بھی کی تھی۔۔اسکے بار بار ہیلو کرنے پر بھی کوئی جواب نہیں آیا تھا۔ اور پھر فون بند ہوگیا تھا۔

رومان نے اپنا موبائل اٹھایا اور وہ نمبر ملایا۔۔ایک بیل جانے کے بعد فون اٹھالیا گیا۔۔

رومان شاہ بات کر رہا ہوں۔۔۔وہ سرد سے لہجے میں بولا تھا۔

____

ایک بات پوچھوں حرم۔۔زی نے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے کہا۔ آج وہ اسے گھر چھوڑنے جارہی تھی۔

بخش بابا کی صبح طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے حرم نے انہیں آنے کیلیئے کال نہیں کی تھی۔

زی نے خود کہا تھا کہ وہ اسے گھر ڈراپ کر آئے گی۔ حرم کو تو ویسے بھی ڈرائیونگ نہیں آتی تھی۔

ہاں پوچھو۔۔

اس دن ریم نے تم سے سوال کیا تھا کہ تم نے کبھی محبت کی ہے۔ تو تم نے ہاں کہا تھا۔ کیا میں جان سکتی ہوں وہ شخص کون تھا۔۔

کیا وہ ہادی ہی ہے۔۔ جسے تم شروع سے چاہتی ہو۔۔؟؟

حرم اسکی بات پر چونکی تھی۔

وہ جھوٹ نہیں بولنا چاہتا تھی۔

نہیں۔ وہ ہادی نہیں تھے۔۔

زی اسکی بات پر چونکی۔۔

تو کون تھا وہ۔۔؟؟

وہ اب نہیں ہے۔۔

حرم نے جواب دیا۔۔ایک اذیت تھی جو حرم کے رگ و پے میں دھوڑگ ئی تھی۔

کیا۔۔؟؟زی نے ایک جھٹکے سے گاڑی روکی۔۔ حرم کا سر ڈش بورڈ سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔۔

زی کے رنگ اڑگ ئے تھے۔

یہ تم کیا کہہ رہی ہو حرم۔۔؟

دس اکتوبر۔۔وہ دن تھا جب وہ چلا گیا۔۔

حرم نے کہا۔

جبکہ زی کو اندازہ نہیں تھا کہ حرم کی زندگی میں کچھ ایسا بھی ہوا ہو گا۔

وہ انسان بہت خوش قسمت ہوتا ہے جو اپنے محبوب کو اپنے سامنے دیکھ سکتا ہے۔۔اس سے بات کر سکتا ہے۔۔اسے سن سکتا ہے۔۔

حرم جانے کس لہجے میں کہہ رہی تھی۔

جبکہ زی اسے دیکھ رہی تھی۔وہ نازک سی لڑکی واقعی ایک راز تھی۔۔جسے شاید کوئی بھی نا جان پاتا۔۔ جانے اسکے اندر کیا کیا چھپا تھا۔۔؟

زی کی ہمت نا ہوئی کہ وہ اور کچھ پوچھے۔۔

اس نے کچھ دیر بعد خاموشی سے گاڑی آگے بڑھا دی۔

____

زیبا بیگم کی طبیعت اچانک بہت خراب ہوگ ئی تھی۔۔ وہ اس وقت ہاسپٹل میں ایڈمٹ تھیں۔۔ فرہاد نے جب سے یہ خبر سنی تھی۔ وہ بہت پریشان پھر رہا تھا۔

حرم خود بہت دعائیں مانگ رہی تھی۔۔اسے زیبا مما بہت عزیز تھی۔

ایسا کیا ہوا ہے آخر کہ انکی طبیعت اتنی خراب ہو گ ئی۔؟؟

فرہاد فون پر عالیہ سے پوچھ رہا تھا۔

پتانہیں بھائی.. ڈاکٹر نے کہا ہے کہ کوئی گہرہ صدمہ لگا ہے.. عالیہ نے روتے ہوئے بتایا..

اچھاروؤ مت.. مما کا خیال رکھو. وہ جلد ٹھیک ہوجائیں گی ان شاء اللہ..

فرہاد نے اسے حوصلہ دیا۔۔اور وہ صدمہ کس بات کا تھا یہ تو صرف وہ جانتی تھیں۔۔اور ایک رومان شاہ۔۔

رومان شاہ بات کر رہا ہوں۔۔فون سے آواز ابھری تھی۔

زیبا بیگم تو سن کر حیران رہ گئی تھیں--

رومان۔۔ میرے بچے۔۔

زیبا بیگم کی آواز کپکپا رہی تھی۔

نہیں ہوں میں آپکا بیٹا۔۔ نفرت ہے مجھے آپ سے۔۔

وہ انتہائی سرد لہجے میں بولا تھا۔ زیبا بیگم تو اسکے الفاظ پر حیران رہ گ ئی تھی۔

مجھے حرم چاہیئے۔۔ کسی بھی قیمت پر۔۔ ہادی سے آپکا جو بھی رشتہ ہے اسے سمجھا لیں۔۔کہ حرم کو چھوڑ دے۔۔ ورنہ اسے ختم کرنے میں مجھےوقت نہیں لگے گا۔۔

وہ کہہ کر فون بند کر چکا تھا۔۔ جبکہ زیبا بیگم تو حیران سی موبائل کو دیکھ رہی تھیں۔۔ انہیں دکھ ہوا۔۔ بہت گہرا دکھ۔۔ کہ واقعی وہ انکا بیٹا تھا۔۔ اور اسی دکھ نے انہیں ہاسپٹل پہنچا دیا تھا۔

حرم بھابھی مماہوش میں آتی ہیں تو رومان رومان پکارنے لگتی ہیں۔ کون ہے یہ رومان۔؟؟ عالیہ پوچھ رہی تھی۔

جبکہ حرم کا چہرہ زرد پڑھ گیا۔ تو ریم ہے مما کی اس حالت کی وجہ۔۔

پھر حرم رومان کو ڈھونڈنے لگی۔۔ وہ یونیورسٹی آنا چھوڑ گیا تھا۔۔ یعنی کوئی بہت ہی بڑی بات تھی۔ اسکی سٹڈی سے بھی زیادہ اہم۔۔۔ ورنہ وہ یونیورسٹی آنا بند نا کرتا۔۔

وہ زیادہ تر بار زمیں موجود ہوتا تھا۔۔انتہا کی ڈرنک کرتا۔۔اور پھر گھر آکر زیبا بیگم کو پکارتا۔۔اور کبھی حرم کو۔۔

اس نے اپنی زندگی میں دو ہی عورتوں سے محبت کی تھی۔۔ایک زیبا بیگم اسکی ماں۔۔جسے اس نے بہت چاہا۔۔بہت ڈھونڈا مگر وہ اسے نا ملی۔۔اور اسکی یہ محبت آہستہ آہستہ نفرت میں بدل گئی--

اور دوسری تھی حرم نور۔۔

جسے وہ بہت چاہتا تھا۔۔مگر وہ اسے نہی مل رہی تھی۔۔اور جب بھی وہ اسکے سامنے آتی۔۔بات کرنے کیلیے--

مجھے تم سے نفرت ہے۔۔اپنی شکل میرے سامنے مت لے کر آیا کرو۔۔

وہ حرم سے یہ کہہ کر چلا جاتا تھا۔

لیکن عجیب بات یہ تھی کہ وہ دونوں عورتیں جن سے وہ ایک ہی وقت میں نفرت اور محبت ایک ساتھ کر رہا تھا وہ دونوں فرہاد آغا کے پاس تھیں۔۔ایک مقدس رشتے سے بندھی تھیں۔ایک اسکی ماں تھی تو دوسری اسکی بیوی۔۔

اور یہی بات رومان کو سکون لینے نہیں دیتی تھی۔اب وہ فرہاد سے نفرت نا کرتا تو اور کیا کرتا۔۔

آخر کیا ہے اس فرہاد آغا میں جو مجھ میں نہیں ہے۔۔؟؟

وہ نشے میں دھت چلا رہا تھا۔۔جبکہ آنی اور زی میں سے کسی نے بھی اسکی بات کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھا تھا۔

فرہاد آغا بات کر رہا ہوں۔۔

فرہاد نے رومان کو فون کیا تھا۔وہ کسی کی بھی نہیں سن رہا تھا۔۔ حرم کی بھی نہیں۔۔

جانتا ہوں۔۔ تم ضرور کال کرو گے یہ مجھے پتا تھا۔۔رومان نے کہا۔

فرہاد نے اسپیکر آن کیا ہوا تھا۔ حرم اسکے سامنے بیٹھی تھی۔اس نے ہی فرہاد سے کہا تھا کہ وہ رومان کو کال کرے۔

مما تم سے ملنا چاہتی ہیں۔۔انکی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے۔ تمہیں ان سے ملنا چاہیے۔۔

فرہاد نے کہا۔

چوبیس سال تڑپا ہوں میں انکے لیے۔۔ اگر وہ کچھ دن تڑپ لیں گی تو کیا فرق پڑتا ہے۔ وہ سرد سے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

تمہیں ان سے ملنا چاہیے رومان۔۔ وہ تمہاری ماں ہے۔ فرہاد نے کہا۔

اووو اچھا۔۔اب انہیں اپنا بیٹا یاد آگیا۔

وہ مر جائیں گی۔۔

تو میں کیا کروں۔۔؟؟ وہ بے رحم ہوا۔

پلیز۔۔

فرہاد نے منت کی۔ وہ اپنی زیبا مما کیلیۓ کچھ بھی کر سکتا تھا۔

میری ایک شرط ہے۔۔ رومان نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا۔

بولو۔۔

اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہاری مما کو موت کے منہ سے نکال لاؤں۔۔ ان سے مل لوں۔۔ تو پہلے تم حرم کو آزاد کرو گے۔۔ اسے مجھے دو گے۔۔ اسے اپنی زندگی سے نکالو گے ہمیشہ ہمیشہ کیلیۓ۔۔

رومان کی بات سن کر حرم کے رنگ اڑ گۓ۔۔ جبکہ فرہاد نے مشکل سے اپنا غصہ ضبط کیا۔

سوچ کیا رہے ہو ہادی آغا۔۔ماں زیادہ عزیز ہے یا بیوی۔۔؟؟

رومان نے پوچھا۔

اوکے۔۔بولو کہاں ملنا ہے۔۔

فرہاد نے سرد سے لہجے میں پوچھا۔

گڈ۔۔رومان مسکرایا اور سے پتا بتا دیا۔۔

فرہاد بنا حرم کی طرف دیکھے اٹھ کر چلا گیا۔ جبکہ حرم کا دل ڈوب گیا تھا۔

اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ فرہاد ایسا بھی کر سکتا ہے۔

پندرہ دن گزر گئے تھے۔۔ فرہاد کی رومان سے کیا بات ہوئی تھی حرم نہیں جانتی تھی اور نا اس میں پوچھنے کی ہمت تھی۔ ان پندرہ دنوں میں حرم نے رومان کو کہیں بھی نہیں دیکھا تھا۔

اس رات فرہاد نے کافی مہینوں بعد عجیب سا خواب دیکھا تھا۔

اس نے حرم کو دیکھا تھا۔۔ جیسے وہ پہلے نظر آتی تھی۔ خاموش۔۔ پراسرار۔۔اور ڈری سی۔۔ وہ اسی ندی کنارے بیٹھی تھی۔

حرم یہاں کیوں بیٹھی ہو۔۔وہ اسکے پاس گیا۔۔ مگر حرم نے کوئی جواب نہیں دیا۔

وہ اس سے فاصلہ بڑھا رہی تھی۔

کیا ہوا تم خاموش کیوں ہو۔۔؟ وہ پوچھ رہا تھا۔

مجھے ہمیشہ یاد رکھنا ہادی۔۔ حرم نے مسکرا کر کہا۔ اسکی آنکھوں میں نمی چمکی۔۔

اور پھر وہاں دھواں اٹھنا شروع ہوا۔۔

اچانک پر سکون سی بہتی ندی میں ایک بھونچال آیا۔ اور بڑی لہر اٹھی اور حرم کو نگل گ ئی۔

حرم۔۔۔

فرہاد اتنی زور سے چلایا تھا کہ اسکی اپنی آنکھ کھل گ ئی تھی۔ اسکا دل زور سے دھڑک رہا تھا۔ وہ فٹا فٹ حرم کے کمرے کی طرف بھاگا جہاں وہ سو رہی تھی۔ اسکے دل میں ایک سکون سا اتر گیا۔۔ اور باقی ساری رات فرہاد نے اسکے سامنے صوفے پر بیٹھ کر گزاری تھی۔

وہ بہت اداس سی صبح تھی۔فرہاد کو صبح صبح صابرہ خاتون کا فون آیا تھا وہ حرم کا پوچھ رہی تھیں۔۔ وہ فرہاد کو بہت کم فون کرتی تھیں۔

ناجانے کیوں حرم کو لے کر برے برے سے خیال آرہے تھے۔۔وہ ٹھیک ہے نا۔

جی آنٹی حرم بالکل ٹھیک ہے۔۔۔میں اسے ابھی یونیورسٹی چھوڑ کر آیا ہوں۔۔فرہاد نے انہیں مطمئن کیا۔

پھر اسے دن میں عالیہ کی کال آئی۔

مما حرم بھابھی سے بات کرنا چاہتی ہیں۔۔عالیہ بتا رہی تھی۔

وہ تو یونی میں اس وقت۔۔اسکے نمبر پر کال کرو۔

کی تھی۔۔ مگر نمبر آف ہے۔عالیہ نے کہا۔

ٹھیک ہے میں کچھ دیر بعد اسے لینے جاؤں گا۔ پھر بات کراتا ہوں۔۔ فرہاد نے کہہ کر فون بند کردیا۔

اسکے بعد وہ حرم کو لینے چلا گیا۔ موسم کافی خراب ہو رہا تھا۔ حرم لا کالج کے باہر اسکا انتظار کر رہی تھی۔ فرہاد کو دیکھ کر وہ گاڑی کی طرف بڑھی۔

موسم خراب ہے۔۔ایسا لگتا ہے جیسے طوفان آنے والا ہے۔۔فرہاد نے کافی دیر بعد کہا۔ مگر حرم خاموش رہی۔

حرم۔۔۔فرہاد نے اسے پکارہ۔

جی۔۔

اتنی خاموش کیوں ہو۔۔؟؟

ویسے ہی وہ مسکرائی۔

اور پھر ہلکی ہلکی بارش شروع ہوئی۔

ہادی گاڑی روکیں۔۔ایک دم حرم نے کہا۔فرہاد نے گاڑی روک دی۔

کیا ہوا۔۔؟؟

وہ دیکھیں۔۔رومان کھڑا ہے۔۔مجھے آج اس بات کرنی ہے۔میں ابھی آئی۔

وہ فرہاد کی سنے بنا گاڑی سے اتر گئی۔

ہلکی ہلکی بارش نے سڑک کو بھگا دیا تھا۔

وہ فٹ پاتھ کے کنارے کھڑا تھا۔ یہ مین روڈ تھا۔ فٹ پاتھ سڑک سے اونچائی پر بنا تھا جہاں وہ بکھرے بالوں کے ساتھ کھڑا سگریٹ پھونک رہا تھا۔

حرم تیز گاڑیوں سے بچتی بچاتی اس تک پہنچی۔۔ فرہاد اسے پکارتا ہی رہ گیا تھا۔

اچانک بارش تیز ہوئی۔

روماں۔۔ حرم نے پہلی بار اسے ایسے پکارہ تھا۔

روماں نے پلٹ کر دیکھا۔۔ حرم کو دیکھ کر اسے حیرت ہوئی۔ وہ گنگ سا اسے دیکھ رہا تھا اور پھر اسکی آنکھوں میں نفرت ابھری۔۔ محبت آہستہ آہستہ ختم ہوئی۔

کیوں آئی ہو یہاں۔۔؟؟

آپ سے بات کرنی ہے۔۔وہ نرم سے لہجے میں بولی۔

مجھے کوئی بات نہیں کرنی-- جاؤ یہاں سے--

پلیز۔۔

مجھے نفرت ہے تم سے کہا نا جاؤ--

آپ زی کو اپنا لیں۔وہ آپ سے بہت پیار کرتی ہے۔۔اور زیبا مما سے مل لیں۔۔

حرم نے کہا مگر وہ خاموش رہا۔۔شاید ضبط کر رہا تھا خود پر۔

روماں پلیز۔۔

حرم کے دل میں جانے کیا آئی تھی اس نے رومان کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

بارش نے اسکا سٹالر بھگا دیا تھا۔

وہ کنارے پر کھڑی تھی۔اور ایک فٹ نیچے گاڑیاں تیز سپیڈ سے چل رہی تھیں۔۔

کہاں نادفع ہو جاؤ یہاں سے وہ ایک دم اسا ہاتھ جھٹک کر دھاڑا۔۔

وہ کچھ دنوں سے سارا غصہ حرم پر اتارتا تھا۔

حرم اسکے اس طرح بولنے سے ڈر گئی تھی۔۔ وہ ایک قدم پیچھے ہوئی۔۔ مگر پیچھے ایک فٹ نیچے سڑک تھی۔۔ بارش کہ وجہ سے وہ جگہ گیلی تھی۔۔ اسکا پاؤں پھسلہ۔۔

اور پھر ایک دھماکہ کی آواز ابھری۔۔اور ساتھ ہی ایک نسوانی چینخ سنائی دی۔

رومان نے تڑپ کر پیچھے دیکھا لیکن یہ کیا۔۔ حرم تو تھی ہی نہیں وہاں۔۔

جیسے ہی حرم کا پاؤں پھسلا اور وہ نیچے گرنے لگی تو دائیں طرف سے آتی ایک تیز رفتار گاڑی نے اسے اڑا دیا۔۔ وہ اڑ کر بائیں طرف سے آتی دوسری گاڑی سے ٹکرائی۔۔

اور پھر دور جا گری۔۔

حرم۔۔

فرہاد اور رومان دونوں بیک وقت چلائے۔۔

وقت ایک دم تھما۔۔ہواؤں نے دم سادھ لیا۔۔

وہ اسکی طرف بھاگا۔۔فرہاد بھی گاڑی سے نکلا اور اندھا دھند حرم کی طرف بھاگا۔۔

وہ اوندھے منہ سڑک پر پڑی تھی۔۔رومان نے اسے اٹھایا۔۔اور سیدھا کیا۔۔ حرم کا چہرہ دیکھ کر رومان کی جان نکل گئی۔۔ وہ

خون میں لت پت تھی۔

حرم آنکھیں کھولو۔۔وہ چلایا۔۔

حرم نے تھوڑی سی آنکھیں کھولیں۔۔

زی۔۔وہ مما۔۔

وہ کچھ کہنا چاہ رہی تھی مگر نہیں۔۔اسکی آنکھیں بند ہوئیں۔۔ اور وہ اسکے بازؤں میں جھول گئی۔

فرہاد بھی تب تک وہاں پہنچ چکا تھا۔۔

حرم۔۔وہ اسکے پاس آکر چلایا۔۔اور کسی متاع کی طرح اسے رومان کی بازؤں سے لے لیا۔۔

حرم آنکھیں کھولو۔۔

پلیز آنکھیں کھولو۔۔وہ جیسے تڑپ رہا تھا۔۔اور اسکے جواب نا دینے پر فرہاد نے اسے خود میں بھینچ لیا۔

بارش انتہائی تیز ہو چکی تھی۔۔ان دونوں کی شرٹس حرم کے خون سے رنگ چکی تھیں۔۔

♥♥♥♥♥

وہ بس حرم کو دیکھ رہا تھا۔۔بنا حرکت کی ئے۔۔ اور اسکے لیئے تڑپتے فرہاد کو۔۔

یہ میں نے کیا کر دیا۔۔؟رومان بڑبڑایا۔

فرہاد کچھ دیر بعد حرم کو اٹھا کر لے گیا تھا۔۔اس نے فرہاد کو پاگلوں کی طرح بھاگتے دیکھا۔وہ کسی بھی قیمت پر حرم کو کھو نہیں سکتا تھا۔وہ اسکی تھی۔۔ صرف اسکی۔۔

رومان نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس جگہ کو دیکھا جہاں حرم گری تھی۔وہ جگہ خون سے بھری تھی۔۔اور بارش کے پانی نے اس خون کو ہر جگہ پھیلا دیا تھا۔

رومان کو لگا اسکے گلے میں کچھ اٹک گیا ہو جیسے۔۔

وہ چینخنا چلانا چاہتا تھا۔۔ مگر آواز نے ساتھ نہیں دیا۔

کیا وہ واقعی حرم سے محبت کرتا ہے۔۔؟؟اس نے پہلی بار خود سے پوچھا۔

محبت کرنے والے جان نہیں لیتے۔۔

اسکے اندر سے جواب آیا تھا۔اور وہ تڑپ کر رہ گیا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جلدی بولو کیوں بلایا ہے مجھے یہاں۔۔؟؟

حورعین نے سامنے بیٹھے اسد سے پوچھا۔

میں آج بھی تم سے بہت پیار کرتا ہو عین۔۔ پلیز واپس آجاؤ۔۔

بالکل بھی نہیں۔۔ میں اب تم سے پیار نہیں کرتی۔۔ اور آئندہ تمیز سے بات کرنا۔۔ میں کسی اور کی بیوی ہوں۔۔

حور عین نے سرد سے لہجے میں کہا۔

دیکھو میں جانتا ہوں تم حمزہ کے ساتھ خوش نہیں ہو۔۔ اور ناوہ تمہیں خوش رکھتا ہے۔ پلیز واپس آجاؤ ہم دونوں اپنی باقی زندگی ایک ساتھ گزاریں گے۔

اسد نے چاپلوسی سے کہا۔

ایسا نہیں ہو سکتا اسد۔۔ میں اب حمزہ کو پسند کرتی ہوں۔ وہ بہت اچھا انسان ہے ہر لحاظ سے۔ میں آج تم سے یہی کہنے آئی ہوں کہ ہماری پچھلی زندگی میں جو بھی ہوا۔

میں اسے بھول گئی ہوں۔۔ تم بھی بھول جاؤ۔۔ کزنز میں پسندیدگی پیدا ہوجاتی ہے۔ رشتہ ہو بھی جاتا ہے اور ٹوٹ بھی جاتا ہے لیکن سچائی یہ ہے کہ حمزہ اب میرا ہمسفر ہے۔۔میں اپنی ساری زندگی اسی کے ساتھ گزارنا چاہتی ہوں۔۔

حورعین نے کہتے ہوئے۔۔ چادر سے ایک طرف سے منہ ڈھانپا وہ نہیں چاہتی تھی کہ کوئی اسے وہاں دیکھے۔۔ وہ حمزہ کو نہیں بتا کر آئی تھی۔ وہ سجاد بھائی کے ساتھ آفس میں تھے۔

پلیز حورعین مان جاؤ نا۔۔ اگر تم کہو تو میں تمہارے پاؤں پکڑ لیتا ہوں۔۔

اسد نے اسکے ہاتھ پر جو کہ ٹیبل پر رکھا تھا اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

حورعین گڑبڑا گئی۔ اس نے سٹپٹا کر چاروں طرف دیکھا اور پھر ایک کونے میں اسکی نظر ٹھہ گئی۔ وہاں حمزہ کھڑا تھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ پھٹی پھٹی نگاہوں سے۔۔

حور عین نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ اسد کے ہاتھ سے نکالا۔۔

سمجھ کیوں نہیں آرہی آپکو اسد۔۔ایک بار آپ مجھے بد کردار بنا کر رسوا کر چکے ہیں۔۔اب مجھے میری زندگی جینے دیں۔۔مجھے رسوامت کریں۔۔

حور عین کی آنکھوں میں نمی کے ساتھ التجا بھی۔۔ جس نے اسد کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔

تبھی حور عین نے دیکھا کہ حمزہ انکی طرف بڑھ رہا تھا۔

گھر چلیں۔۔

وہ انکے پاس آکر سرد سے لہجے میں بولا۔۔

جی۔۔ حور عین ایک دم کھڑی ہو گ ئی۔۔

حمزہ نے ایک غصیلی نظر اسد پر ڈالی اور آگے بڑھ گیا۔اور اسکے پیچھے حور عین مرے مرے قدموں سے چل رہی تھی۔وہ نہیں جانتی کہ آج بھی اسے بدکردار کہا جائے گا یا نہیں۔۔ کیا آج پھر اسے حمزہ اپنے گھر اور اپنی زندگی سے نکال دے گا۔۔ جیسے اسد نے نکال دیا تھا۔۔

وہ ICU کے باہر بیٹھا تھا۔۔ضبط کرنے کے باوجود آنسوں اسکی آنکھوں سے نکل رہے تھے۔وہ ایک ڈاکٹر تھا لیکن اس میں حرم کو اس حالت میں دیکھنے کی ہمت نہیں تھی۔

یا اللہ پاک۔۔مجھ سے حرم کو مت چھیننا۔۔اس سے ہی تو میں نے جینا سیکھا ہے۔میرے پاس اور ہے ہی کیا۔۔

وہ دل ہی دل میں اللہ سے مخاطب تھا۔

اسکے کپڑے خون سے تر تھے۔ کتنا خون بہا تھا اسکا۔۔

کتنی تکلیف ہوئی ہوگی حرم کو۔۔

وہ یہی سوچ کر تڑپ رہا تھا۔

اسے اب سمجھ آیا تھا کہ رات اسے وہ خواب کیوں نظر آیا تھا۔۔ وہ لہر حرم کو نگل گ ئی تھی۔۔
اور اب وہ ہاسپٹل میں زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی تھی۔

زیبا مما اور صابرہ خاتون اس سے بات کرنے کیلی ئے کیوں بے چین تھیں۔۔ وہ اب سمجھ رہا تھا۔

اچانک اسکے موبائل پر بیل ہوئی تھی۔

کیا تھا۔ save مسز ولیم کا نمبر جگمگ کر رہا تھا جسے حرم نے اسکے موبائل میں

وہ بے چین تھا۔۔تڑپ رہا تھا وہ یہ سب کس سے شئیر کرتا۔۔ اسکا بیسٹ فرینڈ سمعان تو پہلے ہی اللہ نے اپنے پاس بلا لیا تھا۔۔ اسکی ماں اسے بچپن میں ہی چھوڑ گئی تھی۔۔

زیبا مما پہلے ہی رومان کی وجہ سے پریشان تھیں۔۔ وہ ان سے کیا شئیر کرتا۔

اگر حرم کو کچھ ہو گیا تو۔۔؟؟

یہ سوچ ہی اسے فنا کرنے کیلئے کافی تھی۔

وہ اب بے چینی سے ٹہل رہا تھا۔ وہ ایک مرد ہو کر اپنے آنسوں ضبط نہیں کر پا رہا تھا۔ حالانکہ اس نے اتنا کچھ سہا تھا۔

مسز ولیم کی کال بار بار آ رہی تھی۔ کچھ سوچ کر فرہاد نے کال ریسیو کی۔

حرم کہاں ہے۔۔؟

مسز ولیم نے بے چینی سے پوچھا۔؟؟

حرم نے اسے مام کہا تھا۔۔ اور اب وہ زندگی اور موت کی کشمکش میں تھی۔۔ وہ مسز ولیم کی بیٹی جیسی تھی۔۔ پھر کیسے ہو سکتا تھا کہ مسز ولیم کو کچھ محسوس نا ہوتا۔۔

وہ نا جانے کتنی دیر برستی بارش میں اسی جگہ پر بیٹھا رہا تھا۔۔ حواس کھو چکا تھا شاید وہ۔۔

پھر وہ چونکا۔۔اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔اسکا دل کر رہا تھا کہ وہ اپنی شرٹ کو اتار کر اپنے سینے میں بھینچ لے۔۔جس پر حرم کا خون لگا تھا۔

وہ زندہ بھی تھی یا نہیں۔۔رومان نہیں جانتا تھا۔۔ہاں البتہ اس نے حرم کو مارنے میں کوئی کثر نہیں چھوڑی تھی۔

ہے ہادی۔۔تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔؟اچانک فرہاد کے پاس رون آیا۔۔

فرہاد نے چونک کر اسے دیکھا۔۔وہ پہلے بھی کافی دفعہ رون کو ہاسپٹل میں دیکھ چکا تھا۔۔ہر مہینے کے آخر میں وہ اسے اپنے ہاسپٹل میں نظر آتا تھا۔

مگر رون نے کبھی فرہاد کو نہیں دیکھا تھا۔۔آج وہ اسے نظر آیا۔۔

وہ بھی اس حالت میں کہ سارے کپڑے خون میں تر تھے۔

کیا ہوا امین۔۔

رون پوچھ رہا تھا۔

اور فرہاد کے پاس کہنے کو کچھ نا تھا۔۔اس نے تڑپ کر آئی سی یو کی طرف دیکھا۔

کون ہے اندر۔۔؟؟رون نے دوبارہ پوچھا۔

حرم۔۔۔

فرہاد نے کس اذیت سے کہا تھا یہ صرف وہی جانتا تھا۔

رون نے حیرت سے فرہاد کو دیکھا۔۔اسکے خون سے بھرے کپڑوں کو اور پھر آئی سی یو کو۔۔ جس کا دروازہ بند تھا۔

کیا ہوا اسے۔۔؟ رون نے گھبرا کر پوچھا۔۔اور فرہاد مزید ضبط نہیں کر پایا وہ رون کے گلے لگ کر رو دیا تھا۔۔

____

سارے راستہ خاموشی سے کٹا تھا۔حمزہ کا چہرہ سپاٹ تھا۔حورعین کی ہمت نہیں ہو رہی تھی کوئی بات کرنے کی۔

گاڑی گیراج میں روکنے کے بعد وہ گاڑی سے نکلا اور اندر کی طرف بڑھ گیا۔ جبکہ حورعین کو اور شرمندگی نے آگھیر لیا تھا۔

وہ حمزہ کے پیچھے پیچھے آئی تھی لیکن اس نے کمرے میں جا کر دروازہ بند کرلیا تھا۔

حورعین کو لگا جیسے حمزہ نے ہمیشہ کیلیۓ اسکے لیئے دروازہ بند کردیا ہو۔

اسکی آنکھوں میں نمی چمکی۔۔ وہ کیسے اپنی صفائی دے گی اس ستمگر کو۔۔ وہ یہی سوچ رہی تھی۔

میری قسمت واقعی امی جیسی ہے۔۔ نا انکی زندگی میں سکھ چین اور خوشیاں تھی اور نا میری زندگی میں ہیں۔۔ صرف تڑپنا لکھا ہے۔۔ حورعین اپنے آپ سے کہہ رہی تھی۔ لیکن شاید وہ نہیں جانتی تھی کہ اسکی بہن حرم کی قسمت بھی کچھ ایسی ہی تھی۔۔

زی مغرب کی نماز ادا کر رہی تھی۔۔اسکے موبائل پر بار بار بیل ہو رہی تھی۔اس نے نماز پڑھنے کے بعد موبائل چیک کیا تو رومان کی پندرہ مسڈ کالز تھی۔۔وہ حیران رہ گئی۔

وہ بیک کال کرنے والی تھی جب دوبارہ بیل ہوئی۔ زی نے فوراً کال ریسیو کی۔

ہیلو۔۔کیا ہوا ریم۔۔؟؟زی نے بے چینی سے پوچھا۔

میں نے اسے مار ڈالا زی۔۔مار ڈالا۔۔رومان کی بھرائی سی آواز ابھری۔

کس کو۔۔زی کو حیرت ہوئی۔

میں نے اسے مار ڈالا۔۔وہ شاید رو رہا تھا۔

کس کی بات کر رہے ہو ریم۔۔؟؟ کیوں ڈرا ہو۔۔؟؟ زی پریشان ہوئی۔

میں نے حرم کو مار دیا زی۔۔میں نے اسے مار دیا۔۔

زی کو لگا جیسے اسکے کانوں نے کچھ غلط سنا تھا۔موبائل اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے جا گرا تھا۔

آدھی سے زیارہ یونیورسٹی ہاسپٹل میں جمع ہوگئی تھی۔ رون نے سب کو بتادیا تھا۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ حرم کا ایکسیڈنٹ کیسے ہوا۔

سب کی آنکھیں نم تھیں۔سب اسکی زندگی کیلیۓ دعا کر رہے تھے۔ جب سے وہ آئی تھی یونیورسٹی کی رونق مزید بڑھ گئی تھی۔

مسز ولیم روتی ہوئی آئی تھیں۔۔

کہاں ہے میری بچی۔۔میری ایش۔۔

انکی آواز کانپ رہی تھی۔عرش نے بامشکل انہیں سنبھالا تھا۔

یونیورسٹی کے اندر کی دنیا اسے حرم کے نام سے جانتی تھی جبکہ یونیورسٹی سے باہر کی دنیا اسے ایش ولیم کے نام سے جانتی تھی۔۔ یوں اسے پورا روما جاننے لگا تھا۔۔

میں نے اسے روما سے جانے کا کہا تھا۔۔ یہ نہیں کہا تھا کہ وہ دنیا سے ہی ناراض ہو جائے۔ رون کہہ رہا تھا۔

وہ بچ تو جائے گی نا۔۔؟؟ سونگ نے چینگ سے پوچھا۔۔ وہ دونوں چائینز جڑواں بہنیں حرم کے بہت قریب تھیں۔۔

ہاں اسے کچھ نہیں ہو گا۔۔ چینگ نے اپنی بہن کو گلے لگایا۔

عرش نے منہ پر ہاتھ کر خود کو چیخنے سے روکا تھا۔

آپ خود ایک ڈاکٹر ہیں مسٹر آغا وہ بھی نیورو سرجن۔۔

آپ اپنی وائف کی کنڈیشن سے اچھی طرح واقف ہیں۔ انکے سر پر بہت گہری چوٹ لگی ہے۔ ہم نے آپریشن کردیا ہے۔ مگر انکا خون بہت بہہ گیا ہے۔

آپ دعا کیجیے کہ انہیں جلد ہوش آ جائے۔۔

ڈاکٹر نے گویا فرہاد کو اسی کی ہی موت کی خبر سنائی تھی۔

ہاسپٹل میں موجود سٹوڈنٹس کی دعاؤں میں مزید اضافہ ہوگیا تھا۔

وہ پہلی بار اس جگہ پر آیا تھا۔۔ شاید اسے لایا گیا تھا۔۔

حرم کے کہنے پر اس نے اسلام کو سٹڈی ضرور کیا تھا مگر اس نے کبھی نماز ادا نہیں کی تھی۔۔ حالانکہ وہ اسے یاد بھی کر چکا تھا۔

مسجد کے صحن میں خاموشی چھائی تھی۔۔ لوگ مغرب کی نماز ادا کر کے واپس جا چکا تھا۔

انسان اپنے اصل سے اپنے خدا سے کتنا بھی بھاگ لے۔۔ لیکن اللہ اسے اپنی طرف پلٹنے پر مجبور کر دیتا ہے۔۔

میں بہت گناہگار ہوں میرے مالک۔۔

رومان نے گڑگڑانا شروع کیا۔

وہ میرے پاس کتنے مان سے آئی تھی۔۔ اور میں نے کیا کیا۔۔ اسے جھٹک دیا۔۔ اسے موت کے منہ میں دھکیل دیا۔۔

میں بہت گناہگار ہوں۔۔

اسکی آنکھوں سے آنسوں نکلے اور چہرے پر پھیل گ ئے۔۔

میں نے صرف اپنی محبت کا سوچا۔۔ یہ تو سوچا ہی نہیں کہ اسکا بھی تو دل ہے۔۔ اسکے بھی تو جزبات ہیں۔۔ وہ بھی تو چاہ سکتی ہے اسکو۔۔

وہ کانچ کی گڑیا۔۔

میں نے اسے ہادی سے چھین کر اپنانا چاہا۔۔ اور اسے توڑ دیا۔

میں نے آج تک تجھ سے کچھ نہیں مانگا میرے مالک۔۔ مگر آج مانگتا ہوں۔۔ حرم کی زندگی بخش دے میرے مالک۔۔ ہادی کی حرم کو اسے واپس لوٹا دے۔۔

میں نے دیکھا آج۔۔ مجھے لگتا تھا میں اسے بہت چاہتا ہوں۔۔ مگر ہادی سے زیادہ اسے کوئی چاہ نہیں سکتا۔۔۔

اس سے اسکی حرم کو مت چھیننا مالک۔۔ مت چھیننا۔۔۔

اسکے رونے میں شدت آگ ئی تھی۔

میں نے اپنی ماں کا بہت دل دکھایا ہے۔۔ انکا بدلا حرم سے لیا۔۔ اسے بھی اپنی ماں جیسا سمجھا۔۔

میں اس قابل تو نہیں ہوں کہ تجھ سے کچھ مانگ سکوں۔۔ بس حرم کو اسکی زندگی واپس کر دے مولا میں اسکی زندگی سے ہمیشہ کیلیۓ چلا جاؤں گا۔۔

وہ پورے دل سے دعائیں مانگ رہا تھا۔۔

زی نے حرم کو دیکھا۔۔وینٹیلیٹر پر لگا اسکا نازک سا وجود۔۔اسے آکسیجن لگی تھی۔۔جو اسکے اندر سانسیں پھونک رہی تھی۔

زی کا دل پھٹ رہا تھا جیسے۔۔وہ لڑکی اسکی زندگی میں رہنما بن کر آئی تھی-- اسے اندھیروں سے نکال کر روشنیوں میں لائی تھی--

اس نے زی سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے اسکی محبت دلا کر رہے گی۔۔

اور اسکی محبت نے کیا ستم کیا۔۔اسے ہی موت کے منہ میں دھکیل دیا۔۔

زی سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

اللہ پاک حرم کو ٹھیک کر دیں۔۔مجھے ریم نہیں چاہیئے۔۔بس حرم کو اسکی زندگی بخش دیں مالک۔۔۔ مجھے ریم نہیں چاہیئے۔۔ وہ اسے دیکھتے دیکھتے رو دی تھی۔

میری حرم سے بات نہیں ہو پا رہی ہے۔۔ نا جانے دل کیوں گھبرا رہا ہے صبح سے۔۔ برے برے سے خیال آ رہے ہیں۔۔

صابرہ خاتون کہہ رہی تھیں۔۔

ہاں حرم نے صبح سے میرے میسج کا جواب بھی نہیں دیا۔ شزا نے بتایا۔۔

یااللہ رحم کرنا میری بچی پردیس میں ہے۔اسکی اور فرہاد کی حفاظت کرنا۔۔صابرہ خاتون نے بیٹھے بیٹھے دعائیں کی۔

میں ہادی بھائی کو کال کر کے پوچھتی ہوں۔۔

شزا نے کہااور اٹھ کر باہر چلی گ ئی۔جبکہ صابرہ خاتون کے چہرے پر پریشانی پھیلی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رات سے صبح ہونے والی تھی مگر حرم کو ہوش نہیں آیا تھا۔فرہاد نے سارے سٹوڈنٹس کو واپس بیجھ دیا تھا۔۔

زی، عرش، بیلا، رون، واصے وہیں پر تھے۔۔

مسز ولیم جیسے مرنے کو تھیں۔۔انہوں نے ایک بار اپنی بیٹی کو کھویا تھا۔۔اب دوبارہ اسے کھونے کا حوصلہ نہیں تھا۔

مسٹر آغا۔۔

تبھی فرہاد کو ڈاکٹر نے پکارہ اور وہ اٹھ کر اندر چلا گیا۔۔

پیشنٹ کے ہوش میں آنے کیلیۓ لازمی ہے کہ وہ خود جینا چاہتا ہو۔۔ یہ آپ جانتے ہیں۔۔

لیکن آپکی وائف کے کیس میں لگتا ہے جیسے وہ خود جینا نہیں چاہتیں۔۔

ڈاکٹر کی بات پر فرہاد نے تڑپ کر انہیں دیکھا۔

اٹس ٹرو۔۔انکامائنڈ جیسے اس بے خبری کی دنیا سے باہر آنا ہی نہیں چاہتا۔۔ وہ جیسے آنکھیں کھولنا ہی نہیں چاہتیں۔۔

اگر شام تک انہیں ہوش نا آیا تو سوری ٹو سے وہ کوما میں چلی جائیں گی۔۔

ڈاکٹر کی اس بات نے فرہاد کو ہلا دیا تھا۔

وہ اپنی حرم کو کوما میں نہیں جانے دے سکتا تھا۔۔

____

میں ایک بار اپنی بیٹی کو کھو چکی ہوں۔۔دوبارہ نہیں کھونا چاہتی۔۔

مسز ولیم نے مسٹر ولیم سے کہا جو دروازے میں بنے چھوٹے سے شیشے سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔

انکے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔ اگر واقعی وہ مر گئی تو۔۔ کتنے سالوں بعد انہوں نے اپنی بیٹی کو واپس پایا تھا حرم کے روپ میں۔۔ اب وہ اسے مرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے تھے۔

میں جا رہی ہوں اسکے خدا سے اسے مانگنے۔۔ اور ہمیشہ کیلیئے اسکا مذہب اپنانے۔۔ مسز ولیم نے اپنا فیصلہ سنایا اور واپسی کیلیئے قدم بڑھا دیے۔۔

جبکہ مسٹر ولیم بت بنے کھڑے تھے۔

فرہاد نے خود حرم کی ہر رپورٹ چیک کی تھی۔اسکی ہارٹ بیٹ بہت سلو چل رہی تھی۔۔اسکا دل چاہ رہا تھا کہ وہ چینخے۔۔ چلائے۔۔

اسے بلڈ کی ضرورت تھی۔۔جو مل نہیں رہا تھا۔۔فرہاد کا بلڈ گروپ اس سے میچ نہیں کر رہا تھا۔۔ سب کے بلڈ گروپ چیک ہوئے تھے مگر کسی کا بھی نہیں ملا۔۔

رومان کا بلڈ گروپ سیم ہے۔۔اگر آپ چاہیں تو ہم اس سے لے سکتے ہیں۔۔

زی نے فرہاد کے پاس آکر کہا۔

اور فرہاد نے کچھ سوچ کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

زی نے ایک گہری سانس لے کر رومان کو کال کی۔۔

کہاں ہو تم۔۔؟؟وہ پوچھ رہی تھی۔۔

جلدی ہاسپٹل پہنچو۔۔

مجھ میں ہمت نہیں ہے کہ میں ہادی کا سامنا کر سکوں۔۔

رومان نے جواب دیا۔

دیکھو گے نہیں حرم کی کیا حالت ہے۔۔جو تمہاری وجہ سے ہوئی ہے۔۔ زی نے سرد لہجے میں کہا اور رومان کا دل ڈوب گیا۔

اسے بلڈ کی ضرورت ہے ریم۔۔جو تمہاری وجہ سے ضائع ہوا ہے۔۔جلدی آؤ اور اسے اسکی زندگی واپس لوٹاؤ۔۔

زی نے کہہ کر فون بند کر دیا۔۔

وہ ریم سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔شدید محبت کرنے کے باوجود وہ اس سے نفرت سی محسوس کررہی تھی۔

____

وہ مرے مرے قدموں سے ہاسپٹل کی راہداری میں داخل ہوا تھا جہاں ابھی بھی بہت سے سٹوڈنٹس موجود تھے۔۔

فرہاد ICU کے سامنے کھڑا تھا۔۔وہ وہاں سے ہٹتا نہیں تھا۔۔صرف نماز کے وقت۔۔وہ اس جگہ سے ہٹتا تھا۔۔اسکا دل چاہتا تھا کہ وہ باہر نکل جائے اور زور زور چلائے۔۔

لیکن مسلمان کو اس سیچویشن میں صبر کی تلقین کی گئی ہے-- وہ سمجھدار تھا وہ جانتا تھا کہ یہ اسکی آزمائش ہے-- اور وہ جذبات کی رو میں بہہ کر اس آزمائش میں فیل نہیں ہونا چاہتا تھا--

وہ جانتا تھا کہ انسان کو لے کر اور دے کر دونوں طرح سے آزمایا جاتا ہے--

اسے حرم کو دیا گیا-- پہلی آزمائش تھی-- اور وہ اس میں کامیاب ہوا تھا--

اب بھی اسکی آزمائش تھی-- اور وہ اپنا درد اپنے اندر چھپائے بیٹھا تھا-- وہ سب سہہ رہا تھا مگر اسکی زبان سے شکوے کا ایک لفظ بھی نہیں نکلا تھا--

اسے پورا یقین تھا اسے واپس اسکی حرم عطا کر دی جائے گی--

روماں چلتا ہوا فرہاد کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔۔اس نے ایک نظر اندر دیکھا اور پھر اذیت سے آنکھیں موندلیں۔۔

دونوں خاموش کھڑے تھے۔۔دونوں کے پاس الفاظ نہیں تھے۔۔فرہاد چاہتا تو اس وقت روماں سے بدلا لے سکتا تھا۔۔لیکن نہیں زیبا مما نے اسے معاف کرنا سکھایا تھا۔۔

کوئی اور ہوتا تو شاید وہ معاف نا کر پاتا۔۔ لیکن زیبا مما کے بیٹے سے وہ بدلا بھی نہیں لے سکتا تھا۔

روماں نے دیکھا فرہاد نے ایک بار بھی آنکھیں نہیں جھپکیں۔۔

وہ جان گیا تھا۔۔کتنا بھی وہ حرم کو چاہ لے۔۔ مگر ہادی سے زیادہ نہیں چاہ سکتا تھا۔۔

پھر ڈاکٹر کے بلانے پر وہ لیب کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں اسکا بلڈ چیک ہونا تھا۔

پلیز حرم واپس آجاؤ--

فرہاد نے اس کے پاس بیٹھ کر اسکا ہاتھ پکڑ کر کہا۔

میں تمہارے بنا ہر گز نہیں رہ سکتا۔۔

وہ رو دیا تھا۔۔ اس نے حرم کے ہاتھ کو اپنی نم آنکھوں سے لگایا تھا۔

تم اپنے ہادی کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتی۔۔ تم نے خواب میں کہا تھا نا کہ تم مجھ سے جڑی ہو۔۔ میرا ہی حصہ ہو۔۔ میرا گمشدہ حصہ۔۔ پھر تم میرے بنا کیسے جا سکتی ہو۔۔

فرہاد نے اس خواب کا ذکر کیا جس میں نے حرم نے اس سے کہا تھا۔۔

""میں تمہارا ہی تو گمشدہ حصہ ہوں۔۔مجھے ڈھونڈ لو۔۔ہاتھ بڑھاؤ اور مجھے جان لو۔۔

اور پھر فرہاد نے اسے ڈھونڈ لیا تھا۔

حضرت اماں حوا کو حضرت آدم کی پسلی سے بنایا گیا تھا۔وہ انکے وجود کا حصہ تھیں۔

اور حرم نے وہی بات کی تھی۔۔

ہوا ہمیشہ سے آدم کے وجود کا حصہ رہی ہے۔۔اور رہے گی۔۔کیونکہ اللہ پاک نے میاں بیوی کو

ایک دوسرے کا لباس بنایا ہے۔۔

پلیز حرم مجھے اکیلا چھوڑ کر مت جانا۔۔ میرا سب کچھ تم سے جڑا ہے۔۔ اگر تم چلی گ ئی تو میں اکیلا کیا کرونگا۔۔

وہ اب اسکے ہاتھ کو لبوں سے لگا چکا تھا۔۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ حرم نے سنا تھا یا نہیں البتہ اس کا دل ضرور محسوس کر لے گا۔۔ یہ فرہاد کو یقین تھا۔

وہ اسکے دماغ پر نہیں قابض تھا۔۔ کہ اسے حکم دے کر جینے کا کہا۔۔ لیکن وہ اسکے دل کو محسوس کروانا چاہتا تھا کہ وہ اسکے لی ئے جیئے۔۔

اور حرم محسوس کر لے گی یہ وہ جانتا تھا۔۔ کیونکہ محبت کرنے والے دلوں سے جڑے ہوتے ہیں۔۔

اور کمرے سے باہر کھڑے رومان نے فرہاد کو دیکھا۔۔اسکی دیوانگی کو۔۔اسکی آنکھیں نم ہوئیں۔۔ لیکن اسکے لب مسکرا دیے۔۔

ان دونوں کو ایک دوسرے کیلیۓ بنایا گیا ہے۔۔ اللہ پاک نے خود بنایا ہے۔۔ اور جن کو اللہ ایک کردے۔۔ انہیں میں کیسے الگ کرسکتا ہوں۔۔

رومان نے سوچا۔۔اور اسے اپنے پچھلے رویے پر افسوس ہو رہا تھا۔

حمزہ۔۔پلیز دروازہ کھولیں۔۔

حورعین نے دروازے پر کھڑے ہو کر حمزہ کو آواز دی۔

لیکن اندر سے کوئی جواب نا آیا۔

پلیز حمزہ۔۔میری بات سن لیں ایک بار۔۔

وہ اسے پکار رہی تھی۔

میرے ساتھ اسد والا سلوک مت کریں۔۔

حور عین کی آواز نم ہوئی۔

اندر بیٹھے حمزہ نے اپنے لب بھینچے۔۔

اگر آپ نے دروازہ نا کھولا تو۔۔

حور عین کچھ کہنے والی تھی کہ اچانک ایک جھٹکے سے دروازہ کھلا۔۔

سامنے حمزہ سپاٹ سے تاثرات لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

زیباآنٹی کی کوئی غلطی نہیں تھی ریم۔۔ ان پر الزام لگایا گیا تھا۔۔

اس بات کے گواہ پروفیسر جوزف خود ہیں۔

یہ سب آنی نے کیا تھا۔

زی نے رومان کو سب کچھ بتادیا تھا کہ آنی نے زیبا مما کے ساتھ کیا کیا تھا۔

پاکستانی لڑکیاں بے وفا نہیں ہوتیں ریم۔۔انہیں بے وفا بنادیا جاتا ہے۔۔

رومان کو حیرت سے گنگ تھا۔اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ آنی ایسا بھی کر سکتی ہیں۔۔

اس کے پاس توالفاظ نہیں تھے۔

اسے اسکی ماں سے جدا کرنے کی ذمہدار آنی تھیں۔۔وہ ساری عمر جس عورت سے نفرت کرتا رہا
اسکی کوئی غلطی ہی نہیں تھی--

زی نے فرہاد کو اپنی طرف آتا دیکھا تو وہاں سے اٹھ گ ئی۔ فرہاد خاموشی سے
رومان ک پاس بیٹھ گیا۔

کچھ دیر دونوں خاموش رہے۔۔اور پھر فرہاد نے کہنا شروع کیا۔

تمہیں اس بات کا دکھ ہے نا کہ حرم میری ہے۔۔وہ میرے پاس کیوں ہے۔۔؟؟

رومان نے چونک کر اسے دیکھا۔

وہ میری ہو کر بھی میری نہیں ہے۔۔وہ میرے پاس ہے۔۔ مگر شاید اسکی روح کہیں اور ہے۔۔

رومان ہونکوں کی طرح اسے دیکھ رہا تھا۔

یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔۔؟؟

چلو میرے ساتھ۔۔فرہاد نے اسکا ہاتھ پکڑا اور اسے لے کر ہاسپٹل سے باہر نکل گیا۔

فرہاد اسے لے کر اپنے گھر آیا تھا۔ وہ فرہاد کا کمرہ تھا جہاں فرہاد اور حرم کی ٹریوی فاؤنٹین کی بڑی سی تصویر لگی تھی۔

فرہاد نے اپنے کبرڈ سے ایک ڈائری نکالی اور رومان کو پکڑائی۔۔

اس میں بہت کچھ ہے۔۔ تمہارے بہت سے سوالوں کے جواب بھی ہیں۔۔

پڑھ لو اسے۔۔ یہ حرم کی ہے۔

رومان نے چونکتے ہوئے وہ ڈائری لی۔

فرہاد بنا کچھ کہے واپس چلا گیا۔۔ جبکہ وہ وہیں بیٹھ گیا تھا۔

وہ انسان بہت اچھا تھا۔۔ کچھ زیادہ ہی۔۔

میں نے اسکے بارے میں سنا۔۔ بہت سنا۔۔

اور پھر نا جانے کب۔۔ چاہت ہو گ ئی--

خاموش سی چاہت۔۔

ہم مشرقی لڑکیوں کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنی چاہت کا کسی نامحرم سے اظہار کریں۔۔

رومان حرم کی لکھی گ ئی ڈائری پڑھ رہا تھا۔۔

اور پھر وہ چلا گیا۔۔ میری زندگی سے ہمیشہ ہمیشہ کیل ئے--

جس کو چاہا ہو اسکو دیکھ نا پانا بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔

لیکن مجھے یقین ہے میرے لیٔے میر ے اللہ نے بہت اچھا انسان بنایا ہوگا۔۔

لیکن نادر کو ایسا ہی نہیں ہے۔

مجھے رہنما کا انتظار ہے۔۔وہ رہنما جو مجھے جینا سکھائے--

پھر فرہاد کی اسکی زندگی میں آنے انکی شادی ہونے اور روما آنے۔۔وہاں پر رومان کا اسے پرپوز

سے نہیں۔۔ Detail کرنے تک حرم نے سب لکھا تھا۔۔مگر

میں نے ہادی سے جینا سیکھا ہے۔کاش رومان سمجھ جائے کہ منار اسے کتنا چاہتی ہے۔

ہادی میرا رہنما ہے۔میں سب کچھ چھوڑ سکتی ہوں مگر اسے نہیں۔۔

رومان نے ایک گھنٹے بعد ڈائری بند کر دی۔

وہ محبتوں کی ماری لڑکی تھی۔۔جسے فرہاد نے جینا سکھایا تھا۔۔جسکے سنگ اس نے مسکرانا سیکھا تھا۔۔اور وہ اس سے اسکی خوشی اسکی ہنسی چھیننے جا رہا تھا۔

البتہ وہ انسان کون تھا جو حرم کو پسند آیا یہ نہیں لکھا تھا۔۔

وہ ڈائری واپس رکھ چکا تھا۔اور پھر اس نے فرہاد اور حرم کی تصویر کو دیکھا وہ دونوں ایک دوسرے کے سنگ مکمل لگتے تھے۔

اگر رومان حرم کو فرہاد سے چھین کر اپنی بنا بھی لیتا تو وہ کبھی ایسے مکمل نا ہو پاتے۔۔

وہ وہاں سے اپنے گھر گیا تھا۔۔آنی کے پاس۔۔

آنی تو خوش تھی حرم کا سن کر۔۔انکے نزدیک اگر حرم مر جاتی تو سب ٹھیک ہو جاتا۔۔

آگ ئے تم رومان۔۔

آنی خوشی سے اسکی طرف بڑھیں۔۔

میری مما کی کیا غلطی تھی آنی۔۔؟؟

رومان نے پوچھا اور آنی کے اسکی طرف بڑھتے قدم رک گ ئے۔

آپ نے اپنی نفرت میں ساری عمر کیلی ئے مجھے میری ماں سے دور کر دیا۔۔

کیوں آنی۔۔ کیوں۔؟؟

وہ چلا یا۔۔

اور آنی سہم کر پیچھے ہوئیں۔۔

آپ نے میری تربیت کیسی کی ہے آنی۔۔

آج میں نے آپکی میرے دل میں بھری ہوئی نفرت کی وجہ سے اپنی ہی محبت کو موت کے منہ میں دھکیل دیا۔۔

کیوں کیا آنی آپ نے ایسا۔۔؟؟

وہ رو دیا تھا۔

کتنا تڑپا ہوں میں اپنی ماں کیلی ئے-- شاید آپ جانتی نہیں ہیں--

حرم کو ہادی کا پتا ہے کیوں بنایا گیا ہے۔۔

وہ رکا۔۔آنی نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

کیونکہ وہ ہی اتنا اچھا۔۔

پتا ہے وہ اتنا اچھا کیوں ہے۔۔؟؟

کیونکہ اسکے پاس مما ہے۔۔زیبا مما۔۔ جس نے اسکی تربیت کمال کی ہے۔

وہ خود سوال کر رہا تھا اور خود ہی جواب دے رہا تھا۔

پیدا کرنے والے سے بڑا ہوتا ہے پالنے والا۔۔

جب آپ نے میری مما سے مجھے پالنے کا حق چھین لیا تھا تو وہ فرض جس طرح پورا کرنا چاہیئے تھا ویسے پورا کیوں نہیں کیا۔۔؟؟

اپنی زندگی کے چوبیس سال میں لادینوں کی طرح رہا۔۔

صرف آپکی وجہ سے۔۔ کیا آپکو یہ احساس نہیں ہوا کہ آپ نے اپنے ایشور کو جواب بھی دینا ہے۔۔

میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں رومان۔۔اور

عالم سے بھی بہت کرتی تھی۔۔اور عالم کیلیے میری بیٹی پاگل تھی۔

توآپ نے اپنی بیٹی کا گھر بسانے کیلیے کسی اور کی بیٹی کا گھر اجاڑ دیا۔۔؟؟

داد دینی چاہیے آنی آپکو تو۔۔

وہ ہنسا۔۔ایسی ہنسی جیسے ہزاروں کانچ ٹوٹے ہوں۔

وہ خود بھی تو ٹوٹا تھا۔۔

خدا نے اسے ٹور دیا تھا۔۔اور اب وہ اسے دوبارہ خود بنانے والا تھا۔۔

ایک نئے انداز سے۔۔ اور اسے احساس ہو رہا تھا کہ خدا کی اس جوڑ توڑ کا مزہ ہی کچھ اور ہے۔۔

آپ رہیں اس گھر میں۔۔اکیلی رہیں۔۔میں جارہاہوں۔۔

آنی اسے پکارتی رہ گئیں۔۔ مگر اس نے ایک نا سنی۔۔ اور چلا گیا۔۔

پیچھے سے آنی نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔۔

اور پھر وہیں بیٹھ کر رونے لگ گئیں۔۔ وہ کبھی ہنس رہی تھیں تو کبھی رو رہی تھیں۔۔ شاید انکا دماغی توازن ہل گیا تھا۔

____

بھائی آپ بتائیں نا حرم بھابھی کہاں ہے۔۔ میں تھک گئی ہوں کل سے انکا نمبر ملا ملا کر۔۔ مگر مسلسل آف جا رہا ہے۔۔

عالیہ کہہ رہی تھی۔

ہاں وہ اسکے پیپر شروع ہونے والے ہیں۔۔ تو اس لیے۔

پیپر تو پہلے بھی ہوتے تھے۔ پہلے تو انہوں نے کبھی ایسا نہیں کیا۔

اور فرہاد کا دل بھر آیا۔۔ وہ اسے کیسے بتاتا۔۔ کہ وہ زندگی اور موت کی کشمکش میں ہے۔

بولیں بھائی۔۔

میں بعد میں بات کرتا ہوں۔۔ فرہاد نے کہہ کر فون کاٹ دیا۔ پھر اس نے آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کیا تھا۔

زیبا مما کی طبیعت پہلے سے بہتر تھی۔ مگر وہ کافی کمزور ہوگ ئی تھیں۔۔ چہرے کی رونق بھی کھو سی گئی تھی۔۔

اولاد کے دکھ سے بڑا شاید کوئی دکھ نا ہو۔۔

فرہاد نے انکے اصرار کرنے پر سب کچھ بتادیا تھا۔اور وعدہ بھی لیا تھا کہ وہ کسی سے ذکر نہیں کریں گی۔۔خاص طور پر حرم کی فیملی سے۔۔

زیبا مما سن کر خاموش ہوگ ئی تھیں۔

اسے یقین نہیں آیا کہ جس بیٹے کو انہوں نے خود جنم دیا تھا وہ ایسا بھی ہو سکتا تھا۔

مسٹر آغا آپکی وائف کو ہوش آگیا ہے۔

ڈاکٹر نے فرہاد کو جیسے اسکی زندگی کی نوید سنائی تھی۔

سب کی دعائیں رنگ لے آئی تھیں۔

فرہاد بے صبری سے اسکے کمرے کی طرف بڑھا۔

حرم کے دل نے اسکے دل کا سندیسہ سن لیا تھا۔۔اور اسکے دل نے اسکے دماغ پر حاوی ہو کر جینے ایک چاہ پیدا کر دی تھی۔

اس نے تھوڑی سی آنکھیں کھولی تھی۔البتہ اسے ابھی بھی آکسیجن لگی تھی۔

فرہاد نم آنکھوں سے اسکے پاس آیا۔

فرہاد نے محسوس کیا تھا جیسے وہ ہلکہ سا مسکرائی تھی۔

حرم آنکھیں کھولنے کے بعد اسی شخص کو اپنے سامنے دیکھنا چاہتی تھی۔

وہ اسکے پاس بیٹھا۔۔اسکے بیڈ پر۔۔

کیسی ہو۔۔؟؟فرہاد نے ہاتھ تھاما۔۔

حرم کی آنکھوں میں نمی سی ابھری تھی۔اس نے ہاتھ بڑھا کر آکسیجن اتارنا چاہی۔۔

فرہاد نے ہاتھ بڑھا کر اسکے منہ سے آکسیجن پمپ اتارا۔۔

وہ کتنی زرد پڑھ چکی تھی۔وہ دیکھ رہا تھا۔

ساری باتیں جیسے آنکھوں سے ہو رہی تھیں۔۔

اب آگیا تمہیں سکون۔۔سب کو بے سکون کر کے۔۔

فرہاد نے شکوہ کیا۔اور وہ اسکی بات سن کر مسکرا دی۔

بہت محبت کرتا ہوں میں تم سے۔۔اتنی کہ لفظوں میں نہیں بتا سکتا۔۔

فرہاد کی آنکھوں میں نمی سی چمکی۔۔اسکی آواز بھرا گئی تھی۔

تم نے میری جان نکال دی تھی حرم۔۔اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو۔۔

کچھ ہوا تو نہیں نا۔۔

حرم نے دھیرے سے کہا۔

میں کچھ ہونے بھی نہیں دونگا۔مجھے معاف کر دو حرم میں یہاں آکر اتنا مصروف ہو گیا تھا کہ تمہیں وقت ہی نہیں دے پایا۔۔

بٹ آئی پرامس اگین ایسا نہیں ہوگا۔۔

حرم اسکے منہ سے اظہار محبت سن کر سرشار سی ہوگئی تھی۔۔

اور فرہاد جو یہ سب کچھ کسی اسپیشل موقع پر کہنا اور کرنا چاہتا تھا۔۔ہاسپٹل کے کمرے میں اسے اظہار کرنا پڑا۔۔

آپ پیشنٹ سے اتنی دیر بات نہیں کر سکتے۔۔آپکو باہر جانا ہوگا۔۔

اچانک نرس نے مداخلت کی۔

فرہاد کا منہ بن گیا۔

یہ میری وائف ہے--

فرہاد نے وائف پر زور دیا۔

جی جانتی ہوں۔۔بٹ رولز تو رولز ہیں نا۔۔

فرہاد خود ایک ڈاکٹر تھا۔۔وہ یہ سب سمجھتا تھا۔لیکن اسکا اس وقت باہر جانے کا ہرگز موڈ نہیں تھا۔

دیکھیے ہمیں انجیکشن لگانے ہیں۔۔ڈرپ چینج کرنی ہے۔۔اور میڈیسن دینی ہے آپ پلیز باہر جائیں--

نرس نے اسے دوبارہ کہا اور اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں تھا۔

سسٹر میں خود ایک ڈاکٹر ہوں۔۔میں خود کر لوں گا یہ سب کام۔آپ جا سکتی ہیں۔

نرس نے حیران ہو کر اسے دیکھا۔

یس۔۔میں ایک نیورو سرجن ہوں۔

میں یہ سب اچھے سے جانتا ہوں۔۔

اب آپ جائیں گی باہر یا میں ڈاکٹر سے بات کروں۔

اوکے۔۔نرس کہتی چلی گئی۔ جبکہ حرم فرہاد کی حرکت پر مسکرادی تھی۔

ڈاکٹر ہادی آغااب آپ باہر نکلیں گے یا نہیں۔۔ ہمیں بھی حرم سے ملنے کا موقع دے دیں۔۔

زی نے دوازہ کھولتے ہوئے کہا۔

سامنے فرہاد حرم کی ڈرپ چیک کر رہا تھا۔

پیشنٹ سے زیادہ دیر بات کرنے کی اور ملنے کی اجازت نہیں ہے۔۔ فرہاد نے مسکراہٹ چھپا کر کہا۔

جتنی دیر سے آپ یہاں پر ہیں نا اتنے وقت میں تو پوری یونیورسٹی حرم سے مل لیتی۔۔

اچھا۔۔ وہ اپنی مسکراہٹ مشکل سے ضبط کر پایا تھا۔۔اور پھر حرم کی طرف دیکھ کر باہر نکل گیا۔۔ جبکہ زی حرم کی طرف بڑھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بولو۔۔ حمزہ نے سرد سے لہجے میں کہا۔۔اور حورعین کا چہرہ بجھ سا گیا۔

وہ میں۔۔ وہ اسد۔۔

وہ کچھ کہنا چاہتی تھی۔۔ مگر کہہ نہیں پا رہی تھی۔

پتا ہے ایک انسان کی بدنصیبی کیا ہوتی ہے۔۔جب اسکی محبت، اسکا محبوب جو کہ ہمسفر بھی ہو۔۔وہ بے وفا ہو جائے--

حمزہ کی بات نے حور عین کو اندر تک لرزا دیا تھا۔۔

وہ انسان سب سے بڑا بد نصیب ہوتا ہے حور عین۔۔

حمزہ سپاٹ سے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

میں بے وفا نہیں ہوں۔۔ نہیں ہوں میں بے وفا۔۔

حور عین پہلی بار چینخی۔۔

حمزہ نے چونک کر اسے دیکھا۔۔ اسکی آنکھوں نمی واضح تھی۔ اسکے چہرے پر اذیت کے آثار تھے۔

اس سے پہلے وہ کچھ کہتا اور حور عین تیز تیز قدم اٹھاتی وہاں سے چلی گ ئی۔

تم نے تو ہماری جان نکال دی تھی حرم۔۔

زی نے حرم کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

اگر تمہیں کچھ ہو جاتا نا میں خود کو کبھی معاف نا کر پاتی۔۔

اسکی لہجہ بھیگا تھا۔

میں ٹھیک ہوں منار۔۔مجھے کچھ نہیں ہوا۔اور جب تک میں اپنا وعدہ پورا نہیں کر لیتی۔۔مجھے کچھ ہو گا بھی نہیں۔۔

حرم نے مسکرا کر کہا۔

کچھ دیر بعد اسکا کمرہ پھولوں اور کارڈز سے بھر گیا تھا۔اسے آئی سی یو سے دوسرے کمرے میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔

یونیورسٹی کے سبھی سٹوڈنٹس جو اسے جانتے تھے باری باری آ کر ملے تھے۔۔اور حیران تو حرم ہو رہی تھی اس نے اتنے سارے لوگوں کے دلوں میں جگہ کب بنالی۔۔؟؟

سب تمہارے لیۓ کارڈ اور پھول لے کر آۓ ہیں اور میں یہ لایا ہوں۔۔

روان نے ایک ڈبہ اسکی طرف بڑھایا۔۔

حرم حیران تھی کہ لوگوں سے چیزیں چھیننے والا

#Robin_Hood

اسکے لیۓ کچھ لا بھی سکتا ہے۔

حرم نے حیرت اور خوف کے ملے جھلے تاثرات کے ساتھ اس سے وہ باکس لے لیا۔

دھیان سے لٹل لیڈی اس میں سانپ بھی ہو سکتا ہے۔۔

رون نے اسے ڈرانا چاہا۔۔

تم خود سب سے بڑے اینا کونڈا ہو۔۔

حرم نے فوراً جواب دیا۔

اوووہاں۔۔ یاد آیا تم نے تو لاہور میں سیکنڑوں کی تعداد میں اینا کونڈا مارے ہیں۔۔

تین انچ والا اینا کونڈا۔۔

روون نے کہہ کر قہقہہ مارا۔۔

حرم نے خفگی سے اسے گھورا۔۔

اچھا لٹل لیڈی یہ بتاؤ کی الاہور کی سبھی لڑکیاں تمہارے جیسی ہیں؟؟

میرے جیسی مطلب۔۔؟؟

مطلب ابنارمل سیں۔۔ تین انچ کے سانپ کے بچے کو اپنا کونڈا سمجھ کر اس سے فائٹ کرنے والیں۔۔

اور میرے سامنے پٹر پٹر زبان چلانے والیں۔۔

حرم اسے گھور رہی تھی۔ مگر مجال ہے جو رونل عرف رون پر زرا سی بھی اثر ہوا ہو۔۔

اور یاد آیا۔۔ننگے پاؤں پوری یونیورسٹی گھومنے والیں۔۔

رون کا چھت پھاڑ قہقہہ گونجا۔۔

رون تم۔۔ حرم نے کچھ کہنا چاہا۔

ویسے ایک بات جو مجھے مجبور کرتی ہے کہ میں تمہیں بیگ سے پکڑ کر زور سے بار بار کھینچوں تا کہ تم نیچے گرو۔ وہ یہ کہ تم آنکھوں میں آئے آنسوں باہر نہیں نکلنے دیتی۔۔۔ جب تم جل جل کر انہیں ضبط کرتی ہو نا قسم سے میرے دل میں ٹھنڈ پڑتی ہے۔

رون تم ہو ہی کمینے۔۔ وہ زچ کرنے پر تلا تھا اور کر بھی دیا تھا۔

حرم کو یونیورسٹی میں نیچے گرنے والا واقعہ یاد آگیا تھا جب رون نے اسے کھینچ کر نیچے گیرا تھا۔

اس نے فوراً اپنے ہاتھوں کو دیکھا جو چھل گ ئے تھے۔

آج کیلی ئے اتنا ہی کافی ہے۔۔اور وہ قہقہہ لگاتا باہر نکل گیا۔۔

رون کے جانے کے بعد مائیک آیا تھا۔وہ دو دن سے روما سے باہر کسی کام کیلی ئے پ روگ گیا

تھا۔

وہ کچھ دیر پہلے آیا تھا اور سیدھا اسی کو دیکھنے آیا تھا۔

یقین نہیں ہوتا کہ ایش ولیم خود کا اتنا نقصان بھی کر سکتی ہے۔۔

میں نے خود تھوڑی نا کیا ہے مائیک۔۔ شاید اللہ کو یہی منظور تھا۔

ہاں تمہارے ایکسیڈنٹ نے بہت سے لوگوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔۔

تمہاری زندگی کی دعائیں مانگنے کیلیۓ کئی لوگوں نے اپنے اصول توڑ کر مذہب بدل لیۓ ہیں۔۔

مائیک کی بات پر حرم نے ایک جھٹکے سے اسے دیکھا۔۔اسکی آنکھوں میں الجھن تھی۔

تبھی کمرے کا دروازہ کھلا اور مسٹر اور مسز ولیم اندر آئے--

حرم ان دونوں کو دیکھ کر حیران رہ گئی تھی۔

مسز ولیم کے سر پر سٹالر اور مسٹر ولیم کے سر پر ٹوپی تھی۔

وہ انہیں بت بنے دیکھ رہی تھی۔

کیسی ہو میری بچی۔۔ مسز ولیم نے آگے بڑھ کر اسے پیار کیا۔

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے تمہاری زندگی بخش دی۔

حرم مسز ولیم کے منہ سے اللہ کا نام سن کر چونکی۔

میں ایک بار اپنی ایش کو کھو چکا ہوں۔۔دوبارہ کھونے کی ہمت نہیں ہے۔۔ جیتی رہو میری بچی۔

مسٹر ولیم نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔

ہم تمہارے ساتھ رہنا چاہتے ہیں اس لی ئے اپنی ایش کا مذہب اپنالیا۔۔

اور حرم کو پہلی بار احساس ہوا تھا کہ باپ کی محبت کیسی ہوتی ہے۔۔ حرم کے سر پر رکھے مسٹر ولیم کے ہاتھ نے اسے اندر تک پر سکون کر دیا تھا۔

خوشی کی وجہ سے اسکی آنکھوں میں نمی چمکی۔۔

اب رونا نہیں۔۔

مائیک نے اسے ڈپٹا۔۔

ہمارا داماد بہت اچھا ہے۔۔ مسز ولیم کا اشارہ فرہاد کی طرف تھا۔

مائیک اب تم جلدی سے ہماری بہو سے ہمیں ملواؤ۔۔

حرم کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری۔۔

آپ لوگوں کی بہو اسی ہاسپٹل میں موجود ہے مام۔۔

کیوں مائیک ٹھیک کہا نا میں نے۔۔

حرم کی بات پر مائیک سٹپٹا گیا۔۔

کیوں مائیک۔۔ ملواؤ ہ میں اس سے۔۔ مسٹر ولیم نے مائیک سے کہا۔

اور وہ ایکسکیوز کرتا باہر نکل گیا۔

شرما گیا۔۔

مسز ولیم کی بات پر سب کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گ ئی۔

حرم سے نہیں ملو گے۔۔؟؟ فرہاد نے پاس بیٹھے رومان سے پوچھا۔

ہمت نہیں ہے۔۔

رومان نے جواب دیا۔

وہ تمہارا پوچھ رہی ہے۔ جاؤ ایک بار مل لو۔ شاید کوئی ضروری بات ہو۔

ایک بات پوچھوں ہادی۔۔

رومان نے کہا۔

پوچھو۔۔

تمہیں مجھ پر غصہ نہیں آیا۔ میری وجہ سے حرم کی یہ حالت ہوئی۔ تم چاہتے تو مجھے شوٹ کر سکتے تھے۔۔ اریسٹ کروا سکتے تھے۔۔ پھر کیوں نہیں کیا یہ سب۔۔؟

ہاں سب کر سکتا تھا۔۔ مگر نہیں کر سکتا۔۔

وہی تو پوچھا ہے کیوں۔۔؟؟

کیوں کہ تم میری مما کے بیٹے ہو۔۔وہ مما جنہیں میں بہت پیار کرتا ہوں۔۔فرہاد نے مسکرا کر جواب دیا۔

اور میں نے اسی مما کا اتنا دل دکھایا ہے۔۔وہ مجھ سے ناراض ہو نگی۔۔

ماں اپنے بچوں سے زیادہ دیر ناراض نہیں رہ سکتی۔۔تم ان سے بات کرو۔انہیں مناؤ-- انکا حق بنتا ہے۔۔پھر دیکھنا وہ تم سے کتنا پیار کریں گی۔۔فرہاد نے کہتے ہوئے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔

ہمم۔۔۔تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔۔مجھے ان سے معافی مانگنی چاہیئے-

رومان نے کہا اور پھر اٹھ کر حرم کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

____

کیامیں اندر آسکتاہوں۔۔؟؟وہ دروازے پر کھڑاپوچھ رہاتھا۔

آؤ ریم اندر آؤ--

حرم نے پہلی بار اسے اسکے سامنے ریم بلایا تھا۔

وہ مسکرارہی تھی۔اسکے سر پر پاؤں پ رپٹی بندھی۔۔

رومان کومزید شرمندگی ہوئی۔

وہ اسکے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیاتھا۔

کیسے ہیں آپ۔۔؟ بالآخر حرم نے بات شروع کی۔

قابلِ نفرت ہوں میں۔۔

ایسا کیوں کہہ رہے ہیں آپ۔۔؟

میں اس قابل تو نہیں ہوں کہ تم سے معافی مانگ سکوں۔۔اور نا میں مانگوں گا۔۔میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے معاف ہی نا کرو۔۔

آپکی کوئی غلطی نہیں تھی۔میرا پاؤں سلپ ہوا تھا۔حرم نے اسکی بات کاٹی۔

ہوا تو میری وجہ سے تھا نا۔

ایک بات کہوں آپ سے۔

حرم نے کہا۔

جی۔۔وہ دوسری طرف دیکھ رہا تھا۔ حرم کی طرف دیکھنے کی اسکی ہمت نہیں تھی۔

منار آپ سے بہت پیار کرتی ہے۔ اتنا کہ کبھی کسی نے نا آپ سے نہیں کیا ہو گا۔۔اور نا کوئی کر سکتا ہے۔

حرم کی بات پر رومان نے چونک کر اسے دیکھا۔

آپ اسے اپنالیں۔آپکے علاوہ اسکا کوئی بھی نہیں ہے۔

آنی کی دو بیٹیاں تھیں۔۔ایک مارتھا اور ایک اس سے بڑی تھی۔زی بڑی بیٹی سے تھی۔جوزی کی پیدائش پر ہی وفات پا گئی تھی۔اسکے باپ نے دوسری شادی کرلی تھی۔زی کو آنی نے اپنا پاس رکھا تھا۔آنی اور رومان کے علاوہ اسکا کوئی نہیں تھا۔

مارتھا کی بعد میں عالم شاہ سے شادی ہو گئی تھی۔مگر عالم شاہ اسے خوش نا رکھ پایا۔۔وہ زیبا بیگم کی بے وفائی میں گھلتا رہا۔۔

مارتھا اکثر روتی تھی۔۔وہ عالم شاہ کو پا کر بھی نا پا سکی۔۔

اور آنی کو دکھ ہوتا تھا کہ اس نے اپنی بیٹی کو مزید دکھوں میں دھکیل دیا تھا۔

آہستہ آہستہ عالم شاہ ٹھیک ہونا شروع ہوا۔۔اور جب رومان پندرہ سال کا ہوا تو عالم شاہ اور مارتھا ایک ایکسیڈنٹ میں مر گئے--

شاید میں اسکو کبھی خوش نا رکھ پاؤں--

رومان نے کہا۔

عالم شاہ بننے جا رہے ہیں آپ۔۔

حرم کی بات پر رومان چونکا۔

عالم شاہ مت بنیں۔۔آپ رومان ہیں۔زیبا مما کے بیٹے۔۔ محبتیں باٹنے والوں میں سے۔۔

آپ تو خود ایک #داستان_محبت ہیں۔۔پھر آپ منار سے محبت کیسے نہیں کر پائیں گے--

حرم کی بات پر رومان کو جھٹکا لگا۔۔ مطلب وہ جان گ ئی تھی کہ اسے وہ میسجز رومان کرتا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسد ہار گیا تھا۔۔اسے محبت نبھانی نہیں آئی اور اس نے حور عین کو کھو دیا۔

وہ تعلیم یافتہ ہو کر بھی معاملے کی تحقیق نا کر پایا۔۔اس نے حور عین کی بات سننا بھی گنورا نہیں کی تھی۔اور آج اس نے اسد کی بات نہیں سنی تھی۔

وہ اپنی محبت کے چلے جانے کا غم منا رہا تھا جب اسکے موبائل پر بیل ہوئی۔۔ اسد نے نمبر چیک کیا تو ثانی آپی کا تھا۔اسکا اس وقت کسی سے بات کرنے کا موڈ نہیں تھا۔

لیکن بار بار ہوتی بیل نے اسے فون اٹھانے پر مجبور کر دیا تھا۔۔

جی آپی۔۔اس نے فون کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

اور پھر ثانی آپی نے جو خبر اسے سنائی تھی۔۔اس نے اسد کے پاؤں کے نیچے سے زمین کھینچ لی تھی۔۔

حرم بہت جلدی صحت یاب ہو رہی تھی۔فرہاد اسکی میڈیسنز اسکے کھانے پینے ہر چیز کا خود خیال رکھ رہا تھا۔

حرم کے پیپر بھی سٹارٹ ہونے والے تھے۔وہ خود جلدی ٹھیک ہو کر پڑھنا چاہتی تھی۔

اسکے پاؤں کی ہڈی فریکچر ہوئی تھی۔چلا تو بالکل بھی نہیں جاتا تھا۔ڈاکٹر نے ایک ماں کی ریسٹ کا کہا تھا۔اس نے ایک ماں تک ہاسپٹل رہنا تھا۔لیکن وہ اتنے دن ہاسپٹل میں ہر گز نہیں رہنا چاہتی تھی۔

فرہاد کمرے میں آیا تو عرش حرم کے بال بنا رہی تھی جبکہ زی پاس ہی بیٹھی اسکی رپورٹس چیک کر رہی تھی۔

ویسے یہ کام میں خود بھی کر سکتا ہوں۔۔

فرہاد نے عرش سے کہا۔

ساری عمر پڑی ہے ہادی بھائی۔۔ کرتے رہنا آپ۔۔ ہمیں شاید پھر یہ موقع ملے نا ملے۔۔

عرش نے مسکرا کر جواب دیا۔

ہاں بالکل ویسے بھی مائیک کے گھر والے اسکے لیئے لڑکی ڈھوڈ رہے ہیں۔۔

حرم نے مسکراہٹ چھپا کر کہا۔

عرش کا اسکے بال فولڈ کرتا ہاتھ ایک دم رکا۔۔

ہاں میں نے بھی سنا ہے۔۔ زی نے بھی کہا۔

ویسے عرش تمہاری شادی کب ہے۔۔؟

زی کے سوال پر عرش کا رنگ پھیکا پڑا۔۔

تم دونوں کیوں تنگ کر رہی ہو اسے۔۔

فرہاد نے حرم اور زی کو گھورا۔۔

جبکہ عرش نے آنکھوں میں آئی نمی کو اندر کھینچا۔۔

میں بعد میں آتی ہوں حرم۔۔ عرش کہہ کر باہر نکل گ ئی۔

اوکے میں بھی چلتی ہوں۔۔

زی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

آنی کی طبیعت کیسی ہے اب۔۔؟؟فرہاد نے پوچھا۔

بس ٹھیک ہیں۔۔ میڈیسنز کے زیرِاثر زیادہ وقت سوئی رہتی ہیں۔۔

آنی اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھی تھیں۔۔ڈاکٹر نے زی اور رومان سے کہا تھا کہ انہیں asylum میں ایڈمٹ کروادو۔

مگر زی نہیں مانی۔۔ جس آنی نے ان دونوں کو ماں بن کر پالا تھا وہ ہر گز انہیں پاگل خانے نہیں چھوڑ سکتی تھی۔

خیال رکھنا انکا۔۔ حرم نے کہا۔

ڈونٹ وری۔۔رکھوں گی۔زی نے مسکرا کر جواب دیا اور بیگ اٹھا کر باہر نکل گ ئی۔

اسکے جانے کے بعد فرہاد حرم کی طرف بڑھا۔

اسکے اظہارِ محبت کے بعد حرم کو اس سے شرم آنے لگی تھی۔

وہ پہلے کی طرح ہادی یہ ہادی وہ۔۔

کی رٹ نہیں لگا پاتی تھی۔

فرہاد نے خاموشی سے اسکے بالوں کو فولڈ کیا اور پھر اسکے سامنے بیٹھ گیا۔

ایک وعدہ کرو گی مجھ سے۔۔؟؟

وہ پوچھ رہا تھا۔

جی۔۔ حرم نے الجھن سے اسے دیکھا۔

وعدہ کرو ہم ساتھ جی ئے گے اور ساتھ مریں گے۔۔

حرم کا اسکی بات سن کر حیرت سے منہ کھل گیا۔آنکھیں مزید بڑی ہو گئیں۔۔

میں نے آنکھیں بڑی کرنے کو نہیں کہا۔۔وعدہ کرنے کو کہا ہے۔

پر ہادی یہ تو اللہ کے ہاتھ میں ہے نا۔۔

حرم نے فوراً منہ بند کیا۔

مجھے کچھ نہیں پتا۔۔بس تم وعدہ کرو۔۔ہر قدم پر میرے ساتھ رہو گی۔۔ مرنے جینا ایک ساتھ ہو گا ہمارا۔۔

وہ بضد تھا۔

اوکے۔۔ حرم نے مسکرا کر اسکا ہاتھ تھام لیا۔

تھینک یو سوچ۔۔

وہ بھی مسکرایا۔۔

کس لیۓ--؟؟

میری زندگی میں آنے کیلیۓ--

فرہاد نے جواب دیا۔

پتا ہے ہماری شادی کو کتنا عرصہ ہو گیا ہے۔۔؟

کتنا۔۔؟؟ حرم نے یاد کرنا چاہا۔۔

جون کا مہینہ ہے میڈم۔۔ڈیڑھ سال ہونے والا ہے۔فرہاد نے بتایا۔

ہاہ۔۔ہماری اینیورسری گزر گ ئی--

حرم کو صدمہ لگا۔

جی۔جب تم شینا ملک کی وجہ سے مجھ سے ناراض تھی نا۔۔تب گزر گ ئی۔ میں سیلیبریٹ کرنا چاہتا تھا۔۔آیا بھی تھا تمہارے کمرے میں مگر تم سو گ ئی تھی۔۔

فرہاد نے افسوس سے بتایا۔۔

اور حرم وہ رات یاد آگ ئی جب فرہاد واقعی رات کو اسکے کمرے میں آیا اور وہ جان بوجھ کر سوتا بن گ ئی تھی۔

چلو۔۔ ہم نیکسٹ اچھے سے سیلیبریٹ کریں گے۔۔ فرہاد نے اسے مایوس نہیں ہونے دیا۔ اور حرم مسکرادی۔

ایک بات پوچھوں حرم۔۔

وہ ہاسپٹل کے لان میں بیٹھی تھی۔ اور رومان اس سے فاصلے پر۔۔

جی پوچھیں۔۔

وہ شخص کون تھا جس کا تم نے ڈائری میں ذکر کیا ہے۔؟؟

حرم نے چونک کر اسے دیکھا اور پھر چہرہ دوسری طرف کر لیا۔

خضر۔۔۔نام تھا اسکا۔#

حرم نے پر سکون سے لہجے میں جواب دیا۔

بہت چاہتی تھی نا تم اسے۔۔؟؟

وہ پوچھ رہا تھا۔

ہاں وہ اچھے انسان تھے۔۔ میں انہیں بہت پسند کرتی تھی۔ میں چاہتی تھی کہ میرا ہمسفر ویسا ہی ہو۔۔

پھر۔۔۔؟؟

پھر مجھے پتا چلا کہ اسکی منگنی ہو گئی ہے--

اسکی بات پر رومان چونکا۔

مجھے بہت دکھ ہوا تھا۔ وہ انسان اتنا اچھا تھا کہ جس کا بھی ہوتا وہ خوش قسمت کہلاتا۔۔

کیا رشتہ تھا تمہارا اس سے۔۔؟

میری بیسٹ فرینڈ کا کزن تھا۔ وہ اکثر اسکا ذکر کرتی رہتی تھی۔۔ اور اسکے بارے میں سن کر وہ کب مجھے اچھا لگنے لگا مجھے پتا ہی نہیں چلا۔

دکھ ہوا جب اسکی منگنی کا پتا چلا۔۔ میری ایک دو بار بات ہوئی تھی اس انسان سے۔۔ میں اپنی چاہت کو گناہ نہیں بننے دینا چاہتی تھی۔ اسلیۓ پھر کبھی بات نہیں کی۔۔

بہت تڑپی تھی میں کہ وہ کسی اور کا ہو گیا ہے۔۔ مجھے لگتا تھا کہ اس شخص جیسا دنیا میں کوئی بھی نہیں ہے۔۔ لیکن پھر ہادی آۓ۔۔ تب مجھے احساس ہوا کہ ہادی جیسا تو وہ بھی نہیں تھا۔

واقعی وہ لوگ خوش قسمت ہوتے ہیں جنکہ محبوب انکی نظروں کے سامنے ہوتا ہے۔۔ اسے کیا ہوا تھا جو وہ دنیا چھوڑ گیا۔

کس نے کہا وہ دنیا چھوڑ گیا ہے۔؟؟

حرم نے الٹا سوال کیا تو رومان نے حیرت سے اسے دیکھا۔

تم نے لکھا تھا ڈائری میں اور زی سے بھی کہا تھا۔

وہ میری دنیا سے گیا تھا ریم۔۔جب مجھے پتا چلا وہ کسی اور کا ہونے جا رہا ہے میں نے اسے اپنے خیالوں، اپنی سوچوں سے نکال دیا۔۔اپنی زندگی سے۔۔

یعنی وہ زندہ ہے۔۔؟؟رومان کو حیرت کا جھٹکا لگا۔

جی۔۔شادی ہو چکی ہے اسکی۔۔

کچھ راز، راز ہی رہیں تو اچھا ہوتا ہے۔۔

وہ اپنی زندگی میں خوش ہو گا۔۔ یہی کافی ہے۔ویسے بھی میں اسے پسند کرتی تھی یہ شاید اسے پتا بھی نہیں تھا۔

مجھے لگا تھا کہ شاید میں اس سے محبت کرتی ہوں۔۔ لیکن اب پتا چلا کہ وہ پسندیدگی تھی۔۔ٹین اتج کی چاہت تھی۔

محبت کیا ہوتی ہے یہ مجھے اب پتا چلا ہے۔۔جب میں نے ہادی کو شینا ملک کے ساتھ دیکھا تو دل جیسے کٹ سا گیا تھا۔۔

وہ رومان کو اپنا راز بتا رہی تھی۔

انسان اپنی پہلی محبت کبھی نہیں بھول سکتا۔۔چاہے اسکی زندگی میں کتنے ہی لوگ کیوں نا آ جائیں--

”محبت میں کوئی آخری نہیں ہوتا ریم۔۔اور جب آخری مل جاتا ہے تب کوئی پہلا نہیں رہتا۔۔“

خضر پہلا انسان تھا جو میرے دل کو بھایا تھا اور ہادی میری آخری چاہت ہیں۔۔

خضر کا مطلب ہوتا ہے رہنما۔۔رہنمائی کرنے والا۔۔جو کہ حرم کو چاہئے تھا۔۔لیکن اللہ نے اسے خضر کی جگہ ہادی عطا کیا تھا۔۔جو اس کیل ئے سب کچھ تھا۔۔خدا کی فیصلوں کی سمجھ ہمیں وقت کے ساتھ ساتھ آتی ہے۔

رومان اسکی باتیں غور سے سن رہا تھا۔

آپ بھی زی کو اپنا لیں۔۔

رومان نے ایک شکوے بھری نظر اس پر ڈالی۔۔

چلیں زی سے شادی مت کریں منار سے تو کر سکتے ہیں نا۔۔؟؟

جیسے خضر نہیں تو ہادی سہی۔۔

ویسے ہی اگر نور نہیں تو منار سہی۔۔

حرم نے گہری بات کی تھی۔۔اور یہ بات رومان کے دل پر لگی تھی۔اسے زی بہت عزیز تھی۔ہر طرح سے۔۔لیکن اسے کبھی زی محبت ہو گی وہ یہ نہیں جانتا تھا۔۔

ہاں زی سے نا ہو شاید۔۔لیکن منار اسکی زندگی بن جائے گی-- یہ آنے والا وقت اسے بتانے والا تھا۔

اسد ایمرجنسی میں لاہور پہنچا تھا۔ نفیسہ تائی کو فالج کا اٹیک ہوا تھا۔

وہ ہاتھ جن سے وہ تسبیح گھمارہی تھیں۔۔اور زبان سے حور عین پر الزام لگارہی تھیں۔۔دونوں عضو معذور ہو چکے تھے۔۔

اسد نے افسوس سے انہیں دیکھا تھا۔جو ہاسپٹل کے بستر پر بے بسی سے پڑی نظر آرہی تھیں۔

انکی اس حالت کی ذمہدار شہرین تھی۔اسکا آج کل کسی امیر لڑکے سے افی ئر چل رہا تھا۔کسی نے اسکی تصویریں جو کچھ اصلی تھیں اور کچھ کو برے انداز میں ایڈٹ کیا گیا تھانیٹ پر ڈال دی تھیں۔۔ نفیسہ تائی یہ برداشت نہیں کر پائیں اور بستر سے جا لگیں۔۔

جیسا شہرین نے حو عین کے ساتھ کیا بالکل ویسا اسکے ساتھ ہوا تھا۔اور نفیسہ تائی نے اسکی خوشیاں چھینی انہیں انکے کی ئے کی سزا مل چکی تھی۔

حور عین خود پر لگے الزام کو لے کر خاموشی سے چلی گ ئی تھی۔۔اس نے اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا تھا۔

اور آج اللہ نے انصاف کیا تھا۔بے شک وہ بہتر انصاف کرنے والا ہے۔

اس لی ئے ہ میں کسی کے ساتھ برا کرنے سے پہلے ہزار بار سوچنا چاہی ئے۔۔ کی ونکہ خدا کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے۔۔

اسد تو شہرین کو کچھ کہہ بھی نہیں پایا تھا۔آفاق تایا نے اس لڑکے کا پتا لگالیا تھا۔اس نے شہرین سے شادی کرنے سے صاف انکار کر دیا تھا۔

دونوں ماں بیٹی کے کی ئے کی سزا سب کو بھگتنی پڑ رہی تھی۔

وہ کچن میں کام کر رہی تھی جب حمزہ اسکے پاس گیا۔

پانی ملے گا مجھے۔۔اس نے حور عین سے کہا۔

حور عین نے حیرت سے اسے دیکھا اور پھر پانی نکال کر گلاس میں ڈالا اور پھر اسکی طرف بڑھی۔

پانی کا گلاس پکڑانے کے بعد جیسے ہی وہ مڑی حمزہ نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔

حور عین ڈر گ ئی۔

کیا ہوا ڈر گ ئی۔ ابھی تو تمہاری سزا باقی ہے۔۔وہ سنجیدہ سے لہجے میں کہہ رہا تھا۔حور عین اندر تک لرز گ ئی۔

اسکی آنکھیں ایک بار پھر نم ہوئیں۔۔

تو کیا سزا ملنی چاہی ئے تمہیں مجھ سے پوچھے بنا اس ڈفر سے ملنے کی۔۔؟؟

وہ سپاٹ سے لہجے میں بول رہا تھا۔

جبکہ حورعین نظریں جھکائے کھڑی تھی۔

بتاؤ ناچپ کیوں ہو۔۔؟؟

حمزہ نے اسکے ہاتھ کو جھٹکا دیا۔

حورعین نے تڑپ کر اسے دیکھا۔

کچھ بھی دے دیں مگر مجھے یہاں سے مت نکالیے گا۔۔

کیوں۔۔؟؟ کیوں نا نکالوں۔۔؟؟

میں اپنی امی کو مزید دکھ نہیں دینا چاہتی۔۔

حور عین نے بھرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

مجھے وجہ پسند نہیں آئی--

کوئی اور وجہ بتاؤ-- جس سے میں تمہیں اپنی زندگی سے نا نکالوں--

وہ ظالم بن رہا تھا۔

حور عین خاموش رہی--

بتاؤ--

میں دادو سے بہت پیار کرتی ہوں--اور وہ بھی میرے بنا نہیں رہ پائیں گی--

حور عین نے مرے مرے لہجے میں کہا۔

اور۔۔؟؟حمزہ نے پوچھا۔

اور۔۔اور۔۔ حور عین نے خشک لبوں پر زبان پھیری۔

اور دادو کے پوتے سے نفرت کرتی ہو ہے نا۔۔؟؟

حمزہ کی بات پر حور عین نے شکوہ کنہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔جو پہلے ہی حور عین کو دیکھ رہا تھا۔

ایسی بات نہیں ہے۔۔

تو پھر کیسی بات ہے۔۔؟؟ مجھے لگتا ہے تم اسد کو چاہتی کو۔۔اسی کے ساتھ جینا چاہتی ہو ہے نا۔۔؟؟ وہ اسکا پورا پورا امتحان لے رہا تھا۔۔

جی نہیں۔۔الزام مت لگائیں مجھ پر۔۔مجھے وہ نہیں پسند۔۔اگر ایسا کچھ ہوتا تو میں واپس ہی نا آتی آپکے ساتھ۔۔

اور ہاں دادو کا پوتا مجھے بہت پسند آگیا تھا۔۔لیکن اب مجھے لگتا ہے وہ بھی اسد جیسا ہی ہے۔۔

حور عین نے غصے میں کہا اور اپنا ہاتھ چھڑاتی کچن سے باہر چلی گ ئی۔

جبکہ پیچھے حمزہ کا قہقہہ گونجا تھا۔

وہ اسے تھوڑا اور تنگ کرنا چاہتا تھا۔اس لی ئے ظالم بننا لازمی تھا۔

____

حرم گھر واپس آگ ئی تھی۔۔وہ گھر جو اسکا اور ہادی کا تھا۔اسے اس گھر میں عجیب سا سکون محسوس ہو رہا تھا۔

اسکے زخم کافی حد تک مندمل ہو چکے تھے۔

کیا دیکھ رہی ہو۔۔؟؟فرہاد نے اسے گھر کو گھوتے دیکھا تو پوچھا۔۔

اپنے گھر میں کتنا سکون ہوتا ہے نا ہادی۔۔

ہاں جب گھر کے مکین پر سکون ہوں۔۔ فرہاد نے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔۔

حرم ٹھیک سے چل نہیں پا رہی تھی۔۔

اسکے پاؤں میں درد تھا۔

فرہاد نے اسکی تکلیف محسوس کی اور پھر جھک کر اسے اٹھالیا۔۔

ہادی نیچے اتاریں۔۔

حرم جھینپی۔۔

کسی کو اغوا نہیں کر کے لا رہا۔ اپنی بیوی کو اٹھایا ہے۔۔ اب چپ ہو جاؤ -- وہ اسے لے کر اندر چلا گیا۔ اور جا کر صوفے پر بٹھا دیا۔

آپا اور شانو نے انکا بہت اچھے استقبال کیا تھا۔

ویلکم بیک حرم بھابھی۔۔

شانو نے مسکرا کر اسے ویلکم کیا۔

وہ گاہے بگاہے اسے ہاسپٹل میں ملنے آتے رہتے تھے۔پروفیسر جوزف بھی آئے تھے۔

حرم تھوڑی پریشان تھی۔اسکے اگزامز سٹارٹ ہونے میں تھوڑے دن رہ گئے تھے۔۔اور اسکی کوئی تیاری نہیں تھی۔

فکر مت کرو تم پاس ہو جاؤ گی-- فرہاد نے اسکی سوچ پڑلی تھی۔اور حرم دھیرے سے مسکرا دی۔

امی کا خیال شہرین ٹھیک طریقے سے نہیں رکھ پائے گی-- تمہیں شادی کرنی ہو گی اسد۔۔ایسی لڑکی سے جو امی کو سنبھال سکے۔۔

ثانی آپ کہہ رہی تھیں۔۔

اسد خاموشی سے سن رہا تھا۔

کچھ تو بولو۔۔ یوں خاموش رہنے سے کیا حاصل ہو گا۔

مجھے امی پر بہت غصہ تھا۔۔بہت زیادہ۔۔انہوں نے مجھ سے میری محبت نہیں زندگی چھینی ہے آپی۔۔شاید ہی کوئی بیٹا کسی ماں پر یقین کر پائے گا اگر کسی کو پتا چل جائے کہ مائیں ایسا بھی کرتی ہیں۔۔

کچھ نہیں ہوتا اسد۔۔۔جو ہونا تھا اب ہو گیا۔۔امی نے جو کی ہے انکی بیٹی کے ساتھ وہی ہوا۔۔اب انہیں معاف کر دو۔۔

اسد خاموش رہا۔۔

میں نے شادی کا کہا ہے تم سے۔۔

اس دور میں ایسی کوئی لڑکی نہیں ہے آپی جو مجھ سے شادی کر کے امی کو سنبھال سکے۔۔

خالہ کی بیٹی نے جواب دے دیا ہے شادی سے۔۔ جسکے لی ئے امی نے سب کچھ کیا۔۔

اسد کا لہجہ زخمی تھا۔

ہمم۔۔ وہاج کی کزن نے بھی انکار کر دیا ہے۔۔ اسکے مطابق تم بہت شکی اور دقیانوسی ہو۔۔

ثانی آپی کی بات پر اسد نے اذیت سے آنکھیں میچ لیں۔۔

میرا خیال ہے مجھے عباس چاچو سے بات کرنی چاہی ئے-- میں ابو سے بات کرتی ہوں۔ وہ خود ہی کر لیں گے۔۔

مگر کس لی ئے--؟؟

ثناء کے رشتے کیل ئے-- ایک وہی لڑکی ہے جو امی کی خدمت کر سکتی ہے--

اسد ثانی آپی کی بات سن کر خاموش ہو گیا۔

کیا ہوا کچھ تو بولو--

میں پہلے خود ثناء سے بات کروں گا--جو حور عین کے ساتھ ہوا وہ سب جانتی ہے۔ جانے وہ مانے گی بھی یا نہیں--

اسد نے کہا اور ثانی آپی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

وہ لان میں بیٹھی تھی۔۔خاموش سی۔۔۔اپنی قسمت پر افسوس کرتی۔۔

آج سارے ملازم چھٹی پر تھے۔۔لان صاف ستھرا تھا۔دادو آغا ہاؤس گ ئی تھیں۔۔

کچھ دیر بعد حمزہ کی گاڑی گھر میں داخل ہوئی تھی۔

وہ چلتا ہوا اسکے قریب آرہا تھا۔

اندر آؤ تم سے ضروری بات کرنی ہے۔وہ سپاٹ سے لہجے میں کہتا آگے بڑھ گیا۔

جبکہ حور عین کی آنکھوں میں ایک بار پھر نمی چمکی۔۔ لیکن وہ خاموشی سے اٹھ کر اسکے پیچھے چل دی۔

اسد بات کر رہا ہوں شزا۔۔

اسد نے شزا کو کال کی تھی۔

شزا کی تیوری چڑھی۔۔

جی اسد بھائی بولیں۔۔

صابرہ خاتون اور ساجدہ آنٹی ہاسپٹل گ ئی تھیں۔۔ نفیسہ تائی سے ملنے۔

ثناء کہاں ہے۔۔؟اسد نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا۔

ثناءادھر ہی ہے۔ بات کرنی ہے آپ نے۔؟؟

ہاں ضروری بات کرنی ہے۔اسد نے جواب دیا۔

اور شزا نے موبائل ثناء کو پکڑادیا۔

کیسی ہو ثناء۔۔۔؟؟جی ٹھیک ہوں۔۔ثنا نے حیرت سے کہا۔وہ حیران تھی کہ اسد اس سے بات کرنا کیوں چاہتا ہے۔

کیاتم جانتی ہو کہ ثانی آپی اور ابو ساجدہ آنٹی سے تمہارے اور میرے رشتے کی بات کرنے والے ہیں۔ تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے نا۔۔؟؟

اسد نے گویا دھماکہ کیا۔

اعتراض۔۔؟؟ ثناء بڑبڑائی۔

ہاں۔۔صاف صاف بتانا۔۔

آپ نے دیر کردی ہے۔۔میرا اور زین بھائی کا رشتہ ہو چکا ہے۔ کل منگنی ہے اور بہت جلد شادی۔۔شنزا کا رشتہ تو بچپن میں ہی ہو گیا تھا۔

تم انکار بھی تو کر سکتی ہو نا۔۔؟

میں تمہیں خوش رکھوں گا۔

ہمممم۔۔۔اپنی ضرورت پر لوگ یاد کرتے ہیں۔۔اس دن سے تو کسی کو خیال نہیں آیا تھا۔۔

میں انکار ہر گز نہیں کرنے والی۔۔ جہاں میرے پیرنٹس خوش وہاں میں خوش۔۔

ثناء نے دو ٹوک جواب دیا۔

سوچ لو ثناء۔۔اسد نے آخری بار کہا۔

اگر آپ نے سوچا ہوتا تو آج حور عین آپکے پاس ہوتی۔۔

ثناء نے کہہ کر کھٹاک سے فون بند کر دیا تھا۔

وہ کمرے میں داخل ہوا تو زی نماز پڑھ رہی تھی۔۔

رومان اسکے پاس زمین پر دو زانوں ہو کر بیٹھ گیا تھا۔

وہ زی کو غور سے دیکھ رہا تھا۔۔وہ کتنے پر سکون انداز میں نماز پڑھ رہی تھی۔

وہ آنی کا بہت خیال رکھتی تھی۔۔گھر کے کام میں میڈ کا ہاتھ بھی بٹاتی تھی۔اور یونیورسٹی میں بھی ٹاپ پر تھی۔۔وہ یہ سب کرتے بہت گھریلو سی لگتی تھی۔

رومان کو پہلی بار لگا کہ وہ زی نہیں تھی۔۔وہ تو منار تھی۔واقعی منار۔۔نور کی جمع۔۔

زی نے سلام پھیرا۔۔

وہ اسکے دائیں طرف بیٹھا تھا۔

سلام پھیرنے کے بعد زی نے دعا مانگی۔۔

تم یہاں۔۔؟؟زی نے اسے دائیں طرف بیٹھے دیکھ لیا تھا۔دعا مانگنے کے بعد اس نے رومان سے پوچھا۔

بات کرنی ہے تم سے۔۔

مجھے نہیں کرنی۔۔زی نے غصے سے جواب دیا۔

مجھے کرنی ہے منار۔۔

رومان نے پہلی بار اسے منار کہا تھا۔جسے زی کو بہت خواہش تھی۔

بولیں۔۔

شادی کروگی مجھ سے۔۔؟؟رومان نے گویا دھماکہ کیا۔

زی گہری نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔جسکی آنکھیں گلابی ہوگ ئی تھیں۔۔وہ کچھ دیر پہلے زیبا مما سے بات کرکے آیا تھا۔خوب رویا تھا۔۔

مما دعا کیجیے گ امنار مان جائے--

وہ مان جائے گی روما ن ۔۔زیبا مما نے پیار سے کہا تھا۔

بہت زیادتی کی ہے میں نے اسکے ساتھ ۔۔

محبت کرنے والے معاف کرنے کا ظرف رکھتے ہیں ۔۔ مما نے اسکا حوصلہ بلند کیا تھا۔

پاکستان میری بہو کو ساتھ لے کر آنا ۔۔اور میری بہو صرف منار ہونی چاہیئے --

زیبا مما نے حکم دیا ۔۔روما ن مسکرا دیا ۔۔ زیبا مما نے اسے معاف کر دیا تھا۔اور روما ن کی روح تک سکون اترا تھا۔

نہیں ۔۔ زی نے سپاٹ سے لہجے میں جواب دیا۔

اب کی بار چونکنے کی باری رومان کی تھی۔اس نے زی کی نیلی آنکھوں میں نمی محسوس کی تھی۔

وہ جائے نماز سے اٹھنے لگی تھی جب رومان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے واپس بٹھایا۔

بیٹھ جاؤ منار۔۔پلیز آج مجھے سن لو۔۔

زی بیٹھ گ ئی۔

مجھے مت ٹھکراؤ منار۔۔پلیز مجھے اپنا لو۔۔

میں نے قسم اٹھائی تھی کہ اللہ حرم کو زندگی دے دے۔۔مجھے کوئی رومان نہیں چاہیۓ۔۔

زی نے جواب دیا۔

تم نے مجھے بہت چاہا ہے منار۔۔پلیز۔۔مجھے اپنالو۔۔مجھے چھپالو۔۔اگر تم نے بھی مجھے ٹھکرایا تو میں مرجاؤں گا۔۔

رومان رودیا تھا۔۔وہ زی کے سامنے رویا تھا۔

زی کی پلکیں بھیگیں۔۔

میں بہت براہوں۔لیکن صرف تم ہو جو مجھے میری برائی سمیت اپنا سکتی ہو۔۔اس سے پہلے میں مزید ٹوٹ جاؤں مجھے اپنالو۔۔

زی خود پر ضبط نا کر پائی اور خود بھی رودی تھی۔

مجھے زی نہیں منار چاہی ئے-- وہ منار جس نے مجھ سے پہلے میرے خدا کو پایا ہے۔۔وہ لڑکی بہت عظیم ہے۔پلیز منار۔۔

میں اب کسی اور کا ہونا نہیں چاہتا۔۔ حرم کا بھی نہیں۔۔میں بس تمہارا ہونا چاہتا ہوں۔پلیز میری آخری محبت بن جاؤ--

رومان نے اسکے دونوں ہاتھوں کو تھاما ہوا تھا۔

زی سے اسکا رونا برداشت نہیں ہو رہا تھا۔وہ کیسے اسے ایسے روتے ہوئے دیکھ سکتی تھی۔

وہ برا کب تھا۔وہ بہت اچھا تھا۔ تبھی یونیورسٹی کا ہیرو کہلاتا تھا۔اسکا دل بہت صاف تھا۔ہمیشہ سب سے نرم لہجے میں بات کرتا تھا۔وہ تو آنی نے حرم کے خلاف اتنا سخت بنا دیا تھا جس نے اسے ریم سے عالم شاہ بنا دیا تھا۔

مگر آج وہ واپس لوٹ آیا تھا۔اب یہ زی پر تھا کہ وہ اسے اپناتی یا نہیں۔۔

دنیا میں تم وہ واحد لڑکی ہو منار جو مجھے سمیٹ لے گی۔۔

زی کے ہاتھوں پر اسکے آنسو گر رہے تھے۔

اور زی کے آنسوؤں نے اسکے گالوں کو بھگا دیا تھا۔

وہ اسکی طرف نہیں دیکھ رہا تھا بلکہ اسکے ہاتھوں کی ہتھیلیوں میں خود کو تلاش کر رہا تھا۔

"تمہیں جب کبھی ملیں

فرصتیں۔۔#

میرے #دل سے بوجھ

اتار دو۔۔،

میں بہت دنوں سے

اداس ہوں۔۔،#

مجھے کوئی #شام

ادھار دو۔۔،

کسی کو میرے

حال سے۔۔

ناغرض ہے نا

کوئی واسطہ۔۔

میں بکھر گیا ہوں

سمیٹ لو۔۔،#

میں بگڑ گیا ہوں

!!!! سنوار دو۔۔#

رومان نے مدھم لہجے میں کہتے ہوئے اسکی ہتھیلوں کو اپنی نم آنکھوں سے لگا یا۔۔

❤❤❤❤❤

زی نے حیرانگی سے اسکے لفظوں کو سنا تھا جو اس سے التجا کر رہے تھے۔۔

بتاؤ نا منار۔۔ بنو گی نا میری۔۔ جب جب میں بگڑوں کا مجھے سنوارو گی نا۔۔

جب جب میں بکھروں گا مجھے سمیٹو گی نا۔۔

بولو نا منار۔۔ بولو نا۔۔

ہمم۔۔ ہاں۔۔ ہاں۔۔ زی نے مشکل سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔ وہ اس سے زیادہ دیر ناراض نہیں رہ سکتی تھی۔ اس وقت تو بالکل بھی نہیں جب وہ اسے اس سے مانگ رہا ہو۔۔ جب وہ اسکا ہونا چاہ رہا ہو۔۔

زی کے اقرار نے رومان کو پر سکون سا کر دیا تھا۔

اسکی روح جیسے سرشار سی ہو گئی تھی--

اور ڈاکٹر سمیع نے کہا تھا کہ

!!!روح کا سکون دل کی خوشی سے بڑھ کر ہوتا ہے۔۔۔

زی مانی یا نہیں۔۔؟؟رون فون پر رومان سے پوچھ رہا تھا۔

نہیں۔۔رومان نے جواب دیا۔

کیا۔۔اسکی اتنی ہمت۔۔ابھی آرہاہوں میں۔۔

رون تو جیسے تیار بیٹھا تھا۔

کیا کروگے آکر۔۔؟؟رومان نے مسکراہٹ چھپاکر پوچھا۔

وہی جو بیلا کے ساتھ کیا تھا۔۔اسے الٹا لٹکاؤں گا۔۔ تمہارے گھر کی چھت سے۔۔

رون نے خطرناک سے لہجے میں کہا۔

اووبھائی۔۔ بالکل بھی نہیں۔۔ خبردار جو تم نے اسے اب تنگ کیا۔ اب وہ میری منار ہے۔

اوپسسسسسسس۔۔اب مزہ آئے گا۔۔ اب تم دیکھنا میں اسکے ساتھ کیا کرتا ہوں۔۔

رون کے اندر فوراً دشمنی والے جراثیم ایکٹیو ہوئے۔

اور رومان کو لگا کہ اس نے میری منار کہہ کر بہت بڑی غلطی کر دی ہے۔۔

لیکن اب کیا تھا۔اب تو الفاظ منہ سے نکل گ ئے تھے۔۔ اور ادھر رون ہاسٹل سے نکل گیا تھا۔ دونوں واپس اپنی جگہ پر نہیں جا سکتے تھے۔

جی بولیں۔۔حورعین نے نظریں جھکائے کہا۔ سامنے حمزہ صوفے پر بیٹھا اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

حورعین کی بات پر وہ خاموش رہا۔حورعین نے الجھن سے دیکھا۔

جلدی بولیں۔۔

حورعین نے دوبارہ کہا۔

اگر نا بولوں تو۔۔وہ اٹھ کر اسکی طرف بڑھا۔

حورعین نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر چہرے کا رخ دوسری طرف کر لیا۔

آپ کی مرضی ہے۔۔میں کیا کہہ سکتی ہوں۔میں تو ویسے بھی آپکی ملازم ہوں۔۔

حورعین کا لہجہ آخر میں بھرا گیا تھا۔

اچھاااا۔۔ایسا سمجھتی ہو تم۔۔

کے پاس ہے۔۔ HD میری کیا مجال میں کچھ سمجھوں۔۔اب کچھ سمجھنے اور سوچنے کا حق تو

حور عین نے طنز کیا۔

حمزہ نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔

اور تم کیا سوچتی ہو۔۔؟؟

میں کچھ نہیں سوچتی۔۔

میرے بارے میں کیا سوچتی ہو۔۔؟؟

کچھ نہیں۔۔

غلط۔۔ تم نے کچھ دن پہلے کہا تھا کہ کچھ سوچتی ہو میرے بارے میں۔۔

حورعین نے چونک کر اسے دیکھا۔ حمزہ کی آنکھوں میں شرارت تھی۔

بس کر جائیں۔۔ اور کتنی سزا دیں گے مجھے۔۔

حورعین رو پڑی۔۔

سوری حورعین میں مزاق کر رہا تھا رونا مت۔۔

حمزہ اسکے رونے پر بوکھلایا۔

مجھے تم پر پورا یقین ہے۔۔ تم بے وفا نہیں ہو۔۔ بس تمہیں جان بوجھ کر تنگ کر رہا تھا۔

حور عین کو اور دکھ ہوا۔

بہت اچھی بات ہے۔۔ کر لیا تنگ۔۔ یا ابھی کچھ باقی ہے۔۔

نہیں۔۔اتنا کافی ہے۔۔وہ مکسرایا۔

حور عین خاموش رہی۔۔

ہوں کلی ئر ورژن۔ اسد کی طرح HD میں اسد جیسا نہیں ہوں یار۔۔میں نہیں ہوں۔۔ Dاور3 MP4 یا MP3

مجھ میں سب کچھ صاف نظر آتا ہے۔۔

حمزہ کے لہجے شرارت تھی۔ حور عین کو غصے کے باوجود اسکی یہ بات سن کر ہنسی آگ ئی تھی۔

اور میں پاگل نہیں ہوں کہ جسکو چاہا ہے۔۔ جسکو مشکل سے پایا ہوا سے اپنی زندگی سے نکال دوں۔۔

اور حو عین کو اسکی باتوں پر انتہا کا غصہ آرہا تھا کہ اتنے دنوں سے وہ اسے صرف تنگ کر رہا تھا وہ بھی جان بوجھ کر۔ اسکی آدھی جان نکالی ہوئی تھی۔

تو میں کیا کروں۔۔ دیکھتے رہیں بیٹھ کر خود کا کلی ئر ورژن۔۔

حور عین غصے سے کہتی چلی گ ئی۔

جبکہ حمزہ مسکرادیا تھا۔

دونوں ٹیڑھے تھے۔۔انہوں نے ایسے ہی زندگی گزارنی تھی۔

حرم ایک مہینے بعد یونیورسٹی گ ئی تھی۔۔ سب نے اس کا ویلکم کیا تھا۔ وہ وہی جوتے پہن کر آئی تھی جو فرہاد نے اسے فرسٹ ٹائم لا کر دیے تھے۔۔ جن میں سے ایک رون لے گیا تھا۔۔

لیکن صد شکر کہ وہ جوتا رون اس باکس میں ڈال کر حرم کو واپس کر گیا تھا۔۔وہ بھی بنا پیسوں کے۔۔ حرم نے تو اتنے دنوں تک وہ باکس ہی نہیں کھولا۔۔اسے ڈر تھا کہ واقعی اگر اس باکس میں سے سانپ، بچھو یا کوئی زہریلی چیز نکل آئی تو۔۔

کافی دنوں جب اسے لگا کہ اندر جو بھی زہریلا کیڑا ہے وہ مر چکا ہو گا۔۔تب اس نے وہ باکس کھولا۔۔ لیکن اندر اپنا جوتا دیکھ کر وہ حیران رہ گ ئی تھی۔

مطلب ٹام نے اسکا جوتا نہیں جلایا تھا بلکہ رون نے اسے اس جیسا کوئی دوسرا جوتا دیا تھا۔

حرم کو خوشی ہوئی۔۔

ہیلو لٹل لیڈی۔۔

رون جن کی طرح نمودار ہوا۔۔

شکر ہے تم واپس آگئی ہو۔۔ اب میرا دل لگ جائے گا۔ رون نے آنکھ دبا کر کہا۔

رون اب تو تم مجھے لٹل لیڈی کہنا بند کرو۔۔

حرم نے غصے سے کہا۔

تمہیں غصہ کس بات پر آتا ہے۔۔لٹل کہنے پر یا لیڈی کہنے پر۔۔؟؟روان نے پوچھنے کے بعد چھت پھاڑ قہقہہ مارا۔۔

حرم اسے کوئی جواب دیے بنا آگے بڑھی۔۔وہ بھی اسکے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔

بتاؤ نا۔۔

لمب بالوں والے جن تم روما کو کب چھوڑ کر جاؤ گے۔۔؟؟

لمبے بالوں والا ڈون کہو تو چلے گا۔۔جن مت کہو۔۔

رون نے جواب دیا۔

کیوں۔۔ جن سے ڈر لگتا ہے۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔

نہیں۔وہ میرے ٹائپ کا نہیں ہے۔ ہاں البتہ تم جن سے پوچھ سکتی ہو کہ اسے رونل عرف رون دی ڈون سے ڈر تو نہیں لگتا۔۔

وہ اترا کر کہہ رہا ہے۔

ہونہہ۔۔ شکل دیکھی ہے اپنی۔۔ حرم نے طنز کیا۔

اسی شکل کو ایک نظر دیکھنے کیلیۓ روما کی ساری لڑکیاں لائن میں لگ سکتی ہیں۔۔

یونیورسٹی کی لڑکیاں لیکچرز چھوڑ سکتی ہیں۔

اور تم جیسی لٹل لیڈی آٹو گراف کیلی ئے میر ے سامنے اپنی بک پھیلا سکتی ہے--

حرم نے حیرت سے اسے دیکھا-- کہہ تو وہ ٹھیک ہی رہا تھا۔

پہلے جاؤ خود اپنی شکل آئینے میں دیکھ کر آو--

حرم کونسا کم تھی۔

تم دیکھنا-- میں کیسے یونیورسٹی کی ساری لڑکیوں کو یہاں اسی جگہ پر اکٹھا کرتا ہوں۔

وہ سیٹی بجاتا قلا بازیاں کھاتا آگے بڑھ گیا۔ جبکہ حرم بس اسے دیکھ کر رہ گ ئی تھی۔

یونیورسٹی کے گارڑن میں سٹوڈنٹس کا کافی ہجوم تھا۔

حرم عرش کے ساتھ گارڈن کی طرف بڑھ گ ئی۔

کیونکہ پاس سے گزرتی چینگ نے اسے خبر دی تھی کہ گارڈن میں کچھ اسپیشل ہونے جارہا ہے۔

حرم جب وہاں پہنچی تو منظر ہی الگ تھا۔

رومان گارڈن کے درمیان میں گرین اور وائٹ ٹائلوں کے بنے فرش پر کھڑا تھا۔۔ چاروں طرف سبز پودے آنکھوں کو ٹھنڈک بخش رہے تھے۔۔

گائز جیسا کہ آپ جانتے ہیں۔۔ نہیں سوری آپ کیسے جان سکتے ہیں۔۔ جمی نے گڑبڑا کر اپنی ہی بات کا جواب دیا۔

آج یہاں یونیورسٹی کا سب سے خوبصورت لڑکا۔۔

نہیں۔۔نہیں۔۔رون سے تھوڑا کم خوبصورت لڑکا یونیورسٹی کی سب سے ذہین لڑکی کو پرپوز کرنے والا ہے۔۔

جمی رپورٹر کا فریضہ سرانجام دے رہا تھا۔

ہووووو۔۔ سٹوڈنٹس کی ہوٹنگ سٹارٹ ہوئی۔۔

تو گائز زرا Guess کریں وہ لڑکی کون ہے۔۔؟؟

سب نے رومان کو دیکھا۔۔جو مسکرا کر حرم کو دیکھ رہا تھا۔اور حرم نے اسے بیسٹ آف لک کہا۔

زی۔۔

سٹوڈنٹس نے زی کا نام پکارہ۔۔

رونگ آنسر۔۔وہ زی نہیں ہے۔۔

جمی نے رول کی ہوئی بک جو کہ اپنی طرف سے مائیک بنا ہوا تھا اس میں کہا۔

سٹوڈنٹس چونک گ ئے۔۔ زی نہیں تو پھر کون ہے۔۔؟؟ وہ سب حیران تھے۔۔ وہاں صرف دو لوگ پرسکون تھے۔۔ ایک حرم اور دوسرا رومان۔۔

وہ کون ہے۔۔ یہ حرم بتائے گی۔۔

جمی نے کہا۔۔اور حرم اب دونوں کی طرف بڑھی۔۔آس پاس سٹوڈنٹس نے گول دائرہ بنایا ہوا تھا۔

وہ روما کی سب سے دلکش۔۔اس یونیورسٹی کی سب سے ذہین اور ہر لڑکے کے دل کی دھڑکن ہے۔۔

وہ میری پیاری دوست ہے۔۔بہن جیسی۔۔

وہ نرم مزاج کی ہے۔۔شفاف مسکراہٹ والی۔۔

رومان دنیا کا سب سے خوش قسمت انسان ہے کہ اسے وہ ملنے جا رہی ہے۔۔

لیکن وہ ہے کون۔۔۔؟؟ سٹوڈنٹس کے ہجوم نے پوچھا۔۔

منار۔۔روشنیوں کا مرکز۔۔ محبتوں کی باسی۔۔

میری پیاری منار۔۔۔

حرم کے پکارنے پر ایک طرف ہلچل سی ہوئی۔۔وہ آ رہی تھی۔ سٹوڈنٹس نے سائیڈ پر ہوتے ہوئے اسے درمیان سے گزرنے کی جگہ دی۔۔

وہ گرین اور وائٹ ڈریس میں اسی گارڈن کا حصہ معلوم ہو رہی تھی۔

وہ پروقار سی مسکراہٹ لبوں پر سجائے ان دونوں کی طرف بڑھ رہی جنہیں وہ سب زیادہ چاہتی تھی۔۔ ایک رومان اور دوسری حرم۔۔۔

واؤوؤو۔۔ سٹوڈنٹس نے ایک بار پھر زبردست ہوٹنگ کی تھی۔

رومان اسے پرپوز کرنے جارہا تھا سب کے سامنے۔۔ایک پل کیلئے اسکے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔ جب اس نے حرم کو دیکھا۔۔

پھر اس نے اپنی نظریں زی پر جمادیں۔۔اور اسکے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہوگئی تھی۔

ایک طرف رومان کھڑا تھا۔۔جبکہ دوسری طرف وہ دونوں۔۔

کم آن ریم۔۔ جلدی کرو۔۔ وہ سارے اسکا حوصلہ بڑھا رہے تھے۔۔

رومان نے ایک گہری سانس لی۔۔اور ایک قدم آگے بڑھایا۔۔

کم آن ریم۔۔ہری اپ۔۔

وہ مسکرایا۔۔اور ایک گھٹنہ زمین پر رکھ کر زی کے سامنے بیٹھا۔۔

بیلا کے مطابق سات جنموں تک۔۔#

عرش کے مطابق دنیا کے ہر کونے تک۔۔#

واصے کے مطابق مصر سے روم تک۔۔#

جمی کے مطابق ہاسٹل سے یونیورسٹی تک۔۔#

ڈیرک کے مطابق گراؤنڈ سے لائبریری تک۔۔#

ہادی کے مطابق مرنے سے جینے تک۔۔#

اور#حرم کے مطابق#عالم_ارواح سے#آخرت اور اسکے بعد کی زندگی تک۔۔

کیا تم میرا ساتھ دو گی مس منار۔۔ کیا تم میری بنو گی۔۔ کیا تم مجھ سے شادی کرو گی۔۔؟؟

سٹوڈنٹس جو کہ دم سادھے اسے سن رہے تھے۔۔اسکے آخری فکرے پر انہوں نے زبردست ہوٹنگ کی۔۔

وہ دونوں مسکرادیں۔۔

ہاں۔۔زی نے مسکرا کر نم آنکھوں سے اپنا ہاتھ رومان کی طرف بڑھایا۔۔

اتنی جلدی کیا ہے۔۔؟؟ حرم نے زی کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا۔۔

زی اور رومان دونوں نے چونک کر اسے دیکھا۔

اسٹیمپ پیپر لایا جائے۔۔ حرم نے اونچی آواز میں کہا۔

تبھی شالے ایک کاغذ ہاتھ میں پکڑ کر انکی طرف بڑھی۔

پہلے اس پر سائن کریں آپ۔۔

حرم نے وہ کاغذ رومان کی طرف بڑھایا۔۔ جسے اس نے الجھن سے پکڑ لیا۔

یہ کیا ہے۔۔؟؟ وہ پوچھ رہا تھا۔

پڑھ کر سائن کریں پھر منار ہاں کرے گی۔۔

حرم نے دوٹوک لہجے میں کہا۔

روما نے اچنبھے سے اس کاغذ کو دیکھا۔

جس پر رولز لکھے تھے۔۔جو رومان کو شادی کے بعد فالو کرنے تھے۔

مسٹر رومان شاہ آپ وعدہ کریں کہ منار کو ہمیشہ خوش رکھیں گے۔۔پہلا رول۔۔

منار کی آنکھوں میں آپکی وجہ سے کبھی کوئی آنسو آیا تو آپکو ٹکلا ہونا پڑے گا۔۔

رومان نے حیرت سے حرم کی طرف دیکھا۔۔اتنی اردو اسے بھی نہیں آتی تھی۔ یہ تو پھر پنجابی کا لفظ تھا۔

ٹکلا کیا ہوتا ہے۔۔؟؟

رومان کے پوچھنے پر جب حرم نے بتایا تو سٹوڈنٹس ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گ ئے--

بولیں منظور ہے۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔

جیسا آپکا حکم۔۔وہ مسکرا دیا۔

شادی کے بعد برتن اور کپڑے آپ دھویا کریں گے۔۔ تیسرا رول۔۔

رومان نے پڑھنے کے بعد تڑپ کر زی کی طرف دیکھا۔ جو اسے دیکھ کر مسکرا دی تھی۔

ادھر کیا دیکھ رہے ہیں مجھ سے بات کریں۔۔ حرم نے کہا۔

یہ کیسا رول ہے۔؟ میڈ ہو گی ناکام کرنے کیلیے--

رومان نے جواب دیا۔

جو بھی ہو۔۔ ہمیں روما والوں پر زرا بھروسہ نہیں۔۔

حرم نے صاف صاف کہا۔

رومان نے پھر مدد کیلیۓ زی کی طرف دیکھا۔۔ اس نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلادیا۔۔

ٹھیک ہے منظور ہے۔۔رومان نے پوری یونیورسٹی کے سامنے کہا۔

لے لینی Divorce شادی کے بعد بچے دو ہی ہونگے۔۔اگر زیادہ ہوئے تو ہم نے

ہے۔۔

یہ رول پڑھنے کے بعد رومان کا چہرہ سرخ ہوا۔۔ جبکہ زی اور باقی سٹوڈنٹس کا قہقہہ بلند ہوا۔

اتنا ظلم کس لیۓ کیا جارہا ہے مجھ پر کیا پوچھ سکتا ہوں میں۔۔؟؟

رومان نے رونے والا منہ بنایا۔

شادی کرنی ہے آپ نے یا نہیں۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔

کرنی تو ہے۔۔ مگر مجھے لگتا ہے تم لوگ مجھے کرنے نہیں دو گے۔۔ ویسے یہ رول کس نے ایڈ کیا تھا۔۔ رومان کو غصہ آیا۔

رون دی ڈون نے۔۔ واصے کے منہ سے پھسلا۔۔

وہ کمینہ ہے کدھر۔۔؟؟ رومان کو وہ نظر نہیں آرہا تھا۔

بولیں منظور ہے۔۔؟؟ حرم مسکرا کر پوچھ رہی ہے۔۔

رومان نے زی اور حرم کو ہنستے دیکھا۔۔ وہ دونوں خوش تھیں تو وہ انکار کیسے کر سکتا تھا۔

جی منظور ہے۔۔

بچوں کاناشتہ انکاٹیفن۔انہیں سکول چھوڑناوہاں سے لانا۔۔اور سکول کیلی ئے تیار کرنا آپکی ذمہداری ہوگی۔۔

جیسے ہی رومان نے رول پڑا۔۔اسے مزید رونا آیا۔

ریم پھنس گیا۔۔ھاھا۔۔سٹوڈنٹس میں سے کسی نے کہا۔

رحم کرو مجھ پر۔۔

رومان نے حرم سے کہا۔

اور بس ۔۔اب میں کچھ وعدے لے لوں ۔۔زی آگے بڑھی ۔۔وہ رومان کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھی ۔

وعدہ کریں کہ ہر مصیبت ہر پریشانی میں آپ مجھے یاد رکھیں گے ۔۔

وہ تم سے آپ پر آگ ئی تھی--

چاہے سات سمندروں کے سفر پر جائیں یا آسمانوں کے۔ آپ مجھے ساتھ لے جائیں گے--

زی رومان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پوچھ رہی تھی ۔

اپنی ذات کو کبھی مجھ سے الگ نہیں کریں گے ۔۔

ہاں نہں تو میں نے ٹکلا کروا دینا ہے۔۔ حرم نے جان بوجھ کر چھیڑا۔

اور رومان مسکرا دیا۔۔

مجھے سب کچھ منظور ہے۔۔بتاؤ کہاں سائن کرنے ہیں۔۔؟؟ وہ پوچھ رہا تھا۔

حرم نے کاغذ پر اشارہ کیا تو رومان نے اس پر سائن کر دیے۔۔ جسے حرم نے واپس لے لیا۔

اب وہ پاکٹ سے کچھ نکال رہا تھا۔ایک مخملی ڈبیہ۔۔

جسے رومان نے کھولا تو سامنے ایک خوبصورت قیمتی سی رنگ جگمگ کر رہی تھی۔۔

ابھی وہ رنگ نکال کر زی کی طرف بڑھانے لگا تھا۔۔کہ کوئی آندھی طوفان کی سپیڈ سے آیا اور رومان کے ہاتھ سے رنگ چھین کر لے گیا۔۔

کافی فاصلے پر جا کر وہ رکا۔۔لمبے بالوں نے ایک جھٹکا کھایا۔

بھول گئے۔۔ آج میری ٹرن ہے۔۔ رون کہہ کر سپیڈ مار چکا تھا۔

رون رنگ دو۔۔

سب سے پہلے رومان اسکے پیچھے بھاگا۔۔اور پھر زی۔انکے پیچھے پوری یونیورسٹی تھی۔۔

اللہ جانے۔۔وہ زی کی ہونے والی رنگ کے ساتھ کیا کرنے والا تھا

____

رون ٹریوی فاؤنٹین کی طرف جانے والی ٹرین میں بیٹھ چکا تھا۔
رومان ابھی اس سے کافی پیچھے تھا۔

وہ ٹریوی فاؤنٹین پہنچ چکا تھا۔ پندرہ منٹ بعد رومان وہاں پہنچا تھا۔

رون یار رنگ دو۔۔

ہرگز نہیں۔۔

پلیز۔۔

اگر تم نے زیادہ منت کی تو میں رنگ فاؤنٹین میں پھینک دونگا۔ رون نے وارننگ دی۔

وقفے وقفے سے وہاں کافی سٹوڈنٹس جمع ہو گئے تھے۔

رون رنگ دے دو پلیز۔۔زی کی جان اٹکی تھی۔

ہرگز نہیں۔۔وہ خباثت سے مسکرایا۔۔

رون پلیز۔۔۔سارے سٹوڈنٹس اسکی منتیں کر رہے تھے۔

ایک شرط پر۔۔رون نے کچھ سوچنے کے بعد کہا۔

ہاں بولو۔۔رومان نے کہا۔

اوکے۔۔رون چلتے ہوئے اسکے پاس آیا۔ اور اسکے کان میں کچھ کہا۔ رومان اسے سن کر مسکرادیا تھا۔

ڈن۔۔۔؟؟

اوکے ڈن۔۔رومان مسکرادیا۔

اور پھر رون نے رنگ واپس کر دی۔۔

رومان نے ٹریوی فاؤنٹین پر بہت سارے ٹیورسٹ کے سامنے اپنی منار کو رنگ پہنائی۔

تھا کیونکہ انھوں نے ایک Tour ٹیورسٹ نے انکی تصویریں بنائی تھیں۔۔ وہ انکے ایک یادگار خوبصورت جوڑے کو ایک رشتے میں بندھتے دیکھا تھا۔

حرم نے زی کو گلے لگایا تھا۔

شکریہ رومان۔۔

حرم نے مسکرا کر کہا۔

جس نے زی سے کیا ہوا وعدہ پورے میں حرم کی مدد کی۔

روما کے طلسماتی فاؤنٹین پر۔۔ جہاں زی نے کئی وشز مانگی تھیں۔۔

آج ایک طلسماتی جوڑے کو روما نے خوش آمدید کہا تھا۔

وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی۔۔آئینہ اسکی خوبصورتی کی تعریف کر رہا تھا۔

وہ گلے میں نیکلس باندھ رہی تھی۔۔ مگر وہ پیچھے سے بند نہیں ہو پا رہا تھا۔

حمزہ نے آگے بڑھ کر اسکی مشکل آسان کی اور خود نیکلس کی ہک بند کرنے لگا۔

ایک بات کہوں۔۔ حورعین نے کہا۔

ہمم۔۔۔بولو۔۔ حمزہ نے گھمبیر سے لہجے میں کہا۔

میں لاہور جانا چاہتی ہوں۔ابو اور نفیسہ تائی سے ملنے۔۔ حورعین نے جھجھکتے ہوئے کہا۔

حمزہ کے چہرے پر ایک سایہ سا لہرایا تھا۔

حورعین آئینے میں اسکے تاثرات چیک کر رہی تھی۔

کب جانا ہے۔۔ بک باندھنے کے بعد حمزہ نے اسکا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے پوچھا۔

جب آپ فارغ ہوں تب۔۔

ایک دو دن میں چلتے ہیں۔۔ ابھی ہم ڈنر پر چلیں۔۔ حمزہ نے مسکرا کر پوچھا۔

جی۔۔ تھینک یو سو مچ۔۔ حور عین مسکرا دی۔

اور حمزہ اسکے خوبصورت چہرے کو دیکھ کر رہ گیا تھا جو لاہور جانے کہ نام پر چمک اٹھا۔۔ اسکا گھر تھا وہاں جہاں وہ بچپن سے رہی تھی۔

اور حمزہ کو اسکی خوشی بہت عزیز تھی۔

کیا آپ مجھے تلاوت سنا سکتے ہیں۔۔میرا دل کر رہا ہے۔۔

عرش نے مائیک کو میسج کیا تھا۔

عرش کا بہت دل کر رہا تھا کہ وہ ایک بار مائیک سے تلاوت سنے۔۔وہی جو وہ مسجد میں کر رہا تھا جب عرش نے اسے پہلی بار دیکھا تھا۔

اسکے سر میں عجیب سا درد تھا۔

کافی دیر گزر گئی لیکن مائیک کا کوئی جواب نہیں آیا تھا۔

عرش کے دل کو کچھ ہوا۔۔ محبت نے اسے کتنا بے بس کر دیا تھا کہ وہ اس شخص کی آواز سننے کیلیۓ بےقرار تھی۔

وہ نم آنکھوں سے لیٹ گ ئی۔ شالے اور سونگ سو چکی تھیں۔۔

کچھ دیر بعد اسکے موبائل پر بیل ہوئی۔۔ عرش نے دیکھا تو مائیک کی کال تھی۔

عرش نے بے یقین سے فون کو دیکھا۔۔

اور پھر کانپتے ہاتھوں سے فون اٹھایا۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اَللہِ وَبَرَکاتُہُ

عرش نے زندگی میں پہلی بار کسی سے پورا اسلام کیا تھا۔ محبوب نیک ہو تو انسان سدھرنے لگتا ہے۔

وَعَلَیکُم السّلام وَرَحمَۃُ اَللہِ وَبَرَکاتُہُ

سنجیدہ سے لہجے میں جواب دیا گیا۔

کس سورہ کی تلاوت سناؤں میں آپکو۔۔؟؟ وہ پوچھ رہا تھا۔

جو آپکو زیادہ پسند ہو۔۔ عرش نے خوش ہوتے ہوئے جواب دیا۔

بسمہ اللہ پڑھنے کے بعد مائیک نے سورہ رحمن کی تلاوت شروع کی تھی۔

عرش کسی ٹرانس کے زیر اثر سنتی رہی تھی۔

اسکے سر کا درد جاتا رہا۔۔

جانے وہ کب سو گ ئی اسے خود پتا نہیں چلا۔

صبح وہ اٹھی تو آدھا گھنٹا کال چلنے کے بعد بند ہو چکی تھی۔

آئندہ تلاوت سننی ہو تو نیٹ سے سن لیجیۓ گا۔۔ میں مصروف ہوتا ہوں۔۔

مائیک کا میسج دیکھ کر عرش کا دل کٹ سا گیا۔ اسکی آنکھوں میں نمی چمکی۔۔ لیکن اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

بیلاآگ ئی ہے حرم--

عرش نے حرم کوبتایا--

بیلاانڈیاگ ئی تھی- اسکے بھائی کی شادی تھی-

یہ خبر پاس سے گزرتے رون کے ایک چیلے نے سن لی تھی-اور وہ رون تک پہنچ بھی چکی تھی-

رون کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گ ئی-

ہاں چھٹی کے بعد چلتے ہیں--ویسے بھی بس کچھ دیر بعد ہم فری ہو جائیں گے پھر اسکے اپارٹمنٹ چلتے ہیں-- حرم نے جواب دیا-

بیلا انڈیا میں تھی جب رون نے اسے کال کی۔

تم روم کب واپس آ رہی ہو۔؟؟

میری مرضی جب مرضی آؤں--

سوچ لو۔۔

کیوں کس بات کیلئے سوچوں--؟؟

تم آ رہی ہو واپس یا میں انڈیا آ جاؤں--

رون کی بات سن کر بیلا کے رنگ اڑگ ئے۔۔ اسکا کوئی بھروسہ نہیں تھا۔ وہ ٹپک بھی سکتا تھا۔

جلد آرہی ہوں۔۔ بیلا نے کہہ کر فون بند کر دیا۔

اور رون کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ پھیل گ ئی تھی۔

____

کہاں جارہی ہو تم دونوں۔۔؟؟ رون نے عرش اور حرم سے پوچھا۔

تم سے مطلب۔۔؟؟ حرم نے تڑخ کر جواب دیا۔

اچھا۔۔۔ بیلا کے گھر جا رہی ہو۔۔؟؟

جج۔۔جی۔۔ عرش نے فوراً جواب دیا۔ وہ رون سے کوئی پنگا نہیں چاہتی تھی۔

میں بھی چلوں۔۔

رون نے جان بوجھ کر پوچھا۔

بالکل بھی نہیں۔۔

رون کی توقع کے عین مطابق حرم نے جواب دیا۔

اوکے۔۔وہ پراسرار سا مسکراتا۔ باہر نکل گیا۔

تبھی واصے حرم اور عرش کی طرف بڑھا۔۔اسکے ہاتھ میں دو کپ تھے۔ چائے کے کپ۔۔

اس نے دونوں کو ایک ایک دے دیا۔

حرم اور عرش نے چائے پی اور پھر یونیورسٹی سے باہر نکل آئیں۔۔

وہ دونوں بیلا کے اپارٹمنٹ جانے کیلیے ٹرین کا انتظار کر رہی تھیں۔۔ کچھ سیکنڈ بعد ٹرین آگئی اور وہ دونوں اس میں بیٹھ گئی تھیں۔۔

کچھ منٹ گزرے تھے جب حرم کو گنودگی سی محسوس ہوئی۔

عرش۔۔ حرم نے اسے پکارہ۔۔

ہاں۔۔ عرش نے دھیمے لہجے میں نکلا۔

مجھے نیند آرہی ہے۔۔

حرم نے کہا۔

مجھے بھی۔۔ عرش نے جواب دیا۔۔

حرم نے محسوس کیا کہ اسکی آنکھیں بند ہورہی ہیں۔۔اس نے پوری ہمت جمع کرکے آنکھیں کھولیں۔۔

اسے ٹرین میں رون نظر آیا۔۔وہ انکی طرف بڑھ رہا تھا۔۔

Happy journey little lady..

وہ خباثت سے مسکرا کر کہتا۔۔ چلا گیا۔اسکے بعد حرم کی آنکھیں بند ہو گئیں--

----

حرم کی آنکھ کھلی تو اسے عجیب سا محسوس ہوا۔۔ سر بھاری ہو رہا تھا۔

حرم نے کچھ یاد کرنے کی کوشش کی۔۔

اچانک اسے رون کا چہرہ یاد آیا۔۔وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔۔

عرش اٹھو۔۔اٹھو۔۔ حرم نے جھنجھوڑ کر عرش کو اٹھایا۔

وہ بھی اٹھ گ ئی۔ ٹرین ایک جگہ پر کھڑی تھی۔

باہر اندھیرا چھایا تھا۔

یہ ہم کہاں آگ ئے ہیں۔۔ عرش نے باہر نکلتے ہوئے پوچھا۔

مجھے نہیں پتا۔۔ حرم نے پریشانی سے جواب دیا۔

وہ دونوں حواس باختہ سی اس ن ئے شہر کو دیکھ رہی تھیں۔۔

ہم سو کیسے گ ئے تھے۔۔؟ عرش نے پوچھا۔

رون منحوس کا کارنامہ۔۔

اب ہم کیا کریں۔۔؟؟ عرش نے باقاعدہ رونا شروع کر دیا تھا۔

حرم کی خود کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ اچھا تم روؤ مت۔۔ مجھے گھبراہٹ ہوتی ہے۔۔ حرم نے عرش سے کہا۔

حرم کچھ سوچ رہی تھی کہ اچانک اسکے موبائل پر بیل ہوئی۔

فرہاد کی کال تھی۔

ہیلو ہادی۔۔

کہاں ہو تم۔۔؟؟فرہاد کے لہجے میں پریشانی تھی۔

پتا نہیں ہادی ہم کہاں ہیں۔۔ حرم نے آنسوں ضبط کرتے ہوئے کہا۔

فرہاد نے شاید اب اسکی لوکیشن چیک کی تھی۔

اکیلی ہو تم۔۔۔؟؟فرہاد کو اسکی فکر ہو رہی تھی۔

نہیں عرش بھی ہے۔۔

ٹھیک ہے۔۔ تم لوگ وہیں رکنا میں آتا ہوں۔۔

فرہاد نے کہتے ہوئے فون بند کیا اور وہ دونوں ایک طرف دبک کر بیٹھ گئیں۔۔

رون تم مرجاؤ۔۔ کمینے۔۔ منحوس۔۔ عرش نے پہلی بار آج اسے گالیاں دی تھیں۔۔

ایک گھنٹے بعد فرہاد انہیں لینے وہاں پہنچا تھا۔۔اب وہ ہاسٹل کے کمرے میں بیٹھی اسے گالیوں سے نواز رہی تھی اور ساتھ رو رہی تھی۔

واصے نے انہیں جو چائے لا کر دی تھی اس میں کچھ ملا دیا گیا تھا۔ اور یہ کام رون کا ہی تھا۔

کچھ نہیں ہوتا عرش سو جاؤ۔۔ بھول جاؤ اس واقعے کو۔ شالے نے اسے لیٹاتے ہوئے کہا۔

وہ بیچاری اتنا ڈر گ ئی تھی کہ فرہاد کے آنے تک روتی رہی تھی۔۔عجیب عجیب سے لوگ وہاں انہیں گھورتے رہے تھے۔ایک دو نے تو پاس آ کر بدتمیزی بھی کی تھی۔

وہ تو شکر فرہاد اسی وقت وہاں پہنچ گیا تھا۔۔ ورنہ وہ دونوں آج اللہ کو پیاری ہو جاتیں۔

سوجاؤ۔۔ سونگ نے اسے چپ کرواتے ہوئے کہا۔۔ اور عرش سسکیاں لیتے ہوئے لیٹ گئی تھی۔

مسجد میں خوب گہما گہمی تھی۔۔ یونیورسٹی کے کافی سٹوڈنٹس وہاں نظر آرہے تھے۔

حرم نے مسکرا کر مسجد کو دیکھا تھا۔۔اس مسجد سے اسکا عجیب سا رشتہ جڑ گیا تھا۔۔

جلدی کرو بارش آنے والی ہے۔۔اسکے پاس سے گزرتے ہوئے فرہاد نے کہا۔

منارا اور رومان آگئے ہیں۔۔

عرش نے پاس سے آ کر کہا۔

مسجد میں خوب روشنی کی گ ئی تھی۔۔ خوبصورت مسجد مزید خوبصورت لگ رہی تھی۔

آج منارا اور رومان کا نکاح تھا۔

اس مسجد میں جہاں زی مسلمان ہوئی تھی۔

رون اور باقی سٹوڈنٹس کے ساتھ وہ دونوں مسجد کے اندر چلے گ ئے تھے۔

حرم مسکرا کر اس جگہ کو دیکھ رہی تھی جہاں ایش بیٹھی تھی۔۔ سمعان کے دائیں طرف۔۔ جب وہ نماز پڑھ رہا تھا۔

یہاں کیا کر رہی ہو اندر چلو۔۔ بارش ہو رہی ہے۔۔مائیک نے کہا اور اندر چلا گیا۔

مگر حرم کہیں کھو گئی تھی۔۔ تقدیر نے وقت کے پنے پیچھے پلٹے تھے۔۔

اسے ایش اور سمعان صاف نظر آرہے تھے۔۔ حرم چلتی ہوئی اس جگہ پر چلی گئی۔۔ اور وہاں بیٹھ گئی۔۔

وہ ان دونوں کو محسوس کر رہی تھی۔۔

حرم یہاں کر رہی ہو۔۔؟؟ پاگل بارش ہو رہی ہے۔۔ فرہاد اسکے پاس آیا۔ اور اسے بازو سے پکڑ کر برآمدے میں لے گیا۔

حرم۔۔اچانک اسے پیچھے سے منار نے پکارہ۔۔

حرم جیسے اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔۔

حرم ہوش میں آؤ۔۔ فرہاد نے اسے پکڑ کر جھنجھوڑا۔

وہ چونک کر وقت کے اثر سے باہر نکلی۔۔

کیاہوا ہے تمہیں۔۔؟؟فرہاد نے پوچھا۔

میں ٹھیک ہوں ہادی۔۔ حرم نے زبردستی مسکرا کر جواب دیا۔اور پھر منار کی طرف دیکھا۔

❤❤❤❤

وہ خوبصورت سفید انارکلی فراک پہنے بہت پیاری لگ رہی تھی۔

تم ٹھیک ہو۔۔؟؟ منار نے حرم سے پوچھا۔

ہاں۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔وہ مسکرائی۔

چلیں اندر۔۔وہ حرم کو بلا رہی تھی۔

اور حرم اثبات میں سر ہلاتی اندر کی طرف بڑھ گئی۔

اور فرہاد کچھ سوچتے ہوئے رومان کے پاس چلا گیا۔

سب کچھ تیار ہے بابا جی۔۔فرہاد نے بتایا۔

تو نکاح کی تقریب شروع کی جائے۔۔ بابا جی نے پوچھا۔

فرہاد نے رومان کی طرف دیکھا۔۔اور پھر سر اثبات میں ہلا دیا۔۔

روما کی خوبصورت برستی بارش میں۔۔ان دونوں کا نکاح ہوا۔۔

رومان کے نکاح پیپر پر سائن کرتے وقت ہلکے سے ہاتھ کانپے تھے۔۔

اور پھر وہ خود پر ضبط کرتا منار کو قبول کر کے پیپر سائن کر گیا۔

خوبصورت موسم۔۔ طلمساتی شہر۔۔اور رومان منار کا نکاح۔۔اس سے اچھا دن حرم کیلی ئے کیا ہوسکتا تھا۔

منار نے نم آنکھوں سے حرم کو گلے لگایا۔۔ شکریہ۔۔اگر تم ناہوتی تو رومان مجھے کبھی نا ملتا۔۔

وہ تمہارا تھا۔۔ تمہارے لی ئے بنا تھا۔۔ تمہیں ہی ملنا تھا نا۔۔

حرم نے جواب دیا۔

آج درویش کی کہی ہوئی بات پوری ہوئی تھی۔۔ زی نے اپنے رہنما کی انگلی پکڑی۔۔ وہ زی سے منار بنی۔۔ اور پھر اس نے اپنے ہمسفر کو بھی پالیا۔۔

اگر وہ حرم کو ناڈھونڈتی تو شاید کبھی رومان اسے نا ملتا۔۔

اندر سب ان دونوں سے مل رہے تھے اور انہیں مبارک باد دے رہے تھے۔۔

تم تو پھنس گۓ ساری عمر کیلیۓ۔۔ رون نے رومان کو بھینچتے ہوۓ کہا۔

حرم مسجد کی دودھیا روشنی میں برآمدے میں کھڑی موتیوں کی طرح چمکتی بارش کو دیکھ رہی تھی۔۔

آج تمہارا خواب پورا ہوا۔۔

اچانک بابا جی نے حرم کو مخاطب کیا۔

حرم نے رومان کی زندگی میں بڑھتے کفر کے سایوں کو دور کیا تھا۔۔اس نے زی، مسٹر اور مسز ولیم کو اندھیروں کی دنیا سے نکالا تھا۔۔

اس نے روما میں روشنی کی تھی۔۔اپنی محبت سے۔۔

وہ ہمیشہ کہتی تھی۔۔

#Amor_Vincit_omnia..

یعنی #محبت_فاتح_عالم

محبت ہر چیز کو فتح کرتی ہے۔

جانتی ہوں بابا جی۔۔ حرم مسکرائی--

خدا تمہیں سدا خوش رکھے۔۔ بابا جی نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔

اچانک حرم کی نظر اندر کی طرف اٹھی جہاں رومان اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ حرم مسکرادی۔۔

اور وہ بھی مسکرا کر دوبارہ اندر چلا گیا۔

عرش اور مائیک دونوں وہاں پر موجود تھے۔۔ مگر مجال ہے جو عرش نے ایک نظر بھی مائیک کو دیکھا ہو۔۔ اسکے میسج نے عرش کو بہت دکھ پہنچایا تھا۔۔

وہ اب مزید اپنی انسلٹ نہیں کروانا چاہتی تھی۔

مائیک کو اسکے رویے پر حیرت ہوئی تھی۔۔ لیکن وہ نظرانداز کر گیا۔

میں وعدہ کرتا ہوں تمہیں ہمیشہ خوش رکھوں گا۔۔

رومان نے منار کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔ وہ صرف مسکرا دی۔

سچ کہتے ہیں نکاح کا بندھن بہت ہی انوکھا اور مضبوط ہوتا ہے۔۔ رومان کو اپنے دل میں منار کیلیے ایک الگ سی جگہ محسوس ہو رہی تھی۔۔ الگ سی عزت۔۔ عقیدت اور شاید محبت۔۔

\-

بارش بند ہو چکی تھی۔ فرہاد باہر گاڑیوں کو دیکھنے آیا تھا۔۔اسے وہاں کوئی نظر آیا۔۔

اس نے آگے بڑھ کر دیکھا تو وہ رون تھا۔۔جو نیچے جھکا ہوا تھا۔

رون تم۔۔ یہاں کیا کر رہے ہو۔۔؟فرہاد نے پوچھا۔

رون نے چونک کر فرہاد کو دیکھا۔۔اور پھر منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔۔اسے ایک ابکائی آئی تھی۔۔
اور ساتھ ہی منہ سے تھوڑا سا خون نکلا تھا۔

یہ کیا ہوا۔۔؟؟فرہاد پریشانی سے اسکی طرف بڑھا۔

کچھ نہیں۔وہ تھوڑا سا گلا خراب ہے۔اس لئے۔۔ ٹانسلز ہو گئے تھے۔

ان سے بلڈ نکلا ہے۔وہ کہتا اندر بڑھ گیا۔

جبکہ فرہاد سوچ رہا تھا کہ منہ سے خون نکلنے کی سمجھ آتی ہے۔۔ لیکن ناک سے۔۔؟؟

وہ سوچتا رہا۔۔اور پھر خود بھی اندر بڑھ گیا۔

تم مجھے حرم کو بھولنے کا تو نہیں کہو گی نا۔۔؟؟ وہ لوگ واپس آ چکے تھے۔۔رومان اب منار سے پوچھ رہا تھا۔

ہر گز نہیں۔۔میں چاہتی ہوں آپ اسے ہمیشہ یاد رکھیں۔وہ ہماری رہنما ہے رومان۔۔ہم دونوں کو اس سے بے انتہا پیار کرنا چاہیئے۔۔ وہ مسکرا کر کہتی اسکے سینے سے لگ گئی تھی۔

اور رومان نے ایک گہری سانس لی تھی۔

اس نے بھی حرم کی طرح اپنے دل میں ایک گھر بنایا تھا۔۔اس گھر ایک کمرہ تھا۔۔ جس کا دروازہ نہیں تھا۔۔بس ایک کھڑکی تھی۔وہ کھڑکی بھی بند تھی۔۔ جس طرح حرم نے خضر کی چاہت کو اس کمرے میں قید کر دیا تھا۔۔اسی طرح رومان نے بھی اس کمرے میں حرم کی محبت قید کر دی تھی۔۔جب بھی وہ اسے یاد آتی۔۔وہ اس کھڑکی کو کھول کر اسکے دل کے گلستان سے پھول چنتی حرم کو دیکھ لیتا۔۔اور پھر مسکرا کر اسے بند کر دیتا تھا۔

اب تو ساری عمر ایسے ہی گزرنی تھی۔۔

مدر مار گریٹ اور فادر کی کہی گئی بات پوری ہو گئی تھی۔رومان کی شادی مسلم لڑکی سے ہوئی تھی اور زی نے راہ حق کو پالیا تھا۔

اور# محبتیں کبھی نہیں مرتی۔۔بس ایک رشتے سے دوسرے میں منتقل ہو جاتی ہیں۔۔۔

____

ایک ہفتہ رہ گیا تھا حرم کے فائنل پیپرز میں۔۔ یہ انکا تیسرا سمیسٹر تھا۔

البتہ رومان اور منار کا یہ آخری سمیسٹر تھا۔۔ پیپرز کے بعد انکا ریسیپشن کا فنکشن تھا۔۔اور اسکے بعد انہوں نے پاکستان جانا تھا۔۔زیبا مما کے پاس۔۔

سارے سٹوڈنٹس ناک ناک پڑھائی میں ڈوبے تھے۔۔

رون گارڈن میں پہنچ گیا تھا۔۔اورپڑھائی کرتے سٹوڈنٹس کو تنگ کرنے والا تھا۔

اسکی نظرایک درخت کے پیچھے چھپی بیلاپر پڑی تھی۔وہ چپکے سے اسکی طرف بڑھا۔۔اور کتاب اسکے ہاتھ سے پکڑلی۔۔وہ رٹے لگانے میں اس قدر مگن تھی کہ اسے رون کی آمد کا پتاہی نہیں چلا۔۔

رون میری بک۔۔وہ چلائی--

اس بار کمپیٹیشن بیلااور شالے کا تھا۔

دونوں میں سے جسکی پرسنٹیج زیادہ ہوتی وہ ونر ہوتا۔۔

لے لو۔۔وہ مسکرا کر کہتا آگے بڑھ گیا۔بیلا اسکے پیچھے بھاگی۔۔ابھی وہ کچھ دور ہی گیا تھا کہ رون کو عجیب سا احساس ہوا۔۔

اسے ہر چیز گھومتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔ وہ کوشش کرنے کے باوجود چل نہیں سکا۔۔

اس نے پوری ہمت جمع کر کے آنکھیں کھولی۔۔اور ارد گرد کی چیزوں کو دیکھا۔۔اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا۔۔

رون نے ہاتھ بڑھا کر اپنی ناک پر رکھا۔۔اور پھر دیکھا تو وہ خون سے تر تھا۔

اس سے پہلے وہ کچھ بولتا۔۔اسے زور کا چکر آیا۔۔اور یونیورسٹی کے گارڈن میں ڈھیر ہو گیا۔۔

رون۔۔ بیلا نے اسے گرتے دیکھا تھا۔۔وہ چلا کر اسکی طرف بھاگی۔۔ مگر تب تک رون آنکھیں بند کر چکا تھا۔۔

ایک بار پھر پوری یونیورسٹی ہاسپٹل میں موجود تھی۔۔رون کو برین ٹیومر تھا۔۔

سٹوڈنٹس کو حیرت کے جھٹکے لگے تھے۔۔وہ جو سب کی ناک میں دم کر کے رکھتا تھا۔۔وہ اپنے اندر اتنی بڑی بیماری چھپائے پھرتا رہا۔۔

کیا تم جانتے تھے ریم کہ اسے۔۔؟؟ بیلا نے رومان سے پوچھا۔۔وہ کتنی دیر روتی رہی تھی۔۔رون نے اسے سب سے زیادہ تنگ کیا تھا۔۔اور بیلا کو اب فیل ہو رہا تھا کہ وہ اسکے نزدیک کتنا اہم ہو گیا تھا۔

ہاں۔۔رومان نے ایک لفظی جواب دیا۔۔

ہر ماہ کے آخر پر رون دو دن کیلی ئے غائب ہوجاتا تھا۔ وہ اپنے علاج کیلئے جاتا تھا۔

رون اور رومان کی دشمنی سب کے سامنے تھی۔۔ مگر انکی دوستی کا کسی کو بھی خاص نہیں پتا تھا۔وہ دونوں ہر رات چاہے جیسا بھی موسم ہو۔۔ جیسے بھی حالات ہوں۔۔روما کی سڑک پر اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھ کر ایک کاکٹیل شئ ئر کرتے تھے۔۔ وہ دونوں دن بھر کی روٹین پر۔۔ اور جو جو ہوتا تھا۔۔ اس پر فنی تبصرے کرتے تھے۔۔

رون رومان کے ساتھ بچپن سے تھا۔۔زی کا سکول دوسرا تھا۔۔اور پھر وہ کالج میں انکے ساتھ ہوگ ئی تھی۔

روماں کو حرم پسند آنے لگی تھی۔۔ یہ بات سب سے پہلے رون نے جان لی تھی۔۔ وہ اسے کتنا چاہتا تھا۔ یہ صرف رون جانتا تھا۔۔

جس دن حرم کا ایکسیڈنٹ ہوا وہ رون کے گلے لگ کر کتنا رویا تھا یہ صرف رون جانتا تھا۔۔

رون اگلے دن کس سٹوڈنٹ کے ساتھ گڑ بڑ کرنے والا ہوتا یہ صرف روماں جانتا تھا۔۔

روماں کے پاس ماں نہیں تھی۔۔ دنیا کی نظروں میں وہ اپنی ماں سے نفرت کرتا تھا۔۔ مگر حقیقت میں وہ ان سے کتنا پیار کرتا تھا۔ یہ صرف رون جانتا تھا۔ رون کی مسکراہٹ سے روماں سمجھ جاتا تھا کہ وہ کچھ گڑ بڑ کرنے والا ہے۔۔ اس نے زی کو بہت تنگ کیا۔۔ لیکن روماں نے کبھی رون سے کچھ نہیں کہا۔

اس نے مجھے کہا تھا کہ وہ اب ٹھیک ہو رہا ہے۔۔ ۔روماں نے نم آنکھوں سے کہا۔

اور بیلا خود پر ضبط کرتی وہاں سے چلی گ ئی۔

رون کا کیس فرہاد کے پاس تھا۔

ٹیومر بہت خطرناک ہے۔۔ جلد ہی آپریشن کرنا پڑے گا۔ لیکن چانس بہت کم ہیں کہ وہ بچ سکتا ہے۔۔ باقی زندگی اور موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔۔

فرہاد نے ایک کمرے میں موجود رومان، منار، بیلا حرم اور باقی سٹوڈنٹس سے کہا۔

کب تک آپریشن کرنا ہو گا۔۔؟؟ رومان نے پوچھا۔

بہت جلد۔۔ فرہاد نے جواب دیا۔

کچھ بھی ہو جائے ہادی۔۔ رون کو کچھ نہیں ہونا چاہیئے۔۔ حرم نے کہا۔

ان شاءاللہ ہم پوری کوشش کریں گے کہ وہ ٹھیک ہو جائے۔۔ فرہاد نے امید دلائی۔

اور پھر دو دن بعد اسکا آپریشن کیا گیا۔۔آپریشن انتہائی خطرناک اور بڑا تھا۔۔فرہاد کے کیری ئر کا یہ سب سے بڑا آپریشن تھا۔ باقی ڈاکٹرز کو ایک پرسنٹ بھی امید نہیں تھی کہ فرہاد کامیاب ہوگا۔۔

لیکن فرہاد نے آپریشن کیا۔۔اور وہ کامیاب بھی ہوا۔۔

پوری یونیورسٹی میں خوشی ایک لہر دھوڑ گئی تھی کہ رون بچ گیا تھا۔

سٹوڈنٹس کے پیپر ہو رہے تھے۔۔ جیسے ہی پیپر ختم ہوتا سٹوڈنٹس ہاسپٹل آجاتے تھے۔

رون بیڈ پر لیٹے لیٹے بھی شرارتیں کرنے اور نرسوں پر فکرے کسنے سے باز نہیں آتا تھا۔۔ کچھ ہی دنوں میں سارا ہاسپٹل اس جاننے لگا تھا۔۔ خاص طور پر نرسیں۔۔

تھینک یو سو مچ ہادی۔۔ تمہاری وجہ سے مجھے میرا دوست واپس مل گیا۔۔ رومان نے فرہاد کے گلے لگتے ہوئے کہا۔

میرا کوئی کمال نہیں ہے۔۔ شِفا تو اللہ پاک کے ہاتھ میں ہے۔۔

فرہاد نے مسکرا کر جواب دیا تو رومان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

مائیک تم نے بتایا نہیں کہ وہ لڑکی کون ہے جس کا حرم ذکر کر رہی تھی--

مسٹر ولیم نے پوچھا۔

مائیک کا ناشتہ کرتا ہاتھ رک گیا۔

کوئی نہیں انکل-- وہ مذاق کر رہی تھی--

کیا سچ میں۔۔؟؟ مسز ولیم کو حیرانگی ہوئی۔

جی۔۔

توپھر ہم تمہارے لیٔے لڑکی ڈھونڈ لیں۔۔؟؟ مسز ولیم نے پوچھا۔

اتنی جلدی کیا ہے۔۔مائیک نے اکتائے لہجے میں کہا ۔

جلدی ہے بیٹا۔۔ تمہاری عمر ہے شادی کی۔۔

ٹھیک ہے جیسے آپ لوگوں کو بہتر لگے۔۔وہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

ہونہہ۔۔موصوفہ خود تو منگنی کروا آئی ہے پاکستان میں۔۔ اور میری فیملی کو پاگل بنایا ہوا ہے۔ مائیک نے باہر آکر غصے سے سوچا۔

یونیورسٹی میں فریشر کی بھرمار ہوگ ئی تھی۔۔ حرم طرح طرح کے نمونے دیکھ رہی تھی۔

البتہ سین ئرز کو پروفیسر جوزف کا حکم تھا کہ وہ سب جونیئرز کی مدد کریں۔۔

شکر ہے رون نہیں ہے یونیورسٹی میں۔۔ ورنہ پتا نہیں اب تک فریشر کے ساتھ کیا کیا ہو چکا ہوتا۔۔

حرم نے کہا۔

ہاں۔۔لیکن جب وہ آئے گا نا۔۔ دیکھ لینا سارے ادھورے کام پورے کرے گا۔۔ ویسے بھی اسکا ایک سمیسٹر سکپ ہوگیا ہے۔۔ اب تو وہ ہمارا کلاس فیلو بن گیا ہے۔۔ عرش نے جواب دیا۔

ہماری بدنصیبی۔۔ حرم کی بات پر دونوں نے قہقہہ لگایا۔

تبھی اچانک سٹوڈنٹس کا ایک شورا بھرا۔۔اور کافی سارے سٹوڈنٹس یونیورسٹی کے مین گیٹ کی طرف بھاگے۔۔جہاں فریشر کی بھرمار تھی۔

یہ کیا ہوا رہا ہے۔۔؟؟ عرش نے پاس سے گزرتے ایک لڑکے سے پوچھا۔

پتا نہیں۔۔سنا ہے کوئی ہالی ووڈ سٹار آرہا ہے۔۔

وہ بتا کر چلا گیا۔۔

حرم اور عرش دونوں حیرت سے انکے پیچھے گ ئیں--

سارے سٹوڈنٹس گیٹ کی طرف منہ کر کے کھڑے تھے-- فریشرز زیادہ پر جوش تھے--

یہ خبر کس نے دی ہے تم لوگوں کو--؟؟ حرم نے چینگ سے پوچھا--

یونیورسٹی کے ڈین کا میسج ہے-- کہ سارے سٹوڈنٹس سٹار کے ویلکم کیلیئے مین گیٹ پر چلے جائیں-- وہ خود بھی آرہے ہیں--

حرم تو اسکی بات سن کر حیران رہ گ ئی تھی-

کچھ دیر کے انتظار کے بعد ایک لمبی سی گاڑی مین گیٹ پر رکی۔۔اور اسکے پیچھے ایک اور گاڑی تھی۔

گاڑی میں سے سوٹڈ بوٹڈ ایک لڑکا اترا۔۔اور اس نے اتر کر گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولا۔

پچھلی گاڑی سے کیمرہ مین۔۔فوٹو گرافر۔۔اور میڈیا والے اترے۔۔

وہ اپنی لمبی گاڑی سے شان سے اترا۔

برانڈڈ بلو ڈریس کوٹ پہنے وہ شخص انتہائی ہینڈ سم تھا۔

#Edward_Cullen..

حرم کے منہ سے پھسلا۔۔

انتہائی دلکش ہیئر سٹائل۔۔ وہ شخص سر سے پاؤں تک برانڈڈ تھا۔

ایک فاتحانہ چال چلتا وہ گیٹ سے اندر آیا۔۔ میڈیا والے اور بہت سے سٹوڈنٹس اسکی طرف بڑھے۔۔ کیمروں کی فلیش لائیٹ بار بار اس پر پڑ رہی تھی۔

ہاں۔۔وہ ٹویلائٹ کا نیکسٹ پارٹ بنانے والے ہیں۔۔ اسکی شوٹنگ ہوگی ہماری یونیورسٹی میں۔۔ اسی لیئے آئے ہیں۔

میشا نے بتایا۔

گاڑی سے ایک خوبصورت سا صوفہ نکالا گیا اور اسے یونیورسٹی کے اندر رکھا گیا۔۔ جہاں وہ شخص بیٹھ چکا تھا۔

کیا واقعی یہ ایک ویمپائر ہے۔۔ حرم نے پاس کھڑی عرش سے پوچھا۔

دیکھو کتنا سیری ئس ہے۔۔ بالکل ویمپائر جیسا۔

اسکے گارڈ اسکے آس پاس کھڑے تھے۔۔وہ دلچسپی کے ساتھ سٹوڈنٹس کو دیکھ رہا تھا جو اس سے آٹو گراف لینے کیل ئے بےقرار تھے۔

جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں۔۔ٹویلائٹ کی شوٹنگ کیلیئے سر نے آپ لوگوں کی یونیورسٹی کو چنا ہے۔۔ اسکا اسسٹنٹ بتارہا تھا۔

میڈیا والے سوال جواب کر رہے تھے۔۔اسسٹنٹ اور کچھ بھی بتا رہا تھا۔

آپ لوگوں کے خوبصورت ہالی ووڈ سٹار بچوں کیلی ئے ایک اورفج انسیٹیوٹ بنانے جارہے ہیں۔۔ ویسے تو یہ اکیلے ہی بہت کچھ کرسکتے ہیں۔ لیکن

اگر آپ لوگ اپنی مرضی سے حصہ ڈالنا چاہیں تو ہمیں اچھا لگے گا۔۔

وہ مغرور ایڈورڈ ابھی تک کچھ بھی نہیں بولا تھا۔

سٹوڈنٹس نے خوشی خوشی میں خاص طور پر فریشر نے اپنا سب کچھ۔۔دے دیا تھا۔۔ حرم اور عرش کے بیگ میں جتنے پیسے تھے۔۔وہ بھی ان دونوں نے دے دیے۔۔

سٹوڈنٹس نے اس سے آٹو گراف لی ئے۔۔

فریشر تو اسکے ساتھ سیلفیاں بنا رہے تھے۔۔ فریشر کو لگ رہا تھا کہ وہ دنیا کے خوش قسمت لوگ ہیں جو اس یونیورسٹی میں آئے ہیں۔۔ اور انہیں ہالی ووڈ سٹار سے ملنے کا موقع ملا۔۔

ڈین آرہے ہیں۔۔ایک طرف سے آواز آئی۔۔ اور سٹوڈنٹس نے ڈین کے گزرنے کیلیئے جگہ بنائی۔۔

حرم توڈین کو دیکھ کر حیران رہ گ ئی تھی۔

اتنا خوبصورت ڈین۔۔

فریشر ٹرانس کے زیر اثر اس پر وقار شخصیت کے مالک ڈین کو دیکھ رہے تھے۔۔

ڈین کے پیچھے پروفیسر جوزف تھا۔۔اور دوسری طرف پروفیسر مورگن۔۔

وہ چلتے ہوئے اسکے پاس آئے۔۔ ڈین سے وہ کافی دیر باتیں کرتا رہا۔

اوکے پروفیسر میری فلم کی شوٹنگ ہے مجھے جانا ہے۔۔

اور ڈین نے اسے اجازت دی۔۔۔

میڈیا والے اب اس سے اسکی اگلی فلم کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔۔فریشر نے اپنی کتابیں تک اسے دے دی تھیں۔۔جنہیں بیچ کر اچھے خاصے پیسے مل سکتے تھے۔

آٹو گراف پلیز۔۔اچانک عرش اسکی طرف بڑھی۔۔

اس نے مسکرا کر عرش کو آٹو گراف دیا۔۔اور پھر حرم نے بھی اپنی بک سامنے کی۔

دونوں کو آٹو گراف دینے کے بعد وہ چلا گیا۔۔اور اسکی گاڑی کے پیچھے سینکڑوں سٹوڈنٹس گ ئے تھے--

ڈین اور دونوں پروفیسر اندر کی طرف بڑھ گ ئے-

اگر رون یہاں ہوتا تو۔۔؟؟ حرم نے کہا۔

وہ رون ہی تھا۔۔اچانک کسی نے جواب دیا۔

کیا مطلب حرم چونکی۔۔

کیا ہو رہا یہاں۔۔؟اچانک وہاں پروفیسر جوزف آ ئے--

یہ کیا۔۔پروفیسر تو ابھی اس طرف گۓ تھے نا۔۔

حرم کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔۔

اور پھر جس طرف ڈین اور دونوں پروفیسر گۓ تھے۔۔ وہاں سے رومان، ڈیرک اور واصے آتے دکھائی دیے۔۔

رون اپنا کام کر گیا ہے۔۔وہ فریشر کے ساتھ پہلی پرانک کر کے انہیں لوٹ کر لے گیا ہے۔۔

#Ron..#The_Robin_Hood

ڈین جو تھا وہ رومان بنا تھا۔۔اور پروفیسر جوزف واصے جبکہ پروفیسر مورگن ڈیرک بنا تھا۔ کہیں سے نہیں لگ رہا تھا کہ وہ کوئی اور ہیں--

رون ہاسپٹل میں تھا۔۔ لیکن وہ کیسے بھلا ہاسپٹل میں رہ سکتا تھا جبکہ یونیورسٹی میں فریشرز آئے ہوں--

آپریشن کی وجہ سے اسکے لمبے بالوں کو کاٹ دیا گیا تھا۔۔اور چھوٹے بالوں میں وہ بنا بنایا ایڈورڈ کلن تھا۔

وہ فریشرز کے علاوہ باقی سب کو بھی لوٹ کر چلا گیا تھا۔اور اسکا ساتھ رومان نے دیا تھا۔۔

فریشرز اتنی بری طرح بے وقوف بننے پر کھسیاگ ئے تھے--

رون نے حرم سے جو کہا تھا وہ اس نے پورا کیا تھا۔۔ حرم نے کتاب کھول کر اس سے آٹو گراف لیا تھا۔۔اور اسے دیکھنے کیلیۓ یونیورسٹی کی لڑکیوں کا ہجوم جمع ہوگیا تھا۔

واقعی وہ جو کہتا تھا کرتا تھا۔

وہ جارہے ہیں لٹیرے۔۔

مائیکل نے رومان، واصے اور ڈیرک کی طرف اشارہ کیا۔

اس سے پہلے کہ سٹوڈنٹس انہیں دبوچتے وہ تینوں سپیڈ مار چکے تھے۔۔اور فریشرز انکے پیچھے لگے تھے۔۔

جبکہ حرم اور عرش مسکرادی تھیں۔۔واقعی اس نے آج تک اتنا خوبصورت ڈین نہیں دیکھا تھا۔

رومان اور منار کے ریسیپشن کا فنکشن پیلس میں رکھا گیا تھا۔ پیلس کو اتنی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا کہ لوگ دیکھ کر حیران رہ گ ئے تھے۔

حرم، فرہاد، عرش، بیلا، رون، ڈیرک، شالے، جمی، چینگ، سونگ اور باقی سب نے مل کر پیلس کی سجاوٹ کی تھی۔ پورے دو دن لگے تھے انہیں یہ سب کرنے میں۔۔

یونیورسٹی سے ایک ہفتے کی چھٹیاں تھی۔۔ فریشرز ایک ماہ پڑھنے کے بعد چھٹیاں انجوائے کر رہے تھے۔

سبھی تیار ہو کر پیلس پہنچ چکے تھے۔

ریسیپشن کا کاسٹیوم وائٹ ڈریس تھا۔۔

منا روائٹ زمین کو چھوتی میکسی میں کسی دیس سے آئی اسنو وائٹ لگ رہی تھی۔ اتنا ہی خوبصورت رومان لگ رہا تھا۔

عرش، بیلا اور باقی ساری گرلز بھی وہیں پر تھیں۔۔

منا اور رومان خوبصورت سی بنی اسٹیج پر بیٹھے تھے۔۔

حرم اور ہادی نہیں آئے۔۔؟؟ عرش نے مسز ولیم سے پوچھا۔

آرہے ہیں وہ دونوں۔۔ مسز ولیم نے پیار سے جواب دیا۔جب سے حرم نے مسز ولیم کو بتایا تھا کہ عرش مائیک کو پسند کرتی ہے مسز ولیم کو عرش تب سے زیادہ اچھی لگنے لگی تھی۔

اس وقت وہ بھی وائٹ اور پیچ میکسی میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔ ایک دو بار مائیک کی نظریں بھٹک کر اسکی جانب اٹھی تھیں۔ پھر یہ سوچ کر کہ وہ کسی اور کی امانت ہے مائیک نے خود کو سمجھا لیا۔

ہادی اور حرم آگ ۓ--

اچانک بیلا نے زور سے کہا۔

اور پھر پیلس کا جہاز سازی دروازہ کھلا اور اس سے وہ دونوں اندر آۓ--

آف وائٹ گھیرے دار فراک پہنے۔۔ جو پیلس کی روشنیوں میں مزید چمک رہی تھی۔۔ حرم بہت پیاری لگ رہی تھی۔

اسکے ساتھ ہی آف وائٹ ڈریس پہنے فرہاد اندر آیا۔۔ فرہاد نے حرم کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔۔

انکے آنے پر سارے سٹوڈنٹس نے ہوٹنگ کی تھی۔

مسٹر ولیم اور رومان کے موجود گیسٹ۔۔اور باقی سبھی لوگ۔۔فیصلہ نہیں کر پائے تھے کہ کونسا کپل بیسٹ ہے۔۔ وہ جو اسٹیج پر بیٹھا تھا۔۔ یا پھر وہ جو دروازے سے اندر داخل ہو کر اب اسٹیج کی طرف بڑھ رہا تھا۔

رومان اور منار کی نظر ان دونوں پر پڑی۔۔

رومان نے حرم کو دیکھا۔۔ایک ہی نظر۔۔وہ اسے اچھی لگی۔۔بہت اچھی۔۔۔اس سے پہلے اسکے ذہن میں کچھ اور آتا وہ نظریں جھکا گیا۔۔

ہواؤں نے منادی کرائی کہ ادب کیا جائے۔۔ عشق کا سماں ہے۔۔

تھوڑااور وقت لگنا تھا رومان کو۔۔پھر وہ بھی نارمل ہو جائے گا۔۔ جیسے فرہاد تھا۔۔ جیسے حرم تھی۔۔

اسٹیج پر پہنچنے کے بعد حرم منار سے ملی اور فرہاد رومان سے۔۔

پھر وہ دونوں انکے دائیں طرف رکھے صوفے پر بیٹھ گئے۔۔

مسز ولیم کا ایش کو یاد کر کے ایک دم دل سا بھر آیا تھا۔

رون کہاں ہے۔۔؟؟رومان نے پوچھا۔۔

میں یہاں ہوں۔۔اچانک اوپر سے آواز آئی۔۔ سب کی نظریں اوپر کی طرف اٹھیں۔۔

وہ جھومر کے ساتھ لٹکا تھا۔۔ایک بڑی سی رسی سے۔۔

اچانک وہ نیچے جھکا۔۔وہ جھومر کے ساتھ بندھا تھا۔۔ایک لچک دار رسی کے ساتھ۔۔

وہ نیچے آیا۔۔اور پھر بیلا کو اٹھا کر واپس اوپر چلا گیا۔

جھومر کافی اونچائی پر تھا۔ وہ پیلس تھا کوئی عام گھر نہیں۔۔ اور پیلس کی چھت بہت اونچی تھی۔۔

اب بولو بیلا۔۔ مجھ سے شادی کروگی یا یہیں سے نیچے پھینکوں۔۔رون نے لگی لپٹی رکھے بغیر کہا۔۔

اور بیلا اپنے آپ کو اتنی اونچائی پر دیکھ کر چلا رہی تھی۔۔

ششششش۔۔۔رون نے اسکے چہرے کے قریب اپنا چہرہ کرکے کہا۔

چپ کرو بیلا۔۔رون نے غصے سے کہا تو بیلا کو بریک لگی۔۔

جلدی بولو۔۔شادی کروگی مجھ سے یا پھینکوں یہاں سے نیچے۔۔؟

رون نے دوبارہ سوال دہرایا۔۔

ہاں ہاں۔۔کرونگی۔۔بیلا اس وقت بیچاری کہاں انکار کرسکتی تھی۔۔

گڈ۔۔رون مسکرایا۔۔

جھومر ہل رہاتھا۔وہاں موجود لوگوں کولگ رہاتھاکہ جھومرابھی گرجائے گا۔۔ مگر مسٹر ولیم اور مسز ولیم جانتے تھے کہ دس لوگ بھی اس پر لٹک جائیں تو وہ نہیں گرنے والا۔۔

پھر رون آہستہ آہستہ نیچے اترا۔ جیسے ہی بیلا کے پاؤں زمین پر لگے اس نے شکر ادا کیا۔

بھاڑ میں جاؤ تم۔ اور تمہاری شادی۔۔ وہ غصے سے جواب دیتی آگے بڑھ گئی۔۔ جبکہ رون سمیت سب کا قہقہہ گونجا۔

اسکے بعد رون جا کر منارا اور رومان کے درمیان میں بیٹھ گیا۔ عین دونوں کے بیچ میں۔۔

سارے لوگ حیران رہ گئے۔۔

رون نے اسی شرط پر رومان کو رنگ واپس کی تھی کہ انکے ریسپشن والے دن وہ ان دونوں کے درمیان میں بیٹھے گا۔ اور اب وہ بیٹھ چکا تھا۔۔

شروع سے رومان اور رون ساتھ رہے تھے۔۔زی انکے گروپ میں بعد میں آئی تھی۔۔ لیکن رون کو وہ بالکل پسند نہیں تھی۔۔ اسے اپنی فرینڈشپ میں کوئی تیسرا بندا منظور نہیں تھا۔

اس نے زی کو ہر طرح سے تنگ کیا۔۔روڈسائیڈ رومیو بن کر بھی۔۔ مگر زی کبھی پیچھے نا ہٹی۔۔

پھر یونیورسٹی میں بیلا اور حرم آئیں۔ رون کا سارا دھیان انکی طرف منتقل ہوگیا۔۔

البتہ اسکے عتاب کا زیادہ شکار بیلا بنی تھی۔اور جمی۔۔

اب وہ اپنی تمام تر خباثت سمیت ان دونوں کو الگ کیئے بیٹھا تھا۔

لوگ حیران ہو رہے تھے کہ یہ پہلا کپل تھا جس میں دوست کو زیادہ اہمیت دی گ ئی تھی--
کوئی بچا ہوتا تو الگ بات تھی-- وہ چھ فٹا گھوڑا-- لوگ حیران تھے-- لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ رومان مجبور تھا رون کی بات ماننے کیلیئے--

تبھی میڈیا والے اندر آئے--

اور جو لڑکی رپورٹر تھی وہ کپل کو دیکھ کر حیران رہ گ ئی تھی-

یہ لونا تھا-- جس نے زی کو اسنو کوئین کا ایوارڈ دیا تھا-

وہ چلتی ہوئی انکے پاس آئی اور دونوں کو مبارک دی--

بھلا فنکشن رائل پیلس میں ہو اور میڈیا نا آئے۔۔۔ ایسا ہو سکتا تھا کیا۔۔

تبھی لونا کی نظر حرم اور ہادی پر پڑھی۔۔اسکا منہ حیرت سے کھل گیا۔۔

آج کا کپل کون ہے۔۔۔؟؟وہ پوچھ رہی تھی۔

دونوں ہی آج کے کپلز ہیں۔مائیک نے بتایا۔

چلو کچھ سوال جواب ہو جائیں۔۔۔ جس سے پتا چلے گا کہ کونسا کپل زیادہ پاور فل ہے۔۔ لونا نے کہا اور دو مائیکس دونوں کپلز کو پکڑائے۔۔

تو آپ سے شروع کرتے ہیں۔۔۔لونا نے مائک کا رخ رومان کی طرف کیا۔

منار کو کون زیادہ پسند ہے۔۔؟؟اس نے رومان سے پوچھا۔۔

حرم۔۔

رومان نے مسکرا کر جواب دیا۔۔

سب کے چہروں پر مسکراہٹ پھیلی۔۔

اور حرم کو زیادہ کون پسند ہے۔۔؟؟لونا نے فرہاد سے پوچھا۔۔

ہادی۔۔

فرہاد نے جواب دیا۔۔اور وہاں موجود لوگوں نے ہوٹنگ کی۔ حرم مسکرا دی۔۔

روماں کو کیا دیکھنا پسند ہے۔۔؟؟لونا نے منار سے پوچھا۔

اپنے رہنما کو دیکھنا پسند ہے۔۔ منار نے مسکرا کر جواب دیا۔

اور یہ صرف وہی دونوں جانتے تھے کہ انکا رہنما کون ہے۔۔

اور حرم کو کیا دیکھنا پسند ہے۔۔؟؟فرہاد سے ایک اور سوال کیا۔

عبادت کرتے انسان کو۔۔

فرہاد نے جواب دیا۔

منار نے سب سے زیادہ محبت کس سے کی ہے۔۔؟؟

رومان سے۔۔۔

رومان نے جواب دیا۔۔اور منار مسکرادی۔

اورہادی نے سب سے زیادہ محبت کس سے کی ہے۔۔؟

حرم سے۔۔۔

حرم نے جواب دیاتولوناحیران رہ گئی۔

یہ دونوں کپلز بہت پاورفل ہیں۔۔میں فیصلہ نہیں کرسکتی کہ کون سازیادہ بیسٹ ہے۔۔تو آج کا ایوارڈ دونوں کپلز کو ملے گا۔۔

اور پھرلونانے دونوں کو بیسٹ کپلز کی ٹرافی دی۔۔

جو شیشے کی بنی تھی۔۔ جس پر شیشا کا کپل بنا تھا اور نیچے بیسٹ کپل لکھا تھا۔

واقعی۔۔ان دونوں کپلز کا کوئی مقابلہ نہیں تھا۔۔ کیونکہ وہ دونوں کپلز آپس میں بہت گہرے جڑے تھے۔

پیلس میں کیا گیا ڈنر نہایت شاندار تھا۔۔۔ وہاں ہر چیز پرفیکٹ تھی۔۔

حرم مسز ولیم کے پاس بیٹھی تھی۔۔

مائیک بھی وہیں بیٹھا تھا۔

مام اسے کہیں کہ عرش کو مزید تنگ کرنا بند کر دے۔۔ایسا نا وہ بیچاری مایوس ہو جائے-- حرم نے مسز ولیم سے مائیک کی شکایت لگائی۔

کیسی باتیں کرتی ہو تم۔۔اسکی منگنی ہو چکی ہے۔۔میں کیسے اسے۔۔

مائیک نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

کس نے کہا کہ اسکی منگنی ہو گ ئی ہے--؟؟

حرم کے سوال پر مائیک نے چونک کر اسے دیکھا۔

وہ پاکستان گ ئی تو تھی--

وہ پاکستان ضرور گئی تھی۔۔ مگر اسکا مطلب یہ تو نہیں کہ وہ منگنی کرا کر واپس آئی ہے۔۔حرم نے جواب دیا۔

وہ کسی اور کی ہونا سکی۔۔۔اگر وہ منگنی کروا کر آتی تو تم سے کبھی بات نہیں کرتی۔۔۔مسٹر مائیک حیدر۔۔

اور مائیک نے حیرت سے عرش کو دیکھا جو منار کے پاس بیٹھی ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی۔

وہ اسکے لیئے اپنا سب کچھ چھوڑ آئی تھی۔۔ اور اس نے کیا کیا تھا۔۔ اسکی انسلٹ کردی۔۔ مائیک کو افسوس ہوا۔

اب دیکھ کیا رہے ہو مانگو معافی اس سے جا کر۔۔۔

حرم نے مائیک سے کہا۔

اب تو مانگنی ہی پڑے گی۔۔وہ عرش کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا دیا۔۔

پیلس کے باہر دونوں جوڑوں کیلیے ایک انتہائی خوبصورت سرپرائز تھا۔۔

وہاں دو خوبصورت سفید بگھیاں کھڑی تھیں۔۔رائل بگھیاں۔۔ جن میں سفید خوبصورت گھوڑے جتے تھے۔۔

پہلی بگھی میں حرم اور ہادی بیٹھے جبکہ دوسری میں منار اور رومان۔۔

پہلی بگھی کا کوچوان مائیک بنا جبکہ دوسری کا رون۔۔

اور پھر ان دو بگھیوں میں دونوں جوڑوں کو پورا روما گھومایا گیا۔۔

شاہی پیلس سے شاہی سواری نکلی تھی۔۔ پورا روما اس سواری کو دیکھنے کیلیۓ اپنے گھروں سے باہر نکل آیا تھا۔۔

یہ شاہی سواری۔۔ دونوں جوڑوں کو مسٹر ولیم کی طرف سے گفٹ تھا جنکہ اب نام محمد ولیم تھا۔

حرم کیلیۓ یہ رات نہایت حسین تھی۔۔ جس میں وہ فرہاد کے ساتھ تھی۔۔ اپنے ہادی کے ساتھ۔ اور کچھ ایسے ہی احساسات منار کے بھی تھے۔۔

دونوں اپنے آپ کو اس وقت مکمل محسوس کر رہی تھیں۔۔

پورے تین گھنٹے بعد شاہی سواریاں پیلس میں واپس آئی تھیں--

مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔مائیک فوراً عرش کے پاس گیا۔

سوری میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔۔وہ کہتی آگے بڑھ گ ئی۔

کیوں۔۔کس سے بات کرنی ہے تم نے اس وقت۔۔؟؟

اپنے منگیتر۔۔کھٹاک سے جواب آیا۔اور مائیک نے اپنی ہنسی ضبط کی۔

کیا واقعی۔۔؟؟ وہ جان بوجھ کر پوچھ رہا تھا۔

کیوں آپکو کوئی شک۔؟؟ عرش کے چہرے پر واضح ناراضگی تھی۔

ہاں۔۔ میں بس اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔۔ کیسا ہے وہ۔۔

مائیک اسے تنگ کر رہا تھا۔

میرا منگیتر۔۔ میں دکھاؤں یا نا دکھاؤ۔۔ آپ سے مطلب۔۔؟؟ عرش کا لہجہ نم ہوا۔۔

ہاں۔۔ سارے مطلب تو اب مجھ سے ہی ہیں۔

آئے ڈونٹ کیئر۔۔

وہ غصے سے کہتی پھر آگے بڑھی۔۔

شادی کرو گی مجھ سے۔۔؟؟

عرش کے قدموں کو بریک لگی۔۔اس نے ایک جھٹکے سے مائیک کو دیکھا۔۔

جو آنکھوں میں گہری دلچسپی لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

نہیں۔۔وہ کھٹاک سے کہتی آگے بڑھی۔۔

سوچ لو۔۔روز قرآن پاک کی تلاوت سنایا کرونگا۔۔

کبھی سورہ رحمٰن۔۔ کبھی سورہ یٰسین۔۔

اور عرش ایک دم رک گ ئی---

وہ مزید قدم نا بڑھا سکی۔

بولو منظور ہے۔۔؟؟مائیک نے دوبارہ پوچھا۔

آپ بہت برے ہیں۔۔ عرش نے خفگی سے بنا پلٹے کہا۔

اور مائیک کا عرش کی بات پر قہقہہ ابھرا۔

جانتاہوں۔۔ مگر مجھے اچھا بننے کا ایک موقع تو دو۔۔ وہ اسکے سامنے آیا۔

تو بتاؤ منظور ہے۔۔؟؟

اور عرش نے مسکرا کر سر جھکا دیا۔۔ اسکے چہرے پر اقرار کی لالی پھیلی تھی۔

رون تم سائی نس کیوں پڑھ رہے ہو۔۔ بزنس کی سٹڈی بھی تو کر سکتے تھے نا۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔

میں اس لیے سائی نس پڑھ رہا ہوں کہ ایک سائی نٹسٹ بن سکوں۔۔پروفیسر مور گن سے بھی زیادہ بڑھا۔۔اور پھر اپنے جینز کو استعمال کر کے اپنے جیسا ایک انسان بنا سکوں۔۔جس کا دماغ مجھ سے ڈبل سپیڈ سے چلتا ہو۔۔

اور حرم کا منہ رون کی بات سن کر حیرت سے کھل گیا۔

تو پھر تم جینٹکس میں جاتے نا۔۔انوائی رمینٹل سائی نس میں کیا کر رہے ہو۔۔؟؟

اگر میں سیدھے کام کو سیدھے طریقے سے کروں گا تو پھر رون کیوں کہلاؤں گا۔۔

وہ مسکرا کر کہتا سیٹی بجاتا آگے بڑھ گیا۔

ابھی تو یہ ایک ہے۔۔اس نے پورا روما سر پر اٹھایا ہوا ہے۔۔اگر دو ہو گ ئے تو۔۔؟حرم نے سوچا اور پھر جھر جھری لے کر اس خیال کو اپنے ذہن سے نکالا۔۔

وہ سب سے پہلے حمزہ اور حور عین لاہور آئے تھے۔۔ Asylum اپنے ابو۔۔ گ ئی تھی۔ عمر سے ملنے۔۔

وہ کافی حد تک ٹھیک ہو چکے تھے۔۔ حور عین نے انہیں سوتے دیکھا۔۔اسے اپنے ابو سے بہت پیار تھا۔

حور عین کی آنکھیں بھر اگ ئی۔

روؤ مت حور عین۔۔وہ بہت جلدی ٹھیک ہو جائیں گے-- حمزہ نے اسے چپ کروایا۔

عمر صاحب کا ہاسپٹل میں خاص خیال رکھا جاتا تھا۔۔ یہ سب آغا فیملی اور ڈاکٹر سمیع کی وجہ سے تھا۔

اسکے بعد وہ گھر چلی گ ئی۔ صابرہ خاتون اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھیں۔زین اور ثناء کی منگنی کی تیاریاں چل رہی تھیں۔۔

حور عین کے آنے سے گھر میں خوشی کی لہر دھوڑ گ ئی تھی۔اور حمزہ نے رونق لگا دی تھی۔سب نے حرم اور فرہاد کو بہت زیادہ مس کیا۔

اسکے بعد حور عین نفیسہ تائی سے ملنے گ ئی تھی۔جنکی وہ شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔لیکن وہ اس حالت میں تھیں کہ ان سے نفرت نہیں کی جا سکتی تھی۔

نفیسہ تائی نے حور عین سے مشکل سے معافی مانگی تھی ان سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔اور حور عین نے انہیں معاف بھی کر دیا تھا۔نادر کی حرکتوں سے تنگ آ کر آفاق تایا نے اسے دبئی بیجھ دیا تھا۔

شہرین آہستہ آہستہ سدھر رہی تھی۔ایک دن وہ بھی نارمل انسان بن ہی جائے گی۔

حور عین نے سوچا۔حمزہ ہر قدم پر اسکے ساتھ رہا تھا۔وہ بہت خوش تھی کہ اللہ نے اسے ایک بہت اچھا ہمسفر عطا کیا تھا۔

یونیورسٹی کے کافی سٹوڈنٹس ائیرپورٹ پر جمع تھے۔۔رومان اور منار پاکستان جا رہے تھے۔

وہ دونوں بہت خوش تھے۔فلائیٹ کے ٹیک آف کرنے میں کچھ وقت باقی تھا۔

اچانک حرم کے پاس کھڑی منار کی نظر دور کھڑے ایک شخص پر پڑی۔۔وہ حیران رہ گئی۔

اوور کوٹ پہنے ہیٹ سے آدھا چہرہ چھپائے وہ انہی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

یہ وہی شخص تھا جو منار کو کئی بار خواب اور حقیقت دونوں میں ملا تھا۔اسے رہنما مانگنے اور ڈھونڈنے کی ترغیب دینے والا وہ پراسرار شخص۔۔

منارا اسکی طرف بڑھی۔

وہ ایک طرف کو چلنے لگا۔

سنیں۔۔ منار نے اسے آوزدی۔

وہ رک گیا۔

کون ہیں آپ۔؟؟آج تو میں جان سکتی ہوں نا۔؟؟

وہ منار سے آگے کھڑا تھا۔۔

!!!!کچھ راز، راز ہی رہیں تو اچھا ہے۔۔

وہ خاموشی سے کہتا آگے بڑھ گیا۔

اب کہاں جا رہے ہیں آپ۔۔؟؟ منار نے پوچھا۔

"رہنماؤں کی ایک اور دنیا میں۔۔کسی اور زی کورہنما کی تلقین کرنے۔۔ایک اور نور کورہنما کی دنیا میں بلانے۔۔"

وہ مسکرا کر کہتا آگے بڑھ گیا۔

اور منار دلچسپ نظروں سے اس جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

اور پھر کافی دور آنے کے بعد پروفیسر جوزف نے اپنے ہیٹ کو اوپر کر کے آسمان کی طرف دیکھا۔۔

شکریہ خدایا۔۔جوزف کو پھر سے یوسف بنانے کیلیے--

وہ مسکرایا۔۔اور پھر ہیٹ سے آدھا چہرہ چھپاتے۔۔آگے بڑھ گیا۔

رومان اور منار چلے گ ئے-- فرہاد اور حرم گھر واپس آرہے تھے۔ میں انہیں بہت مس کروں گی۔۔ حرم نے کہا۔

میں بھی۔۔ فرہاد مسکرا دیا۔

باقی راستہ خاموشی سے کٹا۔

میرے بھائی ک و کبھی مت چھوڑنا۔۔

حرم کو رومان کے الفاظ یاد آگ ئے تھے۔۔ جو اسے آج پاکستان جاتے ہوئے کہہ ک ر گیا تھا۔

اور حرم نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ فرہاد کو کبھی نہیں چھوڑے گی۔

مجھے کچھ کام ہے میں ایک گھنٹے تک واپس آجاؤں گ ا۔ فرہاد نے گھر کے سامنے گاڑی کھڑی کرتے ہوئے کہ ا۔

سمعان سے آپکا کیا رشتہ تھا ہادی۔۔ اچانک حرم نے پوچھا۔ وہ میں نے آپکے کمرے میں انکا کارڈ دیکھا تھا۔

میرا بیسٹ فرینڈ تھا۔ فرہاد نے مسکرا کر بتایا اور پھر حرم بنا کچھ پوچھے گاڑی سے اتر گ ئی۔

اور فرہاد بھی بنا کچھ کہے گاڑی بھگا کر لے گیا۔

وہ گھر کے اندر داخل ہوئی تو حرم کو عجیب سا احساس ہوا۔ جیسے کوئی وہاں موجود تھا۔

اچانک اسکی نظر ایک صوفے پر پڑی۔۔اس پر کوئی بیٹھا تھا۔ حرم کی طرف اسکی پشت تھی۔

کون ہے۔۔؟؟ حرم نے پوچھا۔آج شانو، آپا کوئی بھی گھر نہیں تھا۔

صوفے پر بیٹھا وجود ایک دم کھڑا ہوا۔اور پھر وہ حرم کی طرف پلٹا۔۔

اسے دیکھ کر حرم کو ایک حیرت کا جھٹکہ لگا۔

آپ یہاں۔۔؟؟

ہاں۔۔میں۔۔شینا ملک۔۔وہ مسکرا کر حرم کی طرف بڑھی۔

یہاں کیا کر رہی ہو۔۔؟؟ حرم نے سخت لہجے میں پوچھا۔

کوئی اپنے گھر میں بھلا کیا کرتا ہے۔۔ وہ اپنے قیامت سراپے کے ساتھ پوچھ رہی تھی۔

پلیز جاؤ یہاں سے۔۔ اگر ہادی نے آپکو یہاں دیکھ لیا تو غصہ ہونگے۔۔

وہ میرا ہادی ہے۔۔ مجھے دیکھ کر وہ خوش ہوتا ہے۔۔ غصہ کیوں کرے گا۔

حرم نے اسکی بات پر مشکل سے اپنا غصہ ضبط کیا۔

وہ میرے ہسبنڈ ہیں۔۔ آپکا ان سے کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔ آپ سمجھتی کیوں نہیں ہیں اس بات کو۔۔

وہ پہلے میرا ہسبنڈ تھا ہے اور رہے گا۔۔ تم بعد میں آئی ہو۔۔ تم جاؤ ہماری زندگی سے۔۔ شینا ملک جیسے پھنکاری۔۔

ہادی آپکو پسند نہیں کرتے۔۔ آپ کیوں انکے پیچھے پڑی ہیں۔۔

اچھا۔۔ اگر ایسی بات ہے تو اس نے ابھی تک مجھے طلاق کیوں نہیں دی۔۔؟؟

وہ آپکو طلاق دے چکے ہیں۔۔

ایک بار کہنے سے طلاق نہیں ہوتی۔۔ مس حرم نور۔۔

انہوں نے آپکو ڈائی ورس پیپر بھی بیجھے تھے۔۔

ہاں پر میں نے سائن نہیں کیۓ۔۔ تو میں انکی بیوی ہوئی ی انہیں۔۔؟؟

اور حرم شینا ملک کی بات پر چپ ہوگئی۔

تمہیں جانا چاہیۓ ہماری زندگی سے حرم نور۔۔ فادی صرف میرا ہے۔۔ میں اسکے لیۓ سب کچھ چھوڑ آئی ہوں۔۔

میں نہیں جاسکتی۔۔ حرم کی آواز کانپی۔۔

تمہیں جانا ہوگا۔۔ وہ صرف میرے ساتھ خوش رہے گا۔

وہ اب بھی بہت خوش ہیں۔۔

یہ صرف تمہیں لگتا ہے۔۔ مگر حقیقت میں ایسا کچھ نہیں ہے۔ وہ آج بھی مجھے یاد کرتا ہے۔

اور حرم نے اذیت سے اپنی آنکھیں موند لیں۔

شینا ملک جانتی تھی کہ سامنے کھڑی لڑکی کو کس طرح کمزور بنانا ہے۔۔ کس طرح اسے اپنے راستے سے ہٹانا ہے۔

پلیز حرم ۔۔میں فادی کیلی ئے سب کچھ چھوڑ آئی ہوں۔میں اس دنیا میں واپس نہیں جانا چاہتی ۔۔شوبز ایک گناہوں کی دنیا ہے ۔۔اگر آج تم ناگ ئی ہماری زندگی سے تو میں شاید پھر اس گناہوں کی دنیا میں واپس چلی جاؤں--

شینا ملک نے حرم کے پاس آکر اسے ہاتھ پکڑے اور روتے ہوئے کہا۔

پلیز مجھے میرا فادی لوٹادو ۔۔میں اسکے ساتھ ایک ن ئی زندگی کا آغاز کرنے والی ہوں ۔۔اگر تم چلی جاؤ گی تو وہ مجھے معاف کر دے گا ۔۔اور ہمیشہ خوش رہے گا۔

شینا ملک نے آخر میں حرم کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے۔

حرم گڑبڑا گ ئی -اسکے پاس اب انکی زندگی سے چلے جانے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں تھا۔

"ہم اپنی زندگی کی ایک نئی شروعات کریں گے۔ جلدی گھر آنا میں انتظار کر رہی ہوں۔۔"

حرم کا میسج دیکھ کر فرہاد کو ایک خوشگوار سی حیرت ہوئی تھی۔

وہ ہاسپٹل سے جلدی فارغ ہو کر مارکیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ وہ حرم کیلئے اسکے پسندیدہ خوبصورت سفید پھول لے کر گھر جانے والا تھا۔

وہ بہت خوش خوش گھر واپس آیا تھا۔ پورا گھر اندھیرے میں ڈوبا تھا۔ فرہاد نے لائٹ آن کی تو لاؤنج میں اسے کوئی بھی نظر نہیں آیا۔

پھر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔ کمرے میں کینڈل لائٹس کی دھیمی روشنی پھیلی تھی۔۔۔

کلون کی بہت تیز مہک نے اسکا استقبال کیا۔ فرہاد کو حیرت ہونے لگی کہ حرم کو کب سے اتنی تیز خوشبو پسند آنے لگی۔

وہ ڈریسینگ کے سامنے کھڑی تھی۔ فرہاد کی طرف اسکی پشت تھی۔ وہ غور سے اسے دیکھنا لگا۔۔ دیکھتا رہا۔۔ اسکے کھلے بال کندھوں پر بکھرے تھے۔

فرہاد کو اور حیرت ہوئی۔۔ کیونکہ حرم کے بال اتنے چھوٹے نہیں تھے۔۔ وہ اسے دیکھتے رہا۔۔ اور پھر اسکے چہرے پر غصے لی لہر دھوڑ گئی۔

کون ہو تم۔۔؟؟ وہ پہچان گیا تھا کہ سامنے کھڑی لڑکی اسکی حرم نہیں تھی۔

آگئے تم۔۔؟؟ میں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی۔۔

اور فرہاد کو ایک جھٹکہ لگا۔ تمی یہاں کیا کر رہی ہو۔؟

وہ غصے سے دھاڑا اور کمرے کی لائٹ آن کی۔

اپنے ہسبنڈ کے گھر میں کیا کرنا چاہی ئے مجھے۔۔وہ اسکی طرف پلٹی۔۔اور خوبصورت مسکراہٹ اچھالی۔۔جو فرہاد کو زہر لگی۔۔

شٹ اپ۔۔جسٹ شٹ اپ۔۔

حرم کہاں ہے۔۔؟؟وہ اسے دیکھنے کیلی ئے سٹڈی روم کی طرف بڑھا۔۔اور وہاں نا پا کر باہر جانے لگا۔

وہ جا چکی ہے فادی۔۔

فرہاد کے قدم ایک جھٹکے سے رکے۔

اب میں ہوں تمہاری زندگی میں۔۔وہ تمہیں چھوڑ کر چلی گ ئی ہے-- اس نے مجھے یہاں بلایا تھا۔۔وہ کہہ رہی تھی کہ اسے تم نہیں پسند وہ تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔۔

بکواس بند کرو۔۔

وہ اتنی زور سے دھاڑا کہ شینا ڈر کر پیچھے ہوئی۔

ضبط اور غصے کی وجہ سے فرہاد کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔ وہ پاگلوں کی طرح اسے پورے گھر میں ڈھونڈ رہا تھا۔ اور شینا ملک ٹانگ پر ٹانگ جمائے پر سکون سی صوفے پر بیٹھی تھی۔

فرہاد نے تھک ہار کر حرم کا نمبر ملایا۔۔

اور لاؤنج میں شینا ملک کے سامنے رکھے ٹیبل پر حرم کا موبائل وائی بریٹ ہوا۔۔ فرہاد نے چونک کر دیکھا۔۔

وہ اپنا موبائل بھی وہیں چھوڑ گئی تھی۔

اور پھر فرہاد نے غصے سے اپنا موبائل دیوار میں دے مارا۔

میں نے کہا نا وہ تم سے بات نہیں کرنا چاہتی۔۔ تمہاری شکل تک دیکھنا نہیں چاہتی۔۔

تم یہاں سے جاؤ- اس سے پہلے کہ میں کچھ غلط کروں۔۔

تم میرے ساتھ غلط کر سکتے ہو۔۔آخر میں تمہاری بیوی ہوں۔۔شینا ملک نے ایک اداسا کہا تھا۔۔ جو فرہاد کو مزید تپا گیا تھا۔

میں تمہیں طلاق دے چکا ہوں۔۔اگر پھر بھی تمہیں کوئی شک ہے تو میں تمہیں ابھی طلاق دیتا ہوں۔۔

فرہاد آغا تمہیں طلاق دیتا ہے۔۔

فرہاد نے چند سیکنڈز میں اسے تین طلاق دے دیں۔۔

شینا ملک ایک جھٹکے سے صوفے سے کھڑی ہوئی-- اسکا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ فرہاد حرم کیلی ئے اتنا پاگل تھا۔

اگر تم میں زرا سی بھی شرم حیا یا غیرت بچی ہے تو میرے آنے سے پہلے یہاں سے چلی جانا۔۔

وہ اسکی طرف دیکھے بنا کہتا باہر نکل گیا۔

پیچھے شینا ملک سن سی کھڑی رہ گ ئی تھی۔

وہ آج ایک بار پھر سے فرہاد آغا کو کھو چکی تھی۔

کیوں کیا تم نے میرے ساتھ ایسا۔۔ کیوں حرم کیوں۔۔؟؟ کیوں کی بے وفائی-- کی وں توڑے وعدے۔۔ وہ اسے روما کی سڑکوں پر ڈھونڈتا پھر رہا تھا۔۔

مگر تقدیر ظالم نکلی۔۔رومامیں پروگ نے اپنی جدائی کے پر پھیلائے-- اور حرم ہادی اسکی لپیٹ میں آگ ئے--

وہ رات دیر تک ڈھونڈتا رہا۔۔ مگر اسے ناہی ملنا تھا۔۔اور وہ نا ملی۔۔

آغاہاؤس میں سبھی لوگ مناراور رومان سے مل کر بہت خوش ہوئے تھے۔عالیہ بہت خوش تھی کہ اسے ایک اور بھائی اور بھابھی مل گ ئے تھے۔

رومان خود اپنی بہن کو دیکھ کر حیران ہوا تھا۔۔ جسکی آنکھیں اسی سے ملتی تھیں۔۔

زیبا مما اور آغا جی نے رومان اور منار کا اسلام آباد میں دوبارہ ریسیپشن کا فنکشن کیا تھا۔

انکی جوڑی کو بہت سراہا گیا تھا۔ زیبا مما اپنے بیٹے سے مل کر انتہائی خوش تھیں۔۔ وہ گھنٹوں اپنے سامنے بٹھا کر دیکھتی رہتی تھیں۔ ایک دم انہیں فرہاد بہت یاد آیا۔۔ جس نے سب کچھ کیا تھا۔ زیبا مما اپنے اس بیٹے کو بہت مس کرنے لگیں۔۔ جوان کیلیۓ سب کچھ تھا۔

وہ پارک میں بیٹھی اپنی قسمت پر ماتم کر رہی تھی۔ وہ اپنے ہاتھوں سے اپنا گھر جلا آئی تھی۔ آنسوں تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔ یہ وہی پارک تھی جہاں ایش پہلی دفعہ آئی تھی۔۔ جب اسے پیلس سے نکال دیا گیا تھا۔

اچانک اسکے پاس کوئی بیٹھا۔۔

کیسی ہو۔؟؟ کسی لڑکی کی آواز تھی۔

حرم نے سر اٹھا کر دیکھا۔ وہ وہی لڑکی تھی جو اسے مارکیٹ میں ملی تھی۔ جب وہ روما آئی تھی۔ اسکے ساتھ ایک دس سال کی بچی تھی۔ جس نے حرم کو ایش بلایا تھا۔

حرم نے حیرت سے اس لڑک کو دیکھا۔۔ جسکی عمر 32 یا 33 سال ہو گی۔۔ جو خوبصورتی سے حجاب کی ئے مسکرا کر اس سے پوچھ رہی تھی۔

حرم نے کوئی جواب نہیں دیا۔

پہلے گھر چلیں یا اولڈ ہاؤ س۔۔؟؟ ایک اور سوال آیا۔

اور حرم کے ذہن میں ایک جھماکہ ہوا۔

عائی شہ آپی۔۔ حرم کے لب پھڑ پھڑائے-- وہ عائی شہ آپی تھیں۔۔ حرم انہیں اولڈ ہاؤ س کے نام سے پہچان گ ئی تھی۔۔ اور اس دن ان کے ساتھ جو بچی تھی وہ اوز گل تھی۔۔ انکی بیٹی۔۔ تقدیر نے ایش کو ایک بار پھر عائی شہ آپی سے ملا دیا تھا

دو_ماہ_بعد#

دوماہ ہوگ ئے تھے اسے اس اولڈ ہاؤ س میں آئے۔ اس نے ایش کی طرح ایک بار پھر اولڈ ہاؤ س کا کام سنبھال لیا تھا۔

مگر کوئی ایک بھی دن ایسا نہیں تھا جب اسے فرہاد یاد نا آیا ہو۔۔اسے کسی کی بھی خبر نہیں تھی۔وہ روز رات کو روتی تھی۔۔لیکن اب کیا تھا۔وہ خود ہی تو سب چھوڑ آئی تھی۔۔

وہ اسی کمرے میں رہ رہی تھی جس میں ایش رہتی تھی۔عائی شہ آپی نے وہ کمرہ کسی کو بھی نہیں دیا تھا۔اس میں ایش کی تصویر لگی تھی۔اسکے کپڑے اسکا سارا سامان تھا۔جسے حرم استعمال کر رہی تھی۔وہ اپنے گھر سے تو کچھ بھی نہیں لائی تھی۔۔

ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی۔۔وہ شال اپنے گرد لپیٹے ایک ہاتھ میں چھاتہ پکڑے کوارٹرز سے اولڈ ہاؤ س کی بلڈ نگ کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔اور اولڈ ہاؤ س کے کاریڈور میں کھڑی میری کو لگا جیسے وقت ایک بار سے لوٹ آیا تھا۔۔

وہ بک شاپ سے بک لے کر باہر نکلی تو بارش تیز ہوگ ئی تھی۔۔ یہاں سے اولڈ ہاؤس زیادہ دور نہیں تھا۔ بس دس منٹ کا رستہ تھا۔۔ لیکن وہ بھیگ جاتی۔ اس لی ئے شاپ سے باہر بنے کاریڈور میں رکھی چی ئی رپر بیٹھ گ ئی۔۔

اس بارش نے بہت کچھ یاد دلا دیا تھا۔ وہ سب کے ساتھ مل کر بارش انجوائے کرتی تھی۔۔ مگر اب۔۔ اب اکیلی تھی۔۔

آج کی بارش نے پھر تازہ

کیا زخم پرانا، دکھ پرانا

یہ قطرہ قطرہ بارش آنسوں

ہیں شاید۔۔۔ جو آسمان نے میری

بے بسی پر بہائے ہیں--

کتنے دکھ بھول چکی تھی

میں۔۔

جو پھر جگا دیے،

آج کی بارش نے۔۔

میرے ساتھ آسمان بھی

مصروفِ ماتم ہے۔۔

اور رو در رو ہے۔۔۔

اے خدا۔۔! آج اسے لوٹا دے۔۔

اب تو تم لوٹ آؤ

کہ --

آسمان بھی قطرہ قطرہ

پگھل رہا ہے --- !!!

حرم نے شدت سے فرہاد کو یاد کیا تھا -- اسکی شادی والے دن خضر نے اسے میسج کیا تھا کہ تم فرہاد آغا کے علاوہ سب کچھ بھول جاؤ -- وہ واقعی سب کچھ تو بھول گ ئی تھی -- ایک فرہاد آغا کو نہیں بھلا پائی تھی ---

آج کی بارش نے بہت سے دکھ یاد کروا دیے تھے -

نومبر کا مہینہ تھا -- موسم سرما کی بارش تھی -- اس کے بعد سردی کی شدت میں اضافہ ہو جاتا جو اسنو کا باعث بنتا --

بارش بند ہوئی تو وہ اٹھ کر اولڈ ہاؤس کی طرف بڑھ گ ئی--

اچانک سے یاد آیا۔۔آج 18 نومبر تھا۔۔ حرم کی آنکھوں میں نمی چمکی۔۔آج اسکا برتھ ڈے تھا۔۔پچھلا برتھ ڈے فرہاد نے کتنا اسپیشل بنادیا تھا اسکے لی ئے--

آج وہ اکیس سال کی ہوگ ئی تھی۔۔ مگر وہ شخص اسکے ساتھ نہیں دیا۔

آنکھوں سے آنسو نکل کر گالوں پر پھسلے۔۔ ہر چیز دھندلی نظر آرہی تھی۔۔آہستہ آہستہ اسکی سماعت جواب دینے لگی۔۔

رات کے اندھیرے نے اسے مزید یادوں کی اندھیر نگری میں اتار دیا تھا۔۔

وہ سڑک کے درمیان میں چل رہی تھی۔ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ پاگل ہو۔

اسکے پیچھے کافی تیز رفتار سے آتی گاڑی کب سے ہارن بجا رہی تھی۔ مگر وہ سن کب رہی تھی۔

اس سے پہلے کہ گاڑی اسے ایک بار پھر اڑا دیتی کسی نے اسکا بازو پکڑ کر کھینچا۔۔

Happy birthday dear..

کسی نے اس نے کان کے قریب سر گوشی کی تھی۔۔ کلون کی ایک جانی پہچانی خوشبو اسکے حواسوں سے ٹکرائی تو وہ ہوش میں آئی--

سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر وہ حیران رہ گ ئی-- جو اپنی تمام تر وجاہت کے ساتھ مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔

پاگل ہو۔۔ یا مرنے کا ارادہ ہے۔۔؟؟

وہ پوچھ رہا تھا۔۔

ہادی۔۔ آپ۔۔ حرم کی آوز کانپی۔اسے خواب لگ رہا تھا۔

شکر ہے تمہیں میرا نام تو یاد ہے۔۔ فرہاد نے شکر ادا کیا۔۔

کیوں کیا تم نے حرم ایسا۔۔ کیوں چھوڑا مجھے۔۔ وہ ایک دم ہی غصہ ہوا۔۔

اور حرم جیسے ایک دم خواب سے باہر نکلی۔۔ دو ماہ بعد وہ اس شخص کو دیکھ رہی تھی جو اسکا سب کچھ تھا۔۔ مگر دیکھنے کی اجازت بھی نہیں تھی۔۔ وہ بنا کوئی جواب دیے چلنے لگی۔

میری بات کا جواب دو۔۔ فرہاد نے اسکی بازو پکڑ کر اسے کھینچا۔

مجھے نہیں رہنا آپکے ساتھ بس۔۔

کیوں نہیں رہنا۔۔؟؟ فرہاد نے پوچھا۔

میری مرضی۔۔ مجھے بس آپ ست طلا۔۔ق۔۔

شٹ اپ۔۔۔ فرہاد اتنی زور سے چینخا کہ حرم ڈر گ ئی۔

جسسٹ شٹ اپ۔۔ آئ ندہ اگر ایسی کوئی بات کی نا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔

وہ غصے سے اسے وارن کرتا چلا گیا۔

جبکہ حرم اسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

وہ تم سے ملنا چاہتا ہے حرم۔۔عائشہ آپی حرم سے کہہ رہی تھیں۔

اسے اپنے بتایا کہ میں یہاں رہتی ہوں۔ حرم خفا ہوئی۔

بالکل بھی نہیں۔۔عائشہ آپی نے جواب دیا۔

ایک بار ملنے میں کیا برائی ہے۔ کہی اہتا تم اپنا یہ غلط فیصلہ بدل لو۔۔۔عائشہ آپی نے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔اور حرم سوچ کر رہ گئی۔

کیوں بلایا ہے مجھے یہاں۔؟؟ حرم نے سامنے بیٹھے شخص سے پوچھا جو پوری دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

گھر کب چلوگ ئی--؟؟

کبھی بھی نہیں۔۔ حرم نے جواب دیا۔

سوچ لو۔۔ فرہاد نے کہا۔

روم میں موجود بہت بڑے ڈر گزمافیا کو اریسٹ کر لیا گیا ہے۔ چینی کی فیکٹری کے نام پر جہاں ڈر گز بنائی جاتی تھیں پولیس کو اسکی خبر مل گ ئی ہے-- البتہ خبر دینے والے نے فیکٹری کو تباہ کر دیا ہے۔۔اور کہا جارہا ہے کہ ڈر گزمافیا کا سب سے بڑا ماسٹر غائب ہے۔۔

ریسٹورینٹ میں لگے ٹی وی پر نیوز چل رہی تھی۔۔ حرم نے غور سے اسے سنا۔۔ فرہاد کے چہرے پر پراسرار سی مسکراہٹ دھوڑ گئی۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔

اور میں آپکو پہلے ہی جواب دے چکی ہوں۔

حرم کہہ کر ریسٹورینٹ سے باہر نکل آئی۔ سنسان سڑک پر فرہاد اسکے پیچھے پیچھے آ رہا تھا۔

ہیلو مسز آغا کہاں جا رہی ہو۔

فرہاد نے آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ پکڑا۔

ہاتھ چھوڑیں میرا۔۔ حرم نے غصے سے کہا۔

کیوں کچھ کچھ ہوتا ہے۔۔۔

فرہاد نے قہقہہ لگایا۔

ہر گز نہیں۔۔ حرم نے جواب دیا۔

اچھا۔۔ فرہاد نے اسے کھینچ کر قریب کیا۔۔اب کچھ ہوا۔۔؟؟

نہیں۔۔

اور پھر فرہاد نے اسکے گرد اپنا حصار قائی م کیا۔۔اب۔۔؟

نہیں۔۔ہادی چھوڑیں مجھے۔۔ حرم کانپی۔۔

اور پھر فرہاد نے مسکراتے ہوئے اسکی پشانی کو اپنے لبوں سے چھوا۔۔اب بتاؤ---

نہیں۔۔۔ حرم رودی تھی۔۔وہ شخص جو کسی اور کا تھا۔جو حرم کو برداشت نہیں ہوتا تھا۔۔وہ اسکے قریب تھا تو اسے دکھ ہو رہا تھا۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔فرہاد نے اس سے الگ ہوتے ہوئے کہا۔۔مجھے یہ بتاؤ میں کوئی کھلونہ ہوں۔۔جسے تم جب چاہو گی۔۔جسکو چاہو گی دے دو گی۔۔

وہ سخت سے لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

اور حرم خاموش رہی۔۔وہ اپنے آنسو ضبط کر رہی تھی۔اور فرہاد کو اس پاگل لڑکی پر غصہ آیا تھا۔

کل شام کو سمیع بھائی اور فاریہ بھابھی روما آرہے ہیں۔۔میں تھک گیا ہوں بہانے بنا بنا کر۔۔میں چاہتا ہوں تم واپس گھر آجاؤ-- جب تک وہ یہاں رہیں تب تک کیلی ئے-- پھر اسکے بعد جو تم چاہو گی وہی ہو گا۔۔

وہ سنجیدگی سے کہتا واپس چلا گیا۔

\-

اور پھر وہ واقعی واپس آگ ئی تھی۔۔ سمیع بھائی اور نتاشہ بھابھی دو ہفتے رہے تھے۔۔ فرہاد نے

اسکے سامنے بالکل نارمل بی ہیو کیا تھا۔۔ البتہ انکے جانے کے بعد اسکا حرم سے رویہ سخت ہو گیا تھا۔

اس نے حرم کو نظرانداز کر دیا تھا۔۔ جیسے وہ ہے ہی نہیں۔۔ اور یہی بات حرم کو بہت تکلیف دے

رہی تھی۔۔ اس نے ڈھائی ماہ بعد پاکستان میں سب سے بات کی تھی۔۔ اور پڑھائی ک ا بہانہ

بنادیا تھا۔

یونیورسٹی میں کرسمس کی چھٹیاں چل رہی تھیں۔ اور اس سے پہلے مڈ ٹرم کے اگزامز ہوئے

تھے۔

پیپر دیتے رون کی چ ئی ر کے نیچے مائیک ل نے ایک چٹ پھینک دیا تھا جس پر سوال حل کیا ہوا

تھا۔۔ جو پروفیسر نے دیکھ لیا اور رون کا پیپر کینسل کر کے اسے کلاس سے باہر نکال دیا۔ اور رون

کہاں برداشت کر سکتا تھا۔

اگلے دن ڈین نے اسی پروفیسر کو آفس میں بلا کر خوب سنائیں اور انہیں یونیورسٹی سے نکالنے کی وارننگ دے دی تھی۔۔ وہ تو سٹوڈنٹس نے بیچ میں آکر معاملہ سلجھایا۔۔اسکی وجہ وہ ویڈیو تھی کو کسی نے ڈین کو سینڈ کی تھی۔۔ جس میں پروفیسر نے شراب پینے کے بعد سارے پیپرز کو آگ لگا کر جلادیا تھا۔۔اور یہ کارنامہ کون انجام دے سکتا تھا۔۔

ہاں وہی۔۔۔۔ رونل عرف رون دی ڈون۔۔ وہ اسی رات کو پروفیسر کو اٹھا کر لے گیا تھا۔۔اور پھر انہیں اتنی شراب پلائی کہ وہ ہوش کھو بیٹھے۔۔اور خود ہی سارے پیپرز جلادیے۔۔۔

پروفیسر نے صرف رون کا پیپر کینسل کیا تھا۔اور اس نے پوری کلاس کے پیپرز کو صفحہِ ہستی سے مٹادیا تھا۔اور پھر اسکی ویڈیو بنا کر ڈین کو سینڈ کردی۔۔ پھر جو ہوا۔اسے پوری یونیورسٹی جانتی تھی۔۔وہ پروفیسر اب رون سے سو قدم کے فاصلے پر رہتے تھے۔۔انہیں اپنی جاب عزیز تھی۔۔

حرم بے دھیانی میں کچن سے نکل رہی تھی کہ اندر آتے فرہاد سے ٹکراگئی۔

نظر نہیں آتا تمہیں۔۔وہ غصے سے کہہ رہا تھا اور حرم شرمندہ سی ہو گ ئی--

اسکی آنکھوں میں نمی چمکی۔۔وہ کب بھلا فرہاد کے اس لہجے کی عادی تھی۔

جی۔۔ڈائی ورس پیپر۔۔جی وہ ریڈی ہیں۔۔

فرہاد کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔اور اسکی بات نے حرم کے پاؤں نیچے سے زمین کھینچ لی تھی۔۔

وہ کچھ دیر اور باتیں کرتا رہا۔۔ساتھ ساتھ جیکٹ پہن رہا تھا۔دسمبر ختم ہو کر جنوری شروع ہو چکا تھا۔برف باری نے روما کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔۔

وہ کچھ دیر اور بات کرتا رہا اور پھر باہر نکل گیا۔۔حرم کو اس نے دیکھا تک نہیں۔۔وہ کچھ دیر تو سوچتی رہی۔۔اسکی آنکھوں میں نمی چمکی تو اپنا کوٹ اٹھا کر وہ بھی باہر نکل گ ئی--

----

ہوائی جہاز روما کے ائی رپورٹ پر لینڈ کرنے والا تھا۔۔رومان نے اپنے ساتھ چپکی بیٹھی منار کو دیکھا جسے لینڈ نگ کے وقت ڈر لگتا تھا۔اور اس وقت اس نے سختی سے رومان کے بازو کو پکڑ رکھا تھا۔۔اور آنکھیں بند کی ہوئی تھیں۔۔اسے اس طرح دیکھ کر رومان کو ہنسی آگ ئی---

منار۔۔رومان نے اسے پکارہ۔۔

جی۔۔اس نے مری مری سی آواز میں کہا۔

ڈر لگ رہا ہے۔۔؟؟وہ پوچھ رہا تھا۔

بہت۔۔ منار نے جواب دیا۔

میرے ہوتے ہوئے بھی۔۔؟

آپ ساتھ ہیں۔۔ تبھی تو سانسیں چل رہی ہیں۔۔ منار نے جواب دیا۔

پاگل۔۔ایسی باتیں نہیں کرتے۔۔رومان نے اسے ڈانٹا۔۔

اچھا یہ بتاؤ جب ہماری بیٹی ہو گی تو ہم اسکا نام۔۔

حرم رکھیں گے۔۔منارنے فٹ سے آنکھیں کھولی۔۔

ہاں #حرم_شاہ رومان مسکرادیا۔۔اور منارنے بھی مسکرا کر اسکے بازو سے سر ٹکادیا۔

وہ ایک پتھر پر بیٹھی تھی۔۔خاموش سی۔۔ہر طرف برف پڑی تھی۔۔کچھ دیر بعد وہ اسکے پاس آکر بیٹھا۔۔پاس رکھے پتھر پر۔۔

یہ وہی جنگل تھا جہاں ایش آتی تھی۔ جب وہ ناراض ہوتی تھی۔ اور آج حرم آئی تھی۔ لیکن کچھ ہی دیر بعد وہ اسکے پیچھے آ گیا تھا۔ حرم نے اسے نہیں دیکھا تھا۔ البتہ اسکے کلون کی مہک سے وہ اسے پہچان گ ئی تھی۔

ناراض ہو۔۔؟؟ وہ پوچھ رہا تھا۔ حرم نے ایک شکوہ کناں نظر اس پر ڈالی اور پھر حیرت سے اچھلی۔ اسکے سامنے بیٹھا شخص سمعان حیدر تھا۔۔ حرم پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

وہ اسکی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر ماسک منہ سے اتار دیا۔

ہادی یہ سب کیا ہے۔۔؟ حرم نے پوچھا اور پھر فرہاد نے اسے سب کچھ بتا دیا۔۔ سمعان کی موت کے بعد فرہاد نے اسکا ہیڈ کوراٹر جوائ ن کر لیا تھا۔ اس نے مکمل ٹریننگ کی تھی۔

ان دو ماہ میں تم اولڈ ہاؤ س میں رہی اور میں نے اپنا مشن پورا کیا۔

وہ جو ٹی وی پر نیوز تھی۔ وہ آپ نے۔۔

ہاں۔۔ مشن پورا ہونے کے بعد میں تمہارے پاس گیا تھا۔۔ البتہ تمہیں روزانہ دیکھتا تھا۔

ہادی آپ جانتے تھے کہ میں۔۔

ہاں۔۔مجھے یقین تھا تقدیر تمہیں اولڈ ہاؤس ضرور لے کر جائے گی۔۔

آپ اتنے دن مجھے تڑپتے ہوئے دیکھتے رہے۔۔؟؟ حرم کو صدمہ لگا۔

ہاں تو تمہیں کس نے کہا تھا کہ مجھے چھوڑ کر جاؤ۔۔؟؟

اور اتنے دنوں سے جو آپ مجھے اگنور کر رہے ہیں۔۔

وہ تمہاری سزا تھی۔ تمہاری طرف بہت سے حساب نکلتے ہیں۔۔بہت ظالم ہو تم۔۔فرہاد نے جواب دیا۔

اور وہ ڈائی ورس پیپر۔۔ حرم کی جان اٹکی ہوئی تھی۔

وہ شینا ملک کو بیجھتے ہیں دوبارہ۔۔

فرہاد کے جواب نے حرم کو پر سکون کر دیا۔

اب تو دوبارہ ایسی بے وقوفی نہیں کرو گی نا۔۔

نہیں۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔ حرم نے مسکرا کر جواب دیا۔

چلیں اب۔۔ شام ہو گ ئی ہے۔ کچھ دیر میں برف پڑھنا شروع ہو جائے گی۔۔ فرہاد نے کہا۔اور حرم نے اثبات مس سر ہلا یا۔

وہ اٹھ کر ایک درخت کی طرف بڑھی اور اس پر کچھ لکھنے لگ گ ئی۔۔ فرہاد بھی اسکی طرف بڑھا اور ایک چھوٹے نوکیلے پتھر سے اسے درخت پر کچھ لکھتے ہوئے دیکھنے لگا۔

اب چلیں۔۔ لکھنے کے بعد حرم مسکرا کر فرہاد کی طرف دیکھا جو اپنی ساری جان آنکھوں میں سمائے اسے دیکھ رہا تھا۔

اور پھر اسکے کہنے پر حرم کا ہاتھ پکڑ کر واپسی کی طرف بڑھ گیا۔

تین ماہ بعد جب تم فائی نل اگزامز سے فارغ ہو جاؤ گی پھر ہم سعودیہ جائیں گے-- عمرے کیلی ئے

۔۔ وہ اسکا ہاتھ پکڑے کہہ رہا تھا۔ پھر پاکستان اور پھر لندن۔۔

لندن کس لی ئے--؟؟ حرم نے چونک کر پوچھا۔

میں نے جو رون کا آپریشن کیا تھا اسکی کامیابی کو دیکھ کر لندن سے ایک بہت بڑے ہاسٹل نے مجھے وہاں بلایا ہے۔۔ جاب کیلی ئے--

فرہاد نے بتایا تو حرم نے اثبات میں سر ہلایا۔ وہ دوبارہ چلنے لگے۔۔

لاہور سے کچھ فاصلے پر موجود ایک چھوٹے سے شہر پھولنگر کے قبرستان میں وہ ایک قبر کے سامنے کھڑی تھی۔

قبر کے کتبے پر #شہید_سید_سمعان_حیدر لکھا تھا۔

بھائی آپ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔۔ ہادی بھائی کے روپ میں۔۔ روما کو آپکی اور ایش کی ضرورت تھی۔ جسے اللہ پاک نے حرم اور ہادی کو بیجھ کر پورا کر دیا۔۔ آپکا ادھورا کام پورا ہو چکا ہے۔۔ اور آگے بھی وہ سمعان حیدر بن کر آپکو ہمیشہ زندہ رکھے گا۔ آپکے کام پورے کرتا رہے گا۔۔ سمعان حیدر ہمیشہ زندہ رہے گا۔۔ فرہاد آغا کے روپ میں۔۔

زارا کی آنکھ سے آنسو نکلا۔۔ اور قبر کی مٹی کو نمی بخش گیا۔

اچانک فرہاد کے موبائل پر بیل ہوئی-- فرہاد نے چیک کیا تو اون لائی ن آنے کا میسج تھا--

جب فرہاد نے دیکھا تو کوئی ویڈیو تھی--

ہائے-- حرم، ہادی--ریم، زی--واصے بول رہا تھا--

کیسے ہو تم سب--؟؟ وہ ابھی پوچھ رہا تھا کہ کسی نے اسکے ہاتھ سے موبائل چھین لیا-

ہیلو حرم--کہاں ہو تم--جلدی واپس آؤ ہم تمہارا انتظار کر رہے ہیں--چینگ اور سونگ--دونوں کی شکلیں نظر آئیں--

حرم اور فرہاد حیرت سے ویڈیو دیکھ رہے تھے۔۔

چھٹیاں ختم ہو چکی ہیں۔۔ تم چاروں واپس لوٹ آؤ -- شالے نے کہا۔۔

اور تبھی کسی نے موبائل جھپٹا۔۔

سالو۔۔۔ کمینو۔۔۔ سب کی گردنیں مروڑ دونگا۔۔ لمبے بالوں والا جن نمودار ہوا۔۔

اے لٹل لیڈی۔۔ تین ماہ غائب رہی ہو تم۔۔ جلدی آجاؤ ورنہ تمہاری خیر نہیں۔۔ اور ریم۔۔ تم۔۔ تمہیں تو یونیورسٹی پہنچنے کے بعد ہی بتاؤں گا۔۔ اور زی رم۔۔ جلدی آؤ -- ورنہ۔۔ انگلی اٹھا کر رون نے وارننگ دی۔۔

سارے کمینے مجھے چھوڑ کر چلے گ ۓ-- اگر تم لوگ پندرہ منٹ کے اندر یونیورسٹی نہیں پہنچے تو میں جمی کو نیچے گرادونگا-- رون نے اب کیمرے کا رخ جمی کی طرف کیا جسے اس نے الٹا لٹکا یاہوا تھا--

اس کی وجہ سے بیلا مجھ سے ناراض ہو گ ئی ہے-- ہے ہ ادی-- تم جلدی آؤ اور میری صلح کرواؤ--

اتنی ہی ویڈیو تھی-- یہ رون کبھی نہیں سدھرنے والا--

اور اسکی اور بیلا کی ساری عمر ایسے ہی گزر جانی ہے- حرم نے مسکرا کر کہا--

کچھ دور تک چلنے کے بعد حرم ایک جھٹکے سے رک گ ئی-

کیا آپ لندن صرف ہاسپٹل کیلی ۓ جا رہے ہیں یا پھر کوئی مشن--؟؟

حرم کی بات پر فرہاد کے چہرے پر ایک پراسرار سی مسکراہٹ ابھری۔۔

کچھ راز، راز ہی رہیں تو اچھا ہوتا ہے۔۔فرہاد نے مسکرا کر جواب دیا تو حرم سمجھ گ ئی۔ اب جلدی چلو۔۔رومان اور منار بھی یونی کی طرف نکل گ ئے ہیں--

ہائیں---؟؟وہ لوگ روما پہنچ گ ئے-- حرم کو حیرت ہوئی۔

ہاں حمزہ اور حورعین بھی انکے ساتھ ہیں۔۔وہ روما دیکھنے آئے ہیں-- فرہاد کی بات پر حرم کو خوشگوار سی حیرت ہوئی۔

وہ ائی رپورٹ سے باہر نکلے تھے کہ انہیں بھی وہی ویڈیو ملی۔۔ جسے دیکھ کر رومان اور منار کے چہرے پر بھی مسکراہٹ دھوڑ گئی۔

پھر وہ دونوں گاڑی کی طرف بڑھے۔۔ برف باری نے ان چاروں کا روما میں استقبال کیا۔ حمزہ اور حور عین انکے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔۔

جلدی چلو۔۔ ہم سب اکٹھے ہونے جا رہے ہیں۔۔ منار نے مسکرا کر حور عین اور حمزہ سے کہا۔۔ جو ہنس ہنس کر باتیں کرتے آ رہے تھے۔۔

اور پھر رومان نے بھی منار کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔ وہ برف سے بنے قالین پر آگے پیچھے چلتے جا رہے تھے۔

وہ دونوں سڑک تک پہنچ چکے تھے۔۔ جہاں کچھ فاصلے پر فرہاد کی گاڑی کھڑی تھی۔ برف کے گالوں جیسی روئی نے حرم کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلادی۔ کیونکہ آج اسکاہادی اسکے ساتھ تھا۔

مجھے لگتاہے رہنماؤں کی دنیاکی ایک اور داستان شروع ہونے والی ہے۔۔ فرہاد کی بات پر حرم نے الجھن سے دیکھا۔۔

اسے سڑک پر کچھ فاصلے پر ایک لڑکی اور لڑکا بھاگتے نظر آئے-- جو کافی شور کررہے اور انکے پیچھے کافی لوگ لگے تھے۔۔ چور چور۔۔ وہ چلارہے تھے اور پھر وہ سبھی ایک طرف غائی ب ہوگ ئے--

حرم کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی۔۔

کون جانے رہنماؤں کے دنیا کی کتنی داستانیں باقی تھیں۔۔ کتنی ختم ہو چکی تھیں۔۔۔اور کتنی شروع ہونے والی تھیں۔۔

برف نے ایک بار پھر رہنماؤں کا استقبال کیا تھا۔۔اور وہ دونوں چلتے جا رہے تھے۔۔ایک دوسرے کے سنگ۔۔ مکمل۔۔ بہتر۔۔ بہترین۔۔

And we have created you in pairs.. (Man and woman)

القرآن ""اور ہم نے تم کو جوڑوں میں پیدا کیا ہے۔۔

بیشک اللہ پاک نے ہر انسان کا جوڑ بنایا ہے۔۔ جو ہمیں درست وقت پر۔۔ بہترین جگہ پر مل جاتا ہے۔۔ اس لیۓ ہمیں اللہ پاک پر یقین رکھنا چاہیۓ-- بجائے اسکے کے حرام کے تعلقات بنائیں-- جنکی نا کوئی منزل ہوتی ہے۔۔ اور نا کوئی کہانی۔۔

ہواؤں نے مسکرا کر ہر جوڑے کو روما میں ویلکم کیا۔ وقت مسکرایا۔۔ اور تقدیر نے برف کے پنوں پر رات کی سیاہی سے لکھی گئی ایک کتاب کو فی الوقت کیلیۓ بند کر دیا۔۔ اب یہ کھلنی تھی۔۔ ایک نئی کہانی کے ساتھ۔ ایک نئی داستان لے کر۔۔

روما میں موجود طلسم نے ہر ایک جوڑے کو سلام پیش کیا۔ اور فرہاد کے ساتھ چلتی ہوئی حرم کسی بات پر کھلکھلا کر مسکرا دی۔۔ اور فرہاد نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسکی نظر اتاری۔۔

شام نے روما پر اپنے پر پھیلاۓ-- اور برف باری نے اپنی رفتار تیز کی۔۔

البتہ جنگل کے اس درخت پر خوبصورتی سے لکھا گیا ہر لفظ چمک رہا تھا۔۔

درخت پر ایش سیم لکھا تھا۔۔اور اسکے آگے ایک دل بنا تھا۔

جو کبھی ایش نے لکھا تھا۔

اور اسکے نیچے حرم ہادی لکھا تھا۔۔ساتھ ایک خوبصورت سا دل بنا ہوا تھا۔۔

جو ابھی حرم لکھ کر گ ئی تھی۔

ایک خوبصورت شعر ان ناموں کے نیچے جگمگ کر رہا تھا۔

داستان ختم ہونے والی ہے#

!!تم میری آخری #محبت ہو۔۔

میرے_رہنما#

****

♡ختم شد♡